

شرح  
صحیح بخاری شریف

مترجم  
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن خان  
فاضل جامعہ شریعہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

أَصْحُ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيح

# بخاری شریف مترجم

جلد پنجم

مترجم

مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصل حواشی

مولانا عزیز الرحمن فاضل جامعہ شریفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور



جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت  
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کیے گئے ہیں (ادارہ)

نام کتاب — صحیح بخاری شریفؒ

مترجم — مولانا عبد الزاق دیوبندی

مفصل حواشی — مولانا محمد رفیع الرحمن فاضل جامعہ شریعہ لاہور

ناشر — مکتبہ رحمانیہ لاہور

مطبع — لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت

طباعت تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ

کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔

صحیح بخاری شریف جلد پنجم پارہ ۲۳ تا ۲۷

# فہرست ابواب

(تیسواں پارہ)

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۹۱۶	بے پر کے تیر کے شکار کا بیان -	۲	۲۹۴۲	مردار کی کھال کا بیان -	۳۴
۲۹۱۷	اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے -	۴	۲۹۴۵	مشک کا بیان -	۳۵
۲۹۱۸	تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان -	۴	۲۹۴۶	خوگوشش -	۳۶
۲۹۱۹	انگلی سے سنگ گرنے اور غلہ مارنا -	۵	۲۹۴۷	گوہ (سونہار) -	۳۶
۲۹۲۰	جو کوئی ایسا کتا رکھے جو نہ شکاری ہو نہ ریوڑ کی	۶	۲۹۴۸	اگر رقیق یا جھپٹے گھی میں چرما کر جائے -	۳۷
	ننگیانی کرے -		۲۹۴۹	جانوروں کے چہرے پر نشان اور داغ لگانا -	۳۸
۲۹۲۱	جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھائے -	۷	۲۹۵۰	اگر پوری جماعت کے مال غنیمت میں سے کوئی	۳۹
۲۹۲۲	شکار کا جانور (رچی ہو کر) دو قیمن دن بعد مر ہو -	۸		ایک بلا اجازت ذبح کرے -	
۲۹۲۳	شکاری جا کر شکار کے پاس کوئی دوسرا کتا بھی پائے -	۹	۲۹۵۱	کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلنے اور کوئی ایک لمے	۴۰
۲۹۲۴	شکار کرنا کیسا ہے -	۹		تیرارے -	
۲۹۲۵	دشوار گزار مقامات میں شکار کرنا -	۱۲	۲۹۵۲	اضطراری حالت میں مردار کھا سکتے ہیں -	۴۱
۲۹۲۶	ارشاد الہی "تمہیں دریا کا شکار کرنا درست ہے"	۱۳	کتاب الاضاحی قربانی کا بیان		
۲۹۲۷	ڈیڑھی کھانا -	۱۶			
۲۹۲۸	مجموعیوں کے برتنوں کا استعمال اور مردار کھانا -	۱۶			
۲۹۲۹	جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا -	۱۸			
۲۹۳۰	جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیے جائیں -	۱۹			
۲۹۳۱	آنحضرت کا ارشاد "اپنی قربانی اللہ تعالیٰ کے نام	۲۰		قربانی طریقہ شرعی ہے -	۲۹۵۳
	پر ذبح کرے"			امام کا قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرنا -	۲۹۵۴
۲۹۳۲	خون بہا دینے والی چیزوں سے ذبح کرنا -	۲۰		مسافروں اور عورتوں کا قربانی کرنا -	۲۹۵۵
۲۹۳۳	عورت اور لونڈی کا ذبیحہ -	۲۲		عید الاضحیٰ پر گوشت کھانے کی خواہش -	۲۹۵۶
۲۹۳۴	دانت، ہڈی، ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں -	۲۲		قربانی صرف عید الاضحیٰ میں ہو سکتی ہے ؟	۲۹۵۷
۲۹۳۵	بدوبوں وغیرہ کے ذبیحہ کا حکم -	۲۳		امام عید گاہ ہی میں قربانی کرے -	۲۹۵۸
۲۹۳۶	اپنی کتاب کا ذبیحہ کھانا درست ہے -	۲۳		آنحضرت نے دو سینگدار بیدھنوں کی قربانی دی -	۲۹۵۹
۲۹۳۷	بھاگ جانے والا جانور جنگلی تصور ہوگا -	۲۵		آنحضرت کا ابو بردہ کو ارشاد -	۲۹۶۰
۲۹۳۸	نکھر اور ذبح کا بیان -	۲۶		اپنے ہاتھوں سے قربانی کا جانور ذبح کرنا -	۲۹۶۱
۲۹۳۹	زندہ جانوروں کے ہاتھ پیر وغیرہ کاٹنا -	۲۷		دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے کرنا -	۲۹۶۲
۲۹۴۰	مرعی کھانا -	۲۹		نماز کے بعد ذبح کرنا -	۲۹۶۳
۲۹۴۱	گھوڑے کا گوشت -	۳۱		جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے -	۲۹۶۴
۲۹۴۲	پالتوں گدھوں کا گوشت -	۳۱		قربانی کے پہلو پر پیر رکھنا -	۲۹۶۵
۲۹۴۳	دانتوں والے تمام پرندے حرام ہیں -	۳۲		بوقت قربانی بخیر پڑھنا -	۲۹۶۶
				جس نے قربانی کا جانور مکہ مکرمہ بھیج دیا -	۲۹۶۷



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۹۶۸	قربانی کا گوشت کھانا اور سفر میں لے جانا۔	۵۴	۲۹۹۸	مشرک پانی پینا۔	۸۵
کتاب الاشربة مشروبات			کتاب المروضی بیماروں کا بیان		
۲۹۶۹	شراب انگور سے بھی بنتی ہے۔	۵۹	۲۹۹۹	بیماری کفارہ ہوتی ہے۔	۸۶
۲۹۷۰	حرم کے وقت شراب کچی پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔	۶۰	۳۰۰۰	شدت مرض۔	۸۸
۲۹۷۱	شراب شہد سے بھی بنتی ہے اس کا نام بیج ہے۔	۶۱	۳۰۰۱	سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔	۸۸
۲۹۷۲	جو شراب عقل کو زائل کر دے وہ خمر ہے۔	۶۲	۳۰۰۲	بیمار پر سی واجب ہے۔	۸۹
۲۹۷۳	شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے حلال کرنا والا	۶۲	۳۰۰۳	بے ہوش کی عیادت۔	۹۰
۲۹۷۴	برتنوں یا پتھر کے کوٹڑے میں بیض بھگوننا	۶۲	۳۰۰۴	ریاح زک جانے سے جسے مرگی کا عارضہ ہو۔	۹۰
۲۹۷۵	دوسرے ظروف کی ممانعت کے بعد اجازت۔	۶۲	۳۰۰۵	نا بیٹیا کی فضیلت۔	۹۱
۲۹۷۶	کھجور کے شربت میں جب تک نشہ پیدا نہ ہو پینے میں قباحیت نہیں۔	۶۶	۳۰۰۶	عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔	۹۱
۲۹۷۷	شراب باذق۔	۶۷	۳۰۰۷	بچوں کی عیادت۔	۹۲
۲۹۷۸	کچی پکی کھجوریں ملا کر بھگونے سے منع کرنے والے۔	۶۸	۳۰۰۸	بدولیوں کی بیمار پر سی کرنا۔	۹۳
۲۹۷۹	دودھ پینے کا بیان۔	۶۹	۳۰۰۹	مشرک کی بیمار پر سی کرنا۔	۹۴
۲۹۸۰	میٹھا پانی تلاش کرنا۔	۷۲	۳۰۱۰	مریض کی عیادت کو جائیں اور وہ امامت کھیں۔	۹۴
۲۹۸۱	دودھ میں پانی ملانا۔	۷۳	۳۰۱۱	بیمار پر ہاتھ رکھنا۔	۹۵
۲۹۸۲	میٹھا شربت یا شہد پینا۔	۷۴	۳۰۱۲	بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔	۹۶
۲۹۸۳	کھڑے ہو کر پانی پینا۔	۷۵	۳۰۱۳	پیدل یا سوار ہو کر بیمار پر سی کے لیے جانا۔	۹۷
۲۹۸۴	اونٹ پر سوار رہ کر پینا۔	۷۵	۳۰۱۴	بیماریوں کہہ سکتا ہے سخت تکلیف ہے۔	۹۸
۲۹۸۵	پینے کے لیے پہلے دائیں طرف والا حقدار ہوتا ہے۔	۷۵	۳۰۱۵	بیمار کا لوگوں سے کہنا ”تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔“	۱۰۱
۲۹۸۶	دائیں جانب والے کی اجازت سے بائیں جانب والے عمر رسیدہ کو دے۔	۷۵	۳۰۱۶	بیمار بچے کو صحت کی دعا کے لیے لے جانا۔	۱۰۲
۲۹۸۷	منہ لگا کر حوض میں سے پینا۔	۷۷	۳۰۱۷	بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔	۱۰۲
۲۹۸۸	کم عمر افراد عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت کریں	۷۸	۳۰۱۸	عیادت کرنے والا مریض کے لیے کیا دعا کرے۔	۱۰۴
۲۹۸۹	رات کو برتن ڈھانپ دینا۔	۷۸	۳۰۱۹	عیادت کرنے والے کا وضو کرنا۔	۱۰۵
۲۹۹۰	مشک کا منہ موڑ کر پانی پینا۔	۷۹	۳۰۲۰	دبا یا بخار رخ ہونے کی دعا کرنے والا	۱۰۵
۲۹۹۱	مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت	۸۰	کتاب الطب		
۲۹۹۲	برتن کے اندر سانس لینا۔	۸۱	دوا علاج کا بیان		
۲۹۹۳	دو یا تین سانس میں پانی پینا۔	۸۱	۳۰۲۱	اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی جس کی دوا نازل نہ کی ہو۔	۱۰۶
۲۹۹۴	سوئے کے برتن میں پانی وغیرہ پینا۔	۸۱	۳۰۲۲	مرد عورت کی دوا اگر سکتا ہے، عورت مرد کی۔	۱۰۶
۲۹۹۵	چاندی کا برتن۔	۸۲	۳۰۲۳	اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں شفا رکھی ہے۔	۱۰۷
۲۹۹۶	پیالوں میں پینا۔	۸۲	۳۰۲۴	شہد کے ذریعے علاج کرنا۔	۱۰۸
۲۹۹۷	آنحضرت نے جس برتن میں پیا اس میں بطور تبرک پینا۔	۸۳	۳۰۲۵	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔	۱۰۹
			۳۰۲۶	اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔	۱۱۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۰۲۷	کلوچی کا بیان -	۱۱۰	۳۰۶۰	درد کے مقام پر دایاں ہاتھ پھیرنا -	۱۳۷
۳۰۲۸	بیاد کو تبلیغ پلانا -	۱۱۱	۳۰۶۱	عورت مرد پر دم کر سکتی ہے -	۱۳۸
۳۰۲۹	ناک میں دوا کا استعمال -	۱۱۲	۳۰۶۲	جھاڑ پھونک نہ کرنے والا -	۱۳۸
۳۰۳۰	قسط ہندی و بکری ناک میں ڈالنا -	۱۱۲	۳۰۶۳	شنگوں حاصل کرنے کا بیان -	۱۳۹
۳۰۳۱	پچھنے کس وقت لگوائے -	۱۱۳	۳۰۶۴	نیک فال -	۱۴۰
۳۰۳۲	سفر یا احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا -	۱۱۳	۳۰۶۵	اٹو کو منخوس سمجھنا درست نہیں -	۱۴۱
۳۰۳۳	کسی بیماری کے سبب پچھنے لگوانا -	۱۱۳	۳۰۶۶	کہانت کا بیان -	۱۴۱
۳۰۳۴	سر پر پچھنے لگوانا -	۱۱۴	۳۰۶۷	جادو کا بیان -	۱۴۳
۳۰۳۵	آدمے یا پورے درد سر کے باعث پچھنے لگوانا -	۱۱۴	۳۰۶۸	شرک اور جادو انسان کو تباہ کرنے والے ہیں -	۱۴۵
۳۰۳۶	تکلیف کے سبب سر منڈا دینا -	۱۱۵	۳۰۶۹	جادو کا ٹوڑ کرنا -	۱۴۶
۳۰۳۷	دارغ لگوانا یا لگانا -	۱۱۶	۳۰۷۰	جادو کا بیان -	۱۴۷
۳۰۳۸	آنکھوں میں تکلیف کے باعث ابتدا و سر لگانا -	۱۱۷	۳۰۷۱	بعض تقریریں جادو کا اثر رکھتی ہیں -	۱۴۸
۳۰۳۹	جزام کا بیان -	۱۱۸	۳۰۷۲	عجربہ بھور بڑی دوا ہے -	۱۴۹
۳۰۴۰	من (کھنسی) آنکھ کے لیے شفا ہے -	۱۱۸	۳۰۷۳	اٹو کو منخوس سمجھنا غلط ہے -	۱۴۹
۳۰۴۱	لہو و یعنی حلق میں دوا ڈالنا -	۱۱۹	۳۰۷۴	چھوت لگنا کوئی چیز نہیں -	۱۵۰
۳۰۴۲	( بلا عنوان )	۱۲۰	۳۰۷۵	آنحضرت کو دینے گئے زہر کا بیان -	۱۵۱
۳۰۴۳	عذرہ کا بیان	۱۲۱	۳۰۷۶	زہر پینا یا ناپاک یا خوفناک دوا استعمال کرنا -	۱۵۳
۳۰۴۴	پیٹ کے عارضہ والے کو کیا دوا دی جائے -	۱۲۱	۳۰۷۷	گدھی کا دودھ -	۱۵۳
۳۰۴۵	صغریٰ کوئی حقیقت نہیں، فقط پیٹ کی بیماری ہے -	۱۲۲	۳۰۷۸	جب مکی برتن میں گر جائے -	۱۵۴
۳۰۴۶	ذات الجنب (پسلی کی بیماری)	۱۲۲	<b>کتاب اللباس</b> <b>لباس کے بیان میں</b>		
۳۰۴۷	خون روکنے کے لیے چٹائی جلا کر رکھنا استعمال کرنا -	۱۲۳			
۳۰۴۸	بخار دوزخ کی بجائے ہے -	۱۲۴	۳۰۷۹	ارشاد خداوندی "قل من حوہ زینہ اللہ"	۱۵۵
۳۰۴۹	جہاں کی آب و ہوا موافق ہو وہاں سے دھڑی	۱۲۵	۳۰۸۰	بغیر ارادہ تکبیر اگر کسی کا کپڑا لٹک جائے -	۱۵۶
۳۰۵۰	جگہ نہ جائے -	۱۲۶	۳۰۸۱	کپڑا اوپر اٹھانا -	۱۵۶
۳۰۵۱	طاعون کا بیان -	۱۲۶	۳۰۸۲	طعنوں کے نیچے ٹکٹنے والا کپڑا دوزخ میں لے جائے گا -	۱۵۷
۳۰۵۲	طاعون میں صبر رکھنے والے کو ثواب -	۱۲۹	۳۰۸۳	تکبیر کی نیت سے کپڑا لٹکانے والے کی سزا -	۱۵۷
۳۰۵۳	قرآن اور معوذات پڑھ کر دم کرنا -	۱۳۰	۳۰۸۴	حاشیہ دار تہ بند پہننا -	۱۵۹
۳۰۵۴	سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا -	۱۳۰	۳۰۸۵	جادوؤں کا بیان -	۱۶۰
۳۰۵۵	دم کرنے کے لیے چند بکریوں کی شرط لگانا -	۱۳۱	۳۰۸۶	قیض پہننا -	۱۶۰
۳۰۵۶	نظر لگنے کا دم -	۱۳۲	۳۰۸۷	قیض کا گر بیاں سینے پر یا اور کہیں لگانا -	۱۶۲
۳۰۵۷	نظر لگنا برحق ہے -	۱۳۲	۳۰۸۸	سفر میں تنگ آستینوں کا جتہ پہننا -	۱۶۳
۳۰۵۸	سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم -	۱۳۳	۳۰۸۹	جنگ میں اون کا جتہ پہننا -	۱۶۳
<b>چوبیس سوال پارہ</b>			۳۰۹۰	تبا اور ریشمی فروج کا بیان -	۱۶۴
			۳۰۹۱	لبی کو پیوں کا بیان -	۱۶۵
۳۰۵۸	آنحضرت کا دم کرنا -	۱۳۴	۳۰۹۲	پاجامہ پہننے کا بیان -	۱۶۵
۳۰۵۹	دعائیہ کلمات پڑھ کر پھونکنا -	۱۳۵	۳۰۹۳	عماموں کا بیان -	۱۶۶



صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
۱۹۸	آنحضرتؐ کا ارشاد کہ میری انگلی کا نقش دھرا نہ کرائے۔	۳۱۳۲	۱۶۶	سر پر کپڑا ڈال کر چھپانا۔	۳۰۹۴
۱۹۸	انگلی پر نقش تین سطروں میں کرانا۔	۳۱۳۳	۱۶۸	خود پہننا۔	۳۰۹۵
۱۹۹	عورتوں کے لیے انگلی کا جواز۔	۳۱۳۴	۱۶۹	چادروں اور کبلوں کا بیان۔	۳۰۹۶
۱۹۹	عورتوں کے لیے زیور کے ہار اور خوشبو کی اجازت۔	۳۱۳۵	۱۷۱	کبلوں اور حاشیہ دار چادروں کا بیان۔	۳۰۹۷
۲۰۰	ہار مستعار لے کر پہن لینا۔	۳۱۳۶	۱۷۲	ایک ہی کپڑا یوں لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں۔	۳۰۹۸
۲۰۰	بالی کا بیان۔	۳۱۳۷	۱۷۳	ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔	۳۰۹۹
۲۰۱	بچوں کے لیے ہار۔	۳۱۳۸	۱۷۴	کالی مٹی کا بیان۔	۳۱۰۰
۲۰۲	مردوں کا عورتوں کی عورتوں کا مردوں جیسی صورت بنانا۔	۳۱۳۹	۱۷۵	سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔	۳۱۰۱
۲۰۲	عورتوں کی شکل بنانے والے مرد کو گھر سے نکال دینا۔	۳۱۴۰	۱۷۶	سفید لباس کا بیان۔	۳۱۰۲
۲۰۳	موچکھوں کا کترانا۔	۳۱۴۱	۱۷۷	ریشمی کپڑا پہننا اور بچھانا۔	۳۱۰۳
۲۰۴	ناخن کترانے کا بیان۔	۳۱۴۲	۱۷۸	ریشم کو صرف چھو لینا اور نہ پہننا۔	۳۱۰۴
۲۰۴	داڑھی کا چھوڑ دینا (یعنی نہ لگانا)۔	۳۱۴۳	۱۸۰	ریشم بچھانا۔	۳۱۰۵
۲۰۵	بڑھاپے کے متعلق روایات۔	۳۱۴۴	۱۸۰	قٹی پہننا۔	۳۱۰۶
۲۰۶	خضاب کا بیان۔	۳۱۴۵	۱۸۱	خارش کی حالت میں ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔	۳۱۰۷
۲۰۷	گھنگھریالے بال۔	۳۱۴۶	۱۸۱	عورتوں کا ریشمی لباس استعمال کرنا۔	۳۱۰۸
۲۱۰	بالوں کو گوند سے چمکا لینا۔	۳۱۴۷	۱۸۲	آنحضرتؐ کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے۔	۳۱۰۹
۲۱۱	ہانگ نکالنا۔	۳۱۴۸	۱۸۵	نئے کپڑے پہننے والے کو کیا دعا دی جائے۔	۳۱۱۰
۲۱۱	گیسوؤں کا بیان۔	۳۱۴۹	۱۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا رنگ۔	۳۱۱۱
۲۱۲	کچھ سرمٹ ڈالنا، کچھ بال رکھنا۔	۳۱۵۰	۱۸۶	زعفران میں رنگا ہوا کپڑا۔	۳۱۱۲
۲۱۳	عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا۔	۳۱۵۱	۱۸۶	سرخ کپڑا۔	۳۱۱۳
۲۱۳	سراور داڑھی میں خوشبو لگانا۔	۳۱۵۲	۱۸۷	سرخ زین پوش۔	۳۱۱۴
۲۱۳	کنکھی کرنے کا بیان۔	۳۱۵۳	۱۸۷	صاف چمڑے کی جوتی پہننا۔	۳۱۱۵
۲۱۴	حائضہ کا شوہر کو کنکھی کرنا۔	۳۱۵۴	۱۸۹	پہنتہ وقت پہلے دایاں جوتا پہننے۔	۳۱۱۶
۲۱۴	بالوں میں کنکھی کرنا۔	۳۱۵۵	۱۸۹	جوتا اتارنے کے وقت پہلے بائیں اتارے۔	۳۱۱۷
۲۱۴	فشک کے متعلق روایت۔	۳۱۵۶	۱۸۹	ایک جوتا پہن کر نہ چلنا چاہئے۔	۳۱۱۸
۲۱۵	خوشبو لگانا مستحب ہے۔	۳۱۵۷	۱۸۹	جوتوں میں دو تیسے اور ایک تسمہ کا جواز۔	۳۱۱۹
۲۱۵	خوشبو لینے سے انکار کرنا منع ہے۔	۳۱۵۸	۱۹۰	لال چمڑے کا خیمہ۔	۳۱۲۰
۲۱۵	ذریعہ خوشبو کا بیان۔	۳۱۵۹	۱۹۱	چٹائی یا بوری وغیرہ پر بیٹھ جانا۔	۳۱۲۱
۲۱۶	خوبصورتی کے لیے دانت کٹا دہ کرنے والی عورتیں۔	۳۱۶۰	۱۹۱	سنہری نیکے والا کپڑا۔	۳۱۲۲
۲۱۷	اپنے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑنا۔	۳۱۶۱	۱۹۲	سوئے کی انگلیاں۔	۳۱۲۳
۲۱۸	چہرے پر سے روئیں نکلنے والی عورتیں۔	۳۱۶۲	۱۹۳	چاندی کی انگلی۔	۳۱۲۴
۲۱۸	بال جوڑنے والی عورت۔	۳۱۶۳	۱۹۴	آنحضرتؐ نے سوئے کی انگلی اتار بیچنیگی۔	۳۱۲۵
۲۲۰	گوندنے والی عورت کا بیان۔	۳۱۶۴	۱۹۴	انگلی کا بگینہ۔	۳۱۲۶
۲۲۰	گدائے والی عورت۔	۳۱۶۵	۱۹۵	لوہے کی انگلی۔	۳۱۲۷
			۱۹۶	انگلی کا نقش۔	۳۱۲۸
			۱۹۷	چھنگیا میں انگلی پہننا۔	۳۱۲۹
			۱۹۷	مہر کرنے کے لیے انگلی بنانا۔	۳۱۳۰
			۱۹۷	انگلی کا بگینہ تنہیل کی جانب رکھنا۔	۳۱۳۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۱۶۶	تصویریں -	۲۲۱	۳۱۹۶	صلہ رچی سے مراد صرف یہ نہیں کہ نیکی کے بدلے نیکی کرے۔	۲۲۱
۳۱۶۷	تصویریں بنانے والوں پر قیامت میں عذاب -	۲۲۲	۳۱۹۷	بحالت کفر و شرک جو صلہ رچی کرے پھر مسلمان ہو جائے۔	۲۲۱
۳۱۶۸	تصویروں کو توڑ دینا یا پھاڑ دینا -	۲۲۳	۳۱۹۸	دوسروں کے بچوں کو کھیلنے سے نہ روکنا، انہیں پیار کرنا۔	۲۲۲
۳۱۶۹	پاؤں تلے روند دی جانے والی تصاویر کے ہٹنے میں قیامت نہیں -	۲۲۳	۳۱۹۹	بچے پر شفقت کرنا، بوسہ دینا، گلے لگانا۔	۲۲۲
۳۱۷۰	جو شخص تصویر دار کپڑے پر بیٹھنا مکروہ جانتا ہے۔	۲۲۴	۳۲۰۰	اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سوحتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔	۲۲۵
۳۱۷۱	جہاں تصویریں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۲۲۵	۳۲۰۱	اولاد کو اس نیت سے قتل کر دینا کہ کھانا نہ پڑے۔	۲۲۵
۳۱۷۲	فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔	۲۲۶	۳۲۰۲	لوٹے کو گود میں بٹھانا۔	۲۲۶
۳۱۷۳	جس گھر میں تصویر ہو اُس میں داخل نہ ہونا۔	۲۲۷	۳۲۰۳	بچے کو ران پر بٹھانا۔	۲۲۶
۳۱۷۴	تصویر بنانے والے پر لعنت کرنا۔	۲۲۷	۳۲۰۴	حق صحبت یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	۲۲۷
۳۱۷۵	تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن روح ڈالنے کا حکم ہوگا۔	۲۲۷	۳۲۰۵	یتیموں کی پرورش کرنے والے کی فضیلت۔	۲۲۷
۳۱۷۶	سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھ جانا۔	۲۲۸	۳۲۰۶	بیوگان کی خدمت کرنے والا۔	۲۲۷
۳۱۷۷	تین آدمیوں کا ایک جانور پر سواری کرنا۔	۲۲۸	۳۲۰۷	مسکین کی خدمت کرنے والا۔	۲۲۸
۳۱۷۸	جانور کا مالک کسی کو اس کے بٹھائے تو جائز ہے۔	۲۲۹	۳۲۰۸	انسانوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا۔	۲۲۸
۳۱۷۹	ایک مرد کو دوسرے مرد کے پیچھے بٹھانا۔	۲۲۹	۳۲۰۹	ہمسایہ کے حقوق کا بیان۔	۲۵۰
۳۱۸۰	عورت کو مرد کے پیچھے بٹھانا۔	۲۳۰	۳۲۱۰	جس شخص کی سزا رتوں سے بڑوسی خوفزدہ ہیں۔	۲۵۱
۳۱۸۱	چت لیٹنا اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا۔	۲۳۱	۳۲۱۱	کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو ذلیل نہ سمجھے۔	۲۵۲
کتاب الادب اخلاق کے بیان میں					
۳۱۸۲	احسان اور صلہ رچی -	۲۳۱	۳۲۱۲	جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے وہ ہمسایہ کو نہ ستائے۔	۲۵۲
۳۱۸۳	اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔	۲۳۱	۳۲۱۳	ہمسائے جتنے قریب ہیں اتنے ہی زیادہ حق دار ہیں۔	۲۵۳
۳۱۸۴	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرنا چاہیے۔	۲۳۲	۳۲۱۴	اچھی بات کہنا بھی خیرات کرنے کے برابر ہے۔	۲۵۳
۳۱۸۵	اپنے ماں باپ کو گالی نہیں دینی چاہیے۔	۲۳۲	۳۲۱۵	خوش کلامی۔	۲۵۴
۳۱۸۶	والدین سے اچھا سلوک کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۲۳۳	۳۲۱۶	ہر کام میں نرمی بہتر ہے۔	۲۵۵
۳۱۸۷	والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔	۲۳۵	۳۲۱۷	مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا۔	۲۵۵
۳۱۸۸	باپ مشرک ہو تب بھی اس سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔	۲۳۶	پچیسواں پارہ		
۳۱۸۹	شوہر والی مسلمان عورت کا اپنی کافراں سے سلوک مشرک بھائی سے خشن سلوک کرنا۔	۲۳۶			
۳۱۹۰	صلہ رچی کی فضیلت۔	۲۳۸	۳۲۱۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو شخص اچھی بات کے لیے سفارش کرے“	۲۵۶
۳۱۹۱	قطع رحم کرنے والے کو گناہ۔	۲۳۸	۳۲۱۹	آنحضرتؐ سخت گوار و بد زبان نہ تھے۔	۲۵۷
۳۱۹۲	صلہ رحم کی وجہ سے کس کس کی رزق۔	۲۳۹	۳۲۲۰	خوش خلقی اور سخاوت کا بیان۔	۲۵۸
۳۱۹۳	صلہ رچی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ملاپ رکھتا ہے۔	۲۳۹	۳۲۲۱	آدمی کا گھر میں رہن سہن کیا ہو۔	۲۶۱
۳۱۹۴	اگر ناطہ رشتہ رکھا جائے تو دوسرا بھی تر رکھے گا۔	۲۴۰	۳۲۲۲	نیک آدمی سے محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوتی ہے۔	۲۶۱
			۳۲۲۳	اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھنا۔	۲۶۲



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۲۲۲	ارشاد الہی "مسلمانوں کا کوئی طبقہ دوسرے طبقہ کا مذاق نہ اڑائے۔"	۲۶۲	۳۲۵۴	جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو بغیر وجہ اور نبوت کے کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔	۲۹۱
۳۲۲۵	گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔	۲۶۳	۳۲۵۵	معقول وجہ کی بنا پر یا نادانستہ کسی کو کافر کہنے والا کافر نہیں ہوتا۔	۲۹۲
۳۲۲۶	خسارت سے نہ ہو تو کسی کو لبا یا ٹھنگا کہنا غیبت نہیں۔	۲۶۶	۳۲۵۶	خلاف مشروع کام پر غصہ اور سختی کرنا۔	۲۹۴
۳۲۲۷	غیبت۔	۲۶۷	۳۲۵۷	غصے سے بچنا۔	۲۹۶
۳۲۲۸	آنحضرت کا ارشاد "انصار کے گھروں میں بہترین گھر"	۲۶۸	۳۲۵۸	شرم وجہا۔	۲۹۸
۳۲۲۹	مسجد اور مشرب لوگوں کی غیبت کا جواز۔	۲۶۸	۳۲۵۹	اگرچہ نہیں تو جو جی چاہے وہ کرے۔	۲۹۹
۳۲۳۰	چغلیوری کبیرہ گن ہے۔	۲۶۹	۳۲۶۰	دین کے مسائل یا علوم حاصل کرنے کے لیے شرم نہ کرنا چاہیے۔	۲۹۹
۳۲۳۱	چغلیوری کی مذمت۔	۲۶۹	۳۲۶۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لوگوں پر آسانی کرو انہیں مشکل میں نہ ڈالو! آپ لوگوں کے لیے تخفیف اور سہولت پسند فرماتے تھے۔	۳۰۰
۳۲۳۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جھوٹ بولنے سے احتساب کرتے رہو"	۲۷۰	۳۲۶۲	لوگوں سے کشادہ روی اور خوش مزاجی سے پیش آنا۔	۳۰۲
۳۲۳۳	دو غلے آدمی کے متعلق۔	۲۷۰	۳۲۶۳	لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا۔	۳۰۳
۳۲۳۴	اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں کسی کے الفاظ کی اطلاع دینا۔	۲۷۰	۳۲۶۴	مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں چلا جاتا۔	۳۰۴
۳۲۳۵	کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی ممنوع ہے۔	۲۷۱	۳۲۶۵	مہمان کا حق۔	۳۰۵
۳۲۳۶	کسی کو مسلمان بھائی کا جتنا حال معلوم ہو اتنی ہی تعریف کرے۔	۲۷۲	۳۲۶۶	مہمان کی خاطر داری بذات خود کرنا۔	۳۰۶
۳۲۳۷	ارشاد خداوندی "بے شک اللہ تعالیٰ عادل احسان کا حکم دیتا ہے"	۲۷۴	۳۲۶۷	مہمان کے لیے چڑتھک کھانا تیار کرنا۔	۳۰۸
۳۲۳۸	حد کرنا اور ترک ملاقات کرنا منع ہے۔	۲۷۴	۳۲۶۸	مہمان کے سامنے غصہ رنج اور گھبرامٹ ظاہر کرنا منع ہے۔	۳۰۹
۳۲۳۹	"بعض گن گناہ ہوتے ہیں" (الآیہ)	۲۷۴	۳۲۶۹	میزبان کا مہمان سے کہنا کہ بغیر تہارے کھانا نہ کھاؤں گا۔	۳۱۰
۳۲۴۰	گن سے کوئی بات کہنا۔	۲۷۵	۳۲۷۰	عمر میں بڑے کی عزت کرنا۔	۳۱۱
۳۲۴۱	مومن کا اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔	۲۷۵	۳۲۷۱	شعر و شاعری، رجز و حدی اور اشعار ممنوعہ۔	۳۱۳
۳۲۴۲	غرور و تجبر نہ کرنا اور ترک ملاقات کسی سے علیحدگی اور ترک ملاقات	۲۷۶	۳۲۷۲	مشربوں کی ہجو کرنا۔	۳۱۴
۳۲۴۳	گناہ کے مرتکب سے ترک ملاقات جائز ہے۔	۲۷۹	۳۲۷۳	شعر و شاعری میں اتنا استغراق منع ہے کہ ذکر الہی نہ ہو سکے۔	۳۱۹
۳۲۴۴	کیا اپنے دوست سے روزانہ ملاقات کرنا ہے۔	۲۸۰	۳۲۷۴	آنحضرت کا ارشاد "میرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو"	۳۱۹
۳۲۴۵	ملاقات کا بیان۔	۲۸۱	۳۲۷۵	لفظ "زعموا" کا استعمال۔	۳۲۰
۳۲۴۶	بیرونی ملکوں کے وفد سے ملنے کے لیے نہینت کرنا۔	۲۸۱	۳۲۷۶	کسی شخص کو "ذلیل" کہنا۔	۳۲۱
۳۲۴۷	بھائی چارہ اور دوستی کا قول و قرار کرنا۔	۲۸۲	۳۲۷۷	اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی۔	۳۲۶
۳۲۴۸	مکرات اور ہنستا۔	۲۸۳	۳۲۷۸	کسی سے یہ کہنا "چل دور ہو"	۳۲۷
۳۲۴۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"	۲۸۸	۳۲۷۹	مرحبا یا خوش آمدید کہنا۔	۳۳۰
۳۲۵۰	اچھی چال کا بیان۔	۲۸۹	۳۲۸۰	روز قیامت لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔	۳۳۱
۳۲۵۱	تکلیف بر صبر کرنے کا بیان۔	۲۸۹			
۳۲۵۲	جن پر غصہ ہو انہیں غی طیب کرنا۔	۲۹۰			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۲۸۱	کوئی شخص یہ نہ کہے "میرا نفس خبیث ہو گیا"	۳۳۱	۳۲۱۲	"سلام" اسمائے الہی میں سے ایک نام ہے۔	۳۵۷
۳۲۸۲	زمانے کو بڑا مت کہو۔	۳۳۱	۳۳۱۳	تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو پہلے سلام کریں۔	۳۵۸
۳۲۸۳	آنحضرت کا ارشاد کہ کرم مسلمان کا دل ہے۔	۳۳۲	۳۳۱۴	سوار پیدل چلنے والے کو پہلے سلام کرے۔	۳۵۸
۳۲۸۴	"خدا اک الہی ذاتی" کہنا۔	۳۳۳	۳۳۱۵	چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو پہلے سلام کرے۔	۳۵۸
۳۲۸۵	"خدا مجھے تجھ پر قربان کرے" کہنا۔	۳۳۳	۳۳۱۶	کم عمر والا بڑی عمر والے کو پہلے سلام کرے۔	۳۵۹
۳۲۸۶	اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام۔	۳۳۴	۳۳۱۷	سلام کو رواج دینا	۳۵۹
۳۲۸۷	آنحضرت کا ارشاد "میری نسبت رکھنے کی اجازت نہیں"	۳۳۵	۳۳۱۸	جان پہچان ہو یا نہ ہو، ہر مسلمان کو سلام کرنا۔	۳۶۰
۳۲۸۸	حزن نام رکھنا۔	۳۳۶	۳۳۱۹	حکایت پردہ۔	۳۶۰
۳۲۸۹	بڑا نام بدل کر اچھا نام رکھ لینا۔	۳۳۷	۳۳۲۰	اجازت لینے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ نظر نہ پڑے۔	۳۶۳
۳۲۹۰	انبیاء کرام کے نام پر نام رکھنا۔	۳۳۷	۳۳۲۱	شرمگاہ کے علاوہ دیگر اعضا کا زنا۔	۳۶۳
۳۲۹۱	باپ کے نام پر بچے کا نام رکھنا۔	۳۳۹	۳۳۲۲	تین بار سلام کرنا اور تین بار اجازت دینا۔	۳۶۴
۳۲۹۲	کسی ساجھی کو اس کے نام سے کچھ حرف لکھ کر کے پکا زنا۔	۳۳۹	۳۳۲۳	مدعو کو بھی اجازت کی ضرورت ہے۔	۳۶۵
۳۲۹۳	بچے کی کنیت رکھنا۔	۳۴۰	۳۳۲۴	بچوں کا سلام کرنا۔	۳۶۶
۳۲۹۴	ابو تراب کنیت رکھنا۔	۳۴۰	۳۳۲۵	مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔	۳۶۶
۳۲۹۵	خدا تعالیٰ کے انتہائی پسندیدہ نام۔	۳۴۱	۳۳۲۶	"کون" کے جواب میں "میں" کہنا۔	۳۶۷
۳۲۹۶	مشرک کی کنیت۔	۳۴۲	۳۳۲۷	سلام کا جواب صرف "حیک السلام" ہی درست ہے۔	۳۶۷
۳۲۹۷	تقریض کے طور پر بات کہنا۔	۳۴۳	۳۳۲۸	کوئی کسی سے کہے "میں نے تمہیں سلام کہا ہے"	۳۶۸
۳۲۹۸	"کوئی چیز نہیں" کا مطلب "سچ نہیں" لینا۔	۳۴۶	۳۳۲۹	مسلم و غیر مسلم کی مشترک مجلس میں سلام کرنا۔	۳۶۸
۳۲۹۹	آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔	۳۴۷	۳۳۳۰	گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنا۔	۳۷۰
۳۳۰۰	کیچڑ پر لکھ دی مارنا۔	۳۴۸	۳۳۳۱	ذاتی کو سلام کا کیسے جواب دیا جائے۔	۳۷۱
۳۳۰۱	زمین پر کسی چیز کو مارنا۔	۳۴۸	۳۳۳۲	جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اسے دیکھنا۔	۳۷۱
۳۳۰۲	تعبث کے وقت "اللہ اکبر" اور "الحمد للہ" کہنا۔	۳۴۹	۳۳۳۳	اہل کتاب کو خط لکھنے کا طریقہ۔	۳۷۳
۳۳۰۳	چھوٹے چھوٹے ٹکڑا انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت۔	۳۵۱	۳۳۳۴	خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے۔	۳۷۴
۳۳۰۴	چھینکنے والا "الحمد للہ" کہے۔	۳۵۱	۳۳۳۵	آنحضرت کا صحابی رضی سے یہ ارشاد کہ اپنے سردار کے لیے اٹھو۔	۳۷۴
۳۳۰۵	چھینکنے والا "الحمد للہ" کہے تو اسے جواب دینا۔	۳۵۱	۳۳۳۶	معاذیہ۔	۳۷۵
۳۳۰۶	چھینک اچھی ہے اور جمائی بڑی۔	۳۵۲	۳۳۳۷	دونوں ہاتھوں سے معاذیہ کرنا۔	۳۷۶
۳۳۰۷	چھینکنے والے کا جواب کیسے دینا چاہیے۔	۳۵۲			
۳۳۰۸	اگر چھینکنے والا "الحمد للہ" نہ کہے تو جواب ضروری نہیں۔	۳۵۳			
۳۳۰۹	جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔	۳۵۳			
<h3>کتاب الاستیذان</h3> <h4>اجازت لینا</h4>					
۳۳۱۰	سلام کا آغاز۔	۳۵۴	۳۳۳۸	معاذیہ اور مزاج پر سی کرنا۔	۳۷۷
۳۳۱۱	ارشاد ربانی "اجازت لینے بغیر کسی کے گھر میں نہ جایا کرو"	۳۵۴	۳۳۳۹	کسی کے بلانے کے جواب میں لبیک کہنا۔	۳۷۸
			۳۳۴۰	کوئی شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ ہٹائے۔	۳۸۱
			۳۳۴۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم سے کہا جائے مجلس میں کھل بیٹھو"	۳۸۱
			۳۳۴۲	اگر کوئی شخص اٹھ جائے تاکہ دوسرے اٹھ جائیں۔	۳۸۲



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۳۴۳	ہاتھوں کو بندلیوں پر لگا کر بیٹھنا۔	۳۸۳	۳۳۴۱	کے نیچے رکھنا۔	۳۸۳
۳۳۴۴	ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔	۳۸۳	۳۳۴۲	دائیں کروٹ پر سونا۔	۳۸۳
۳۳۴۵	جو شخص ضرورت یا غرض سے جلدی چلے۔	۳۸۴	۳۳۴۳	رات کو بیدار ہوتے وقت کی دعا۔	۳۸۴
۳۳۴۶	چار بائی یا تخت کا بیان۔	۳۸۴	۳۳۴۴	سوئے وقت کی تکبیر و تسبیح۔	۳۸۴
۳۳۴۷	گاہنیمہ یا گدہ پیش کرنا۔	۳۸۴	۳۳۴۵	سوئے وقت سو ذات پڑھنا۔	۳۸۴
۳۳۴۸	نماز جمعہ کے بعد قیلو کرنا۔	۳۸۶	۳۳۴۶	(پلا عنوان)	۳۸۶
۳۳۴۹	مسجد میں قیلو کرنا۔	۳۸۶	۳۳۴۷	آدھی رات کے بعد دعا کی فضیلت۔	۳۸۶
۳۳۵۰	اگر ملاقات کے لیے جانے والا وہیں قیلو کرے	۳۸۷	۳۳۴۸	بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت کی دعا۔	۳۸۷
۳۳۵۱	بہ سہولت بیٹھنا۔	۳۸۹	۳۳۴۹	صبح کو بیدار ہوتے وقت کی دعا۔	۳۸۹
۳۳۵۲	لوگوں کے سامنے سرگوشی کرنا اور کسی کا راز اُس کی موت کے بعد بیان کرنا۔	۳۸۹	۳۳۵۰	نماز میں کرنسی دعا پڑھنا چاہیے۔	۳۸۹
۳۳۵۳	چپٹ لیٹنا۔	۳۹۱	۳۳۵۱	نماز کے بعد دعا کرنے کا بیان۔	۳۸۹
۳۳۵۴	تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ کر کے دوسرے کو نہ کریں۔	۳۹۱	۳۳۵۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان کے لیے دعا کرو"۔	۳۸۹
۳۳۵۵	کوئی راز کی بات کہے تو اسے پھپھانا ضروری ہے۔	۳۹۲	۳۳۵۳	صبح مقفیٰ دعائیں مکروہ ہیں۔	۳۸۹
۳۳۵۶	کہیں تین سے زائد ہوں تو دوسرے کو گھسی کر سکتے ہیں۔	۳۹۲	۳۳۵۴	اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے۔	۳۸۹
۳۳۵۷	کافی دیر تک سرگوشی کرتے رہنا۔	۳۹۳	۳۳۵۵	دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب بندہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔	۳۸۹
۳۳۵۸	سوئے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑنا چاہیے۔	۳۹۴	۳۳۵۶	دعا میں ہاتھ اٹھانا۔	۳۸۹
۳۳۵۹	رات کو اسوتے وقت دروازہ بند کر دینا چاہیے۔	۳۹۴	۳۳۵۷	قبضہ کے سوا اور کسی طرف رخ کر کے دعا کرنا۔	۳۸۹
۳۳۶۰	بڑی عمر میں سنت تطہیر ادا کرنا۔	۳۹۵	۳۳۵۸	قبضہ رخ ہو کر دعا مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۶۱	جس شعل میں عبادت سے غفلت ہو وہ لہو ہے۔	۳۹۶	۳۳۵۹	آنحضرتؐ کا اپنے خادم کے لیے دعا کرنا۔	۳۸۹
۳۳۶۲	عمارت بنانے کے متعلق روایات۔	۳۹۷	۳۳۶۰	سختی اور مصیبت کے وقت دعا کرنا۔	۳۸۹
کتاب الدعوات					
دعاؤں کے بیان میں					
۳۳۶۳	ارشاد باری تعالیٰ "ہم سے دعا مانگو ہم قبول کریں گے۔"	۳۹۸	۳۳۶۱	آنحضرتؐ کے سوا کسی اور پر بھی درود بھیج سکتے ہیں۔	۳۸۹
۳۳۶۴	افضل استغفار۔	۳۹۹	۳۳۶۲	آنحضرتؐ کا ارشاد "جس (سمان) کو میں ایذا دوں"	۳۸۹
۳۳۶۵	آنحضرتؐ کا رات دن استغفار کرنا۔	۴۰۰	۳۳۶۳	فقیر اور فساد سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۶۶	توبہ کا بیان۔	۴۰۰	۳۳۶۴	دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۶۷	دائیں کروٹ پر لیٹنا۔	۴۰۲	۳۳۶۵	عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۶۸	با وضو سونے کی فضیلت۔	۴۰۲	۳۳۶۶	زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۶۹	سوئے وقت کیا دعا پڑھنا چاہیے۔	۴۰۳	۳۳۶۷	گناہ اور نواواں سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
۳۳۷۰	سوئے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسار	۴۰۴	۳۳۶۸	بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
			۳۳۶۹	بخل سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹
			۳۳۷۰	سخت بٹھاپے سے پناہ مانگنا۔	۳۸۹

صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
۳۴۵	دعا اور بیماری کے دفعہ کے لیے دعا کرنا۔	۳۴۳	۳۴۵	دعا اور بیماری کے دفعہ کے لیے دعا کرنا۔	۳۴۳
۳۴۶	فتنہ دنیا اور فتنہ دوزخ سے پناہ مانگنا۔	۳۴۴	۳۴۶	فتنہ دنیا اور فتنہ دوزخ سے پناہ مانگنا۔	۳۴۴
۳۴۷	فتنہ غنی سے پناہ مانگنا۔	۳۴۵	۳۴۷	فتنہ غنی سے پناہ مانگنا۔	۳۴۵
۳۴۸	فتنہ فقر سے پناہ مانگنا۔	۳۴۶	۳۴۸	فتنہ فقر سے پناہ مانگنا۔	۳۴۶
۳۴۹	کثرت مال مع برکت کے لیے دعا کرنا۔	۳۴۷	۳۴۹	کثرت مال مع برکت کے لیے دعا کرنا۔	۳۴۷
۳۵۰	برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا کرنا۔	۳۴۸	۳۵۰	برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا کرنا۔	۳۴۸
۳۵۱	استغفار کی دعا کا بیان۔	۳۴۹	۳۵۱	استغفار کی دعا کا بیان۔	۳۴۹
۳۵۲	وضو کے بعد دعا کرنا۔	۳۵۰	۳۵۲	وضو کے بعد دعا کرنا۔	۳۵۰
۳۵۳	بندی پر چڑھتے وقت دعا کرنا۔	۳۵۱	۳۵۳	بندی پر چڑھتے وقت دعا کرنا۔	۳۵۱
۳۵۴	نشیب میں اترتے وقت دعا کرنا۔	۳۵۲	۳۵۴	نشیب میں اترتے وقت دعا کرنا۔	۳۵۲
۳۵۵	سفر میں جاتے یا سفر سے لوٹتے وقت کی دعا۔	۳۵۳	۳۵۵	سفر میں جاتے یا سفر سے لوٹتے وقت کی دعا۔	۳۵۳
۳۵۶	دولہ کو دعا دینا۔	۳۵۴	۳۵۶	دولہ کو دعا دینا۔	۳۵۴
۳۵۷	بہوی سے مباشرت کرنے سے پہلے کیا کہے۔	۳۵۵	۳۵۷	بہوی سے مباشرت کرنے سے پہلے کیا کہے۔	۳۵۵
۳۵۸	آنحضرت کی دعا "اٰیْتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً"	۳۵۶	۳۵۸	آنحضرت کی دعا "اٰیْتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً"	۳۵۶
۳۵۹	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔	۳۵۷	۳۵۹	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔	۳۵۷
۳۶۰	دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار دہرانا۔	۳۵۸	۳۶۰	دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار دہرانا۔	۳۵۸
۳۶۱	مشروکوں کے لیے بد دعا کرنے کا بیان۔	۳۵۹	۳۶۱	مشروکوں کے لیے بد دعا کرنے کا بیان۔	۳۵۹
۳۶۲	مشروکوں کے لیے دعا کرنا۔	۳۶۰	۳۶۲	مشروکوں کے لیے دعا کرنا۔	۳۶۰
۳۶۳	آنحضرت کی دعا "اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے"	۳۶۱	۳۶۳	آنحضرت کی دعا "اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے"	۳۶۱
۳۶۴	روز جمعہ مقبول ساعت میں دعا مانگنا۔	۳۶۲	۳۶۴	روز جمعہ مقبول ساعت میں دعا مانگنا۔	۳۶۲
۳۶۵	آنحضرت کا یہودیوں کو بد دعا کے متعلق ارشاد۔	۳۶۳	۳۶۵	آنحضرت کا یہودیوں کو بد دعا کے متعلق ارشاد۔	۳۶۳
۳۶۶	آمین کہنے کا بیان۔	۳۶۴	۳۶۶	آمین کہنے کا بیان۔	۳۶۴
۳۶۷	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۵	۳۶۷	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۵
۳۶۸	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۶	۳۶۸	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۶
۳۶۹	ذکر الہی کی فضیلت۔	۳۶۷	۳۶۹	ذکر الہی کی فضیلت۔	۳۶۷
۳۷۰	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۸	۳۷۰	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت۔	۳۶۸
۳۷۱	اللہ تعالیٰ کے ناموں کے نام ہیں۔	۳۶۹	۳۷۱	اللہ تعالیٰ کے ناموں کے نام ہیں۔	۳۶۹
۳۷۲	کچھ وقت چھوڑ کر وعظ و نصیحت کرنا۔	۳۷۰	۳۷۲	کچھ وقت چھوڑ کر وعظ و نصیحت کرنا۔	۳۷۰
<p>کتاب الترقی</p> <p>وقت قلب پیدا کرنے والی احادیث</p>					
۳۷۳	نرم دلی اور آنحضرت کا ارشاد۔	۳۷۱	۳۷۳	نرم دلی اور آنحضرت کا ارشاد۔	۳۷۱
۳۷۴	آخرت کے سامنے دنیا کی حقیقت۔	۳۷۲	۳۷۴	آخرت کے سامنے دنیا کی حقیقت۔	۳۷۲
۳۷۵	آنحضرت کا ارشاد "دنیا میں پر دیسی یا راگیر کی طرح رہو"	۳۷۳	۳۷۵	آنحضرت کا ارشاد "دنیا میں پر دیسی یا راگیر کی طرح رہو"	۳۷۳
۳۷۶	آرزو کی رستی لمبی ہے۔	۳۷۴	۳۷۶	آرزو کی رستی لمبی ہے۔	۳۷۴
۳۷۷	ساتھ برس کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کی محدث	۳۷۵	۳۷۷	ساتھ برس کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کی محدث	۳۷۵
۳۷۸	قبول نہیں فرمائے گا۔	۳۷۶	۳۷۸	قبول نہیں فرمائے گا۔	۳۷۶
۳۷۹	وہ عمل جو خالص رضائے الہی کے لیے ہے۔	۳۷۷	۳۷۹	وہ عمل جو خالص رضائے الہی کے لیے ہے۔	۳۷۷
۳۸۰	دنیا کی رونق دہار میں رغبت سے ڈرانا۔	۳۷۸	۳۸۰	دنیا کی رونق دہار میں رغبت سے ڈرانا۔	۳۷۸
۳۸۱	سورہ فاطر میں ارشاد "لوگو اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے"	۳۷۹	۳۸۱	سورہ فاطر میں ارشاد "لوگو اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے"	۳۷۹
۳۸۲	نیک لوگوں کا (قیامت کے قریب) دنیا سے اٹھ جانا۔	۳۸۰	۳۸۲	نیک لوگوں کا (قیامت کے قریب) دنیا سے اٹھ جانا۔	۳۸۰
۳۸۳	فتنہ مال سے بچتے رہنا۔	۳۸۱	۳۸۳	فتنہ مال سے بچتے رہنا۔	۳۸۱
۳۸۴	آنحضرت کا ارشاد "دنیا کا مال (بظاہر) بہت شیریں ہے"	۳۸۲	۳۸۴	آنحضرت کا ارشاد "دنیا کا مال (بظاہر) بہت شیریں ہے"	۳۸۲
۳۸۵	آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے دی اس کا مال ہے۔	۳۸۳	۳۸۵	آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے دی اس کا مال ہے۔	۳۸۳
۳۸۶	دنیا میں زیادہ مالدار لوگ آخرت میں نادار ہوں گے۔	۳۸۴	۳۸۶	دنیا میں زیادہ مالدار لوگ آخرت میں نادار ہوں گے۔	۳۸۴
۳۸۷	آنحضرت کا ارشاد "اگر کوہ احد کے برابر سونا ہو"	۳۸۵	۳۸۷	آنحضرت کا ارشاد "اگر کوہ احد کے برابر سونا ہو"	۳۸۵
۳۸۸	تو نیکوی دل سے تعلق رکھتی ہے۔	۳۸۶	۳۸۸	تو نیکوی دل سے تعلق رکھتی ہے۔	۳۸۶
۳۸۹	فقر کی فضیلت۔	۳۸۷	۳۸۹	فقر کی فضیلت۔	۳۸۷
۳۹۰	آنحضرت اور صحابہ کے بسر ذات اور ترک لذات۔	۳۸۸	۳۹۰	آنحضرت اور صحابہ کے بسر ذات اور ترک لذات۔	۳۸۸
۳۹۱	عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنا۔	۳۸۹	۳۹۱	عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنا۔	۳۸۹
۳۹۲	خدا تعالیٰ سے امید اور خوف۔	۳۹۰	۳۹۲	خدا تعالیٰ سے امید اور خوف۔	۳۹۰
۳۹۳	جو چیزیں حرام ہیں ان سے پرہیز کرنا۔	۳۹۱	۳۹۳	جو چیزیں حرام ہیں ان سے پرہیز کرنا۔	۳۹۱
۳۹۴	جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو وہ اسے کافی ہے۔	۳۹۲	۳۹۴	جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو وہ اسے کافی ہے۔	۳۹۲
۳۹۵	بے فائدہ گفتگو منع ہے۔	۳۹۳	۳۹۵	بے فائدہ گفتگو منع ہے۔	۳۹۳
۳۹۶	زبان قابو میں رکھنا۔	۳۹۴	۳۹۶	زبان قابو میں رکھنا۔	۳۹۴
۳۹۷	خوف الہی سے رونا۔	۳۹۵	۳۹۷	خوف الہی سے رونا۔	۳۹۵
۳۹۸	خوف خدا۔	۳۹۶	۳۹۸	خوف خدا۔	۳۹۶
۳۹۹	گناہوں سے باز رہنے کا بیان	۳۹۷	۳۹۹	گناہوں سے باز رہنے کا بیان	۳۹۷
۴۰۰	آنحضرت کا ارشاد "اگر تمہیں میری طرح علم تھا"	۳۹۸	۴۰۰	آنحضرت کا ارشاد "اگر تمہیں میری طرح علم تھا"	۳۹۸
۴۰۱	دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھانپنا	۳۹۹	۴۰۱	دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھانپنا	۳۹۹
۴۰۲	کیا ہے۔	۴۰۰	۴۰۲	کیا ہے۔	۴۰۰
۴۰۳	بہشت دوزخ جوتے کے قسم سے بھی زیادہ قریب نہیں۔	۴۰۱	۴۰۳	بہشت دوزخ جوتے کے قسم سے بھی زیادہ قریب نہیں۔	۴۰۱
۴۰۴	(معاشی اعتبار سے) کم درجہ لوگوں سے اپنا مقابلہ کرنا چاہیے۔	۴۰۲	۴۰۴	(معاشی اعتبار سے) کم درجہ لوگوں سے اپنا مقابلہ کرنا چاہیے۔	۴۰۲
۴۰۵	نیک بی بی کا ارادہ۔	۴۰۳	۴۰۵	نیک بی بی کا ارادہ۔	۴۰۳
۴۰۶	چھوٹے گناہوں سے بھی بچے رہنا۔	۴۰۴	۴۰۶	چھوٹے گناہوں سے بھی بچے رہنا۔	۴۰۴

باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین
۳۴۶۵	۴۹۸	اعمال کا دار و مدار خاتمہ ہوتا ہے۔	۳۴۹۴	۴۹۲	محفوظ رکھے۔
۳۴۶۶	۴۹۹	جڑوں کی صحبت سے گوشہ تنہائی بہتر۔	۳۴۹۵	۵۶۲	ارشاد الہی "وحوارہ علی قریۃ اہل کناہا۔"
۳۴۶۷	۵۰۱	آخری زمانہ میں امامت کا خیال۔	۳۴۹۶	۵۶۳	ارشاد باری تعالیٰ "ہم نے جو دیا آپ کو دکھایا۔"
۳۴۶۸	۵۰۳	ریاکاری اور شہرت طلبی۔	۳۴۹۷	۵۶۳	خدا تعالیٰ کے سامنے آدم و موسیٰ کا مباحثہ۔
۳۴۶۹	۵۰۳	اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے مجاہدہ نفس کرنا۔	۳۴۹۸	۵۶۴	خدا تعالیٰ جو عطا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔
۳۴۷۰	۵۰۴	تواضع یعنی عاجزی و انکسار۔	۳۴۹۸	۵۶۵	بد نصیبی سے بچنا مانگنا۔
۳۴۷۱	۵۰۶	آنحضرت کا ارشاد "قیامت کا واقعہ ہونا..."	۳۴۹۹	۵۶۵	(آیہ) اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حامل رہتا ہے۔
۳۴۷۲	۵۰۷	(بلا عنوان)	۳۵۰۰	۵۶۶	(آیہ) "ہمیں وہی ملے گا جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا۔"
۳۴۷۳	۵۰۷	جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔	۳۵۰۱	۵۶۷	(آیہ) "اگر اللہ تعالیٰ ہمیں رستہ نہ بتلاتا..."
۳۴۷۴	۵۰۹	عالم سکرات۔			

## ستائیسواں پارہ

## کتاب الایمان والذکر

### قیمیں کھانا، نذرین ماننا

۳۵۰۲	۵۶۸	قیمیں کھانا، نذرین ماننا۔
۳۵۰۳	۵۷۱	ارشاد نبویؐ "ذَاقُوا اللہ"۔
۳۵۰۴	۵۷۱	آنحضرتؐ کس طرح قسم کھاتے تھے۔
۳۵۰۵	۵۷۹	اپنے باپ دادا کی قسم مت کھایا کرو۔
۳۵۰۶	۵۸۲	بتوں کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔
۳۵۰۷	۵۸۲	اگر قسم نہ دلائی جائے اور خود بخود قسم کھائے۔
۳۵۰۸	۵۸۳	وہ شخص جو اسلام کے علاوہ دوسرے دین کی قسم کھائے۔
۳۵۰۹	۵۸۴	"جو اللہ چاہے اور تو چاہے" نہ کہنا چاہیے۔
۳۵۱۰	۵۸۴	ارشاد الہی "یہ مین فخر اللہ کی بڑی قیمتیں کھاتے ہیں"۔
۳۵۱۱	۵۸۶	"أشھد باللہ" قسم ہے یا نہیں۔
۳۵۱۲	۵۸۷	"علیٰ عبد اللہ" کہنے کا بیان۔
۳۵۱۳	۵۸۷	اللہ تعالیٰ کی عزت اور صفات و کلام کی قسم کھانا۔
۳۵۱۴	۵۸۸	اللہ تعالیٰ کی بقا کی قسم کھانا۔
۳۵۱۵	۵۸۹	ارشاد خداوندی "اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا"۔
۳۵۱۶	۵۸۹	اگر قسم کھانے کے بعد بھول کر اس کے خلاف کرے۔
۳۵۱۷	۵۹۵	قسم غمخس کے متعلق۔
۳۵۱۸	۵۹۵	قیمیں کھانا کہ دنیوی مفاد حاصل کرنے والے۔
۳۵۱۹	۵۹۷	ملکیت سے پہلے یا گنہ کے لیے یا غصے میں قسم کھانا۔
۳۵۲۰	۵۹۸	جس نے بات نہ کرنے کی قسم کھائی پھر ناز یا قرآن پڑھا۔

۳۴۷۵	۵۱۳	صور پھونکنے کا بیان۔
۳۴۷۶	۵۱۴	اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔
۳۴۷۷	۵۱۶	حشر کا بیان۔
۳۴۷۸	۵۲۰	ارشاد باری تعالیٰ "قیامت کا دزلزلہ بڑا ہیبت ناک ہوگا"۔
۳۴۷۹	۵۲۱	ارشاد الہی "کیا یہ لوگ اتن نہیں سمجھتے..."
۳۴۸۰	۵۲۲	قیامت کے دن قصاص۔
۳۴۸۱	۵۲۳	جس کے حساب کتاب میں جانچ پڑتال کی گئی۔
۳۴۸۲	۵۲۶	ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔
۳۴۸۳	۵۲۸	بہشت اور دوزخ کے حالات۔
۳۴۸۴	۵۳۰	بیل صراط جہنم کے اوپر ایک پل کا نام ہے۔
۳۴۸۵	۵۳۶	حوض کوثر کا بیان۔

## کتاب القدر

### تقدیر کا بیان

۳۴۸۶	۵۵۲	تقدیر۔
۳۴۸۷	۵۵۳	اللہ کے علم میں جو کچھ تھا کچھ جا چکا۔
۳۴۸۸	۵۵۴	مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو معلوم تھا۔
۳۴۸۹	۵۵۵	اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا وہ پورا ہو کر رہے گا۔
۳۴۹۰	۵۵۷	اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔
۳۴۹۱	۵۵۹	نذر کرنے سے تقدیر نہیں بدلتی۔
۳۴۹۲	۵۶۰	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت۔
۳۴۹۳	۵۶۱	معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اگلا ہوں سے (

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۵۲۱	بیوی کے پاس جہینہ بھرنے جانے کی قسم -	۶۰۰	۳۵۴۹	ماں باپ کی میراث میں اولاد کا حصہ -	۶۳۰
۲۵۲۲	نبیذ نہ پینے کی قسم کھا کر عصیر وغیرہ پینا -	۶۰۱	۳۵۵۰	بیٹیوں کے ترکہ کا بیان -	۶۳۱
۲۵۲۳	سالن نہ کھانے کی قسم کھجور سے روٹی کھالینا -	۶۰۲	۳۵۵۱	پوتے کی میراث جب میت کا بیٹا نہ ہو -	۶۳۲
۲۵۲۴	قسم کھانے میں نیت کا اعتبار ہوگا -	۶۰۴	۳۵۵۲	بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث -	۶۳۳
۲۵۲۵	اگر اپنا مال بطور نذر یا تو بہ خیرات کر دے -	۶۰۴	۳۵۵۳	باپ یا بھائیوں کی موجودگی میں دادے کی میراث -	۶۳۳
۲۵۲۶	جب کوئی شخص کسی کھانے کو اپنے اوپر حرام کر لے -	۶۰۵	۳۵۵۴	اولاد کے ساتھ خاندان کی اولاد کو کیا ملے گا -	۶۳۵
۲۵۲۷	نذر پوری کرنا -	۶۰۶	۳۵۵۵	بیوی اور خاندان کو اولاد کے ساتھ کیا ملے گا -	۶۳۵
۳۵۲۸	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ -	۶۰۷	۳۵۵۶	بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصیبہ ہو جاتی ہیں -	۶۳۶
۳۵۲۹	اطاعت الہی کے لیے نذر ماننا -	۶۰۷	۳۵۵۷	بھائی بہنوں کو کیا ملے گا -	۶۳۶
۲۵۳۰	کسی نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانا یا قسم کھائی -	۶۰۸	۳۵۵۸	(آیہ) "اللہ تعالیٰ تمہیں کلاما متعلق یہ حکم دیتا ہے" -	۶۳۷
۲۵۳۱	جو نذر ماننے کے بعد نذر پوری کیے بغیر جانے -	۶۰۸	۳۵۵۹	عورت دو چہ زاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک انبیائی ہو دوسرا خاوند -	۶۳۷
۳۵۳۲	گناہ کی نذر ماننا -	۶۰۹	۳۵۶۰	ذوی الارحام (رشتہ داروں) کا بیان -	۶۳۸
۳۵۳۳	معین پیام میں روزہ کی نذر ماننے اور بیچ میں عید آجائے -	۶۱۱	۳۵۶۱	لعان کرنے والی عورت بچے کی وارث ہوگی -	۶۳۹
۳۵۳۴	مال کی نذر میں زمین بکریاں اور دوسرے اسباب شامل ہونگے -	۶۱۱	۳۵۶۲	بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی بیوی یا باندی سے پیدا ہو -	۶۳۹
۳۵۳۵	قسموں کے کفارے -		۳۵۶۳	غلام اور لونڈی کا ترکہ انہیں آزاد کرنے والا ملے گا -	۶۴۰
۳۵۳۶	ارشاد خداوندی اللہ تعالیٰ نے قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے -	۶۱۲	۳۵۶۴	سائبہ کی میراث -	۶۴۱
۳۵۳۷	کفارہ ادا کرنے میں تنگ دست کی اعانت -	۶۱۵	۳۵۶۵	مالکوں کی مرضی کے خلاف کام کرنے والے کا گناہ -	۶۴۲
۳۵۳۸	قسم کے کفارے میں دس مہینوں کو کھلانا -	۶۱۵	۳۵۶۶	مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہے یا نہیں -	۶۴۳
۳۵۳۹	مدینے والوں کے صاع اور آنحضرت کے تہ -	۶۱۶	۳۵۶۷	عورت بھی ولاہ کی حقدار ہوتی ہے -	۶۴۴
۳۵۴۰	ارشاد الہی "او تحریر قہرہ" -	۶۱۷	۳۵۶۸	کسی قوم کا غلام آزادی کے بعد اسی قوم میں شمار ہوگا -	۶۴۵
۳۵۴۱	کفارے میں آزاد کیے جانے والے -	۶۱۸	۳۵۶۹	وارث کفار کے ہاتھ میں قید ہو تو کیا اسے ترکہ ملے گا -	۶۴۵
۳۵۴۲	کفارے میں آزاد کردہ غلام کے حقوق و ملاقات -	۶۱۸	۳۵۷۰	مسلمان کا فرکا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں -	۶۴۶
۳۵۴۳	قسم میں "ان شاء اللہ" کہنا -	۶۱۹	۳۵۷۱	نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث -	۶۴۶
۳۵۴۴	قسم کا کفارہ قسم توڑے سے پہلے اور بعد دیا جاسکتا ہے -	۶۲۰	۳۵۷۲	جو اپنے بھائی یا بیٹی کا دعویٰ کرے -	۶۴۶
			۳۵۷۳	غیر کو اپنا باپ بنانے والا -	۶۴۷
			۳۵۷۴	عورت کا دعویٰ کر یہ میرا بچہ ہے -	۶۴۸
			۳۵۷۵	قیانہ شناس -	۶۴۸
<p style="text-align: center;"><b>کتاب الفرائض</b></p> <p style="text-align: center;"><b>فرائض یعنی ترکہ کے حصوں کا بیان</b></p>					
۳۵۴۵	ارشاد خداوندی "اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں حکم دیتا ہے..." -	۶۲۳	۳۵۷۶	فرائض کا علم سکھانا -	۶۲۵
۳۵۴۶	ارشاد نبوی "مہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا" -	۶۲۶	۳۵۷۷	آحضرت کا ارشاد "ترکہ وارثوں کو ملے گا" -	۶۳۰

صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
				کتابُ الْحُدُودِ شریعت کے مطابق سزائیں	
۶۵۵	جاتا ہے - مسلمان جب کوئی حد کا کام کرے اس کی پیٹھ پر مار سکتے ہیں -	۳۵۸۴	۶۴۹	زنا اور شراب کی مذمت -	۳۵۷۶
۶۵۵	حدوں کا قائم کرنا اور حرمت خداوندی توڑنے والے سے انتقام لینا -	۳۵۸۵	۶۵۰	شراب پینے والے کی سزا -	۳۵۷۷
۶۵۶	حدود اللہ میں "شرقا" اور "مغربا" سب یکساں ہیں -	۳۵۸۶	۶۵۰	گھر کے اندر حد مارنا -	۳۵۷۸
۶۵۶	حد والا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو سفارش منع ہے -	۳۵۸۷	۶۵۱	چھڑائیوں اور جوتوں سے مارنا -	۳۵۷۹
۶۵۷	ارشاد الہی "چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو" -	۳۵۸۸	۶۵۲	شراب پینے والے پر لعنت نکرنا چاہیے -	۳۵۸۰
۶۶۰	چور کی توبہ -	۳۵۸۹	۶۵۳	چور جب چوری کرتا ہے -	۳۵۸۱
			۶۵۴	نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا -	۳۵۸۲
			۶۵۴	حد قائم ہونے سے گنہگار کفارہ ہو	۳۵۸۳



# تیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا ہے

## کتاب الذبائح

وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ  
 عَلَى الصَّيْدِ -

ذبیحہ شکار اور  
 شکار کے لئے پہلے بسم اللہ  
 اللہ اکبر پڑھ لینا

خداوند عالم کا ارشاد ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكَ الْيَمِينَ  
 مراد حرام ہے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اللہ نے فرمایا  
 مسلمانو اللہ تعالیٰ تمہیں کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا  
 نیز اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا تم پر جو  
 چوپائے جانور حلال ہیں مگر جن کی حرمت تمہیں  
 پڑھ کر سنائی جاتی ہے (خنزیر وغیرہ حرام ہیں) فَلَا  
 تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ تک۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عَقُودُ  
 مراد عہد و پیمان ہیں اَلَا مَائِلَةٌ عَلَيْكُمْ سے خنزیر (وغیرہ)  
 مراد ہے یَجْعَلُكُمْ شَنَايَاً عِدَاؤَ  
 مَعْنَى قَوْلِهِ كَلَّا كَهَوْنٌ كَرَّمَا رَجُلَانِ وَالْأَمْرُ قَوْلُهُ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرِّمَتْ  
 عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ إِلَى قَوْلِ فَلَا  
 تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلُهُ  
 تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 لِيَبْلُوَنَّكُمْ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ  
 الصَّيْدِ الْإِنِّي وَقَالَ ابْنُ  
 عَبَّاسٍ الْعَقُودُ الْعَهْدُ  
 مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَائِلَةٌ  
 عَلَيْكُمْ الْخَنْزِيرُ يَجْعَلُكُمْ  
 بَحْبَلَكُمْ شَنَايَاً عِدَاؤَ  
 الْمُنَافِقَةِ الْمُخْتَلِقَةِ فَتَمُوتُ

لہ اصل میں ذبائح ذبیحہ کی جمع ہے ذبیحہ کہتے ہیں اس جانور کو جو ذبح کیا جائے اور صید اس جانور کو جس کا شکار کیا جائے ۱۲ منہ تک اسی آیت میں یہ ہے  
 الا ان ذبائح تم مکر جو تم نے ذبح کر لیا تو آیت میں ذبیحہ کا ذکر ہے ۱۳ اس کو ابن ابی حاتم نے نقل کیا یہ جو سورہ مائدہ میں ہے ادخا بالعقود ۱۲ منہ۔

الْوَقْدُ ذَا نَفَرٍ بِالْحَتَمِ  
يُوقِدُهَا فَمَوْتٌ وَالْمَتْرُونَةُ  
تَنْزِدُ مِنَ الْجَبَلِ وَالطَّيْحَةُ  
تَنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَذْرَكَهُ  
يَتَحَرَّكُ بِذَنِبِهِ أَوْ يَعِينُهُ  
فَإَذْبَحْ وَكُلْ -

۵۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ  
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ صَيْدٍ مُعْرَاضٍ قَالَ مَا أَصَابَ  
يَحْدَهُ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ  
وَقِيدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدٍ الْكَلْبِ فَقَالَ  
مَا أَصَابَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَ الْكَلْبُ  
ذَكَاءً فَإِنْ وَحِدَتْ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ جَلَدَكَ  
كَلْبًا غَيْرَكَ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ أَحَدًا  
مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِذَا شَأْنًا  
ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ  
غَيْرُكَ -

بَابُ ۲۹۱۶ صَيْدِ الْمُعْرَاضِ

لکڑی یا پتھر سے مارا جائے والا مُتْرُونَةُ چھڑ سے گر کر  
مرنے والا طَّيْحَةُ جو سینک لگ کر مر جائے، ان جانوروں  
سے جسے تو اس حال میں دیکھے کہ دم یا آنکھ ہل رہی  
ہو اور اسے ذبح کرے تو اسے کھا سکتے ہو۔

(از ابونعیم از زکریاء از عامر) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے کہ تیر لکڑی  
یا گز (کے شکار کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر نو کیلی طرف سے لگے  
تو اس جانور کو کھا اگر عرض کی طرف سے لگے تو وہ موقوفہ ہے  
(گویا حرام ہے)

عدی بن حاتم فرمادہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یہ بھی دریافت کیا کہ تیر کے شکار کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟  
آپ نے فرمایا اگر گز جانور کو پکڑ رکھے تو وہ اسے کھا سکتا ہے، گز  
کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے۔ اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ دوسرا  
کتا پائے اور سمجھے یہ خیال ہو کہ دوسرے کتے نے بھی تیرے کتے یا  
کتوں کے ساتھ اس جانور کو پکڑا ہو گا تو اس جانور کو نہ کھا کیونکہ تو نے  
اپنے کتے پر اسم اللہ بھی تھی دوسرے کتے پر نہیں کہی تھی۔

بَابُ ۲۹۱۶ صَيْدِ الْمُعْرَاضِ

۱۔ جب دم یا آنکھ ہل رہی ہو تو معلوم ہوا کہ اس میں جان باقی ہے اس لئے اگر ذبح کرنے تو وہ حلال ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ عدی حاتم طائی کے بیٹے تھے جو بڑے ہی  
مشہور تھے یہ بھی آپ کا کیدار بھی تھے کہتے ہیں کہ ایک نٹو میں برس کی عمر میں مرے ۱۲ منہ ۱۳۔ جو نو کیلی طرف سے جانور پر نہیں پڑتا بلکہ عرض کی طرف سے پڑتا ہے  
اور جانور اس کے صدمہ سے مر جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ اور ذبح کرنے سے پہلے جانور مر جائے ۱۲ منہ ۱۳۔ اس کو کھا سکتے ہیں جو جانور مر جائے ۱۲ منہ ۱۳۔  
کیونکہ بسم اللہ کہہ کر کٹا چھوڑا جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ کٹا اس جانور میں سے کھا لے ۱۲ منہ ۱۳۔ جن کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے  
جو بسم اللہ کو حلت کی شرط جانتے ہیں اگر محمد البسم اللہ کہے تو وہ جانور مر جائے ۱۲ منہ ۱۳۔ جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مسلمان اگر محمد البسم اللہ  
مترک کرے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ ملو ہوگی کہ کسی کا کرنے اس کو چھوڑا ہو یعنی بت پرست کافر نے اسے لیے کہ یہود اور نصاری  
کا ذبیحہ درست ہے ان کا چھوڑا ہوا کتا مسلمان کے کتے کی طرح ہوگا۔ حافظ لے کہا با زور شکر ہے اور تمام شکاری پرندے ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے  
جو کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام لے کر ان کو جانور پر چھوڑے ۱۲ منہ

## کابیان۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو جانور  
مُٹلے سے مارا جائے وہ موقوفہ (حرام ہے) اور سالم  
قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء بن رباح اور امام حسن بصری  
نے اسے مکروہ کہا ہے۔

امام بصری رحمہ نے گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا مکروہ قرار دیا ہے۔ دوسری جگہوں (جنگل وغیرہ میں) حرج نہیں۔

(از سلیمان بن حرب از شعبه از عبد اللہ بن ابوالسفر از شعبی)

عدي بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر نوک کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے اور (اس کے صدمے سے) جانور مر جائے تو وہ موقوفہ (حرام) ہے اسے مت کھا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا یا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کتا اس جانور سے کچھ کھالے، آپ نے فرمایا تب اس جانور کو مت کھا کیونکہ اس نے اس جانور کو تیرے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لئے پکڑا۔ میں نے عرض کیا میں پنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر دوسرا کتا اس کے پاتا ہوں آپ نے فرمایا الیہ جانور کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کی تھی ۛ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ  
بِالْبَنْدُوقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُودَةُ  
وَكِرْهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ  
مُجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءُ  
وَالْحُسَيْنُ وَكَرِهَ الْحُسَيْنُ رَمَى  
الْبَنْدُوقَةِ فِي الْقُرَى وَالْمَقَامِ  
وَلَا يَرَى بِأَسْفَافِهَا سِوَاهُ.

۵۰۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ  
ابْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ  
يَحْدِيَهُ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلْ  
فِيَانَهُ وَفِيْدَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ  
كَلْبِي قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ  
فَكُلْ فَقُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ  
لَمْ يُمَسِّكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ  
قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ  
قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ  
وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ

۱۷ اس کو امامِ ہدیٰ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷۷ کیونکہ غلہ اپنے بوجھ سے جائزہ کو مارنا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو میل میں رکھ کر مارا جاتا ہے اس سبب اشروں کو سوا عطا کے اثر کے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطار کا اثر عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷۷ کہیں آدمی کے نہ لگ جائے ۱۲ منہ ۷۷ جو شکار کے جانور پر چھینک دیا جاتا ہے اس میں اوپر نو پے کی لگی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۷۷ جب کتے نے اس پریش کیا تو اُٹھیں ہوا کس پیچھے لے کر پڑے ۱۲ منہ ۷۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے ۱۲ منہ ۷۷ وہ دن جاکے دیکھتا ہوں تو ۱۲ منہ ۷۷ دونوں نے مل کر اس جانور کو پکڑا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۷۷ جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں ٹھہرے ہو جائے تو اس شکار کا کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام مالک کا قول ہے کہ وہ درست ہے، انہوں نے ابو داؤد کی حدیث سے دلیل لی اور شعبہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس شکاری کتے ہیں آپ ان کے شکار میں کیا فتویٰ دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں ان کو کھا اس نے عرض کیا اگر چہ کتا اس میں سے کھائے آپ نے فرمایا گو کھائے مگر یہ حدیث ضعیف ہے عذی کی حدیث قوی ہے اس پر عمل کرنا اولیٰ

## باب ۱۹۱ مَا أَصَابَ الْمُعْرَاضُ بِعَرَضِهِ -

۵۰۳- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْكَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكَلابَ الْمُكَلَّمَةَ قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلَتْ قَالَ إِنْ قَتَلَتْ قُلْتُ وَإِنَّا نُرْمِي بِالْمُعْرَاضِ قَالَ كُلُّ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ -

## باب ۲۹۱ صَيْدُ الْقَوَاسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا فَتَرَ صَيْدٌ أَقْبَانَ مِنْهُ يَدُ آدَمَ رَجُلٍ فَلَا يَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَبَا كُلُّ سَائِرِكُمْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُقْقَةً أَوْ وَسَطَ فُكَّةٍ وَقَالَ الرَّعْمَشِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَاءَهُ قَوْمٌ لَهُمْ أَنْ يُفْزِعُوا حَيْثُ تَبَتَّ دَعْوَاهُمْ مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُّهُ -

## باب اگر بے پروا تیر عرض سے جانور پوٹھے

(از قبیسہ از سفیان از منصور از ابراہیم از ہمام بن حارث) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر چھوڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑ لیں اسے کھا میں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا مار ڈالیں جب بھی کھا! میں نے کہا یا رسول اللہ ہم بے پروا تیر سے شکار مارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کر دے (گوشت جیر بھاڑ ڈالے) اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے)

## باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان -

امام حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو بسم اللہ کہہ کر (تیر یا تلوار سے) مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کو دعو جدا ہو گیا) نہ کھائے باقی سارا جانور کھائے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی یا بچھ میں سے دو ٹکڑے کر دے تو سارا جانور کھائے۔ اعمش نے زید بن وہب روایت کی، عبد اللہ بن مسعود کی اولاد سے ایک گوز خرنے نمرات کی نکل چکا (تو عبد اللہ بن مسعود نے یہ حکم دیا اسے جہاں پاؤں جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا رکٹ کر گر جائے) اسے چھوڑ دو باقی کھاؤ۔

## ۵۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ

(از عبد اللہ بن یزید از حیوہ از ربیعہ بن زید مدنی از ابوالورس) ابو ثعلبہ خثنی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صہ اہل کتاب (یہود

۱۔ ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ۱۲ منہ ۳۰ بوجھ کے صدمے سے ماری ۱۲ منہ ۳۰ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۰ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۰ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ



وَلَكُمْ مَا قَدْ كَسَبَ الرِّسَالَةُ وَتَقْفُوا أَعْلَىٰ كُمْ  
رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْذَرُ فَقَالَ لَهُ أَحَدُكَ  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ  
نَهَىٰ عَنِ الْخَذْفِ وَكَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَحْذَرُ  
لَا أَطْلَمُكَ كَذَا وَكَذَا -

(جب تک تو توبہ نہ کرے)

**بَابُ ۲۹۲ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا**

لَيْسَ بِكَلْبٍ صَدِيدٍ أَوْ مَا شِئَ

۵۰۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى  
كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ شَيْءٍ أَوْ صَادِرَ بَيْتٍ نَقَصَ  
كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا -

۵۰۷۷ - حَدَّثَنَا الْمُكَلَّمِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ  
سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَانِدٍ  
لَيْسَ بِكَلْبٍ مَا شِئَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ  
أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا -

عبداللہ بن مغفل نے دوبارہ اسے یہی کام کرتے دیکھا تو کہا  
میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس سے منع فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند  
کرتے تھے، (لیکن تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیے جاتے  
ہے۔ میں بھی اتنی مدت تک تجھ سے کلام نہیں کرنے کا۔

**باب جو شخص (بلا ضرورت) ایسا کتا رکھے جو**

نہ شکاری ہو نہ رپوڑ کی نگہبانی کرے

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن یزید)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا کتا پالے جو نہ بکریوں  
کی حفاظت کے لئے ہو نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کے ثواب  
میں ہر روز دو قیراط کی مقدار کمی ہوتی رہے گی۔

(از مک بن ابراہیم از حنظلہ بن ابی سفیان از سالم حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا کرتے تھے جو شخص شکار یا جانوروں کی حفاظت کے مقصد  
کے علاوہ (بلا ضرورت) کتا پالے تو اس کے ثواب اعمال میں  
سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

اے گو یا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو میں سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع آیا ہے وہ اسی صورت میں ہے جب بلا وجہ شرعی ترک ملاقات  
کرے لیکن جو شخص حدیث کو نہ مانے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لئے جائز ہے جب تک توبہ نہ کرے عبداللہ بن مغفل  
نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے میں کہیں تجھ سے بات نہیں کرنے کا میں ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کی اس حدیث سے صاف نکلنا ہے کہ جو  
شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر اس کا خلاف کرے اس سے بھی ترک ملاقات کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرے لے ورنہ ہر ایک ذلیل و درویش قبول  
من ہمیں تمیز نیازی را میارم من قبول اس حدیث کی شرح اوپر کتاب المزار میں گزر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط دنیا میں آدھے  
دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ قَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْبَضَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَاؤُ ضَايَرَ تَقْصُصَ مِنْ عَبْدِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوعِ

بَاب ۲۹ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَا أَحَلَّ لَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ إِلَى قَوْلِهِ سِرُّهُمُ الْحَسَابِ إِنْ جَاءَ حُورًا أَلَسْتُمْ بِوَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ كَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ تَعْلَمُونَهُمْ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبَ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَأْتِيَكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءُ إِنْ شَرِبَ الدَّمُ وَلَمْ يَأْكُلْ كَمَلٌ

رازمحمد اللہ بن یوسف از مالک از قاف عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جانور کی کمی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کسی نیت سے کتا پالتا ہے تو اس کے عمل کا ثواب روزانہ بمقدار دو قیراط کے کم ہوتا ہے گا۔

باب جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھالے (تو کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ آپ سے پوچھتے ہیں کیا کیا حلال ہے؟ ان سے فرمادیجئے پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں کا شکار جنہیں تم نے شکار کرنا سکھایا ہو (حلال ہے) صوائد یعنی کمانے والے اِحْبَرُوا یعنی کمایا۔ تم انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تم کو سکھایا۔ آخر آیت سِرُّهُمُ الْحَسَابِ تک۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے سعید بن منصور نے وصل کیا) اگر کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھالیا تو گویا اس کو ناقابل استعمال اور خراب کر دیا۔

(اب وہ حلال نہیں رہا) اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لئے بکڑا (تمہارے لئے نہیں) نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا۔ ایسے کتے کو مارنا چاہیئے اور تعلیم دینا چاہیئے تاکہ یہ عادت (شکار میں سے کھالینے کی) چھوڑ دے۔

عطاء بن ابی الربیع کہتے ہیں اگر کتا اس جانور کا صرف خون پی لے، اس کا گوشت نہ کھائے تو اس جانور کو کھانا جائز ہے۔

لے ابو ہریرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور کلب مرث یعنی کیت کا کتا بھی مشتق ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ کتا جو گھر کی حفاظت کے لئے ہو مثلاً کہیں چوروں کا ڈر ہو یا اور کوئی ضرورت ہو مثلاً دروازے جانوروں کا خوف ہو حاصل یہ کہ بلا ضرورت کتا پالنا منع اور باعث کنیٰ ثواب ہے انہوں نے کہا ہے زمینے میں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تقلید میں بلا ضرورت کتے پالنا شروع کئے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں ۱۲ منہ سلمہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ



۵۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْذِلٍ عَنْ بَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنْ أَتَيْتُ بِهَذَا الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ بِحِلَابِكَ الْمُعَلَّمَةِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْتَهُ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

شکار میں دوسرے کتے بھی شامل ہو گئے ہوں تب بھی مت کھا۔

### باب ۲۹۲ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَسَمَّيْتَ فَاْمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ غَيْرَ الْكَلْبِ كَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَاْمْسَكَ وَقَتَلَتْ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الْقَتِيلَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ يَوْمٍ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَوْشَرْتَهُمْ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از بیان از شعبی) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے تعلیم یافتہ کتے کو اللہ کا نام لے کر (شکار پر چھوڑے) تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے،

اگرچہ وہ جانور کو مار ڈالیں، البتہ جب کتا اس جانور میں سے کچھ کھالے (تو اسے نہ کھا) کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ شکار اس نے اپنے لئے ہی کیا ہو اور اگر اس

### باب اگر شکار کا جانور زخمی ہو کر دو تین دن کے بعد مرا ہوا ملا تو کیا حکم ہے؟

(از موسیٰ بن اسماعیل از ثابت بن یزید از عاصم از شعبی) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کتا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے تو اسے تو کھا سکتا ہے اگر کتا اس میں سے کھالے تو تو مت کھا کیونکہ اس نے اپنے لئے پکڑا (تیرے لئے نہیں) اسی طرح اگر وہ دوسرے غیر کتوں کے ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا مل کر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی اسے مت کھا کیونکہ تجھے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس کتے نے اس جانور کو مارا نیز اگر تو شکار کے جانور پر تیرے لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر ایک دن یا دو دن کے بعد (مردہ) ملے مگر اس پر سوا تیرے تیرے اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اسے کھا سکتا ہے، اگر وہ تیرے کھا کر پانی میں گر جائے تو اسے مت کھا۔

لے اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲ منہ لے کیونکہ شاید پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مرا ہو ۱۲ منہ

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُجَّي الصَّيْدِ  
فَيَقْتَرِمُ أَقْرَبَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ  
يَحْدُكُ مَيْتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَا أَكْلُ  
إِنْ شَاءَ.

باب ۲۹۲۳ إِذَا وَجَدَ مَعَ  
الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ.

۵۰۸۱ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي  
وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ  
فَاخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا  
أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ  
كَلْبِي أَحَدًا مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي  
أَيُّهُمَا أَخَذَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا  
سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَجِّرْ عَلَى غَيْرِهِ  
وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدٍ مُعْرَاضٍ فَقَالَ  
إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ  
بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ

باب ۲۹۲۴ مَا جَاءَ فِي الصَّيْدِ

۵۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي

راوی عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو بحوالہ داؤد از عامر از  
عمری نقل کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا  
اگر جانور تیرے کھا کر غائب ہو جائے اور شکار کرنے والا آدمی دو  
تین دن اس کی تلاش میں رہے پھر اسے مرا ہوا پائے اور تیر اس  
میں لگا ہوا ہو آپ نے فرمایا اگر وہ چاہے تو اسے کھا سکتا ہے۔

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے، وہاں  
دوسرا کتا بھی پائے۔

از آدم از شعبہ از عبد اللہ بن ابوالسفر از شعبی (عمری ابن  
حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلیم اللہ  
کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ  
نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو پکڑ کر  
مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھا لے تو اس جانور کو موت کھا  
کیونکہ کتے نے (جب کھا لیا) تو معلوم ہوا اس نے اپنے کھانے  
کے لئے جانور کو پکڑا۔ میں نے عرض کیا بعض اوقات میرے  
کتے کے علاوہ دوسرا کتا شکار کے پاس ملتا ہے اور مجھے خبر  
نہیں ہوتی کہ شکار کس کتے نے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا  
جانور مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا دوسرے  
کتے پر نہیں۔ عمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ سے بے پر  
کے تیرے شکار کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ  
لوک کی طرف سے جانور پر پڑے جب تو اسے کھا اگر عرض یہی چڑائی  
کی طرف پڑے تو مردار ہے۔

باب شکار کرنا کیسا ہے؟

(از محمد بن سلام از ابن فضیل از بیان از عامر) عمری بن

۱۱ اس کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ میرے کتے نے یا غیر کتے نے ۱۴ اس باب کو لاکرام بخاری نے شکار کی اجازت ثابت کی اور

اس پر اتفاق ہے مگر جو شخص مرنے کیل کے لئے شکار کرے اس میں اختلاف ہے ۱۵ منہ

ابْنُ فَضَالٍ عَنْ بَيَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ مُتَضَيِّعُونَ  
بِهَذِهِ الْجِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ  
كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ  
اللَّهِ فَكُلْ مِنْهَا أَمْسِكْنِ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ  
تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ  
أَنْ يَكُونُوا إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ  
خَاطَبَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ  
۵۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيَّوَةَ  
وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ  
الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ ثَرْيَاحٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رِبِيعَةَ بْنَ كَزِيدٍ الدِّمَشْقِيَّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ عَمَّا حَدَّثَهُ اللَّهُ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيَّ رَضِيَ  
يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ  
قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي أَنْبِيتِهِمْ  
وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ يَقُوسِي وَأَصِيدُ  
بِحُلِيِّ مُعَلِّمٍ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلِّمًا فَأَخْبَرَنِي  
مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا  
مَا ذَكَرْتَ إِنَّكَ يَا رَضِيَ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ  
نَأْكُلُ فِي أَنْبِيتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ  
أَنْبِيتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے دریافت کیا ہم لوگ تو کتوں کے ذریعے شکار کیا کرتے  
ہیں (آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟) آپ نے فرمایا جب  
تو سدھائے ہوئے کتے (تعلیم یافتہ) کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے  
اور وہ جانور کو پکڑ لے تو اسے کھا، اگر وہ جانور میں سے کچھ  
کھا لے تب اسے مت کھا کیونکہ وہ شکار گویا اس نے اپنے  
لئے ہی کیا تھا، اسی طرح اگر اس شکار میں دوسرے کتے بھی  
شریک ہو جائیں تب بھی نہ کھا۔

(از ابو عاصم از حیوہ)

دوسری سند (از احمد بن ابی رجا از سلمہ بن سلیمان از  
ابن مبارک از حیوہ بن شریح از ربیعہ بن زید دمشقی از ابودریس  
عائد اللہ) حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ اہل کتاب کے ملک میں آباد ہیں ہم  
ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیرکمان  
اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے فرمائیے ان میں کیا درست  
ہے (اور کیا نادرست) آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں  
کا جو تونے ذکر کیا تو اگر یہ ہیں دوسرے برتن مل سکیں تو ان  
کے برتنوں میں مت کھاؤ، اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں  
(مجبوری ہو) تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو شکار  
کی سرزمین کا جو تونے ذکر کیا تو تیرکمان سے اللہ کا نام لے  
کر اگر شکار کرے وہ کھا سکتا ہے، اسی طرح سدھائے  
ہوئے کتے کا شکار جب اللہ کا نام لے کر اسے چھوڑے  
تو وہ بھی کھا سکتا ہے اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور جانور

بکڑے پھر تو اس جانور کو زندہ پا کر زونج کر لے تب بھی کھا سکتا ہے (اگر مار ڈالے تو اس کا کھانا حرام ہے)

فَاغْلِظْهَا ثُمَّ كُلُوا مِنَهَا وَ أَمَّا ذِكْرُكَ  
إِنَّكَ يَا رَضِي صَيِّدٌ فَمَا صِدَّتْ بِقَوْلِكَ  
فَإِذْ كَرِاسُمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدَّتْ  
بِكَلْبِكَ الْمَعْلُومِ فَإِذْ كَرِاسُمَ اللَّهِ ثُمَّ  
كُلْ وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ  
مَعْلُومًا فَإِذْ رَكَتْ زَكَاتُهُ فَكُلْ.

(از مسند از یحییٰ از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے مر الظہران میں (جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے) ایک خرگوش کو گھیرا کیا مگر اسے بکڑ نہ سکے اور تھک گئے، میں برابر پیچھا کرتا رہا اور بکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے (اسے کانا) اس کی رانیں اور سر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجیں آپ نے قبول فرمایا۔

۵۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَا تَفْجَأُوا رُتَبًا يَمُرُّ الظُّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغَبُوا فَاغْلِظْ عَلَيْهَا حَتَّى آخِذٌ بِهَا فَبَحَثْ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْرِكُهَا وَفِيهَا فَصَبَلَهُ.

(از اسماعیل از مالک از ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ از نافع مولیٰ ابی قتادہ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مکہ کے رستے میں (صلح حدیبیہ کے سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں پیچھے رہ گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے) ابو قتادہ کے ساتھی سب حرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابو قتادہ حرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گوزر جاتے دیکھا گھوڑے پر چڑھ کر اس کے پیچھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیو) ڈرا کوڑا اٹھاؤ انہوں نے انکار کیا، پھر کہا (اگرچہ لا اٹھاؤ جب بھی انہوں نے

۵۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ إِنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابِهِ لَهُ مَعْزَمَيْنِ وَهُوَ غَيْرُ مُخْرَمٍ قَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيصًا فَاسْتَوَى عَلَى قَرِيبَةٍ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ

لے معلوم ہوا خرگوش کھانا درست ہے اگر علماء کا یہی قول ہے لیکن امامیہ نے اس کو حرام کیا ہے، امام بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع کیا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس سے خرگوش کی اباحت ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اگر ثابت بھی ہو تو کمال اہمیت کے ساتھ ثابت ہے اور علت و ضرورت دوسری تھے ہے ۱۲ منہ

أَنْ تَكُنَا وَلَوْ سَوْطًا أَوْ بَدَنًا أَحَدَهُ ثُمَّ  
شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِنِّي بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ طُعِمَهُ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ  
۵۰۸۶ - حَدَّثَنَا إسماعيل قال حدثني  
مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن  
يسار عن أبي قتادة مَثَلَهُ إِلَّا أَنْكَرَ  
هَلْ مِنْكُمْ مَنْ لَحِمَهُ شَوْءٌ

### باب ۲۹۲ الصيد على الجبال

۵۰۸۷ - حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان  
الجبلي قال حدثني بن وهب قال أخبرنا  
عمرو أن أبا النضر حدثه عن ثافة  
مولى أبي قتادة وأبي صالح مولى التوافة  
سمعت أبا قتادة قال كنت مع النبي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ  
الْمَدِينَةِ وَهُمْ مُخْرِمُونَ وَأَنَا دَجَلٌ  
عَلَى قَوْمٍ وَكُنْتُ رَقَاءً عَلَى الْجِبَالِ  
فَبَيْنَا أَنَا ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ الشَّاسَ  
مُتَشَوِّفِينَ نَشْئِي فَأَهْبْتُ أَنْظُرُ فَوَإِذَا هُوَ  
حِمَارٌ وَحِشٌ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا  
لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحِشٌ فَقَالُوا

انکار کیا آخر البوقتاہ نے (گھوڑے سے ترک کر) خود لے لیا اور اس کو خرپر حملہ کیا  
اور اسے مار ڈالا اب آنحضرت کے بعض صحابہ کرام نے جو بحالت احرام تھے  
اس کا گوشت کھایا بعض حضرات نے نہ کھایا جب آگے بڑھ کر آنحضرت  
سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ تو  
اللہ کا عطا کردہ طعام تھا جو اس نے تمہیں کھلایا۔

از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار  
از البوقتاہ) اسی طرح کی حدیث مروی ہے اس میں اتنا زیادہ  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا اس کا  
گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے ؟

### باب پہاڑوں (اور ڈھلوان مقامات) میں شکار کرنا۔

از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از ابوالنضر  
از ثافة مولى البوقتاہ والوصالح مولى التوافہ حضرت البوقتاہ  
کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ تھا، میرے سوا سب لوگ بحالت احرام تھے لیکن میں  
نہ تھا ایک گھوڑے پر سوار تھا میں پہاڑوں پر چڑھنا خوب  
جانتا تھا، اسی حال میں میں نے دیکھا کہ لوگ کسی چبڑ کو  
دیکھ رہے ہیں، میں نے بھی جا کر دیکھا تو معلوم ہوا ایک خر  
جار ہے اسی کو دیکھ رہے تھے، میں نے ان لوگوں سے  
دریافت کیا یہ کیا ہے ؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے میں  
نے کہا گور خر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا جو تمہیں دکھ رہا  
ہے وہ ہوگا میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لیا بھول  
گیا تھا، میں نے کہا بھائی ذرا کوڑا تو اٹھا دو، انہوں نے

۱۔ وہ صحیح حرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے ۱۲۷۱۔ یہ محنت و مشقت کا اجر آیا اس کے کھانے میں کیا تاثر ہے اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں  
گرنے کے پہاڑ اس لئے لائے کہ اس سے شکار کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲۷۱۔ منہ

هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكَنتَ لَيْسَتْ سَوَاطِلُ قُلْتُ  
لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوَاطِلِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ  
عَلَيْهِ فَانْزَلَتْ فَأَخَذَتْهُ ثُمَّ صَرَبَتْ  
فِي آخِرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرَتْ  
فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا  
فَاخْتَبِلُوا قَالُوا لَا نَنْسَهُ فَحَمَلَتْهُ  
حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَآكَلَ  
بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكْتُهُ  
فَحَدَّثَنِي الْحَدِيثُ فَقَالَ لِي أَبِی  
مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
كُلُوا هُوَ طَعْمٌ أَطْعَمَكُمُهَا اللَّهُ -

بَاب ۲۹۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَقَالَ

عُمَرُ صَيْدُهُ مَا أَصْطِيدُ وَ

وَطَعَامُهُ مَا رَحَى بِهِ وَقَالَ

أَبُو بَكْرٍ أَطَا فِي حِلَالٍ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَةٌ

إِلَّا مَا قَذَرْتَ مِنْهَا وَابْنُ جُرَيْجٍ

لَا تَأْكُلُهُ إِلَّا يَهُودٌ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ

وَقَالَ شَرِيحُ صَاحِبِ التَّوْحِيدِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّ

لَيْسَ مِنْهُمْ مُسْلِمَانِ (شوق سے) کھاتے ہیں۔

کہا ہم تو نہیں اٹھائے آخر میں نے خود اتر کر اٹھالیا اور گوزر کے پچھلے کھڑا  
دوڑایا، تھوڑی ہی دیر میں اسے زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا) پھر میں اپنے  
ساتھیوں کے پاس آیا میں نے کہا اب تو چلو اسے اٹھا لاؤ، انہوں  
نے کہا ہمیں ہم تو اسے بھی نہیں لگانے کے۔ آخر میں خود ہی جا کر  
اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعضوں نے تو اس کا گوشت  
کھایا بعضوں نے نہیں کھایا، میں نے ان سے (جنہوں نے نہیں  
کھایا تھا) کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت  
کرتا ہوں، میں آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر  
ملا، آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کا کچھ گوشت  
تمہارے پاس باقی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا  
(شوق سے) کھاؤ یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھیجا ہے۔

بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ مائدہ میں) یہ ارشاد

نہیں دیا کا شکار کرنا درست ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صَيْدُ الْبَحْرِ

وہ دریائی جانور ہے جو تیرے (مثلاً جال وغیرہ سے)

پکڑا جائے اور طَعَامُهُ سے وہ جانور مراد ہے جسے دریا

کے کنارے پر پھینک دیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو

جانور کر دریا پر تیرے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی

کہتے ہیں طَعَامُهُ سے دریا کا مراد ہے جانور مراد ہے۔

مگر جب تو پلید سمجھے اور بام چھٹی کو مہرودی لوگ نہیں کھاتے

نہیں (شوق سے) کھاتے ہیں۔ شرح صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دریا کا یہ جانور قایل فی

لے سمندر یا ندی یا تالاب ۱۲ منہ لے اسرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ۱۲ منہ لے اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور عبد بن حمید نے جیل

کیا ۱۲ منہ لے اس کو ابن ابی شیبہ نے اور طحاوی اور دارقطنی نے حلال کیا ۱۲ منہ لے کوئی جانور پر ۱۲ منہ لے جو سانپ کی طرح بن چکے

ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

شَقَى فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ وَقَالَ  
عَطَاءٌ أَمَّا الطَّيْرُ فَارَى أَنْ  
يَذْبَحَهُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ  
وَقِلَاتُ السَّيْلِ أَمِيدُ الْبَحْرِ  
قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هَذَا عَذْبٌ  
فَرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُحَاجٌ  
وَمِنْ كُلِّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا  
طَرِيًّا وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَى  
سُرُجٍ مِّنْ جُلُودِ كَلَابِ الْمَاءِ  
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي  
أَكَلُوا الصَّفَادَ لَطَعْتُهُمْ  
وَلَوْ يَرَى الْحَسَنُ بِالسَّحَابِ  
بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ  
مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٌّ أَوْ  
يَهُودِيٌّ أَوْ جَوْشَقِيٌّ وَقَالَ  
أَبُو الدَّردَاءِ فِي الْمُرِّي ذَبَحَ  
الْخَمْرُ النَّيِّتَانِ وَالشَّمْسُ -

(حلال) ہے۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں جو پرندے  
(پانی میں اتر کر کھاتے ہیں) قابل ذبح یعنی حلال ہیں ابھی  
جڑتے کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا نذیل  
اور پہاڑی گڑھوں کے پانی کے جانور بھی صید البحر میں  
داخل ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں (ان کا کھانا جائز ہے)  
پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی هَذَا عَذْبٌ فَرَاتٌ سَائِغٌ  
تَسْرَابُجٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُحَاجٌ وَمِنْ كُلِّ تَأْكُلُونَ  
لَحْمًا طَرِيًّا۔

امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے جو  
نیز بنے تھے ان پر سوار ہوئے۔

عامر شیبی کہتے ہیں اگر میرے گھروالے میت لکھائیں  
تو میں (بخوبی) انہیں کھلاؤں گا۔

امام حسن بھری رحمہ اللہ کہتے ہیں کچھ کھانے میں  
قباحت نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دریا کا شکار  
فراغت سے کھاگو یہودی یا نصرانی (یا ہندو یا لودھ) نے  
وہ شکار کر لیا ہو۔

حضرت ابوالدرداء کہتے ہیں شراب میں مچھلی  
ڈال دیں اور دھوپ میں ڈال دیں تو دھوپ لگنے سے وہ شراب نہیں رہتا۔

۱۔ اس کو ابن عمرؓ نے کہا بالصواب میں وصل کیا دریا کا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ یعنی بیٹھ اور کھا رہے پانی دونوں  
میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا قسطلانی نے کہا دریائی کتا یا سورجی دریائی مچھلی میں اول  
ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دریائی آدمی کا بھی کھانا درست ہو گا کیونکہ وہ حقیقت وہ آدمی نہیں ہے بلکہ مچھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے میں نے  
یہ پہلے ہی خود ایک عجیب شانہ میں دیکھی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ مگر شیبی سے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو کھا کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھالیں اور مالک کا یہ قول ہے کہ  
یوں ہی کھا نا درست ہے اور بعضوں نے کہا جو مینڈک دریائی ہوا اس کا کھانا درست ہے اور مینڈک کا مینڈک درست نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ  
مینڈک کا ذبح کرنا حرام ہے کہ قال الحافظ میں کہتا ہوں حنابلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی حرمت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کے قتل سے منع کیا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امید ہے کیکڑا کھانے میں بھی کوئی قباحت  
نہ ہوگی قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مفتی یہ قول یہ ہے کہ دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مگر کیکڑا اور مینڈک اور کچھو کیونکہ یہ صحبت ہیں میں کہتا ہوں حدیث پر دلیل  
(باقی بر صفحہ ۱۵)



۵۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
سَعْمَةَ جَابِرًا يَقُولُ عَزَّوَجَلَّ جَيْشُ الْخَبِطِ  
وَأَمْرًا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا  
فَأَلْفَى الْبَحْرُ حَوْثًا مَيِّتًا لَمْ يُرْمِثْ لَهُ  
يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ  
فَأَخَذَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَظْمًا مِنْ عَظَامِهِ  
فَسَوَّرَ الرَّاكِبَ تَحْتَهُ

۵۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَ  
أَوْدُنًا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُرْصِدُ عَلَيْهِمُ الْقُرَيْشَ  
فَأَمَّا بَنَا جُوعًا شَدِيدًا حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبِطَ  
فَسَمِعِي جَيْشُ الْخَبِطِ وَأَلْفَى الْبَحْرُ حَوْثًا

(یعنی صبح ساریقہ) کیا ہے ۱۹ یحییٰ بن جابر کے سوا سب کو حقیقت کہتے ہیں اور شافعیہ کی کڑے، منہ زک، کھجور کو نبیث کہتے ہیں

(از مسدد از یحییٰ از ابن جریج از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے  
تھے ہم جیش الخبط میں شریک تھے، ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح  
رضی اللہ عنہ تھے (اس سفر میں) ہمیں سخت بھوک لگی اتفاقاً سمندر  
نے ایک مردہ مچھلی کنارے پر پھینکی، ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آتی  
اسے غنبر کہتے تھے۔ ہم برابر آدھ ماہ تک وہی مچھلی کھاتے رہے چلتے  
وقت (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ آبی لوبی  
تھی کہ) سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ  
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا  
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار تھے وہاں ہمیں ایسی سخت  
بھوک لگی کہ ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اس لئے  
اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا۔ اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف  
ایک مردہ مچھلی پھینکی جسے غنبر کہتے ہیں۔ ہم برابر نصف ماہ تک  
وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے، ہمارے جسم

۱۲ منہ کے اس کو نام بھی ہے وصال کیا

اس میں بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ باری کا شکر رکھتے تھے ان کے دلوں میں کوئی وہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطا وادریعہ اور حضرت علی سے  
اس کی کرامت نقل کی ہے ۱۲ منہ کے بلکہ ایک ہافم دوا بن جابر سے اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وصال کیا امام بخاری اس اثر کو اس لیے لکے کہ مچھلی ہر دلوں  
ہے اس کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو تمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال ہو جاتا ہے کیونکہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے مذہب  
پر مبنی ہے جو شراب کا مکر نہانا درست جانتے ہیں لیکن انہوں نے مری کو مکروہ نہ رکھا ہے مری اس کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں عمر  
بن عبدالعزیز خلیفہ نے اس کو کھایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی قیاحت نہیں یعنی اس مری میں جس کو نمک نہ نہیں کیونکہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا  
قسطانی نے کہا یہاں امام بخاری نے شافعیہ کا خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ مس قول کی دلیل قوی ہوتی ہے اس کو اختیار کرتے ہیں  
مترجم کہتا ہے اس صورت میں نان یا دوس کے غیر میں سینہ دی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال ہوگا کیونکہ شراب جب جل گیا تو وہ شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا  
سینہ دی جس سے تو اس کی نجاست ہر کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے نان پیا کھانا ناجائز قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کے غیر میں شراب پڑتا ہے۔  
مترجم کہتا ہے اسی طرح ان رواؤں کا پینا درست ہوگا جو شراب میں جھگو کر ان کا فرق نکالا جاسکے کیونکہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکڑی یا کچھ سب شراب سے نکلتے  
جاتے ہیں اسی طرح اگر بیری کو ڈاکڑی یا سینہ دی کا کھانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر مکمل شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک نہر ہے اس کی نجاست پر  
کوئی دلیل نہیں ہے (حواشی صفحہ ۱۵) جو مشہور مری میں گنا تھا ہمارے بھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتہ کھائے تھے اس لئے اس کو جیش الخبط کہتے  
ہیں ۱۲ منہ کے اور کھانے کو کہ نہ ملا ۱۲ منہ کے اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ کے قریش کا قافلہ لوٹنے کے لئے ۱۲ منہ کے ان میں حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ۱۲ منہ کے خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ۱۲ منہ

نوشہو سے تازے ہو گئے۔

جاہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک لپلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے تلے سے نکل گیا، اس وقت لشکر میں ایک شخص (قیس بن سعد بن عبالہ) تھا، جب (یہ ٹھپلی ملنے سے پہلے) ہمیں بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے بعد ازاں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا۔

### باب مڈی کھانا

(از ابوالولید از شعبہ از ابولعیفور) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کئے ہم آپ کے ساتھ مڈیاں کھایا کرتے تھے۔ سفیان ثوری، ابوعوانہ اور اسرئیل نے بھی اس حدیث کو ابولعیفور سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ان کی روایت میں سات جہاد مذکور ہیں۔

### باب مجوسیوں (پارسیوں) کے برتنوں کا

استعمال اور مدار کھانا۔

(از ابوعاصم از حیوہ بن شریح از ربیعہ بن یزید دمشقی از ابودریس خولانی) ابو ثعلبہ شنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں ان کے

يُقَالُ لَهُ الْغَبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ  
وَأَدَهْنَا يَوْمَ ذَلِكَ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْمَامُنَا قَالَ  
فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ  
فَمَضَّ بِهِ فَمَرَّ التَّرَاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِيْنَا  
رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ فُحِرَ ثَلَاثَ  
يَوْمٍ ثُمَّ ثَلَاثَ جَرَائِرٍ ثُمَّ نَهَضَ أَبُو  
عُبَيْدَةَ -

### باب ۲۹۲ اكل الجراد

۵۰۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى  
يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَاةٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ  
مَعَهُ الْجُرَادَ قَالَ سَفِينٌ وَأَبُو عَوَانَةَ  
وَأَسْرَأَيْلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي  
أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ -

### باب ۲۹۳ أَنِيَةِ الْمُجُوسِ

وَالْمَيْتَةِ

۵۰۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِوَةَ  
ابْنِ شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ  
يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ  
الْحَوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الشَّحْنِيُّ

لے شک نہیں ہے کہ چھ یا سات سنیہ کی روایت دارمی نے اور ابوعوانہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسرئیل کی روایت کو طبرانی نے نقل کیا ہے باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا یعقوب نے کہا حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ربیعہ نے نکالا اس میں مجوس کی مراد ہے ۱۲ منہ

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ  
فَتَأْكُلُ فِيَّ أَرِيئَهُمْ وَيَأْرَضُ صَيْدًا صَيْدًا  
بِقَوْمِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي  
الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ إِنَّكَ يَا رَضِ  
أَهْلُ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي أَرِيئِهِمْ وَلَا أَنْ  
لَا تَجِدُوا أَبْدًا إِنْ لَمْ تَجِدُوا أَبْدًا أَفَاعْلَمُوا  
وَأَكَلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ إِنَّكُمْ يَا رَضِ صَيْدِ  
فَمَا صِدَّتْ بِقَوْمِيَاءَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ  
وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَادْكُرْ اسْمَ  
اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ  
بِمُعَلَّمٍ فَادْكُرْكَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

۵۰۹۲۔ حَدَّثَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ  
الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَحُوا يَوْمَ تَخْلَبُوا وَقَدْ  
التَّبَرَّاتِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
مَا أَذَقْتُمُ التَّيْرَانَ قَالُوا الْحَوْمُ وَالْحُمُرُ  
إِلَّا لَيْسَتْ قَالَ أَهْرَيقُوا مَا فِيهَا وَاسْكُرُوا  
قَدْ دَرَهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ  
نُهِرَيْقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَلَالَةً.

برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں  
تیرکمان، تعلیم یافتہ کتے اور غیر تعلیم یافتہ ہر طرح کے کتے  
کے ذریعے شکار کیا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اہل کتاب  
کے برتنوں کا مسئلہ تو یہ ہے کہ انہیں (بلا ضرورت) استعمال  
نہ کیا کرو، جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں  
دھو کر ان میں کھاؤ (پھو) شکار کا مسئلہ یہ ہے کہ جو اللہ کا  
نام لے کر تیرکمان سے شکار کرے اسے کھا اسی طرح تعلیم یافتہ  
کتے سے شکار کرے (اسے بھی کھا) غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار  
اس وقت کھا جب شکار کا جانور تو زندہ پائے اور اسے ذبح  
کر لے۔

(از مک بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوعؓ  
کہتے ہیں جس دن خیبر فتح ہوا، شام کو لوگوں نے آگ روشن کی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا آگ روشن کر کے  
کیا پکا رہے ہو، صحابہ کرام نے عرض کیا بستی کے گدھوں کا گوشت  
پکا رہے ہیں آپ نے فرمایا اس گوشت کو مع ہانڈیوں کے پھینک  
دو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اگر ہانڈیاں نہ پھینکیں  
گوشت ہی پھینکیں تو کیا قباحت ہے؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا  
ہی کرو۔

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ گھاجو تک حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم معلوم  
ہوا جس ہانڈی میں مردار پکا یا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے ۱۲ منہ



فَلَمَّا قَعَدَ لِعَشْرَةِ مِائِ الْخَمْرِ بَعِيرٌ  
فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي السَّوْمِ خَيْلٌ  
لِسَيْرَةٍ فَطَلَبُوهُ فَأَحْيَاهُمْ فَأَهُوُوا إِلَيْهِ  
وَجَلَّ بِسَمْعِهِمْ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ  
أَوْ أَبَدًا كَمَا وَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا  
هَـ عَلَى كُمْ فَاسْتَعْمُوا بِهَ لَهَكَهَ أَقَالَ  
وَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَوْحُومٍ أَنَّ  
تَخَافُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدَاً  
لَيْسَ مَعَكَ مَدَى أَفَتَنْزِلُ بِحُ الْفَصِي  
فَقَالَ مَا أَنْهَرَالِدَّ مَرْدُودُ  
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ السِّنِّ وَ  
الْظُّفَرُ فَمَا خَيْرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ  
عَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمِلَا الْحَبَشَةِ -

اونٹ ان اونٹوں میں سے بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس  
وقت گھوڑے سوار کم تھے (ورنہ وہ اونٹ پکڑ لیتے) لوگ اسے  
پکڑنے کے لئے گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک  
شخص نے ایک تیر مارا، تیر مارتے ہی اللہ نے اسے روک دیا  
(کھڑکھڑایا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں  
بھی بعض جانور مکمل جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں (اڈمیوں  
سے بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح سے بھاگ نکلے تو ایسا  
ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اسے گرا دو)  
عبایہ کہتے ہیں میرا دادا (رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) نے کہا  
یا رسول اللہ ہمیں اُمید یا ڈر ہے کل کفار سے مہم پھیر ہوگی (اُن  
کے جانور لوٹیں گے) لیکن ہمارے پاس چھریاں تو نہیں پھر  
(کیسے ذبح کریں) اچھا بالنس کی کھپی سے ذبح کریں، آپ نے  
فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے اور (کاٹتے وقت) اس پر اللہ  
کا نام لیا جائے وہ جانور کھا لیا کرو مگر دانت اور ناخنوں کے سوا  
(خون بہا جائے) اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں، دانت تو وہی ہے اور ناخن وحشی لوگوں کی چھریاں ہیں۔

**باب** جو جانور تبنوں کے آگے یا ان کے  
نام پر ذبح کئے جائیں۔

(از معطل بن اسد از عبد الغزیز بن مختار از موسیٰ بن عقبہ  
از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمر بن نفیل سے بلدح کے نشیب  
میں ملے۔ آپ بیرومی کے نزول سے قبل کا یہ واقعہ ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس

**باب ۲۹۳** مَا ذَبَحَ عَلَى  
النَّصَبِ وَالْأَصْنَاءِ -

۵-۲۹۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ مُحَمَّدًا عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

لے اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں ۱۲۷۷ وہ کہتے کافر اور وحشی ہیں تم کو ناخنوں سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست نہیں یہ حدیث اوپر مذکور کی  
ہے ترجمہ باب اس لفظ سے نکلتا ہے و ذکر اسم اللہ علیہ جفیہ نے اس ناخن اور دانت سے ذبح جانور رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو ۱۲۷۸ منہ سے بلدح  
ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی حضرت ابوبکر  
کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے ۱۲۷۹

سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِأَسْفَلِ بَيْتِهِ  
وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدْ مَرَّ إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا  
فِيهَا لَحْمٌ فَأَيُّ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي  
لَأَأْكُلُ مِنْهَا نَدِيحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا  
أَكُلِي إِلَّا مَا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

**باب ۲۹۳** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْدٌ بِحَمْلِ اسْمِ اللَّهِ

**۵۰۹۵۔** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الرَّسَّوْدِ بْنِ قَلْبِشٍ عَنْ جُنْدُبِ  
ابْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَمَعْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةً ذَاتَ  
يَوْمٍ فَإِذَا أَنَا نَسَّ قَدْ دَخَلُوا أَهْمًا يَا هُمْ  
قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ قَدْ دَخَلُوا  
قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ مَنْ ذَلِكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
فَلَيْدٌ بِحَمْلِ مَكَانِهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ  
حَقًّا صَلَاتِنَا فَلَيْدٌ بِحَمْلِ اسْمِ اللَّهِ -

**باب ۲۹۴** مَا أَنَهَرَ الدَّمَ  
مِنَ الْقَضْبِ الْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

**۵۰۹۶۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

پر گوشت تھا، زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے  
لگے میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جنہیں تم بتوں  
کے تھانوں پر ذبح کرتے ہو میں تو اسی جانور کا گوشت  
کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
آپ قرانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

(از قتیبہ از ابو عوانہ از اسود بن قیس) جندب بن جندب  
بجلی کہتے ہیں ہم نے ایک عید الاضحیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ کی اس دن بعض لوگوں نے نماز عید سے پہلے ہی قرانی  
کری، جب آپ نماز پڑھ کر تشریف لائے تو دیکھا کہ ان لوگوں  
نے نماز سے پہلے ہی قرانی کر لی ہے آپ نے فرمایا جس  
شخص نے نماز سے پہلے قرانی کی ہو وہ دوبارہ قرانی  
کرے جس نے قرانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح  
کرے۔

**باب** خون بہا دینے والی چیزوں سے ذبح  
کرنا جیسے بالنس پتھر اور لولہ وغیرہ۔

(از محمد بن ابی بکر از معمر از عبید اللہ از نافع) عبد الرحمن

لے حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے بھی نہ کھایا ہوگا کیونکہ  
آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے شغف تھے

الْمَقْدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ تَافِعِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ  
ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ  
كَانَتْ تَوْعَى عَنْهَا لِسُلَيْمٍ فَأَيَّصَرَتْ يَشَاءُ  
مِنْ عَنْهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا  
فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ أَوْ حَتَّى  
أُرْسِلَ إِلَيْهِ مِنْ كَيْسَالِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْبَعَتْ إِلَيْهِ فَأَمَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُحْلَاقِهَا -

۵۰۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَافِعِ بْنِ  
زُحَلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَهُ عَنِ اللَّهِ أَنَّ  
جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَوْعَى عَنْهَا  
لَهُ بِأُحْلَاقِهَا الَّذِي يَالسُّوْقِي وَهُوَ يَسْلَمُ  
فَأَصْنَبَتْ شَاءَةً فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا  
فَدُكِرُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَهُمْ بِأُحْلَاقِهَا -

۵۰۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ

أَبَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَبِيبَةَ أُمِّهِ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْسَ لَنَا مَوْتٌ فَقَالَ  
مَا أَتَمَّرَ اللَّهُ مَوْتُكَ إِذَا سَمِعَ اللَّهُ فَحُلْ  
لَيْسَ الظُّفْرُ وَالسِّنُّ أَمَّا الظُّفْرُ فَهُدَى

یا عبد اللہ بن کعب بن مالک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ان کی ایک باندی سلح پہاڑ پر کبریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن اس نے ایک بکری کو دکھایا کہ وہ مر رہی ہے اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کر لی، کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی اس کا گوشت مت کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کرتا ہوں یا یوں کہا میں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر مسئلہ معلوم کر لوں (یہ راوی کو شک ہے) غرض کعب رضی اللہ عنہ خود آنحضرت کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر معلوم کیا، بہر حال آپ نے فرمایا یہ بکری کھا لو۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از تافع) بنی سلمہ کے ایک فرد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی مدینہ کے بازار والی پہاڑی سلح نامی میں کبریاں چرایا کرتی تھی، اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو ذبح کر ڈالا، لوگوں نے یہ مسئلہ بارگاہ نبوت میں پیش کیا تو آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(از عبدان از الدش از شعبہ از سعید بن مسروق از عباہ بن رافع) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کوئی ہتھیار جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے نہیں تو فرمایا جو شے خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کر کے کھا سکتے ہو، البتہ دانت سے اور ناخن سے نہ کالو اس لئے کہ ناخن سے جشی چھری کا کام لیتے ہیں اور دانت ٹبری ہے (ٹبرکہ)



الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّبْ فَقَطْمٌ وَتَدَّ  
بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ إِنْ لِي هَذِهِ  
الْإِبِلُ أَقَابِدٌ كَأَوْدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ  
مِنْهَا فَاصْنَعُوا هَكَذَا -

**باب ۱۹۳۳ ذِیْحِجَہُ امْرَأَةٌ وَالْأَمَةُ**  
**۵۰۹۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ**  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ الْكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
امْرَأَةً دَخَلَتْ مَشَاةً بِحَجَرٍ فَمَسِلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ  
بِأُطْلِمَهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا تَافِعٌ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ  
اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِيَهْدًا -

**۵۰۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي**  
مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ  
عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ  
كَانَتْ تَرْسِي غَنَمًا لِسُلَيْمٍ فَأَصِيبَتْ مَشَاةً  
مِنْهَا فَادْرَكَتْهَا فَدَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَمَسِلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَالَ كُلُّهَا  
**باب ۱۹۳۴ رَدِيدَتِي بِالسِّبْ**  
**وَالْعَظْمِ وَالظُّفْرِ**

**۵۰۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا**

سے ذبح کرنا درست نہیں) چنانچہ ایک بار ایک اونٹ بھاگ  
گیا جسے ہمارے ایک آدمی نے تیرا مارا تو اللہ نے اسے روک  
دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پالتو جانوروں  
میں بھی بعض مشی جانور ہوتے ہیں جب کوئی گھروں سے باہر نکلتے تو اس کے ساتھ ہی عمل کرتے

**باب عورت اور لونڈی کا ذبیحہ**  
(از صدقہ از عبدہ از عبید اللہ از نافع از ابن کعب بن مالک  
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت نے بکری پیچھے  
سے ذبح کر ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت  
کیا گیا آپ نے یہ فرمایا کہ اس بکری کا گوشت کھاؤ۔

لیث بن سعد کہتے ہیں ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں  
نے ایک انصاری مرد سے سنا وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک  
لونڈی تھی الخ

(از اسماعیل از مالک از نافع) ایک انصاری معاذ بن  
سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کعب بن مالک  
کی ایک لونڈی سلج پہاڑ پر بکریاں چرا رہی تھی، ایک بکری کو صدمہ  
پہنچا (مرنے لگی) تو اس لونڈی نے ایک پتھر سے ذبح کر دیا  
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ  
نے فرمایا اسے کھاؤ۔

**باب دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح**  
کرنا درست نہیں۔

(از قبیسہ از سفیان از والدش از عباہ بن رفاعہ)

۱۲ منہ ۱۳ منہ اسے اس کو اسماعیل نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

سُفْلِينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّاسٍ بْنِ رِفَاعَةَ  
عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَعْفَى مَا أَتَاهَا  
الدَّاءُ إِلَّا الدَّاسِيسَةُ وَالطَّفَرُ.

### باب ۲۹۳ ذبیحۃ الھنابل

وَنَحْوِهِمْ.

۵۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ مَدَنِيٌّ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ  
أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي  
أَذْكُرُ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا  
عَلَيْهِ أَنْتُمْ فَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَأَنَّا أَحَدُنَا  
عَمْرُو بْنُ لُكْفَرٍ بَا بَعْرٌ عَلَى عَنِ الدَّاءِ وَرَدِّي  
وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطَّفَاوِيُّ.

کوا ابو خالد نے بھی روایت کیا اور طفاوی نے بھی

### باب ۲۹۳ ذبیحۃ اھل

الْكِتَابِ شَحْوُهُمَا مِنْ أَهْلِ  
الْحَرَمِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ مَعَالِي  
الْيَوْمِ مَا حَلَّ لَكُمْ وَالطَّبِيبُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہا ہے تو وہ جانور کھا لیا کرو بشرطیکہ دانت اور ناخن کے سوا کسی چیز سے ذبح کیا جائے۔

### باب بدویوں وغیرہ (نادان) لوگوں کے

ذبیحہ کا حکم۔

(از محمد بن عبید اللہ از اسامہ بن حفص مدنی از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چند شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بعض (گنوار) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا (کوئی حرج نہیں) تم بسم اللہ کہہ کر کھا لیا کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ تو نو مسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو بنی مدینہ نے بھی عبد الغفریر دروردی سے روایت کیا۔ اسامہ کے ساتھ اس حدیث

### باب اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی لائی

ہوئی چربی کھانا درست ہے اگرچہ وہ حربی ہوں۔  
اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا آج جو  
پاکیزہ چیزیں ہیں وہ تمہارے لئے حلال ہو گئی ہیں

۱۔ حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے اللہ نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے سکوت چھایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ معاف کرنے والا نہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق کرنا ضرور کہ نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ۱۲ منہ ۱۱ انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو اسامہ بن جریل نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ مسلمان بن حیان ۱۲ منہ ۱۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا ۱۴ منہ ۱۴ محمد بن عبد الرحمن ۱۴ منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۶ منہ ۱۶ کہ اس میں امام مالک اور امام احمد کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر حربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ نہ لےوے ۱۲ منہ

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ  
حَلَلٌ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَلٌ  
لَهُمْ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَأَيَّاسَ  
يَذْبَحُهَا لِمَا دَرَى الْعَرَبِيُّ أَنَّ  
سَمِعْتَهُ يُسَمِّيهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا  
تَأْكُلُ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ  
أَحَلَّهُ اللَّهُ وَعَلِمَ كُفْرُهُمْ وَ  
يُذَكِّرُ عَنْ عَلِيٍّ هُوَ وَقَالَ الْخُنْ  
وَأَبْرَاهِيمُ لَأَيَّاسَ يَذْبَحُهَا  
الْأَقْلَفُ

۵۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مُعْقِلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَاصِرِ بْنِ قَصَدٍ  
خَبِيرَ فَوْحَى رَأْسَاتٍ بِحِوَابٍ فِيهِ شُجْرٌ  
فَنَزَوْتُ لِأَخْذِهَا فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ وَطَعَامُهُمْ ذَبَايحُهُمْ -

۱۰ اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے، تمہارا  
کھانا ان کے لئے حلال ہے  
زہری کہتے ہیں عرب کے بھاری کا ذبیحہ کھانے میں کوئی  
قباحت نہیں البتہ اگر تو یہ یمن کے کہ اس نے بوقت ذبح اللہ کے  
سو کسی اور کا نام لیا (مثلاً عیسیٰ یا مریم) تو اسے مت کھا اگر  
تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے  
اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں۔ نیز حضرت علیؓ  
سے بھی اسی طرح منقول ہے اور حسن بصری رحمۃ اللہ اور  
ابراہیم نخعی کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ  
درست ہے

(از ابولید از شعبہ از حمید بن ہلال) عبد اللہ بن معقل کہتے  
ہیں ہم خیر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے، اتنے میں قلعے کے اندر سے  
کسی آدمی نے تھیلہ چھینا، اس میں جربی تھی میں اس لینے کے لئے  
لپکا بھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں  
مجھے شرم آگئی  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں طعاهم سے ان کے  
ذبیحہ مقصود ہیں۔

۱۲ اس کو علی بن زناق نے ذبح کیا ۱۲ منہ کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ۱۲ منہ ماضی نے کیا مجھے معلوم نہیں ہوا اگر کسی نے اس کو ذبح کیا دھرت علیؓ  
سے نہیں کے خلاف باسانہ صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور علی بن زناق نے نکالا کہ انہوں نے بھی اہل کے ذبح کو کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے، انہوں نے نہ رانی  
دین میں سے نہیں لیا ہے کہ شراب پینے میں ہیں کہتا ہوں زہری کے قول سے یہی نکالا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاریٰ نے اسے یا تو زکوٰۃ کا حق نہ دیا  
یا اسے ذبح کیا اس کا کھانا درست نہ ہوگا ۱۲ منہ سن کے انہوں کو علی بن زناق نے ادا کیا ۱۲ منہ سن کے انہوں کو ابوبکر بن ہلال نے ذبح کیا سن کے انہوں کو علی بن عباس نے ذبح کیا  
کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں اس کی نماز قبول ہے نہ شہادت اس شہادت کے کیا علماء کا اجماع ہے ان کا ذبیحہ جائز ہونے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل  
کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا وہ بے ختنہ ہوتے ہیں میں کہتا ہوں امامیہ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباس کے قول پر چلتے ہیں وہ غیر مخنون کا  
ذبیحہ اور حج وغیرہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب کے طعام حلال ہونے کا جو ذکر ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ طعام سے گہوں مراد ہے اور گوشت میں  
طعام بھی گہوں کے بھی آیا ہے مگر حرام سے گہوں مراد ہو تو پھر اہل کتاب کی تخصیص پر کیا راہ ہو جاتی ہے گہوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے  
۱۲ منہ جو یہودی ہو گا اور خیر میں سب یہودی ہی آیا دیکھو ۱۲ منہ ماضی اس وقت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ خصوصاً مدینہ کے قرب و جوار کے اور  
کے قتل کے یہودی و نصاریٰ جیسی حرام جو کوئی قوم نہیں وہ خنزیر کا گوشت ہے ذبیحہ کھاتے ہیں اس کی چربی استعمال کہتے ہیں ہر طرح کا پلیدہ شے  
استعمال کہتے ہیں اس لئے آج تک اہل اس حدیث کو مروجہ یہودی و نصاریٰ کے لئے منطبق نہیں کیا جاسکتا آج کے یہودی و نصاریٰ جیسی مسلمانوں کی  
بدلتوں میں کوئی قوم نہیں جی الامکان ان کی پاک شے مثلاً کوا کو لایوں آپ اور دیگر مشروبات بلکہ عیسویات بھی استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح وہ  
جود پیرا حاصل کرتے ہیں وہ مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ عبد الرزاق

باب ٢٩٣ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ  
فَهُوَ مِنْزِلُهُ الْوَحْشُ أَجَارُهُ  
ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مَا  
فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي  
بَيْعِرِكَ تَرْدٌ فِي يَدِيكَ مِنْ حَيْثُ  
قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكُّهُ وَدَاوُدُكَ  
عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا -

٥١٠٣ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي خَدِيجٍ عَنْ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي خَدِيجٍ عَنْ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي لَا قُوَّةَ لِي بِالْعَدُوِّ وَلَا لِيَسْتِ مَعْتَمِدِي  
فَقَالَ عَجَلْ أَوْ أَرِنِي مَا أَنْهَكَ ذَلِكَ وَ  
ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفْرُ  
وَسَاحِدَتُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا  
الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَصْبَتَا نُهْبَ  
رَابِلٍ وَعَلِمَ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَا  
رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَجَبَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الرَّجُلِ  
أَوَايِدَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلِبَكُمْ مِمَّنْهَا  
شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا -

**باب** بھاگ جانے والا جانور جنگل جانوروں میں مقصور کیا جائے گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کا زخمی کرنا جائز سمجھتے  
 ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تیرے ہاتھ میں جو  
 جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھے تھکا مارے تو اس  
 کا حکم شکاری جانور کا ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ مزید یہ بھی کہتے  
 ہیں اگر اونٹ کنویں میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے  
 اسے زخم مارنا درست ہے۔ حضرت علیؓ ابن عمرؓ اور  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی قول ہے۔

(از عمرو بن علی الزکیٰ از سفیان از والدش از عباہ بن رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کل دشمن سے مقابلے کا دن ہے اور ہمارے پاس ذبح کرنے کے لیے چھریاں تک نہیں آتے نے فرمایا دیکھ جلہری کیجیو یا چھرتی سے مار ڈالو جو چیز خون بہاوے اور تو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام بھی کہے تو اس جانور کو کھا لے۔ البتہ دانت اور ناخن کے سوا خون بہانے والی چیز ہو اس لئے کہ دانت تو ایک مٹھی ہے اور ناخن جشیوں کی چھریاں ہیں۔

رافع کہتے ہیں جنگ میں ہمیں غنیمت کے اونٹ ملے اور کمرباں  
 ہمیں اتفاق سے ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک شخص  
 نے تیر مارا تو رک گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں  
 میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہذا اگر  
 کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے (ہاتھ نہ آئے) اس کے ساتھ  
 بھی سلوک کرو۔

[illegible]





۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ غُلَمَانًا أَوْ قَتِيلَانِ تَصَبَّوْا دُجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالِ النَّسَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصَبَّوْا لَهَا فُحْرًا

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا اسْتَحْقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَلَامٌ مِّنْ بَنِي يَحْيَى رَاطِطٌ دُجَاجَةً يَرْمِيْنَهَا فَسَمِعَ إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْعَلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ أَنْ يَصْبِرُوا هَذَا الظَّيْرُ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْ تَصْبِرَ مِثْلَهُ أَوْ غَيْرَهَا لِلْقَتْلِ

۵۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِقَتِيلَةٍ أَوْ بِنْتٍ تَصَبَّوْا دُجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا

۵۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِقَتِيلَةٍ أَوْ بِنْتٍ تَصَبَّوْا دُجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا

از ابو الولید از شعبہ ہشام بن زید کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ابوبکر کے پاس گیا وہاں چند لڑکوں یا لڑکیوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو باندھ دیا ہے اور اس پر تیر چلا رہے ہیں اس موقع پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے

(از احمد بن یعقوب از اسحاق بن سعید بن عمرو از والرش) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہی بن سعید بن عاص کے پاس گئے اس وقت اس کا ایک بیٹا مرغی باندھے ہوئے اسے تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر اس مرغی کو کھول دیا پھر اس مرغی کو لیکر مع اس لڑکے کے کچھ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے لڑکے کو اس طرح جانور کو باندھ کر مارنے سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی جانور جو پا یہ وغیرہ قتل کے لئے باندھا نہ جائے۔

(از ابو النعمان از ابو عوانہ از ابولبشر) سعید بن جبیر کہتے ہیں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ چند جانوروں یا چند آدمیوں (یہ راوی کو شک ہے) کی طرف سے گذرے تو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر نشانہ لگا رہے ہیں جب انہوں نے

۵۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِقَتِيلَةٍ أَوْ بِنْتٍ تَصَبَّوْا دُجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا

فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَغَرَّ قَوْمًا عَنْهَا وَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا أَتَابَعَهُ  
سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مِنْهَا  
عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ بِأَحْيَوَانٍ  
وَقَالَ عِدِّي عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو عمر بنی جھوٹا کر چل دیئے۔  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ حرکت کس نے کی؟ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے۔  
ابولس کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ  
سے روایت کیا۔

از منہال از سعید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانور کا منہ نکال کرے۔  
عدی بن ثابت بن سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عِدِّي بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَهَيَّأَ عَنِ التَّهْمَةِ وَالْمَعْلُومَةِ -

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت) عبداللہ  
بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
لوٹ مار اور زندہ جانور کے ناک کان پیر وغیرہ اعضاء کاٹنے  
سے منع فرمایا

## باب مَرَعَى كَهَانًا

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
عَنْ زُهْدِمِ الْجَوْحِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ  
الدَّجَاجَ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي  
عِمْرَةَ عَنِ الْقِسْمِ عَنْ زُهْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ  
هَذَا الْحَرِيِّ مِنْ جَرْمٍ لَخَاءٍ فَأَتَى بِطَعَامٍ

(از یحییٰ از وکیع از سفیان از ایوب از ابی قلابہ از زہدیم  
الجوہری) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا  
از ابو عمر از عبدالوارث از ایوب بن ابی تمیمہ از قاسم از زہدیم  
کہتے ہیں ہمارے قبیلہ جرم اور ابو موسیٰ کے قبیلہ اشعری میں دوستی  
اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس  
کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی، حاضرین میں ایک سُرَخ رنگ کا  
آدمی الگ بیٹھا رہا کھانے میں شامل نہ ہوا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ  
اس سے کہا آؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت

اس روایت میں یوں ہے کہ کسی جاہل اور چکر نشانہ دینا اور اسے لے لوٹ بیٹھ کر کسی کا مال زبردستی لے لے لی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں مجبوری  
لڑنے کو سخت کیا ہے اور کہا ہے کہ تقسیم کر دینا مناسب ہے ۱۱۱۶ رضی اللہ عنہما بالاتفاق علان ہے گو وہ حلالہ جہلیانی نجاست کھاتی رہے بعضوں نے کہا اگر حلالہ ہو تو  
تین نجاست کھانے سے روک دے یہ کھائے اسے ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور اس حدیث میں جہلیانے کھانے کی ممانعت آئی ہے



فَبِهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَائِسٌ  
 أَحْمَرُ فَلَمْ يَذَنْ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ اذَنْ  
 فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ لَاقِي رَأَيْتَهُ يَأْكُلُ  
 شَيْئًا فَقَدْ دُتُّهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلَهُ فَقَالَ  
 اذَنْ أَخْبِرْ لِقَاءَ أَحَدٍ فَأَلَقِي أَتَيْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ  
 فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ عَضْبَانٌ وَهُوَ يَقْسِمُ لِعَمَّا  
 مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَأَسْتَحْمِلُنَا فَخَلَفْتُ  
 أَنْ لَا يَحْمِلُنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ  
 عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ آيِنَ الْأَشْعَرِيُّونَ  
 آيِنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ  
 ذُرِّ عَرَا الدَّرَى فَلَيْسْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَلَفْتُ  
 لَا ضَرْبَ لِي كَيْسَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَمِينَهُ قَوْلَ اللَّهِ لَنْ تَخْفَلُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نَقْلِمُ أَيْدٍ أَفْرَجْنَا  
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَنَأْكُلَنَّكَ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا  
 فَظَنَنْتُنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
 هُوَ حَلَكُهُ لَاقِي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلَفُ  
 عَلَى يَمِينِي فَإِنِّي غَيْرُهَا خَيْرٌ أَوْ هِيَ  
 أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا -

تناول فرماتے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا مگر میں نے مرغی کو  
 ایسی چیز کو کھاتے دیکھا ہے کہ مجھے گھن آنے لگی۔ اس لئے قسم  
 کھائی مرغی کبھی نہ کھاؤں گا۔ اب کیسے کھاؤں؟ ابو موسیٰ نے  
 کہا میں تجھے (قسم کا حل) بتاتا ہوں۔ ہوا یہ کہ میں اور کئی اور  
 اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
 اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے اور خیرات کے جانور  
 لوگوں کو تقسیم کر رہے تھے۔ ہم نے بھی اُن سے سواری کے اونٹ  
 مانگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی میں تمہیں سواری نہیں  
 دوں گا فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ آپ  
 کے پاس کچھ اونٹ (مالِ غنیمت میں) آئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر  
 پوچھا۔ شعری لوگ کہاں گئے؟ شعری لوگ کہاں گئے؟ ابو موسیٰ نے کہتے ہیں پھر  
 آپ نے میں ہانچ اونٹ عطا کئے وہ بہت عمدہ سفید کھان کے تھے  
 ہم بھڑکی دیں خاموش رہے۔ بعد ازاں میں نے اپنے ساتھیوں سے  
 کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالباً اپنی قسم بھول گئے۔ خدا کی قسم  
 اگر ہم آپ کو غفلت میں رہنے دیں، قسم یاد نہ دلائیں تو کبھی ہماری  
 بھلائی نہیں ہوگی۔ آخر ہم واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری طلب کی تھی  
 تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تمہیں سواری نہیں دوں گا۔ ہمارا خیال  
 ہے آپ نے اپنی قسم بھول کر ہمیں یہ اونٹ دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا  
 اللہ نے تم کو دیئے ہیں۔ میں تو بخدا اگر وہ چاہے کوئی قسم کھا لیتا ہوں  
 پھر اُس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے  
 وہ کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

لہجہ سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۱۲ منہ ۱۲ بھول کر کہنے پر کہ اونٹ دے دیئے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ یہی قسم اب بھی یہی  
 کہہ کر یہ سواریاں نے تم کو نہیں دی ۱۲ منہ ۱۲ اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھانے کا کفارہ دیکھو ۱۲ منہ

## باب ۲۹ لُحُومُ الْخَيْلِ

۵۱۱۳- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَاطِطِهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَخَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ-

۵۱۱۴- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرُكُصٍ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ-

## باب ۲۹ لُحُومُ الْحُمُرِ

الْإِنْسِيَّةِ - فِيهِ عَنْ سَكَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ-

۵۱۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ

## باب ۲۹ لُحُومُ الْخَيْلِ

دازحمیدی ازسفیان ازہشام ازفاطمہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

ازمسدد ازحماد بن زید ازعمرو بن دینار ازمحمد بن علی عرف باقر علیہ السلام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

## باب ۲۹ لُحُومُ الْخَيْلِ

اس باب میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ازصدقہ ازعبیدہ ازعبید اللہ از سالم و نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔

ازمسدد ازیحییٰ ازعبید اللہ از نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالتور

ملہ یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزری چکی ہے ۱۲۷ھ جو لوگ گدھے کا گوشت حلال جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت پکے کے کھ چڑھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینکا دیا اس لئے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لینا درست نہ تھا نہ اس وجہ سے کہ گدھا حرام تھا اب بعض صحابہ کو دھوکہ ہو گیا وہ سمجھے کہ گدھا حرام ہے اس وجہ سے آپ نے گوشت بھینکا دیا۔ حافظ نے کہا گدھے میں حرمت کے قول کو ترجیح ہے جیسے گھوڑے میں حلت کے قول کو ۱۲۷ھ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُحْمٍ مِنَ الْحَبْرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارِزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ -

١١٤ هـ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَوْسٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ  
عَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَ تَمَتَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتَعَلِّعِ عَامِ خَيْبَرِ وَلِحُورٍ  
حُبْرًا لَا نُسِيَةَ -

٥١١٨ - حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
خُزَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ  
بُشَيْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ  
عَنِ الْحُزْمِ الْحُمْرِ وَرَخَصَ فِي الْحَوْمِ الْخَيْلِ -

٥١١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ لَمْ يَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ -

٥١٢٠ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

یجلی قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک  
نے بھی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے اور ابو  
اسامہ نے اسے عبید اللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا ہے

۱) از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ  
ومن یسر ان امام محمد بن حنفیہ از محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر کے سال مستحکم  
اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از عمر و از محمد بن علی عرف باقر علیہ السلام) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

(از مسند دانیلی از شعبہ ازعدی) ہراء بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۔ از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از  
 ابن شہاب از ابودریس (ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گرھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔  
 صالح کے ساتھ اس حدیث کو زہری نے بھی روایت کیا۔  
 اور عقبیل نے بھی ابن شہاب سے۔

۱۵۔ اس کو امام بخاری نے منانی میں درج کیا ۱۲ منہ ۵۰ اس کو بھی امام

مَا لَكُمْ وَمَعَكُمْ أَلْمَانِجُونَ وَيُوشِي وَابْنُ  
رَاسْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ تَعْنِي التَّحِيُّ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ -

کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۱۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءَةٌ فَقَالَ أَجِلَتِ الْحُمُورُ  
ثُمَّ جَاءَهُ جَاءَةٌ فَقَالَ أَجِلَتِ الْحُمُورُ ثُمَّ جَاءَهُ  
جَاءَةٌ فَقَالَ أَجِلَتِ الْحُمُورُ فَأَمَرَ مَنْادِيًا  
فَنَادَى فَلَمَّا مَرَّ بِهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَنْهَانِي عَنْ  
أَكْلِ حُمُورِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَاهَا رَجُلٌ  
فَأَكْفَتِ الْقَدُورُ وَلَمْ يَتَّخِذْهَا لَفْظًا لِلْحُمُورِ -

۵۱۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَامٍ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ  
يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو وَالْعِفَارِيُّ عِنْدَنَا  
بِالْبَصَرَةِ وَلَكِنْ أَيْ ذَاكَ الْجَعْدُ بْنُ عَبَّاسٍ  
وَقَرَأَ قُلْ لَا آجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا -

امام مالک، معمر، یوسف بن یعقوب، ماجشون یونس  
بن یزید اور محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا، وہ زہری  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب ثقفی از یزید بن محمد بن یزید)  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ گھوڑوں  
کو تو لوگ کھا گئے، پھر ایک دوسرا شخص آیا وہ بھی ہی کہنے لگا پھر  
تیسرا شخص آیا وہ بھی ہی کہنے لگا گدھے تو فنا کر دیئے گئے۔ آپ  
نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی اللہ  
اور اس کے رسول بہتیں یا تو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے  
ہیں وہ ناپاک ہیں یہ حکم سن کر مدیگین اُٹھادی گئیں (جن میں  
گدھوں کا گوشت اہل راہ تھا)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ  
میں نے جابر بن زید سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا، انہوں نے کہا  
حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ لہرے میں ایسے ہی کہتے تھے لیکن  
دریائے علم (بڑے عالم) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث  
سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی اے پیغمبر کہہ دیجئے میں کسی کھانے  
والے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مُردار ہو، آخر تک۔

۱۔ یہ حدیث آئے مردوں کے ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا  
۲۔ منہ ۱۳ منہ اس کو حسن بن زید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ان دونوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اب سوار کا ہے یہ جوحس بن ولاد نے کہے ہیں  
۳۔ لوگ کاشاک کہہ رہے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام مالک اور بعض علماء نے اس آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے  
لیکن جہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے مسلم  
ہوئی ہے وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی، کتا پھیرے سے سے شکا دکر لے والا بزندہ اور جو جانور خبیث ہو اس کے سوا باقی سب جانور  
حلال ہیں ۱۲ منہ



سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا أَنْ يَنْتَفِعُوا بِهَا يَٰ هَٰبِئَا -

### باب ۲۹۴ المسك

۵۱۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَخْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلِمَةُ يَدِي عَلَى اللِّوَنِ تَوْنٌ دَمِ الْقَرْنِ رِيحُ مِسْكِ -

۵۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُكَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ جَلَدِ بْنِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَمَثَلِ الْمُسْكِ وَنَافِحِ الْكِبْرِ فَخَالِدُ الْمُسْكِ إِمَّا أَنْ يُغْنِيَنَّكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تُجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِحًا الْكِبَرِ

فرمایا اس کبری کے مالکوں کو کیا ہوا اس کی کھال تو کام لاتے۔

### باب مشک کا بیان

(از مسدد از عبد الواحد از عمارہ بن قعقاع از ابو ہریرہ بن عمرو بن جعفر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھایا جائے گا اس کے زخم میں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از یزید از ابی بردہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اور بد دوست کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مشک والا بیلے ایک بھٹی چوکن رہا ہے۔ مشک بردار (عطار) یا بطور تحفہ تجھے خوشبو دے گا یا تو اس سے خوشبو خریدے گا یا کچھ دیر تو عمر خوشبو سے فیضیاب ہوگا، اور بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا یا کم از کم تو بد بو ضرور سونگھے گا۔

۱۔ مشک کے ذکر سے تعلق اس مقام پر اس طرح ہے کہ ہر طرح کھال باغیت سے پاک ہو جاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گندہ خون ہوتی ہے پھر بروکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طہر ہے مگر ایک شاذ قول عطاری سے یہ بتقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور یہ مرتکب غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہت ہی کثرت کو فرمایا کہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن میں ہے وَخُذْ مِنْهُ مِسْكَ اور مسلم نے ابو سعید سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو ہے اس باب سے بھی ثابت ہوگا کہ جب کسی چیز کی حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔ خون نجس ہے مگر مشک پاک ہے حالانکہ موجب فان المسک بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ خون تھی۔ کہتے ہیں کہ تازہ مشک خون کی طرح بدبودار ہوتی ہے پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے جہاں اللہ قادر مطلق کی قدرت اور جب حالت بد سے حکم بدل گیا تو شراب بھی جب شراب نہ رہی بلکہ او کوئی چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ رہے جیسے مری کے باب میں ابوالدرداء کا قول ایہ مذکور ہو چکا ۱۲۴ مہ ۱۷ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تیار دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندی چیز سے تشبیہ دینا کوئی فضیلت نہیں ہے ۱۲۴

إِنَّمَا أَنْ يَحْصُرَ نِتَابَكَ وَلَا مَا أَنْ يَحْصُرَ  
رِيحًا خَيْبَةً -

### باب ۲۹۲۶ الرَّدْبِ

۵۱۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ أُنْفِجْنَا أَرْبَابًا وَنَحْنُ مِمَّا الظَّهْرَانِ  
فَسَعَى الْقَوْمُ فَالْعَبْوُ فَأَخَذَتْهَا فَجَعَلَتْ يَدَا  
إِلَى ابْنِ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرَدِهَا أَوْ  
قَالَ يَغْضَبُ يَدَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا -

### باب ۱۹۴ الضَّبِّ

۵۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الضَّبُّ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ -

۵۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ  
أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأَقْبَضَ يَدَهُ فَمَضَغَ  
فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب خسر گوش

(از ابولید از شعبه از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایک بار خسر گوش کو مر الظہران (مقام)  
میں گھیر لیا کچھ لوگ اس کا پیچھا کرتے کرتے ٹھک گئے، آخر میں اسے  
پکڑ کر ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا انہوں نے اسے ذبح  
کر کے اس کے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت  
میں بھیج دیں آپ نے قبول فرمائیں

### باب گوہ (سوسمار)

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن  
دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اسے حرام کہتا ہوں۔

(از عبد اللہ بن مسلم از مالک از ابن شہاب از ابوالوامہ  
بن سہل از عبد اللہ بن عباس) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے یہ خالد رضی اللہ  
عنہ کی خالہ تھیں وہاں ٹھہری ہوئی گوہ پیش کی گئی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ بڑھا یا مگر بعض عورتیں

۱۔ اس کی علت پر ہمارے علماء کا اتفاق ہے مگر امام کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے علیہ بن عمرؓ اور عکرمہؓ اور ابن ابی لیلیٰ سے ہیں  
اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی جو امام ابوحنیفہؒ سے اس کی حرمت نقل کی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک بھی خورگوش حلال ہے اور خزیمہ  
کی حدیث کہ میں نے اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں کراہت پیدالت نہیں کرتی اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور حدیثوں سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خورگوش کھانا ناکلت ہے ۱۲ منہ





۵۱۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الدَّائِمَةِ تَمُوتُ فِي الرِّبِّ وَالسَّمَنِ وَهُوَ جَائِدٌ أَوْ غَيْرُ جَائِدٍ أَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمَنِ فَأَمَرَ بِهَا قَرَبَ فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

۵۱۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمَنِ فَقَالَ الْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكَلَّوْهُ -

بَابُ ۲۹۴۹ الْعَوَّ وَالْوَسْمُ فِي الصُّورَةِ -

۵۱۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضَرَّبَ تَائِبَةٌ قَتِيلَةٌ حَدَّثَنَا الْعَنْقَرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَ قَالَ تُضَرَّبُ الصُّورَةُ -

ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا۔

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس) زہری سے دریافت کیا گیا اگر چوہا وغیرہ تیل یا بھج گھی میں گر کر مر جائے تو کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا نہیں یہ حدیث ہم کو پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب دریافت کیا گیا تو آپ نے چوہا نکال کر اس ارد گرد کا گھی پھینک دینے کا حکم دیا چنانچہ چوہا نکال کر اس کے قریب قریب کا گھی پھینکا گیا اور باقی گھی لوگوں نے کھا لیا یہ حدیث ہمیں عبید اللہ بن عبد اللہ کے ذریعے پہنچی۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ از ابن عباس) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جو بے کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو نکال ڈالو اور باقی گھی کھا لو۔

باب جانوروں کے چہرے پر نشانات اور داغ لگانا۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از حنظلہ از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما جانوروں کے چہروں کو داغنا مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نذیر) مارنے سے منع کیا ہے۔

عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس قتیبہ بن سعید نے بھی بحوالہ عمرو بن محمد عنقری از حنظلہ نقل کیا اس میں مرحت

۱۔ جبے ہوئے گھی اور تیل کا حکم تو سابقہ حدیثوں سے معلوم ہو گیا تیلے گھی اور تیل کا ناپاک ہونا اور کھانا تو حرام ہے البتہ روشنی کے لئے ملتا جائز ہے البتہ مسجد میں حملانا منع ہے۔ ۲۔ یعنی آدمی اور جانور دونوں کے جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ بیٹھے جا کر جانوروں کی حالت پر توجہ نہ کرنا کہ بچوں کے منہ پر دلا کرتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت لینا چاہیے ۱۳ منہ

۵۱۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْلٍ عَنْ

أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِأَخِي لِي يُحْتَلِّهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لِي

فَرَأَيْتُهُ يَسْمُ شَاةً حَبِيبَتُهُ قَالَ وَقَدْ أَتَاهَا

بَكْرَى كَوْدَاعٍ بَعَثَ فِي يَدَيْهِ سَمْنًا مِثْلَ مِثْقَالِ

بَابُ ۲۹۰ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ

غَنِيمَةً قَدْ بَلَغَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا

أَوْ بِلًا بِغَيْرِ مَرَاغٍ أَوْ مَرَاغٍ بِهِمْ

لَمْ يَكُنْ كُلُّ لِيَحْدِثْ رَافِعٌ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ طَاوُوسٌ وَعَكْرِمَةُ

فِي ذَبْحِهِ السَّارِقِ أَطْرَحُوهُ

۵۱۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رِجَاعَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَدِجٍ قَالَ

قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا

نَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدَاؤُكَ لَيْسَ مَعَنَا مَدَى

فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ

عَلَيْهِ فَكُلُوا أَمَّا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظَفَرٌ

وَسَاحِدٌ فَكُلُّكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا التَّيْسُ

فَعِظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى الْحَيَاةِ وَ

داز ابو الولید از شعبہ از ہشام بن زید حضرت انسؓ کہتے

ہیں میں اپنے بھائی کو بارگاہ رسالت میں اس عرض سے لے

گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دھن مبارک سے گھوڑ کو

چبا کر اس کے حلق میں ڈال دیں، اس وقت

آپ اونٹوں کے تھان میں تھے، میں نے دیکھا آپ ایک

بکری کو داغ رہے تھے شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ہشام

نے یوں کہا اس کے کانوں پر (داغ لگا رہے تھے)

باب پوری ایک جماعت کو اگر مال غنیمت

ملے اور کوئی ایک فرد بکری یا اونٹ بغیر اجازت

ذبح کرے تو رافع کی حدیث کے ماتحت جو حضورؐ

سے روایت کی ہے اس کا کھانا جائز نہیں، نیز

طاووسؓ اور عکرمہؓ کہتے ہیں اگر جو رہا لور چہرہ کر

اسے ذبح کرے تو اس جانور کو پھینک دو (وہ

حرام ہو گیا)

(از مسدود ابو الحوص از سعید بن مسروق از عبایہ بن

رفاعہ از والدش) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا

مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے لیکن ہمارے پاس چھریاں

نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس چیز سے (چاہو ذبح کر لو) جو

خون بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام لو تو اسے کھاؤ بشرطیکہ

دانت یا ناخن نہ ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ دانت تو بڑی

بے (بڑی سے ذبح کرنا جائز نہیں) ناخن حبشیوں کی چھریاں

ہیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دن جلد باز لوگوں نے آگے

بڑھ کر مال غنیمت حاصل کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس

سے یہ حدیث موصولہ اور پڑھ چکی ہے ۱۲ منہ سے اس کو عبد اللہ بن زراق نے وصل کیا ۱۳ منہ سے اس جانور کے مالکوں کو بھی اس کا کھانا درست

نہیں لے یہ خاص زہری اور عکرمہ کا مذہب ہے چھپو کے نزدیک اس کا مالک کھا سکتا ہے ۱۲ منہ سے یہ جانور لوٹ میں ملیں گے ۱۲ منہ

تَقَدَّرَ مِنْهُ عَنِ النَّاسِ فَأَمَّا بُوَا مِ  
الْخَنَازِيرُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَصَبَّوْا كُدُّوْا قَامِرِيهَا  
فَأَكْفَيْتُمْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا  
بِعَشْرِ شَاةٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَزْوَاجِ  
الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ  
رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ  
الْبَهَائِمِ أَوَايِدَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَمَا  
فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَاَفْعَلُوا مِثْلَ هَذَا -

اُٹھے (اور بات نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ) مار کر گرا دو۔

### باب ۲۹ اِذَا نَدَّ بَعِيرٌ

لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ  
فَقَتَلَهُ وَآرَادَ اِصْلَاحَهُمْ  
فَهُوَ جَائِزٌ بِخَيْرٍ رَافِعٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ہے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

### ۵۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِيُّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ  
رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ  
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ  
رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ  
لَهَا أَوَايِدَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ

لہ تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ لیا تھا اور نہ

وقت پیچھے رہ گئے تھے لوگوں نے گوشت پکنے کے لئے بانڈیوں  
میں رکھ دیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ  
نے یکتی ہوئی بانڈیاں پھینکوادیں، پھر مال غنیمت اس طرح تقسیم  
فرمایا کہ ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا۔ بعد ازاں  
ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا مگر لشکر میں  
گھوڑے نہ تھے (جن پر سوار ہو کر اونٹ کو پکڑ سکتے) آخر  
ایک شخص نے اسے تیر لگایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھیرا دیا۔  
چنانچہ آپ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں بھی بعض اونٹ بگلی  
جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں، پس جو جانور اس طرح جھکے

### باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور

ان میں کوئی شخص تیر مار کر اسے مار ڈالے اس کی  
نیت فائدہ پہنچانے کی ہو نقصان پہنچانے کی نہ ہو  
(نہ خواہ خواہ اونٹ قتل کرنے کی نہ ہو) تو یہ جائز ہے  
اس امر میں دلیل حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث

ہے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

(از ابن سلام از عمر بن عبید طنافسی از سعید بن مسروق

از عباہ بن رفاعہ) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے  
اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا، ایک شخص نے اسے تیر لگایا تو  
وہ دبیں ٹھیر گیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ان اونٹوں میں بعض بگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے  
لگتے ہیں پھر جو کوئی ہتھیں عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے) اسے  
اسی طرح مارو۔

مِنْهَا قَاصَّةٌ وَإِلَيْهِ هَكَذَا أَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي الْأَفْقَارِ فَتُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا نَكُونُ مُدَّ عَقَالٍ أَرِنَا مَا آمَنَّا بِهِ أَوْ مَا تَمَرَّدَ مَرُودٌ كِرَاسُ اللَّهِ فَكُلْ غَيْرَ السَّيِّئِ وَالظُّفْرِ فَإِنَّ السَّيِّئَ عَظْمٌ وَالظُّفْرُ مُدَّى الْحَبَشَةِ -

باب ۲۹۵۲ أَكْلُ الْمُضْطَرِّ

لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا امْنِ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَحُمُ الْحَاظِمِ وَمَا أَهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي فُحْمَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ

لِإِثْمِهِ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِنْكُمْ ذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

رفع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لڑائیوں اور سفر میں جاتے ہیں اور جانور ذبح کرنے کے مواقع آتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا دیکھو جو خنزیر خون بہاۓ اور ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس جانور کو کھا لینا چاہیے بشرطیکہ لذت اور ناخن کے سوا کسی اور ہتھیار سے ذبح کیا جائے اس لئے کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

باب اضطراری حالت میں مردار کھا سکتے ہیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ایمان والو ہم نے جو پاکیزہ رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص اللہ کے پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو۔ اللہ نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کس کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے لیکن جو شخص بھوک سے بیقرار ہو جائے بشرطیکہ بغاوت و تعدی کا خیال نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا جو شخص بھوک سے لاچار ہو گیا اور اسے گناہ کی خواہش نہ ہو اور (سورہ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا جائے انہیں کھاؤ، اگر تم صاحب بیان اور تہیب کیا ہو گیا ہے کہ تم ان جانوروں کو نہ کھاؤ

اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اُھْلُ بِلَدِ یَغْنَمُوا سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت کا قول ہے کہ جس جانور پر تقرباً لڑائی کی نیت سے اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے مثلاً یہ گائے سیدھا کہیں کہ ہے یا مرغ یا وجانہ شاہ کا ہے یا بکر اشخ سدو کا ہے وہ حرام ہو گیا اور ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیں اور ایک جماعت علماء کی یہ کہتی ہے کہ وہاں اللہ غیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً یہ پریمبر جھاڑ یا پہاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر خدا کا نام پکارا گیا لیکن ذبح کے وقت اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا تو وہ جانور حلال ہے اور طرفین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ ائمہ ان چیزوں میں سے بھی کھاتے ۱۲ منہ اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھائے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَدْ قُضِيَ لَكُمْ مَا كُفِّرَ  
 عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ  
 وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ بِأَهْوَاءِهِمْ  
 يَغْيُرُ عَلَيْهِمْ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ  
 بِمَا لَمْ تُعْلِنُوا وَكَذَلِكَ هُوَ أَجَدُّ  
 فِيمَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ فَهَرَمًا عَلَٰمْ  
 يُطْعِمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً  
 أَوْ دُمًّا مُّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَائِزٍ  
 فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ  
 لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرٌ  
 بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ  
 رَّحِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَسْفُوحًا  
 يَعْنِي مَهْرًا قَاتًا أَوْ لَحْمَ خَائِزٍ  
 وَقَالَ كَلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ  
 حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ  
 اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ رَائِينَ تَعْبُدُونَ  
 إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ وَاللَّحْمَ  
 وَاللَّحْمَ الْخَائِزَ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ  
 اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرٌ بَاغٍ  
 وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے، حرام پھر جو شخص سرکش اور تعدی کی نیت  
 نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان حرام اشیاء کو بھی کھالے) تو اللہ تعالیٰ بخشنے  
 والا مہربان ہے۔

جن پر اللہ کا نام لیا گیا، اللہ نے توصاف صاف ان  
 چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے لیکن  
 اگر تم اضطراری حالت میں سو جاؤ تو انہیں بھی کھا  
 سکتے ہو اور بہت لوگ ایسے ہیں جو بغیر جانے بوجھ  
 اپنی خواہشات کے مطابق لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔  
 تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔  
 نیز اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا اے  
 پیغمبر کہ دے جو منہ پر وحی بھیجی گئی اس میں کسی کھانے  
 والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا البتہ اگر تم دارین  
 یا بہتانوں یا سور کا گوشت تو حرام ہے کیونکہ وہ پلید  
 ہے یا اس طرح اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ  
 کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک  
 سے لاچار ہو جائے بشرطیکہ سرکش اور زیادتی کا لڑ  
 نہ کرے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسفوحا کا  
 کا معنی بہتا ہوا اور (سورہ نمل میں) فرمایا اللہ نے  
 جو بہتیں پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسے کھاؤ اور  
 اس کی نعمت کا شکر کرو اگر خالص اس کی عبادت  
 کرنے والے ہو۔ بیشک اس نے (اللہ نے) مردار  
 بہتا ہوا خون، سور کا گوشت اور وہ جانور  
 جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے، حرام پھر جو شخص سرکش اور تعدی کی نیت  
 نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان حرام اشیاء کو بھی کھالے) تو اللہ تعالیٰ بخشنے  
 والا مہربان ہے۔

۱۔ جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کہہ دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں حلال کہتے ہیں ۱۳۔ نہ لے وہ اگر ان چیزوں کو کسی کھانے کا تو اس پر عذاب نہ ہو گا ۱۲۔ منہ  
 ۱۴۔ اس باب میں امام بخاری نے مصنف قرآن عظیم کی آیتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث ان کی شرط پنے کی یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہوں گے مگر کوئی نہ لایا ۱۵۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان بہت رحم والے ہیں

## کِتَابُ الْاَضْحَةِ

بَابُ ۲۹۵۳ سُنَّةُ الرَّحْمَنِ  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ سُنَّةٌ مَعْرُوفَةٌ

۵۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَامِيٍّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَدَ أُمِّي فِي يَوْمِ مَنَا هَذِهِ انْصَلَتِي ثُمَّ نَزَحِمْ فَنَزَحُ فَمَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِذَا هُوَ كَحِمٍّ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ السُّكِّ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُوْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدَّ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ ذَبْحُهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لُسَّكَ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

## قُرْبَانِي کا بیان

باب قربانی طریقہ شرعی ہے

حضرت ابن عمر کہتے ہیں قربانی طریقہ شرعی ہے اور معروف ہے۔

(از محمد بن بشیر از غندر از شعبہ از زبید ایامی از شعبی) برابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر سناڑ سے واپسی قربانی کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر قربانی کرے) اس نے ہمارے طریقے پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی نہیں ہوئی بلکہ اس نے اپنے گھروالوں کے لئے گوشت کاٹا، وہ عبادت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ سن کر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی تھی کہنے لگے یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر لے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری قربانی کرنا درست نہ ہوگی۔

مطرف نے شعبی سے روایت کی انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔

۱۔ بکری ایک برس بکری چاہیے جو دوسرے سال کی ہو ۲۔ منہ ۱۲۔ یہ حدیث بخاری میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲۔ منہ ۱۲۔ سنت میں اس حدیث سے طریقہ مراد ہے نہ سنت اصطلاحی اس لئے اس سے دلیل لینا کہ قربانی سنت ہے درست نہیں ہو سکتا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ سنت دو واجب کی اصطلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی ہے۔ یہ اصطلاح بعد میں رائج ہوئی چنانچہ یہاں سنت سے مراد وہ سنت نہیں جو واجب سے کم ہے اور مستحب سے بالا ہے بلکہ طریقہ و شریعت مراد ہے۔ اس کا اصطلاحی واجب یا سنت ہونا یہاں مقصود نہیں۔ محمد الزراق

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَلَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ  
وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ شُكْرُهُ وَ  
أَمَّا بَسْمَلَةُ الْمُسْلِمِينَ -

باب ۲۹۵۴ قِسْمَةُ الْأَصَامِ  
الْأَضَاحِيِّ بَيْنَ النَّاسِ -

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ  
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلِكَ  
مَتَعَايَا فَمَارَتْ لِعُقْبَةَ حَذَّاءُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ حَذَّاءُ قَالَ فَتَرَجَّهَا  
باب ۲۹۵۵ الرُّمُوحُ لِلْمُسَافِرِ  
وَالنِّسَاءِ -

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتُ يَسْتَرْفِ قَبْلَ  
أَنْ تَدْخُلَ بِسَدَّةٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ  
أَنْفَسْتِ قَالَتْ لَعَمْرُكَ قَالَ لَنْ هَذَا أَمْرٌ

لہ علیہ السلام میں بکریاں یا غنا سنت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انہوں نے کہ حیدر آباد میں جو ایک اسلامی دیار ہے قدیم ہے سیدم جاری مٹی منگر  
حال میں غلہ نصاریٰ ایسا نہ دیکھتے کہ یہ زمین بھی جو ایک اسلامی زمین تھی موقوف کر دی گئی۔ ہم کہیں بات یہاں سے مسلمان ہی اپنی شریعت کو قریب کرتے جاتے ہیں۔  
نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں تب بھی اپنے دین کی باتیں چوڑے دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر بھی کیا قہر خداوندی آنے والا ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ جو مکہ  
قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ کہ اب یہ حج اور طواف نہ کر سکیں گے ۱۲ منہ ۱۱ منہ سب کو ضیق آتا ہے حضرت میں بھی اور حضرت میں بھی ۱۲ منہ

رازمسدد از اسماعیل از ایوب حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے  
نماز سے پہلے (علیلا غصے کے دن) ذبح کیا وہ ذبح اپنے کھانے  
کے لئے ہوا (عبادت نہ ہوگی) البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے  
اس کی قربانی ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔

باب امام یعنی سربراہ مملکت کا قربانی  
کے جائز لوگوں میں تقسیم کرنا ہے

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از بَعْجَةُ الْجُهَنِيِّ) عقبہ بن عامر  
جُہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ  
میں قربانی کے جائز تقسیم کئے تو میرے حصے میں چھ ماہ کا بکرا  
آیا میں نے عرض کیا میرے حصے میں تو چھ مہینے ہی کا بکرا آیا  
ہے تو فرمایا تم اس کی قربانی کرلو۔

باب مسافروں اور عورتوں کا قربانی کرنا۔

(از مسدد از سفیان از عبد الرحمن بن قاسم از والیش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ان کے پاس تشریف لے گئے جب وہ سرف ٹٹیں تھیں، مکے میں  
پہنچے پہلے ہی حالتہ ہو گئیں اس وقت رگڑ ہی تھیں آپ  
نے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حالتہ ہو گئی؟ انہوں  
نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی تناسل

كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضَى مَا  
يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ تَطْبُو فِي يَالَيْتٍ فَلَمَّا  
كُنَّا بِمِثْلِ آتَيْتُ بِكُمُ بَقْرَ فُلْكَ مَا هَذَا  
قَالُوا مِثْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أَدْوَا حِدٍ يَالْبَقَرِ-

**باب ۲۹۵۶** مَا يُشْتَهَى  
مِنَ الْلَحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ-

۵۴۲- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذِيهِ قَبْلَ  
الْقَضَاءِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ هَذَا أَيُّومُ كَيْشْتَهَى فِيهِ الْلَحْمُ وَذَكَرَ  
حَيْوَاتُهُ وَعَنْدِي حِدَةٌ خَيْرٌ مِمَّا شَأَنِي  
لَحْمٌ فَبَرِّحْ لِي فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبْلَغْتَ  
الْمَرْحُومَةَ مِنْ سَوَاكَ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِبْشَيْنِ  
فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُذِيْمَةٍ فَنَوَدَعُوهُمَا  
أَوْ قَالَ فَتَجَرَّعُوهُمَا-

**باب ۲۹۵۷** مَنْ قَالَ الْأَضْحَى  
يَوْمَ النَّحْرِ-

بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے، لہذا حج والوں کی طرح تو بھی  
سب ارکان بجا لایا صرف طواف نہ کرنا آپ فرماتی ہیں اس  
کے بعد جب ہم منا میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا میں  
نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنی زوجہ مطہرات کی جانب سے ایک گائے قربانی کی ہے یہ اس کا گوشت ہے  
**باب** عید الاضحی کے دن گوشت کھانے کی  
خواہش کرنا۔

(از صدقہ از ابن علیہ از ابوب از ابن سیرین) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
عید الاضحی کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا سو وہ  
دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا  
یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے کی خواہش  
ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا روہ بیچارے بہت  
غریب ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھروں  
اور ہمسایوں کو گوشت بھیج دیا اب میرے پاس بکری کا چھ  
مہینے کا بچہ ہے جس میں دو بکریوں سے زیادہ ہی گوشت ہوگا  
آپ نے ذبح کرنے کی اجازت دے دی مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ  
اجازت سب کے لئے ہے یا صرف اس کیلئے مخصوص تھی اس کے بعد حضور نے دو مہینے  
ذبح فرمائے اور لوگوں نے بکریوں کو آپس میں تقسیم کر کے ذبح کیا۔

**باب** قربانی صرف عید الاضحی میں ہو سکتی ہے  
اس قول کے قائل کے دلائل۔

۱۔ اہل علم و فضل نے ہر ایک نبی کی کو علیہ علیہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جو کہ مذہب ثابت ہو گیا امام مالک اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطا فرمایا  
سے نکالیں گے ابوالوہب سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے دار اپنے گھر والوں کی طرف سے  
ایک بکری قربانی کرتا کھاتا اور کھلاتا پھر لوگوں نے فر سے وہ شروع کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو جا دیا راہ اس سے بہن زیادہ بکریاں  
قربانی کرنا اختیار کر لیا جو خلاف سنت ہے ۱۲ منہ لکھ کیا میں اس کی قربانی کروں؟ ۱۴ منہ لکھ اس کے بعد درست نہیں جمیع بن عبد الرحمن اور محمد  
ابن سیرین اور امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ  
قربانی بارہویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور اوزاعی کے نزدیک تیرہویں تاریخ تک ۱۲ منہ



٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي يَكْرَةَ عَنْ أَبِي يَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُعَرَّمُ وَرَجَبُ الْمُفَرِّقِ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ أَيْ شَهْرُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ مَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ

راز محمد بنی سلام از عبد الوہاب از الیوب از محمد زان  
 ابی لکبرہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منامیں فرمایا (دیکھو  
 زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آگیا جیسے اُس دن تھا جس  
 دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا سالِ بارہ  
 مہینوں کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں میں چار مہینے حُرمت والے  
 ہیں تین تو متواتر ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک رجب مُضر  
 جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے، اچھا یہ بتاؤ یہ  
 مہینہ کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا  
 ہے۔ آپ اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم سمجھے کہ کوئی اب شائد  
 دو سر نام فرمائیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ  
 نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ  
 نے پوچھا یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول  
 بہتر جانتا ہے۔ پھر آپ خاموش رہے ہم سمجھے شائد آپ اس  
 شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ (ملک کا)  
 شہر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ملک کا شہر ہے پھر آپ  
 نے پوچھا یہ دن کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا  
 رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش رہے ہم  
 سمجھے شائد آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر

۱۵ اس حدیث کی شرح اور تفسیر کے علاوہ یہ ہے کہ عرب کے لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا ایک مہینہ تو بچے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینوں کا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجہ کا ہے اب سے حساب درست رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ کرو ذوالحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لعل ولاقوۃ اللہ ابالاست ۱۷۸۷ھ کبھی تیرہ مہینوں کا نہیں ہوتا ۱۷۸۸ھ مہر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ جب کے مہینے کا بہت ادب کیا کرتے تھے جب ان کے نام سے موسوم ہو گیا۔ یہاں کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مگر اسلارضا میں الدین یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام چوتھے ہیں مانے جہالت کی حد جو کئی کئی عورتوں کو سال کے بارہ مہینے نہ بتلائے جائیں نہ وہی بتلائے کی ضرورت باتیں سمجھا جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہوگا دینی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جن قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی وہیں کے مرد بھی عمدہ نکلیں گے اور لائق اور جوشیاس اور مخلصی ہوں گے ورنہ اٹھا کر برس کی عمر یعنی ذی الحجہ کو اس حالت پر شرم کرنا چاہئے ۱۷۸۷ھ ترجمہ باب بیس سے نکلا ہے ۱۷۸۸ھ

قَالَ وَأَعْرَضْتُ عَنْكُمْ عَلَيْكُمْ حَذَامٌ كُفْرًا  
يَوْمَ كُمْ هَذَا فِي بَلَدٍ كُمْ هَذَا فِي بَلَدٍ كُمْ  
هَذَا أَوْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ  
عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلا فَلَ تَرْجِعُوا بَعْدِي  
ضَلَالًا لَا تَفْزُرُ بَعْضُكُمْ مِرْقَابَ بَعْضٍ  
لَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْعَائِبُ فَلَمْ يَبْضُ مَنْ  
يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْ عَلَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ  
فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَكَ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ  
يَلْعَنُ أَهْلُ بَلَدٍ -

یاد رہی ہے ابن مرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آنحضرت نے سچ فرمایا اسکے لفظ میں نفی آیا دیکھو نیز اس میں نفل کا حکم پہنچایا میں نے خدا کا حکم پہنچایا

**باب ۲۹۵۸** الزَّهْنُ وَالْمُنْحَرِفَاتُ  
الْمُنْحَرِفَاتُ لِمُصَلِّيٍّ -

۵۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
الْمُقَدِّسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَافٍ قَالَ كَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ يُخْرِجُنِي الْمُنْحَرِفَاتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
يَعْنِي مَنَحَرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
۵۱۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے  
آپ نے فرمایا تو یہ سمجھ لو تمہاری جانیں تمہارے مال و اسباب  
ابن مرین کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ابن ابی بکر نے یہ بھی کہا  
تمہاری عزت آبرو سب چیزیں ایک کی دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس  
دن کی حرمت ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور تم غنیمت پالنے  
پروردگار کو ملنے والے ہو، وہ تمہارے مال کی پرستش کرے  
گا۔ یاد رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر آپس  
میں لڑ کر گمراہ نہ ہو جانا۔ دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں  
وہ میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں موجود  
نہیں ہیں اس لئے کہ بعض لوگ ایسے بھی ملتے ہیں جنہیں ہر بات خبر دینے والوں کی نسبت ناپا

**باب** امام یعنی سربراہ مملکت عید گاہ  
ہی میں قربانی کرے۔

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از خالد بن حارث از عبد اللہ)  
نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں خمر  
کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خمر کرتے تھے  
(یعنی عید گاہ میں)

(از یحییٰ بن بکر از زلیث از کثیر بن فرقد از نافع) ابن عمر

لہذا اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ جہاد ان دیکھنا کا ہے کہ نصیب ہوتا خیر جو مقدس تھا جو اب تو ذلت  
دوسرائی کی انتہا پہنچی ہے ہمارے مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت ہرا دے کر دی ہم کو غلام بنا رکھا ہے اسے تو مہیا رہو جاؤ اور اپنے  
پیارے بچے کو نصیحت پر جب مل کر قائم ہو جاؤ تو فی مسلمان کسی مسلمان سے جو کلمہ کہو اور ہوسے سلام کا اڑنا نہ کرے یعنی اللہ اور رسول اللہ اور تقاضا اور دشمنی اور  
کتاؤں اور دشمنی اور دوزخ اور پشیمانی کو ماننا جو ہرگز نہ لپٹے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہا کسانیں پر ہم ہزار کاتھنا نہ مائیں جو کوئی حضرت محمد کی پیروی  
کا قائل ہو ان کی حمایت اور پھردی غیروں کے مقابل فرض اور لازم سمجھیں تو کبھی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم مسلمانوں میں فروع میں اختلاف رہے  
تو رہنے دو ان سرعادت اور فتنی اور لڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں بڑے گمراہ ہوئے دھڑکی روایت میں لوگوں  
کافر جو کئے معاف آئیں میں لوگوں کا فرما کر اہل ہوں ان کے سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں متکد ہوں یا غیر ہمدان حنفی ہوں یا اشاعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور  
کفار کے مقابل ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیے ۱۴۵ھ آپ کی امت میں امام بخاری وسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے ہمیں  
راہدہ حدیثوں کو یاد رکھ کر ان کو ترجیح کیا ۱۲۴ھ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ قَافِعِ  
أَبْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيحُ وَيَتَعَرَّبُ مُصَلِّيًا -

بَادِ ٢٩٥٩ أَضْعِیَّةُ النَّبِیِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُبَشَيْنِ

أَقْرَبَيْنِ وَيَذْكُرُ سَهْيَيْنِ وَقَالَ

يُحْيِي بَنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ

ابن سهل قال كنا نسمي الفصحى

بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ التَّسْلِيمُونَ

يَسْمِنُونَ -

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ابْنُ مَهْيَبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْتَى بِكَشِيرٍ

وَأَنَا أَهْلِي بِكَشَيْنِ -

٥١٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

إِنِّي قَلَابَةٌ عَنْ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَرًا إِلَى لَبِثَائِهِ أَقْرَبًا

أَمْ لَيْسَ فِى ذَٰلِكَ لِمَنْ يَدَّبُهَا تَابِعَهُ وَهَيْبَةُ عَنْ

ایوب وقال اسمعیل و خاتم بن وردان

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینکڑے

منیڈھوں کی قربانی دی ہے یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے

سوٹے مینڈھوں کی قربانی کی۔

یحییٰ بن سعید انصاریؒ کہتے ہیں میں نے

میں قربانی کے جانوروں کو (خوب کھلا بلا کر) مٹا

کیا کرتے، دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے

(از آدم بن ابی ایاس از شعبه از عبد الغزیز بن صهیب

نس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسلم دو ميٺڙھو کي قرباني کيا کرتے اور ميں بهي د

وں کی قربانی کرتا ہوں۔

*Journal of Management Studies*, 19(6), 701-718.

د ازفتیبه بن سعید از عبد الوہاب از ایوب از قلاب

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

للم (نماز حطبہ ادا کر کے) دو چت کپڑے سینک دا

کی طرف واپس ہوئے اور اہمیں پفس پفس دے کر

و وہیٹ لے بھی ایوب سے روایت لیا اسماعیل بن

عَمَّ بْنَ وَرْدَانَ لَمْ يَأْسُ حَدِيثَ نَوَافِلِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۱۵ تاکہ دوسرے لوگ اس کی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کر لے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہیے دوسرے

ابو ابراہیم غسانی صحیح میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں سے نقل ہے ۱۲۸۷ ہجری میں کو ابو نعیم سے مستخرج میں وصل کیا ۱۲۸۷ ہجری میں ایک حدیث میں

۱۳۔ اسی طرح قادیانیوں نے بھی کئی بار ان کے گھر پر حملے کیے اور یہ بھی کہہ کر قادیانی اپنے

00

[illegible]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۱۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يُقْسِمُ بِهَا عَلَى صَحَابَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتُوْدٌ قَدْ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتِّعْ بِهِ أَنْتَ -

۲۹۶- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُودُ ذَا مَتِّعٍ بِالْحُجْرَةِ مِنَ الْمُعْزَرِ وَلَكِنْ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۱۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ الْأَبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَفَى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَاةٌ كَحِجْلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي وَدِجًا جَذَعًا مِنَ الْمُعْزَرِ قَالَ أَذْبَحُهَا وَلَا تَصَلِّمْ لَعَلَّكَ تَمَرُّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَا تَأْكُلُ بِحَوْلِ نَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَرُّ نَفْسُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمُ وَتَابَعَهُ وَكَرِّعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَامِرٌ

کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید از ابو الخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کی بکریاں صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے دیں (تقسیم کر دی گئیں) چھ ماہ کا ایک بکری کا بچہ رہ گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے فرمانا کہ چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی کر تیرے سوا اور کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

(از مسدد از خالد بن عبد اللہ از مطرف از عامر) حضرت ابو ہریرہ عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ایک ماموں نے جنہیں ابو بردہ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کھانے کے لئے بکری ذبح کی گئی (عبادت نہیں) وہ کہنے لگے میرے پاس اب بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کیلئے درست نہیں ہوگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہو سکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔

مطرف کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ نے بھی شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا۔

عامر اور داؤد نے شعبی سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابو بردہ

۱۔ اس کو اسماعیل اور حاتم نے ابوہریرہ کا شیخ اسیر بن بیان کیا نہ ابو قلایہ کو اسماعیل کی حدیث آگے آئی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ہے ۲۔ اس کو ابن جابر نے وصل کیا ۱۲۔ امام مسلم نے اس کو امام مسلم نے روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ہے ۱۲۔ امام مسلم نے ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے وصل کیا ۱۲۔

وَوَدَّ اَوْدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَّا لَكِنْ وَ  
قَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي  
جَذَعَةٌ وَقَالَ ابُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ عَنَّا جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ  
عَنَّا جَذَعٌ عَنَّا لَكِنْ -

۵۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَحْفَلَةَ عَنْ الْبَرَاءِ  
قَالَ ذَبَحَ ابُو بَرْزَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِئْهَا قَالَ  
لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَآخِيَةٌ  
قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَهَةٍ قَالَ اجْعَلْهَا  
مَكَانَهَا وَلَكِنْ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَ  
قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ عَنَّا جَذَعَةٌ -

بَابُ ۲۹۶۱ مَنْ ذَبَحَ  
الْأَضَاحَ حَتَّى يَبْدَأَ -

۵۵۱- حَدَّثَنَا أَدُمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِكُتَيْبَيْنِ أَمْكَلَيْنِ قَرَأْتُهُ قَاضِعًا  
قَدْ مَلَأَ عَلَى صَفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَلِّمُ  
قَدْ لَجَّهُمَا بَيْدًا -

نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پینے والی بکری کا بچہ ہے) زُبَیْد اور  
فراس نے شعبی سے یوں روایت کیا میرے پاس بکری کا شیش ماہہ بچہ ہے  
ابوالاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا  
میرے پاس عناق جذعہ ہے۔ عبداللہ بن عون نے شعبی سے عناق  
جذعہ اور عناق لبن روایت کیا ہے۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از سلمہ از ابو جحیفہ)  
حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے  
پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب بھڑک کر  
وہ کہنے لگے میرے پاس (اب کوئی بکری نہیں) بکری کا چھ ماہ کا بچہ  
ہے شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ابو بردہ نے یہ بھی کہا وہ دوسری  
کی بکری سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اچھا دوسری کی بکری کے عوض  
تو یہی پٹھیا قربانی کر مگر تیرے بعد اس کے لیے ایسی پٹھیا قربانی میں  
درست نہ ہوگی۔

حاتم بن وردان نے ابوب سے انہوں نے ابن سیرین سے  
انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے ابو بردہ نے کہا میرے پاس عناق جذعہ ہے

بَابُ ۲۹۶۱  
اپنے ہاتھوں سے قربانی کا جانور ذبح  
کرنے والا

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیت کمرے میں  
قربانی کئے میں نے دیکھا آپ اپنا پاؤں ان کے منہ کے ایک  
جانب رکھے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح  
فرما رہے تھے۔

**باب ۲۹۶۲** مَنْ ذَبَحَ ضَعِيفَةً

غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلًا ابْنُ عُمَرَ

فِي بَدَنِتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى

بَنَاتَهُ أَنْ يُضَحِّيْنَ بِأَيْدِيهِنَّ

کو خود قربان کرنے کا حکم دیا۔

**باب** دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت

سے کرنا

ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو قربانی

کرنے میں امداد کی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں

**۵۱۵۲۔ حَدَّثَنَا** ذُبَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

سَفِينٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِرُّفَ وَأَنَا أُنْحِي فَقَالَ

مَا لَكَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ

كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَدَمَ أَضَعِي مَا يَقْضِي الْحَاجَّ

غَيْرَ أَنْ لَا تَطُورِي فِي الْبَيْتِ وَضَعِي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَعْرِ-

**باب ۲۹۶۳** الذَّحْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

**۵۱۵۳۔ حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ أَسَدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْرٌ

سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ فَقَالَ

إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِّدُ أَهْلَ يَوْمِنَا هَذِهِ الْأَضْحَى

ثُمَّ نَرْسِمُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا أَفْتَدَى أَصَابَ

سُنَّتِنَا وَمَنْ تَحَرَّفَ فَتَمَّا هُوَ لَحْمٌ يَقْدَرُ لَهُ

لَا هِلَةَ لَيْسَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو

بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَضَحِّيَ

(از قبیلہ از سفیان از عبدالرحمن بن قاسم از والدش حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام سرف

میں میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا

کیا ہوا کیا تو حائفہ ہو گئی؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے

فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لئے خداوند عالم کی طرف سے مقرر

کردہ چیز ہے تو سوائے طواف خانہ کعبہ کے اور تمام ارکان حج

بجلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے

گائے کی قربانی فرمائی ہے

**باب** نماز کے بعد ذبح کرنا۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از زبید از شعبی) حضرت برہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ (عید الاضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرمایا اس دن

پہلے ہمیں نماز پڑھنی چاہیے اور عید گاہ سے واپس ہو کر

قربانی کی جائے جو شخص ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور

جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اس نے گوشت کی بکری اپنے

گھر والوں کے لئے کافی قربانی ادا نہیں ہوئی، یہ سن کر ابو بردہ

نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر لیا

اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں ہے) ایک بٹھیا ہے ششما

۱۔ اس کو عبد البر زاق نے من کیا ۱۲ من ۱۵ اس کو حاکم نے مستدرک میں من کیا ۱۲ من ۱۵ قسطلانی نے کہا ہے عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لئے کسی اور کو وکیل

وَعِنْدِي حَدَّثَهُ خَيْرٌ مِّنْ مُّسْنَدِهِ فَقَالَ  
اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْعَلَهَا أَوْ تُوَفِّي  
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ -

**باب ۲۹۶۴** مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ  
الصَّلَاةِ أَعَادَهَا -

**۵۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**  
**حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ**  
**مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ**  
**سَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدَّ فَقَالَ**  
**رَجُلٌ هَذَا أَيَوْمَ كُنْتُ هَاهُنَا فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ**  
**هَنَةً مِّنْ حَبِيرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذْرًا وَعِنْدِي حَدَّثَهُ عَنْ**  
**خَيْرٍ مِّنْ شَأْنِي لَحْمٌ فَرَحَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَّغْتَ الشَّخْصَ**  
**أَمْ لَا ثُمَّ أَتَكْفَأُ إِلَى كَبْشَيْنِ يَغْنِي قَدْ بَجَّهَا**  
**ثُمَّ أَتَكْفَأُ النَّاسَ إِلَى غَلِيمَةٍ قَدْ بَجَّهَهَا -**

انہیں ذبح فرمایا لوگ بھی بکریوں کے گلے کی طرح گئے انہیں ذبح کر ڈالا  
**۵۵۵- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدِّي**  
**ابْنَ سَفْيَانَ الْجَوَلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْوِفِ قَالَ مَنْ ذَبَحَ**  
**قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدَّ فَكَانَتْهَا أُخْرَى وَمَنْ**  
**لَمْ يَذْ بِحْ فَلْيَذْ بِحْ -**

**۵۵۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ**

جو سال کی بکری سے ابھی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی  
کر لے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی یا درست نہ ہوگا

**باب** اگر کس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی  
تو دوبارہ (نماز کے بعد) کرے۔

(از علی بن عبد اللہ از اسماعیل بن ابراہیم از یوب از محمد  
بن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبل نماز ذبح کرے تو نماز  
کے بعد اسے دوبارہ قربانی کرنا چاہیے۔ ایک شخص (ابو ہریرہ رضی  
لہ عنہ) نے عرض کی یا رسول اللہ اس دن تو گوشت کھانے کا (سب کو)  
شوق ہوتا ہے، نیز اپنے ہمسایوں کے متعلق بھی بیان کیا حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر گویا قبول فرمایا، وہ کہنے لگا اب  
میرے پاس بکری کا شٹما ہیہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے آپ  
نے اسے پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت دی مجھے معلوم نہیں دوسرے  
لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں۔ غرض نماز کے بعد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو بیندھوں کی طرف تشریف لے گئے

انہیں ذبح فرمایا لوگ بھی بکریوں کے گلے کی طرح گئے انہیں ذبح کر ڈالا  
(از آدم از شعبہ از اسود بن قیس) جند بن سفیان مکی  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عید الاضحی کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ  
کے ساتھ موجود تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے  
ذبح کر لیا ہو وہ اب دوبارہ ذبح کرے، اور جس نے نہیں  
ذبح کیا وہ بھی ذبح کرے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو حوانہ از فراس از عامر)

لے ہے چارہ غریب میں اس نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کاٹی ۱۲ منہ سلہ ایک ایک کر کے سا اگلہ ختم ہو گیا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ  
عَامِرٍ عَنِ الْبَوَائِقِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى  
صَلَوَاتِنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَدُفِّحُ حَجَلَهُ  
يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَزِيزٌ  
عَجَلْتَهُ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي حَدَّثَهُ هِيَ  
خَيْرٌ مِنْ مُسَلَّتَيْنِ أَذْبَحُهُمَا قَالَ نَعَمْ  
ثُمَّ رَأَى بَعْضُ عُمَّانٍ أَحَدَهُ بَعْدَهُ قَالَ عَامِرٌ  
هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتَهُ -

حضرت برادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک دن (علی الاضاحی کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہمارا  
طرح نماز پڑھتا ہو ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہو (یعنی مسلمان  
ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فراغ  
نہ ہو) یہ سن کر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے  
مجھ سے تو ایسا ہو گیا (قبل از نماز ذبح کر چکا) آپ نے فرمایا تو نے  
جلدی کی، اس نے کہا اب میرے پاس بکری کا ششماہہ بچہ ہے  
جو سال سال کی دو بکریوں سے بہتر ہے میں اسے ذبح کر لوں؟  
آپ نے فرمایا ہاں! پھر تیرے بعد کسی کے لئے اس عمر کی بکری کافی  
نہ ہوگی۔

عامر بن سنی کہتے ہیں یہ ایک سال کی بکری اس کی دو تولقروں میں ابھی قرار پائی۔

**باب** قربانی کے پہلو پر پیر رکھنا۔

**باب ۲۹۶** وَضْعُ الْقَدَمِ

عَلَى صَفْحِ الذِّبْحَةِ

۵۵۷- حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ مِهْمَالٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُفْعِلُ بِكَشَيْنِ أَوْ مَلْحَيْنِ  
أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَ  
يَذِبُ عَنْهُمَا بِيَدِهِ -

(از حجاج بن مہمال از ہمام از قتادہ) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیت  
کپڑے میٹھ کر ذبح کرتے وقت اس کے دونوں پہلوؤں  
پر اپنا پاؤں رکھا کرتے تھے اور خود ذبح کرتے تھے۔

**باب** بوقت قربانی تکبیر پڑھنا۔

**باب ۲۹۷** التَّكْبِيرُ عِنْدَ اللَّهِ

۵۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(از قتیبہ از ابو عوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیت کپڑے میٹھے  
سینگ دار قربانی کئے، اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا بسم اللہ

لے حالانکہ پہلی بکری قربانی نہ ہوئی کیونکہ وہ نماز سے پہلے کر لی گئی تھی مگر چونکہ اس کی نیت بجز تقی ہمایوں کے ساتھ سلوک کرنے تو اس  
میں بھی ثواب ملا گویا وہ بھی ایک قربانی ٹھہری ۱۲ منہ



اللہ اکبر تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

**باب** اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور  
مکہ مکرمہ میں بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جائے تو اس

پر کوئی بات رجوعِ سالِ احرام ہوتی ہے (احرام نہ ہوگی)۔

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از اسماعیل از شعبی) جناب سروق  
رحمۃ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہنے لگے اے ابی بکر  
ایک شخص قربانی کا جانور مکہ مکرمہ میں بھیج دیتا ہے اور اپنے شہر  
میں خود بیٹھا رہتا ہے، جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا  
ہے تم اس کے گلے میں مار ڈال دو اور اس روز سے برابر جب  
تک مکہ مکرمہ میں حاجی صاحبان حج سے فارغ ہو کر احرام  
نہیں کھولتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھے رہتا ہے۔  
مسروق کہتے ہیں پردے کی آڑ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کی تالی بجانے کی آواز آئی اور کہنے لگیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی مدی کا بار خود بنا کرتی تھی پھر آپ اپنی مدی خانہ کعبہ بھیج دیا کرتے لیکن  
کوئی چیز حرام نہ ہوتی جو تمام مردوں کے لئے ان کی بیویوں کے سلسلے میں  
حرام ہو جایا کرتی ہے حتیٰ کہ سب حاجی واپس آ جایا کرتے ہیں

**باب** قربانی کا گوشت کھانا، سفر میں اس  
میں سے توشہ لے جانا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عطاء) حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا گوشت توشہ کر کے  
مدینہ تک آتے۔

سفیان کہتے ہیں اس حدیث میں کوئی بار یہ الفاظ

وَسَلَّمَ بِكَشَّيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا  
بِيَدِهِ وَسَهَى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَصَا حِمَا

**باب ۲۹۶** اِذَا بَعَثَ بِهَدِيَةٍ  
لِيَذُبَّ بِهَا لَمْ يَحْرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

**۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ**  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اسْتِجِلُّ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ  
فَقَالَ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ  
بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الرُّصْرِ  
فَيُؤَمِّمُ أَنْ تَقْلُدَ بَدَنَتَهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ  
ذَلِكَ الْيَوْمِ مَعَهُ مَا حَقَّ بِحَوْلِ النَّاسِ قَالَ  
فَسَمِعْتُ تَصِفُفَهُمْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَ  
لَقَدْ كُنْتُ أَقْبِلُ فَلَا يَدَّ هَدْيِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ  
إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَ  
لِلرَّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ -

**باب ۲۹۷** مَا يُؤْكَلُ مِنْ  
لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يَنْزَوُ دُمُومُهَا

**۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا**  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءُ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَنْزَوُ دُمُومَ  
رَهْمَانِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لَحْمُ الْهَدْيِ -

لہ اس سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے کہ ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی حرم ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ ہدی ذبح نہ ہو اور اس شخص نے اللہ عنہا اور اس  
عمر سے ایسا ہی منقول ہے لیکن عمر ابیہ اور اکثر علماء و حضرات عائشہ رضی اللہ عنہا کے حدیث سے موافق قرار دیتے ہیں ۱۲۸

۵۱۶۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَسِمِ أَنَّ ابْنَ خُبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ سَمِعْتَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّكَ كَانَ عَامِبًا فَقَدِمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ تَحْمِصِ يَأَنَّا قَالَ أَجْرُوهَ لَا أَذْوَوهَ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَوَّجْتُ حَتَّى أَتَى أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ يَذَرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ حَدَّثْتَ بَعْدَكَ أَمْرًا-

۵۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَضَى مِنْكُمْ فَلَا يُصِصُونَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُبْقِيُّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُّوْا وَأَطْعِمُوْا وَادْخُرُوْا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالْثَّلَاثِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا-

۵۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَلْطَمِيَّةً كُنَّا مُكَلِّمِينَ مِنْهُ فَقَدِمَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كُلُّوْا الْثَلَاثَةَ أَيَّامٌ وَلَيْسَتْ بِعَزِيزَةٍ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ

(از اسماعیل از سلیمان از یحیی بن سعید از قاسم از ابن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شام قربانی کا ہے اسے اٹھا لو میں نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں اٹھ کر اپنے ماں جائے بھائی ابوقتادہ کے پاس آیا میں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا وہ حکم منوخ ہو گیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھ سکتے

(از ابو عاصم از یزید بن عبید) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح کو اس کے گھر میں اس گوشت میں سے کچھ نہ رہے (کھالے اور تقسیم کر دے) دوسرے سال لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا (نہیں) کھاؤ کھلاؤ اور جمع بھی رکھو اس سال چونکہ لوگ بھوک (قحط) میں مبتلا تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ اس طرح ان لوگوں کی مدد ہو جائے۔

(از اسماعیل بن عبد اللہ از برادرش از سلیمان از یحیی بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اسے سکھا کر) رکھ چھوڑتے اور مدینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے، آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھو مگر یہ حکم آپ نے وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح سے غرباء کی امداد کرتے ہوئے انہیں کھلا



پسر برادر ابن شہاب از ابن شہاب از سالم (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ نیز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مینا سے کوچ کرتے تو زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانیوں کا گوشت موجود ہوتا تھا) آپ اسی حدیث پر عمل کیا کرتے تھے۔

قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ الْأَضْحَى ثَلَاثًا وَكَانَ عِدُّ اللَّهِ بِكُلِّ بِالتَّزْيِثِ حِدَيْنِ يَنْقُرُ مِنْ مِثْقَالِ مِنْ أَجْلِ الْحَوْمِ الْهَدْيِ -

شروع اللہ کے نام سے جوڑے مہربان نہایت رحم فرمائیں

## مشروبات

باب ارشاد الہی اِنَّهَا الْخَمْرُ الْاَلِيَّةُ شَرِبْ  
جُوا بَت، پانسے پھینکنا یہ سب پلید اور شیطانی امور ہیں، ان سے بچتے رہو تا کہ نجات پاسکو

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے پھر توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں (بہشت کے) شراب سے محروم رہے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج میں دو گلاس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الاشریۃ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى اِنَّهَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْدَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُوْنَ -

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَا لِكَ عَنْ تَفَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَدْخُلْ مِنْهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ -

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

لہ شراب پانی زبان میں برہنہ کی چیز کو کہتے ہیں حلال ہو یا حرام اگر بخار ڈالے پہلے ان شرابوں کو میان کیا جو حرام ہیں کیونکہ وہ منقوض ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیونکر مل سکتا ہے بعضوں نے کہا بہشت میں جانے کا مگر شراب سے محروم رہے گا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ کو طیاسی اور ابن حبان نے لکھا جو شخص دنیا میں حری پیئے گا اس کو آخرت میں پہنچنے کو نہیں ملے گا تو بہشت میں جانے کا بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیئے وہ تو معاذ اللہ کا فریجہ۔ بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا ۱۲ منہ

اللَّهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَيْلَةً أُسْرَفَ بِهِ  
بِإِيلَاءٍ بَقْدَ حَلِينَ مِنْ خَيْرٍ وَلَبِنٍ فَظَنَّا لَيْلَهُمَا  
ثُمَّ أَخَذَ اللَّابَنُ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَدَيْكَ  
هَذِهِ لَيْلُ فَطَرَةٍ وَكَوْأَخَذَتْ أَخْبَرَتْ عَوْتُ  
أُمْتُكَ تَابَعَهُ مَعَهُ وَأَبْنُ الْهَكَدِ وَعُمْتُ  
ابْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ -

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَسْبَقٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يَجِدُ شَكْرٌ بِهِ غَيْرِي  
قَالَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخُلُ  
وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزَّانَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ  
وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ  
بِخُسَيْبِينَ أَمْرًا أَقْبَمُهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ -

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَلَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُونِي

لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب آپ نے ان  
دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا۔ اس وقت جبرائیل کہنے  
لگے اس خدا کے لئے حمد ہے جس نے آپ کو صحیح فطرت پر چلنے  
کی ہدایت کی اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ  
ہو جاتی ہے شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر، یزید بن عبد اللہ بن معاذ  
عثمان بن عمر اور زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث  
سنی ہے اب اسے میرے سوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا)  
کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا علامات قیامت  
میں سے یہ بھی ہیں جہالت پھیل جانا، (دین کا) علم کم ہو جانا زنا  
کھلم کھلا ہونا، علانیہ شراب نوشی، مردوں کی قلت اور عورتوں  
کی کثرت حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد  
رہے گا۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب)  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابن مسیب دونوں کہتے ہیں کہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت  
وہ مومن نہیں رہتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو

ملے کہ نہ دودھ آدمی کی بی لاشی اور فطری غذا ہے ۱۲ منہ جیسے حضرت علی کی امت گمراہ ہوئی حضرت علی کی شریعت میں شراب پینا درست تھا لگتا ہی جس سے آدمی  
بالکل متاثر اور از خود رفتہ نہ ہو جائے اس علت سے عجیب غریب پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں آدمی شراب کو تولدے ہو رہے ہیں ان کو دین کی خبر پہنچے ہے نہ دنیا کی ہر چیز متقل سے  
نہی ہو ہی مسلم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آ جاتا ہے نیک بلکہ سمجھ نہیں رہتی آدمی برا کم اور بڑے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا عقل  
یہی ہے کہ شراب پینا اس مقدار میں ہوتا ہے جس سے اتنا نشہ پیدا ہو کہ ریا ت یہ ہے کہ اس مقدار سے کم رقتاعت کرنا اور نشہ کی حالت تک پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور  
اعتبار سے باہر ہے یہاں ایک گلاس پیو دوسرے کو پی جاتا ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص سب  
کا پابوس اللہ کا حکم ہے کہ اب عیسائی بھی کچھ کچھ بیزہ انصاف آچکے ہیں اور شریعت محمدی کے حق و غوثی کے قائل ہو گئے ہیں اب وہ بھی اپنے اپنے ملک میں یہ چاہتے ہیں کہ لوگ  
شریعت محمدی کے پیروکار بنیں اور شراب غری با نکل چھوڑیں مگر افسوس تو ان بدتمست مسلمانوں پر ہوتا ہے جن کی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور میرے وہ بونٹوں کی  
تولیس اڑا جاتے ہیں جس سے دولت اور جان کھوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱

عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اسی طرح جب چوری چوری کرتا ہے تو وہ بجاالت ایمان نہیں ہوتا۔

(اسی سند سے) ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن ہشام نے خبر دی کہ ابو بکر بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے کہ جب کوئی کوئی لوٹنے والا ڈاکہ زنی کرنے والا، بڑی لوٹ مار کرتا ہے جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

## باب شراب انگور سے بھی بنتی ہے (جیسے)

(از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک ابن مغول از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب شراب حرام ہوئی تھی اس وقت تو مدینے میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا۔

(از احمد بن یونس از ابو شہاب عبدانہ رحمہ بن نافع از یونس از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم پر شراب جس وقت حرام ہوئی اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب بالکل کمیاب تھی، اکثر ہماری شراب کچی کچی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يُسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَآخِرُ بَنِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَلْحَقُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهَبُ هَبَّةً فَإِذَا تَعَرَّفَ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

## باب ۲۹۶۹ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَنْبِ

کھجور اور شہد وغیرہ سے

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ حَرَمَتِ الْخَمْرُ مَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَرَمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حَرَمَتْ وَمَا يُجَدُّ نَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرُ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَغَامَةً حَمْرًا الْبُسْرَ وَالشَّمْرَ۔

۱۔ اس میں ایمان کا انہیں نہیں ہوتا اور نہ ذکا ہے کہ کرتا ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے یہ باب لاکر ان لوگوں کا رکھ دیا جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور سے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پیئے درست ہیں کہ نشہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمد اور امام احمد اور مالک و شافعی اور حنفی کے مابقی ہوتے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے

معتزل یا بہت بالکل حرام ہے

۱۳ بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہو کہ وہ بھی شراب ہیں ۱۲ منہ

٥١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ أَبِي حَبَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
قَالَ عَمْرٍو عَلَى الْمَنَبْرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ  
الْخُبْرِ وَهِيَ مِنْ خُسْفَى الْعَيْنِ وَالسَّمْرِ وَالْعَقْلِ  
وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخُبْرِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

بَابُ ٢٥ نَزَلَ مُحَرِّمُ الْخَمْرِ  
وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ

٥٤٣- حَدَّثَنَا إسماعيل بن عمار  
الله قال حدثني مالك بن أنس عن إسماعيل  
ابن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن  
مالك قال كنت أسقي أبا عبدة وأبا  
طلحة وأبي بن كعب من فضي زهر  
تم فجاءهم أت فقال إن الزهر قد  
حرمت فقال أبو طلحة قم يا أنس  
فاهرقها فاهرقها.

٤٤٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَا قَالَ كُنْتُ  
قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اسْتَقِيمُوا عَمُومَتِي وَأَنَا أَمْنُوهَا  
الْقُضَيْنُ فَقِيلَ حُرِّمَتْ أَخْمَرُهَا قَالَ أَكْفُوهَا  
فَكَمَا نَا قُلْتُ لَا نَسْ مَا تَرَاهُمْ قَالَ طَبَّ  
وَلَبَّيْكَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أَيْسَ وَكَانَتْ خَصْرُهُمْ  
فَلَمْ يُتَكْرَأْ لَسَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ  
سَمِعَ أَسْبَا يَقُولُ كَانَتْ خَصْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ

(از مسند دار کیمی از ابو حنیان الزعامہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ  
 سنایا) کہا اے ابوبکر جس وقت حرمتِ شراب نازل ہوئی اس وقت  
 شراب پانچ چیزوں سے بنی تھی، انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور  
 ثو سے، شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

**باب حرمت شراب کے وقت وہ کچی بکریوں**  
سے تیار کی جاتی تھی۔

(۱) از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک بن انس از اسحاق بن عبد اللہ  
 بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابو عبیدہ  
 ابو طلحہ اور ابی ابن کعب کو کچی اور پکی کجوروں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں  
 ایک شخص آیا اور خبر لایا کہ شراب کے لئے حرام ہونے کا حکم آگیا۔ ابو  
 طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اسی وقت) غج سے کہا انس اٹھیہ سب شراب  
 بہا دے، چنانچہ میں نے سب شراب لٹھا دی۔

(از مسند از معتمد الزوال الش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی کم عمری میں ایک بار اپنے چچاؤں کو ایک قبیلے کے قریب کچی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہو گئی ہے۔ میرے چچا کہنے لگے اب (یہ کرو کہ) جو شراب باقی ہے اسے بہا دے۔ ہم نے تمام شراب بہا دی۔

وَبَشِّرْ فَقَالَ أَبُو بَدْرٍ لَيْسَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ  
قَالُوا بَشِّرْ أَسْءَلُ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّ  
سَمِعَ النِّسَاءَ يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ  
سليمان بن طوقان کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت  
کیا کہ یہ کس چیز کی شراب تھی؟ انہوں نے کہا کچی اور کچی کھجور کی۔ ابو بکر بن  
انس کہنے لگے اس زمانے میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھی حضرت انس  
رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ سہم کیا کہ مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انس رضی

ملک کو کسی چیز کا بیشک احوال جاری وغیرہ اس طرح سفیدی مالتی وغیرہ ۳۰ منہ ۱۵ منہ کی گلیوں میں بٹھا چلا گیا ۱۲ منہ ۱۵ منہ دونوں کو مل کر کھجور دیتے تھے جب جوش آنے لگتا تو ۱۲ منہ

نے فرمایا ان دونوں لوگوں کی یہی شراب ہو اگر تھی۔

۵۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ أَبُو مَعْتَبٍ الْبَرَاءِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدٍ لِلَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حَبِيبَتٌ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالْقَبْرُ۔

باب ۲۹ الخمر من العسل

وَهُوَ الْبَيْعُ وَقَالَ مَعْنٍ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفَقَاءِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ قَالَ بَنُو الدَّارِ أَوْرَدُونِي سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ۔

باب شراب شہد سے بھی بنتی ہے، اس کا نام بیع ہے

معنی کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے فقہاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔ عبدالغفر بن محمد درود کی کہتے ہیں ہم نے (علماء سے) فقہاء کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع شراب کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔

۵۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَشْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۵۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَتْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ

(از ابوالیمان از شعب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا یہ وہ شراب ہے جسے اہل یمن پیا کرتے تھے آپ نے جواب میں فرمایا جو شراب بھی نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(اس سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ



أَسْكَرَ فَمَوْحَدًا وَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي  
الْمُرْقَاتِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَلْحَقُ مَعَهَا  
الْحِنْطَةُ وَالتَّقِيرُ.

**باب ۲۹ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ**

خَامَرُ الْعَقْلِ مِنَ الشَّرَابِ

**۵۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ**

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ

الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى

مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ

أَشْيَاءٍ أَلْعَبِ وَالشَّبْرَ وَالْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَ

الْعَسَلِ وَالْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَفُلْكَ وَوُدُكُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَارَأْنَا

حَقًّا يَعْتَدِلُنَا عَمْدُ الْحَجْدِ وَالْحَلَالَةِ وَ

أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا

عُمَرَ وَفَتْنِي يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ

لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَ قَالَ لِحَجَّابٍ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعَيْنِ الرَّبِيبِ -

**۵۷۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ**

لَهُ دَادَاجَانِي كَوْحَرِي كَمَا يَجَاهَانِي سَهْمُومُ هَوَالِي كَمَا يَمْقَاسُهُ رُوكَا ۱۲ مَنَّهُ كَمَا أَنَّ حِجْرِي حِجْرِي سَوَاجِنِ كَادُكَ حَدِيثِي فِي آيَةٍ هِيَ أَدْبَجِي زَوَالِي كَمَا يَكُونُ دَبْشِيلَانِي

حَرَامٌ هِيَ يَانِي ۱۳ مَنَّهُ لَعْنِي سَوَاحِلِي أَلْغَرِي كَوْحَرِي كَيْفِي هِيَ - اس کو عبد العزیز بن ابی نعیم نے اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ مَنَّهُ

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روکے ٹوہے اور تین میں (جن میں مشروب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت جگدو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حکم میں ختم اور تیس کے برتنوں کو بھی شامل کیا ہے

**باب جو شراب عقل کو زائل کر دے وہ خمر ہے**

(مسلم ہے)

(از احمد بن ابی رجاء از یحیی از ابو حیان تیمی از شعبی) ابن عمر

کہتے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگے جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تھی اس

وقت وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، کھجور، گیسوں، شہد اور

جو سے۔ اور جو شراب عقل کو چھپا دے (نشہ پیدا کر دے) وہ خمر ہے

(جسے اللہ نے قرآن میں حرام کیا) حقیقت یہ ہے تین چیزیں ایسی

ہیں جن کے متعلق آرزو رہ گئی کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس

وقت تک عبادتہ ہوتے جب تک ہم سے وہ صاف صاف بیان نہ فرما

دیتے۔ ایک دادا کا مسئلہ دوسرے کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کسے کہتے

ہیں؟) تیسرے سود کا مسئلہ۔

ابو حیان کہتے ہیں میں نے شعبی سے کہا اے ابو عمر! اسند کے

ملک میں ایک شراب چاول سے تیار ہوتی ہے انہوں نے کہا یہ

شراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں

نہ تھی۔ حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو بحوالہ حماد بن سلمہ از

ابو حیان روایت کیا۔ اس میں مجائے غیب کے زبیب کا لفظ ہے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از عبد اللہ بن ابی السفر از شعبی از ابن

سہم) اس کو عبد العزیز بن ابی نعیم نے اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ مَنَّهُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ  
يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّيْدِ التَّمْرِ وَالْخِنْطَةِ  
وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ -

**باب ۲۹۳ مَا جَاءَ فِيْمَنْ  
يَسْتَجِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّي بِزَيْرٍ  
اسْمِهِ -**

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا  
صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ  
جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قُسَيْبٍ  
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ غَنِيْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ  
وَاللَّهُ مَا كَانَ بَنِي سَمْعَةَ السَّيِّئِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ  
مِنْ أُمَّتِي يَسْتَجِلُّونَ الْخَمْرَ  
وَالْخَوْبِرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ  
وَلَيَكُنَّ مِنْ أَقْوَامٍ إِلَى جَنْبِ عَلِيٍّ  
يَبْرُؤُوهُمْ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ  
يَأْتِيهِمْ بَعْضُ الْفُقَيْرِ بِحَاجَةٍ

عرضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خمر یعنی شراب پانچ  
چیزوں سے بنائی جاتی ہے، انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شہد سے۔

**باب ۲۹۳ قیامت کے قریب) ایسے لوگوں کا  
پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے حلال  
کر لیں گے۔**

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از عبد الرحمان  
بن یزید بن جابر از عطیہ بن قیس کلابی از عبد الرحمان  
بن غنم اشعری۔ ابو عامر یا ابو مالک اشعری (الوداؤد  
کی روایت میں بغیر شک کے ابو مالک ہے) کہتے  
ہیں اور خدا کی قسم وہ جھوٹ نہیں کہتے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں ایسے  
(لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، رشیم، شراب اور باجوں  
(یعنی گانے بجانے) کو حلال و جائز کر لیں گے اور  
اور چند لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش کریں  
گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر  
ان کے پاس آجائے گا، کوئی ضرورت منہ پر نہ لے گا  
لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس سے کہیں گے  
اے فقیر تم کل آنا لیکن روہ کل تک کہاں ہیں  
گے) رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان  
کا کام تمام کر دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر منہ پر تمام صحابہ کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا ۱۲ منہ ۱۵ اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو  
وہ کافر ہو جائیں گے پھر امت میں کسے رہے اس لئے یہ عملوں سے مراد ہو گا کہ حلال کاموں کا طرح ان کی ہوا نہ کریں گے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی شراب پینے والے  
رہتے ہیں باری ناپاک کا نام کرنے والی پرتکلفی عیب نہیں کرتا بلکہ بیاہ شادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں لاجل و لا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

فَيَقُولُوا (اُجْعِ) اَلْكَيْنَا عَدَا  
فَيَكْبِتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعِلْمَ  
وَيَمْسُحُ الْاٰخِرِيْنَ قِرْدَةً فَتَ  
خَنَازِيرٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

کو (جو پہاڑ گرنے سے بچ جائیں گے) بندر اور  
سور بنادے گا، وہ قیامت تک اسی شکل میں  
رہیں گے۔

باب ۲۹۷۲ اَلْاِتِّبَاذِ  
اَلْاَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا  
يَقُولُ اَتَى اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَدَعًا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
عُورِيهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ  
الْعُرْوَةُ قَالَ اَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَقَعْتُ لَهُ  
ثَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرِ۔

باب ۲۹۷۳ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوْعِيَةِ  
وَالْطَّرُوفِ بَعْدَ الثَّمَرِ۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اَبُو اَحْمَدَ

باب ۲۹۷۱ بَرْتَنُوں یا پتھر (یا چینی) کے کوئڈے  
میں نیچہ بھگونا۔

(از قتیبہ از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم) حضرت  
سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو اسید مالک  
بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آکر دعوت ولیمہ دی (آپؐ مع صحابہ کرام تشریف لے گئے) ابو  
اسید رضی اللہ عنہ کی بیوی نئی تولی دہن سب مدعوین کی خدمت  
میں مصروف رہی۔ سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جانتے ہو اس نے  
(بیوی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا؟ اس نے آپؐ  
کے لئے رات کو تھوڑی کھجوریں ایک کوئڈے میں بھگو رکھی تھیں  
(انہی کا شربت پلایا)

باب ۲۹۷۴ دوسرے بَرْتَنُوں اور ظروف کی ممانعت  
کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال  
کی اجازت عطا فرمائی۔

(از یوسف بن موسیٰ از محمد بن عبد اللہ ابو احمد زبیری از  
سفیان ثوری از منصور بن معمر از سالم بن ابی الجعد) حضرت جابرؓ

لہ معلوم ہوا کہ اس امر میں بھی قذف اور زحف اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے۔ بعضوں نے

باہون کی حرمت بردلیل دی ہے لیکن امام حرم نے یہ جواب دیا ہے کہ اہل توبہ حدیث منقطع سے کہ امام بخاری نے ہشام بن منار سے سماع کی تصریح  
نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر جاری اور باہون سب کو ملا کر لینے کی دہر سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور خمر کی علت کا کوئی قائل  
نہیں ہوا حافظ نے کہا امام ابن حرم نے خطا کی اور یہ صحیح حدیث ہے اور متصل ہے۔ بعضوں نے کہا سب سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے دل مسخ ہو کر بندہ  
سور کی طرح ہو جائیں گے۔ بندہ میں حرص اور سوریں یونانی ضربا مثل ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا گمانا اور بے حیائی کے کاموں میں مصروف رہنا ہی ان کا  
رہنما کا دھندلا ہونا ۱۲

ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض برتنوں میں نبیز ہجکونے سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا اچھا اجازت ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بحوالہ کجلی از سفیان از منور از سالم ہی حدیث روایت کی ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان ثوری) یہی حدیث نقل کی اس میں یہ الفاظ ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیز ہجکونے سے منع فرمایا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از سلیمان بن ابی مسلم حول از مجاہد از ابو عیاض) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیز ہجکونے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر کس کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے؟ چنانچہ آپ نے گھر سے میں نبیز ہجکونے کی اجازت دی بشرطیکہ گھر سے کو لاکھ نہ لگائی گئی ہو۔

(از مسدد از کجلی از سفیان از سلیمان از ابراہیم بن زرارہ) بن سوید (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہہ دے تو نبی (کھاد کے برتن) اور لاکھی برتن میں نبیز ہجکونے سے منع فرمایا۔

(از عثمان از جریر از اعمش) یہی حدیث منقول ہے۔

الرُّبُيُوتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّظْرُوفِيِّ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ مِنَّا مِنْهَا قَالَ فَلَا رَدَّ أَوْ قَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا ۵۱۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هَذَا أَوْ قَالَ لَنَا تَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ-

۵۱۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُكَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَنَا تَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ لَنَّا تَمَى يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَصَ لَهُمْ فِي الْجَوَّحَرِ مَزَقَتِ ۵۱۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمٍ النَّبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ تَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَتِ-

۵۱۸۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ هَذَا-

لہ لفظی ترجمہ عربیوں ہے آپ نے مشکوں میں نبیز ہجکونے سے منع فرمایا مگر یہ طلب صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ آگے یہ مذکور ہے کہ شخص کو شکیں کیسے مل سکتی ہیں اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے نہی عن الانتیاذ فی الاسقیۃ اس لئے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ثوری یا سفیان ابن عیینہ ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ ان برتنوں میں پہلے شرب بنا کرتا تھا ۱۲ منہ

۵۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لَاسُودَ هَذَا سَأَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَكُونُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا مَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَحْنُ اَفِي ذَاكَ اَهْلُ الْبَيْتِ اَنْ كُنْتُمْ فِي الدُّبَابِ وَالْمَوْتُ قُلْتُ اَمَّا ذَكَرْتُ الْحَجَرَ وَالْحَنْتَمَ قَالَ رَدَّ بَا اَحَدِ ثَمَكَمَا سَمِعْتُ اَفَا حَدَّثَكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ -

از عثمان از جریر از منصور (ابراہیم) کہتے ہیں میں نے اسود بن یزید سے کہا آیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُم المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کن برتنوں میں نبیز بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے (کدو کے برتن) اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا کیا انہوں نے گھرے (ٹھلکا) اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا میں نے جتنا سنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا۔ آیا جو میں نے نہیں سنا وہ بھی بیان کروں؟ (جھوٹ بولوں)

۵۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ مَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجَرِ اَلْخَضِرِ قُلْتُ اَلْشَّرْبُ فِي الْبَيْضِ قَالَ لَا -

از موسی بن اسماعیل از عبد الواحد از شیبانی (عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبز گھرے (میں نبیز بھگونے) سے منع فرمایا۔

شیبانی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ہم سفید گھرے میں نبیز بھگو کر اسے پیئیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔

بَابُ ۲۹۷ تَقْيِيعُ الشَّرِبِ مَا لَمْ يُسَكَّرْ

۵۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ

باب کھور کا شربت یعنی نبیز پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک اس میں نشہ نہ پیدا ہو۔

(انحیک بن بکیر از یعقوب بن عبد الرحمن قاری از ابو حازم) سهل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت ولیمہ دی (آپ تشریف لائے) سب کی

لہ بعض علما نے ان ہی حدیثوں کی رو سے گھڑوں اور لاکھی برتنوں اور کدو کے تونبے میں ابھی نبیز بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ یہ مما نعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تھا آپ کو ڈر تھا کہ آپ شراب کے برتنوں میں نبیز بھگوئے بھگوئے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں جب ایک مدت کے بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قیاد بخدا دی۔ ہر برتن میں نبیز بھگونے کی اجازت دے دی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ان کا نبیز سبز ٹھلکا میں نیا دیا گیا جاتا بعضوں نے کہا خاص سبز گھرے میں نبیز نیا نیا مکروہ ہے اگر سفید گھرے جو تو قباحت نہیں ۱۲

خدمت ان کی نئی نویلی دلہن انجام دے رہی تھیں۔

سہل رضی اللہ عنہ نے کہا بتائیں (دلہن نے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا شربت بنایا تھا؟ رات کو اس نے تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لئے جھگودی تھیں دوسرے دن انہی کا شربت پلایا۔

**باب شراب باذق۔ اور وہ لوگ جوہر**

نشہ آور چیز کا استعمال ممنوع سمجھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے پکنے کے بعد بتائی یعنی طلاء (ثلث) کا پینا حائز سمجھا ہے۔ براہ بن عازب رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ نے پکتے پکتے آدھا تک رہ جانے والے مشروب کو استعمال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انگور کا تازہ تازہ شیرہ پی سکتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کے منہ سے شراب

کی بو موس کی ہے اس سے پوچھتا ہوں آیا اس نے منشی شراب پی ہے؟ اگر ایسا ہو تو اوجد گاؤں گا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان) ابو الجویریہ کہتے ہیں میں نے ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے شراب باذق کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی بیان کر چکے

أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ أُمْرَأَتُهُ خَادِمَةً لَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَتَذَرُونَنِي مَا أَلْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعْتُ لَكُمْ تَمَرَاتٍ مِنَ التَّنِيلِ فِي تَوْرٍ

**باب ۲۹۷ الباذق ومن نهي**

عن كل مسكر من الاشربة

ورأى عمر وأبو عبدة ومعاذ

شرب الطلاء على الثلث وشرب

البراء وأبو جحيفة وعلى التصف

وقال ابن عباس أشرب العصير

ماداً مطرياً وقال عمرو وجئت

من عبدة الله ربيع شراب وأنا

سائل عند فان كان لي خير جئت

**۵۱۸۹۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ**

أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَازِقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ

لہ باذق عرب ہے بادہ کا باذق وہ شراب ہے جو انگور کا شیرہ نکال کر اس کو پکالیں یعنی تھوڑا سا پالیں کہ وہ قوی اور صاف رہے انگریزی میں اس کو برانڈی کہتے ہیں اگر نانا پکالیں کہ آدھا جل جائے تو وہ نصف ہے اگر اور زیادہ پکالیں کہ وہ دو تہائی جل جائے اس کو مثلث کہیں گے ۱۲ منہ ۱۷ منہ جس کی دو تہائی جل جائے ایک تہائی جل جائے اس کو طلاء کہتے ہیں اصل طلاء اس لئے کہتے ہیں کہ گاڑھا ہو کہ وہ اس لپک کی طرح ہو جائے جو خارش اور تھوڑی جھلکاتے ہیں حضرت عمر کا قول امام مالک نے مؤطا میں اور عبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کا امام ابن ابی شیبہ اور حسین بن منصور اور ابو سلمہ کی نے اصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے اصل کیا ہے۔ حافظ نے کہا جو برادر اس اور ابن عباس سے اس نے خضر اور شریک ہی اس کے قائل ہیں کہ نصف کا پینا درست ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ۱۷ منہ ۱۲ منہ میں ایک دفع کا یا حدیث دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو امام نسائی نے قول کیا ابو ثابت نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک مرد آیا اور اس نے پوچھا آپ انگور کے شیرے میں کیا پیتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت بھی جب تک تازہ ہو اس نے کہا میں نے ایک شراب پکا یا اب مجھے اس کے پاس سے شک ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے اس کو پیتا کہ نہ پیتا؟ اس نے کہا نہیں جو تک اس میں جوش آگیا تھا۔ انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام ہو کر حلال کر دے گی یہ ممکن نہیں ۱۲ منہ ۱۷ منہ اس کو امام مالک نے اصل کیا پھر حضرت عمرو نے پوچھا مسلم جو وہ نشہ لانے والی شراب تھی آپ نے ان کو پوری طرح حد تک فی عبد الرزاق نے بھی اس کو معرے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب سے نکالا

سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف ۱۲ منہ

ہیں (یا باذق شراب سے پہلے آپ کا وصال ہو چکا) جو شراب نشہ آور ہو وہ حرام ہے (باذق ہو یا کوئی اور ہو) البو الجویریہ کہتے ہیں وہ شراب (باذق) حلال طیب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انکو حلال طیب تھا جب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقَ فَمَا أَشْكُرَ فَمَوْحَاً قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ۔

شراب ہو گیا تو مسلم خبیث ہے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ۔

بَابُ ۲۹۷ مَنْ دَايَ أَنْ لَا يَخْتَلَطَ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يُجْعَلَ آدَائِينَ فِي رَأَاهِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَإِيَّ لَا سَقَى أَبَا طَلْحَةَ دَابَّاجَةً وَسَمِيلَ ابْنِ الْبَيْضَاءِ خَلِيطُ بَيْرُوتٍ مِرَادُ حَوْمَتِ الْحَمْرِ فَقَدْ قُتِمَا وَأَنَا سَاقِيَهُمَا وَأَغْنُوهُمَا وَإِنَّا لَنَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْحَمْرُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أُنْسًا۔

راز عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہید پسند فرماتے تھے۔

باب کچی پکی کجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرنے والے یا نشے کی وجہ سے منع کرتے ہیں یا اسی واسطے کہ دو سالن ملانا چونکہ خلاف سنت ہے اس لئے دو قسم کی کجوریں ملانا بھی منع ہے۔

(از مسلم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابو طلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو کچی اور پکی کجوروں کا نبیذ پلا رہا تھا (جیسے خلیط کہتے ہیں) اتنے میں حرمت شراب کا حکم نازل ہوا میں نے اسے پھینک دیا، میں ہی پلا رہا تھا، میں ان سب سے چھوٹا تھا ہم اسی خلیط کو ان دنوں شراب تصور کرتے تھے۔ عمرو بن حارث راوی کہتے ہیں ہمیں قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

لہ کہتے ہیں باذق شراب بنو امیہ کے امرا نے نکالنا نام بدلنے کو اس کو باذق کہنے لگے ۱۲ منہ ۱۱۰ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید مطلب یہ ہو کہ انکو رشہ وجب اتنا پکایا جائے کہ جسم کو ٹھنڈا ہو جائے تو وہ حلوہ ہو گیا اور حلوہ حلال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہ بھی حلال ہو گا یعنی اسی صورت میں جب اس میں نشہ نہ ہو اگر کوئی نشہ آور چیز حلوے کی طرح ہو جیسے ہینک کی مٹھائی بناتے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہو کہ ۱۲ منہ ۱۱۰ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو خلیطیں یعنی انکو راور کجور یا گدراور نیمہ کجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی بات یہ وجہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملانا یعنی ملا کر کھانا سفت (یعنی بھونکنا)

٥١٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ حَايِرَ بْنَ يَمْلُوحٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّيْبِ  
وَالشَّهْرِ وَالْبُسْرِ وَالرَّطْبِ -

٥١٩٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشامٌ قال أخبرنا يحيى بن أبي كثير  
عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال  
قال النبي صلى الله عليه وسلم أن يجمع  
بين التمر والزهر والتمر والزبد  
كل واحد منهما على حدة -

بَادٍ ۲۹۷ شُرْبِ اللَّيْنِ وَ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ قُرْثٍ وَ

دَمِ لَبَّائِ خَالِصًا سَائِعًا لِّلشَّارِئِ

دودھ پالے ہیں جو نہایت خوش

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَلَبِ عَنْ زَيْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْلَةً أُسْرِيَ بِهِ فَقَدَحَ لَبَنٍ وَقَدَحَ خَمِيرٍ -

(بقیہ صفحہ ۳۱۲ پر) اسی لحاظ نے جو عمر امین امام بخاری پر کیا غلطیوں پر یہ  
 یہ عمر امین غلط ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں ہو سکتے ہیں کہ اس  
 احتمال ہے کہ غلط پیدا ہو گیا ہو اور پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو اور وہ  
 کو درج کیا غلطیوں سے مطلق حمانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ قاتل

دو سالین ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

000000000000000000000000000000

(از ابو عاصم از ابن جریر از عطار) حضرت جابر رضی اللہ عنہ  
 کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کھجور اور کچی پکی  
 کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

(از مسلم از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از عبد اللہ بن ابی قتادہ)  
 ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک  
 کھجور اور کچی کھجور کو نیز کھجور اور انگور کو ملا کر جھگونے سے منع فرمایا۔  
 آپ نے ہر ایک کو الگ الگ جھگونے کا حکم دیا۔

## باب دودھ پینے کا بیان

ارشاد الہی ہے مِنْ بَيْنِ قَوْمٍ وَدَمَلَبْنَا خَالِصًا

سَاۤءَ لِّلشَّارِبِیۡنِ گو برا در خون کے درمیان سے خالص

١٤٤٤

(از عبدان از عبد اللہ از یوس از رہری از سعید بن مسیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شبِ معراج ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شراب کا پیش کیا گیا (مگر آپ نے صرف دودھ کا پیالہ قبول کیا)

[illegible]

میں نے اللہ عزوجل سے کہا کہ اسے ۱۲ منہ

...and the fact that the *Journal* is a journal of the American Psychological Association, the largest and most influential of the professional organizations in the field of psychology, is a source of great strength and authority for the *Journal*.

00

.....



۵۱۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَسْمَعُهُ

سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ أَنَّ  
سَمْعَ عُمَرَ أَمَوِيٍّ أَمَرَ الْفَضْلَ يُحَدِّثَ عَنْ  
أَمْرِ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَ النَّاسُ فِي صَيِّمِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
عَزَفَهُ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ  
فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَ النَّاسُ  
فِي صَيِّمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
عَزَفَهُ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وَقَفَ  
عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ۔

متصل ہے) ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

۵۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَالسُّفْيَانِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ  
بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَرَتْهُ وَلَوْ  
أَنْ تُعَرِّضَ عَلَيْهِ عَوْدًا۔

۵۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ  
يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرَ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِجَلْ  
مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(از حمیدی از سفیان از سالم ابو النظر از عمیر غلام ام الفضل)

ام الفضل رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ عرفے کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے روزے کے متعلق لوگ شک کرنے لگے چنانچہ میں نے  
ایک برتن میں دودھ ارسال خدمت کیا آپ نے نوش فرمایا۔  
حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے  
تھے کہ لوگوں نے عرفے کے دن یہ شک کیا کہ آپ کو روزہ ہے  
یا نہیں آخر ام الفضل رضی اللہ عنہ نے (ایک دودھ کا برتن) آپ  
کے پاس بھیجا۔ بعض اوقات سفیان اس حدیث کو مرسل لایضہ  
عمیر سے روایت کرتے تھے، ام الفضل کا نام لیتے جب ان سے  
پوچھا جاتا کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ کہتے (مرفوع

متصل ہے) ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابوصالح و ابوسفیان) حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو نعیم سے ایک دودھ کا پیالہ (کھلا  
ہوا) لے کر آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر  
لانا تھا اگر کچھ نہیں ملا تھا تو ایک لکڑی ہی سے ڈھک لیتے۔

(از عمرو بن حفص از والدش، از اعمش از ابوصالح) حضرت

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو حمید انصاری نعیم سے دودھ کا پیالہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے فرمایا اسے  
ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے خواہ ایک لکڑی آڑی اس پر رکھ  
دیتے۔

لے جایا کہ عام ہے وادی عتیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکا ہوا مقرر کیا تھا ۱۲۸ھ آڑی لکڑی کھدینا گویا علامت ہے لعن اللہ کی توشیطان اس سے دور رہے گا  
دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے فرابی ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیڑے مار کر گرتے ہیں ۱۳۸ھ

اعش کہتے ہیں ابو سفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(از محمود از نضر از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کے لئے) مکہ سے روانہ ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے وہ بیان کرتے تھے کہ ہمیں رستہ میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تھی چنانچہ میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دو کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اتنا نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا (آپ نے خوب سیر ہو کر پیاس) اور رستے میں سراقہ بن جثم بھی (میں پکڑنے کی نیت سے آہنچا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ دعا کی آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی آپ بددعا نہ فرمائیے میں واپس چلا جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے لیا

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ کہ آدمی ایسی اونٹنی یا بکری صدقے میں دے جس کے دودھ سے صبح و شام ایک ایک برتن بھر جایا کرے۔

(از ابو عاصم از ازاعی از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْبَرُكُمْ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْكُمْ عُوْدًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سُوَيْفَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

۵۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ قَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَرْنَا بِوَادٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخَلَبْتُ كُشْبَةً فَوَيْلٌ لِي فِي قَدَحٍ فَتَحَرَّبَ حَتَّى رَضِيتُ وَأَنَا نَاسِئَةٌ ابْنُ جُحَشٍ عَلَى فَرَسٍ قَدَّمَاعًا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيَّ سَرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيَّ وَأَنْ يَسْرِجَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہی کیا (دو موقوف کردی) ۵۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْعْمُ الصَّدَقَةِ الْفَقِيرُ مِنْهُ وَالسَّائِةُ الْفَقِيرُ مِنْهُ تَعْدُو بِأَقْدَامِهِ وَتَرُوحُ بِأَحْوَرِهِ

۵۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْوُذَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۔ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کھلے برتنوں میں وہاں کسی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لئے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے اور پانی پینے کے گھڑے اور صالح کھلی رکھنا بھی بدیہی اور بد سلیقگی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کا گھوڑا مٹھو رکھا کر گرایا گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنسا گیا تین بار لیا یہی ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اور جو کوئی اور آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی کوٹھا دل کا ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَبَضْمُضَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَتْ إِلَى السَّيِّدَةِ فَأَذْأَرْجَعَهُ أَهْلُهَا فَمَهْرَانِ طَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الطَّاهِرَانِ النَّيْلُ وَالْفَرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَمَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيَتْ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدْ حُمِّ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدْ حُمِّ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدْ حُمِّ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذَتْ الَّتِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبَتْ فَقِيلَ لَهَا أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتِ وَأَمَّا أَنْتِ قَالَ هَشَامٌ وَسَعِيدٌ وَكُثَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْهَارِ خَمْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَلَّهِ أَقْدَاحٌ

### باب ۲۹ استعذاب الماء

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمْعٍ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرُ انْتِصَادِي بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مَن تَخِيلُ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ السَّجْدِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے دودھ پی کر کھلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از انس بن مالک روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج) سدرۃ المنتہی تک مجھے لے جایا گیا وہاں کیا دیکھتا ہوں چار نہریں ہیں دو نہریں کھلی ہیں دودھ ہیں ہوئی، کھلی نہریں تو نیل و فرات تھیں اور دھنیں ہوں (دو بہشت کی نہریں) (سلسبیل و کوثر) تھیں پھر تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شہد ایک میں شراب، میں نے دودھ کا پیالہ پی لیا تو آواز آئی بیشک آپ نے فطرت کے مطابق کیا اور آپ کی امت بھی (فطرت کے مطابق اختیار کرے گی)

ہشام و سعید و ہمام نے بحوالہ قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ از مالک بن صعصعہ یہ حدیث نقل کی، اس میں نہروں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے (ان روایتوں کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے بد التلق میں وصل کیا)

### باب ۳۰ میٹھا پانی تلاش کرنا

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے باغات سب سے زیادہ تھے، انہیں محبوب ترین بلخ بیرحاء کے نام سے مشہور تھا، وہ مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیا کرتے۔

لہ سدرۃ المنتہی اس کو اس نے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہیں تک جا کر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جاسکتا نہ کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں کا حال معلوم ہے بحوالہ پیچہ السلام اس مقام سے بھی آگے بڑھے اللہ وصل و سلم علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و سلمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم اذک حیدر مجید ۱۴ مرتبہ یعنی ان کا نام بھی مل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی دو دنیاں اس نام کی ہیں وہیں سے آ رہے ہیں اللہ سبحان و تعالیٰ غریب جانتا ہے ۱۲ مرتبہ ۱۴ سے ابراہیم علیہ السلام اور محمدی نے وصل کیا ۱۲ مرتبہ

وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيُكْرِمُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ  
قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَ لَمْ يَتَنَاوَلُوا الْبَرَحَ حَتَّى  
تَنْفَعُوا مِمَّا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِمَنْ تَنَاوَلُوا الْبَرَحَ حَتَّى  
تَنْفَعُوا مِمَّا يُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَا لِيَ رَأَيْتُ  
بَارِئَ حَاءٍ وَإِنَّهَا مَدَّةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا  
وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
حَيْثُ أَرَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ مَا لَ رَأَيْتُ أَوْ رَأَيْتُ  
شَاكَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى  
أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الرُّقَبَيْنِ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ  
أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي  
أَقَارِجِهِ وَفِي بَيْتِ عِيَالِهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَ  
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَأَيْتُ

### باب ۲۹۸ شُوبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

۵۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَأْيَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَادَّارَهُ  
فَحَلَكَبْتُهُ شَاةً فَشَدَّ بِرُؤُوسِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْبَارِئِ فَتَنَاوَلَ الْقَدْحَ فَشَرِبَ وَ  
عَنْ يَحْيَى وَابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو  
الْأَعْرَابِيِّ فَضَلَّهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا يَمُنُّ قَالَا يَمُنُّ

یہ حق دائیں طرف والے کا ہے اسی طرح اس کے بعد چودا کیس طرف ہوگا۔

النس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت لُنْ تَنَاوَلُوا الْبَرَحَ حَتَّى  
تَنْفَعُوا مِمَّا يُحِبُّونَ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے  
یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لُنْ تَنَاوَلُوا الْبَرَحَ حَتَّى  
تَنْفَعُوا مِمَّا يُحِبُّونَ میں نے اسے اللہ کی  
راہ میں صدقہ کر دیا، آخرت میں ذخیرہ بنانا ہوں اس کا اجر اللہ  
کے پاس حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہوں، اب آپ کو اختیار  
ہے اس باغ کو جس کام میں چاہیں استعمال کریں آپ نے یہ  
سن کر فرمایا شا باش یہ تو بڑے نفع بخش یا بہت ترقی والا مال  
ہے یہ شک عبد اللہ بن سلمہ کو ہے۔

میں نے تیری بات سن لی مگر میں مناسب سمجھتا ہوں تو  
یہ باغ اپنے (غریب) رشتہ داروں کو دے دے۔ ابو طلحہ نے  
کہا بہت اچھا! چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے اعزاز اور چچا کی  
اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے (امام مالک  
سے) رائج روایت کیا ہے۔

### باب دودھ میں پانی ملانا۔

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از زہری) حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دودھ پیتے دیکھا اور (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے بکری کو دودھ کر اس  
کے دودھ میں کنویں کا پانی نکال کر ملا یا آپ نے پیالہ لیا اور  
نوش فرمایا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف  
ایک بدوی عرب اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے  
مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ اس بدو کو دے دیا اور فرمایا

یہ حق دائیں طرف والے کا ہے اسی طرح اس کے بعد چودا کیس طرف ہوگا۔  
لہذا رائج ہائے مودہ سے کہا یا رائج یا نے تحفہ سے ۱۲ منہ سلمہ کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر میں ادوی بن یحییٰ کی روایت کو مہایا میں من کیا ۱۲ من

## ۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ

ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ

صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ

الَّيْلَةَ فِي شَيْءٍ وَرَأَاكَ كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ

يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَارِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَتْ فَأُطْلِقُ

إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَأُطْلِقْ بِهِمَا فَسَكَبَ

فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ

قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ -

بَابُ ۲۹۸۲ شَرَابُ الْخُلُوعِ

وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَجْعَلُ

شَرْبُ بَوْلٍ لَتَايَ لِي شِدَّةٌ تَنْزِلُ

رَدَّتْهُ رَجْسٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

أُحِلَّ لَكُمْ الْكَطِيبُ وَقَالَ ابْنُ

مَسْعُودٍ فِي التَّكْرِارِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ

يَجْعَلْ شِفَاءً لَهُ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ

لَهُ اس كوجاہ زانی نے رسول کیا دہری کا استعمال صحیح نہیں ہے کیونکہ منظر اس کی حالت میں مردانہ گھانا درست ہے مردانہ نہیں ہے تو پیشاب بھی پیشا درست ہوگا اور جو عیال

کا ہے قول ہے ۱۲ منہ ۱۱ جب ایسا شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لئے جو کو حکیم نے شراب پینے کو لائے دی ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو علی بن حرب طائی نے فائدہ میں نکالا حقیقت

میں عبد اللہ بن مسعود کا کہنا درست ہے شراب اول کو دینا نہیں ہے بلکہ نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا لہذا اور ہر دہریہ سے یہ تجربہ معلوم

ہو اسے امام مالک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ بھی یہی منقول ہے۔ نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل دور کرنے

کے لئے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کا بھی ضرورت نہیں رہی بلکہ وہ فارم اور کوکیت ایسی دوا میں بھی کر بلا تکلیف ان سے آپریشن ہو جائے جلد

یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بدن پر پاؤں جھیر کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کے وقت درست ہے مثلاً کھانے میں نالہ ایک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم جاذب کہے کہ

اس بیماری کا علاج سوائے شراب پینے کے اور کوئی نہیں ۱۲ منہ

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از قتیب بن سعید بن جابر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپ کے

ساتھ ہی ایک صحابی تھے۔ آپ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے

پاس باسی پانی مشک میں ہو (تو ہمیں پلا) نہیں تو منہ لگا کر اسے

پی لیں گے، وہ انصاری باغ کے لئے پانی نکال رہا تھا اس نے کہا

یا رسول اللہ میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے،

آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلے چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو مع آپ کے ساتھی کے جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک پیالے

میں پانی ادھر سے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا پہلے آپ

نے پی پھر اس صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے پیا۔

بَابُ ۲۹۸۲ شَرَابُ الْخُلُوعِ

یہاں شربت یا شہد پینا۔

زہری کہتے ہیں اگر پیاس کی شدت ہو، اور

پانی میسر نہ ہو تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ

وہ جس ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہارے لئے طہیات

(پاکیزہ چیزیں) حلال ہوں ہیں

عبد اللہ بن مسعود نے نشہ آور چیزوں کے متعلق

کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نشہ آور چیزوں میں نہیں رکھی جو تمہارے حرام ہیں۔

اس کو جہان زانی نے رسول کیا دہری کا استعمال صحیح نہیں ہے کیونکہ منظر اس کی حالت میں مردانہ گھانا درست ہے مردانہ نہیں ہے تو پیشاب بھی پیشا درست ہوگا اور جو عیال

کا ہے قول ہے ۱۲ منہ ۱۱ جب ایسا شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لئے جو کو حکیم نے شراب پینے کو لائے دی ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو علی بن حرب طائی نے فائدہ میں نکالا حقیقت

میں عبد اللہ بن مسعود کا کہنا درست ہے شراب اول کو دینا نہیں ہے بلکہ نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا لہذا اور ہر دہریہ سے یہ تجربہ معلوم

ہو اسے امام مالک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ بھی یہی منقول ہے۔ نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل دور کرنے

کے لئے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کا بھی ضرورت نہیں رہی بلکہ وہ فارم اور کوکیت ایسی دوا میں بھی کر بلا تکلیف ان سے آپریشن ہو جائے جلد

یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بدن پر پاؤں جھیر کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کے وقت درست ہے مثلاً کھانے میں نالہ ایک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم جاذب کہے کہ

اس بیماری کا علاج سوائے شراب پینے کے اور کوئی نہیں ۱۲ منہ



سُفْيَانُ عَنْ عَصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِّنْ زَمْرَةٍ.

**باب ۲۹۸۳** مَنْ شَرِبَ وَهُوَ ذَاقٌ عَلَى بَعِيرٍ -

۵۲۰۸ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَزِيزُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَرِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَوْفَةَ فَاتَّخَذَ بَيْدَهُ فَشَرِبَهُ ذَا مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرٍ -

**باب ۲۹۸۵** الْأَمْنُ قَالَمَيْنِ فِي الشَّرِبِ -

۵۲۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَانٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَمْنُ قَالَمَيْنِ

**باب ۲۹۸۷** هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشَّرِبِ لِيُعْطَى لَا كَبَرٍ -

رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا۔

**باب** اونٹ پر سوار رہ کر پینا۔

(از مالک بن اسماعیل از عبد الغریز بن ابی سلمہ از ابو النضر از عمیر غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ ارسال کیا، آپ اس وقت عرفہ کے شام کو عرفات میں تھے، آپ نے اپنے ہاتھوں میں پیالہ لے کر پیا۔  
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں ابو النضر سے یوں نقل کیا ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔

**باب** پینے کے لئے پہلے دائیں طرف والا پھر اس کے دائیں طرف والا ہوتا ہے۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ میں پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا، بائیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے دودھ کی کڑواہی کو دے دیا اور فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

**باب** آدمی اپنے دائیں جانب والے آدمی سے اجازت لے کہ وہ اس کے بجائے اپنے بائیں طرف والے عمر رسیدہ کو دے دے۔

اے اگر کوئی اور شخص اس کے دائیں طرف بیٹھا ہو ۱۲ منہ

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بَنٍ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَىٰ بَشَرًا فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينٍ عَمْرُوٍّ وَعَنْ تِسَارَةَ الْأَشْيَاخِ فَقَالَ لِلْعَلَاءِ كَذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَلَاءُ وَاللَّهِ يَأْذِي رَسُولَ اللَّهِ لَا أُؤْتِرُ نَبِيَّيَ مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ -

بَاب ۲۹۸ النِّكَاحُ فِي الْخَوْصِ

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ مَاجِبُ لَهْ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاجِبُ لَهْ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَادَّةٌ وَهُوَ يَحْوِلُ فِي حَاطِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَتَّى وَلَا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَاطِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَتَّى فَإِنْ تَطَلَّقَ إِلَى الْعَرَبِ نَشِئْتُ مَسْكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءٌ ثُمَّ حَلَبَ

(از اسماعیل از مالک از ابو حازم بن دینار) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے نوش فرمایا اس وقت دائیں طرف لڑکا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے تھے چنانچہ آپ نے لڑکے سے دریافت فرمایا کہ تمہارے بدلے ان بڑوں کو دے دوں مگر اس لڑکے نے عرض کیا واللہ آپ کی بخشش کی ہوئی شے (جھوٹے) کے لئے میں کسی کو اپنے پر ترجیح نہ دوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے اسی کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا

بَاب مَنْ لَكَ كَر (جانور کی طرح) حوض میں پینا۔

(انجیل بن صالح از فلیح بن سلیمان از سعید بن حارث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے دونوں حضرات نے اس انصاری کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان - یہ انصاری باغ کو پانی پلا رہا تھا اونچت گری ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں باس پانی ہو (جو ٹھنڈا ہوتا ہے تولے آ) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس مشک میں باس پانی موجود ہے پھر وہ جھونپڑی میں گیا (جو ہر باغ میں آرام کے لئے ہوتی ہے) اور ایک پیالے میں پانی ڈال کر لایا، اوپر سے ایک پالتو بکری کا دودھ دوہا۔ آپ نے نوش فرمایا بعد ازاں وہ انصاری پھر پانی لایا تو

لہ حالانکہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوئیں میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکل کر درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی سے رہا تھا ۱۲۱ منہ



آپ کے سامنے پیا۔

عَلَيْهِ مِنْ دَاجِجٍ لَهُ فُشْرِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آعَادَ فُشْرِبَ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

## باب ۲۹۸ خدۃ الصغار

الکبائر۔

## باب کم عمر لوگ عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت کریں۔

(از مسدود از معتز والدش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑے ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب میں کم عمر تھا، یہ شراب کچی کچی کجوروں کو توڑ کر بنائی گئی تھی اتنے میں خبر آئی کہ شراب حرام ہوگئی تو میرے چچاؤں نے یہ کہا جو شراب بچ گئی وہ پھینک دے، چنانچہ میں نے سب شراب لٹا دیا دی۔ سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا کچی کجور کی۔ ابو بکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان ایام میں یہی شراب (مدینے میں) رائج تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کا انکار نہ کیا۔

۵۲۱۲۔ حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَقِّفٌ وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيلَةَ فَقِيلَ حَرِّمْتَ الْخَمْرَ فَقَالَ أَكُنْتُ أَكْفَرُ أَفَأَنَا قُلْتُ لَا لَيْسَ مَا لَكُمْ أَهْلُكُمْ قَالَ دُطِبَ وَبُسِرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَبْرُهُمْ فَلَمْ يُكْذَرِ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

میرے بعض دوستوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ یہی اس وقت کی شراب ہوا کرتی تھی۔

## باب رات کو برتن ڈھانپ دینا۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادة از ابن جریج از عطاء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو روکے رکھو (باہر نہ جانے دو) اس لئے کہ اس وقت شیطان پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو بسم اللہ پڑھ کر، برتنوں کو بسم اللہ پڑھ

## باب ۲۹۸۹ تَخْطِئَةُ الْإِنَاءِ

۵۲۱۳۔ حَلَّ ثَنَا اسْتَعْيُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْنَتْ فَكُلُوا صَبِيًا نَكْمَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ تَنْشِيرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَكُلُوا ثُمَّ قَاتِلُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ

لے سحران اللہ تم کی تعمیل ہی طرح کرنا چاہیے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ۱۳ منہ ۱۴ انگور کا شراب نہ تھا ۱۴ منہ ۱۵ جو کچی کجوروں سے بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ

کا قاعدہ نہیں کھلے دروازوں میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ

الشَّيْطَانُ لَا يَغْنَمُ بَابًا مُعْلَقًا وَأَوْكُوا  
قُرْبَكُمْ وَادْكُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَسِرُوا أَنْفُسَكُمْ  
وَادْكُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تُعْرِضُوا عَلَيْهَا  
شَيْئًا وَأُطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔

۵۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أُطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَخَلِقُوا الْأَفْئِدَةَ  
وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَسِرُوا الطَّلَاعَ وَاللَّهْرَ  
وَأَحْبِبْهُ قَالَ وَلَوْ بَعُودٍ تَعْرِضُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۲۹۹ اخْتِنَاثُ الْأَسْقِيَةِ

۵۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُحْسَرَ  
أَفْوَاهُهَا فَيُشَمَّ بِمُتَاهَا۔

۵۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ إِفْلَهَ سَمِعَهُ أَنَا سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ

کر ڈھک دیا کرو۔ ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ  
دیا کرو۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از عطاء) حضرت جابر سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت چراغ  
گل دیا کرو، اور دروازہ بند کر لیا کرو، مشکوں کا منہ بند کر کے رکھو  
کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھا کرو۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ الفاظ بھی فرمائے خواہ ایک لکڑی اتنی ہی کیوں نہ ہو کہ چڑائی میں آجائے۔

باب مشک کا منہ موڑ کر پانی پینا ہے

از آدم از ابن ابی ذنب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن  
عتبہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینا منع کیا ہے

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری از عبید اللہ  
بن عبد اللہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مشکوں کا منہ موڑنے سے  
(موڑ کر پانی پینے سے) منع کرتے تھے، عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں

لے سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جو بالکا کر لے جائے گا اسے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر نہ ہو  
جیسے ہمارے زمانے کے لیمپ یا بلب یا قندیل وغیرہ تو بھر بھی سوجھ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں دین و دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس  
سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسرے لوگوں کو بھون پیدا ہوتی ہے اور کسی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا جوتا ہے وہ منہ میں چلا جاتا ہے یہی حکم صراحت میں ہی ہے  
بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحتی اٹھائی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں دہر ملا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان جاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی ہے پانی کا  
باہر نکل کر گلہاس یا پیالہ میں پینا چاہیے اگر گلہاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کپڑا لگا کر پینے یا پانی ہاتھ میں ڈال کر چلو سے دیکھو دیکھ کر  
ہے ایسی جلدی جلدی غٹا غٹ ایک دم باقی پینے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ  
اِخْتِنَاتِ الْاِسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ  
كَمُنْهُ مِنْهُ سَاسَ بِنَا -

اَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشَّرْبُ مِنْ اَوْ اِهْهَا -

**باب ۲۹۹۱ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ**

السَّقَاءِ -

۵۲۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عَنْ عَمْرِوَةَ أُمِّ  
أَخِي هُرَيْرَةَ بِأَشْيَاءٍ قَصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ  
مِنْ فَمِ الْقَرْبَةِ أَوْ السَّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَهُ جَذَاكَ  
أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي دَارِهِ -

۵۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّقَاءِ -

۵۲۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِوَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ -

**باب ۲۹۹۲ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ**

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ایوب) عکرمہ نے کہا میں تم  
سے چند جھوٹی جھوٹی باتیں بیان کروں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
ہم سے بیان کیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ  
سے پانی پینے سے منع کیا ہے، نیز آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص  
اپنے ہمسائے کو پانی دیواریں کھوٹی دیخ کیل گاڑنے سے نہ روکے  
(بلکہ اجازت دے دے)

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از عکرمہ) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے  
منع کیا ہے کہ کوئی مشک کے منہ سے پانی پئے۔

(از مسدد از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک  
کے منہ سے پانی پینا ممنوع قرار دیا۔

۱۵ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کا منہ نہ مڑوئے بلکہ پوری اس کا منہ کھول کر پانی پئے جب بھی منہ ہے اور اگلے باب میں اس کا منہ  
نہی بلکہ اس میں مشک کا منہ مڑو کر پانی پینے کا ذکر تھا ۱۲ منہ ہمارے زمانے میں نا معلوم مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی جھوٹی باتیں اپنے بھائی مسلمانوں سے  
لے لیتے ہیں اور مقدمہ بازی کرتے ہیں کافروں کے فائدے کرتے ہیں ان کو کالت کا پیر اور علوم نہیں کیا گیا دیتے ہیں لیکن اپنے بھائی مسلمانوں کا اتنا فائدہ بھی منظور نہیں

**باب ۲۹۹۲** النَّبِيُّ عَنِ النَّفْسِ  
فِي الْإِنَاءِ -

۵۲۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَلَا إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُمْ ذَكَرَهُ بِحِمْلِهِ وَإِذَا تَمَسَّمُ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّهُ بِحِمْلِهِ -

**باب ۲۹۹۳** الشَّرِبُ بِنَفْسَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۲۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرُ بْنُ قَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَمَّانُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا -

**باب ۲۹۹۴** الشَّرِبُ فِي أُنْيَةٍ  
الذَّهَبِ -

۵۲۲۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِأَمْدٍ أَشْنَى فَا سَسَنُفَ فَأَنَاكَ دِهْقَانٌ يَفْدَحُ فَمَلَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ آتِي لَمْ أَدْرِ بِهِ إِلَّا آتِي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا

**باب** برتن کے اندر سانس لینا -

(از ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ پی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے، اور جب کوئی شخص پیشاب کرے تو دایاں ہاتھ عضو مخصوص پر نہ لگائے، اور جب استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔

**باب** دو یا تین سانس میں پانی پینا -

(از ابو عاصم و ابو نعیم از عزرہ بن ثابت) شمامہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پانی پینے میں دو تین سانس لیا کرتے اور کہا کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے تھے

**باب** سونے کے برتن میں پانی یا اور کوئی چیز پینا -

(از حص بن عمر از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلیٰ) خلیفہ رضی اللہ عنہا مدائن میں تھے، ایک بار پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے وہ برتن اس پر پھینک مارا فرمایا میں نے اس لئے اسے پھینک مارا کہ میں اسے منع کر چکا تھا لیکن یہ باز نہ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حریر و دیبا (ریشی کپڑوں) اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے

لہ منہ باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ ۲۰ سلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب صاف ہوتا ہے اور آدمی خوب سیراب ہوتا ہے بطریق نے نہایت روایت کیا کہ آپ تین سانس میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ کہتے تین بار ایسا ہی کرتے ۱۲ منہ

عَنِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيْبِاجِ وَالشَّرْبِ فِي أَنْبِيَةِ  
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي  
الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

**بَاب ۲۹۹۵ أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ**

**۵۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى**

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
حَدِيفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ  
وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالْدِّيْبِاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ  
فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

**۵۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي**

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرِ الصَّدِيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي أَنْبَاءِ الْفِضَّةِ  
إِنَّمَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ تَارَ جَهَنَّمَ.

**۵۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ**

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ  
سُلَيْمٍ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِبِ  
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُودٍ وَنَهَانَا  
عَنْ سُجُودِ أُمُورِنَا بَعِيدَةِ الْمَرُفُوعِ اتَّبَاعِ

یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کے لئے  
آخرت میں۔

**باب چاندی کا برتن۔**

(از محمد بن ثنی از ابن ابی عدی از ابن عون از مجاہد بن ابی  
لیسلی کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دیہات کی  
طرف) روانہ ہوئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں  
نہ پیا کرو (نہ کھایا کرو) اور حریر و ویبا (ریشم) مت پہنا کرو  
یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت  
میں ہیں۔

(از اسماعیل از مالک بن انس از نافع از زید بن عبد اللہ  
بن عمر از عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت  
ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی (یا سونے) کے برتن میں پیے (یا  
کھائے) گا وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالے گا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از اشعث بن سلیم از  
معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں  
کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا جن باتوں کا حکم دیا وہ  
یہ ہیں۔

(۱) مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازے میں شمولیت کرنا

(۳) جھینک کا جواب دینا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) سلام کا رواج پھیلانا (۶) مظلوم کی مدد کرنا ظالم کو روکنا، سزا دینا (۷) اگر کوئی قسم دے کر کسی بات کی درخواست کرے تو اسے مان لینا، اس کی قسم بھی یعنی پوری کرنا (یا اپنی قسم بھی کرنا یعنی پوری کرنا، جن باتوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں :-

(۱) سونے کی انگوٹھی پہننا (۲) چاندی کے برتن میں کوئی

چیز رکھنا، پینا (۳) رشتی میں بڑھیں (۴) قبی (۵) حریر (۶) دینا (۷) استبرق پہننا (۸) استبرق چاروں لٹھی کپڑوں کی میں ہیں)

**باب** پیالوں میں پینا۔

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از صالح ابو النضر از عمیر غلام ام الفضل) حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بارے میں شک کیا آیا آپ آج عرفے میں ہونے سے ہیں یا نہیں؟ تو آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ نے نوش فرمایا۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیالے

یا برتن میں پیا اس میں بطور تبرک پینا۔

ابو بردہ کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

نے مجھ سے کہا میں تجھے اس پیالے میں پانی پلاؤں

جس میں آنحضرت نے پیا تھا (اسے امام بخاری نے کتاب

الاغتصام میں وصل کیا)۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) حضرت سہیل

بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

الْحَنَازِلَةُ وَكُشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَافْتِشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَلَا بُرَأَ الْقَسِيمِ وَهَمَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشَّرِبِ فِي الْفَضَّةِ أَوْ قَالَ أُنِيسَةِ الْفَضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقِسِيِّ وَعَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِ وَالِاسْتَبْرِقِ۔

**باب** الشرب في القداح

۵۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَبَّاسٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ مَوْلَى

أَمْرِ الْفَضْلِ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي

صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

عُرْفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ يَقْدَحٌ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ۔

**باب** الشرب من قدح

النبي صلى الله عليه وسلم

أُنِيسَةَ وَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ قَالَ لِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ

فِي قَدَاحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

۵۲۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

لہ اس باب میں امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹہنے یا دوسری چیز کا استعمال آپ کی وفات کے بعد درست ہے اور جس نے اس سے منع کیا ہے اس بنا پر کہ یہ تصرف ہے غیر کی ملک میں بغیر اجازت کے کیونکہ آپ کا مال صدقہ تھا اس کا قول غلط ہے کس لئے کہ ہر مسلمان جو محتاج ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جو شخص کے قبضے میں ہو وہ اس کا مالن ہو گا اور اسی لئے عبد اللہ بن سلام کے پاس پیالہ تھا اور اسامہ بن ابی بکر کے پاس آپ کا جُبَّہ تھا اور اس

حَازِمٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْحَرَبِ قَامَ مَرَّاتًا أُسَيِدَ لِسَائِدَتِي أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَانْزَلْتُ فِي أَجْمَعِي سَاعِدَةً فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَادَّارَ امْرَأَةً مُكَلَّسَةً تَرَاهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَدْتُكَ مِثْرِي مِثْرًا لَوْ لَهَا أَتَدْرِيْنَ مِنْ هَذَا قَالَتْ لَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيُخْطِبَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشَقُّ مِنْ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ مِنْ هَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ -

۵۲۲۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكَةَ

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَامِمِ الْأَحْوَالِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَسْرِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ لُصِدَ قَسْلُكُهُ

ایک عربی حسینہ کا ذکر کیا گیا، آپ نے ابو اسید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے لانے کے لئے کسی شخص کو بھیجے، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھیج کر اسے بلایا وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانوں میں مقیم ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے تو دیکھا وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آپ نے اس سے کچھ فرمایا (اپنے متیں مجھے بخش دے) وہ بد بخت کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا میں نے تجھے پناہ دی، پھر دوسرے لوگوں نے اس عورت سے کہا اری کم بخت یہ کون تھے؟ وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی، انہوں نے کہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تجھ سے عقد کرنا چاہتے تھے وہ عورت کہنے لگی میں بڑی کم بخت ہوں۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لاکر بیٹھے اور فرمایا سہل! پانی پلاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور صحابہ کرام کو اس پیالے میں پانی پلایا، یہ پیالہ سہل رضی اللہ عنہ نے نکال کر دکھایا۔ ابو حازم کہتے ہیں ہم نے بھی (تبرگ) اس پیالے میں پانی پیا بعد ازاں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے وہ پیالہ سہل رضی اللہ عنہ سے مانگا تو سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں دے دیا۔

(از حسن بن مدرک از یحییٰ بن حماد از ابو عوانہ) علم احوال

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا اسی میں کچھ شکن پڑ گئے تھے تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی کے تار سے جڑا لیا تھا وہ پیالہ بڑا تھا بہت نفیس اور انصار لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی خنیفہ سے محرم ۱۳ سنہ

بِفَضْلَةٍ قَالَ وَهُوَ قَدْ حَمَّ جَدِّ عَرِيضٍ مِّنْ أَهْلِ  
قَالَ قَالَ أَسْنُ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا  
كَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ فِيهِ  
حَلَقَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَسْنُ أَنْ يَخْلَعَ مَكَانَهَا  
حَلَقَةً مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ  
لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرَكَهُ -

### باب ۲۹۹ شَرْبُ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ -

۵۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَضَعَتِ الْعَصْرُ وَلَكِنِّي  
مَعْنَا مَا مَرَّ عَلَيَّ فَضَلَّةٌ فُجِعِلَ فِي رَأْيِي فَأَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ  
فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى أَهْلِ  
الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ  
يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَ  
شَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا أَلُومًا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ  
فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِحَبَابِ بَرَكَتِكُمْ كُنْتُمْ  
يَوْمَئِذٍ قَالَ الْمَاءُ أَرَبَعًا ثَلَاثَةٌ تَابَعَهُ عَمْرُو  
عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے تو اس پیالے سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گنت مرتبہ پانی پلایا ہے۔  
عامم کہتے ہیں کہ ابن سیرین کہتے تھے اس پیالے میں لعین  
کا ایک گندہ لگا ہوا تھا، انس رضی اللہ عنہ کی خواہش ہوئی کہ  
اس کی بجائے سونے یا چاندی کا حلقہ جو وادیں، ابو طلحہ نے  
انہیں سمجھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز تبدیل مت کرو  
چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

### باب متبرک پانی پینا۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعش از سالم بن ابی الجعد)  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک بار میں نے  
خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا، نماز عصر کا وقت  
ہو چکا تھا ہمارے پاس پانی تھوڑا تھا چنانچہ وہی ایک برتن  
میں ڈال کر خدمت اقدس میں پیش کیا گیا آپ نے اپنا ہاتھ  
اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھولیں پھر (لوگوں سے) فرمایا  
آؤ وضو کرو، اللہ برکت دے گا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی مبارک  
انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا، سب لوگوں نے  
وضو کیا اور پیا، میں نے بھی متبرک سمجھ کر جب پانی سکتا تھا خوب  
خوب پیا، سالم کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
اس دن آپ کی کیا تعداد تھی تو جواب دیا چودہ سو آدمی  
تھے۔

سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابر



مَالِمْ عَنْ جَابِرٍ خُمُسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ۔

میں وصل کیا)

حصین اور عمرو بن مرہ نے بحوالہ سالم از جابر رضی اللہ عنہ پندرہ سو آدمی کی روایت کی ہے۔ سالم کے ساتھ سعید بن مسیب نے بھی اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب المرضی

بَاب ۲۹۹۹ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ  
الْمُؤْمِنِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَفْعَلْ  
سُوءًا يَجْزِئِهِ۔

۵۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ  
تَافِيعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَائِشَةَ زَوْجَةَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ  
الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةَ  
يُسَاكُهَا

۵۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْهَلَةَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ  
لَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

## بیماروں کا بیان

بَاب بیماری کفارہ ہوتی ہے۔  
ارشاد الہی ہے جو کوئی بر کرے گا اس کا بدلہ  
ملے گا۔

(از ابوالیمان حکم بن نافع از شعیب از زہری از عروہ  
بن زبیر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جب کوئی مصیبت  
آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں  
تک کہ ایک کاٹنا بھی اگر جسم میں چبھ جائے تو وہ بھی کفارہ گناہ  
ہوتا ہے)

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الملک بن عمرو از زبیر بن محمد از  
محمد بن عمرو بن حنظلہ از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری  
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مسلمان پر جب کوئی تکلیف، رنج، پریشانی  
صدمہ، ایذا اور غم پہنچے، حتیٰ کہ اگر کاٹنا بھی چبھے ہر بات کی  
وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

الشُّوْكَهَ يَشَاكُهُمْ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ  
خَطَايَاكَ-

۵۲۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْمُخَالَفَةِ  
مِنَ الزَّرْعِ تُقْفِيهِمَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهُمَا  
مَرَّةً وَمَثَلُ الْكُفَّارِ كَالزَّرْعِ لَا تَزَالُ  
حَتَّى يَكُونَ اِنْجِعَا فِيهَا مَرَّةً وَاحِدَةً وَ  
قَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۵۲۳۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ بَنِ  
لُؤْمِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ  
مِنْ حَيْثُ أَتَتْهُمَا الرِّيحُ كَفَّاهُمَا فَإِذَا  
اعْتَدَلَتْ تَكَفَّاهُمَا لِبَلَاءٍ وَالْفَاجِرُ كَالزَّرْعِ  
عَمَّا مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ  
۵۲۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سعد از عبد اللہ بن کعب) حضرت  
کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے آیا مسلمان تازے کھیت کی مثل ہوتا ہے، ہوا سے  
جھک جاتا ہے، پھر سیدھا ہو جاتا ہے (لہذا ہاں لگتا ہے منافق  
شمشاد کی مثل ہوتا ہے کہیں جھکتا ہی نہیں، بس ایک بار کھڑا جاتا  
ہے۔)

زکریا بن ابی زہدہ کہتے ہیں (اے امام سلم نے صل کیا،  
مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بحوالہ عبد اللہ بن کعب از والدہ ش از  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت نقل کی۔)

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن طلح از والدہ ش از ہلال بن علی  
از عطاء بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کھیت کے ہرے بھرے نرم  
پودے کے مانند ہے، ہوا آئی تو جھک گیا، ہوا رکی تو سیدھا  
ہو گیا (ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے بلا رفع  
ہوئی تو سیدھا ہو جاتا ہے) بدکار (کافر یا منافق) شمشاد کی طرح  
ہے (جھکتا ہی نہیں جب اللہ چاہتا ہے تو اسے جڑ سے اکھاڑ  
پھینکتا ہے)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن)



قَالَ امْكُلْ الْاَوَّلَ قَالَ وَاَوَّلَ -

۵۲۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْعَنْ اَبِي

حَزْرَةَ عَنْ اَبِي عَمْرِو عَنْ اَبِي اَهْلِيمَ التَّمِيمِي

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَخَلْتُ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

يُوعَاكِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَاكِ

وَعَمَّا شَدِيدَةً أَتَى أَجَلَ إِيَّيْ أَوْعَاكِ كَمَا

يُوعَاكِ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ

أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلَ ذَلِكَ كَذَا لَكَ مَا مِنْ

مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ آذَى شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا

كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

بَابُ رُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرْيُومِ

۵۲۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي

وَإِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْحَبَّاءَ وَ

عُودُوا الْمَرْيَمَ وَفَكُّوا الْعَاثِي -

۵۲۳۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ

سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبُودَةَ بِنْتُ سُوَيْدٍ بِنْتِ

مُقَرَّرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ أَمْرًا

جَنَانًا زَاهِدًا مَرْتَبَةً الْأَوَّلَى خُضَّ بِرُؤُوسِهِ تَتَنَزَّلُ زَاهِدًا كَمَا تَنَزَّلُ بَقِيَّةُ

(از عبدان از الجمنہ از اعمش از ابراہیم تمیمی از حارث

بن سويد) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو سخت بخار تھا میں نے

کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے آپ کو تو بہت سخت بخار آیا کرتا

ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھے اکیلے کو تم میں سے دو شخصوں کے

برابر بخار آیا کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ

کے لئے دگنا اجر لکھا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا بخار پر کیا

منحصر ہے اور مجھ پر کیا موقوف ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف

پہنچے ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے کم (وبیش) تو اللہ تم

آپ کو دے سکے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے

باب بیمار پر سی واجب ہے

(از قتیبہ ابن سعید از ابو عوانہ از منصور از ابو ول) ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بھوکے کو کھانا کھلایا کرو، بیمار کو پوچھنے کے لئے جایا کر دخواہ

کیسی بیماری ہو) اور قیدیوں کو رہا کرایا کرو

(از حفص بن عمر از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن عوف

بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات امور کا حکم دیا اور سات امور

سے منع فرمایا۔

۱۔ ان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے ۲۔ منہ لگے باب کا مطلب اس طرح ہنکا کہ اس پر غصہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب تک بغیر بن بولہ جانا دیا اور قرآن الہی کے

مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی برتری نسبت رہے گی جتنا قرآن الہی زیادہ ہوگا تکالیف اور مصائب زیادہ آئیں گے ۳۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ

پر جو مصائب گرنے ہیں ان کو دیکھ لو اور اسی سے ان کا قرآن الہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے جو ترجمہ باب قائم کیا ہے وہ خود ایک حدیث ہے جس کو دارمی نے نکالا اس حدیث میں انی

وقاص سے امام بخاری اپنی شرط پر ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو نہ لائے ۴۔ منہ لگے بمعنوں نے کہا فرض ہے داؤد کی کاہنی قول ہے جبہور کے نزدیک سنت ہے لیکن

مراد مسلمان کی بیمار پر سی واجب ہے کاغذ کی بیمار پر سی واجب نہیں ۵۔ منہ لگے حدیث طرح ہو سکے یعنی جو ظلم سے قید کیا گیا ہو ۱۲۔ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِعُ وَ  
تَمَانًا عَنْ سَبْعِ تَمَانٍ عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ  
الْفِضَّةِ وَلَبْسِ الْحَرِيرِ وَاللَّيَاسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ  
وَعَنِ النَّفِثِيِّ وَالْيُسْتَرَةِ وَأَمْرًا أَنْ تَتَّبَعَ  
الْحَجَّاتُ فَرَوْعُودُ الْمَرِيضِ وَنَفْسِي السَّلَامَ -

### باب ۳۰۳ عیادۃ المؤمن علیہ

۵۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ أَبِي الْمُنْكَدِ وَسَوَّحَ جَابِرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا  
مَاشِيَانِ فَوَجَدَا نِي أَعْيَى عَلَى فَوَضَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَى  
فَأَقْبَضْتُ فَأَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْبَغُ فِي مَآئِي  
كَيْفَ أَقْبِضُ فِي مَآئِي فَلَمْ يُجِبْنِي حَتَّى تَزَلْتُ  
أَيَّةَ الْمِيْرَاتِ -

### باب ۳۰۴ فضل من يُهْرَعُ

من الرِّيحِ -

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ  
ابْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا  
أُرِيكَ أَمْرًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ  
هَذِهِ الْمَرْءَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

مَنْعُومَةُ أُمُورًا) سونے کی انگوٹھی (مچلہ) پہننا (۲) حریر (۳)  
دیبا (۴) استبرق (۵) قسی پہننا (حریر، استبرق اور قسی چاروں  
ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) (۶) ریشمی زین پوشش۔ اور آپ  
نے ہمیں (۱) جنازے میں شمولیت (۲) مریض کی عیادت (۳) افشائے  
سلام کا حکم دیا۔

### باب ۳۰۵ بے ہوش کی عیادت کرنا۔

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از ابن منکدر حضرت جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیادہ میری عیادت کے لئے تشریف  
لائے میں اس وقت بے ہوش پڑا تھا، آپ نے وضو فرمایا اور  
وضو کا مستعمل پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آگیا دیکھا تو آپ تشریف  
فرما میں عرض کیا حضور میں اپنا مال کا کیا کروں؟ آپ نے کچھ  
جواب نہ دیا، بعد ازاں آیت میراث نازل ہوئی، (وَمِصْرُكُمْ آلَاہُ)

### باب ۳۰۶ ریح رک جانے سے جسے مرگی کا

عارضہ ہوا اس کی فضیلت -

(از مسدد از یحییٰ از عمران ابو بکر عطاء بن ابی رباح کہتے  
ہیں مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں تجھے ایک بہت ہی عورت  
دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیے! انہوں نے کہا دیکھو یہ  
سانولے رنگ والی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آکر کھینچ لگی مجھے مرگی آتی ہے جس سے میرا جسم کھل جاتا ہے

۱۵۱ روایت میں راوی نے اختصار کیا ہے منہ کردہ چیزوں میں چاندی کے برتن میں کھانا پینا جیسا دوسری روایت میں اور گندہ چکا ۱۲ منہ ۱۵۱ باقی چار  
باتیں دوسری روایت میں مذکور ہیں جو اوپر گزری چکی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَضَيِّعُ وَلَدِي أَتَكْشِفُ  
فَادَعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنَّ شَيْئًا صَبَرْتَ وَلَكَ  
الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِكَ  
فَقَالَتْ أَضَيِّعُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكْشِفُ فَادَعُ  
اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكْشِفَ فَدَعَا لَهَا -

کرے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی۔

۵۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُفْلُ عَنْ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَأَى أُمَّ  
زُفَرٍ بِلَاكٍ امْرَأَةً طَوِيلَةَ سَوَاعٍ عَلَى سَائِرِ  
النَّكَبَةِ -

بَاب ۳۰۰ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بِمَرْءَةٍ

۵۲۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَيْنُ الْمَاءِ عَنْ  
عَبْدِ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِمَحَبَّتِي فَصَابِرٌ  
عَوِضْتُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنِي تَابَعَهُ  
أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَاب ۳۰۱ عِبَادَةُ النِّسَاءِ

الرِّجَالُ وَعَادَتُهُمْ الدَّرَادُ

اللہ سے دعا فرمائیے میری بیماری جاتی رہے۔ آپ نے فرمایا  
اگر تو صبر کرے تو تجھے (آخرت میں) بہشت عطا ہوگی اور اگر  
تو چاہتی ہے تو میں دعا کروں کہ اللہ تجھے عافیت و صحت  
عطا کرے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں مگر میرا جسم کھل  
جاتا ہے (بے ہوشی میں) اللہ سے دعا فرمائیے کہ میرا ستر نہ کھلا

(از محمد از محمد از ابن جریر) عطاء بن ابی رباح نے اس  
عورت کو جس کی کنیت ام زفر تھی، کعبہ کے پاس دیکھا وہ  
لمبی اور سیاہ رنگ عورت تھی۔

باب ۳۰۰ نابینا کی فضیلت۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن الہاد از عمر و غلام  
مطلب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تم  
نے فرمایا جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں  
لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو میں ان کے عوض اسے بہشت  
دیتا ہوں۔

عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے  
نے اسے امام احمد نے وصل کیا، اور ظلال بن حلال نے بھی انس

باب عورتوں کی مردوں کی عیادت کرنا۔

أُمُّ الدَّرَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَى إِلَيْكَ الْفَصَارِي

لہ دنیا کی تکلیف تو عادی ہے اور زندگی کا یہ نہیں کہ ختم ہو جائے مگر بہشت تو ضرور ملے گی اور وہ ابدی ہے اور وعدہ نبوی ہے جو یقینی سچا ہے ۱۳ عبد الرزاق  
۱۴ ہزار کی روایت میں آیا ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کر دے آپ نے فرمایا جب تجھ کو یہ ڈر ہو تو کہیے کہ پرے  
کوآن کر پکڑ لیا کر جب وہ ڈرتی تو آن کر کہیے کہ پرے سے شک جاتی۔

مرد کی جو مسجد میں رہا کرتے تھے عیادت کی۔

(از قتیبہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وصحابہ کرام) مدینے میں تشریف لائے تو ایک بار ابو بکر و بلال رضی اللہ عنہما سخت بخاریں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ میں نے دونوں کی بیمار پرسی کی والد صاحب سے کہا اباجان کیسی طبیعت ہے؟ اسے بلال آپ کس حال میں ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بخاری میں یہ شعر پڑھا کرتے۔

ترجمہ۔ ہر آدمی اپنے خاندان میں صبح کیا کرتا ہے مگر موت اس کے جوتے کے تسموں سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا کرتا تو یہ اشعار پڑھتے۔ ترجمہ کاش کہ میں رات ایسے جنگل میں گذرتا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور ذلیل گھاس ہوتی اور میں تجتہ کے چشمے پر اترتا۔ کیا مجھے شاملہ و طفیل دونوں ہنروں کی زیارت نصیب ہو سکے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو بتایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے کہ وہ مکے ٹوٹنے کی آرزو کر رہے ہیں، تو آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینے کی محبت ہمارے دونوں میں بیسی ڈال دے جسے مکہ مکرمہ سے تم ہی یا اس سے بھی زیادہ اسے پروردگار یہاں کی آب و ہوا میں توانائی پیدا کر دے۔ یہاں کے مٹلو و صراج (مرد کا روبر) میں بہت عطا فرما اور یہاں کے بخار اور بیماری کو بدل کو حنفہ میں پیدا کر دے۔

**باب** بچوں کی عیادت کرنا۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عامر از ابو عثمان) اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ

۵۲۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي عَرَبٍ

عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَ

بِلَالٌ فَقَالَتْ قَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَيْتُ

كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ ثِيَابَهُ الْخَشْيَ يَقُولُ هـ

كُلُّ امْرِئٍ مُّصِيبٌ فِي أَهْلِهِ

وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شَيْءٍ لَّيَعْلَمُ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ هـ

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةً

بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرَّوْ جَلِيلٌ

وَهَلْ أَرَدَنْتُ مَاءَ مِيَاكِ حَجَّةٍ

وَهَلْ يَبْدُ مِنْ لِي مِثْلُهَا وَطُفِيلٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ

إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَسْأَلُ اللَّهَ

وَصَلِّحْهُمَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِهِمَا وَصَاحِبَيْهِمَا

أَنْقُلْ حُبَّهَا فَإِذَا جَعَلَهَا بِأَلْحَفِ حَفَةٍ

**باب** عیادتِ الصِّبِّانِ

۵۲۴۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ

لَمَّا شَامَا وَطُفِيلٌ وَدُونُ مَكَّةَ كَيْبَاطِيَاں ہیں ۱۳۰

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ  
أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ  
إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
سَعْدُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ خَضَعَتْ  
فَاشْهَدْنَا فَأُرْسِلَ إِلَيْهَا السَّلَامُ وَيَقُولُ  
إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ  
مُسَوًّى فَلَمْ تَحْسَبْ وَلِصَبْرٍ فَأُرْسِلَتْ تُقْسِمُ  
عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُنَا  
فَرَفَعَ النَّبِيُّ فِي حُجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَامَهُ وَنَفْسَهُ تَقَعَّقَهُمْ فَقَامَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَلْحَةَ  
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ  
فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ  
اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ -

ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو اس کے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

### بَابُ عِبَادَةِ الْأَعْرَابِ

۵۲۴۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابٍ يَتَوَدَّدُونَ  
قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ  
عَلَى أَعْرَابٍ يَتَوَدَّدُونَ قَالَ لَهُ لَا بَأْسَ ظُهُورُكُمْ أَنْشَأَ  
اللَّهُ قَالَ كَلَّتْ ظُهُورُكُمْ لَابْنِ هِي حَتَّى تَقُورُوا  
تَقُورُوا عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ تَزِيدُهُ الْفُجُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَعَمُ إِذَا -

(حضرت زینب علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے آپ کی خدمت میں کہلا  
بھیجا کہ میری بچی قریب الموت ہے لہذا تشریف لائیں اس وقت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں، سعید بن عبادہ اور  
ابی بن کعب رضی اللہ عنہم تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب  
میں سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو (چاہے) وہ لے  
جو چاہے دے لہذا ہر امر میں صبر بھی لازم ہے اور اللہ سے اُمید  
ثواب رکھنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر تشریف لانے  
کے لئے آدمی بھیجا، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ  
تھے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچے) بچی کو اٹھا کر  
آپ کی گود میں رکھا گیا (اس کا آخری وقت تھا) سانس اکھڑ  
رہی تھی، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو  
بھر آئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا  
کیسا؟ آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ  
اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ صرف ان

### بَابُ بَدْوِيَّوْنَ كِي بِيَارِ پُرسِ کرنا۔

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از خالد از عکرمہ)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے، آپ کا  
معمول تھا کہ جب کسی مرلین کی عیادت کرتے تو فرمایا کرتے کچھ  
فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ  
نے یہی فرمایا، وہ کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے!  
ہرگز اچھا نہیں ہوں گا، یہ تو ایک سخت بخار ہے جو مجھ بوڑھے کو  
قبر تک پہنچا کر رہے گا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہے۔



## باب ۳ عیادۃ المؤمنین

۵۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ مَنْ فَنَانَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمَ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِيهِ لَنَا حُضْرٌ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۳ إِذَا عَادَ مَرِيضًا

فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهُ بِمَجْمَعَةٍ

۵۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُوهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّاهُ بِمَجْمَعَةٍ لَيْسَ فَعْبَلُوا يَصْلُونَهُ قِيَامًا مَا قَامُوا لَيْسَ أَجْلِسُوا فَلَمَّا قَرَعَهُ قَالَ إِنَّ إِلَهًا مَلِيئُ تَمَرٍّ بِهِ فَإِذَا رَكْعَةً قَارَعُوا وَإِذَا رَفَعَهُ قَارَعُوا وَإِنْ صَلَّى حَالِيًّا فَصَلُّوا أَجْلِسُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَمِيدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

## باب ۳ مشرک کی بیمار پُرس کرنا۔

(از سلیمان بن حرب از محمد بن زید از ثابت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک بار وہ بیمار ہو گیا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا مسلمان ہو جا چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔

## باب ۳ کسی مریض کی عیادت کے لئے اگر جائیں

اور نماز کا وقت اگر آجائے اور مریض نماز پڑھائے۔

(از محمد بن ثنی از یحییٰ از ہشام از والدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے صحابہ کرام عیادت کے لئے گئے (نماز کا وقت آگیا) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ ماہی نے آخر وہ مسلمان ہو گیا یہ حدیث اوپر مذکور ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لایا کہ ثابت کیا کہ اپنے لوگوں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے۔ چہ جائیکہ غریب مسلمانوں کی۔ انھوں نے ہمارے زمانے میں معلوم نہیں کیا ہوا تھا کہ عیادت کی عیادت کو نہیں جانتے ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں عیادت اگر کرتے تھے تو اپنے برابر ملے دنیا داروں کی جن سے یہ دہشتہ ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کی تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے۔ مہمل کلام یہ کہ اللہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصیبت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا فریاد اسلوب میں کیا جاتا ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بونگ نہیں ہے اس پر شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے غم غایت اٹھال ہے کہ آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے ۱۹ اسلام کے معنی تو گردن رکھ دینے کے ہیں جسے عربی بالائی معنی اُفکرم دہیٰ شہد یعنی شریعت کے تمام احکام بدل و جان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا اٹھان دان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہوتا ہے ۱۲۔ یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصولاً مذکور ہے۔

لَا تَقُولُ فِيهِ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُو مَا  
صَلَّى صَلَّاهُ قَاعِدًا أَوَّلَ النَّاسِ خَلْفَهُ قِيَامًا -

### باب ۳۰ وضع اليد على المرفق

۵۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ  
أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا  
فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي  
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَا أَوْفَى  
لَهُ أَتْرُكُ إِلَّا ابْنَهُ قَاحِدَةً فَأَوْحَى بِيْلَتِي  
مَا لِي وَأَتْرُكُ الثَّلْثَ فَقَالَ لَأَقْلُتُ فَأَوْحَى  
بِالتَّصْفِ وَأَتْرُكُ التَّصْفَ قَالَ لَأَقْلُتُ فَأَوْحَى  
بِالثَّلْثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثَّلَاثِينَ قَالَ الثَّلْثُ  
وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي جَبْهَتِهِ ثُمَّ  
مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ  
اشْفِ سَعْدًا أَوْ أَتِمِّمْ لَهُ هَجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ  
أَجِدُ بُرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فَيَمَّا يَخَالُ إِلَى حَقِّ الشَّاعَةِ

یہ حدیث منسوخ ہے اس لئے کہ مرض وصال میں آخری نماز جو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی آپ بیٹھے تھے اور مجاہد کرم آپ کے پیچھے کھڑے تھے  
باب بیمار پر ہاتھ رکھنا۔

(از مکي بن ابراہیم از جید از عائشہ بنت سعد) سعد بن ابی  
وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مکے میں سخت بیمار ہو گیا رجب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع میں تشریف لے گئے تھے تو  
آپ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی  
میں مالدار ہوں اور ایک بچی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے  
آپ فرمایاں تو میں دو تہائی مال کی وصیت کر جاؤں (کہ وہ راہ  
خدا میں خرچ کیا جائے) اور ایک تہائی (بچی کے لئے) چھوڑ جاؤں  
آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت  
کر جاؤں آدھا بچی کے لئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں  
نے کہا اچھا تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لئے  
چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتے ہو تہائی  
بہت ہے، پھر آپ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ  
اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ سعد کو شفا دے اس کی ہجرت  
کو مکمل کر دے (مکہ میں اسے موت نہ دے جہاں سے ہجرت کی تھی) سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب بھی مجھے جب وہ تصور آتا ہے  
تو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے منہ پر محسوس کرتا ہوں۔

۵۲۴۰ - حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ  
الْحَرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مَسْعُودٍ وَخَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَاكَ فَمَسِسَتْهُ بِيَدِي فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَوُعَاكَ وَعُكَا شَدِيدًا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابراہیم بن نعیم از حارث بن سعید)  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کو سخت بخار تھا میں  
نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو جب بھی بخار آتا  
ہے تو بہت سخت آتا ہے! آپ نے فرمایا ہاں مجھے اتنا سخت  
بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے  
میں نے عرض کیا آپ کو ثواب بھی دگنا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں

إِنِّي أَوْعَاكَ كَمَا يُوَعَاكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ

ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يُصِيبُهُ أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهُ

لَهُ سِتِّينَ نَفْسًا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا -

**بَاب ۳ مَا يَقَالُ لِلرَّيْضِ**

وَمَا يُجِيبُ -

۵۲۵- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

مَرَضِهِ فَمَسَسْتُهُ وَهُوَ يُوَعَاكَ وَعَمَّا شَدِيدًا

فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوَعَاكَ وَعَمَّا شَدِيدًا أَوْ ذَلِكَ أَفْأَنَ

لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلٌ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ

أَذَى إِلَّا حَاطَتْ عَنْهُ خَطَايَا كَمَا تَحُاطُّ

وَرَقُ الشَّجَرِ -

۵۲۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعْزُودُهُ فَقَالَ لَأَبَاسُ

طُهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ كَلَّا بَلْ هُنَّ كَقُورٍ

عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ كَمَا تَزِيدُهُ الْقَبِيرُ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّرَ إِذَا -

بعد ازاں فرمایا کسی بھی مسلمان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت

اپنے پتے جھاڑتا ہے

**باب** بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا

جواب دینا -

(از قبیلہ از سفیان از اعمش از ابراہیم تیمی از وارث بن

سویہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے عرض کیا آپ کو بہت

سخت بخار ہوا کرتا ہے، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ

کو یہ منظور ہے کہ آپ کو دگنا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس

مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے

ہیں جیسے (خسراں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں -

(از اسحاق از خالد ابن عبد اللہ از خالد از عکرمہ) ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص

کے پاس اس کی عیادت کے لئے گئے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں

انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے وہ کہنے لگا حضور! یہ تو بوڑھے کا

بڑے جوش والا بخار ہے جو اسے قبر تک پہنچائے گا آپ نے

فرمایا اچھا تو اس طرح ہوگا (یعنی موت آئے گی)



وَأَبْتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَفُّ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدْ جَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَهْرَةِ أَنْ يُتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ -

کی وجہ سے اس نے یہ بیہودہ مظاہرہ کیا ہے۔

۵۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هُوَيْنٍ الْمُشَكِّكِ رَعْنُ جَابِرٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِي أَكْبَبُ بَعْلٍ وَلَا يَرْذُونُ -

بَاب ۳ قَوْلُ لَمَرِضٍ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَارِئُ سَاةٍ أَوْ ائْتَدِي الْوَجْعَ وَقَوْلُ يَتُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسْتَحْيِي الْمُسْرُو أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ -

۵۲۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

خاموش ہو گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے (وہ قبیلہ خزرج کے رئیس تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبد اللہ بن ابی کی باتیں نہیں سُنیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! درگزر فرمائیے۔ اللہ نے جو آپ کو دیا ہے وہ دے ہی دیا (کہ آپ کو ہمارا آقا و مولیٰ بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے اس

شہر کی آبادی نے یہ جہاں تھا کہ عبد اللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر تاج بادشاہت اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو منظور نہ تھا۔ آپ سچا دین لے کر تشریف لائے۔ اب چونکہ ان کی تجویز موقوف ہو گئی تو وہ (حد کی آگ سے) جل گیا ہے۔ اسی حد کی وجہ سے اس نے یہ بیہودہ مظاہرہ کیا ہے۔

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرض میں عیادت کے لیے تشریف لائے اس وقت آپ خجریا گھوڑے پر سوار نہ تھے (بلکہ پیادہ تشریف لائے)۔

باب بیمار یوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں، سر پھٹ رہا ہے، سخت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

(از قبیلہ از سفیان از ابی نجیح و ایوب از مجاہد از

لہ اس نے کسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ۱۲ منہ ۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم ملاحظہ فرمائیے سُننے کے ایسا کہنے سے آپ نے عبد اللہ کا قصور ماف کر دیا اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نہ وہ وہ شرارتیں کی ہیں کہ خدا کی پناہ جنگِ احد میں عینِ وقت پہلے ساتھیوں کو لے کر بھاگ گیا حضرت عائشہؓ پر سخت طوفان بگایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذی کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیکن جو جن الا عزمنا الا ذی لکرت آپ نے اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ چشم پوشی کی مردود کر دیا تو اس سے جہان سے پر تشریف لے گئے ناز ادا کی اپنا کرتے اس کو پہنچا یا قدرت رکھ کر ایسا اخلاق بجز پیغمبر کے اور کوئی کر سکتا ہے اگر آپ ذرا اشارہ فرماتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے مرادیتے خود اس کا بیٹا جو پاکستانی باپ کا سر کاٹ لائے یہ مستعد تھا ۱۴ منہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُحْيَى وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ وَ  
مَرْثِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَدُ  
تَحْتَ الْعِدْرِ فَقَالَ أَيُّوبُ ذِكُّكَ هُوَ أَمْرٌ رَأْسُكَ  
قُلْتُ نَعَمْ قَدْ عَا الْحَلَّاقُ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَ نِيْلَةَ

فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے)

۵۲۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو  
زَكَرِيَّا قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ يِلَالٍ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ كَعْبٍ  
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا سَاهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ  
فَأَسْتَغْفِرُ لَكَ وَأَدْعُوكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ  
وَأُحْكِيَا هُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا ظَنَّاكَ لِحُبِّ مَوْتِي  
وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتُ أَخِرُ يَوْمِيكَ مَعْرَسًا  
بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَأَنَا سَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ  
أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي جُبَيْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْبُدُ  
أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَمْتَنِي الْمُتَمَتُّونَ ثُمَّ  
قُلْتُ يَا أَبَى اللَّهِ وَكَدَّ فَعَمَّ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْعُمُ  
اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ -

(اسکی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابو جابر کے سوال) کوئی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ کسی دوسرے کی خلافت قبول کریں گے۔

۵۲۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ میری  
طرف سے ہوا اس وقت میں ہانڈی پکار رہا تھا آپ نے فرمایا  
کیا تمہیں جوئیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے  
مائی کو بلوا کر میرے سر کے بال منڈوا دئے اور آپ نے مجھے

(از یحییٰ بن یحییٰ ابو زکریا از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن  
سعید) قاسم بن محمد کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کے  
سر میں درو تھا وہ) کہہ رہیں تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مجھے کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں  
مر جائے گی میں تیرے لئے دعا واستغفار کروں گا، تب وہ کہنے  
لگیں ہائے مصیبت اللہ کی قسم آپ میری موت چاہتے ہیں میرے  
مرنے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا) آپ تو اسی دن شام کو اپنی دوسری  
بیویوں کے ساتھ شب باش ہوں گے آپ نے فرمایا یہ بات  
نہیں تیری بیماری کیلئے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر  
عائشہ! دیکھ میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی کو بھیج کر صدیق اکبر رضی  
اور ان کے بیٹے عبدالرحمان کو بلا بھیجوں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
کو اپنا جانشین کر جاؤں، ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے  
کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنے والے  
کسی اور بات کی آرزو کریں (میں خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے عجیب) کہا

(از موسیٰ از عبدالعزیز بن مسلم از سلیمان از ابراہیم تیمی از

۵۲۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

لہ جو میں میرے سب سے بڑے گروہ میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا مسلمانوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بن لیا گوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف دھڑک سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا  
جانشین نہیں کیا تھا مگر منشا کے خدا ہی ہی تھا کہ ابوبکر خلیفہ ہوں ان کے بعد عثمان بن عفان کے بعد علی رضی اللہ عنہ وہ پورا ہوا اللہ کو فی اللہ من ۱۴ منہ ۱۵ منہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَاكَ فَمَسَسْتُ فَقُلْتُ إِنَّكَ كَتُوعَاكَ وَعُكَا شَدِيدًا قَالَ أَجَلُ كَمَا يُوعَاكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا لَحَظُ الشَّجَرَةِ وَرَقُهَا.

۵۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ قَاهِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ فِيَّ زَمَنَ حَجَّهِ الْوُدَاعِ فَقُلْتُ بَلِّغْ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَا لِي قَالَ لَا قُلْتُ بِالْقَطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ الثَّلْثُ قَالَ الثَّلْثُ كَيْفَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تَنْفَعَكَ نَفَقَةٌ تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي ذِمَّتِكَ بِيَوْمِ يَوْمِي

حارث بن سوید) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سخت بخار تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا آپ کو (ورہیشہ) بہت سخت بخار آیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے (ورہیشہ) کے برابر بخار آتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو حضور کو (ورہیشہ) جبر بھی ملے گا؟ فرمایا (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے بیماری کی یا اور کچھ تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں (رگناہ) اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ از زہری از عامر بن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے جب میں حجۃ الوداع کے موقع پر سخت بیمار ہو گیا میں نے عرض کیا حضور! میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپ دیکھ لے رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں، میری وارث بس ایک لڑکی ہے، میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا ہاں مگر تہائی بھی زیادہ ہے، بات یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں نادار چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھرے، اللہ کے لئے تو جو خرچ کرے گا اس پر سب خیرات ہی کا ثواب ملے گا، حتیٰ کہ اس رقم پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

لہ کیونکہ انہما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جو روپوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اُس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لئے سوئے کرات کو تہجد اور عبادت کے لئے اٹھ کھلے اس لئے کھائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لئے کثرت کرے کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا پینا سونا کثرت کرنا سب عبادت صحیح عبادت ہو گا ۱۲ منہ

## کتاب ۳۰۱ قولہ فیہ من قولہ

عفی

۵۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ وَهْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَفِرَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ

رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا

لَا تَقْرَأُوهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ يَا نَبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَ

عِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حُسْبُنَا كِتَابَ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ

أَهْلُ الْبَيْتِ فَخْتَمَهُمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ

قَرَبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كِتَابًا لَنْ تَقْرَأُوهُ أَبَدًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا

قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

فَتَحَنَّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الزَّرِّيَّةَ كُلَّ

الزَّرِّيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ

مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطِمْهُمْ۔

## باب بیمار کا لوگوں سے یہ کہنا تم میرے

پاس سے چلے جاؤ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر)

دوسری سند (عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از

معمر از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ

عینہما کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت

آیا تو اس وقت گھر میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں حضرت

عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آؤ میں تمہارے لئے وصیت نامہ لکھوں جس کے بعد تم

گمراہ نہ ہو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (حاضرین سے کہنے

لگے آپ پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس

کل کرنے کے لئے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے، ہم لوگوں

کو اللہ کی کتاب کافی ہے، گھر میں اس وقت جو لوگ موجود تھے

ان کی مختلف آراء تھیں اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا لکھنے کا سامان

لاؤ آپ ایک وصیت نامہ لکھوادیں گے جس کے بعد تم گمراہ

نہ ہو گے اور بعض حضرات عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہوئے یہ

آپ کے پاس جب بہت بدمزگی اور اختلاف ہونے لگا تو آپ

نے فرمایا چلو اٹھ جاؤ۔

(راوی حدیث) عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ

عینہما یہ حدیث بیان کر کے کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس

کہ ان لوگوں کے اختلاف رائے اور شور نے آنحضرت کو

وصیت نامہ نہ لکھولنے دیا۔

عہ معلوم ہوتا ہے کہ غالب اور بھاری اکثریت صحابہ اور اہل بیت اور اہل خانہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لئے سے متفق تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اور تکلیف کی شدت سے اور کسی کو گمان تک نہیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض الموت ہے اور یہ محبت جانشین کا فطری تقاضا ہے کہ میری دلگیری اور آرام کی خاطر ایسے پر فعل سے احتراز کرتے ہیں جس سے مرہق کو کچھ کم ذہنی پریشانی اور جملہ کی کلفت ہو اس کی بات کو مؤخر (بقیہ صفحہ ۱۰۲)



**باب ۳۱۶** مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ  
الْمُرْتَضِ لِيُدْخِلَهُ

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ

الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّامِيَّ يَقُولُ ذَهَبَتْ

بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِ أَخِي وَهُوَ فَتْمٌ لَا يُحِبُّ

وَدَّ عَالِي بَالٍ بَرَكَةٍ كُفِّرَ كُفْرًا فَتَضَرَّبْتُ مِنْ

وَضْرُوعِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَنَرْتُ إِلَى

خَاتَمِ النَّبَوَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

**باب ۳۱۷** نَهَى مَنِ الْمُرْتَضِ

الْمُوتِ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُقَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ

ابْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقْتُلَيْنِ أَحَدًا كُمُ الْمَوْتِ مِنْ ضَرْبٍ أَصَابَهُ

فَإِنْ كَانَ لَا بَدَّ فَإِلَّا خَلِيقًا لِلَّهِ مِمَّا أَحْيَيْنِي

**باب** بیمار بچے کو کسی بزرگ کے پاس لے  
جانا تاکہ اس کی موت کے لیے دعا کریں۔

داز ابراہیم بن حمزہ از حاتم ابن اسماعیل از جعفر (سائب

بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے تھے میری خالہ مجھے (بچپن میں) آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کی میرا بھانجا بیمار

ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت کی پھر

آپ نے وضو کیا آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں نے پیا اور

آپ کی پشت مبارک کے پیچھے جا کر دونوں شانوں کے درمیان

مہر نبوت دیکھی جیسے چپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔

**باب** بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔

(از آدم از شعبہ از ثابت بنانی) حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت

کی آرزو نہ کرنا چاہیے، اگر ایسی ہی مجبوری ہو (آدمی سے)

نہ رہا جائے تو یوں دعا کرے یا اللہ زندگی جب تک میرے لئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) رکھتے ہیں یہاں کچھ غرض مخالفت نہیں ہوتی چنانچہ یہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا کٹھن کی نیت اور زیادہ نہ تھا بلکہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو قلبی سکون اور تسلی دینا مقصود تھا جس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی عرض سے وفات پا گئے تو یہی حضرت عمرؓ تھے جن کو حضورؐ کی

وفات پر یقین ہی نہ آیا اور نماز تکلی کر کے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور لوہانہ دایہ کا ہاتھ لٹکے کہ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا لفظ زبان سے نکالے گا میں اس

کی گردن اڑا دوں گا۔ حالات و واقعات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی بات پر راضی ہوئے اور دوبارہ تین دن تک زندہ رہنے کے باوجود حکم نہیں دیا کہ

لاؤ اغوا اور قہر تم کو کھمراہوں اور مشیت ایزدی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھی اور یہی معلوم ہوا کہ آپؐ کا کھمراہی سے لے کر کھنے کا مقصد لا افعلو العبدہ کی وجہ سے تھا لیکن

صحابہ نے پیشانی ایمان کا اظہار کیا۔ حبیبنا کتا لب اللہ کہہ دیا تو آپؐ بھی مطمئن ہو گئے

مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَقَّيْ زَادَ اَكَانَتْ  
الْوَقَاةُ خَيْرًا لِّي -

۵۲۶۳۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَلِيسِ بْنِ اَحْزَابٍ  
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَتَّابٍ تَعُوذُهُ وَقَدْ اَكْتَوَى  
سَبْعَ كِتَابٍ فَقَالَ اَنْتَ اَصْحَابُنَا الَّذِيْنَ  
سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا وَارْتَا  
اَصْبَنَا مَا لَا يَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا اِلَّا التَّوَابُ وَ  
لَوْلَا اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا  
اَنْ نَدْعُو بِاَمَوْتٍ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ  
مَرَّةً اُخْرَى وَهُوَ يَنْبِي حَاطِطًا لَهُ فَقَالَ اِنَّ  
السُّلَيْمَ دُوْجَرِي كُلَّ شَيْءٍ يَنْفِقُهُ اِلَّا فِي  
شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا الْبَرَابِ -

۵۲۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ  
اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي  
اَبُو عُبَيْدٍ قَوْلِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنْتَ  
اَنَا هُوَ يَرَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا اَعْمَلُهُ  
اَبْحَثَةً قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا  
وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَّخِذَ فِي اللهِ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ  
فَسَيَرُ دُوْا وَقَارِبُوْا وَلَا يَمَيُّزُ اَحَدُكُمْ

بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لئے بہتر ہو تو مجھے اٹھا  
لے۔

(از آدم از شعبہ از اسماعیل بن ابی خالد) قیس بن ابی  
حازم کہتے ہیں ہم لوگ خباب بن ارت رضی اللہ عنہما کی عیادت  
کے لئے گئے، انہوں نے سات جگہ اپنا جسم داغنا تھا وہ کہنے  
لگے کہ ہمارے ساتھی جو اس دنیا سے اٹھ چکے ان کے اعمال کو  
یہ دنیا کچھ بھی کم نہ کر سکی (کیونکہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے)  
اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اسے خسرچ کرنے کے  
لئے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پایا اور اگر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا  
تو میں موت کی دعا کرتا بھر ہم دوبارہ خباب رضی اللہ عنہ کے  
پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو نہ خرچ میں ٹول ملتا  
ہے مگر اس (مخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا ہے

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از ابو عبیدہ غلام عبد الرحمن  
بن عوف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل  
بہشت میں نہیں لے جائے گا بلکہ اللہ کا فضل و کرم اور اس کی  
رحمت و درکار ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے  
اعمال بھی! آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مگر یہ کہ اللہ  
اپنا فضل و رحمت کرے، جب یہ حقیقت ہے تو جو اعمال کرو وہ  
اخلاص سے کرو، اور اعتدال سے مخت کرو۔ اور تم میں

لہ یعنی مردت سے زیادہ بے فائدہ عمارتیں بنوانے میں ۱۲ سالہ کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ۱۲ منہ سنت کے مطابق کو کھینچا  
ہی ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے بچہ چندی روز میں جھک کر چھوٹے دے سچان اللہ کی حمد و تعظیم ہے جو کوئی وہ ذکر چلتا ہے وہ مگر پڑنا ہے سنت کے  
مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدہ اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نہیں سکتا آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر پڑھ سکے تو مات کو کسی وقت  
اٹھ کر تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دو کھڑے دو نماز تہجد پڑھے اور صبح بخاری کے دو چار روق دیکھ لیا کرے بس اتنی  
عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو نکوۃ دے اور حج کرے۔

الْمَوْتِ أَمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ أَنْ يُؤَدَّ أَدْحَاوًا  
وَأَمَّا مُبِينًا فَلَعَلَّهٗ أَنْ يُسْتَتَبَّحَ -

۵۲۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ  
عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْنِنِي  
وَارْحَنِي وَاجْعَلْنِي بِالرَّفِيقِ -

باب ۳ دُعَاءُ الْعَائِدِ  
لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بَدْتُ  
سَعْدَ عَنْ أَبِيهَا اللَّهُمَّ اشْفِ  
سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

دعا کی یا اللہ سعد رض کو تندرست کر دے۔

۵۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَآَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
آتَى مَرِيضًا أَوْ رَأَى فِيهِ قَالَ أَذْهَبَ النَّبَاسُ  
رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ  
إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا قَالِ  
عَمْرُو بْنُ أَبِي قَلَيْسٍ وَابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ طَهْمَانَ

سے کوئی شخص بھی موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیک ہے تو اور نیکیاں کرے گا اور  
اگر بد ہے تو (بھی زندہ رہنے میں) یہ اُمید ہے کہ شاید وہ توبہ کر لے۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابوالاسامہ از ہشام از عباد بن عبد اللہ  
بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
(مرض وصال میں) میرے ساتھ سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور  
فرما رہے تھے یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے اچھے رفیقوں  
(فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ رکھ دے۔

باب عیادت کرنے والا مریض کے لئے کیا  
دعا کرے؟۔

عائشہ بنت سعد اپنے والد (سعد بن ابی  
وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں

از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از منصور از ابراہیم از  
مسروق) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس جاتے یا بیمار  
آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یوں دعا کرتے پر درگاہ لوگوں  
کی بیماری دور کر دے، شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا  
نہیں، تو ہی شفا دینے والا ہے، ایسی شفا دے کہ کوئی بیمار  
نہ رہے۔

عمر بن ابی قیس و ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ منصور از ابراہیم

امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لئے لائے کہ موت کی آرزو نہ کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت  
بالکل سر پر آن کھڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرتے ہی میں اس وقت دعا کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی سحان اللہ پر درگاہ  
جل شانہ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبر جو ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر ۱۲ منہ ۱۲ عمرو بن ابی قیس  
کی روایت کو ابوالعباس بن ابی نجیح نے اپنے فوائد میں اور ابراہیم بن طہمان کی روایت کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَابْنِ أَبِي النَّظْمِ إِذَا أَتَى  
بِالْمَرِيضِ وَقَالَ جَوْدٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي النَّظْمِ  
وَحَدَّثَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا -

## باب ۳۰۹ وُضُوءُ الْعَالِدِ

لِلْمَرِيضِ -

۵۲۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَا مَرِيضٌ فَوَضَّأَ وَهَبَ عَلَيَّ أَوْ قَالَ مَضْبُورًا  
عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرْتَفِعُ إِلَّا كَلَالَةً  
فَكَيْفَ الْمِيْرَاتُ فَأَنْزَلَتْ إِلَيْهِ الْفَرَائِضُ  
بَابُ ۳۰۲ مَنْ دَعَا يَرْفَعُ

الْوَبَاءُ وَالْحُمَّى -

۵۲۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَتَأْقِدَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَا أَبُوبَكْرٍ وَيَلَا لَ  
قَالَتْ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتَ  
كَيْفَ تَجِدُ لَوْ يَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُ لَوْ قَالَتْ  
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ تِلْكَ الْحُمَّى يَقُولُ ه  
كُلُّ أَمْرٍ مُصْطَبِحٌ فِي أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَرِّهِ لَتَعْلَمَ

وَكَانَ يَلَا لَ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ يَرَفَعُ عَقْدَةً

اور ابو النظم اس حدیث میں یوں روایت کیا کہ جب بیمار آپ  
کے پاس لایا جاتا۔ جریر بن عبد الحمید نے بحوالہ منصور از ابو النظم (متنہا  
بغیر ابرہیم) یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے  
باب مریض کے لئے عیادت کرنے والے  
کا وضو کرنا۔

(از محمد بن بشار از عنذر از شعبہ از محمد بن منکدر) حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مجھے دیکھنے کے لئے تشریف لائے میں بیمار (بے ہوش پڑا تھا)  
آپ نے وضو کر کے مستعمل پانی میرے اوپر ڈال دیا یا ڈال دینے  
کا حکم دیا چنانچہ مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلاہوں  
(جس کی کوئی اولاد نہ ہو) میرے ترکے میں کیسے تقسیم ہوگی۔ اس  
وقت آیت فرائض نازل ہوئی۔

## باب دبایا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از والدش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو ایک بار ابو بکر رضی  
اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس  
(عیادت کے لئے) گئی۔ (والد صاحب سے) کہا ابا جان آپ کی  
طبیعت کیسی ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ سے کہا، بلال! کیسی طبیعت  
ہے آپ کی؟ کہتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے  
ترجمہ۔ ہر آدمی صبح کو اپنے گھروالوں میں اٹھتا ہے  
حالانکہ موت اس کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ  
قریب ہے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بخار اترتے

فَيَقُولُ هـ

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَيْتَنَ لَيْلَةً  
يَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرَّ وَجَدِيلٌ  
وَهَلْ أَرَدَنُ يَوْمًا مَيَّاهَ مَجِيئَةٍ  
وَهَلْ تَبَدُّونَ لِي شَامَةً وَطِفْلٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ  
وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَاعِهَا وَمَدِّهَا  
وَأَنْقُلْ جَسَاهَا قَا جَعَلَهَا بِأَلْحَقِّفَةِ-

وقت خوب بلند آواز سے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

ترجمہ کیا ہی بہتر ہوتا کہ میں اذخر اور جلیل کی وادیوں میں  
رات بسر کرتا۔ کیا کوئی دن ہوگا کہ میں مجنوں کے شبوں  
پر اتر سکوں گا۔ اور شامہ اور طفیل نہروں کی  
زیارت نصیب ہو سکے گی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (میں انکے حالات دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ذکر کیا تو آپ نے یہ دعا فرمائی اے الہی!  
مدینے سے بھی ہمیں ویسی ہی محبت عطا کر جیسے مکہ سے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ  
اور مدینے کی آب و ہوا کو محبت بخش بنا دے اور اس کے صانع و مدبر الین دین  
تجارت میں برکت نصیب فرما، وہاں کی بیماری جحفہ میں منتقل کر دے بلکہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم الے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الطب

بَاب ۳۰۲ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ  
دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً-

۵۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً-

بَاب ۳۰۳ هَلْ مَيِّتٌ أَوْ لَزَجٌ  
الْمَرْأَةُ أَوْ الْمَرْأَةُ الرَّجُلِ-

## کتاب دوا علاج کے بیان میں

بَاب اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نازل  
نہیں کی جس کی دوا نازل نہ کی ہو۔

(از محمد بن ثنی از ابو احمد زبیری از عمر بن سعید بن ابی حنین  
از عطاء بن ابی رباح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی  
بیماری نازل نہیں کی جس کی دوا نازل نہ کی ہو

بَاب مرد و عورت کی دوا کر سکتا ہے عورت  
مرد کی دوا کر سکتی ہے۔

لے یہ دعا آپ کی قبول ہوئی مدینہ کی ہوا عمدہ ترین ہو گئی اور صحرا اب تک بدبو والی میں نہیں رہے جن دن کا پانی پیا جائے گا یا ۲۱ منہ مکہ مگر آدمی کو بہت سی دوائیں معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ

۵۲۶۹- حَدَّثَنَا مُسْعِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَظَّظِ عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثَّانٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مَعْوَدٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَعْرِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَقَى الْقَوْمَ وَنَحْنُ مَعَهُمْ وَنَرُدُّ الْقِتْلَةَ وَالْجُحَى إِلَى الْمَدِينَةِ

### بَابُ الشِّفَاءِ فِي ثَلَاثِ

۵۲۷۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُبَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ شَرِبَ لَبَنٌ عَسَلٍ وَتَطَرَّطَ مَحْجَمٌ وَكَتَبَتْ خَارِجًا أَمَّا أُمِّي عَنْ أَبِي كَيْسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُسَيْنِيُّ عَنْ كَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْمَحْجَمِ

۵۲۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَرِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُبَّاعٍ عَنْ سَالِمِ الْأَفْطُسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

از قتیبہ بن سعید از بشر بن فضل از خالد بن زکوان) ربیع بنت معوذ بن غفر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہتے، مجاہدین کو پانی پلاتے، انکی خدمت کرتے (کھانا وغیرہ تیار کر دیتے) مقتول اور مجروح لوگوں کو لے کر مدینے میں آتے یہ

### بَابُ تَيْنِ حِزْبِ فِي الشِّفَاءِ

از حسین از احمد بن منیع از مروان بن شجاع از سالم افطس از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین چیزوں میں شفا ہے (۱) شہد پینے میں (۲) پچھنے لگوانے میں (۳) آگ سے داغنے میں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کو داغ سے منع کرتا ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو مرفوع کیا اور قس نے اسے بحوالہ لیث از مجاہد از ابن عباس رضی اللہ عنہما از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اس میں صرف شہد پینے اور پچھنے لگوانے کا ذکر ہے۔

(از محمد بن عبد الرحیم از سرج بن یونس ابوالمارث از مروان بن شجاع از سالم افطس از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے (۱) پچھنے لگوانے

لہ مسلمانوں اور کچھ تو وہ قوم ہو کہ ہماری عورتیں بھی جہاں جا یا کرتیں مجاہدین کے کام کا جو خدمت وغیرہ علاج مال و کلام کیا کرتیں ضرورت ہوتی تو ہتھیار لے کر کا فزون سے مقابلہ بھی کرتیں عورتیں از رو کی بہادری مشہور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تر اور تلوار سے مارا شمشیر کی طرح حملہ کرتیں صفیہ بنت عبد المطلب گزے کمری قرظہ کے پیو کہ مالدے کے لئے استعداد ہوئیں یا ب تہیائے مہر و ل کا یہ حال ہے کہ کوپ بندوق کی آواز سننے ہی یا تلوار کی چمک دیکھتے ہی اسان خلافت ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی ظاہر کہ شری پر وہ صرف آدمی قہدے کہ عورت اپنے اعضا بن کا چھپانہ غیر محرم سے فرض ہے چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر کے باہر نکلے تو حجاب کا ایک جزو یعنی ہوا و عیلت کی دھا کرے کہ حدیث میں ابھرت مذکور ہیں لیکن قیاس کیا گیا ہے دوسرے جزو پر غلطی نے کہا عورت جب مژگا دوا علاج کرے گی تو اگر مرد محرم ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر غیر محرم ہے جب بھی ضرورت کے وقت ہوا و عیلت استیج چھونا یا دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ نماز تشریحی ہے یعنی بے ضرورت شدید داغ نہ دینا چاہئے کیونکہ اس میں بعض کو بہت تکلیف ہے دوسرے انکا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منہ ۱۱ یہ حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے جب کسی داسے فائدہ نہ ہو اس وقت دیں جیسے دوسری حدیث میں ہے آخری دوا داغ دینا ہے کہتے ہیں طاعون کی برائی میں داغ دینا بخیر فیہ ہے جہاں دم نمود اس کو فوراً آگ سے جلادینا چاہئے مگر میں اکثر طاعون کے لعین داغ دینے سے بچ گئے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ہناز نے وصف کیا ۱۲ منہ ۱۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةٍ  
مَحْجُورٍ وَخَرَبَةٍ عَسَلٍ أَوْ كَيْتٍ بَنَارٍ فَأَمَّا الشَّيْءُ  
عَنِ الْكَيْتِ -

**باب ۳۰۲۳ الداء بالعسل**

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

۵۲۴۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِي عَرَبٍ  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعِجِبُهُ الْحُلُوقُ وَالْعَسَلُ -

۵۲۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْعَسَلِ عَنْ عَصَمِ بْنِ عُمَرَ  
ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي  
شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ فَبِهِ شَرْطَةٌ فَهَجِّمُوا  
شَرْبَةَ عَسَلٍ أَوْ لَدَّةً بَنَارٍ تَوَفَّقِ الدَّاءُ وَ  
مَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتُوبَ -

۵۲۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ  
رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرِنِي  
يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ آتَى

(۲) شہد پینے (۳) آگ سے داغ دینے میں۔ اور میں اپنی  
امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

**باب شہد کے ذریعے علاج کرنا۔**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے

از علی بن عبد اللہ از ابو اسامہ از ہشام از والدہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا  
اور شہد پسند تھا۔

از ابو نعیم از عبد الرحمن ابن غیل از عاصم بن عمر بن

قتادہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر  
تمہاری کسی دوا میں فائدہ ہے تو وہ ان دواؤں میں ہے (۱)  
پچھنے لگو انے (۲) شہد پینے (۳) داغ لگوانے میں ہے جب  
یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا۔ اور میں داغ دینا پسند  
نہیں کرتا۔

از عیاش بن ولید از عبد الاعلی از سعید از قتادہ از

ابو المتوکل ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک  
شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے  
بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا آپ نے فرمایا اسے شہد پلاوے  
وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد پلانے سے تو بہت

لے شہد بڑی عمدہ دوا اور غذا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکالا کہ پسند آنا عام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو۔ شہد بلغم نکالتا ہے  
اور اس کا مشرب اہل ارض بارہ میں بہت مفید ہے غالباً شہد آنکھوں میں لگانا بھارت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اسی طرح اس میں  
سیکنکڑوں فائدے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی بلا ضرورت ورنہ ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو داغ دینے سے منع کیا ۱۴ منہ





صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا أَقْبَلَمَ  
الْحَسَنَ فَقَالَ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ يَحْدِثْ قُتَيْبٌ.

کو دیکھا تھا دہیاس کے مائے) بد بخت اپنی زبان سے زمین چاٹ رہا  
تھا حتیٰ کہ مر گیا۔ سلام بن مسکین سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے یہ  
الطالع ملی کہ حجاج بن یوسف نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھ سے وہ سخت سزا بیان کرو جو آنحضرتؐ نے کسی کو دی ہو انہوں نے  
یہ حدیث بیان کی۔ واقعہ حضرت حسن بصری کو معلوم ہوا کہ حضرت انسؓ نے حجاج کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے کہا کاش وہ اسے بیان نہ کرتے تو اچھا ہوتا

## باب ۳۲۲ الداء آء بأحوال

الإبیل۔

۵۲۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّ نَاسًا اجْتَمَعُوا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا  
بِإِخْوِهِمْ فِي الْإِبِلِ فَيَشْرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَ  
أَبْوَالِهَا فَلَحَقُوا بِإِخْوِهِمْ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا  
وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا  
الرَّاحِيَّ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَلَبَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَخَرَّجَهُمْ  
فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّاهُمْ عَلَيْهِمْ  
قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَ ثِقَفُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ  
ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

## باب ۳۲۳ الْحَبْكَةُ السُّودَاءُ

۵۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

## باب اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ مدینہ میں چند لوگوں کو ہونا موافق آئی تو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا تم اونٹ کے چرواہے کے پاس  
چلے جاؤ اور وہاں جا کر (اونٹوں میں رہو) ان کا دودھ اور پیشاب  
پیتو وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جب اچھے بھلے  
ہو گئے تو چرواہے کو جان سے مار کر اونٹ بھی سیٹکالے گئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپؐ نے ان کے تعاقب میں روانہ  
کیا وہ ان سب کو رپکڑ کر آپؐ کے پاس لائے آپؐ نے ان کے  
ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی۔  
قتادہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن سیرین رحمۃ اللہ نے بیان کیا  
کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ڈاکہ اور زہری کی سزا قرآن  
میں نازل نہیں ہوئی تھی۔

## باب کلونجی کا بیان۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از عبید اللہ از اسرائیل از منصور)  
خالد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم کسی (سفر میں) روانہ ہوئے

کہ کیونکہ وہ کج بخت ناحق بھی لوگوں کو ایسی سخت سزا نہیں دیتا شروع کر دے گا اور کہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں چنانچہ قسمتی سے ایسا ہی ہوا  
کہ حجاج نے یہ حدیث سننے ہی منبر پر خطبہ سنایا اور کہنے لگا انسؓ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹنے آنکھیں پھوڑیں بھی ایسی ہی  
سزا میں کیوں نہ دیں۔ اسے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت قصور پر یہ سخت سزا دیں یہ تو عین عدل و انصاف تھا بقول شخصے کنونی بابل انہوں نے چاہا  
کہ بکران بجائے نیکہ مردان۔ اور نہ تو ناحق نہ خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کے قتل کرے گا تو اور زیادہ دوزخ میں جلیے گا پھر کو اس حدیث  
سے سند لینا کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ معلوم ہوا دوا کے لئے حلال جانور کا پیشاب پینا درست ہے ۱۲ منہ ۱۲ کلو وزن جا کر بولیں سواروں کے ساتھ ۱۲ منہ

إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْيَمْرِ فَمَرَضَ فِي  
الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَكَادَهُ  
ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْحَبَّةُ  
السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْتَفَوْا  
ثُمَّ أَقْطَرُوا وَهِيَ فِي آفَنِهِ بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي  
هَذَا الْحَبَابِ وَفِي هَذَا الْحَبَابِ فَاتَتْ  
عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةُ  
السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ  
قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ -

۵۲۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مُسْلَبٍ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّكَ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ  
السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ  
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ  
السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ -

**باب ۳۰۲۸ التَّلبينة للبرص**

دودھ میں آم ملا کر تیار کیا جاتا ہے،

۵۲۷۹ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوَسًى أَخْبَرَنَا

ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ راستہ میں بیمار ہو گیا جب  
ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی رہا تھا عبد اللہ  
بن محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر اس کی عیادت کیلئے آئے کہنے  
لگے یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو، اس کے پانچ یا سات دانے  
لے کر پیو اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے اس نتھنے میں  
چند قطرے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان  
کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے  
یہ کالا دانہ سوائے سام کے ہر بیماری کی دوا ہے۔ خالد بن سعد  
نے کہا سام کیا چیز ہے؟ عبد اللہ نے کہا موت!

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ و  
سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سوائے سام کے  
کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے۔  
ابن شہاب کہتے ہیں سام سے مراد موت اور کالے دانے  
سے کلونجی مراد ہے

**باب بیمار کو تلبینہ پلانا دتلبینہ شہد اور**

از جہان بن موسیٰ از عبد اللہ از یونس بن یزید از عقیل

لہ یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے لئے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو نہ کام کی بیماری ہوگی اس میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر کرک  
میں ٹپکانا بہت مفید ہے اس کے سوا کلونجی میں بٹھے فوائد ہیں جو طب کی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ دوا کوئی دوا استعمال نہیں  
کرتے تھے جہاں کوئی شرکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھائی اور اللہ ان کو شفا بخش دیا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرْيُومِ وَالْمَحْزُونِ عَلَى أَلْفَاكٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَ نِعْمَ قَوْلُ الْمَرْيُومِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحَزَنِ.

۵۲۸۰ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِضُ النَّافِعُ.

### بَابُ ۳۰۲ السَّعُوطِ

۵۲۸۱ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَّ.

### بَابُ ۳۰۳ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ

الْهِنْدِيُّ الْجُبِّيُّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ مِثْلُ كَشِطَتْ وَقَشِطَتْ نَزَعَتْ وَقَوَّأَ عَبْدُ اللَّهِ قَشِطَتْ.

(قاف ہی سے) پڑھا ہے۔

۵۲۸۲ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَالْأَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ

از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتی تھیں، اسی طرح اس شخص کو جسے کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کبھی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کر دیتا ہے۔

(از عروہ بن ابی المفراء از علی بن مسہر از ہشام از والرش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں گو وہ بیمار کو ناپسند ہوتا ہے مگر اسے فائدہ دیتا ہے۔

### باب ناک میں دوا کا استعمال۔

(از مطی بن اسد از وہیب از ابن طاووس از والرش) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگو اگر حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا استعمال فرمائی۔

### باب قسط ہندی اور قسط بحری ناک میں

استعمال کرنا۔ کشت بھی اسی کو کہتے ہیں جیسے کافور کو مافور بھی کہتے ہیں۔ قرآن میں کشت کو قشطت بھی پڑھتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قشطت

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از زہری از عبید اللہ) ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی کا استعمال ضرور کرو، یہ سات بیماریوں میں مفید ہے، حلق کی درم

(یعنی خناق) میں اس کی ناس لی جاتی ہے، ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے۔

ام قیس کہتی ہیں میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو بارگاہ نبوت میں لے گئی اس وقت تک وہ کھانا کھانے کے لائق نہ ہوا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اسے آپ کے پیروں پر بیٹاب کر دیا، آپ نے پانی منگوا کر بیٹاب کے مقام پر بہا دیا

### باب پچھنے کس وقت گلوئے؟

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رات کو پچھنے گلوئے؟  
(از ابوہریرہ از عبد الوارث از ایوب از عمرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے گلوئے (یعنی دن کو)

### باب سفر یا احرام کی حالت میں پچھنے گلوانا۔

اس کے متعلق ابن جبینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(از مسدد از سفیان از عمرو از طاؤس و عطاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے گلوئے۔

### باب کسی بیماری کے سبب پچھنے گلوانا۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا پچھنے لگانے والے کی اجرت حلال ہے

لہٰذا یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے یعنی ضعیف حدیثوں میں پچھنا لگانے کی تاریخیں دہلیں یعنی ترمذی، ابویس، ابیسی، ایک روایت میں دن میں ہے یعنی شنبہ شنبہ اور رات دن میں ممانعت آئی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عملاً حدیث کا خلاف کرنے کو چار شنبہ کو پچھنے گلوئے وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لا کراس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور ہر وقت پچھنے گلوانا درست ہے ۱۲ منہ یہ کتاب الصیام میں موصلاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اور احرام سفر میں تھا تو باب کا پورا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

بِهَذَا الْعَوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ  
لِيَسْتَطِيعَ بِهِ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيَكُلُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ  
الْجَنْبِ وَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَابُنُّ لَمْ يَأْخُذْ بِالطَّعَامِ فَبَالَ عَلَيْهِ قَدْ عَامَا  
فَرَضَى عَلَيْهِ۔

### باب ۳۰۳۰ آقا ساعۃ یحییٰہم وَأَحْبَبَهُمْ أَبُو مُوسَى لَيْلًا۔

۵۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْبَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ صَائِمٌ۔

### باب ۳۰۳۱ الْحَجَّ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامُ قَالَ ابْنُ مُجَمِّعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طَاوُسٍ وَعَطَاءٌ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ أَحْبَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

### باب ۳۰۳۲ الْحَجَّامَةُ مِنَ اللَّذَاءِ

۵۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ

أَلَسْنَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمْتُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْمَةَ أَبِي  
طَلِبَةَ وَأَعْطَاهُ مَاعِينَ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ  
فَخَفُّوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّا أَكْمَلُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ  
الْحَجَّامَةَ وَالْقُسْطُ الْبُحْرِيُّ وَقَالَ لَا تَعْدُو بُوَا  
صَبِيَّاكُمْ بِالْعَمْرِ مِنَ الْعُدَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ  
۵۲۸۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَكْلَيْدٍ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ رُكَّةَ أَنَّهُ  
بُكَيرٌ أَحَدُ ثَلَاثَةِ أَنْعَامٍ بَنَ عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ  
حَدَّثَنَا أَنَّهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَتَّمَةَ ثُمَّ  
قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

بَابُ ۳۰۳ الْحِجَّامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

۵۲۸۷- حَدَّثَنَا إِسْفَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُلَيْمٌ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيَّ  
أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ  
جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فِي وَسْطِ  
رَأْسِهِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي  
رَأْسِهِ-

بَابُ ۳۰۳ الْحَجَّامِ مِنَ

الشَّقِيقَةِ وَالْمَدَاعِ-

یا حرام؟ انہوں نے کہا ابو طیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پچھنے لگائے آپ نے اسے دو صاع کھجور دیئے اور اس کے  
مالکوں سے سفارش کی رانہوں نے اس کا محصول کم کر دیا۔  
نیز آپ نے فرمایا تمہارے علاجوں میں بہترین علاج پچھنے  
لگوانا اور عمدہ دوا عود ہندی ہے اور آپ نے فرمایا خلق کی بیماری  
میں بچوں کو ان کا نالود باکر کی کیفیت دو، قسط لگاؤ (دوم جاتا رہے گا)  
(از سعید بن تلید از ابن وہب از عمرو وغیرہ از بکیر از عامر  
بن عمر بن قتادہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے موقع بن  
سنان کی عیادت کی پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت  
تک نہ جاؤں گا جب تک تو پچھنے نہ لگوائے کیونکہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپ فرماتے تھے پچھنے لگوانے  
میں شفاء ہے۔

بَابُ ۳۰۳ سِرْبِ پچھنے لگوانا۔

(از اسماعیل از سلیمان از علقمہ از عبد الرحمن اعرج)  
عبد اللہ بن جحیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نخی جبل (مقام) میں پچھنے لگوائے آپ اس وقت بحالت احرام تھے  
محمد بن عبد اللہ بن ثنی الضاری کہتے ہیں ہم سے ہشام  
ابن حسان نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پچھنے لگوائے۔

بَابُ ۳۰۳ آدھ یا پورے درو سر کے باعث

پچھنے لگوانا۔

۵۲۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِجْتَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ يَأْتِي يُقَالُ لَهُ لَعْنُ جَبَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي نَاسٍ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ-

۵۲۸۹- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي نَجَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسَّيِلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي بَيْتِي مَرَدٌ وَسَكَنَ حَائِرَتِي شَرِبَ عَسَلٍ أَوْ قَطْرَةً مِنْ حَمِيمٍ أَوْ كَذَعَةٍ مِنْ قَارٍ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكُونِي-

بَاب ۳۰۳۱ التَّحْلِيْقُ مِنَ الْأَدْوَى

۵۲۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَلَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَلَى الْخَدَّيْنِ وَأَنَا أَوْ قَدْ تَحَتَّ بُرْمَةٌ وَالْقَمَلُ يَنْتَا لِرُءُوسِ رَأْسِي فَقَالَ أَيُّوبُ ذَاكَ هُوَ أَمْرُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَالْحَمْدُ وَمُسْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَزْدُ أَطْعَمَ سِتَّةً أَوَّلُ السَّكْفِ نَسِيكَ قَالَ أَيُّوبُ لَأَدْرِي بِأَيَّتِهِمْ بَدَأَ-

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از ہشام از عکرمہ بن ابی عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لُحی جل کے مقام پر ایک چشمے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد کے باعث سر مبارک پر پھنے لگوائے، آپ اس وقت بحالت احرام تھے۔

محمد بن سواء کہتے ہیں ہمیں ہشام بن حسان نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بحالت احرام پھنے لگوائے۔

(از اسماعیل بن ابان از ابن غسبل از عاصم بن عمر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر ان دواؤں میں جنہیں تم استعمال کرتے ہو کوئی دوا مفید ہے تو وہ شہد کا پینا، پھنے لگانا یا داغ لگانا ہے، مگر داغ لگوانے کو میں پسند نہیں کرتا۔

باب تکلیف کے سبب سر منڈوانا۔

(از مسدد از حماد از ایوب از مجاہد از ابن ابی لیلیہ) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صلح حدیبیہ کے سال میں ایک بار (ہانڈی پکارا تھا) اس کے نیچے آگ سلگا رہا تھا، اور جوئیں میرے سر سے ٹپک رہی تھیں، آپ نے فرمایا یہ کیڑے تم کو اذیت دیتے ہوں گے، میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈوا ڈال اور اس کا کفارہ دے، تین دن روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا کبیری قربانی کر۔

ایوب کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان تینوں چیزوں میں کس کا نام آپ پر لیا

لے اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ جب پھنے لگوانا بہترین علاج ٹھہرا تو سر کے درد میں بھی لگوانا مفید ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ مثلاً پھنے لگوانے میں بالوں سے تکلیف ہو گا منہ

**باب ۳۰۳ مَنِ اكْتَوَىٰ اَوْ كَوَىٰ غَيْرَهُ وَفَضِلٌ مِّنْ لَّكُمْ يَكْتُوْ-**

۵۲۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَمِّيهِ الْمَلِكُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ بْنُ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَّتِكُمْ شِفَاءٌ فَنِي فَتَرَطَّبْ وَجْهَكَ وَكُنْ عَلَى بَنَارِ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتُوَى.

۵۲۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَأَقِيَنَّ الْأَمْرَ عَيْنٍ أَوْ جَبَةٍ فَنَزَلَتْ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى الْأَمْرِ فَبَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيُّانِ يَسُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ فِي سَوَادٍ عَظِيمٍ قُلْتُ مَا هَذَا أُمِّي هَذَا قِيلَ بَلْ هَذَا أُمُّنِي وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأَفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأَفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هَهُنَا وَ هَهُنَا فِي أَفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأَفُقَ قِيلَ هَذَا أُمَّتُكَ وَبَدَأَ خَلْقُ الْجَنَّةِ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ فَا قَاضٍ الْقَوْمُ وَقَالُوا

**باب داغ لگوانا یا لگانا۔ داغ نہ لگوانے والے کی فضیلت۔**

دا از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از عبد الرحمن بن سلیمان ابن غیل از عاصم بن عمر بن قتادہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں جنہیں تم استعمال کرتے ہو کسی میں شفا ہو سکتی ہے تو وہ پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن داغنا مجھے پسند نہیں ہے۔

(از عمران بن میسرہ از فضیل از حصین از عاصم) عمران بن حصین کہتے ہیں نظر لگ جائے یا زہری چیز کاٹ کھائے تو منتر پڑھنا جائز ہے ورنہ نہیں حصین کہتے ہیں میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگلی امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں تو ایک پیغمبر یا دو پیغمبر گزرنے لگے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی امت کے لوگ تھے، کوئی پیغمبر تو ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھے دکھائی گئی میں سمجھا میری امت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی امت ہے (بنی اسرائیل کے لوگ) پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنے بہت آدمی ہیں کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا ہے، فرشتوں نے کہا یہ تمہاری امت ہے، ان میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب

نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ  
فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُ نَا الَّذِينَ وَلِدُوا فِي  
الْإِسْلَامِ مَرَاتًا وَلِدْنَا فِي نَحْنُ هَلِيلِيهِ قَبْلَكُمْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ  
هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ  
وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ  
فَقَالَ عُمَا شَهْ بَيْنَ مُحْضَيْنِ أَمْنُهُمْ أَنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَعَنَهُمُ فَقَامَ أَخُو فَقَالَ لِمَنْ  
أَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُمَا شَهْ

بہشت میں جاکیں گے، یہ فرما کر آپ (مجرے کے) اندر تشریف  
لے گئے، یہ نہیں بیان کیا کہ وہ سترنزار کون لوگ ہوں گے؟  
اب صحابہ کرام قیاس آرائی کرنے لگے اور کہنے لگے یہ سترنزار لوگ  
ہم ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اس کے رسول کا اتباع کیا  
یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام ہی کے دین پر پیدا ہوئی کیونکہ ہم  
تو پہلے جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے۔ اس کی اطلاع حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا وہ (سترنزار) ایسے ہوں  
گے جو نہ شرک کرتے ہیں نہ شگون (رفال بد) لیتے ہیں نہ دُغ لگواتے  
میں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محسن رضی

کھڑے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ان سترنزار میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے  
وہ بھی پوچھنے لگے کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ ان لوگوں میں ہو چکا۔

**باب** آنکہ میں تکلیف کے باعث اُٹھتا اور  
سُرمہ لگانا اس باب میں اُم عطیہ رضی سے روایت ہے

(از مسند ابی یحییٰ از شعبہ از حمید بن نافع از زینب) ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت کا شوہر انتقال کر گیا تھا اس  
کی آنکھیں دکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا  
تو لوگوں نے کہا سُرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ آنکھیں ضائع ہوں  
کا اندیشہ ہے۔ فرمایا پہلے (زمانہ جاہلیت میں) جب عورت (خاوند  
مرنے پر) گندے کپڑے پہن کر ایک گندے گھر میں (سال بھر تک)  
پڑی رہتی تھی (رسال کے بعد) جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی  
مینگنی اس پر پھینکتی تو کیا اب وہ چار مہینے دس دن (عدت) پوری  
کرنے تک (سُرمہ نہ لگا کر) صبر نہیں کر سکتی۔

**باب** اَلْأَيْدِي لِكُلِّ  
مِنَ التَّمَدِّ فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
۵۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ  
نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ رَوَّجَهَا فَأَشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا الْكُلَّ  
وَأَتَتْهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ  
أَحَدًا لَكُنَّ مَمْكُتٌ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَهْلِهَا  
أَوْ فِي أَهْلِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَاذْأَمَرَ كُلَّ  
رَأْسٍ بَعْرًا فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

اب کمری کھڑی شخص ہوئے ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ صفحہ فی سمرہ کا پتھر ۱۲ منہ ۱۵ یہ روایت موصولاً اوپر گزری ۱۲ منہ  
۱۵ لیکن آپ نے عدت کے اندر سمرہ کی اجازت نہ دی ۱۲ منہ ۱۵ اس وقت کہیں عدت سے باہر آئی اتفاق سے اگر لگا نہ نکلا تو اس کے اختطائ میں اور  
بڑی مٹتی رہتی اس کا قصداً اوپر گزر چکا ہے حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سمرہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ  
ہوتی تو آپ درو چشم میں سمرہ لگانے کی اجازت دیتے باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ



**باب ۳۰۳۹۔** اَلْحُجْدُ اَمْرٌ قَالَ

عَقَانُ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةً

وَلَا صَفْرًا وَفَرَسٌ مِنَ الْمُجْدُ دُمٍ

كَمَا تَفَرُّ مِنَ الرَّاسِدِ -

**باب ۳۰۴۰۔** اَللَّسْتُ شِفَاءً لِلْعَيْنِ

۵۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا عَنْدُكَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ

النَّمْرِ وَمَا وَهَّاهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَقَالَ شُعْبَةُ

وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعَرَفِيِّ

عَنْ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا

حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَفَكِّرْكَ مِنْ حَدِيثٍ

عَنِ الْمَلِكِ -

**باب ۳۰۴۱۔** هَذَا مِمَّا كَابِيَانُ

عَفَانُ نَحْوَهُ سَلِيمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ

مِنْ رِوَايَةِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةً وَلَا صَفْرًا

وَلَا فَرَسٌ مِنَ الْمُجْدُ دُمٍ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الرَّاسِدِ -

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-

-



علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان سے کہا معمر مجھ سے یوں نقل کرتا ہے اعلقت علیہ انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا مجھے یاد ہے، زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے اس تخنیک کو بیان کیا جو بچے کی پیدائش کے وقت کی جاتی ہے۔ سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے اٹھایا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا اعلقوا عنہ شیئا۔

## باب

(از لشربن محمد از عبد اللہ از معمر دیونس از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے اپنی دوسری بیویوں سے یہ اجازت طلب کی کہ ایام مرض مستقل میرے گھر میں گذاریں، انہوں نے اجازت دے دی تو آپ اس حال سے تشریف لے گئے کہ مرض کی وجہ سے آپ دو آدمیوں کے سہارے چل رہے تھے، آپ کے پیڑ زمین پر لکیر بنا ہے تھے (اٹھ نہیں سکتے تھے) ان دو میں ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے دوسرے کوئی اور شخص تھے عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا تجھے معلوم ہے وہ دوسرے شخص کون تھے؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے غرض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں جب آپ میرے گھر میں آچکے اور بیماری کی بہت شدت ہو گئی دیکھا زور سے آگیا، تو آپ نے فرمایا سات مشکیں پانی کی لاؤ من کے منہ نہ کھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہا دو شاید میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے

لَمْ يَبْنِ لَنَا حَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنْ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ أَحْظَ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْفُلَّامَ يُحْتَكُّ بِالْأَصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنْهَا يَعْنِي رَفَعَ حَنَكَهُ بِأَصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا۔

## باب ۳۰۲

۵۲۹۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَبُؤْسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَنَا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَكَ وَجْهُهُ اسْتَأْذَنَ أَنْ يَدْخُلَ فِي أَنْ يُسَرِّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَتَابِينَ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَتَابِينَ قَالَ هَلْ تَدْرِي رَأَى مِنَ الرَّجُلِ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُمَا وَاسْتَدْبَاهُ وَجَعًا هَرَبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعٍ قَرِيبٍ لَمْ يُحْلَلْ أَمْرُكُمُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَقْصَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقُرْبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا

أَنْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى  
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

### بَابُ الْعُدَّةِ

۵۲۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَمْرًا قُلَيْسَ بْنِ هِمْصَانَ الْأَسَدِيَّ  
أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ  
الَّتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ  
أُحْتُ عَكَاشَةٌ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَدْ أَلْقَتْ  
عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُرْنَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ  
عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ  
أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْمَتَ وَ  
هُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَاسْمُ بَنِي  
رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ -

### بَابُ دَوَاءِ الْمُبْطُونِ

۵۲۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي  
اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ  
فَقَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ  
الْكُفْرُ عَنْ شُعَيْبٍ -

آپ کو حنفیہ کی لگن میں بٹھا دیا اور اسے یہ شکایں ڈالنا شروع کر دیں حتیٰ کہ  
آپ انہیں اس سے فغان لگے بس کر دیں اور پھر آپ باہر آئے نماز پڑھائی خطبہ سنایا

### بَابُ عَذْرَةِ كَابِيَانِ

(از ابو الیمان از شعبہ از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ)  
ام قیس بنت محسن اسدیہ یعنی قبیلہ اسد کی جو خزیمہ قبیلہ کی شاخ  
ہے یہ اس لئے کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلہ میں بھی ہیں) یہ  
ام قیس اول مہاجر عورتوں میں شامل تھیں اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نیز عکاشہ کی بہن تھیں یہ اپنا بچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں اسے عذره کی بیماری تھی  
جس کے باعث اس کا گلہ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد  
کا اس طرح علاج کر کے کیوں گلہ دباتی ہو؟ عود ہندی کیوں نہیں  
لیتیں؟ وہ سات امراض کی دوا ہے، ذات الجنب کی بھی دوا  
ہے۔ عود ہندی (ہندوستان کا عود) سے مڑاؤ گت ہے  
یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس  
روایت میں بجائے

### بَابُ پِیْٹِ كَارِضَةٍ وَالْكَوْكِیَاوِیِّ

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از قتادہ از ابوالنکول)  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ بے قابو  
ہو گیا ہے (دست آر ہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا اسے  
شہد پلائے، اس نے پلا دیا دوبارہ آکر عرض کی یا رسول اللہ شہد  
تو میں نے پلایا مگر اس سے اور بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا اللہ

لہ حلق کی بیماری کا یہی دوا کرنا جس کو کہیں سے لیا گیا ہو اسے لہذا لہذا کی دوا سے لہذا لہذا ہے۔ اطلاق کہتے ہیں کہ جب کے حلق کو ماریا  
اور ملنا۔ یونس کی روایت کو امام مسلم نے اسحاق کی روایت کو اسے چکر خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ سے جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک

۱۲ منہ سے جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک

**باب ۳۰۴۔** لَمْ يَصْفَرْ وَهُوَ دَاوُدُ  
تَاخُذُ الْبَطْنُ -

۵۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَائِذَةُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

مَدْوِي وَلَا صَفَر وَلَا هَامَةَ فَقَالَ آخِرَائِي

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي لَحْمِي

كَأَنَّهَا الطَّبَاخُ فَيَأْتِي الْبُعِيرُ الْأَخْرَبُ فَيُكَلِّ

بَيْنَهُمَا فَيُجَوِّمُهُمَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ

رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَيِّدَانِ بْنِ إِسْحَاقَ

**باب ۳۰۵۔** ذَاتُ الْجَنْبِ

۵۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَتَّابُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ

بِنْتُ عَمْرٍو وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ

الَّتِي بَايَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عَمَّا شَةَ بِنْتِ هَضِلٍ خُبْرَةُ

أَنْتَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا بِنْتُ كَيْسٍ قَدْ عَلَّقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُنْدَةِ فَقَالَ

اأَقْوِ اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذِهِ

الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْعُودِ الْهِنْدِي فَإِنَّ

**باب ۳۰۶۔** صَفَرُ كَوْنِي حَقِيقَةٌ نَبِيَسُ الْبَتْمِ بِطِطْ كِ  
ایک بیماری ہے

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان

از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن وغیرہ) حضرت ابوہریرہ رضی

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوت لگنا اور صفر

کا متعدی ہونا (ایک سے دوسرے کو لگنا) انوکھا منہ ہونا اس

کی کوئی حقیقت نہیں (محض لغویالات ہیں) یہ سن کر ایک اعرابی نے

عرض کیا یا حضرت! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے؟ رگستان میں

ایسے صاف چلنے ہرنوں کی طرح ہوئے ہیں پھر ایک خارش والا

اونٹ آجاتا ہے تو سب کو خارش والا کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا

تو یہ تو بیٹا اس پہلے اونٹ کو کس نے خارش کیا۔

اسے زہری نے ابوسلمہ و رسان بن ابی سنان سے روایت کیا ہے۔

**باب ۳۰۷۔** ذَاتُ الْجَنْبِ (بیل کی بیماری)

(از محمد از عتّاب بن بشیر از اسحاق از زہری از عبد اللہ بن

عبد اللہ) ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا اولیٰ مہاجرہ عورتوں میں

سے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

نیز عکاشہ رضی کی ہمیشہ میں کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اپنا ایک (چھوٹا) بچہ لے کر آئی، عذرہ بیماری کے سبب

اس کا گلاد بایا تھا آپ نے جب یہ سنا تو فرمایا اللہ سے ڈرو موصوم

بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو تم یہ گلا کیوں دباتی ہو، عود ہندی لو وہ

سات امراض کے لئے دوا ہے، انہی میں سے ایک مرض ذات

الجنب ہے عود ہندی سے آپ کی مراد گسٹ بحری یعنی قسط۔

قسط اور گسٹ ایک شے ہے۔

۱۔ بعض کہتے ہیں ایک کیرا ہے جو بیٹ میں پیدا ہوتا ہے آدی کا رنگ ندرتہ و کیرا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اونٹ پرلے ہیں کہ جھوت کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ  
۲۔ یہ حدیث ابوہریرہ سے ہے ۱۱ منہ ۱۵ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی تصنیف میں ذکر کیا ۱۲ علیہ السلام

فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ قَبْلَهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ  
أَنْ كُتِبَ يَعْنِي الْقِسْطُ وَهِيَ لُغَةٌ.

۵۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
قَالَ قُرِئَ عَلَيَّ أَيُّوبُ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ  
مَا حَكَتْ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا  
فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ  
الْأَعْرَابِيِّ وَكَوَاةَ أَبُو طَلْحَةَ بَيَّهَ وَقَالَ  
عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَدِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ  
أَنْ يَرْتَفُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأَذْنِ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ  
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى وَشَّهَدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ الْفَضْلِ  
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَاثِي.

عارم بیان کرتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا  
کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابو قلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں ان  
میں بعض حدیثیں تو وہ تھیں جنہیں ایوب نے خود ابو قلابہ سے  
سنا تھا اور ابو قلابہ سے انہیں روایت کرتے تھے، یہ حدیث بھی  
ان کی کتاب میں تھی کہ ابو قلابہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا کہ ابو طلحہ اور انس بن نصر (جو انس بن مالک  
کے والد تھے) دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انس  
ابن مالک رضی اللہ عنہ کو داغ دیا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے خود  
اپنے ہاتھ سے داغا۔

عباد بن منصور نے بحوالہ ایوب سختیانی از ابو قلابہ از  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک انصاری کنبہ کو سانپ بچھو کے زہر میں نیزکان کی تکلیف  
میں منتر کرنے کی اجازت دی انس فرماتے ہیں میں نے ذات الجنب بیماری میں آنحضرت کی عیادت مبارکہ میں ہی  
داغ لگوا یا رہے منع نہیں فرمایا، داغ دینے کے وقت ابو طلحہ بن ثابت موجود تھے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا۔

**باب** خون روکنے کے لئے چٹائی جلا کر رکھ  
استعمال کرنا۔

۵۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ  
إِبْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ كُنَّا  
كُفَرَاتٍ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْضَةَ وَأَذْمَى وَجْهَهُ وَكُفَرَاتٍ رُبَا عَيْنَهُ وَكَانَ  
عَلَيْهِ يَخْتَلِفُ بِأَلْمَاءٍ فِي الْمَجْنِ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ

۱۲۳ اور بعض حدیثیں اس وقت تھیں جو ان کتابوں میں ہیں لیکن ایوب نے ان کو خود ابو قلابہ سے نہیں سنا تھا ۱۲۳

تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ مَرَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا  
السَّلَامُ الدَّمَ مَرِيئًا عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمِدَتْ إِلَى  
حَبِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَالصَّقَمَتَا عَلَى جُورِمِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَّ الدَّمُ -

**باب ۳۸۸۱ الْحُمَّى مِنَ الْفَيْحِ حَقَّقَهُ -**

**۵۲۴۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنَ الْفَيْحِ  
جَهَنَّمَ فَاطْفِقُوا بِالنَّارِ قَالَ تَائِفٌ وَكَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ يَقُولُ كُنْتُ عِنَّا التَّجَرُّ -**

**۵۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى رَأَتْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ إِذَا أُيِّدَتْ بِالنِّسَاءِ  
قَدْ حَمَّتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتْ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ  
بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَبْهِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ تَبْرُدَوهَا بِالنَّارِ -**

**۵۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ الْحُمَّى مِنَ الْفَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالنَّارِ -**

کیا کہ پانی سے تو خون بڑھ رہا ہے تو فوراً ایک چٹائی بٹا کر اس  
کی راکھ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں میں  
بھری جس سے خون بند ہو گیا۔

**باب بخار دوزخ کی بھاپ ہے**

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک از نافع) ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
بخار دوزخ کی بھاپ ہے لہذا اسے پانی سے بچاؤ۔

(اسی سند سے) نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے اپنا عذاب دفع کرے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام از فاطمہ بنت محمد)  
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی بخار  
والی عورت لائی جاتی تو پانی منگو کر اس کے گریبان میں ڈالتیں  
اور کہتیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ  
بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

(از محمد بن شعیب از یحییٰ از ہشام از والد شعیب) ام المومنین  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اسے پانی سے  
ٹھنڈا کرو۔

۱۔ معلوم ہوا کہ چٹائی کی راکھ خون بند کرنے کے لئے عمدہ دوا ہے ۱۲ منہ لکھ گویا بخار دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے ڈیلنے اور عیبت دلانے  
کے لئے جو جگہ ۱۲ منہ لکھ ایک روایت میں ہے کہ زمرہ کے پانی سے مراد وہ جو صغیرا کے جوش قیمی حرارت سے جو اس میں ٹھنڈکے پانی سے نہاتا یا جوداؤن صوتا  
۲۔ حد مفید ہے ۱۲ منہ لکھ حالانکہ بخار بڑھ کر کہتے ہیں بڑا ثواب ہے مگر تندرستی کی دعا و مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ  
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ ۱۲ منہ ہے بمعنیوں نے کہا یہ تشبیہ ہے بدن کی حرارت کو دوزخ سے تشبیہ دی ۱۲ منہ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَمِيَّةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ رَافِعِ بْنِ  
خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَمَّا مَنَى مِنْ قَوْمِهِمْ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ -

باب ۳۲۲۔ مَنَ خَرَجَ مَوَاضِعَ

لَا تَكْرَهُهُ -

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ  
أَنَّهُ نَاسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ وَعَرِيْنَةَ قَدِمُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا  
بِالْمَسِيْلَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلُ  
مَرْجٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلُ رَيْفٍ وَاسْتَوْخَسُوا  
الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِذِي وَرَاءِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا  
فِيهِ قَيْسَرُ كُنَّا مِنَ الْبَنِيَاءِ وَأَبْوَ الْهَمَاءِ فَانْطَلَقُوا  
حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَوْرَةِ فَغَفَرُوا وَابْتَدَأَ اسْتِزْمَهُمْ  
وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كِبَعَ الثَّلَبِ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمَرَهُمْ  
فَمَرَوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي  
نَاحِيَةِ الْحَوْرَةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى خَالِجِهِمْ -

رازمسدد از ابوالاحوص از سعید بن مسروق از عبابہ بن

رفاعہ حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کی بھاپ  
ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو یہ

باب جہاں کی آب و ہوا ناموافق ہو

وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے

(از عبدالاعلیٰ بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکلی و عریبہ  
قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
اور کہہ پڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے ملک میں مویشی  
پالا کرتے تھے کاشت کاری نہ کرتے تھے آپ نے ان کی ہائش  
اور خوراک کا انتظام کیا کچھ عرصے کے بعد انہیں مدینہ کی  
آب و ہوا ناموافق آئی آپ نے چند اونٹ ایک چرواہے  
کے ساتھ کر کے انہیں دئے کہ انہیں لے جا کر (باہر جنگل میں)  
جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیئے رہیں (کیونکہ  
بیمار ہو گئے تھے) غرض جب وہ حرہ کے کنارے پہنچے تو وہاں  
بے ایمانی آئی پھر کافر ہو گئے اور آپ کے چرواہے کو قتل کر کے  
اڈوں کو ٹانگ لے گئے یہ خبر آپ کو ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سواروں  
کو روانہ کیا (وہ گرفتار کر کے لائے گئے) آپ نے حکم دیا تو آنکھوں میں گرم  
سلاٹیاں بھر دیا کران کے ہاتھ کاٹ دئے گئے اور ان کے میدان  
میں ڈال دئے گئے اسی حالت میں ٹرپ ٹرپ کر رہ گئے۔

لے کسی نے پانی تک نہ دیا۔ یہ بھی نہیں تھی بلکہ عین رحم تھا ہزاروں خلق پر کیونکہ اگر ایسے موزوں کو عبرت ناک سزا دی جائے تو ان کے ہاتھوں ہزاروں مخلوق تباہ و برباد  
ہوگی ۱۱۔ نہ عہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص بخار کے متعلق فرما رہے ہیں خاص علاقہ کے لئے فرما رہے ہیں یہ طلب نہیں کہ بخار میں نہا ناغیر  
ہے۔ آپ کا یہ حکم ایسے ہی ہے جیسے آپ نے حکم دیا تھا کہ رفع حاجت کے لئے مشرق یا مغرب کی طرف منڈیا کہو و حالانکہ ہمارے ملک میں یہ منع ہے یہ عرف مدینہ والوں  
یاں ممالک کے مسلمانوں کے لئے ہے جن سے کوئی بحال یا جنوب کی سمت ہوتا ہے اسی طرح پانی سے نہانا خاص بخار خاص زمانے اور خاص علاقے کے لئے محدود ہے بلکہ رزاق



## باب ۳۰۵ مَا يَذْكُرُ فِي الطَّاعُونِ

۵۳۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ تَقُولُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَلَا تَدْخُلُوا أَقْصَاهُ وَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ يَقُولُ سَعْدًا وَلَا يُذَكِّرُهُ قَالَ لَعَمْ

۵۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْحَوْثِ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ لِبَشَرٍ لِقَاءُ امْرَأَةٍ أَلْحَنَادِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَزَّازِ وَاصْبَحَ بَكَّةَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ

## باب طاعون کا بیان

(از حفص بن عمر از شعبہ از حبیب بن ابی ثابت از ابراہیم بن سعد از اسامہ بن زید) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ملک میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جب اس ملک میں طاعون آئے جس میں تم ہو تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن سعد سے کہا کیا آپ نے خود یہ حدیث اسامہ کو سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے سنا اور سعد رضی اللہ عنہ اس سے انکار نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں!

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ملک شام کو روانہ ہوئے جب بصرہ میں پہنچے تو لشکر کے سردار ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ہمراہی ملے انہوں نے کہا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ سے

ملہ جو کوگر بڑی مہلک اور ہوا ایک فور کہتے ہیں کہتے ہیں یہ بڑی بہت قدیم ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا ذکر کچھ نہ کچھ موجود ہے قسطلانی نے کہا طاعون ایک پھنسی ہے جس میں بہت سوزش اور سخت بخار ہوتا ہے اکثر یہ لہل یا گردن میں ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں نہیں آنے کا تو معلوم ہوا کہ طاعون اوّل سے ادروبا اور پھر مدینہ میں اس وقت موجود رہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے وہاں آئے تھے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ طاعون کو بچا ہے تمہارے دشمن جنوں کا یہ حدیث اکام المرجان میں نقل کی امداس کو نسبت دی امام احمد و طبرانی اور ابن ابی الدنیا کی طرف لیکن قسطلانی نے حافظ سے نقل کیا کہ ان کتابوں میں یہ حدیث نہیں لی اور غالب قیاس یہی ہے کہ طاعون جنوں کا ہی کو بچا ہے کیونکہ جس ملک کی ہوا اچھی اور پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے وہاں ہی طاعون آتا ہے اور اگر شام ہوا سے ہوتا تو کسان دہشت انگیز طاعون لکھی آتا ہے کبھی بالکل جلا جاتا ہے کبھی ہر سال بادی بادی آیا کرتا ہے کبھی کئی سال تک نہیں آتا پھر نصیحت آن موجود ہوتا ہے اگر شام ہوا سے ہوتا تو سب کو ہوا جانا خاص کر کیا ہی تھا ایک ہی گاؤں میں لہجوں کو ہوتا ہے بعض تو کچھ ہوتا بلکہ ایک ہی میں ایک محل میں رہتا ہے ایک محل میں نہیں رہتا ۱۲ منہ ۱۵ حدیث کا مطلب یہی ہے کہ اس ملک میں سے مت نکلو جہاں طاعون اچھا ہے کیونکہ دوسرے اچھے ملک میں جانے سے احتمال ہے کہ وہاں بھی طاعون پھیل جائے اور مخلوق خدا کو نقصان پہنچے مگر کسی ملک میں اگر آدمی کسی یا محلہ چھوڑ کر دیکھ لے گا کہ محلہ میں جلا جائے تو یہ متنبہ نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربین والوں کو مدینہ کے باہر بھیج دیا اور ایک گھر کے حق میں فرمایا دعوت ذیبتہ ۱۲ منہ ۱۵ ایک مقام ہے شام کے بصرہ میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ۱۲ منہ ۱۵ دوسرا مدینہ جہاں طاعون ہے ہمدردی بھی دیا کہتے ہیں اس طاعون کا نام طاعون غوس تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کا ملک کئی سواروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فوج کا سردار تھا خالد بن ولید اور زید بن ابی سفیان اور شریح بن حسنہ اور عمرو بن عارض یہ سب وہاں کے سردار فوج تھے ۱۲ منہ

ابن عباس فقال عمرو اذ علموا انهم جريون  
الاولين قد عاهم فاستشارهم و  
اخبرهم ان النبأ قد وقع بالشام  
فاختلفوا فقال بعضهم قد خرجت الامور  
ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم  
معك بقيه الناس واصحاب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان  
نقد منهم على هذا النبأ فقال ارتفعوا  
عني ثم قال ادعوا لي لانصا وقد عوتهم  
فاستشارهم فسلوا سبيل المهاجرين  
واختلفوا كما ختلافهم فقال ارتفعوا  
عني ثم قال ادعوا لي من كان ههنا من  
مشيخه قريش من مهاجرة الفتح قد عوتهم  
فلم يكتف منهم عليه رجلان فقالوا  
نرى ان ترجع بالناس ولا نقد منهم على  
هذا النبأ فتادى عمر في الناس راى  
مصيبه على ظهري فاصبحوا عليه قال ابو  
عبيدة بن الجراح افرار افرار قد راي الله  
فقال عمر كوني غيرك قالها يا ابا عبيدة  
نعم نفد من قد راي الله الى قد راي الله ارايت  
لو كان لك ابل هبطت واديا له عدوتان  
احداهما خصبه والاخرى جذبة اليس

کہا کہ مہاجرین اولین کو حاضر کیا جائے (میں نے حاضر کیا)  
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا ان سے بیان  
کیا کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے انہوں نے اختلاف کیا کوئی  
کہنے لگا ہم ایک خاص ارادے سے نکلے ہیں اب (طاعون  
سے ڈر کر) واپس جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا کسی نے کہا  
آپ کے ساتھ بزرگ صحابہ کرام ہیں جو یادگار رہ گئے ہیں ہم  
مناسب نہیں جانتے کہ آپ انہیں وبائی علاقے میں لے  
جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اب تم جاؤ میں  
نے تمہاری رائے سن لی، پھر منجھ سے کہا اب انصار کو بلا لیں  
انہیں حاضر کیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں  
نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے ان سے بھی کہا جاؤ۔ پھر آپ نے کہا کہ یہاں قریش کے بزرگ  
حضرات ہوں تو انہیں لے آئیے ان مہاجرین میں سے جنہوں  
نے مکہ فتح ہونے سے پہلے ہجرت کی تھی میں نے انہیں بلایا انہوں  
نے بلا اختلاف (متفقہ طور پر) یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا  
مناسب ہے اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر ڈالنا ہرگز  
مناسب نہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کر دی میں  
صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف مراجعت کروں گا صبح  
کو ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مع ساتھیوں کے مدینہ کی طرف  
لوٹ کر چلے، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی تقدیر سے  
آپ فرار کر رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر یہ کلمہ کوئی دوسرا  
کہتا (تو اور بات تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی

لے کر شام کے ملک کو جائیں یا مدینہ میں لوٹ جائیں ۱۲ منہ ۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی جواب دیا جو جواب تھا یعنی یہ بھی گنا بھی تقدیر الہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا  
میں جب تک تقدیر میں نہ ہو واقع نہیں ہوتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی ملک یا قطع میں دبا واقع ہو تو وہاں نہ جانا لوٹ آنا درست ہے اور یہی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی خبر نہ تھی ان کی رائے بیشتر حکم الہی کے موافق تھا کہ کسی اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی ۱۳ منہ

إِنْ رَعَيْتَ الْحَصْبَةَ رَعَيْتَ مَا يَقْدِرُ اللَّهُ وَإِنْ رَعَيْتَ الْحَدْبَةَ رَعَيْتَ مَا يَقْدِرُ اللَّهُ قَالَ قُبَّاءُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا أَعْلَى سَمْعَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَا رُضْنٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَلَا إِذَا وَقَعَ يَا رُضْنٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحِيدَ اللَّهِ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ أَنْصَرَفَ.

کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ابو عبیدہؓ! یہ بتائیے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایک ایسی وادی میں پہنچیں جس کے دو کناروں میں ایک کنارہ سرسبز ہو دوسرا خشک اور آپ سرسبز کنارے میں اپنے اونٹ چرائیں تو لڑائی کی تھدیر سے ہوگا اگر خشک کنارے میں چرائیں گے یہ بھی لڑائی کی تھدیر سے ہوگا تھدیر سے ملنا تو کسی طومر ممکن نہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (بعد ازاں) عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے وہ ان مشوروں میں شریک نہیں تھے تھے کہیں نام کیلئے گئے ہوئے تھے انہوں نے یہ سب باتیں سن کر کہا میرے پاس تو اس مسئلے میں دلیل موجود ہے میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم یہ نگوئیں کہ میں دبا چھیل ہی ہے تو وہاں نجاؤ اور اس ملک میں پھیلے جہاں تم پہلے سے موجود ہو جہاں کرواں سے نکلو بھی نہیں۔ یہ سن کر فاروق اعظمؓ کا شکر بجالائے اور دینے کو واپس ہو گئے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) عبد اللہ بن عامر سے مروی ہے کہ فاروق اعظمؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرخ میں پہنچے تو انہیں یہ خبر ملی کہ شام میں طاعون پھیل گیا ہے، پھر عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تہا سے ملک میں وبا پھیلے جہاں تم اس سے پہلے موجود ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نعیم مجمر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے میں نہ وجاہل آسکے گا نہ طاعون یہ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از عاصم) حفصہ بنت

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِبَرْغَ بَلْعَةٍ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَا رُضْنٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَلَا إِذَا وَقَعَ يَا رُضْنٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ.

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عِيسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُمُوا عَلَى الْمَدِينَةِ الْمَسِيحَةِ وَلَا الْكَاغُوتِ.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

لہ دوسری روایت میں کہ کثرت کا بھی ذکر ہے تو یہاں طاعون سے وہی پلیگ مراد ہے کیونکہ مہینہ تو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آتا ہے اب یہ نقل کر رہا ہوں میں بھی مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے جو روایت فقہ میں نکالی اس میں انشاء اللہ کا لفظ ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا واللہ اعلم بالصواب

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا قَامِسُ بْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ بِنْتُ سَابِثٍ قَالَتْ  
قَالَ لِي أَسْرُ بْنُ مَالِكٍ يَجْعَلُ بِنَا مَاتَ قُلْتُ  
مِنَ الطَّاعُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شُهَدَاءُ كُلِّ مَسْلَمٍ -  
۵۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو قَامِسٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ سَهْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُوتُ  
شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ -

باب ۳۰ اخبار الطَّاعُونَ  
۵۳۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

حَبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَوْدُ بْنُ أَبِي لُقْطَاتٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَرٍ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُمَا أَخْبَرْتُمَا أَنَّهُمَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ اللَّهَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَدَايَا بَعْثَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ لِقَاءِ فَعَجَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ  
فَلَيْسَ مِنْ عِدِّ يَفْعَمُ الطَّاعُونَ فِيمَكْتُ فِي  
بَلَدِهِ مَبَارِئًا يَعْلَمُ أَنَّ لَنْ يُضَيِّبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

سیرین کہتی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے  
دریافت کیا تیرے بھائی یحییٰ کسی عارضے سے فوت ہوئے ہیں  
نے کہا طاعون سے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے

(از ابو عامر از مالک از ابی از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص پیٹ کے عارضے یا طاعون سے انتقال کرے اسے شہید  
کا درجہ ملے گا۔

باب طاعون میں صبر کرنے والے کو ثواب۔

(از اسحاق از حبان از داؤد بن ابی الفرات از عبد اللہ بن  
بریدہ از ابی بن معمر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا  
آپ نے فرمایا یہ درحقیقت ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جن بندوں  
پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لئے یہ اللہ کی رحمت ہوتا  
ہے۔ لہذا کوئی مسلمان بھی جس شہر میں مقیم ہو اور وہاں طاعون  
پھیل جائے اور وہ صبر سے کام لے اور یقین رکھے کہ ہر شے میں جانب اللہ  
ہو ا کرتی ہے تو اسے درجہ شہادت عطا ہوگا۔  
حسان کے ساتھ اس حدیث کو نصر بن شہیل نے بھی داؤد  
سے روایت کیا ہے۔

۱۔ حضرت خاتم محمد صادق خلیفہ حضرت محمد باقر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوتی تو میں نے کہا طاعون ایک مونا القہر چاہتا ہے۔  
اس کے بعد خود حضرت خلیفہ صاحب طاعون کا شکار ہوئے کہتے ہیں اگر کوئی کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ لے جائے تو حضرت خواجہ محمد صادق از شہر طاعون نکلا ہوا کہ تو وہ اللہ  
کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجھ کو ایک توہید طاعون کا پتہ ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جائے جس میں آمد و رفت  
ہو اور پھر اس کے اوپر کوئی دروازہ آمد و رفت کے لئے نہ کھولا جائے اس پر پوری دروازے کے دونوں پتوں پر پاک روشتا کی سے پاک کاغذ پر نقش اس طرح  
سے لکھے اور پھر پے چمادے انشاء اللہ تعالیٰ اس گھڑی نہیں جائے گا وہ نقش یہ ہے یا حافظ یا بحول اللہ الملک المتعال لا یدخلہ الطاعون ولا  
المعال یا حفیظ یا حفیظ اور سہمہ نقاب کو بھی ہر دروازہ پر چمادے تو بعض بزرگوں نے کہا کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲۱۸

اللَّهُ لَهُ الْأَمْكَانُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابِعَهُ النَّصْرُ  
عَنْ دَاوُدَ ۞

## باب ۳۰۵۲ الرقي بالقرآن والمعوذات

۵۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ مُوسَى  
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ لَدَى  
مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا تَقَلَّ كُنْتُ أَنَفِثُ  
عَلَيْهِ يَهَنِّ وَأَمْسَمُ بِمِدِّ نَفْسِهِ لِبُرْكَةِ مَا فَتَانَتْ  
الزُّهْرِيُّ كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ  
ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ -

## باب ۳۰۵۳ الرقي بفاتحة الكتاب ويد كرمع بن عيسى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ عَنْ أَبِي يَسْمَعٍ عَنْ أَبِي  
الْمُسَوِّجِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ  
أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤُواهُمْ فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ

## باب قرآن اور معوذات (چاروں قبل) پڑھ کردم کرنا۔

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از  
عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مرض وصال میں معوذات پڑھ کر اپنے پر دم کیا کرتے  
تھے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوتی تو میں پڑھ کر آپ پر  
دم کیا کرتی اور آپ کا دست مبارک آپ کے جسم مبارک پر برکت  
کے پیش نظر پھیر دیا کرتی معمر کہتے ہیں زہری سے میں نے پوچھا کیسے  
پھونکتے تھے؟ انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ان کے منہ  
پر پھیر لیا کرتے تھے۔

## باب سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے  
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابوالشتر از ابوالمؤثر حضرت  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرامؓ نے عرب  
کے کسی قبیلے میں قیام کیا انہوں نے ان (صحابہ کرامؓ) کی مہمان نوازی  
نہیں کی اتفاقاً اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بھجھونے کاٹ کھایا  
چنانچہ وہ (صحابہ کرامؓ) کے پاس آکر کہنے لگے کیا آپ کے پاس

ملہ یہ روایت اور موصلاً گذر چکی ہے ابن ماجہ احمد بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں زنا اور بدکاری کا شدید ہوجانا  
ہے مولانا رقم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ہے ہم مذہبنا خیر دو یا مذہبنا جہات - امام احمد نے روایت کیا طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جگہ میں گئے  
طاعون سے مرنے والے کہیں گے ہم شہیدوں کی طرح مائے گندہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پیروں دیکھیں گے تو ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہر گھان کو  
بھی شہیدوں کا قواب لے گا - ناسی نے بھی عقبین عبد سے مرفعا ایسی ہی روایت کی ۱۲ منہ سلطانی نے کہا اس سے وہیم اور تعویذ کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے  
کلام اور اس کے اسما و یا صفات سے ہوا دینی زبان میں ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں بشرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ وہم اور تعویذ بذاتہ خود قہر ہے بلکہ اللہ کی توفیق  
سے مؤثر ہو سکتے ہیں جیسے دوا - آبن دہب نے امام مالک سے نمک اور ہتھیار وغیرہ سے تعویذ کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح تاگے میں گریں دیگر مکرر شاہ علی اللہ  
صاحب نے قول الجمل میں جیمک کے لئے سورۃ رحمان کا کتبہ تعویذ کیا ہے ۱۲ منہ



## باب ۳۰ رُؤْيَا الْعَيْنِ -

۵۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرًا يُسْتَرَفَى مِنَ الْعَيْنِ -

۵۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ مَشْرُوعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الرَّبِيعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ نَيْسَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرَفُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الرَّبِيعِيِّ وَقَالَ عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## باب ۳۰ رُؤْيَا الْعَيْنِ حَقٌّ

۵۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَتَنَى عَنِ الْوَشْمِ -

## باب ۳۱ نَظَرُ لُغْنَةِ كَادِمٍ

(از محمد بن کثیر از سفیان از معبد بن خالد از عبد اللہ بن شداد)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مجھے حکم دیا کہ نظر بد کا دم کیا جائے یہ

(از محمد بن خالد از محمد بن وہب بن عطیہ دمشق از محمد بن حرب از محمد بن ولید زبیدی از زہری از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھریں ایک لڑکی کے چہرے پر کالے یا سرخ داغ دیکھے آپ نے فرمایا اس پر دم کراؤ اسے نظر لگ گئی ہے عقیل نے بھی اس حدیث کو بحوالہ زہری از عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مرسلًا) روایت کیا ہے محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا ہے۔

## باب ۳۲ نَظَرُ لُغْنَةِ بَرِّحٍ

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا برحق ہوتا ہے اور آپ نے گودنا گودنے سے منع فرمایا ہے

۱۔ نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں دار و ہے عمدہ دم یہ ہے کہ یہ آیت وَإِنْ تَكَادُ الْعَيْنُ لَقَوْلِكَ يَا بَصَائِرِهِمْ آیت ہم اس شخص پر پڑھ کر بھونکنے میں کو نظر لگ گئی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ ۱۵ اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظر میں اللہ تعالیٰ نے جوئے اثر رکھے ہیں بعض لوگوں نے کہا اگر نظر لگائے والا کسی کو مار دے تو اس سے قصاص لیا جائے گا ۱۲ منہ

## باب ۳۰۵ رُقِیَّةُ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

۵۳۲۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي حَيَّةٍ -

## باب سانپ اور بھوکے کاٹے پر دم پڑھنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از سلیمان شیبانی از عبد الرحمن بن اسود) حضرت اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے کیڑوں کے کاٹے پر جھاڑ پھونک کرنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

## تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

اللہ کے فضل و کرم سے تیسواں پارہ تمام ہوا اور اب چوبیسواں پارہ اس

## الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے۔ فقط

۱۔ شاید پہلے آپ نے دم سے مطلقاً منع فرمایا ہو گا پھر سانپ بھوکا زہر دفع کرنے کے لئے اس کی اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جن کو بھونے کا ٹانھا اگر تو شام کو نہ کہہ لیتا آعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بھوکہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکتا سعید بن مسیب نے کہا بھوکہ کو پہنچا اگر کوئی شام کو یوں کہہ لے سلام علی نوح فی العالمین تو اس کو بھوکہ نہیں کاٹنے کا ۱۲ منہ



# جو بیسوال پارہ ۲۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**باب ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعائیہ کلام پڑھنا (دم کرنا)**

**باب ۳ رُقِيَةِ النَّبِيِّ**  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مسند از عبد الوارث) عبد الغزیز کہتے ہیں میں اور ثابت بنانی دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ثابت نے عرض کیا اے ابو حمزہ (یہ انس رضی اللہ عنہ کینیت ہے) میں بیمار ہو گیا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو کیا میں تم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والی دُعا نہ پڑھ دوں؟ ثابت نے کہا کیوں نہیں؟ (مرد پڑھیے) چنانچہ انہوں نے یہ کلمات پڑھے اللھم رب الناس ارحم الراحمین اے اللہ لوگوں کے پروردگار، خفیعوں کے دفع کرنے والے، عنایت کیجئے آپ شفا دینے والے ہیں آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا دیجئے کہ کبھی کوئی بیماری نہ آئے (از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از سلیمان از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے، درد کے مقام پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور پڑھتے اللھم رب الناس ارحم الراحمین (ترجمہ) اے اللہ لوگوں کے پروردگار، دکھ درد دور کر دیجئے، شفا عطا فرمائیے آپ ہی شفا دینے والے ہیں، اصل شفا وہی ہے جو آپ عنایت فرمائیں ایسی شفا دیجئے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

۵۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَخَا وَثَابَةَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتُ يَا أَبَا حَمَزَةَ اسْتَكْنَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَكَلَا أَرْمِيكَ بِرُقِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ النَّاسِ مُدْهِبُ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

۵۳۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِمَسْمُومٍ بَيِّنَةٍ الْيَمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبِّ النَّاسِ أَذْهِبِ النَّاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا شِفَاؤُكَ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِينَ يَسْتَعِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَوَدَّ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَدَانَ كُنْتُ لَدَى الرَّؤْيَا أَتَقَلَّ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَتَبَأُ أَبْلِيئَهَا -

۵۳۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْعُودِ ثَلَاثِينَ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَلَا يَكُنْتُ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا أَهْتَكِي كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَاهُ ابْنَ شِهَابٍ يَمْنَعُ ذَلِكَ إِذَا آتَى إِلَى فِرَاشِهِ -

۵۳۳۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ دَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرٍ سَافَرُوها حَتَّى نَزَلُوا بِحِجِّي مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ سَقَطُوا فَمُتُّهُمْ فَأَبْجَأَ أَنْ يُصَفِّقُوهُمْ فَلَمْ يَمْسُحْ سَيْدُ ذَلِكَ الْحِجِّي فَمَسَّوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ لِحِفَّتِهِمْ

پریشان خواب شیطان کی طرف سے، لہذا جب کوئی شخص خواب میں بُری بات دیکھے تو بیدار ہوتے ہی تین بار تھوکتو کرے اور اس خواب کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے چنانچہ اس خواب سے اس شخص کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

ابو سلمہ کہتے ہیں پہلے بعض خواب مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں گزرتے تھے لیکن جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے تو اب مجھے کوئی پروا نہیں (میں اس حدیث پر عمل کرتا ہوں)

(از عبد الغریز بن عبد اللہ اویسی از سلیمان از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (تینوں سورتیں) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر انہیں اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھرتے حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتے۔

یونس کہتے ہیں میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابوبشر از ابوالنضول) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ایک سفر میں گئے (اور رستے میں) عرب کے ایک قبیلے کے قریب قیام کیا، اس قبیلے سے مہمان نوازی کی درخواست کی مگر انہوں نے کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا اتفاقاً اس قبیلے کے سردار کو بچھونے کاٹ کھایا، انہوں نے بڑے جتن کئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے

لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا إِلَيْكُمْ  
لَعَلَّهٗ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ  
فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِغٍ  
فَسَعَيْنَا لَهُ بِجُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ  
أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي  
لَرَاقٍ وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ  
تُصَيِّفُوا فَكَيْفَا أَتَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا  
جُعَلًا فَصَاخَوْهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ  
فَجَعَلَ يَنْقِلُ وَيَقْرَأُ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
حَتَّى لَمَّا تَبَايَعُوا مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ فَمَشَى  
مَا بَيْنَهُ قَلْبَةً قَالَ فَاذْكُوهُمْ جُعَلَهُ الَّذِي  
صَاخَوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْسَمُوا  
فَقَالَ الَّذِي رَفَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى تَأْتِيَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذْكُرْ لَهُ الَّذِي  
كَانَ فَتَنْظُرُوا مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ  
مَا يَذْكُرِيَاكُمَا إِنَّمَا رُفِيَهُ أَصْنَبْتُمْ أَقْسَمُوا  
أَخْبِرُونِي مَعَكُمْ لَسَمِعُوهُ

میں ایک حصہ لگاؤ۔

بَاب ۳۰۶ مَسْمِ الرَّاقِي فِي

الْوَجْعِ بَيْنَ الْيَدَيْنِ

۵۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

لہ ہیں سے ترجمہ یہ نکلتا ہے ۱۲۷

ان مسافروں کے پاس جا کر معلوم کریں شاید ان میں کوئی  
بچھو کا منتر جانتا ہو آخر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے سردار کو بچھو  
نے کاٹ کھا یا ہے ہم نے بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، تم میں کوئی بچھو  
کا منتر جانتا ہے، ان صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم  
میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر چونکہ تم نے ہماری درخواست کے باوجود  
ہماری مہمانی نہ کی اس لئے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں پڑھوں  
گا جب تک تم اس کی اجرت نہ ٹھیراؤ آخر انہوں نے مجبوراً کچھ بکریاں  
دینا قبول کیں، چنانچہ وہ صحابی ان کے ساتھ ہوئے (وہاں جا کر)  
سورہ فاتحہ پڑھنے لگے، سورہ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر تھوکتے  
اس شخص کا سر اس طرح ٹھیک ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا  
اور اسے چھوڑ دیا جائے (یعنی بالکل ٹھیک ہو گیا)، چلنے پھرنے لگا گویا کوئی  
مکلف نہ پہنچی تھی چنانچہ انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا (بکریاں حوالے کیں)  
ایک صحابی نے کہا یہ بکریاں تقسیم کر لیں، لیکن جس نے دم کیا تھا وہ کہنے  
لگا ابھی تقسیم نہ کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور  
پورا واقعہ بیان کیا، آپ نے اس صحابی سے جس نے یہ دم کیا  
تھا فرمایا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جاتا  
ہے؟ (اور یہ بیماری کی دوا ہے) بہر حال تم نے بہت  
اچھا کیا۔ یہ بکریاں تقسیم کر لو۔ اور مسیحا بھی ان

باب درد کے مقام پر دایاں ہاتھ پھیرنا۔

ارز عبد اللہ بن ابی شیبہ از یحییٰ از سفیان از اعمش از مسلم

از مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں پر اس طرح تعویذ کرتے کہ ان

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ  
مُسْتَحْدِهِ بِمِثْلِهِمْ أَذْهَبَ النَّبَأُ رَبَّ النَّاسِ  
وَأَضْفَ أَنْتَ الشَّافِي لَشِفَاءِ لَا شِفَاءَ إِلَّا  
شِفَاءُ لَا يُخَادِرُ سَقَمًا قَدْ كَرَّتْهُ لِمَنْصُورٍ  
فَخَذَفْنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَلِيٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِخَوٍّ

### بَابُ فِي الْمَاءِ تَرَقُّي الرَّجُلِ

۵۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ  
فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا  
تَقَلَّ كُنْتُ أَنَا أَنْفُثُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا فَاسْتَمِعْتُ مِنْهُ  
نَفْسَهُ لِيَرْكُمَهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ  
يَنْفُثُ قَالَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا  
وَجْهَهُ

### بَابُ مَنْ لَمْ يَدِقْ

۵۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
حُصَيْنٌ بْنُ مُبَازٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ  
عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ  
عُرِضْتُ عَلَى الْأُمَمِ فَجَعَلَ يُمِرُّ النَّبِيَّ مَعَهُ  
الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ  
الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ

پردایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور  
کر دیکھے اور شفاء عطا فرمائیے، آپ ہی شفاء دینے والے ہیں،  
حقیقی شفاء وہی ہے جو آپ عنایت فرمائیں، ایسی شفاء عنایت  
کیجئے کہ کوئی بیماری نہ رہے

سُنیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں  
نے بحوالہ ابراہیم نخعی از مسروق از حضرت عائشہ ایسی ہی حدیث نقل کی۔  
باب عورت مرد پر دم کر سکتی ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد بن جعفر از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال  
میں سورہ اخلاص، سورہ نلق اور سورہ ناس پڑھ کر اپنے اوپر خود  
پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہو گئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر  
آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھرتی۔  
معمر کہتے ہیں میں نے زہری سے دریافت کیا آپ کس طرح  
پھونکتے تھے؟ زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ  
پر پھرتے۔

### باب

جھاڑ پھونک نہ کرنے والا۔

الزمسدا ز حصین بن نمیر از حصین بن عبد الرحمن از سعید بن جبیر  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمارے ہاں تشریف لا کر فرمایا میرے سامنے سابقہ امتیں  
پیش کی گئیں میں نے بعض نبی ایسے دیکھے جن کے ساتھ ایک ایک آدمی  
تھا (یہی اُن کی اُمت تھی) کسی پیغمبر کے ساتھ دو آدمی تھے کسی کے ساتھ  
دس سے کم کوئی نبی ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے  
ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ دیا تھا میں سمجھا یہ

سَوَادٌ أَكْثَرُ أَسَدٍ الْأَفُقُ قَرَجَتْ أَنْ يَكُونَ  
أَمْتِي فَقِيلَ لَهَا مَوْلَى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي  
أَنْظُرْ قَرَأْتَ سَوَادٌ أَكْثَرُ أَسَدٍ الْأَفُقُ فَقِيلَ  
لِي أَنْظُرْ لَهْكَنَ أَوْ هَكَذَا قَرَأْتَ سَوَادٌ أَكْثَرُ  
أَسَدٍ الْأَفُقُ فَقِيلَ هُوَ لَا عِزَّ مُتَّكَ وَمَعَ هَوْلِهِ  
سَبْعُونَ أَلْفًا يَدُ خُلُوتِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حَبَابٍ  
فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَنَ أَكْرَافَهُمَا  
الَّتِي صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ  
فَوَلَدْنَا فِي الشَّيْءِ وَلَكِنَّا أَمَّا يَا اللَّهُ رَسُولُ  
وَلَكِنَّا هُوَ لَا هُمْ أَبْنَاءُ وَنَا فَلَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَهَّرُونَ  
وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رِجْلَيْهِمْ يَتَوَكَّلُونَ  
فَقَامَ عَنْكَ مَثَلُهُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ آمَنَهُمْ أَنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعْمُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ  
آمَنَهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ سَبَقَكَ  
بِهَذَا عَمَّا شَأْنُهُ -

نے فرمایا۔ تم سے پہلے عکاشہ کے لئے جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔

## باب ۳۶ الطَّيْرَةُ -

۵۳۳۲ - خَلَّيْنَا عَنِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ

یہ میری امت ہوگی مگر فرشتوں نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت  
ہے پھر مجھ سے کہا گیا۔ دیکھئے میں نے دیکھا تو یہ بھی بڑی جماعت تھی  
جس نے آسمان کا کنارہ دھانپ دیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا اور میرا دھڑکنا  
میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ دھانپ  
لیا ہے فرشتوں نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے  
تھے جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ بعد ازاں لوگ اٹھ گئے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے  
پھر صحابہ کرام نے آپ سے گفتگو شروع کی کہ ہم لوگ تو شرک و کفر کی بات  
میں پیدا ہوئے اور ایک رات کے بعد اللہ اور رسول پر ایمان لائے یہ  
ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدا انشی مسلمان ہیں۔ یہ طبرہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو دنیا میں بد فاعل  
نہیں لیتے نہ جھڑپھونک کرتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر  
بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ سن کر عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں  
ان ستر ہزار خوش نصیبوں میں شامل ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر  
ایک اور شخص کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا میں ان میں شامل ہوں گا؟ آپ

## باب ۳۷ شُكُونٌ حَالٌ كَرْنٌ كَابِيَانٌ -

(از عبد اللہ بن محمد از عثمان بن عمار از یونس از زہری از سالم) حضرت

یہ بڑے بڑے کا طین صحابہ اور اولیائے امت ہوں گے ۱۲ منہ

۱۲ منہ دارغ کی مثل ہر دو اور علاق ہے اس طرح وہ دم جائز ہے جس میں شرک یا کفر کے الفاظ ہوں تو مراد آپ کی تھا اور علاق اور دم نہ کہنے سے یہ ہے کہ دو یا علاق یا دم کو بالذات  
موت نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور گودا اور علاق اور ستر کر کے اعتقاد ان کا یہ ہے کہ اگر خدا چاہے گا تو ان میں افریقہ کا حصہ وہ خود کھینچ کر سکتے اس تاویل کا ثبوت  
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اور علاق اور دم کیا اگر یہ توکل کے خلاف ہوتا تو آپ کیوں کرتے بعضوں نے کہا کہ آپ عام دعا میں سب کے لئے ہدایت فرماتے تھے کہ یہ ستر ہزار  
آپ نے بیان جمانے کے لئے یہ کام کے لئے مگر یہ اولیا اللہ سے ہدایت عام متعلق نہیں ہے اس لئے بعض اولیا نے نہ دو ان کی نہ مایا لیا نہ دم کیا مصیبت اور بیماری سے۔ در زیادہ  
فوت ہونے کو وہ خالص محبوب کی چاہت اور رقی ہے واللہ اعلم بالصواب اس روایت کا مطلب یہی روایت سے کہتا ہے اس میں لیا ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا  
رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے ان ستر ہزار میں سے کرے آپ نے دعا فرمائی پھر مدینہ مجاہدہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا میرے لئے بھی دعا فرمائیے اس وقت آپ نے فرمایا تم سے  
پہلے عکاشہ کے لئے دعا قبول ہو چکی مطلب یہ ہے کہ دعا کی اجابت تک ساعت گزر چکی ہے یہ کامیابی عکاشہ کی قسمت میں تھی اس کو چاہل ہو چکی ۱۲ منہ عہد یہ سمجھ کر دعا سے غور  
قدیرت ہو جائیں گے عہد حالت والوں کا عہد تھا ۱۲ منہ عہد جس کو ہر کسی میں ملتا ہے عہد کے لوگ کسی کام کے لئے باہر نکلتے تو پہنچہ ارادت (یعنی عہد) کہتے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مُحِبُّتُ لَنَا** اور **تَشْكُرُنَّ** لینا یہ دونوں باتیں بے مَنبِیاء ہیں۔ **مُحِبُّتُ** تین چیزوں میں ہوتی ہے (اگر فی الواقعہ ہو) عورت، مکان اور گھوڑے میں۔

(از ابوالیمان از شعبان از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے شگون لینا کوئی حقیقت نہیں رکھتا البتہ نیک فال لی جائے تو کوئی حصرج نہیں، لوگوں نے دریافت کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سُننا۔

باب نیک فال

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگون کوئی چیز نہیں، البتہ نیک فال درست ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی مٹے

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبوب

قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرِيَّةَ وَالشُّومُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ  
وَالدَّارِ وَالْأُتْبَةِ

٥٣٥ - **حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ** قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَيْرَ وَخَيْرُهَا الْقَالُ قَالُوا وَمَا الْقَالُ قَالَ الْقَلْبُ الصَّالِحُ يَسْمَعُهَا أَحَدَكُمْ -

باب ۶۴-۳۰ الفاء

٥٣٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَيْرَ وَخَيْرُهَا  
الْفَالُ قَالَ لَوْ مَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَلَكَلْبَةُ الصَّاحِبَةُ يُسَمُّعُهَا أَحَدُكُمْ-

٥٣٢- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

بقیہ از صفحہ سالقہ) دہنہ طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے بائیں طرف اڑتا تو مفوس جان کو لوٹ آتے۔ ہمارے زمانے میں اب تک جاہل حب باہر نکلتے ہیں اور بچی با عورت ساتھ جاتے ہے یا کاتھن ہودار ہو جاتا ہے یا چھیدیک کی آواز سننے سے لوٹ موٹو جاتے ہیں تو مفوس جانتے ہیں کہ تھے ہیں یہ کام نہ ہوگا وغیرہ وغیرہ مولوم کی کیا دایمات خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اللہ اور رسول کی تعلیمات کی طرف متوجہ نہ ہوتے تو ان آفتوں میں نہ پھنستے۔ ۱۲ منہ

[illegible]

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ لِي وَلَا  
طَبِئَةَ وَيُعْبَى الْقَالَ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

### بَاب ۳۰۶۵ لَهَا مَاءٌ

۵۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا النَّضَرُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَافِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زُهَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ  
وَلَا طَبِئَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

### بَاب ۳۰۶۶ الْكُهَانَةُ

۵۳۳۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَالِدٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي  
أَمْرٍ آتَيْنِ مِنْ هُدَيْلٍ اقْتَتَلْنَا قَوْمَتِ إِحْلُمَا  
الْأُخْرَى بِحَجْرٍ فَاصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ  
فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَانْحَضَمُوا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى إِنَّ دِيَةَ  
مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ  
الْمَرْأَةِ أَلَيْعِي غُرْمَتُ كَيْفَ غُرْمَتَا رَسُولِ اللَّهِ  
مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ

لگ جانا اور بدشگونئی بے حقیقت چیزیں ہیں البتہ نیک فال مجھے اچھی  
لگتی ہے اور وہ ہے اچھی بات کلمہ خوب۔

### بَاب ۳۰۶۷ التَّوَكُّلُ سَمْعًا دَرَسَتْ نَهْنَسَ

(از محمد بن حاتم از نصر از اسرائیل از ابو حصین از ابو صالح)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جھوٹ، گداز، بدشگونئی، التوکیا صفر کی خواست بے حقیقت  
چیزیں ہیں۔

### بَاب ۳۰۶۸ كِهَانَتُ كَابِيَانُ

(از سعید بن عفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب  
از ابوسعلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے جھگڑے کا  
فیصلہ کیا جو آپس میں لڑ پڑی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری  
کو پتھر مارا وہ حاملہ تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا چنانچہ انہوں  
نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا  
آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کے بچے کی دیت میں ایک غلام  
یا لونڈی اس عورت کو دیا جائے۔ یہ سن کر قاتلہ کا خدا دند کہنے  
لگا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پہچان  
کھا یا نہ بولا نہ چلایا یہ تو بیکار اور لغو تھا۔ آپ نے فرمایا یہ

لہذا کہیں ہم ایک شکاری پر ہے اس کو دن کو نہیں دیکھا تو بچہ رات کو نکلا کہ لے آؤں گے ڈرے اکثر جنگل و دیار میں رہتا ہے عرب لوگ اسے نہیں سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ  
آدی کی روح مرے کے بعد آؤں گے قاب میں آجاتی ہے اور پکائی ہوئی ہے کیا خوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خیال کا لکھا اب تک لوگ ان کو گھوس آنا اور چھوٹا گھوس سمجھتے ہیں انہ  
لہذا صفر پیٹ کا ایک کپڑا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ کو چٹا ہے کہیں آدی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بارے کو سختی جانتے تھے امام مسلم نے جابر سے صفر کے کپڑے کی نقل کئے  
ہیں معنوں نے کہا صفر سے وہ چیز مراد ہے جو عرم کے بعد آتا ہے اس کو عرب لوگ گھوس سمجھتے اب تک ہندوستان میں جاہل لوگ تریزی کو گھوس جانتے ہیں ان دنوں شادی بیاہ کوئی  
خوشی کی رسم نہیں کہتے ۱۲ منہ لہذا کہیں عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلایا کرتے اور یہ ایک شخص سے اس کی قیمت کا حال کہتے تو ان سے عرب میں کہاں آتی تھی۔  
یہ ان میں سے تھے کہ جن سے شہرہ لئے تھے کچھ کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ ان کے تابع ہیں وہ انہیں آئندہ کی بات بتا دیتے ہیں عرب میں شیخی اور وسط مشرق کا ہیں مگر جو کہتا ہے یہ  
سرہنہ و کا بادی اور غلام بادی تھی ہمارے زمانے میں کاہن جو نہیں ہیں بخوبی اور بدعت اسلام اور عقار موجب سبب بددین اور بدشال ان کے بھائی ہیں ان لوگوں کا سارا علم جھوٹا اور لغو ہے  
یہ کہتے ہیں کہ حالات اور اسباب اور قرائن سے ایک بات کی پیش گوئی کہتے ہیں اگرچہ کئی تو کیا کہنا بھول جاتے ہیں جو نہیں دیتی تو اچھی بات بنانے کے لئے جھوٹے جملے غفلت کر لیتے  
یہ کہتے ہیں کہ وہ تمام پرہیز جاتے ہیں بات رکھتی ہے لہذا اللہ علیہ السلام کہیں دین الحق اعلان ان کلین للہ صحت ۱۲ منہ



مخص لو کا جن کا بھائی معلوم ہوتا ہے

فَمِثْلُ ذَٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ السَّيِّدُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَمَّا هَٰذَا  
مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّاتِ -

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ اثْنَيْنِ رَمَتْ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ  
فَطَرَحَتْ حَتَّى جَنِمَتْ فَفَضَلِي فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
بِعَزَّةٍ عَبْدًا وَوَلِيدَةً وَكَعْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي الْأَجْنَحَيْنِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ يُعَوِّدُ  
عَبْدًا وَوَلِيدَةً فَقَالَ الَّذِي كُفِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أُعَوِّدُ  
مَا لَا أَكُلُ وَلَا شَرِبُ وَلَا نَطُقُ وَلَا أَسْتَهْلُ وَ  
مِثْلُ ذَٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَأَتَمَّا هَٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّاتِ -

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ  
قَالَ تَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَمَنْ  
الْكَلْبِ وَهَمَّ الْبَغْيِ وَحُلُومِ الْكَاهِنِ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ بَنِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُفَّاتِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ

(از قتیبہ از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر  
مارا اس کا حمل ضائع ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے  
کی دیت میں ایک بروہ دلا یا غلام یا لونڈی۔

اسی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے سعید بن مسیب  
سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے پیٹ کے  
بچے کی جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بروہ دیت مقرر کی  
لونڈی ہو یا غلام چنانچہ جسے آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا  
وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ  
بول نہ چلا آیا یہ تو بے کار اور لغو تھا آپ نے فرمایا یہ شخص کا حضن کا  
بھائی ہے۔

رازی عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از زہری از ابوبکر بن عبد الرحمن  
بن حارث) ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کتے کی قیمت زندگی کے پیسے اور کاہن کی مٹھائی سے منع  
فرمایا۔

رازی علی بن عبد اللہ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از  
یحییٰ بن عروہ بن زہیر از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند آدمیوں نے کاہنوں کے متعلق  
دریافت کیا آپ نے فرمایا ان کی باتیں محض لغو ہیں انہوں نے  
کہا بعض اوقات تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہے

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُجِدِّ تُونَا أَحْيَاكَ  
بَشَرًا فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَحْطُمُهَا  
مِنَ الْحَقِّ فَيَقْرُهَا فِي أَذْنٍ وَلَيْسَ دِيخْلُطُونَ  
مَعَهَا مَائَةٌ كَذِبَةٍ - كَانَ عَلَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
مُرْسَلُ الْكَلِمَةِ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ يَلْعَنُ أَتَاهُ  
أَسَدٌ لَا بَعْدَ لَهُ -

### باب ۳۰۶ التَّحَرُّ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ  
كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّجُورَ  
وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ  
هَازُوتَ وَمَادُوتَ وَمَا يَعْلَمَانِ  
مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا أَنْحَنُ  
فِتْنَةً فَلَا تَكْفُرُ فَيَتَعَامُونَ مِنْهَا  
مَا يَنْزِلُ قَوْلَهُ بَيْنَ الْمَرْوَةِ  
ذُو جَعْلٍ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ  
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِأُذْنِ اللَّهِ وَيَتَّبِعُونَ  
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ

آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا  
لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے) پھر اسے  
اپنے دوست کے کان میں بھونک دیتا ہے یہ کاہن اس میں سوچت  
اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے) بیان کرتے ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں عبد الرزاق اس فقرے کو تِلْكَ الْكَلِمَةُ  
الحق مرسل روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے کہا مجھے یہ خبر نہی کہ  
عبد الرزاق نے اس کے بعد اسے مسند حضرت عائشہ رضی سے روایت کیا۔

### باب جادو کا بیان

(سورۃ بقرہ میں) ارشاد باری تعالیٰ ہے  
وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّيِّبِينَ كَافِرِينَ هُمْ  
لَهُمْ كُفْرًا كَوَّارًا وَيْلٌ لِّلْكَاذِبِينَ اور وہ علم جو باہل میں  
دو فرشتوں ماروت ماروت پر اتر آتا اور ماروت  
ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھاتے جب تک وہ کہہ  
نہیں دیتے دیکھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں آزمائش  
کے لیے بھیجا ہے تو جادو سیکھ کر کافر مت ہو جانا مگر  
لوگ رماروت ماروت کے اس کہہ دینے کے باوجود  
ان سے وہ علم سیکھتے ہیں جس کے ذریعے شیطان  
بیوی میں جہائی ڈال دیتے ہیں اور یہ جادوگر جادو

لہ اس لئے کہ ان میں ان کی جھوٹ بھٹی ہیں ایک آدھ بات کو سچی ہو جاتی ہے وہ وہی جو شیطان فرشتوں سے اڑا لیتا ہے شیطان نے کہا یہ کلمات جی شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات  
اڑا لیتے تھے انھیں علی اللہ علیہ السلام کی جنت سے موقوف ہو گئی اب آسمان پر ایسا جگہ ہے کہ شیطان وہاں پہنچنے نہیں پاتے ناب دیکھ کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے یا شیطان  
کے کاہن جنھیں انھیں پھر انہیں کہنے والے ہیں اس لئے جادو وہ خلاف عادت ہے جو شرعیہ کا شخص سے صادر ہو جادو میں لوگوں کا خلاف ہے کہ اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں  
نیوہ اہام اور خیالات ہیں اور صحیح قول میں یہ نہیں ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر صرف اتنا ہی ہو کہ مزاج کی حالت بدل جائے اس  
میں کوئی بیماری پیدا ہو یا جادو سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی کی جان بچ جائے یا آدمی پھر ہو جائے یا مرد و عورت یا عورت مرد جادو سے نہیں ہو سکتا اب مجاہد اور کریمت اور جادو میں فرق  
ہے کہ جادو کو عملی اعمال کا محتاج ہے اور سامان کا مثلاً ناریل گرومڑے کی ہڈیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کریمت میں اس سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور شیخ نے بھی  
کا ذکر کیا ہے اور انھار و مقابہ یعنی انھیں سے اور کریمت اولیا اللہ ہے انھیں سے دعوئی و مقابہ کیا ہے ایک دوسرے سے دشمنی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے

عَلِمُوا لَكِنَّ اشْرَكَهُ مَا لَهُ فِي  
الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى  
وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اتَى دَعْوُهُ  
أَفْتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ مُبْعِدُونَ  
وَقَوْلِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ  
آيَاتَهَا كَسُحْرِ وَقَوْلِهِ وَمِنْ ثَمَرِ  
التَّقْوَى فِي الْعُقَدِ وَالْأَنْقَاطِ  
السَّوْءِ أَحْرُسُّكُمْ وَتَعْمُونَ -

کی وجہ سے بغیر حکم الہی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض  
وہ عام سمجھتے ہیں جو ان کے لئے مفید ہونے کے بجائے ضرر رساں  
ہوتا ہے نیز یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو شخص جادو  
سیکھے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور (سورہ طہ میں)  
ارشاد الہی ہے جادوگر جہاں جائے فلاح حاصل نہ کریگا اور  
(سورہ انبیاء میں) ارشاد ہے کیا تم دیکھ سکتے ہو کہ جادو کی پیروی  
کرتے ہو؟ (سورہ طہ میں) ارشاد ہے موسیٰ علیہ السلام کو ان  
کے جادو کے وجہ سے ایسا مظلوم ہوا تھا کہ سیاں اڑاٹھیاں دوڑ رہی  
ہیں سورہ فرق میں فرمایا ان کو تو نیک باری سے جو گروہوں میں چھوٹا ہے ان میں ہرگز کوئی نہیں ہوگا وہ تو نیک ہیں ارشاد ہے پس کہاں تم مسخو ہوئے جا رہے ہو۔

### ۵۳۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي  
زُرَيْقٍ يَقُولُ لَهُ كَيْدُ بَنِي الْأَعْصَمِ حَتَّى  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ  
إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا  
كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَذَاتُ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدَ لَيْلَةٍ  
دَعَا دَعَائِكُمْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعُرْتُ أَنَّ اللَّهَ  
أَفْتَأَنِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ  
فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي

(ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ بن یونس از ہشام از والدش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر  
قبیلہ بنی زریق کے ایک شخص نے جو لیبید بن اعصم کے نام سے مشہور  
تھا جادو کیا جس کے اثر سے آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو نحیال  
ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (فی الواقعہ) آپ  
نے نہ کیا تھا۔ ایک دن یارات کا واقعہ ہے کہ آپ میرے پاس موجود  
تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے بس دُعا کر رہے تھے بعد ازاں آپ نے  
فرمایا عائشہ! میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے  
اپنے فضل سے مجھے بتا دی، میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے  
سر پرانے بیٹھ گیا ایک پاؤں کی طرف، اب ایک دوسرے سے پوچھنے  
لگا یہ تو بتا دیجئے ان صاحب کو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا مرض

۱۳۵۴- آخرت پر بار ہوں مگر کجی یہ جان کر بھیہر سکتے ہیں ۱۴۵۴- جادوگر کہہ دے کہ اس پر پھونکتے ہیں ۱۵۴- کہ اللہ کی قدرت کی نشاں دیکھ کر بھی شریک کرتے ہیں ۱۶۴- جادوگر کہتے ہیں جادو جنھن تخیل اور توہم سے خیال دلاتا اور تھوکر لگاتا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں - ۱۷۴- اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے بیان کیا ہے مسمریم جو اچھل اچھل کر مردوں میں بہت شائع ہے وہ بھی جادو کی ایک قسم ہے اس طرح تحفہ ناکاب فاراح کا علم جو فضل اللہ مانی نے تصنیف کیا ہے بیان کیا ہے وہ بھی مرتب کر رہے

فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجِعَ الرَّجُلُ  
قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهَ قَالَ لَيْدِي بْنُ الزَّعَمِ  
قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَبَتْ  
طَلَمُ كُفْلَةٍ ذَكَرَ قَالَ فَإِنَّهُ قَالَ فِي بَيْتٍ  
ذِي أَرْوَاحٍ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي تَابٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَعْلَى  
كَانَ مَاءً هَانِئًا عَالِيًا أَوْ كَانَ دُرٌّ وَسْ  
خَلَّهَا دُرٌّ نَسَّ الشَّيَاطِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَفَلَا اسْتَوْجَبْتَهَا قَالَ قَدْ عَاقَبَنِي اللَّهُ فَكَفَّهْتُ  
أَنْ أَتُورَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ كُفْرًا فَأَمَرَهُ بِهَا فَنُفِثَ  
تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ أَبِي النَّظَّارِ  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ الْكَيْفُ وَالْبُنُ عَيْنِي عَنْ  
هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ أَدَامُشِطٌ وَ  
الْمُشَاقَةُ مِنَ مُشَاقَةِ الْكُتَّانِ

لا تفرح بوجع کسی ہے؟ اس نے جواب دیا بیماری نہیں ان پر جادو ہوا ہے  
پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے فرشتے نے کہا  
لید بن اعصم یہودی نے، پہلے فرشتے نے دریافت کیا کس چیز میں؟ دوسرے  
نے کہا لنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نرگھور کے خوشہ کے غلاف  
میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں یہودی نے کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے  
نے کہا بیزروان میں پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
چند صحابہ کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے وہاں سے واپس  
آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے لگے عائشہ! اس کنوئیں کا  
پانی ایسا رنگین تھا جیسے ہندی کا پانی (مُرمغ ہوتا ہے) اس پر گھور  
کے درخت ایسے (مہیب) تھے گویا سانپوں کے بچھن میں۔ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ جھاڑ بھونک  
کر کہ اس جادو کا ازالہ کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
نے مجھے اچھا کر دیا ہے اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور نہیں پھیلاؤں اچھا  
میرا آپ نے حکم دیا تو وہ جادو کا سامان (لنگھی بال خرم کا غلاف) سب کاڑھا گیا  
عیسے بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ، ابو حمزہ اور ابن

ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کیا، اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں ہی روایت کیا ہے۔  
فی مشط و مشاقۃ مشاطہ سے کہتے ہیں جو بال لنگھی کرتے ہوئے نکلیں۔ مشاقہ کا معنی روئی کی تاریعی سوت۔

**باب** شرک اور جادو ان گناہوں میں سے  
میں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان از ثور بن زید از ابو)

**باب** التَّوْبَاتِ وَالْتَّوْبَةُ  
مِنَ التَّوْبَاتِ

۵۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابن جریج انہی کنوئیں تھا مدینہ کے اطراف میں ۱۲۰۰ منہ کہ آپ نے حضرت علیؓ اور عمارؓ کو اس کنوئیں پر لکھا کہ جادو کا سامان اٹھا  
لائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بن یاس ندی کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنوئیں سے نکالیں اور بعض نے لکھا قیس بن جحش ندی نے نکالیں اور یمن سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا جو بعد میں تشریف لے گئے یوں ۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ یا بہتوں کے سوا یہی ہوا ۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ تیسرے القاری میں اس کا ترجمہ کیا ہے آپ جادو کر کے شہر بید  
کیوں نہیں کر لیتے میرے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج محض اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا تو وہ دوسرے عمل سے نکالنا بعضوں نے کہا یہاں استخراج ہے ان سامان کنوئیں سے نکلوانا  
مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیونکہ اس روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنوئیں سے نکلوا یا تھا اور شاید غلاف سے نکلوانا مراد ہو وہاں ۱۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ آپ کا قائل تھا  
کہ بہت ذات کا استخراج ہے نہ لیتے تھے ۱۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ ابواسامہ اور ابو حمزہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اس کتاب میں وصل کیا ہے اور ابی الزناد کی روایت حافظ صاحب  
کہتے ہیں جو کو موصلاً نہیں مل ۱۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ یہ روایت بدر الحقیق میں گزر چکی ہے مومن ۲۰۰ منہ یہ روایت آگے آتی ہے ۱۲۰۰ منہ ۲۰۰ منہ قاتل سے مشاطہ کے بدل ۱۲۰۰ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
الْعَمِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُؤَبَّاتِ  
الَّتِي رَأَى اللَّهُ وَالسَّحَرِ.

**بَاب ۳۰۶ هَلْ يُسْتَحَرُّ مِنَ السَّحَرِ**

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طَبٌّ أَوْ يُوَحَّدُ  
عَنِ امْرَأَتِهِ أَكَيْفَ عَنْهُ أَوْ يَكْفُرُ  
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُ دَنْ  
بِهِ الْأَصْلَاحَ فَا مَّا مَا يَنْفَعُ قَلَمُ  
يُنْهَ عَنْهُ

جادو کا اتار کرنے والوں کی نیت تو درست ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا جس میں فائدہ ہو۔

**۴۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ**

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَدُلُّ مَنْ  
حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلِ  
عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامَ مَاعِزَةَ فَقُلْتُ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْرَحًا حَتَّى كَانَ يَرَى آتَهُ يَأْتِي  
النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِمْ قَالَ سَفِيلٌ وَهَذَا  
أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِذَا كَانَ كَذَا قَالَ  
فَانْتَبَهَ مِنْ تَوْبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

لہ دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے مجبور روایت کتاب لوصایا میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۱

۱۲ منہ ۱۱ بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لئے کیا جاتا ہے اس قول سے نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کہنے میں قیامت  
نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے ہزبری کے سات پتے لے کر ان کو دیکھو وہیں کچل کر ان پر پانی ڈالو اور آیت الکرسی اور وہ سورتیں جن کے شروع میں قل ہے پڑھے  
(یعنی جادوں قل) پھر زمین چلا اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلٹے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے تو جادو کا اثر جلا جائے گا۔ اسی طرح اس  
کو لکھ کر جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قہر نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۱ یعنی شیطانوں کے ۱۲ منہ ۱۱ کہتے ہیں چھ بیٹے کچل کر بھی حالت رہی اور چالیس روز تک شہر رہی آ

الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو یعنی جادو اور  
شکر ہے۔

**باب** جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان اپنی  
جگہ سے ہٹا کر لینا۔

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا اگر کسی پر جادو  
ہوا ہو یا کسی شیطانی عمل سے اسے اپنی بیوی سے روک  
دیا گیا ہو کہ اس سے جماع کے قابل نہ ہے تو اس کا دغینہ  
کرنا، جادو باطل کرنے کے لئے کوئی کلام پڑھنا درست ہے  
یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا اس میں کوئی قباحت نہیں

جادو کا اتار کرنے والوں کی نیت تو درست ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا جس میں فائدہ ہو۔

۴۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَدُلُّ مَنْ  
حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلِ  
عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامَ مَاعِزَةَ فَقُلْتُ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْرَحًا حَتَّى كَانَ يَرَى آتَهُ يَأْتِي  
النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِمْ قَالَ سَفِيلٌ وَهَذَا  
أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِذَا كَانَ كَذَا قَالَ  
فَانْتَبَهَ مِنْ تَوْبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

لہ دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے مجبور روایت کتاب لوصایا میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۱

۱۲ منہ ۱۱ بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لئے کیا جاتا ہے اس قول سے نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کہنے میں قیامت  
نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے ہزبری کے سات پتے لے کر ان کو دیکھو وہیں کچل کر ان پر پانی ڈالو اور آیت الکرسی اور وہ سورتیں جن کے شروع میں قل ہے پڑھے  
(یعنی جادوں قل) پھر زمین چلا اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلٹے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے تو جادو کا اثر جلا جائے گا۔ اسی طرح اس  
کو لکھ کر جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قہر نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۱ یعنی شیطانوں کے ۱۲ منہ ۱۱ کہتے ہیں چھ بیٹے کچل کر بھی حالت رہی اور چالیس روز تک شہر رہی آ

سے سحر ایک مدت کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ! میں نے اللہ جل شانہ سے جو بات دریافت کی تھی وہ اس نے بتادی، دوسرے فرشتے میرے پاس آئے ایک میرے سر پر بیٹھ گیا دوسرے میرے پاؤں کی جانب سر لڑنے والے فرشتے نے دوسرے سے دریافت کیا اس شخص کو آنحضرتؐ کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے فرشتے نے کہا کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن عامر نے، یہ قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا غرض پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے فرشتے کہنے لگا کنگھی اور بالوں اور تانگے میں، پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کس چیز میں رکھا ہے؟ دوسرے نے کہا نہر کھجور کے خوشے میں اور اسے چاہا اروان میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آنحضرتؐ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے نکال لیا آپؐ نے فرمایا میں نے جاکر اس کنوئیں کو دیکھا تو اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے ہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے دھت ایسے ڈراؤنے تھے جیسے سانپوں کے بھین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ نے جادو کا سامان نکلوایا میں نے آپؐ سے عرض کیا آپؐ اس کا الزام کون پر کرتے آپؐ نے فرمایا اس کا فائدہ پروردگار کی قسم من لو اللہ تعالیٰ نے مجھے تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں نہ گناہم آرائی مناسب نہیں سمجھتا۔

## باب جادو کا بیان

(از عبید بن اسماعیل از ابوالسائمہ از شہام از والہش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا آپ کو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام آپؐ کرتے نہ تھے۔ ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی پھر آپؐ فرماتے لگے عائشہ! تجھے معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے دریافت کی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادی

أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَفَانِي دَجَلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالَ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ كَيْدُ بَنِي الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ذُرَيْجٍ حَلِيفٌ لِبَنِي هُودٍ كَانَ مُتَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَلَةٍ قَالَ قَابِئِينَ قَالَ فِي جُحْفٍ طَلَّةٍ ذَكَرْتُ رَعُوقَةً فِي بِلَادِي أَرَدَانِ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيُّ اسْتَوْجَبَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْيَهُودِيَّةُ أَرَيْتَ مَا وَكَانَ مَا دُخِلَ نَتَاعُهُ الْخِجَارَ وَكَانَ تَحْتَهَا رُؤُوسُ النَّبِيِّينَ قَالَ فَاِسْتَوْجَبَ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا تَذْهَبُ رَتَ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَعَنِي وَأَكْرَهُ أَنْ أَقْبَلَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا۔

## باب السحر

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنِيَ غَيْلٌ لَيْلَهُ أَدَّ فَعَلَ النَّعْيَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَا مُحَمَّدًا قَالَ اشْعُرْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا

لہ بعضے روایتوں میں یوں ہے کہ وہ کافر تھا اور بعضے روایتوں میں یہ ہے کہ وہ یہودی تھا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جادو کا سامان ۱۲ منہ ۱۳ جس سے جادو بالکل باطل ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ یا ایک کام کو کر چکے ہیں حالانکہ اسے کیا نہ ہوتا ۱۲ منہ

قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَبَاءٌ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِمَصَاحِبِهِ مَا وَجَّعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ كَيْدُ بَنِي الْأَعْقَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زَيْدٍ قَالِ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبَّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ قَالَ فِي يَدَيْهِ وَأَوَّلَ قَدْ هَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْفِ مَنْ أَمْعَاهُ إِلَى الْبَيْتِ فَظَنَرَا لَيْهَا وَعَلَيْهَا أَهْلٌ ثُمَّ رَجَعَا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ اللَّهُ لَكَ مَا وَهَّاءُ نِقَامَةٍ الْحِجَاءِ وَلَكَ أَنْ تَخْلَعَا دُوسُ الشَّيْطَانِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَاقَنِي اللَّهُ وَشَفَانِي وَخَشَيْتُ أَنْ أَتَوَدَّ عَلَى لِسَانٍ مِنْهُ فَتَرَا أَمْرِيهَا قَدْ فُتَتْ

علیہ وسلم اس سامان کے دفن کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دفن کر دیا گیا۔

### باب ۳۰۸ من البیان بسحر

۵۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأً أَنَّهُ قَامَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فخطبنا ففجَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا وَإِنْ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

میں نے کہا فرمائیے کیا بات تھی؟ آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سر پر لے بیٹھا اور ایک میرے پاؤں کے پاس۔ سر پر لے والے نے پائنتیں والے سے پوچھا اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا نگلیں اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں۔ پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے کہا چاہ ذی اردان میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب واپس آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہ! خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کا چھن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ نگلیں بال وغیرہ (غلاف سے) نکلوائے (یا نہیں؟) آپ نے فرمایا نہیں مجھے سمجھ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تندرست کر دیا اب مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگوں میں شریک نہ ہو جائے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سامان کے دفن کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دفن کر دیا گیا۔

### باب بعض تقریریں جادو کا اثر رکھتی ہیں۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زید بن اسلم (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا، ان کا خطبہ لوگوں کو بہت پسند آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا بعض تقریریں جادو مبری ہوتی ہیں یا فرمایا بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں۔

۱۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ جادو کا پورا کنوئیں سے نکلوا یا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہوگا۔ ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دو نکلے ہیں میں اختلاف نہیں رہتا مطلب یہ ہے آپ نے وہ پوتا غلاف سمیت کنوئیں سے نکلوا یا مگر غلاف کو نہیں نکلوا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گرہا دیا بعضوں نے آقا خوجتہ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیا یا نہیں ۱۲ منہ زید بن عرقان بن بدر بن امر القین بن خلف (دومعین) ابراہیم ۱۲ منہ

## باب عجوبہ کھجور بڑی دوا ہے۔

(از علی الزمران از ہاشم از عامر بن سعد) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوبہ کھجور کے چند دانے کھا لیا کرے اسے اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرے گا۔  
علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے۔

(از اسحاق بن منصور از ابواسامہ از عامر بن سعد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح سویرے سات عجوبہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

## باب الو کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری) ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں، صفر کی خوشست کوئی چیز نہیں، الو کی خوشست کوئی چیز نہیں۔ یہ سن کر ایک عربی بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ ہے کہ اونٹ رنگیتان میں ہرنوں کی طرح (صاف) ہوتے ہیں، ان میں ایک خارش اونٹ آکر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارش بنادیتا ہے۔ آپ نے فرمایا بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارش کیا ہے

## باب ۳۰۷۲ الدفاعة من الجوع للشمس

۵۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّكَ سَمٌّ وَلَا سُحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ

۵۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّرَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّكَ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سُحْرٌ

## باب ۳۰۷۳ لاهامة

۵۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا مَقْرَدَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَغْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِدِيلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَمَا يَتَمَّهَا الطَّبَا فِيمَا لَطَمَهَا الشَّيْءُ عِدَا الْجَوْبِ فَيَجْعَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی شام کو کھالے اس کو صبح تک ضرر نہیں پہنچے گا ۱۲۱۱۔ اس کی شرح اوپر گزرجی ۱۲۱۱ منہ ۱۲۱۱۔ جب جھوت کوئی چیز نہیں ہے تو..... (آگے ترجمہ)..... ۱۲۱۱ منہ



وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
سَمِعَ أَبَاهُ رِيَّةً يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُبْرَضٌ عَلَى مُبْرَضٍ وَ  
أَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ  
تُحَدِّثْ أَنَّكَ لَا عَدُوَّ قَرُطَنَ يَأْتِيكَ بِسَيْلَةٍ قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ لَيْسَ حَدِيثًا غَيْرُهُ -

(اسی سند) سے ابوسلمہ روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی  
سے یہ حدیث سنیے کے بعد پھر یہ سنا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اور نٹ والا اچھے تندرست  
اور نٹوں سے اپنے اوٹ نہ ملائے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
اگلی حدیث کا انکار کیا ہم لوگوں نے ان سے کہا آپ نے یہ حدیث نہیں  
بیان کی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے۔

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی بھولتے نہیں دیکھا۔

### بَابُ ۳۰۴ لَا عَدُوَّ

۵۳۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَزْرَةُ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَلَا شَأْنَ  
الشُّومْرِ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالنَّارِ  
۵۳۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ

**باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔**  
(الزہری بن غیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از  
سالم بن عبد اللہ و عمرہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور بدشگونی دونوں  
بے حقیقت چیزیں ہیں، البتہ تین چیزوں میں (اگر کوئی چیز خواست ہو)  
تو ہو سکتی ہے۔ گھوڑے، عورت اور مکان میں۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر کہیں کہ اس کو کسی اور لوٹ سے غارت لگی تھی تو اس اوٹ کو اس سے لگی انہیں تسلسل لازم ہے یا یہ کہنا ہوگا کہ ایک دن کو کچھ بخود غارت پیدا ہوئی تھی یہ  
آپ نے ایسی دلیل عقلی منطقی بیان کی کہ اہل انکار انکار تمہارے سامنے چل ہی نہیں سکتا یہ جو دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بیماریاں جیسے بخار و تشنگی و عافیت و غیرہ  
بہت سی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی بلکہ حکم الہی اس دوسری بات یا شخص میں پیدا ہوئی۔  
اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعض طاعون سے مرتے ہیں بعض نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانہ میں چند دایہ یا ڈاکٹر کی طرف طاعون زدہ کا علاج حالہ کہہ تے ہیں اس کا بیان یا کپڑا  
چھوتے ہیں پھر بعض ڈاکٹروں یا نرسوں کو طاعون ہو جاتا ہے اور بعضوں کو نہیں ہوتا کہ چھوت لگنا بچہ ہوتا تو سب کو ہوتا لہذا اوہی حق ہے جو جو مخصوصا حق ہے فرمایا اور دلیل عقلی بھی  
اس کو متفق ہے مگر ہم کہم کہ وہ اہل طاعون کے پاس بھی نہیں جو لوگ وہم میں گرفتار ہیں وہ کس طرح نہیں مانتے کہ کسی کہے جائیں گے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری فلاں کو لگ گئی ہے ۱۲ منہ  
۵۳۵۲ - حدیث کا یہ جوہر باطل کیا پھر جو اس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں یہ حکمت ہے کہ ایمان ہو کہ تندرست اوٹ والے کا اعتقاد دیگر ملے  
وہ سمجھنے لگے کہ یہ صاف اوٹ ان بیمار اور نٹوں کے آئے کی وجہ سے اور ان کے ساتھ نہ تھی وجہ سے بیمار ہو گئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس کے لئے فیصلہ لایا ان لوگوں کا ایمان پانے  
کے لئے یہ حکم دیا اس حدیث سے صاف نکلے کہ طاعون کے بیماروں کو چھوت تندرست آدمیوں سے لانا بھی جائز نہ ہوگا اور حکم اس کی ممانعت کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۵۳۵۳  
یہی اس حدیث کا جوہر ہے لگ جانا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ جس کو ہم نے چھوٹے طعنہ میں نہ معلوم کیا کہہ گئے ۱۲ منہ ۵۳۵۴ آخر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک حدیث بھول گئے تو  
کہ تو جہنم میں انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بھول جانے سے یہ حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ متعدد دفعہ راویوں نے ان سے یہ حدیث سنی تھی کہ چھوت لگنا  
کوئی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور عثمان وغیرہ اور یونس بن ذباب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم تو بیمار ہو تم تو بیمار ہو تم تو بیمار ہو تم تو بیمار ہو تم تو بیمار ہو  
انہوں نے انکار کیا کہ تمہاری کیا نعت میں سے کہ کھارت نے مجھ سے ان سے یہی کہا تو وہ غصہ ہوئے کہنے لگے میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی مناسبت سے کہا شاید یہ حدیث ابو ہریرہ رضی  
لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاؤ بچھانے سے پہلے سنی ہوگی اس لئے اس کو بھول گئے ۱۲ منہ

ابن عبد الرحمن بن ابی ہریرۃ قال سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا عدوى  
قال أبو سلمة بن عبد الرحمن سمعت أبا  
هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
لا يورث المومن على المومن وعن الزهري  
قال أخبرني سنان بن أبي سنان الدؤلي  
أن أبا هريرة قال إن رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال لا عدوى فقاموا عداي  
فقال أرايت الإبل تكون في الرمال  
أمثال القطباء فيأيتيه البعير الأجوب فتجوب  
قال النبي صلى الله عليه وسلم فمن أعدى  
الاول -

۳۴۵ - حدثنا محمد بن بشار قال  
حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبه  
قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك عن  
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى  
لا طيرة ولا يحبني الفأل قالوا وما الفأل  
قال كله طيرة -

باب ۳۰ ما يدكر في سقم  
النبي صلى الله عليه وسلم رواه  
عروة عن عائشة عن النبي  
صلى الله عليه وسلم -

بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں۔

(اسی سند سے) زہری نے بحوالہ سنان بن ابی سنان دلی  
از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا  
کہ جھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک اعرابی کھڑا تھا کہنے  
لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا وجہ ہے کہ ریگستان میں  
اونٹ ہرنوں کی طرح صاف سُٹھرے ہوتے ہیں پھر بھی ایک خارش  
اونٹ اگر ان سے مل جاتا ہے تو سب خارش ہو جاتے ہیں آپ  
نے فرمایا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس چیز نے خارش بنادیا تھا؟

(از محمد بن بشار از ابن جعفر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جھوت لگنا، بُرائیوں لینا دونوں غلط باتیں ہیں البتہ  
نیک فال مجھے پسند ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟  
آپ نے فرمایا اچھی بات ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہر دیا  
گیا تھا اس کا بیان -

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہ رضی  
نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے -

۱۔ جس پر دیکھا کہ پہلے اونٹ میں خارش پیدائی ہی سے سب کو خارش کیا ۱۲۱ھ میں ۲۔ مثلاً جنگ کو جا رہے ہیں ایک شخص ملاج کا نام فتح خان تھا یا بیمار  
ملاج کے لئے نکلا رستہ میں ایک شخص ملاج کا نام شفا فی خان تھا ۱۲۱ھ میں ۳۔ ہزار میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے ہیں  
عائشہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خبر میں کھالیا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں ۱۲۱ھ میں

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَأَى قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ أَهْلَ يَثْرِبَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاؤَ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ  
كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجِئُوا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّيَّي سَأَلْتُكُمْ  
عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ  
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا  
فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَذِبُكُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ  
وَكَبُرْتَ فَقَالَ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُكُمْ  
عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا  
عَرَفْتَ كَيْدَ بَنَاتِنَا عَرَفْتَهُ فِي آبِنَا فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ  
النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلَفُونَنَا  
فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ احْسَبُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلَفُكُمْ فِيهَا أَكْثَرًا  
ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ إِثْ  
سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ  
فِي هَذِهِ الشَّيْءِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا

(از قتیبہ از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت ابو ہریرہؓ

کہتے ہیں خیبر جب فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
اقدم میں بطور ہدیہ ایک (بکری) بھیجی گئی، اس میں زہر  
ملا دیا گیا تھا آپؐ نے تمام یہودیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ  
وہ سب جمع کئے گئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں  
سچ کہو گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم، آپؐ نے فرمایا تمہارا  
باپ کون تھا؟ انہوں نے کہا فلاں شخص آپؐ نے فرمایا جھوٹے ہوتے تھے  
باپ تو فلاں شخص تھا کہنے لگا ہاں آپؐ سچ فرماتے ہیں اور ٹھیک فرماتے  
میں پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بات  
بولو گے؟ انہوں نے کہا ہاں ابو القاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں  
گے تو آپؐ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسے آپؐ نے ہمارے باپ  
کے متعلق پہچان لیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تہا و دوزخ میں کون  
لوگ جائیں گے؟ انہوں نے کہا یہودی لوگ متوڑی دیر کے لئے  
دوزخ میں جائیں گے (بھروہاں سے نکال لئے جائیں گے) تو مسلمان  
ہمارے بدلے دوزخ میں جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردودو! خدا کی قسم ہم کبھی  
نہیں جائیں گے۔ آپؐ نے پھر فرمایا اب اگر کچھ دریافت کروں  
تو سچ جواب دو گے؟ سب نے جواب دیا جی ہاں۔ آپؐ نے  
فرمایا تم لوگوں نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا تھا؟  
سب نے جواب دیا جی ہاں! آپؐ نے پوچھا تم نے یہ کام کیوں  
کیا؟ کہنے لگے ہم نے سوچا تھا اگر آپؐ (معاذ اللہ) جھوٹے ہیں  
تو ہم سب آپؐ سے فارغ ہو جائیں گے، اور اگر آپؐ واقعی

صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ جب یہ بکری آئی تو آپؐ نے ایک ڈاسا گوشت اس میں سے کھا لیا۔ پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کبہ رہی ہے کہ  
مجھ سے نہیں ملا ہوا ہے (آپؐ نے کھا لیا) آپؐ نے صحابہ کو کھانے سے منع کر دیا ۱۳ منہ ۱۵ اس لئے آپؐ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۴ منہ  
۱۵ منہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ۱۶ منہ

نہیں ہیں تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

## باب زہر بینا یا زہر بلی اور خونک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن عمارت از شعبہ از سلیمان از ذکوان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیہڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لے وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح دوزخ میں گرتا رہے گا اور جو زہر کا گھونٹ پی کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی ہمیشہ زہر پیتا رہے گا، اسی طرح جو آدمی لوہے وغیرہ سے خودکشی کرے تو یہ ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ یہ مذاب اسے ہمیشہ ملتا رہے گا۔

از محمد از احمد بن بشر ابو بکر از ہاشم بن ہاشم از ماسر ابن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن سے کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔

## باب گدھی کا دودھ

اللہ تعالیٰ کو خبر دے گا دوسری روایت میں یوں ہے وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر لایا تھا آپ نے میرے باپ فادہ بھائی بچا اور قوم والوں کو قتل کرایا اگر آپ بخیر ہیں تو جو دیکھو گشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہرا لودھوں اور اگر آپ دعا کے ایک بادشاہ ہیں تو آپ کے ہاتھ سے جہنم کو فراغت اور راحت حاصل ہوگی ۱۲ منہ زہر ایک حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے اس لئے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے ۱۲ منہ

حَمَلَكُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا أَنْ نَكُونَ كَذَٰلِكَ  
لَسْتَ بِمُحْمٍ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَصْرَفْ

## باب ۳۰۶ شربہ لستم والداء بہ و بما یحکف منہ و ان یحیث

۵۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ مَخْلُوقًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَهْمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَهْمُهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحِدْيَةٍ فحِدْيَتُهُ فِي يَدِهِ يَحْجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا

۵۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ مَرَّاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ سَهْمٌ وَلَا سَهْوٌ

## باب ۳۰۷ أَلْبَانُ الْأَمْنِ

۵۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

الْحَوَلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْحَلِ

مُحَلٍّ ذِي نَابٍ مِنَ الشَّيْبِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ

أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَقَادَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي

يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَسَأَلْتُهُ هَلْ

يُتَوَصَّلُ أَوْ يُغْرَبُ الْبَابُ الْأَيْشُ أَوْ مِرَادَةُ

الشَّيْبِ أَوْ أَبْوَالِ الْأَيْلِ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ

يَتَكَلَّمُونَ بِهَا وَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا فَكَانَ

الْبَابُ الْأَيْشُ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا

عَنِ الْبَابِهَا أَمْزَوْهَا نَعْيٌ وَأَمَّا مِرَادَةُ الشَّيْبِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوَلَانِيُّ

أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَعِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى عَنْ أَكْحَلِ مُحَلٍّ ذِي

نَابٍ مِنَ الشَّيْبِ -

بَابُ ۳۰۵۸ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ -

۵۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُنْبَةَ

ابْنِ مُسَيْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَيْنٍ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از ابودریس خولانی)

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھجلی دار دندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی

تھی جب تک میں شام میں نہیں آیا تھا

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں

نے ابن شہاب سے پوچھا کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کر لیں

یا اسے پیا کریں یا دندے کے پتے یا اونٹ کے پیشاب کو پیئیں؟

انہوں نے کہا (اگلے) مسلمان برابر ان چیزوں سے دوا کرتے ہیں

انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

گدھوں کے متعلق جو حدیث ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے پہنچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت

کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کے متعلق نہ آپ نے حکم دیا

نہ اس سے منع فرمایا۔ البتہ دندے کے پتے کے متعلق بحوالہ ابن شہاب

از ابودریس خولانی از ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھجلی دار دندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا

(پتہ بھی گوشت ہے تو وہ حرام ہے)

باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں

کھانے پینے کی چیز ہو)

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از عتبہ بن مسلم مولى بنی تيم از

عبید بن حنین مولى بنی زریق) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن

میں مکھی پڑے نہ رات اور انہیں نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵

کے قریب الی التقویٰ معلوم ہوتا ہے گوشت کی ممانعت اس کے دودھ کی ممانعت کے لئے زبردست دلیل ہے مگر یہ کہ آدمی کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ حلال

ہے تو حرمت آدمی کے احترام پر مبنی ہے۔ گدھی کے دودھ کے متعلق اگرچہ کسی سے اس کی حلت سبھی جانتے تو بھرتا حرام جائزوں کے دودھ حلال سمجھنے چاہئیں مگر اس کو کوئی

بھی قائل نہیں ۱۲ عبد اللہ بن زریق

مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي رِثَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِمْهُ كَلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ آئَاءُ

میں نکھی گر پڑے تو اُسے اچھی طرح (اس کھانے یا پینے کی چیز میں) ڈبو کر پھر نکال کر پھینک دے۔ اس کے ایک پر میں شفا ہے ایک پر میں بیماری ہے (وہ پہلے بیماری کا پر ڈبو جاتی ہے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللباس

بَاب ۳۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنُوا وَاشْتَرُوا وَالْبَسُوا وَاصْدُقُوا فِي غَيْرِ اسْرَافٍ وَلَا تَخْبِلُوا قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ إِثْنَانِ سَرَفٌ أَوْ تَخِيلَةٌ

## کتاب لباس بکیان میں

بَاب ارشاد باری تعالیٰ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الْاِیَةِ (سورہ اعراف) اے پیغمبر کہہ دے کس نے زیب زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالیں (یعنی عمد لباس) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھاؤ پیو خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو نہ تکبر کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (حلال مال سے) جو تیراچی چاہے کھاؤ پیو مگر جب تک باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے۔

۵۳۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ كَافِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ زَيْدُ ابْنِ أَسْلَمٍ يُخْبِرُونَا عَنْ ابْنِ عُمرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَزَّ قَوْبُهُ خِلَاءً

(از اسمعیل از مالک از نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا نہیں۔

اس کو ابو داؤد طیسی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس کو ابی اسراف کا بیان آگے آئے گا وہ یہ ہے کہ بے ناگہ ایک ایک نعمان کچھ یا عمار سے بنا کر جیسے افغانی ملا کر کہتے ہیں یا بے ناگہ انگوٹھوں میں بے صحبت رکھے انگوٹھا بنائے جیسے کنہ میں تھمے یا بے ناگہ کرتے یا کمر بستہ تینیں چوڑی رکھے ۱۲ منہ

## باب ۳۰۸ مَنْ جَزَأَ رَأْسَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءَ -

۵۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَزَأَ رَأْسَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا شَقَّ إِذَا رَأَى يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ مِنْ يَصْنَعُهُ خِيَلَاءَ

۵۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَكُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجْعَلُ تَوْبَةً مُسْتَعِجِلًا حَتَّى آتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَجَعَلَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهُمَا

## باب ۳۰۹ التَّشْمِيرُ فِي الثَّيَابِ

۵۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي ذَاوَدَ

## باب ۳۰۹ بغير ارادہ تکبر اگر کسی کا کپڑا لٹک جائے

(از احمد بن یونس از زہیر از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا تکبر کی غرض سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہ کرے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے تہ بند کا ایک جانب بغیر ارادے کے لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اسے دیکھتا رہوں تو یہ اور بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تکبر کے ارادے سے (کپڑا) لٹکاتے ہیں۔

(از محمد از عبد الاعلیٰ از یونس از حسن) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار ہم لوگ جڑتھے کہ سوج گریں شروع ہو گیا آپ جلدی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کپڑا زمین پر گھسٹا رہا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لے گئے دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے) چل دئے تھے لوٹ آئے۔ آپ نے صلوٰۃ الکسوف کی دو رکعتیں ادا کیں پھر سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے ہماری طرف نہ کیا فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گریں دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو

## باب ۳۱۰ کپڑا اوپر اٹھانا

(از اسحق از ابن شعیب از عمر بن ابی زائدہ از عون بن ابی حمیفہ) ابو حمیفہ وہب بن عبد اللہ نے ایک واقعہ بیان کر کے یہ کہا پھر میں نے

۱۔ سلام ہوا کپڑا اٹھانے میں جو وعید ہے اس کا اصل باعث تکبر ہے اور غرور نہایت بڑی صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہیں بلکہ ان کی نجات نہیں پاسکتا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنی برائیاں ہیں لیکن غرور کی اسید ہے ۱۲ منہ آں حدیث کا تعلق باب سے ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قیامت نہیں ۱۲ منہ آں حدیث کا تعلق صلوٰۃ میں گذرا ۱۳ منہ

بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک نیزہ لائے اور زمین میں گاڑ دیا۔ اور نماز کی تکبیر کہی۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (سرخ) جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے آپ اسی نیزہ کی طرف رخ فرماتے ہوئے دو رکعتیں پڑھائیں۔ میں نے دیکھا جو پائے اور آدمی آپ کے سامنے مگر نیزے سے پرے ادھر سے ادھر چل بھر رہے تھے۔

**باب** ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو وہ (تہ بند کرتہ یا جفرا) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔

(از آدم از شعبہ از سعید بن ابی سعید المقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائے گا۔

**باب** جو شخص تکبیر کی نیت سے کپڑا اٹھائے اس کی سزا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبیر کے ارادے سے تہ بند (یا شلوار وغیرہ) اٹھائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت بھی نہیں کرے گا چہ جائیکہ کہ اس پر العارم الہی ہو)

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر بالوں میں لٹکائی کئے اترتا جا رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اس حرکت پر اسے زمین میں دھنسا دیا اور تا قیامت براہر دھنستا ہی چلا جائیگا

قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِي قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا لَا فُجَاءَ بِعَنْزَةٍ فَرَكَّزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُتَّصِمًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَاللَّوْكَ يَمْزُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنْزَةِ۔

**باب ۳۸۲** مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُنَّ فِي النَّارِ۔

۵۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ۔

**باب ۳۸۳** مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَةِ۔

۵۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّكَادِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا۔

۵۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو السَّيْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ يُجْعَلُ نَفْسُهُ مَرْجُلٌ جُمُتَهُ إِذْ خَفَ



اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

۵۳۶۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ

حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُوزُ

إِذَا رَأَى خُصْفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابِعَهُ يُوْنُسُ بْنُ الثَّوْرِيِّ وَكَوْ

يَزُهْمَةُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

مرفوع نہیں کیا۔ (بلکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا)

۵۳۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ

فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهَؤُلَاءِ -

۵۳۶۹- حَدَّثَنَا مَطْرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ

حَدَّثَنَا شَيْبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِقَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ مَائِي

مَكَانَهُ الَّذِي يَقْفِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا

الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ يَحْتَلِلُهُ كَلْبٌ يَنْظُرُ

اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ

(از سعید بن عفیر از لیلیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب)

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے ان کے

والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنا تہ بند لٹکائے (بڑے غور سے) جا رہا تھا۔ اللہ

تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا چنانچہ وہ (کعبہ) قیامت تک

اس میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

عبد الرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے

روایت کیا اور شعبہ نے بھی زہری سے روایت کیا مگر انہوں نے اسے

(از عبد اللہ بن محمد از وہب بن جریر از الدش یعنی جریر بن

حازم) جریر بن حازم کے چچا جریر بن زید کہتے ہیں میں سالم بن عبد اللہ

ابن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا، اتنے میں میں نے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

(از مطرب بن فضل از شبابہ) شعبہ کہتے ہیں میں محارب بن دثار

سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دار القضا کو آ رہے

تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کے متعلق) دریافت کی۔

انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرو کی نیت سے اپنا کپڑا

لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اسے دیکھے گا

میں نہیں۔

میں نے محارب سے کہا کیا عبد اللہ بن عمر نے تہ بند کی تخصیص کی

لہ اس کا تسلسل نے وصل کیا ۱۲۸۸

أَذْكَرَ إِذَا رَكَ قَالَ مَا خَفِيَ إِذَا رَأَى وَلَا قِيمَةً  
تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سَهْلٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَ  
زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ كَافِرٍ مَغْلَةٍ  
وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
وَقَدْ أَمَرَ بَنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَزَّ قُوبَةً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں مَنْ جَزَّ قُوبَةً (جو شخص اپنا کپڑا ٹکرائے)

**بَابُ ۳۰۸** إِذَا رَأَى الْمَهْلِكَ  
وَمِنْ كُرْعَةٍ الْهَرِيِّ وَأَيُّ بَكْرٍ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْرَةَ بِنِ أَرْبَعٍ  
أُسَيْدٍ وَمُعْوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ جَعْفَرٍ أَعْمَهُمْ لَيْسَ أَتِيَابًا  
مُهْمَدَ بِهِ

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذْرَةُ بِنْتُ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذُوجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ رَافِعَةَ  
رِفَاعَةَ الْفُرْطُحِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَحْتُ رِفَاعَةَ فَطَلَّقْ  
فَبِتَ طَلَاقِي فَأَنْزَلَتْ بَعْدَ عَائِشَةَ الرَّحْمَنِ

ہے؟ انہوں نے کہا نہ بند کی تخصیص کی ہے نہ کمرے کی۔

مخالف کے ساتھ اس حدیث کو جبید بن سہیم، زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے بھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

لیث نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت کی۔ نافع کے ساتھ اسے موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ ابن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے یہ الفاظ ہیں مَنْ جَزَّ قُوبَةً (جو شخص اپنا کپڑا ٹکرائے)

**باب حاشیہ دارۃ بند پہننا۔**

زہری، ابویکیر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

(از ابو الیمان از شعب ابی زہری از عروہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی میں اس وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاق دے دیں۔ بعد ازاں میں نے عدت گزارنے کے بعد عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے۔

۱۔ جبید بن سہیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے ومن کیا زید بن عبد اللہ کی روایت حافظ کو موصول نہیں ملی ۱۱۔ من سے ان کو امام مسلم نے ومن کیا ۱۲۔ من سے موسیٰ کی روایت خود اس کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی بھی مسلم میں اول قدمہ کی صحیح ابو حسانہ میں موصول ہے ۱۳۔ من سے کما کاندہ بنا نہیں ہوتا صرف تا نا اس میں ہوتا ہے ۱۴۔ من سے حافظ نے کہا عمرو کا اثر لڑا بن سہیم نے ومن کیا باقی اثر کچھ موصول نہیں ہے ۱۵۔ من سے

ابْنُ الزُّبَيْرِ وَرَأَتْهُ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَآخَذَتْ هَذِيكَ مِثْلَ  
جَلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَ  
هُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ  
يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْعَلُهُ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ  
مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى التَّكْسَلِيمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا  
حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكَ وَنَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ  
فَصَادَ سِنَّهُ بَعْدُ.

**باب ۳۰۸۵** الْأَرْدِيَّةُ وَقَالَ  
أَكْسُ حَبْدًا غُرَابِي رَدَّاءَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۸۵- حَلَّ ثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَّاءِ قَارِئَتِي  
بِهِ ثُمَّ أَطْلَقَ يَمِينِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ جُرَّاجٍ  
حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَبْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ  
فَأَذِنُوا لَهُمْ.

**باب ۳۰۸۶** لُبْسُ الْقَبِيصِ.

**باب قمیص پہننا۔**

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی چادر کا کونہ موڑ کر دکھایا۔  
خالد بن سعید جو باہر کھڑے تھے انہیں اندر آنے کی اجازت  
نہیں ملی تھی، انہوں نے باہر ہی سے اس عورت کی بات سن لی  
انہوں نے رپکا رکھا، کہا ابو بکر آپ اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی  
(بے شرمی کی بات) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کمر  
رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہ جھڑکا بس مسکراتے  
رہے پھر اتنا اس سے فرمایا شاید تو چاہتی ہے دوبارہ رفاعہ کے  
پاس چلی جائے (اس سے نکاح کر لے) مگر یہ اس وقت تک  
منہیں ہوسکتا جب تک تجھ سے عید الرحمن لطف جامع حاصل نہ  
کر لے اور تو اس سے لطف جماع حاصل نہ کر لے۔

اسی فرمان نبوی نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا۔

**باب چادروں کا بیان**  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عربی نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی۔

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از علی بن حسین حسین  
ابن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پیدل تشریف لے گئے۔  
میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھریلو بچے  
جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اجازت  
طلب کی۔ گھروالوں نے اجازت دے دی۔

اے یہیں سے ترجمہ باب نکلا چادر حاشیہ دار کا پہننا ثابت ہوا ۱۲۱ منہ سے  
خاندہ سے صحبت نہ کر لے اور اس سے طلاق نہ لے ۱۲۱ منہ

وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى حِكْمًا يَعْزِمُ عَنْ يُوسُفَ  
إِذْ هَبُوا بَقِيصَتَهُ هَذَا أَقْلُوهُ  
عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بِصَيْرَةٍ -

واپس آجائے گی۔

۵۳۷۲- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَتْ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَكْلِسُ الْمُحْرَمُ مِنَ  
الْبَيَاطِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْلِسُ  
الْمُحْرَمُ الْمَيْمَنَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرُكْسَ وَلَا  
الْحَقْفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ التَّعْلِيْقَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ  
أَسْفَلُ مِنَ الْكُعْبَيْنِ -

۵۳۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ رَسْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَبْدٍ مَا أَدْخَلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَهُمْ  
فَأَخْرَجَ وَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ  
رَيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَبِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۵۳۷۴- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا ثَوَّقِيَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَبِي جَبْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آعْطِنِي  
قَبِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُكَ  
فَأَعْطَاهُ قَبِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَأَذِنَا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قول (قرآن میں)  
نقل کیا اِذْ هَبُوا بَقِيصَتَهُ هَذَا أَقْلُوهُ یعنی میری یہ  
سر قمیص لے جاؤ میرے والد بزرگوار کے منہ پر ڈالو ان کی بیانی

از زینبہ از حماد از ایوب از ثابث (ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) روای  
ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا کون کون سے  
کپڑے پہنے؟ آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے (اس سے ثابت ہوا  
کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں نہ شلوار یا جامہ پہنے نہ ٹوپی نہ  
موزے ملے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو مونڈوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ  
لے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو) جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ  
ابن ابی (منافق) کے جنازے پر اس وقت تشریف لے گئے جب  
وہ قبر میں دفن دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کی لاش باہر  
نکلوائی اور گھٹنوں پر رکھ کر اپنا تھوک اُس پر ڈالا اور اپنی  
قمیص اسے پہنائی۔

(از صدقہ از یحییٰ بن سعید از عبد اللہ از ثابث) حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب عبد اللہ بن ابی  
(منافق) مر گیا تو اُس کا بیٹا (مسلمان) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ! اپنی  
قمیص عنایت کیجئے تاکہ میں اپنے والد کا کفن بناؤں اور  
آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیے اس کے لیے مغفرت کیجئے  
آپ نے اپنی قمیص اسے دے دی اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو

سہ یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲۸۷ ان کپڑوں سے ممانعت کی ان کے سوا ان کی جادہ نہ جاتی ہے گویا وہ پہن سکتا ہے سارے پہنے کپڑے نہیں پہن سکتا علیہ السلام

فَلَمَّا فَرَغَ أَذْنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَدَّ بِهِ  
عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى  
الْمُتَأَفِّقِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا اسْتَغْفِرُ  
لَهُمْ إِنْ كُنْتُ غَافِرًا لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَكُنْ  
يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ فَانْزَلَتْ وَلَا تُصَلِّيْ عَلَى أَحَدٍ  
مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا فَانْزَلَتْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ -

اس وقت مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس نے اطلاع دی آپ اس  
پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنه نے آپ کو روکنے کی بڑی کوشش کی اور عرض کیا کیا اللہ  
تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟  
اور فرمایا ہے آپ ان کے لئے دعا کریں یا نہ کریں اگر ستر بار دعا کریں  
تو بھی منافقوں کو نہ بخشے گا۔ (آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
کی بات نہ سنی اور نماز پڑھنا چاہی) بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی: ”منافق مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ  
اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“ چنانچہ آپ نے منافقوں کا نماز جنازہ پڑھنا بھوڑ دیا۔

### باب ۳۰ جَنَابِ النَّبِيِّ مِنْ

عَنْ عَبْدِ الصَّدِّيقِ وَغَيْرِهِمْ

۵۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ  
نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ حَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْدُ الْبَجِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَنْدَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِمَا  
جُسْتَانٍ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا  
إِلَى تَدْيِيهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ  
كَلِمًا تَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ أَنْبَسَتْ عَنْهُ حَتَّى  
تَغْشَى أَنْامِلَهُ وَتَعْفُو أَشْرَهُ وَجَعَلَ الْبَجِيلُ  
كَلِمًا هَمَّ بِصَدَقَةٍ فَلَمَسَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ  
حَلَقَةٍ بِمَكَارِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَمَّا رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَصْبَحُ  
هَكَذَا أَفِي جَبِيهِمْ فَلَوْ رَأَيْتَهُ لَوَسَّعْتُهَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ

### باب قِصَصِ كَاغْرِيَّانِ سَيْنَةَ بَرِيَا وَرَكِبِينَ (مثلاً کندھے پر لگانا۔)

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از ابراہیم بن نافع از حسن بن علی بن  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے  
کے دو کرتے پہنے ہوئے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور سہنسل سے  
لٹکے ہوئے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے وہ کرتہ ڈھیلا ہو جاتا ہے  
حتیٰ کہ انگلیوں کے پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور بخیل اتنا ہو جاتا ہے  
کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان مٹاتا جاتا ہے اور بخیل جب  
خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کرتہ اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک  
حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ  
سے بتا رہے تھے: کاش تو اُسے دیکھے وہ بخیل چاہتا ہے ذرا کرتہ  
ڈھیلا ہو (کہا ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا۔

۱۷- آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے منع نہیں کیا اور میں ستر بار سے بھی تیرا وہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور وہ بھی ستر بار کا فرما ساق  
نے لئے نام نہ نہ بیٹھے تو سچ لیتا چاہیے کہ اگر کسی دیار و لوہی کی دعا سے کافر یا منافق کیوں کر بخشا جائے گا  
۱۸- یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ آپ نے کثرت کا گر بیان سنا ہے سینہ پر تھا۔ اس حدیث کی شرح اور پھر بخاری ج ۱۲ ص ۱۷ اور پھر

تَابِعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْرَجِ  
جُبَّتَانِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ جُبَّتَانِ -

حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن طاووس نے بھی اپنے  
والد سے روایت کیا ہے۔ اور ابو الزناد نے بھی بحوالہ اعرج از ابو ہریرہ  
روایت کیا ہے اس روایت میں جُبَّتَانِ کا لفظ ہے (یعنی دو کپڑے)۔  
حَنْظَلَةُ بن ابی سفیان کہتے ہیں میں نے طاووس سے سنا وہ کہتے

تھے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنا جُبَّتَانِ لیکن جعفر بن زبیر نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جُبَّتَانِ  
ہے (یعنی دو زبیریں)

**بَابُ ۳۸۸ مَنْ لَبَسَ جُبَّةً  
صَبَّغَهُ الْكُتَّانُ فِي السَّفَرِ -**

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ  
عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الطَّحْفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَعْلُوفُ  
ابْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحَاجُّهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْنِي بِمَا فُتِمَتَا وَفَلَيْدِ  
جُبَّةٍ شَامِيَةٍ فَمَضَيْتُ وَأَسْتَسْقِي وَخَسِرْتُ  
فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ نَكَاتًا صَبَّغَتَيْنِ  
فَاخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَهُمَا وَ  
سَمَّ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَيْهِ -

**باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ  
پہننا۔**

(از قیس بن حفص از عبد الواحد از انعمی از ابو الطحفة  
منیر بن شعبہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفح حاجت  
کے بعد واپس تشریف لائے تو میں پانی لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے ہنر  
کیا اس وقت آپ شامی جبہ میں ملبوس تھے۔ پہلے کلی کی بھر  
ناک میں پانی ڈالا۔ بعد ازاں منہ دھویا۔ پھر ہاتھوں کو استینوں  
سے نکالنا چاہوے تنگ تھیں (اوپر چڑھ نہ سکیں) آخر آپ نے جبہ  
کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لئے۔ انہیں دھویا سر پر مسح کیا  
اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

**بَابُ ۳۸۹ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغُرُو**

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْأَنْعَمِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمْعَاكَ مَاءً قُلْتُ  
نَعَمْ فَأَنْزَلَ عَنْ رَأْسِهِ فَمَشَى حَتَّى كَادَ ارَى  
عَقِي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغَتْ عَلَيْهِ

**باب جنگ میں اون کا جبہ پہننا۔**

(از ابونعیم از زکریا از عامر از عروہ بن منیر) حضرت منیر  
ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک رات میں سفر میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تیرے  
پاس پانی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ اپنی اونٹنی پر  
سے اتر کر (ایک طرف) چل پڑے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں میری نظر  
سے غائب ہو گئے۔ پھر اُنے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا۔

الرِّدَاؤَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ  
مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ  
مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ النُّجَبَةِ  
فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ شَمَّ  
أُحْوَيْتَ لَهُ نَزْعَ حُقَيْهِ فَقَالَ دَعَهُمَا فَإِنِّي  
أَدْخَلْتُهُمَا ظَاهِرَتَيْنِ فَسَمَحَ عَلَيْهِمَا -

**باب ۳۰۹** الْقَبَاءِ وَفُرُوجِ  
خَوْبِرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ  
الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ -

۵۳۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً  
وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا  
بُنَى أَطْلُقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَإِنِ انْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ أَدْخُلْ فَلَمْ يَدْخُلْ  
إِلَّا قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ  
مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذِهِ أَلَيْكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

کہتے ہیں مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا۔ آپ

۵۳۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

آپ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جُبت پہنے ہوئے  
تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی بائیں ان میں سے  
نکال نہ سکے۔ آخر آپ نے جُبت کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال  
لئے اور بائیں ہاتھ کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپ کے مونہ  
اتارنے کے لئے جھکا، آپ نے فرمایا رہنے دے (مت اتار میں  
نے طہارت کی حالت میں مونہ پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا۔

**باب** قبا اور ریشمی فروج کا بیان  
فروج بھی قبا کو کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں فروج  
وہ قبا ہے جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے۔

(از قتیبة بن سعید از لیث از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار چند  
قبائیں تقسیم کیں۔ ان میں سے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی قبا نہیں  
دی تو انہوں نے (مجھ سے) کہا بیٹا چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس چلیں چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا  
(چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے  
حاضر ہونے کی اطلاع دے میں گیا اور کہا کہ میرے والد آپ کو بلاتے  
ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور انہی قبائوں میں سے ایک قبا آپ  
کے اوپر تھی۔ آپ نے (باہر تشریف لائے ہی مخرمہ رضی اللہ عنہ سے)  
فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔ مسور رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا اب مخرمہ خوش ہو گیا۔

(از قتیبة بن سعید از لیث از یزید بن حبیب از ابو الخیر)  
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی

لے یہ قبائیں ریشمی تھیں ان میں پہری گھنٹیاں تھیں ۱۲ منہ ۱۷ منہ اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ قبائیں ریشمی تھیں آپ نے کیونکر پہنچ اس کا جواب یہ ہے  
کہ شاید اس وقت تک ریشمی کپڑے مردوں کے لئے حرام نہ تھا ہو گا یا آپ نے اس قبا کو بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہو گا یہ پہننا نہیں چاہیے  
کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو ۱۲ منہ ۱۷ منہ اب کیا ہے قبا بل گئی اسی کے نہ ملنے کا طلال درجہ تھا ۱۲ منہ

أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُودُكُمْ كَوْنُكُمْ  
فَلَيْسَ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَانْزَمَ نَزْعًا  
شَدِيدًا أَكَا لَكَ رُكْلُهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا  
لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ  
الْبَيْهَقِيِّ وَقَالَ غَيْرُكُمْ قُودُكُمْ حَرِيرٌ

**باب ۳۰۹۱** الْبَرَانِسُ وَقَالَ  
لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ  
بُرْتُكًا أَصْفَرَ مِنْ خَرْدٍ

اون ملا ہوا تھا پہننے ہوئے دیکھا تھا۔

۵۳۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ قَائِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبَاسُ الْمُحْرِمِ  
مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَبِيصَ وَلَا الْعَمَازِخَ وَلَا  
الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْخِخَافَ إِلَّا  
أَحَدًا لَا يَجْعِدُ التَّعْلِينَ فَلْيَلْبَسْ مُحَقِّقِينَ وَ  
لْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا  
مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ دَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ  
**باب ۳۰۹۲** الشَّرَاوِيلُ  
۵۳۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الشرعیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی گئی آپ نے اسے پہن کر  
نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی ناپسند کرتا ہے  
جھٹک کر پھینک دی، فرمانے لگے یہ لباس پرہیزگاروں کے لئے مناسب  
نہیں ہے۔

قتیبہ کی اس حدیث کو عبد اللہ بن یوسف نے بھی لیث سے  
روایت کیا۔ عبد اللہ بن یوسف کے سوا دیگر راویوں نے فروج حمرہ نہ لکھا ہے

### باب لمبی ٹوپیوں کا بیان

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے مسدود نے کہا ان سے  
معتمر نے بیان کیا کہ ان کے والد نے کہا میں نے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کو ایک نذر لمبی ٹوپی جس میں ریشم اور

(از اسمعیل از مالک از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیافت  
کیا۔ احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟ آپ نے فرمایا (احرام میں)  
قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پاجامے نہ لمبی ٹوپی نہ موزے البتہ جسے  
جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے انہیں گھسنے کے نیچے کاٹ لے۔  
نیز بحالت احرام زعفران یا درس میں رنگے ہوئے کپڑے بھی  
نہ پہنو۔

### باب پاجامہ پہننے کا بیان

(از ابوشیم از سفیان از عمرو از جابر بن زید)

اس کے بعد شاید ریشمی کپڑوں کے لئے حرام ہو گیا ہو گا قسطاً ذہنہ کہا لوگوں کو دشمنی کپڑا پہنانا جائز ہے بعضوں نے کہا سات برس کے بعد ان کو بھی پہنانا حرام  
ہے ایسا نہ ہوئے۔ ہو کر اس کی عادت کپڑے ۱۲ منہ ۱۶ منہ ۲۰ منہ یہ روایت کتاب الصلوٰۃ میں موصول گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۶ منہ ۲۰ منہ جیسے صحابہ بن محمد اور قتیبہ اور  
یونس بن محمد ۱۲ منہ ۱۶ منہ ۲۰ منہ ہو کر مسدود نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ



شَفِيعُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِذَا رَأَى قَلِيلًا سَرَّاءُ وَيْلٌ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ تَعْلِينَ فَلَيْلٌ حَقِيقٌ -

۵۳۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْمَرْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَيْصَ وَالسَّرَّاءُ وَيْلٌ وَالْعَمَائِمُ وَالْبُرُؤُسُ وَالْخُفَّاءُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ تَعْلَانِ فَلَيْلٌ الْحَقِيقُ أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرُسٌ -

### باب ۳۰۹ النعمائم

۵۳۸۳- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَّاءُ وَيْلٌ وَلَا الْبُرُؤُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرُسٌ وَلَا الْحَقِيقُ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَبَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ الْكُعْبَيْنِ -

### باب ۳۰۹ التَّقَنُّمُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عَصَاهُ وَرِثَاءُ

وَقَالَ أَلَسْ عَصَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جسے جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از جویریہ از تافیع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک شخص نے کھڑے ہو کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا حالت احرام میں کون کون سے کپڑے پہننا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا نہ قمیص پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ لمبی ٹوپی نہ مونے البتہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے مگر انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے۔ اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن میں زعفران یا درس لگی ہو۔

### باب ۳۱۰ عمال کا بیان

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام والا شخص نہ قمیص پہنے نہ عمامہ پاجامہ نہ لمبی ٹوپی نہ کپڑا ایسا جس میں زعفران یا درس لگی ہو نہ مونے پہنے۔ البتہ اگر جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے۔

### باب ۳۱۱ سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ کے سر پر ایک عمامہ تھا جس پر حکینائی لگی ہوئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ خَاشِيَةً

بُرْدٍ -

۵۳۸۴- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا جِئْتُ

الْحَبَشَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجِدُ أَبُو بَكْرٍ

مَعَهَا جَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى بِسَلِّكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو

بَكْرٍ أَوْ تَرْجُوهُ يَا بَنِيَّ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ

أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِعُصْبَتِهِ وَعَلَفَ مَا حَلَّتْ بَيْنَ كَانَتَا عِنْدَكَ

وَدَقَّ السَّعِيرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ

عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا

فِي تَحْرِ الْقَطْمِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِي يَا بَكْرُ

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلًا

مُتَّعِعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَأْتِنَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ

فَدَلَّاهُ يَا بَنِيَّ وَأَمْسَى وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي

هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَأَمُوتَنَّ فَبَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ

خَيْرٌ دَخَلَ لِي يَا بَكْرُ أَخْرَجُ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ

إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ

يَا بَنِيَّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَخُذْ يَا بَنِيَّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا حُجْرُ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ

أَبُو بَكْرٍ

أَبُو بَكْرٍ

أَبُو بَكْرٍ

أَبُو بَكْرٍ

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک

چادر کا کونہ لپیٹ لیا تھا۔

(از ابوہریرہ بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عروہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جبشہ کی طرف چند مسلمانوں نے

ہجرت کی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لئے تیاری

کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا ٹھہر جائیے شاید مجھے

مبھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو اکٹھے چلیں گے) انہوں نے کہا

میرا باپ آپ پر قربان کیا آپ کو ایسی امید ہے؟ آپ نے فرمایا

ہاں! چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ہجرت

کرنے کی نیت سے رک گئے اور اپنی دواؤں و دینوں کو چار ماہ

تک بھول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ تیرفتار ہو جائیں)

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید بیان

فرمایا کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین دوپہر کا وقت تھا

کہ کوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا یہ لو! آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم آہنچے آپ سامنے سے سر جھپائے ہوئے تشریف لارہے تھے۔

آپ اس وقت ہمارے پاس کبھی نہیں آیا کرتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیرے ماں باپ قربان،

خلاف معمول اس وقت تشریف لارہے ہیں تو ضرور کوئی اہم کام

ہے۔ غرض آپ (دروازے پر) آہنچے۔ اور اندر آنے کی اجازت

طلب کی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لئے

اور فرمایا ابو بکر! ذرا لوگوں سے کہیں باہر جائیں انہوں نے کہا

میرا باپ آپ پر قربان یہاں کوئی غیر تو نہیں آپ ہی کی اہلیہ ہیں آپ

نے فرمایا ابو بکر! مجھے (خدا کی طرف سے) ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے

انہوں نے کہا مجھے بھی ساتھ رکھئے یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان

آپ میرے

آپ میرے

آپ میرے

آپ میرے

آپ میرے

۱۷ مجھ سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے ۱۲ سنہ ۱۷ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد کر چکے تھے ۱۲ سنہ

هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَقْبَرَةِ  
فَجَزَّأَتْهُمَا أَحَقَّ الْجَهَنَّمَ وَوَضَعَتْهُمَا  
سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ يَنْتِ أَيْ  
بَكَرِ قِصْعَةً مِّنْ لِّطَاقِهَا فَذَكَتْ بِهَا الْحِرَابَ  
وَلَيْلًا كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ اللِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ بِغَارٍ  
فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكَتْ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ  
يَكْبِتُ عِنْدَ هَبَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ  
غَلَامٌ مِّشَابٌ لَقِنَ تَقَفَ فَأَبْرَحَ مِنْ عِنْدِهِمَا  
سَحَرًا فَمِصْبُحُهُ مَعَ قُرَيْشٍ بِسَكَّةَ كَبَابٍ فَلَا  
يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادُ بِهِ إِلَّا دَعَا حَتَّى يَأْتِيَهُمَا  
يُخْبِرُ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَدْعِي عَلَيْهِمَا  
عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ فَمِنْهُ مَنْ عَنِمَ  
فَأَبْرَحَ عَلَيْهِمَا حِينَ تَنَ هَبَ سَاعَةً مِّنَ  
الْعِشَاءِ فَيَكْبِتَانِ فِي رُسُلِهِمَا حَتَّى يَنْتَعِ بِمَا  
عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ بِغُلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ  
مِّنْ تِلْكَ اللَّيْلِ إِلَى الثَّلَاثِ -

فرمایا مال ضرور۔ تب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان  
دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا۔ میں قیمت  
سے لوں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے دونوں کے  
سفر کا سامان جلد جلد تیار کیا اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کے  
باندھنے کے لئے کپڑا نہ تھا) اس وقت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا  
نے اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر تھیلہ باندھ دیا۔ اسی بناء پر ان کا لقب ذات لفظ  
پر لگ گیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اکٹھے  
تشریف لے گئے حتیٰ کہ غار ثور میں قیام کیا۔ تین راتیں اسی میں رہے۔  
رات کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا جو جوان، چالاک اور ہوشیار تھا  
ان کے پاس جاتا اور کچھلی رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش میں پس  
آجاتا۔ ہر شخص یہی سمجھتا کہ عبد اللہ ثورات بھر کر ہی میں رہا ہے اور کہ نہ  
میں جو بات ان دونوں کے نقصان کی سنتا اسے یاد رکھ کر رات کی تاریکی  
میں ان کے پاس جا کر ان سے کہہ دیتا۔ عامر بن قہیرہ جو حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کا غلام تھا وہ دودھ والی بکریاں لے کر چراتے جبرائے  
جب عشاء کا وقت آجاتا تو ان کے پاس (غار ثور میں) پہنچتا۔ اور وہ  
رات کو اسی دودھ پر گنہ کر رہے۔ ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر

ان بکریوں کو لے کر آواز کرتا (گویا ابھی مکہ سے نکلا ہے) تین شب تک وہ یونہی کرتا رہا۔

باب خود پہنتا۔

باب ۳۰۹۵ المغفر۔

(از ابو الولید از مالک از زہری) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

۵۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

اس سے یہ مطلب تھا کہ قریش کے کافر جب تمک ہار کر ہٹ رہے اس وقت تک بھاگیں ۱۲ منہ ۱۳ تازہ دودھ دھو کر ان کو دینا ۱۲ منہ ۱۳ اس میں ان لوگوں کیلئے  
سبق ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام میں سیاست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین رات تک غار میں پھیرے۔ عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا خفیہ طور پر رات کو ان کے پاس جا کر  
مکہ کی ڈانٹ دینا اور علی الصبح کے میں پہنچ کر کفار کے سامنے نظر آنا تاکہ وہ تمہیں رات بھر میں ملے۔ عامر بن قہیرہ عشاء کے وقت دودھ کی خاطر بکریاں لے جاتا اور علی الصبح  
رہو میں اسی آواز نکالتا کہ لوگ سمجھیں کہ یہ اب یہاں سے اٹھا ہے۔ اور بکریوں کو آواز دے رہا ہے۔ بعض روایات میں غواہین کی خدمات کا بھی ذکر آیا ہے بعض  
اسلام میں غلبہ اسلام کے لئے پوری کوشش، جدوجہد اور سیاست موجود ہے۔ شاعر قوم انگریز نے دین و اسلام سے بے خبر بننے والے نام نہاد مسلمانوں کو  
بدھو بنائے اور اپنا غلام بنائے رکھنے کے لئے یہی مشہور کیا کہ نیک وہی ہے جو سیاست سے الگ رہے اور اسلام وہی ہے جس میں سیاست کا وجود ہی  
نہ ہجو ۱۳ عبدالمزاق

مَا لَكَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْغُفْرُ

**باب ۳۹۶** الْبُرُودُ وَالْجَبَرَةُ  
وَالشَّمْلَةُ وَقَالَ حَبَابُ شَكُوْنَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ -

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال جب مکہ مکرمہ  
میں تشریف لائے تو سر مبارک پر خود پہنے ہوئے تھے ۔

**باب** چادروں، یعنی چادروں اور رکبیلوں  
کا بیان -

حضرت حباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول  
کی اذیت رسائی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس وقت آپ ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے ۔

**۵۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ**  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ  
أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَيْهِ بُرْدٌ بَخْرَانِي غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكُهُ  
أَعْرَانِي فَجَبَدَا يَرُدُّ أَحَدُهُمَا شِدَّةً يَدُهُ  
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى مَفْصَلَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ  
شِدَّةِ جَبْدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرُّنِي مِنْ  
مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَ لَوْ قَالَتْ نَتِ الْيَهُودُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَحَاكَ ثُمَّ أَمَرَلَهُ  
بِعَطَاءٍ -

۱) از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ اس وقت گہرے حاشیہ والی  
بخرائی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی نے آپ کو چادر سمیت  
زور سے پکڑ کر کھینچا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کندھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپ کے جسم مبارک پر نشان  
ڈال دیا۔ اس قدر زور سے اس نے کھینچا نیز کہنے لگائے محمد (صلی اللہ  
علیہ وسلم) اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے جو آپ کے پاس ہے مجھے  
کچھ دلوائے۔ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیئے۔ پھر حکم دیا کہ  
اسے کچھ لے دیا جائے ۔

**۵۳۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ**  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَحْشِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ

۱) از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم سہل  
ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت ایک بردہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی۔ سہل نے ابو حازم سے دریافت کیا

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگرچہ عامرہ کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کا یا تجارت کے لئے مکہ میں جائے تو بغیر حرام کے داخل ہو سکتا ہے ۱۲ سنہ ۱۱۰ھ یہ حدیث ادھر  
موصولہ گئی ہے ۱۲ سنہ ۱۱۰ھ سچی پیغمبری کی نشانی اس سے زیادہ کیا ہوگی باوجودیکہ اس نے ایسی سخت بے ادبی اور جہالت کی اور آپ کو کھینچ کر ایسی تکلیف دی  
لیکن آپ نے اس کو جھڑکا تک نہیں بلکہ ہنس دیئے اور اس کو سزا نہ دیا اس کا مطلب یہ کہ اس کو دیا بھلا کوئی دنیا کے بار شاہد ہیں اسے اس دامن شیر بھی کو کر کے دیکھے آئم

۱۲۷ھ یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ پاس جس نے مانگی تھی ۱۲۷ھ سبھان اللہ کیا سعادۃ ہے آپ کو اس چادر کی محنت ضرورت تھی تو آپ کو تکلیف ہوگی ۱۲۷ھ اس حدیث سے یہ نفاک رکعن کے لئے بزرگوار کا مستعمل لباس بطور نیک رک لینا جائز ہے۔ لکھتے ہیں نواب شکر خان کا جائزہ جو حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے کبریا سے حب تیا ہوا لگاؤ کی لئے ان کے سر پہ ایک بزرگ کی کلاہ لکھ دی انہوں نے کہا میرے پہر کی کلاہ لاف کیہ نہ تیرے سر پر لگاؤ گا لے پاس میرے وہی دسلہ ہیں ۱۲۷ھ



يُحَدِّثُ مَا صَنَعُوا -

۵۳۹۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُصِيصَةٍ

لَهُ لَهَا أَغْلَامٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَغْلَامِهَا فَنَظَرْنَا فَلَمَّا

سَلَّمَ قَالَ أَذْهَبُوا بِخُصِيصَتِي هَذِهِ إِلَى ابْنِ جُهْمٍ

فَاتَمَّهَا أَهْلُهَا إِنَّمَا عَنْ صَلَوَاتِي وَأَتَشَوُّنِي بِأَفْجَاءِ

ابْنِ جُهْمٍ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ بْنِ قَالِظٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَظَرٍ

۵۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا

عَائِشَةُ كِسَاءً وَارَازًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ

رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ

بَابُ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ -

۵۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ الْمَلَأَمَةُ

وَالْمُنَابَذَةُ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى

تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ فَإِنْ

يَحْتَجِي بِالْقُرْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى قَرْحِهِ

مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَكْتُمَلَ

الْقَمَاءُ -

آپ (مسلمانوں کو ان کاموں سے) بچاتے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عروہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے اس کے بیل بوٹوں

پر (محالت نماز) ایک نظر ڈالی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر انجم

(کو واپس) دے دو جنہوں نے یہ منقش چادر آپ کی خدمت میں بطور

تحفہ بھیجی تھی کیونکہ اس چادر نے مجھے نماز سے غافل کر دیا اور ابو جہم کی

سادہ چادر مجھے لا دو۔ ابو جہم حدیف بن غانم کے بیٹے تھے جو قبیلہ بنی

عدی بن کعب سے تعلق رکھتے تھے۔

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از حمید بن ہلال) ابو بردہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک موٹا کبیل

اور ایک موٹا تہ بند نکال کر فرمانے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں میں قبض ہوئی۔

## باب اشتمال صماء یعنی ایک ہی کپڑے کو اس طرح

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبید اللہ از حبیب از حفص

ابن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامہ اور بیع منایذہ سے منع فرمایا

اور دو نمازوں سے منع فرمایا ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک

سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج

غروب نہ ہو جائے۔

آپ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ ایک کپڑا پورے بدن پر اس

طرح لپیٹے کہ اس کے ستر اوڑھان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو۔

نیز اشتمال صماء سے بھی منع فرمایا۔

۵۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ رَفِيقًا قَالَ كَلَّمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ  
وَعَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَنْ الْمَدَائِدِ وَالْمَدَائِدِ  
فِي النَّبِيِّ وَالْمَدَائِدِ مَلَأَ الرَّجُلُ ثَوْبَ الْخُرِّ  
بِئْسَ مَا لِلنَّاسِ أَوْ لَهَا ذُرٌّ وَلَا يَقْتَبِعُ إِلَّا الْبَدَنَ  
وَالْمَدَائِدُ أَنْ يَنْبُذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبًا  
وَيُكَبِّدُ الْخُرَّ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ بَيْعُهُمَا مِنْ غَيْرِ  
نَظَرٍ وَلَا تَوَاضُعٍ وَالْبَيْتَانِ إِهْتِمَالُ الْقِسْمَاءِ  
وَالْقِسْمَاءِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقَيْهِ  
فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَاقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَ  
الْبَيْتَةُ الْآخَرَى احْتِبَاءً وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ  
عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

بَابُ ۳۹۷ الْخُرَّ بَيَّازٍ فِي  
ثَوْبٍ وَاحِدٍ -

۵۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ  
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ شَيْءٌ وَأَنْ يَشْتَرِي بِالثَّوْبِ  
الْوَحِيدِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شِقَاقُ وَغَيْرِهَا

۵۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي

(الزبيحي بن بكير) از ليث از يونس از ابن شهاب، از عامر بن محمد

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیویوں سے یعنی بیع  
ملاسمہ اور بیع منابذہ سے بیع ملاسمہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا  
ہو اسے چھو لے رات کا وقت ہو یا دن کا۔ اس کپڑے کو الٹ کر نہ  
دیکھے (یہی شرط ہوئی ہو) بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی  
طرف اپنا کپڑا پھینک دے نہ مال کو اچھی طرح دکھین پند کریں  
اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال  
صما ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اسے ایک کندھے پر ڈال لے اور  
دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو۔  
دوسرا لباس یہ ہے کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر  
بیٹھنا جب ستر پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں  
سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے کہ ستر  
پر کپڑا نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ  
دوسری جانب کھلی رہے اور بیع ملاسمہ اور بیع منابذہ سے بھی  
آپ نے منع فرمایا۔

(از محمد از محمد از ابن جریر از ابن شہاب از عبید اللہ بن



مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَى  
عَنْ اِسْتِمَالِ السَّمَاءِ وَأَنَّ يَحْتَبِي الرَّجُلُ فِي  
ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْحِهِ شَيْءٌ.

**بَابُ اَلْجُمُوعَةِ السُّودَاءِ**  
۵۳۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ قَلْبٍ  
هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ  
بِنْتِ خَالِدِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِثَنَابٍ فِيهَا جُمُوعَةٌ سُوْدَاءُ مَغِيْرَةٌ فَقَالَ  
مَنْ تَرَوْنَ أَنْ تَكْسُوْهُنَّ هَذَا فَهَكَكَ الْقَوْمُ  
قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأَتَتْ بِهَا تَحْمِلُ فَأَخَذَ  
الْجُمُوعَةَ يَبِيدُهَا فَالْتَبَسَهَا وَقَالَ ابْنِي وَ  
أَخْلَقَنِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْفَرُ أَوْ أَصْفَرُ  
فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا اسْتَاةٌ وَسَنَاةٌ  
بِالْحَبَشَةِ حَسَنٌ.

۵۴۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلْبَسَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ قَالَتْ  
لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْعُلَامَ فَلَا يُصَيِّبَنَّ  
شَيْئًا حَتَّى تَعْبُدُوْهُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُحِبُّكَ فَعَدَدْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ خَالِدٌ

عبداللہ) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صما سے اور  
ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی ستر ہر  
کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

## باب کالی کمبلی کا بیان۔

(از ابونعیم از اسحاق از سعید از والدش سعید بن عمرو بن  
سعید بن العاص) ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان  
میں ایک چھوٹی کالی کمبلی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ (چھوٹی  
کمبلی) کسے پہنائیں؟ لوگ خاموش رہے آپ نے مجھے بلا بھیجا  
لوگ مجھے اٹھا کر لے گئے (چونکہ میں کم سن تھی) آپ نے وہ کمبلی  
مجھے اوڑھادی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ یہ لاتی ہو کر پھٹ جائے  
(گویا عمر طویل کی دعا دی) اس کمبلی میں سبز یا زرد نقش تھے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب یہ کمبلی اوڑھادی تو) فرمایا  
سَنَاةٌ سَنَاةٌ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی  
معلوم ہوتی ہے۔

(از محمد بن مثنیٰ از ابن ابی عدی از ابن عون از محمد بن حنفیہ  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اُمّ سلیم کے یہاں ولادت  
ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی اے انس! دیکھنا رہ ابھی اس بچے کے  
پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اسے لیکر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صبح کو میں اس بچے کو آنحضرت صلی اللہ

وَعَلَيْهِ خَمِصَةٌ حُورِيَّةٌ وَهُوَ يُسَمُّ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْغَيْمِ -

آپ کے پاس آئے تھے -

### بَابُ الثَّيَابِ الْخَفِيفِ

۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَكْرِيمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ خَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْفُزَارِيُّ قَالَتْ عَالِفَةٌ وَعَلَيْهَا خِصَرٌ أَخْضَرَ فَسَكَّتْ إِلَيْهَا دَارُهَا خُضْرَةٌ يَحْمِلُهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ مَا دَيْعُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْبَسُ الْمُؤْمِنَاتُ يَحْمِلُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ آتَمًا قَدْ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَاءًا وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ فَلِلَّهِ مَا لِيَ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّهُ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَعْيُنِي مِنْ هَذِهِ وَآخَذَتْ هُدًى مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا نَقْضُهَا نَقْضَ الْأَدِيمِ لَكُمَا فَانْزِعَا ثَوْبَ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَوْلَمُ تُصِغِي لَهُ حَتَّى يَكُنْ عُسَيْكَتُكَ قَالَ وَأَبْرَمَ مَعَهُ ابْنَانِ فَقَالَ يَبُوكُ

### باب سبزرنگ کے کپڑے پہننا -

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از ایوب) مکرّمہ سے مروی ہے کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو (تین) طلاق دی، پھر عبدالرحمان بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ عورت سبز اور مہنی اور ہے ہوئے آئی اور اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اس کے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے وہ بھی مجھے دکھلائے۔ عورتوں کا دستور ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں جس طرح مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچ رہی ہے ایسی تکلیف پہنچتے ہیں نے کسی کو نہیں دیکھی اس عورت کا بدن اس کی اور مہنی سے زیادہ سبز ہو رہا تھا، مکرّمہ کہتے ہیں اس بات کی اطلاع اس کے شوہر کو ہوئی کہ اس کی شکایت بیوی نے بارگاہ نبوی میں کر دی تو اپنے دو بیٹیوں کو جو دوسری عورت سے تھے لے کر آیا۔ تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میں نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے اس میں مردوں والی بات کم ہے یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے کا کنارہ کپڑا عبدالرحمن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں اس کی پوری تشکی کر دیتا ہوں، مگر یہ شریعہ عورت ہے دوبارہ اپنے سابقہ شوہر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ

لہ حرث نسبت ہے حرث کی طرف شاید اس نے کمبلیاں بنانا شروع کی ہوں گی بعضی روایتوں میں غیری ہے اور بعضی روایتوں میں جوئی یہ نئی الجون کی طرف نسبت ہے حافظ نے کہا جوئی کیلئے کثر سیاہ جوئی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ ۵۵ شاید عبدالرحمن نے اس کو مارا جو گا ۱۲ منہ ۵۵ اس لئے ضرارت کرتی ہے کہ میں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کرے ۱۲ منہ



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو  
بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے  
اور شرمندہ ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ جل شانہ اسے

بخش دے گا۔

**باب ۳۱۳ لُبْسُ الْحَرِيرِ وَاقْتِرَاسِهِ  
لِلرِّجَالِ وَقَدْ رَمَى بِجُودِ مَنَّهُ۔**

**باب ریشی کپڑا پہننا، مردوں کو اس کا بچھانا  
نیز کتنی مقدار مردوں کے لئے جائز ہے۔**

از آدم از شعبہ قتادہ کہتے ہیں میں نے ابو عثمان ہمدی  
سے سنا انہوں نے کہا آذر بایجان میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ مقیم  
تھے عتبہ حضرت عمر کی طرف سے حاکم تھے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
کا خط آیا انہوں نے لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں  
کو ریشی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگلیوں  
پیش ابو عثمان ہمدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بوڑھا یا حاشیہ مراد ہے۔

از احمد بن یونس از زہیر از عاصم ابو عثمان ہمدی کہتے ہیں  
ہم آذر بایجان میں مقیم تھے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں  
خط لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشی کپڑا پہننے سے منع  
فرمایا مگر اتنا درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں  
اٹھا کر ہمیں بتلایا، زہیر راوی نے درمیانی انگلی اور سب اب انگلی سے  
اشارہ کرتے ہوئے بتلایا۔

**۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُسَيْنٍ  
النَّهْدِيُّ يَقُولُ أَنَا كَاتِبُ عُمَرَ وَكُنْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ  
فَرْقِدٍ بِأَذْرِجِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا أَوْ أَشَدَّ  
بِأَصْبَعَيْهِ الثَّانِيَيْنِ تَلَيَّانِ الْإِصْبَاعَ قَالَ فِيمَا  
عَلَيْمَا أَنَّهُ يُعْنِي الْأَعْلَامَ۔**

**۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ  
كُتِبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَكُنْتُ بِأَذْرِجِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا  
هَكَذَا أَوْ أَصْفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّابِقَةَ**

لہ میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں تو یہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مرجائے لیکن موحّد ہو تو اس  
کا کام اللہ کے اختیار میں ہوگا خواہ اس کو معافی کرے یا عذاب دینے میں عذاب دینے کا حق اللہ کے ہاں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مرجائے لیکن موحّد ہو تو اس  
دوسرے اصول اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرے بلکہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہے گا تا مادہ ہودی دو گناہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک جنی اللہ ہے ایک جنی العباد اور ممکن ہے کہ  
اللہ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کر کے معاف کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو نبیؐ نے لکھا یا اللہ عجیب کون ہے جس نے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے کا یہ کلمہ اس کا  
امام حسن بصریؒ نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں

کا بلکہ شاہ جو سخت گناہ کا مصائب وقت یہ نصیحت کر گیا کہ مجھے حضرت سلطان الشارح نظام الدین اولیاء کے مزار کے پاس دفن کر دینا اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں  
دیکھا کہ حضرت نظام الدینؒ کو گڑا کر بارگاہ الہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس امید پر آیا کہ تو اس کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہر حال  
مومن کے لئے کو کتنا ہی گناہ کا موجب بری امید ہے لیکن کا فائدہ شرک کے لئے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان نہ رہے  
ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پورا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرنا جو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہیں ۱۲ سنہ ۷۷۵ یعنی ۱۱۸۱ھ کی انگلی

۵۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُقْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَوِيرِيُّ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ

۵۴۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَآشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِأَصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى وَحَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدَّثَ يَفَّةً بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْفَفَ فَأَنَاهُ دَهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي رَأْسِهِ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ لِمَا أُرْمِي إِلَّا أَتَى نَهْمِيَّتَهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذْهَبَ وَالْفِضَّةُ وَالْحَوِيرِيُّو الدِّيْبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَكَفَرُوا فِي الْآخِرَةِ

۵۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا أَعِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَيْسَ الْحَوِيرِيُّ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ

۵۴۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

(از مسدد از یحیی از تیمی از ابی عمر) ابو عثمان نے بھی کہتے ہیں ہم عقبہ کے ساتھ (اور باہجیان میں) مقیم تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جو شخص ریشی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں ریشی لباس نصیب نہ ہوگا۔

(از حسن بن عمر از معمر از والدش) ابو عثمان نے یہی حدیث اپنی دونوں انگلیوں مستقیم اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ (از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حذیفہ مدائن میں تھے، انہوں نے پینے کے لئے پانی طلب کیا ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے وہی برتن اسے پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اسے اس لئے پھینک مارا کہ میں اس برتن میں پانی لانے سے اسے منع کر چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سونا چاندی حریر دیا کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور مسلمانوں کو آخرت میں ملیں گے۔

(از آدم از شعبہ از عبد العزیز بن صہیب از انس بن مالک) رضی اللہ عنہ شعبہ کہتے ہیں میں نے عبد العزیز سے دریافت کیا آیا انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے عبد العزیز نے غصے ہو کر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خالص ریشی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) عبد اللہ ابن زہیر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے

ابن الزبیر یُحَدِّثُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَوْرِيَّ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ -

۵۴۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِيبَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَوْرِيَّ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا أَبُو مُعْصِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ كَزِيدٍ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْهُ أُمُّ عَمْرِو وَبْنْتُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

۵۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْكَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ سَأَلْتُ مَا لَيْفَةً عَنِ الْحَوْرِيِّ قَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يُعْنَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا يَلْبَسُ الْحَوْرِيَّ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ

سَلَّمَ جَاهِلِيَّ بَخَارِي كَتَبَ فِيهِ اسْمُ كَرِيسَا فِي رِجْلِ كَرِيسَا

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(از علی بن جعد از شعبہ از ابو ذبیان خلیفہ بن کعب) ابن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہ پہنے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ابو عمر نے بحوالہ عبد الوارث از یزید از معاذ از ام عمرو و بنت عبد اللہ از عبد اللہ زبیر از عمرو از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کی۔

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر) عمران بن حطان کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو میں نے ان سے جاکر پوچھا وہ کہنے لگے ابن عمر سے دریافت کرو، چنانچہ میں ان کے پاس پہنچا انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دنیا میں ریشم لباس کو پہننے والوں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا، میں (عمران) نے کہا ابو حفص رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بانڈھا عبد اللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم سے جریر نے بحوالہ یحییٰ بن ابی کثیر از عمران بیان کیا اور حدیث نقل کی۔

حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَكَفَّ الْأَحَدِيثَ -

**باب ۳۱۰۴** مَسْأَلَةُ الْحَوَارِثِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۵۴۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى**  
أَسْمَاءُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ  
أُهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ خَرِيرٌ  
فَجَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَعَبَّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا أَقَلْنَا لَعَمْرُ  
قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْحَمَلَةِ  
خَيْرٌ مِنْ هَذَا -

**باب ۳۱۰۵** إِفْتِرَاشِ الْحَوَارِثِ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُوَ كَلْبِيَّةٌ -

**۵۴۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي**  
إِبْنِ جَوْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
يَعْمُرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ  
قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَلْبَسَ  
فِي آيَةِ الْهَبِ الْفَضَّةَ أَدَانًا كُلَّ فِيهَا  
وَعَنْ لُبِّ الْحَوَارِثِ وَالَّذِي يَبَاحُ دَانَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

**باب ۳۱۰۶** لُبِّ الْقَسِيَّةِ وَقَالَ  
عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قُلْتُ  
لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ

**باب** ریشم کو صرف چھو لینا اور نہ پہننا۔  
اس مسئلے میں زبیدی بحوالہ زہری از النس  
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں۔

از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابواسحاق حضرت براء  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اسے چھو کر دیکھنے لگے اور حیران  
ہوئے آپ نے فرمایا تم لوگ تعجب کرتے ہو؟ عرض کیا بے شک!  
آپ نے فرمایا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (جو شہید ہو چکے تھے) کے  
رومال جنت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

**باب** ریشم بچھانا۔

عبیدہ کہتے ہیں بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے  
داؤد علی از وہب بن جریر از والدش از ابن ابی نجیح از مجاہد  
از ابن ابی لیلیٰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے  
اور حریر و دیا پہننے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

**باب** قسّی (ریشم کی ایک قسم) کا پہننا۔

عاصم ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں میں نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا قسّی کس کپڑے

اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور داسم نے اپنے فوائد میں واصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو حدیث ابن ابی اسامہ نے سند میں واصل کیا بعضوں نے حریر پر بیٹھنا جائز  
رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان پر رد کیا ہے تا فقیہ نے کہا اگر دوسرا کپڑا اور میان میں حاصل ہو تو حریر پر بیٹھنا درست ہے ۱۲ منہ

أَتَشْتَا مِنَ الشَّوَاوُ مِنْ مَصَرٍ  
مُضَلَّعَةً فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ  
الْأَثَرِ فِيهِ وَالْمَيْثَرَةُ كَأَنَّ النَّسَاءَ  
يَصْنَعْنَ لِبُعُولَتِهِنَّ أَمْثَالَ لِقَاطِ الْفِ  
يَصْفِرْنَهَا وَقَالَ جَوَيْرُ عَنْ تَرِيدٍ  
فِي حَدِيثِهِ الْقَيْسِيَّةُ تِيَابُ مُضَلَّعَةٍ  
يُحَامُّ بِهَا مِنَ مَصَرٍ فِيهَا الْحَوِيرُ  
وَالْمَيْثَرَةُ حُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَامِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَمُّ  
فِي الْمَيْثَرَةِ -

کو کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا قسبی شام اور مصر سے  
آتے ہیں اس میں ریشمی دھاویاں ہوتی ہیں اور ترخ  
کی طرح بوٹے بنے ہوتے ہیں۔ مینشرہ اس کپڑے کو کہتے  
ہیں جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لئے ریشم سے بن کر  
بنایا کرتی تھیں (یا اس میں پہلا رنگ لگاتی تھیں) جیسے  
اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں۔

جریر بن نمید نے اپنی روایت میں کہا ہے  
قتیبہ وہ جو خانہ دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں  
ان میں ریشم ہوتا ہے اور مینشرہ درندوں کی کھالوں  
کے زین پوش ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں عام نے جو مینشرہ کی تفسیر نقل کی ہے وہ اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از سفیان از اشعث بن  
ابن الشعامر از معاویہ بن شویہ بن مقرن) حضرت بلال بن عازب  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (لال)  
ریشمی زین پوشوں اور قسبی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

**باب** خارش کی حالت میں مرد (بطولاج)  
ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

(از محمد از وکیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ اور  
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے خالص ریشمی کپڑا  
پہننے کی اجازت دی۔

**باب** عورتوں کا ریشمی لباس استعمال کرنا۔  
(از سلیمان بن حرب از شعبہ)

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ  
أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ  
مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَوْ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ تَهَاوَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ ثِيَابَ الْحَمِيرِ وَالْقَيْسِيَّةِ  
**بَابُ ۳۱۰** مَا يُؤْتَصُّ لِلرِّجَالِ  
مِنَ الْحَوِيرِ لِلْحُجَّةِ -

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ  
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَوِيرِ حُجَّةً يَوْمًا -

**بَابُ ۳۱۱** الْحَوِيرُ لِلنِّسَاءِ  
۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ



حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَدَأَ بِلِبَاسٍ مِنْ بِلَاسِ الْفِرْسَانِ فَهُوَ كَمَنْ بَدَأَ بِمَنْعَةٍ مِنْ مَنَعَةِ الْفِرْسَانِ».

۵۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ابْتِغَيْتُهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَكُولُوا وَاجْتَمَعَتِ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ رَخِلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيِّئَةً خَرِيرًا كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبْغِيَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا.

۵۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُورْكَشُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدًا خَرِيرًا سَيِّئًا.

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّدُ مِنْ

(دوسری سند) از محمد بن بشیر از غندر از شعبہ از عبد الملک

بن میسرہ از زید بن وہب (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشی جوڑا عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اسے ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زرد دھاری دار ریشی جوڑا (بازاریں) فروخت ہوتے دیکھا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے خرید لیتے تو بہتر ہوتا۔ جمعہ کے دن اور دوسرے ملکوں کے وفد جب آپ کے پاس آتے ہیں ان سے ملاقات کے وقت پہن لیا کرتے۔ آپ نے فرمایا یہ لباس تو وہ پہنے جسے آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا۔ پھر اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ دنوں کے بعد) ایک ویسا ہی ریشی جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عنایت فرمایا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں آپ ہی نے تو کچھ دن قبل اس جوڑے کے متعلق یوں فرمایا تھا آنحضرت نے فرمایا تجھے خود پہننے کیلئے نہیں یا بلکہ اسلئے کہ تو اسے بیچ دے یا کسی اور کو پہنا دے (از ابوالیمان از شعبہ از زہری) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری والا ریشی جوڑا پہنے دیکھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اُس پر قناعت کرتے

اس کو وہ پہنے گا جن کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں ۱۲ منہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے ان سے پردہ نہ تھا ۱۲ منہ

## التلباس والنسب۔

۵۴۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ مُبَيِّدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ

عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَلْتُ أَهَابَةَ فَذَلَّ

يَوْمَ مَا مَنَزَلَا فَدَخَلَ الْأَرْوَاحُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلَنِي

فَقَالَ مَا بَيْنَهُ وَحَفْصَةَ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي

الْحِجَابِ هَلِيلِي لَا نَعْلَمُ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ

الْإِسْلَامُ وَدَكَرَهُنَّ اللَّهُ ذَرَأْنَا لَهُنَّ بَذَلًا

عَلَيْنَا حَقًّا مِمَّنْ غَيْرِ أَنْ تَدْخُلَهُنَّ فِي شَيْءٍ

مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمْرَاتِي كَلَامٌ

فَأَمْلَطْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَمُتَاوَاةٌ قَالَتْ

تَعْمَلُ هَذَا إِلَيَّ وَابْتِنَاكَ تُوْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِيَّايَ

أُحَدِّثُكِ أَنْ تَعْمِيَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقْدَمِي

إِلَيْهِمَا فِي آذَانِكُ فَإِنَّكِ أَمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا

تَقَالْتُ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُو قَدْ دَخَلْتُ فِي

أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از یحیی بن سعید از عبید بن جراح)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سال تک اس موقع کا منتظر

رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں وہ دو عورتیں کونسی

ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے وَأَنْ تَطْلُبَا مَعَهَا عَلَيْهِ لَكِنَّ مِیْنِ اِن سے

یہ سوال کرنے سے ڈرتا رہا آخر ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں کسی جگہ

مقیم ہوئے اور پہلو کے درخت کے نیچے رفع حاجت کے لئے گئے

جب فارغ ہو کر آئے (میں انہیں وضو کرانے لگا اس وقت) میں

نے ان سے پوچھا امیر المؤمنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے متعلق

یہ آیت ہے انہوں نے کہا عائشہ اور حفصہ اور کون، پھر واقعہ بیان

کرنے لگے، انہوں نے کہا ہم زمانہ جاہلیت عورتوں کو کوئی چیز

نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام کا زمانہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن

پاک میں ان کے حقوق بیان کئے تو ہم ان حقوق کی رعایت کرنے

لگے پھر بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں ان کو شریک نہ کرتے ایک

بار حج میں اور میری بیوی میں گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھے کہہ

بیٹھی، میں نے کہا دور ہو وہ کہنے لگی آپ اتنی بات پر ناراض ہو

رہے ہیں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی تو خبر لیجئے وہ آنحضرت کو

کیسا تنگ کرتی تھیں۔ یہ سننے ہی میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں

نے کہا بیٹی دیکھ میں تجھے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے

ڈراتا ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کا

لے حضرت عمرؓ کا رعب اور ہدیب پروردگار کی طرف سے تھا باوجودیکہ ظاہری سامان و شوکت اور طرقات نہیں رکھتے تھے مگر جو کوئی ان کے سامنے جاتا اس میں ہیبت طاری ہو جاتی  
قیصر و کم کا سیر آیا آپ ایک درخت کے تلے سوئے تھے تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس پر لڑخ طاری ہو گیا وہ حیران تھا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا جی کے  
مالی شان محل تھا اور بہت کچھ مہم و دام رکھتے تھے مگر مجھ پر رعب نہیں ہوا اس مرد درویش کے سامنے ایسا رعب پڑا ہے کہ سارا بدن لرز رہا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ہاتھ  
منہ کی حالت کاغذی دیا کرتے تھے لوگوں نے کہا جب حضرت عمرؓ نے منبر پر بیٹھ کر حجت بیان کی تھی اس وقت تم کیا کرتے تھے تم کو کہنا نہیں تھا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بڑے  
صاحب ہیبت آدمی تھے میں ان کے رعب سے کچھ نہ کہہ سکا ۱۲ منہ سے لوندی غلاموں کی طرح ان سے سلوک کرتے ۱۳ منہ سے اب کہاں ہیں وہ بادری جو کہتے ہیں اسلام  
نے تو عورتوں کو لوندی غلام بنا دیا اسلام نے تو ان کو طرح طرح کے حقوق عنایت فرمائے اور آزادی بخشی ۱۴ منہ سے دن دن ہر آپ کو خفا رکھتی ہے ۱۵ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَادَّاعَاهُ فَكَرِهَتْ وَكَانَ  
 رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَنَّهُ أَتَيْتُهُ  
 بِمَا يَكُونُ وَإِذَا احْبَبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَنِّي بِمَا يَكُونُ  
 مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
 مَنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
 اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكٌ عَسَانٌ بِالنَّعْمِ  
 كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْنَا إِلَّا بِالْأَنْصَارِ  
 وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ  
 وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّافِيُّ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ  
 طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ  
 فَجِئْتُ فَإِذَا الْبِكَاءُ مِنْ مَجْرَهَا كُلِّهَا وَإِذَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فَمَشَرْتُهُ  
 لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرِيقِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ  
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِي قَدْ خَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَتَرَفِي جَنْبِهِ  
 وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْقَافَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَتَّى هَا لَيْفٌ  
 وَإِذَا أَهْبُ مُمْلَقَةٌ وَقَرِظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي  
 قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَى أُمِّ  
 سَلَمَةَ فَخَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ -

سن کر میں سے غرض انہیں راتوں تک آپ اس بالاخانہ میں مقیم رہے اس کے بعد نیچے تشریف لائے۔

حال سن کر پہلے حفصہؓ کے پاس گیا بعد ازاں آپؐ کی دوسری زوجہ  
 ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، ان سے بھی میں نے وہی کہا جو  
 حفصہؓ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا وہ کہنے لگیں عمر! آپؐ سے تعجب ہے  
 آپ ہمارے کاموں میں بھی دخل دینے لگے ہاں یہی ایک بات رہ  
 گئی تھی کہ آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کے  
 معاملات میں بھی دخل دیں غرض ام سلمہؓ نے کئی مرتبہ یہ فقرہ دہرایا  
 اس زمانے میں ایک انصاری تھا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر نہ ہوتا اور میں ہوتا تو جتنی باتیں بارگاہ نبویؐ  
 میں پیش ہوتیں وہ میں ان انصاری کو سنا دیتا اسی طرح  
 جب میں مجلس نبویؐ میں غیور ہوتا وہ ہوتا تو مجھے وہ بتا دیا کرتا۔ اسوقت آنحضرتؐ  
 کے گرد پیش عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپؐ کے فرماں بردار بن چکے تھے  
 صرف ایک عسان کا رئیس شام میں مخالف تھا ہمیں اس کے حملے کا خوف لگا تھا  
 ایک دن انصاری میرے پاس آکر کہنے لگا آج ایک بڑا سانحہ پیش آگیا ہے!  
 میں چونک گیا میں نے کہا کیا عسان کا رئیس (حاکم) آپؐ نے کہا نہیں  
 اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی یہ سن کر  
 میں اٹکے پاس گیا میں دیکھتا ہوں ہر حجرے سے رونے کی آواز آرہی ہے اور  
 آنحضرتؐ ایک بالاخانے پر جا کر بیٹھ گئے ہیں دروازے پر ایک غلام بیٹھا ہے میں  
 اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرتؐ سے اجازت طلب کرو میں  
 اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرتؐ ایک بوری پر آرام فرما رہے ہیں۔ بوری کا نشان  
 آپؐ کے پہلو پر لٹکایا ہے آپؐ کے سر کے نیچے چڑے کا نیک ہے جس میں کھجور کی چھال  
 بھری ہے اور چنچ کی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے کچے پتے وہاں موجود ہیں میں نے وہ لکھو جو  
 حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی تھیں اور ام سلمہؓ نے جواب دیا تھا آپؐ سے بیان کی آپؐ

۱۔ وہ بھی حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یہیں سے ترجمہ بابا نکلتا ہے کہ آپؐ کو فرض وغیرہ کے تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی پورے پہنچے آرام فرماتے ۱۴۔ منہ ۱۵۔ جس  
 سے چڑے کو داغت کرتے ہیں ۱۶۔ منہ ۱۷۔ یہ حدیث اوپر گزری ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی باتیں کہیں جس سے ذرا آنحضرتؐ کا غم غلط ہوواد ہاں آپؐ سکر لے تب  
 حضرت عمرؓ بیٹھے ۱۸۔ منہ ۱۹۔ یہی بیویوں کے پاس نہیں آئے ۲۰۔ منہ ۲۱۔ یہی بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ۲۲۔ منہ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

قَالَتْ اسْتَقْبَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ

وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِعِ مِنْ يُوقُظُ

صَوَاحِبُ الْحُجُرَاتِ كَهَيْئَةٍ كَأَسِيسَةٍ فِي الدُّنْيَا

عَادِيَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنْتِ هُنْدُ

لَهَا أَرْزَاقٌ فِي كُتُبِهَا بَيِّنٌ أَصَابِعُهَا

بَاب مَا يُدْعَى لَيْسَ

لَيْسَ قَوْلًا حَدِيثًا

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ

خَالِدٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْتَابَ فِيهَا خَيْمَةٌ سُودَاءُ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ

كُنُوسَ هَذِهِ الْخَيْمَةِ فَأَمْسَكَتِ الْقَوْمُ فَقَالَ أَمْسُو

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأَتَى فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَيْسَ بِهَا بَيْدٌ فَقَالَ أَبِي وَأَخْلَقِي مَوَازِينَ

از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از ہری از ہند بنت حارث ام

سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار

ہوئے تو لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات میں کیا کیا فتنے نازل

ہوئے اور کتنے کتنے خزانے نازل ہوئے۔ کوئی ایسا ہے جو ان حجروں والی

عورتوں کو دہجد کے لئے جگا دے؟ دیکھو بہت سی عورتیں جو دنیا میں

لباس پہنے ہوئے ہیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔

زہری کہتے ہیں ہندہ بنت حارث جو روایت کرنے والی ہیں

اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں رکھتی تھیں

باب نئے کپڑے پہننے والے کو کیا دعا دی

جائے۔

از ابوالولید از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص از

والدش ام خالد بنت خالد کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں کچھ کپڑے پیش کئے گئے ان میں ایک اونی چادر بھی تھی آپ

نے صابہ کرام سے فرمایا یہ (چھوٹی) چادر کے پہناؤں؟ لوگ خاموش

ہے پھر آپ نے ہی فرمایا ام خالد کو بلاؤ، چنانچہ لوگ مجھے لے کر دربار

نبوی میں پیش کیا دیں کم سن تھی آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر

مجھے پہنا دی اور دو بار فرمایا یہ کپڑا تمہارے جسم پر پرانہ ہو کر پھٹے

اور اس کے پیل بوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے

۱۔ تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا ٹرا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک

اور عمدہ کپڑوں کی خدمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھاتی ہیں وہ کم قیمت آخرت میں ننگی ہوں گی یہی سزا ان کو دیکھنے کی

افسوس ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ کا تعاقب کیا ہے اس میں سب سے زیادہ اہمیت اس پر ہے کہ عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جامانیاں

مائل پہنا تا شروع کر دیا جو میں سے ان کی چھاتیوں پر ڈھیر وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضی عورتوں کو کمر کی تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیش بلکہ سینہ

بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی تک نہیں پہنتیں صرف سارے پر اکتفا کرتی ہیں اور اس لباس سے ملا تکلف مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دلیر

جیسے سہوئی بی بی زاد ماموں زاد بھوپتی زاد وغیرہ اور پردہ نگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندوؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردے کو لازم کر لیا جو رسی ہے یعنی

گھر کے باہر نہ نکلتا کیجیے اس سے فائدہ کیا ہوا ادھر خدا کے گناہ گار ہوئے اور ادھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہوئی یا اللہ ان لوگوں کی

آنکھ بھول یہ اپنا فائدہ اور ہر زمین اور شریعت محمدی پر عمل کریں لغو دھرموں کو چھوڑیں ۱۲ منہ ۱۵ جلی ۱۷ اخلاق مجھے ادد میں اتنا صحیح ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا جتنا اسلامی

فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَمَلِهَا الْخَبِيصَةِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ  
إِلَيْهَا وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا اسْتَأْذَنَ السُّنَّاءُ بِسَائِرِ  
الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ قَالَ اسْتَحْيُ حَدَّثَنِي إِمْرَأَةٌ  
مِنْ أَهْلِ إِثْبَاهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ -

### بَابُ ۱۱۳ التَّزَعُّفُ لِلرِّجَالِ

۵۴۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ

### بَابُ ۱۱۴ التَّوْبُ لِمُزَعَفَرٍ

۵۴۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْحُجْرَ قُبُورًا مُصْبُوعًا  
يُورِسُ أَوْ يَزَعْفَرَانِ -

### بَابُ ۱۱۵ التَّوْبُ لِرَأْحِمٍ

۵۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ  
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ  
شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ -

فرماتے ام خالد سنا سنا، یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی خوب خوب !  
(کیس عمدہ چادر ہے)

اسحاق بن سعید کہتے ہیں میرے عزیزوں میں سے ایک عورت  
نے بیان کیا کہ اس نے یہ چادر دیکھی تھی۔

### باب مردوں کے لئے زعفران کا رنگ۔

(از مسدد از عبد الوارث از عبد العزيز من حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران کے رنگ  
سے منع فرمایا۔)

### باب زعفران میں رنگا ہوا کپڑا۔

(از ابوالنعمان از سفیان از عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجالت  
احرام اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا دوس  
میں رنگا گیا ہو۔)

### باب سُرخ کپڑا۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد والے تھے میں  
نے آپ کو ایک سُرخ جوڑا پہنے دیکھا، اتنا خوبصورت میں  
نے کسی کو نہیں دیکھا۔)

۱۔ یہ عام ہے بدن اور کپڑوں کے رنگ کے زمرے میں ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے جن احرام منع نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک  
زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو ۱۲ منہ لہ یعنی جو رنگ اور عرسے کا احرام باندھے ہو ۱۳ منہ لہ سُرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا درست ہے  
یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت معاہدہ احرام اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے کہ کسم کا رنگ ہو اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بہت ہی نے  
کہا صحیح ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیونکہ اس کی مخالفت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اکثر شافعی کو یہ حدیثیں پیچیدگیوں کو ممانعت کے قائل ہوتے ہیں  
القدری میں ہے کہ کسم کے سوا دوسرے رنگ مثلاً جھنڈ وغیرہ کا جس سے بات وغیرہ رنگی جاتی ہیں یا کمر کا اکثر فقہاء کے نزدیک مردوں کو درست ہے لیکن فقہاء  
نے نادرست منع کیا ہے سرخ دھاری والا کپڑا درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ حدیث میں جواز رکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ جوڑا پہنتے تھے اس سے یہی  
مراد ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں لیکن کچھ

پہچان دینی صحیح ہے ۱۴ منہ لہ مردوں سے عرسے میں ہے نہ نصف قد سے بڑے نہیں ہے کہ اتنے لمبے نہ تھے جو عیسوی سمجھا جائے اور جسے لمبا کہا جائے بلکہ جس قد جو درمیانہ قد والوں سے  
قد سے لمبا ہو۔ عبد الرزاق

## باب سرخ زین پوشش

(از قبضہ از سفیان از اشعث از معاویہ بن سُوید بن مقرن)  
حضرت برادر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
سات باتوں کا حکم دیا۔ بیمار پرستی۔ جنازوں کے ساتھ جانا چھینک  
کا جواب دینا۔ ہمیں چارقم کے لباس سے منع فرمایا۔ خالص ریشمی  
کپڑے، دیبا، قسی، اشترق اور سرخ زین پوشوں کا استعمال۔

## باب صاف چمڑے کی جوتی پہننا

(از سلیمان بن حرب از حماد) سعید بن ابی مسلمہ کہتے ہیں  
میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو کہا ہاں! ہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از سعید قبری) عبید بن جریج  
نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں چار امور ایسے  
آپ میں دیکھتا ہوں جو آپ کے دوسرے ساتھی نہیں کرتے انہوں  
نے پوچھا وہ کیا کیا ہیں؟ میں نے کہا سوائے رکن یمانی اور حجر اسود  
خانہ کعبہ کے کسی دوسرے کو نے کو آپ ہاتھ نہیں لگاتے دوسرے  
آپ صاف چمڑے کا جوتا استعمال کرتے ہیں، تیسرے زرد رنگ کے  
کپڑے پہنتے ہیں جو تھے جب آپ مکے میں ہوتے تو دوسرے

## باب البیاضۃ الخمریۃ

۵۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ  
مُقَرَّبٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَجِّ عِيَادَةِ الْبَرِّفِ وَاتِّبَاعِ  
الْحَنَازِلِ وَتَقْيِيمِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ  
الْحَوِیْرِ وَالْذِّبَاكِ وَالْقَسِيِّ وَالْإِسْتَبْرِقِ وَ  
الْبَيَاضِ الْخَمْرِيِّ.

## باب التعلال لسببیکۃ

وغيرها۔

۵۴۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تَعْلَالٍ قَالَ نَعَمْ.  
۵۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَأَيْتُكَ  
تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَدْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا  
قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَقْسُ  
مِنَ الْأَدْوَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ  
التَّعْلَالَ لِسَبَبِيكَةٍ وَرَأَيْتُكَ تَصْبَعُ بِالْمُفْرِقَةِ

۱۔ تعلقانی نے کہا سرخ زین پوشش سے وہی مراد ہے جو پیشی ہو ۱۴ منہ ۱۵۔ باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں، دعوت قبول کرنا اور  
سلام بخش کرنا و غلام کی مدد کرنا قسم سہی کرنا اس طرح سات باتوں جو نسخ میں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں دو اور یہ ہیں سونے کی انگلی چھیننا، چاندی کے  
برتنوں میں کھانا پینا ۱۲ منہ ۱۳۔ جس پر سے بال نکال لئے گئے ہوں یعنی نری کے ۱۴ منہ ۱۵۔ عرب میں اکثر بن و باغت کے چمڑے کی جس پر بال لگے رہتے ہیں لوگ جوتیاں  
پہنتے ہیں ۱۶ منہ ۱۷۔ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر ہم بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی: خیال  
ہے جن اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں ۱۲ منہ

وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلًا لِنَاسٍ إِذَا  
رَأَوْا الْيَهُلَالَ وَلَمْ يَهْمُ لَكَ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ  
الْثَّرْوِيَّةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا  
الَّذِي كَانَ فَإِنِّي لَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَسْ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا التَّعَالُ لِسَبِيَّةٍ  
فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلْبِسُ لَتَعَالِ الْيَمَانِي لَيْسَ فِيهَا مَشْعَرٌ وَتَيَوَّمًا  
فِيهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الشُّفْرَةُ  
فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصْبِغُ بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ  
فَإِنِّي لَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ  
حَتَّى تَدْبَعَتْ بِهِ رَأْسَهُ.

۵۴۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحَرَّمُ كُوفًا مُصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ  
أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَحِمَ يَحْدُ فَمَلَأَ فَلْيَلْبَسْ  
حَقِيقَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۵۴۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَحِمَ يَكُنْ  
لَهُ إِذَا وَفَلْيَلْبَسْ لَتَعَالِ الْيَمَانِي وَمَنْ لَحِمَ يَكُنْ لَهُ  
تَعَالِ فَلْيَلْبَسْ حَقِيقَيْنِ.

لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ (ﷺ) بطور  
ٹھہرے رہتے ہیں، آنکھوں میں تاریخی پر احرام باندھتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا کہ یمنی و حجر اسود  
کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔  
صاف چپے کے جوتے جس پر بال نہیں رہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو پہنے دیکھا ہے انہیں پہنے پہنے وضو کرتے لہذا میں بھی ان  
کا پہنا پسند کرتا ہوں۔ احرام کے متعلق جو تو نے کہا تو میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب اونٹ  
پر سوار ہو کر جایا کرتے تھے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو برفران  
یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور کہا جس شخص  
شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ  
سے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن دینار از جابر بن  
دینار از جابر بن زید) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جاذبات احرام نہ ملے وہ شلوار  
یا باجامة پہن لے اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔

۱۔ معلوم ہوا زرد رنگ کا اسہمال مردوں کو درست ہے اور اس میں کوئی قیامت نہیں بشرطیکہ زعفران کا رنگ نہ ہو ۲۔ منہ ۳۔ تو میں بھی جب مکہ سے مناکو جائے لگتا ہوں لیکن  
آنکھوں میں تاریخی اس وقت احرام باندھتا ہوں بلکہ پکارتا ہوں ۱۲۔ اس حدیث میں بھی جوتیوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی جوتیوں کو شامل ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ لیکن ٹخنوں

## باب ۳۱۸۲ یَدُ الْإِبْرَةِ نِيْعَالِ لَيْمَى

۵۴۳۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكُونُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الشَّيْءَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَعَلُّلِهِ-

## باب ۳۱۸۱ يَنْزِعُ الْعُلَّاءَ لَيْمَى

۵۴۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَعَلَّلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمَنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّامِ لِيَكُنَ الْيَمَنُ أَوَّلَ مَا تَعَلَّلُ وَأَخُوهُمَا شُزْعٌ-

## باب ۳۱۸۰ لَا يَمْسُحُ فِي تَعَلُّلٍ أَحَدٍ

۵۴۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ فِي تَعَلُّلٍ وَاحِدٍ لِيُحْفِرَ لَهَا جَبِيْعًا أَوْ لِيَتَعَلَّلَ لَهَا جَبِيْعًا-

## باب ۳۱۷۹ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّلَ

وَمَنْ رَأَى قَبْلًا وَاحِدًا أَوْ أَسْعَا ۵۴۳۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

## باب ۳۱۸۰ پینٹتے وقت پہلے دایاں جوتا پہننے۔

از حجاج بن منہال از شعبہ از اشعث بن سلیم از والدش از مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے شروع کرنا بہت پسند تھا، طہارت، (وضو) میں ننگی کرنے میں اور جوتا پہننے میں یہ۔

## باب ۳۱۸۱ جوتا اتار تے وقت پہلے بائیں اُتارے۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہننے تو پہلے دایاں پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں نکالے۔ دایاں پاؤں پہننے میں تو اول رہے، اتارنے میں آخر۔

## باب ۳۱۸۰ ایک جوتا پہن کرنے چلنا چاہیے۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کرنے چلے دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہن کر چلے۔

## باب ۳۱۷۹ جوتوں میں دو تسمے اور ایک تسمہ کا

جواز۔

از حجاج بن منہال از ہمام از قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (ہر) جوتی میں دو دو تسمے تھے

لہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کلام میں ان میں سے دو کلام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے مسجد سے باہر نکلنے یا خانہ جانے میں۔ اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنامی ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک ننگا دوسرے اس میں پاؤں تلے اوپر ہو کر موج آجانے کا ڈر ہے ۲۴۸۱



أَنَّهُ قَالَ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ لَهَا قَبَائِلَانِ -

۵۴۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ  
أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهَا قَبَائِلَانِ  
فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### بَابُ الْقَبَائِلِ الْحُمْرَاءِ

مِنْ أَدَمَ

۵۴۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَرَفَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي رَافِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ  
أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حُمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ  
وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ مِصْبُوحًا مِصْبُوحًا مِصْبُوحًا  
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَبَدَّرُونَ الْوُضُوءَ فَمَنْ  
أَمَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَسَلَّمَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِْبْ  
مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ صَاحِبِهِ -

۵۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ  
أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ  
وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ -

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ بن مبارک) عیسیٰ بن طہمان  
کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ دو جوڑے جوتے لائے، ان  
دونوں میں دو دو تھے۔ ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ  
کا جوتا ہے۔

### باب لال چمڑے کا نیمہ۔

(از محمد بن عروہ از عمر بن ابی زائدہ از عون بن ابی جحیفہ) وہب  
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ سرخ چمڑے کے نیمے میں تشریف  
فرماتے تھے، میں نے دیکھا بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا پانی لائے  
لوگ اسے لینے کے لئے لپکے جس نے کچھ پالیا اس نے بدن پر لگا  
لیا جسے نہ مل سکا اس نے دوسرے ساتھی سے تری لے کر روپی لگا  
(۱)

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از انس بن مالک)

دوسری سند (بیٹ از یونس از ابن شہاب) انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار  
کو طلب فرمایا انہیں سرخ چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا۔

۱۔ اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۲۔ اس سے یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گذر چکا جب انصار نے کہا تھا آپ مال غنیمت لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں  
دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون چمک رہے ہیں ۱۲۔

## باب ۳۱۲۱ انجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحوه

۵۳۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ مُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَرُ خَيْضًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَيُحَلِّي النَّاسَ يَتَوَدَّعُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِمْ حَتَّى كُنُوا زَافِقًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمِلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَلَئِنْ أَحْبَبْتُ لَأَهْلِي إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَرَأَى أَهْلًا-

## باب ۳۱۲۲ المُرَدِّيَا لِلْهَبِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْثُةٍ عَنِ السُّوْرِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّ أَبَاكَ خُزَيْمَةَ قَالَ يَا بَنِي إِثْنَةَ بَلْعُوجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَّةٌ فَهُوَ يَقْبِضُهَا فَأَذْهَبَ بِهَا إِلَيْهِ فَذَهَبَ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَيْ بَنِي أَدُمُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَيْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ

## باب چٹائی یا بوری وغیرہ (معمولی) فرش پر بیٹھ جانا۔

از محمد بن ابی بکر از معمر از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید از ابوسلمہ بن عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بوری کی آڑ لے کر حجرہ سنا بنالیتے اس میں تہجد کی نماز پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔ لوگوں نے جمع ہونا شروع کیا دھجے کے پسے رہ کر آپ کی اقتدار کرتے، جب بہت نوگ جمع ہونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا نہ سکے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی مل کرتے کرتے اکتا جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کو وہ مل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے اگر چہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

## باب سنہری تکیے (رہن) والا کپڑا۔

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بوالہ سور بن خزیمہ بیان کیا کہ ان کے والد خزیمہ کہنے لگے بیٹا مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچکنیں آئی ہیں آپ تقیم فرما رہے ہیں چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم باپ بیٹا دونوں گئے دیکھا تو آپ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا نام لے کر بلا لے میں نے اسے برا سمجھا اور والد سے کہا آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانا تو درست نہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بلند آپ

۱۔ سبحان اللہ کیا حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ کرے آخر میں وہی بہت ہو جاتا ہے دو کر چلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کیے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کی ہیں وہ ابھی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور باریک بینی کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے اور بلند اذوں سے بھی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا، ان

أَدْعُوكَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّمَا  
لَيْسَ بِجَبَّارٍ قَدْ عَوَّنَهُ فَخَرَجَ  
وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَارٍ مُزَوَّدٍ  
بِالدَّهَبِ فَقَالَ يَا فَخْرَمَهُ هَذَا  
خَبَأُكَ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

**باب ۳۲۳ خواتیم اللہ ہب**

۵۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مُرْقَانَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ  
سَمِعْتُ مَعْوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنَ مَقْرِنٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتِمِ  
الدَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الدَّهَبِ وَعَنِ الْخَوِثِ  
وَالِاسْتَبْرَقِ وَالِدِيْبَارِجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ  
وَالْقَسَبِ وَأَنِيَّةِ الْفِضَّةِ وَأَمْرًا بِسَبْعِ بَعِيْدَةِ  
السُّرَيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَاحِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ  
وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَابْتِرَاقِ الْمُقِيمِ  
وَنَهْرِ الْمَطْلُومِ -

۵۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَنْدُ رَحَدٌ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
النَّعْرِ بْنِ أَبِي نَجِيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ

چھوٹے ہیں) انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (دنیا کے روسا کی طرح مغرور نہیں بہر حال  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ دینا کی  
ایک اچکن جس میں سنہری گھنڈی تھکے لگے ہوئے تھے  
ڈالے ہوئے تشریف لائے اور فرمانے لگے خرمہ میں نے یہ  
اچکن تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر وہ انہیں دے دی۔

**باب** سونے کی انگوٹھیاں

(از آدم از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن سُوید  
ابن مقرن) حضرت برابر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں سے ہمیں منع کیا سونے کی انگوٹھی  
یا چھلا پہننے سے، خالص ریشمی کپڑا، استبرق، دیبا، لال زین پوش  
قسی اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا  
ہمیں حکم دیا، بیمار پرسی کرنے جنازوں کے ساتھ جانے جھینک کا جلوب  
دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، قسم سچا کرنے اور  
مطلوم کی مدد کرنے کا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از نصر بن النس از

بشر بن نہیک) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی

۱۲ھ آپ اونی آدمی کے بلانے پر پہلے آئے ۱۲ھ شام اس وقت تک حریر پہننا حرام نہ ہوا جو کہ اس قبائلوں کے تھے ۱۲ھ سے پہلے مراد ہے ۱۲ھ  
۱۲ھ پہلے خرمہ زردل میں غصے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبائیں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا جب خرمہ نے آپ کو بلایا تو آپ سمجھ گئے اور قبائیں ہوئے برآمد  
ہوئے خرمہ کی خواہش پوری کر دی ان کا سارا بچ جاتا رہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ سب کا ایسا خیال تھا ہی وجہ تھی کہ سب آپ پر اپنا مال داد  
جان تیار کرنا فرخادر سعادت سمجھے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو كنت ذليلاً غلب الغلب لانفسهم من حولك مسلمان بادشاہوں کو ان حدیثوں سے نصیحت لینا چاہیے اور اپنی  
سلاہ کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا چاہیے کہ وہ ان کے عاشق زار رہیں ہمارے زمانے کے تو مسلمان حکام نے وہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ ایک  
فرد بشر ہی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے خوشامد سے ذکر سب خیر خواہی اور محبت کا بخوبی کرتے ہیں ۱۲ھ

چہننے سے منع فرمایا۔

عمرو بن مرزوق بکوالہ شعبہ از قنادہ از نظر از بشیر ہی حشر  
نقل کرتے ہیں :-

(از مسددا ز بجلی از عبید اللہ از نافع) عبید اللہ بن عمرؓ سے  
 مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی  
 بنوائی، آپ اس کا ٹینگینہ اندر تھیل کی جانب رکھتے یہ دیکھ کر لوگوں  
 نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں، پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی  
 پھینک کر چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

پاپ چاندی کی انگوٹھی

(از یوسف بن موسیٰ از ابوالاسامہ از عبد اللہ از اناج) حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی، اس کا نگ آپ پھیل کی طرف رکھتے  
اس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے  
کی) انگوٹھیاں بنوالیں، جب آپ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں  
پہنتے لگے ہیں تو آپ نے انگوٹھی پھینک دی فرمایا اب کبھی نہ پہنوں گا  
اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی چنانچہ لوگوں نے بھی چاندی کی  
انگوٹھیاں بنوائیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ انگوٹھی حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے رہے آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ  
پھر عثمان رضی اللہ عنہ پہنتے رہے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے  
ہاتھ سے ہر رئیس میں گر گئی بہت ڈھونڈھا لیکن نہ ملی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَبَأَ عَنْ  
خَاتَمِ الدَّهْرِ قَالَ عُمَرُ وَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ سَمِعَ الثَّغْفَرِيَّ سَمِعَ بَشِيرًا أَمَثَلَهُ -

٥٢٣. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فِيهِ مِثْقَالَ  
يَلِي كَنْةً فَأَتَاهُ النَّاسُ فَرَمَوْا بِهِ وَاتَّخَذَ  
خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ أَوْفَضَ.

بَابُ ٣١٢ خَاتَمُ الْفِئَةِ

٥٣٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوَلَّى  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ تَارِقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ  
فِيهِ مِثْلَ بَابِ طَيْنِ كَقَبِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ  
قَالُوا اتَّخَذَ وَهَارِمْ بِه فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا  
ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ  
خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ تُخَاتِمُ  
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ  
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بَيْتِ أَرَيْسَ

۱۔ اس سند کے لانے سے قتادہ کا سماع نظر سے ثابت کرنا منقول ہے چونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری سے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ قطلان نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہنا سنبول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ مرد کو سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ اسی روز سے حضرت عثمان رضی عنہ خلافت میں تشریف لائے وہاں انگریزی گویا انگلشی سلیمانی تھی ۱۲ منہ

**باب ۳۱۵۱** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُ خَاتَمًا مَرْقُومًا فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

**۵۴۴۲۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مَرْقُومًا يَوْمًا وَاحِدًا فَقَرَأَ النَّاسُ مُطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرَقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادُ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَرَى خَاتَمًا فِي وَرَقٍ۔

**باب ۳۱۵۲** فَتَى الْخَاتَمِ **۵۴۴۳۔** حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ إِحْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَذَ لِيَكُلِّهِ الْعِشَاءَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي أَنْظَرُ الْوَيْسُ

**باب** راز عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ ابن دینار (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے، پھر آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی (سونے کی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

(از یحییٰ ابن بکر از لیث از یونس از ابن شہاب) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (انگوٹھی پہنے دیکھ کر) سب نے چاندی کی انگوٹھیاں نبوا کر پھینکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے اور زیادہ بن سعد نے اور شعیب نے بھی زہری سے روایت کیا اور علی بن الحسن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کیا "میرا خیال ہے چاندی کی انگوٹھی" **باب** انگوٹھی کا نگینہ۔

(از عبدان از یزید بن زریج) حمید کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ انہوں نے کہا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشاء کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا (دُنیا کے)

لے اس میں کوئی ترجمہ نہ کر رہی ہے گویا باب سابق کی فصل ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو مسلم اور ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ بعض حضرات کہتے ہیں کہ تصور شیخ کے جواز پر معمول بعضے ہندگوں کا ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ ایک کنواں عقائد میں مذکورہ ۱۲ منہ

خَاتِمُهُ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَكَاثُرُوا  
وَأَنَّهُمْ لَن تَرَالُوْا فِي صَلَوةٍ مَا أَنْتَظَرُوْهُمَا  
۵۴۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مُعَمَّرٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتِمَهُ  
مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَضَّةً مِنْهُ وَكَانَ يَجِيءُ بَنُو  
أَيُّوبَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ سَمِعَهُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### بَابُ خَاتِمِ الْخَدَّيْنِ

۵۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَتَنَظَّرَ وَ  
صَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ دَوَّجِبَهَا  
إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَ لَوْ شِئْتُ  
تَصِدُّقُهَا قَالَ لَا قَالَ أَنْظِرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ  
فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَذْهَبَ  
فَالْتَمَسَ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ  
رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَ  
عَلَيْهِ إِذَا رُمِيَ عَلَيْهِ رَدَاءٌ فَقَالَ أَصْدَقُهَا إِذَا رُمِيَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُمِيَ

اور لوگ نماز پڑھ کر سوئے ہے اور چونکہ تم نماز کے انتظار میں تھے تو  
گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے۔

(از اسحاق از معمر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ  
بھی چاندی کا تھا۔

بجلی بن ابوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا مجھ سے حمید نے  
بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے۔

### بَابُ لَوْحِ الْاَنْكُوْثِيِّ

(از عبداللہ بن مسلمہ از عبدالعزیز بن ابی حازم از والذہب سہل  
بن عبد اللہ الضاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنی جان آپ کو صہبہ  
کرتی ہوں، آپ نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا وہ دیر تک گھڑی  
رہی۔ ایک شخص بول اٹھا یا رسول اللہ اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو  
اس کا نکاح میرے ساتھ کرادیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر  
میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جادیکھ  
وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھے تو کچھ نہیں ملا۔ آپ نے  
فرمایا جاکچھ تولے آخواہ لوہے کی انگوٹھی لےو۔ چنانچہ وہ گیا پھر لوٹ کر  
آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھے تو کچھ نہ مل سکا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی  
وہ شخص صرف تہ بند باندھے ہوئے تھا چادر تک اس کے پاس نہ تھی  
کہنے لگا میں یہ تہ بند مہر میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر عورت  
باندھے تو تو ننگا ہو جائے گا اور اگر نہ دے گا تو اسے مہر نہیں ملے گا

لے جس پر محمد رسول اللہ کنہہ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ عقیق کا تھا یا عقیق پتھر کا ۱۲ منہ ۱۵ اس میں حمید کے سماع کی اشرف ہے  
تصریح ہے ۱۲ منہ ۱۵ لانگ یا تانبے یا پتیل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پتیل کی انگوٹھی  
پہن کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بتوں کی کو آتی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تجھ پر دوزخوں کا زور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں  
ادو طبعہ راوی ہے جس میں کلام ہوا ۱۲ منہ

إِنْ لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ  
لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ  
فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا  
فَأَمَرَهُ قَدْ عَمِيَ قَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ  
قَالَ سُورَةٌ كَذَا وَكَذَا السُّورَةُ عَدَدُهَا قَالَ قَدْ  
مَلَكَتْكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

### باب ۳۲۸ تَفْشِي الْخَاتَمِ

۵۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ تَائِسٍ مِنْ  
الْأَعْرَابِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا  
إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فَصْتِهِ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
اللَّهِ فَكَاتَبَ فِي يَدَيْهِ أَوْ بِمُصْنِفٍ لَخَاتَمِهِ فِي  
أَصْبَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ  
۵۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرْقٍ  
وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ  
ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ  
عُمِّ بْنِ حَفْصَةَ وَفَعَلَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي رَزِينٍ نَقَشَهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -

### باب انگوٹھی کا نقش

(از عبد اللہ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
چند عجمی لوگوں کو ایک تحریر لکھ کر بھیجنا چاہی۔ لوگوں نے عرض کیا عجم کے  
لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ چنانچہ آپ  
نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں  
گویا اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی یا ہتھیلی میں اس کی  
چمک دیکھ رہا ہوں۔

(از محمد بن سلام از عبد اللہ بن نمیر از عبد اللہ از نافع) ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک  
انگوٹھی بنوائی وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے  
ہاتھ میں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے  
ہاتھ میں۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چاہا اسیس  
میں گر پڑی اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ

## باب ۳۱۹ الخاتم فی الخصر

۵۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصْطَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا قَدْ اخْتَدْنَا  
خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ  
عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرَقَهُ فِي خَصْرِهِ

## باب ۳۲۰ إتيان الخاتم

لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ  
إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

## ۵۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يُكْتَبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ كُنْ  
يُفَرِّدُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِمَّا فَاتَخَذَ  
خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
فَمَا كُنَّا أَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

## باب ۳۲۱ مَنْ جَعَلَ فَصَّ

الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كِفِّهِ

## ۵۳۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَنَعَ خَاتَمًا

## باب ۳۲۱ الخاتم فی الخصر

از ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزیز بن صہیب حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی  
اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے اس پر ایک نقش کیا ہے ایسا نقش  
دوسرا کوئی شخص نہ کرائے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس انگوٹھی کی چمک گویا  
اب بھی محسوس کرتا ہوں۔

## باب ۳۲۰ مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو

خطوط لکھنے کے لئے انگوٹھی بنانا۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روم کے بادشاہ  
کو خط بھیجنا چاہا تو لوگوں نے عرض کیا روم والے بغیر مہر کسی خط  
کا اعتبار نہیں کرتے۔ لہذا آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی  
اس پر یہ کندہ کروایا محمد رسول اللہ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی  
آپ کے ہاتھ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

## باب ۳۲۱ انگوٹھی کا نگینہ پھیلی کی جانب رکھنا۔

از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از ثابِت حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے  
کی ایک انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ آپ پھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

۱۔ دانے ہاتھ کے ہی سنت ہے اور ہر کسی اٹھل یا بچ کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بانیں اٹھ کی پھنگلیاں میں پیچے ۲۔  
۳۔ بعض لوگوں نے باب کی حدیث سے یہی دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جس کو مہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں  
کو بلا ضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور مضمون مرحمتہ ابوریحان کی حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا مکروہ حدیث ضعیف ہے قسطلانی  
نے کہا اور لوگوں کے لئے اولی کے خلاف ہو گا ۱۲۸ سنہ ۵۵ دوسری روایتوں میں آتا ہے اللہ اور پھر دین میں رسول اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نقش تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا  
لَبَسَهُ فَأَمْطَنَهُ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ  
فَرَفَى الْمُنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ  
إِنِّي كُنْتُ أَصْطَنَعُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبِسُهُ  
فَنَبَذَهُ فَلَبَدَّ النَّاسُ وَقَالَ جَوِيرِيَةُ وَلَا  
أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى -

نافع نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں پہنی تھی۔

**باب ۳۳۲** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُشَنَّ عَلَى نَفْسٍ

خَاتَمَهُ -

**۵۴۵۱۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ

ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا

مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ -

**باب ۳۳۳** هَلْ يُجَعَلُ

نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُرًا

**۵۴۵۲۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ

عَنْ أَنَسِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كَتَبَ لَهُ

وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُرًا مُحَمَّدٌ

لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ چنانچہ آپ منبر پر  
تشریف لے گئے خطبہ سنایا حمد و ثنا کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی  
بنوائی تھی، لیکن اب میں اسے کسی نہیں پہنوں گا یہ فرما کر  
آپ نے اتار ڈال دی، لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار  
ڈالیں۔

جویریہ نے اس روایت میں یہی کیا ہے میرا خیال ہے

**باب ۳۳۲** أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْهَ ارشاد

میری انگوٹھی کا نقش دوسرا کوئی نہ کرائے۔

(از مسدود از حماد از عبد العزیز ابن صہیب) حضرت انس

ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کر دیا محمد رسول اللہ

اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور

اس پر یہ الفاظ کندہ کرائے ہیں محمد رسول اللہ، مگر اور کوئی شخص

اپنی انگوٹھی پر اس طرح کے الفاظ کندہ نہ کرائے

**باب ۳۳۳** انگوٹھی پر نقش تین سطروں پر کرانا۔

(از محمد بن عبد اللہ انصاری از والدش از ثمامہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

جب حلیفہ بنا گئے تو انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو مسائل

زکوٰۃ تحریر کرائے، اور مہر میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ محمد

**۱۹** ایک روایت میں عبد اللہ بن عمر سے یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنی مگر حافظ نے کہا داہنے ہاتھ  
میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں ۱۲۷۱ھ پہلی اولیٰ ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت کھج جائے تو انگوٹھی بدلتا اور لمبی ہو جائے گی گودرست ہے ۱۲۷۱ھ

سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ  
بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ مُجْلِسًا عَلَى  
بَيْتِ أَرْنَبٍ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْصِي  
بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَأَخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ  
مَعَ عُثْمَانَ فَتَنَزَّحَ الْبَيْتُ فَلَمْ يُجِدْهُ -

**بَاب ۳۳۳ خَاتَمُ لِلنِّسَاءِ**  
وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِمُ ذَهَبٍ

۵۴۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُسْلِمٍ  
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهِدْتُ الْعِيدَ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ  
الْعُطْبِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ ابْنُ دَهَبٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ  
الْفَتْمَ وَالْخَوَاتِمَ فِي قُوبٍ بِلَالٍ -

**بَاب ۳۳۵ الْفَلَاحُ لِلنِّسَاءِ**  
لِلنِّسَاءِ يَنْعِي قِلَادَةً مِنْ طَبِيبٍ  
وَسَلَكٍ -

۵۴۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ

ایک (نخل) سطر میں رسول (دوسری درمیانی) سطر میں اللہ اور پرانی  
تیسری سطر میں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے سے امام احمد بن حنبل  
نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ الفزاری نے بحوالہ والثر از تمامہ  
از انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آنحضرت کی انگوٹھی (روصال تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر  
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بنوئے  
وہ ہیرا ریس پر بیٹھتے تھے۔ انگوٹھی کو نکال کر ہلا جلاتے تھے وہ کنوئیں میں  
گر پڑی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
اس انگوٹھی کو ڈھونڈتے رہے کنوئیں کا سارا پانی مکھوڑا الا لیکن  
انگوٹھی نہ مل سکی۔

**باب عورتوں کے لئے انگوٹھی کا جواز۔**  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی انگوٹھیاں پہنا کرتی تھیں

(از ابو عامر از ابن جریج از حسن بن مسلم از طاووس) ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نماز عید الفطر میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر  
خطبہ ارشاد فرمایا۔

ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے یہ عبارت اضافہ  
کی ہے کہ خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے  
وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

**باب عورتوں کے لئے زیور کے بار اور خوشبو**  
اور مسک کے بار کی اجازت ہے۔

(از محمد بن عمرہ از شعبہ از حماد بن ثابت از سعید بن جبیر)

۱۲ منہ تک ان کے ہاتھ میں رہی ۱۲ منہ تک اسے ابن سعد نے وصل کیا، معلوم ہوا عورتیں زیور پہن سکتی ہیں جنہوں نے عورتوں کے لئے بھی مکروہ جانا ہے  
۱۲ منہ تک ان کو زیورات کرنے کی ترغیب دی ۱۲ منہ تک مسک بچہ میں تشریف کافی ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی قسم کی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ خدیت ازیدی ہی تھی کہ وہ گم ہو جائے چنانچہ وہ گم ہو گئی اگر کھیت ازیدی نہ ہوتی تو کسی کی مجال تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ایک طویل القدر خلیفہ کے  
ہاتھوں سے نکل کر ایسی غائب ہو جائے کہ پھر نہ ملے تو کنوئیں میں ڈھونڈتے رہے جو سکتا ہے فرشتے اٹھا کر آسمانوں پر لے گئے ہوں واللہ اعلم عبد الرزاق

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ خَوْصَمُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ قَصَلَى رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ  
وَلَا بَعْدُ ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ  
فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِمِخْرَصِهَا وَسِخَاكِهَا  
**بَاب ۳۱۶ استعادة الصلاة**

**۵۴۵۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ**  
قَالَ اخْبَرَنَا عَبْدُكَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكْتُ  
قَالَتْ لَا تَمْنَأَنَّ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رَجُلًا لَا يَحْضُرُ الصَّلَاةَ  
وَلَيْسُوا عَلَى وَضوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا أَقَاءَ فَصَلُّوا  
وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ النَّبِيِّ  
زَادَ بَنُ مُلَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ -

### بَاب ۳۱۷ الْقُرْطُ لِلنِّسَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ  
فَرَأَيْنَهُنَّ يَمْشِينَ إِلَى أَذَانِهِنَّ  
وَحُلُوقِهِنَّ -

**۵۴۵۶- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْزَالٍ**  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُكَ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عید الفطر کے دن تشریف لائے نماز عید کی دو رکعتیں پڑھیں ان سے  
قبل یا بعد کوئی نفل نہیں پڑھے (نماز و خطبہ کے بعد) آپ عورتوں کے  
پاس آئے انہیں خیرات کرنے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں  
اور ہار پیش کئے۔

### باب ایک ہار مستعار لے کر پہن لینا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس اسماء رضی اللہ عنہا  
(میری بہن) کا ایک ہار تھا (جو میں نے مستعار لیا تھا) وہ گر گیا حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کسی اشخاص کو بھیجا  
نماز کا وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا۔ آخر انہوں نے  
بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

ابن نمیر نے بحوالہ ہشام از والدش از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے یہ ہار اسماء رضی اللہ عنہا سے مانگ لیا تھا۔

### باب بالی کا بیان

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم  
دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف  
جھک رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کے لئے)

(از حجاج بن مہمال از شعبہ از عبدی از سعید) ابن عباس  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو  
رکعت نماز عید پڑھی ان سے پہلے یا بعد نفل نہیں پڑھے پھر

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَيْدِ وَكَفَيْتِ  
لَمْ يُصَلِّ قَبْلُهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ  
وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَبَلَتْ  
الْمَرْأَةُ كُلُّهُنَّ قُرْطُهَا -

### باب ۳۱۱ التَّعَادُلُ لِلصَّبِيَّانِ

۵۴۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِّهِمُ  
الْمُحْطَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا دَقْقَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي يَزِيدٍ عَنْ تَائِفِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَثِيرٍ وَ  
سَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ  
فَانْصَرَفَ فَاَنْصَرَفْتُ فَقَالَ أَتَيْنَ لَكُمْ  
فَلَمَّا أَدْعَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ  
عَلَى يَمِينِي وَفِي عُنُقِهِ السَّبَّابُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدَهُ هَكَذَا فَقَالَ  
الْحَسَنُ بَيْدَهُ هَكَذَا فَأَلْزَمَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحْبِبْهُ وَأَحَبُّ مَنِّي حَبِيبُهُ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ  
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ -

(نماز اور خطبے کے بعد) عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں خیرات  
کرنے کا حکم دیا تو بعض عورتیں بالیاں اُتار کر پیش کر رہی تھیں۔

### باب ۳۱۲ بچوں کے لئے ہار

از اسحاق بن ابراہیم غطلی الرکبلی بن آدم از ورقار بن عمر از  
عبد اللہ بن ابی یزید از نافع بن جبیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک  
بازار میں تھا جب آپ واپس ہوئے تو میں بھی واپس ہوا آپ نے  
میں بار آوازدی لاڈلا کہاں ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ کو بلالے رہیں  
نے بلایا وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے ان کے گلے میں ہار پڑا  
تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی  
پھیلائے آپ نے انہیں چمٹا لیا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے  
محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کرو اور جو شخص اس سے محبت  
کرے اس سے بھی محبت کرو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھے امام حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ  
کسی شخص سے محبت نہیں رہی۔

۱۔ جو بچے نابالغ ہوں ان کو قریشی کپڑا اسی طرح سونے کا زیور پہنا سکتے ہیں اگر علماء کا بھی قول ہے بیضوں نے مکروہ لکھا ہے ۱۲ سن تک سحان اللہ کیا فضیلت  
ہے اس حدیث میں شدت ہے سحان امام حسن رضی اللہ عنہ کے لئے کہ وہ محبوب الہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصدوق مع من احب اللہ  
تعالیٰ ہم سب کے لئے تو آخرت میں امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھے آمین۔ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا جزو ہے  
جو اہل بیت کا دشمن ہے وہ سب اہل سنت والجماعت کا دشمن ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب اہل سنت والجماعت ولی اللہ کامل مانتے ہیں  
اور تمام سلسلہ ہائے ولایت انہی تک پہنچتے ہیں لیکن اذان کے ایک حصے کے طور پر ایک خلیفہ کو ولی اللہ کہنا اور تین خلفاء کے ساتھ نصیب رکھنا اور سب  
شتم کرنا کیا اس کی محبت اہل بیت سے جو لوگ حضرت علی کی تعریف کے ساتھ باقی بچا رہے اور خلفائے ثلاثہ سے بغض و عناد رکھیں جیکہ امانت اور تقصیر کریں ہم اسی تعریف  
کے قائل ہیں۔ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرح ازدواج مطہرات اور حضور کی دوسری بیٹیاں بھی واجب الاحترام ہیں اہل تشیع یہاں سے گمراہ ہو گئے  
ہیں کہ ازدواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں اہل باقی و خیران بھی کارنفا کرتے ہیں اور اہل بیت میں صرف حضرت علی حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حسین کو گمراہیت  
میں گمراہی ہے اللہ نہیں ایسی گمراہیوں سے محفوظ رکھے آمین علیہ السلام

## باب ۳۱۹ التَّشْبِيهِينَ

بِالنِّسَاءِ وَالتَّشْبِيهِاتِ بِالرِّجَالِ -

۵۴۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشْبِيهِينَ مِنَ الرِّجَالِ

بِالنِّسَاءِ وَالتَّشْبِيهِاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

تَابِعَهُ عَنْهُ وَقَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ -

## باب ۳۲۰ إِخْرَاجِ الْمُسْتَشْبِهِينَ

بِالنِّسَاءِ مِنَ النِّبُوتِ -

۵۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

وَسَلَّمَ الْمُخْتَبِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَوَحِّلَاتِ

مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ

قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فُلَانًا وَأَخْرَجَ عَنْهُ فُلَانًا -

۵۴۶۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ

أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا

وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ

سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ فِيمَ لَكُمْ عَدَا الطَّائِفَ

## باب مردوں کا عورتوں کی عورتوں کا مردوں

جیسی صورت بنا لینا -

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن

عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کریں اسی طرح

ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں

غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرقوق نے بھی شعبہ

سے روایت کیا

## باب عورتوں کی شکل بنانے والے مرد کو

گھر سے نکال دینا -

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از عکرمہ) ابن عباس

رضی اللہ عنہا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں

پر لعنت کی، اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنائیں

اور آپ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں سے باہر نکال دو -

ابن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فلان شخص کو نکلوا دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلان کو

نکال دیا

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از ہشام بن عروہ از عروہ

از زینب بنت ابی سلمہ) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کہتی ہیں کہ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے

اس وقت ایک مخنث بھی گھر میں تھا ام سلمہ کے بھائی عبداللہ

سے کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف فتح کر دیا تو

میں غیلان کی بیٹی تجھے دکھاؤں گا وہ اتنی موٹی ہے کہ سامنے

آتی ہے تو پیٹ پر چار سلو میں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے آٹھ سلو میں

فَإِذَا دُلَّكَ عَلَى بَنَاتِ عَمَلَانَ فَأَتَمَّهَا تُقْبِلُ  
بَارُوعٌ وَتَدْبُرُ بِشْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدُ خُلُقٍ هُوَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ قَالَ  
أَبُو عَمَلَانَ تَقْبِلُ بَارُوعٌ وَتَدْبُرُ بِشْمَانُ يَعْنِي  
أَرْبَعُ عَمَلٍ بَطْنُهَا فَرِي تَقْبِلُ بِرَمٍ وَقَوْلُهُ  
وَتَدْبُرُ بِشْمَانُ يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعَمَلِ  
الْأَرْبَعُ لَا تَبْنَاهَا حَيْطَةً يَا لَجَنَابِينَ حَتَّى يَحْتَقَتْ  
وَأَتَمَّ قَالَ بِشْمَانُ وَلَمْ يَقُلْ بِشْمَانِيَّةٍ  
وَفَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذِكْرُ لِقَاءِ لَمْ يَقُلْ  
ثَمَانِيَّةَ أَطْرَافٍ -

**بَاب ۳۱ قَصُّ الشَّارِبِ وَكَانَ**  
**عُمَرُ يَخْفَى مَنَادِبَهُ حَتَّى يُنْظَرُ إِلَى**  
**بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ يَخْفَى**  
**بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ -**

۵۴۶۱ - حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ حُظَيْلَةَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّي  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مِنَ الْفُطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ -

۵۴۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ عَنْ ثَمَمَةَ  
عَنِ الْفُطْرَةِ الْأَيْمَتَانِ وَالْأَسْتَحْدَادِ وَنَقَطِ الْأُظْهُرِ

نظر آتی ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے)  
یہ شخص تم عورتوں کے پاس نہ آنے پائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تَقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتَدْبُرُ بِشْمَانٍ کا  
مطلب یہ ہے کہ اس کے پیٹ پر (مٹاپے کی وجہ سے) چار سلوٹیں ہیں سامنے  
آتی ہے تو چاروں سلوٹیں نظر آتی ہیں اور جب پیٹ پھر کرجاتی ہے تو وہی چار سلوٹیں  
آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں جانب سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جا کر  
مل گئے ہیں یہ حدیث میں ثَمَانٍ کا لفظ ہے حالانکہ ثَمَانِیۃ کہنا چاہیے تھا کیونکہ  
مراد آٹھ اطراف یعنی کٹارے ہیں، اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا  
لفظ مذکر ہے۔ مگر چونکہ اطراف کا لفظ عبارت میں موجود نہیں اس  
لئے ثَمَانِیۃ اَطْرَافِ ہوا

### باب مونچوں کا کترنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی مونچہ کتراتے تھے کہ  
کہ کھال کی سفیدی نظر آ جاتی، اور مونچہ اور داڑھی کے  
درمیان میں ٹھنڈی پر جو بال ہوتے ہیں یعنی غنققہ کے بال کتر ڈالتے۔

(از کی بنی بر ابراہیم از حنظلہ از نافع) امام بخاری کہتے ہیں اس  
حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمر  
رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا مونچہ کے بال کترنا پیدائشی سنت ہے۔

(از علی از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے) روایت کیا آپ نے فرمایا پانچ امور فطرت کے مطابق ہیں  
ختنہ کرنا۔ زیر ناف کے بال لینا۔ بغل کے بال اکیرنا (یا منڈوانا)،

۱۲ منہ لے کر ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ سنت ہے کہ  
اور بال حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے اس کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچہ کے بال بالکل جڑ سے کتر دینا چاہیے  
کہ کھال کھل جائے اور یہی بعض صحابہ سے مذکور ہے مگر امام مالک نے کہا جو کوئی مونچہ کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو منادی جاسے میں کہتا ہوں  
مونچہ بالکل جڑ سے نکال ڈالے میں آدمی بدصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے اور یہی مختار ہے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ لے کر ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ سنت ہے کہ اور بال حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے اس کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچہ کے بال بالکل جڑ سے کتر دینا چاہیے

وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ -

### بَابُ ۳۱۲ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۵۴۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سِيَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

حَنْظَلَةَ عَنْ كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرِ

حَلَقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

۵۴۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

الْفِطْرَةُ خُمْسُ أَيْخَانٍ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ

الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ -

۵۴۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثَّاهٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا

الْمُشْرِكِينَ وَقَبِرُوا اللَّحْيَ وَاحْضُوا الشَّوَارِبَ

كَانَ ابْنُ عُكَيْرٍ إِذَا سَجَّ أَوْ اعْمَرَ قَبَضَ عَلَى خَيْتَيْهِ

فَمَا قَبَضَ أَحَدًا -

### بَابُ ۳۱۳ إِحْقَاءِ اللَّحْيِ -

ناخن کترنا اور مونچھ کترنا -

### باب ناخن کترانے کا بیان -

(از احمد بن ابی زہار از اسحاق بن سلیمان از حنظلہ از نافع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا زیر ناف کے بال منڈانا، ناخن کترانا اور مونچھ کترانا فطرت

کے مطابق کام ہیں -

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید

ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت پر مشتمل ہیں،

ختہ، زیر ناف بالوں کی صفائی، مونچھیں کترانا، ناخن تراشنا

بغلوں کے بال صاف کترنا -

(از محمد بن منہال از یزید بن زریج از عمر بن محمد بن زید

از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی بڑھایا کرو مونچھیں

کتر دیا کرو -

ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرے کے وقت منہ سے زیادہ

داڑھی کو کٹو دیا کرتے تھے

### باب داڑھی کا چھوڑ دینا - (قیچی نہ لگانا) -

لہٰذا نوئی نے کہا ناخون کترانے میں یہ مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ کے پکے کی انگلی سے شروع کرے چمکلیا تک کترے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں

چمکلیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترے اور پاؤں میں دھینے میں چمکلیا سے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چمکلیا تک میں کہتا ہوں

اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوق البتہ حضرت عائشہ کی حدیث سے دایں طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کھٹے کی انگلی سے شروع کرنا

اس لیے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تشہد میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ابن دقین العید نے کہا جمہرات کے دن ناخون

کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۱۲ منہ ۱۱۱ بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۱۲ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت مذکور ہے عوا کثروا کثرت الموالیم یعنی قرآن میں جو آیا ہے حتی اذا عفوا اس کا معنی

۵۴۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جُمَيْرٍ عَنْ تَارِقِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَكُوا الشَّوَارِبَ اغْنُوا اللَّحَى -

(از محمد از عبدہ از عبید اللہ بن عمر از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونہجوں کو خوب کتر و اور داڑھیوں کو چھوڑو۔

### باب ۱۳۴ مَا يُدْكَرُ فِي الشَّيْبِ

۵۴۶۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَصْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا -

باب بڑھاپے کے متعلق روایات :-  
(از معطل بن اسد از وہیب از ایوب) محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا، انہوں نے کہا آپ کے بال تو سفید بھی نہیں ہوئے تھے چنانکہ بال سفید تھے۔

۵۴۶۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ خَضَابٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضَبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتِهِ فِي بَيْتِهِ -

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید) ثابت کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا گیا آیا آپ خضاب لگا یا کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپ کے بال اتنے سفید نہ ہوئے تھے کہ خضاب استعمال کرتے اگر سفید بال میں گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۵۴۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أُرْسِلَتْ أَهْلِي إِلَى أُخْتِ سَلَمَةَ وَتَقَرَّحَ مِنْ مَاءٍ وَفَقِنِي إِسْمَاعِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ مِنْ قُمَصَةٍ فِيهِ شَعْرٌ مِنَ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانُ عَيْنًا أَوْ شَيْئًا

(از مالک بن اسماعیل از اسرارئیل) عثمان بن عبد اللہ بن مویہ کہتے ہیں مجھے میرے گھر والوں نے ایک پیالہ پانی کا دے کر ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دیا۔  
اسرارئیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں یہ پیالی چاندی کی تھی۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال تھے عثمان راوی کہتے ہیں جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور بیماری ہوتی تو

۱۔ انیس باہیں یا چند رہ یا سترہ یا اٹھارہ بال آپ کی داڑھی میں سفید تھے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی اتنی چوٹی پیالی تھی یا تین بار بھجوا دیا ۱۲ منہ ۱۲ اتنی چوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ جائز رکھتی ہوں گی جیسے اور ایک جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا مائع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من ففنتہ ہو کثر نسو من میں من تھرتہ ہے تو معنی یہ ہوگا اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا ۱۲ منہ



بَعَثَ إِلَيْهَا حُضْنَهُ فَأَطَاعَتْ فِي الْجَنَابِ قَرَأَتْ  
شَعْرَاتٍ حُبًّا-

۵۴۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ  
إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَحْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو لَعِينٍ حَدَّثَنَا  
نَصِيرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ  
أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرُ-

### بَابُ ۳۱۴ خُضَابِ

۵۴۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى  
لَا يَصْبِغُونَ فُحَالَفَهُمْ-

### بَابُ ۳۱۵ الْجَعْدِ

۵۴۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْبَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَلْبِيِّ

وہ اپنا پانی برتن کا ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا  
کہا عثمان غنی کہ یہ ہیں نے برتن کو جھانک کر دیکھا تو سرخ سرخ بال دکھائی دئے  
(از موسیٰ بن اسماعیل از سلام) عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب  
کہتے ہیں میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھے دکھائے) یہ  
بال خضاب کئے ہوئے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم سے ابو نعیم نے بحوالہ لقیہ  
بن اشعث از عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب روایت کیا کہ ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھائے وہ  
سرخ تھے۔

### بَابُ خُضَابِ کا بیان۔

(از حمیدی از سفیان از زہری از ابوسلمہ و سلیمان بن یسار)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب استعمال نہیں کرتے لہذا تم  
ان کی مخالفت کرو۔

### بَابُ گھنگر والے بال۔

(از اسماعیل از مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن)  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نہ بہت لمبے تھے نہ گھنگنے اور آپ کا رنگ مبارک چونے کی طرح  
سفید تھا نہ گندمی (بلکہ سفیدی میں سُرخ ملی ہوئی تھی) آپ کے

۱۷۰ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دودھیتیں ۱۲ سنہ سے یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر ہندی اور لہجہ کا خضاب تھا امام  
احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ ابو بکر  
اور عمر رضی اللہ عنہما نے کیا کرتے تھے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سرخ اس لئے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوشبو لگایا کرتے تھے  
۱۷۱ معلوم ہوا یہود اور نصاریٰ کی مخالفت آپ کو پسند تھی اور بہتر بھی یہی ہے کہ جب اسلام کی مہمیں یعنی قوم علیحدہ ہے تو  
دوسری مہمیں کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں اس میں ضعف پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ۱۲ سنہ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ  
الْمُهَيِّتِ وَلَيْسَ بِالْأَدْمِ وَلَيْسَ بِالْحُمْرِ الْقَطِيطِ  
وَلَا بِالسَّيْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَدْنَعَيْنِ  
سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَيَا لَيْلَةَ  
عَشْرِ سِنِينَ وَتَوَقَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتَيْنِ  
سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَمْرُونَ  
شَعْرَةً بَيْضَاءَ -

۵۴۴۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ  
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا زِلْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ  
فِي حَلَّتِهِ حَسَنَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ  
جَمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنَكَبَيْهِ قَالَ  
أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ شَيْءٌ غَيْرُ مَوْقِفٍ مَا  
حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا هَذَا قَالَ شُعْبَةُ شَعْرَةٌ  
يَبْلُغُ شُعْبَةً أَدْنَى -

۵۴۴۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسُفٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فَإِنِّي  
رَجُلًا أَدْمًا كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى رَجُلًا مِنْ  
أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لَيْلَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى  
مِنَ اللَّيْلِ قَدْ رَجَلَهَا قَرِيبٌ نَقَطُهَا مَثَلُكَ  
عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطْوِي

بال حبشوں کی طرح سخت گھنگریالے نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیں  
برس کے سن مبارک میں اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنایا  
بعد ازاں دس برس مکہ مکرمہ میں اور دس برس مدینہ منورہ میں  
ہیے۔ ساٹھویں برس کے ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا  
سے اٹھالیا۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں پورے بیس  
بال بھی سفید نہ تھے۔

از مالک بن اسماعیل از اسحاق بن ابی اسحاق حضرت  
برابر بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے سرخ جوڑا اپنے کسی  
کو اتنا خوبصورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے بعض ساتھیوں  
نے مالک بن اسماعیل سے یوں نقل کیا کہ آپ کے بال مونڈھوں  
کے قریب تک تھے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے برابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو  
کئی بار سنا جب وہ اسے بیان کرتے تو منہستے۔ ابو اسحاق کے ساتھ اس  
حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اسیس یہ عبارت ہے آپ کے بال کانوں کی اونٹ تک تھے۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبے کے قریب  
گیا وہاں میں نے ایک شخص گندمی رنگ والا جیسے اچھے گندمی رنگ  
کے لوگ ہوتے ہیں، اس کے بال بہت عمدہ ان میں کنگھی کی  
ہوئی، پانی ان میں سے ٹپک رہا ہے دو آدمیوں پر یا فرمایا دو  
آدمیوں کے مونڈھوں پر سہارا لگائے ہوئے طواف کر رہا ہے  
میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ بن مریم

بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ وَلَا أَذًا أَنَا يَرْجُلٌ جَعِدٌ قُطِطَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا مَنبَةُ طَا فِيهِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ الدَّجَالِ -

۵۴۷۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَهُ مَتَكَبِيرًا ۵۴۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكَبِيرًا -

۵۴۷۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أَدْنَاهُ وَعَاتِقَيْهِ ۵۴۷۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَمَّحَ الْيَدَيْنِ لَمَّا رَأَى بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ ان کے بعد ایک اور شخص دیکھا سخت گھونگر بال والا۔ داہنی آنکھ کا کاٹا اس میں پچھلے جیسا پھولا ہوا انگور۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ دجال ہے۔

(از اسحاق از جان از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

(از عمرو بن علی از وہب بن جریر از والد شمس قتادہ) کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے) بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا آپ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل گھونگر بالے بلکہ درمیانہ قسم کے تھے اور کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

(از مسلم از جریر از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (دخول صورت) نہیں دیکھے اور آپ کے بال ذرا پیچ دار تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل سیدھے۔

اسے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث مع شرح او پر گزری چکی ہے دجال تو خدائی کا دعویٰ کرے گا وہ تو ابھی نہیں نکلا مگر اس کے نائب نکل چکے ہیں جو پیغمبری اور عیسیٰ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اگر وہ اپنے تمسین مسیح دجال کا ٹھیل کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے اختلاف نہیں ہے لیکن اگر حضرت عیسیٰ کا ٹھیل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو مردوں کو اللہ کے حکم سے جلادیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کر کے مار رہے ہیں ۱۲ منہ

(از ابوالنعمان الزہری بن حازم از قتادہ) حضرت انس

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے، چہرہ نہایت خوبصورت کہ میں نے ولیا حسین نہ پہلے کسی کو دیکھا نہ بعد۔ آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

راز عمرو بن علی از معاذ بن ابی ازہمام از قتادہ حضرت

انس بن مالک یا کوئی اور شخص روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر گوشت تھے رخ مبارک نہایت خوبصورت میں نے آپ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

ہشام نے بحوالہ معمر از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت

کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پر گوشت تھیں اور ابوہلال بحوالہ قتادہ از انس رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے آپ کے بعد ایسا حسین شخص میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

(از محمد بن ثنی از ابن ابی عدی از ابن عون) مجاہد کہتے ہیں

کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی آنکھوں کے درمیان کا فوکا لفظ لکھا ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم البتہ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے نبی کریم کو دیکھ لو اور موسیٰ تو ایک گندی گھونگر بال والے شخص ہیں سرخ اونٹ پر سوار نااہل بلبل کہتے ہوئے اترے ہیں گویا اہل انہیں دیکھ رہا ہوں انکے دانت کی ٹیل کی چھور کی چھال ہے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْعَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَكَانَ بَسَطَ الْكَفَّيْنِ -

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْعَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَأَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتْنِ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْعَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَبَعًا شَبَّاهُ ۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظُرُوا إِلَى مَا جِئَكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ أَدْمَجَدٌّ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرٍ خُطُومٌ مَخْلَبَةٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا الْخُحْدُ فِي الْوَادِي يَلِكِي

## باب ۳۲ التلبید۔

۵۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ ضَمَرَ فَلْيُحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا يَا تَلْبِيدَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْبِدًا۔

۵۴۸۳۔ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى وَاحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلَأُ مُكْبِدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ التَّكْلِيمِ۔

۵۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ وَرُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُسْرَةٍ وَلَمْ يَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُسْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُكَ رَأَيْتُ وَقَدْ كُنْتَ هَدًى فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَتُحَرَّ۔

## باب ۳۳ بالوں کو گوند سے چپکا کر جمالینا۔

از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوند سے (جج یا عمرے سے فارغ ہو کر) سر منڈالے اور جیسے احرام میں بالوں کو جا لیتے ہیں اسی طرح (بغیر احرام کی حالت میں) نہ جماؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بال جمائے دیکھا۔

از جہان بن موسیٰ و احمد بن محمد از عبد اللہ بن یونس از زہری از سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) اس طرح لبیک کہہ رہے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ۔

ان الفاظ سے زیادہ نہیں فرماتے تھے۔

از اسماعیل از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمر حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے سب نے احرام کھول دیا مگر آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جما لیا تھا اور قربانی کے گلے میں بار ڈالا لہذا تا وقتیکہ قربانی نہ کر لوں گا احرام نہیں کھول سکتا۔

لہ بال کرتا اس کو کافی نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۵ ابن عمر نے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی ہلاکت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت نہ کر کے تلبید نہ کرو ۱۲ منہ

## باب مانگ نکالنا۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں میں اہل کتاب کی موافقت (و نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے جن باتوں میں کوئی وحی نازل نہ ہوتی۔ اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لاکر) سنانے لگایا کرتے۔ مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے۔

(از ابوالولید و عبد اللہ بن رجاہ از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں گویا میں آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت احرام سر کی مانگوں اور اس میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

عبد اللہ بن رجاہ نے بجائے مفارق (مانگوں) کے فرق (مانگ) کہا ہے۔

## باب گیسوں کا بیان۔

(از علی بن عبد اللہ از فضل بن عسبہ از ہشیم از ابولبشر) دوسری سند (از قتیبہ از ہشیم از ابولبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ بنت حار کے پاس رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے رات کو آپ (ترجمہ کی) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میں آپ کی باتیں

## باب الفرق

۵۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ دُمُوسَهُمْ فَسَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ

۵۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبْصِلِ اللَّطِيبِ فِي مَقَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخَوِّمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب اللہ وآب

۵۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنَسَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَحَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَكَتْ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ شائد آپ کو اس بات میں کوئی حکم گیا ہوگا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا ہے کوئی سانسے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے عجیب نہ کرتا۔ نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں مترجم یہ کہتا ہے یہ جو صحابہ زمانہ میں بعض معاملوں نے تشدد اختیار کیا ہے کہ جو بعض سانسے پیشانی پر بال لٹکاتے جیسے نصاریٰ کیا کرتے ہیں تو اس پر بڑا عجیب لگاتے ہیں ان کا یہ تشدد بالکل بے محل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر رسول نصاریٰ کی شائبہ کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عرب اور ہند کے مشرکوں کا طریقہ ہے اب یہ کھڑے سے تو دونوں روی ہیں ایک اول کیا بعد نماز آپ نے رسول سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے ہیں۔

کھڑا ہو گیا، آپ نے میرے گیسو پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر لیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَحَسَّتْ عَنْ يَسَارِهِ قَالَتْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِذِئْبِهَا فَجَعَلَهَا عَنْ يَمِينِهِ -

(از عمرو بن محمد از ہشیم از ابوبشر) یہی حدیث نقل کی گئی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "پیدا ہوئی اور پراسی (یعنی میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے)"

۵۴۸۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَهُنَادُ قَالَ يَدُّو أَيْسَى أَوْ قَالَ يَدُّ أَيْسَى -

### باب کچھ سرمند وانا کچھ بال رکھنا۔

### باب اس القزع۔

(از محمد از خلد از ابن جریج از عبید اللہ بن حفص از عمر بن نافع از نافع مولى عبد اللہ بن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قرع سے منع کرتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے عمر بن نافع سے دریافت کیا قرع کسے کہتے ہیں۔ عبید اللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا سرمند یا جائے اور ادھر ادھر کچھ بال جھوڑے جائیں۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنی پیشانی پر کچھ بال جھوڑ دئے جائیں سر کے دونوں کونوں پر کچھ بال جھوڑ دئے جائیں۔ پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا یہی حکم جو ان لڑکیوں اور لڑکے کے لئے بھی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں نافع نے لڑکے کا لفظ کہا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے دوبارہ عمر بن نافع سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا لڑکیوں کو کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ قرع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال جھوڑ دئے جائیں اور باقی سرمند دیا جائے۔ اسی طرح سر کے اس جانب یا اس طرف بال جھوڑ دئے جائیں۔

۵۴۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَرِيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ قَالُوا مَشَارِئُ بَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَحْبَبَ الصَّبِيُّ تَرَفَ هَهُنَا شَعْرَةً وَهَهُنَا وَهَهُنَا وَأَشَارَ إِلَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبِ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ فَإِنَّ جَارِيَةَ وَالْغُلَامَ قَالَ لَا أَدْرِي لِهَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَغَادَ قُلْتُ فَقَالَ أَمَّا الْقَصَّةُ وَالْقَطَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يَتَرَفَ بِنَاصِيَتِهِ شَعْرَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُكَ وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا -

۱۷- اس کو عربی قرع کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لئے مکروہ ہے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود کی مشابہت ہے ۱۲ منہ

۵۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّشَيْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ -

بَابُ ۳۱ تَطْيِيبُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

۵۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَسِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لَعَلَّهُ وَمُطِيبَتُهُ بِمَنْ قَبْلَ أَنْ يُقَبِّلَ بَابُ ۳۲ الطَّيْبُ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ -

۵۴۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَاقُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِضُّ الطَّيْبُ فِي نَاسِمِهِ وَلِحْيَتِهِ -

بَابُ ۳۳ الزَّمْتِخَاطُ

۵۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ بِأَفْخَرِهِ

بَابُ عورت کا اپنے ہاتھ سے شومہ کو خوشبو لگانا۔

۵۴۹۱۔ (از احمد بن محمد از عبد اللہ از یحییٰ بن اسحاق ابن سعید از عبد الرحمن بن قاسم از والرش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے خوشبو لگاتی، اسی طرح (دسویں تاریخ) منامیں طواف الزیارہ کرنے سے قبل۔

بَابُ سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا۔

۵۴۹۲۔ (از اسحاق بن نصر از یحییٰ بن آدم از اسماعیل از ابوالسحاق از عبد الرحمن بن اسود از والرش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ عمدہ خوشبو جو آپ کو میسر ہوتی لگاتی تھی حتیٰ کہ آپ کے سر اور ریش مبارک میں خوشبو کی چمک مجھے محسوس ہوتی تھی۔

بَابُ کنگھی کرنے کا بیان۔

۵۴۹۳۔ (از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از زہری) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے دیوانے

الہ قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اگر کسی ضرورت مثلاً علاج وغیرہ کیلئے ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح سارے سر منڈانے میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر سنت نبوی سر پر بال رکھنا ہے ۱۲ امت



سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ مِنْ حُجْرِي  
ذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُكِّ رَأْسِهِ بِالْبِدْرِي  
فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا  
فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قَبْلِ  
الْإِبْصَارِ-

### باب ۳۵۴ تَرْجِيلُ الْأَنْفَرِ وَهَمَّ

۵۴۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ كُنْتُ أُرْجِلُ  
رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَا حَائِضٌ-

۵۴۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ-

### باب ۳۵۵ التَّرْجِيلُ

۵۴۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّهُ التَّحِيمُ  
مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَوَضُوعِهِ

### باب ۳۵۶ مَا يُؤْكَلُ فِي الْبَسِكِ

۵۴۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

سورخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جہانکا اس  
وقت آپ سر مبارک چھری سے کھجلا رہے تھے۔ آپ نے اس  
شخص سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جہانک رہا ہے تو میں  
تیری آنکھ بھوڑ ڈالتا۔ اجازت لینے کا حکم تو ہے ہی اس لئے  
کہ آدمی کی نظر نہ پڑے۔

### باب عائشہ عورت کا اپنے خاوند کو کنگھی کرنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن  
زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں بحالت حیض حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھی کیا کرتی تھی۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام از والثر  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہی حدیث مندرجہ بالا روایت  
کرتی ہیں)

### باب بالوں میں کنگھی کرنا۔

(از ابوالولید از شعبہ از اشعث بن سلیم از والثر از مشرق  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم حتی الامکان دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے  
کنگھی کرنا ہو یا وضو کرنا۔

### باب مشک کے متعلق روایت۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از ہری از ابن مسیب)

۱۔ جب بے اجازت دیکھ لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا  
کچھ پھینک کر اس کی آنکھ بھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا ۱۲ مسند

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ  
أَدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ  
وَتُخْلَفُ قِيمُ الصَّائِمِ طَائِبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ  
رِيحِ الْبَسْكِ -

### باب ۳۱۵ مَا سَنَّ مِنَ الطَّيِّبِ

۵۴۹۸- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ  
أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ  
إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَحَدُ -

### باب ۳۱۵۱ مَنْ لَمْ يَرِدْ الطَّيِّبُ

۵۴۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّكَ كَانَ لَا يَرِدُ الطَّيِّبُ  
وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
لَا يَرِدُ الطَّيِّبَ -

### باب ۳۱۵۲ الذِّرْبَةُ

۵۵۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ وَأُو  
هُبَيْدٌ عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هُرَيْرٌ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقِسْمَ  
يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيِّنَةٍ مِنْ دُرْبَةٍ فِي حَجَّةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں) ابن آدم  
کے تمام اعمال اس کے لئے ہیں مگر روزہ خاص میرے  
لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بے شک روزہ والے  
مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

### باب خوشبو لگانا مستحب ہے۔

(از موسیٰ از وہیب از ہشام از عثمان بن عروہ از  
والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے احرام کے وقت میں آپ کو عمدہ سے عمدہ خوشبو  
جو میسر ہوتی لگایا کرتی۔

### باب خوشبو لینے سے انکار کرنا منع ہے۔

(از ابو نعیم از عزیرہ بن ثابت الفزاری از تمامہ بن  
عبد اللہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو لینے سے انکار نہیں  
کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو  
کو رد نہیں کرتے تھے۔

### باب ذریرہ خوشبو کا بیان۔

امام بخاری کو شک ہے کہ ان سے براہ راست عثمان  
ابن حنیتم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذیلی نے بحوالہ عثمان بن  
حنیتم بیان کیا، عثمان بن حنیتم از ابن جریج از عمر بن عبد اللہ  
بن عروہ از عروہ بن زبیر و قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجتہ الوداع میں

لہ روزہ لیا اس پر کہ آدی اس میں خاص خدا کے ور سے کھانے پینے اور شہوت لنی سے باز رہتا ہے اور دھڑا کوئی آدمی اس پر طبع نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا ثواب بڑا ہوا اور منہ

الْوَدَاعِ لِلْحَيَاتِ وَالْإِحْرَامِ

### بَابُ ۳۶ الثَّقَلَيْنِ لِلْحُسَيْنِ

۵۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُرَيْجٌ

عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ

وَالْمُتَقَلِّبَاتِ وَالْمُتَغَيِّرَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغَيَّرَاتِ

خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مَا لَيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا

أَشْكُرُ الرَّسُولَ فَخُذْ وَكَوَمَا تَهْمُكُمْ عَنْهُ فَاتَّبِعُوا

رَسُولَ عَنَابِتِ كَرِيسَ وَهَ لَ لُجَسَ سَ رُوكِيسَ اسَ سَ بَازَ آجَاوُ

### بَابُ ۳۶ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

۵۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعْبُودَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ

حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَتَنَا وَلَ قُمْمَةً مِّنْ

شَعْرٍ كَانَتْ بِمَدِينَةِ حَرَسِيٍّ ابْنِ عُلَمَاءٍ كَرِيسَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قِصْلِ

هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّهَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَءِيلَ جَلِيلٌ

أَخَذَ هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ

وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

میں احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے زیرہ کی خوشبو لگانی۔

### باب خوشبو کی پیدائش کے لئے دانت کشادہ کرنے والی عورتوں کا ذکر

از عثمان از جریر از منصور از ابراہیم از علقمہ عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو جسم

کو گودیں یا گدوائیں یا چہرے کے رویں صاف کریں یا حسن پیدا

کرنے کے لئے دانت کشادہ کرائیں اللہ کی دسی ہوئی شکل کو

تبدیل کریں۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے کیا ہوا کہ میں ان

پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل

خود قرآن میں موجود ہے مَا أَشْكُرُ الرَّسُولَ الْكَافِيَةَ يَنْهَى عَنْ قِصْفِ تَهْمِيسَ

سے باز آجاؤ۔

### باب اپنے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑنا

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از محمد بن عبد الرحمن

ابن عوف حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے جس

سال حج کیا (مدینہ منورہ) منبر پر خطبے کے وقت اپنے سپاہی

سے بالوں کا گچھا لیا اور دکھاتے ہوئے کہا آج تمہارے علماء

کہاں بیٹھیں؟ میں نے تو اس طرح کے بالوں کے لئے آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کو خود منع فرماتے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے بنی

اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ ان کی عورتوں نے یہ

کام (جوڑ لگانا) شروع کر دیا۔

ابو بکر بن ابی شیبہ نے بحوالہ یونس بن محمد از فلیح از زید بن

اسلم از عطار بن یسار از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت

کی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بالوں میں

جوڑ لگانے یا لگانے والی، جسم گودنے یا گدوانے والی عورتوں پر

لعنت کرتے ہیں

لے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَذُرُوا بَيْنَ يَدَيْهِ رُجُلَكُمْ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

ہو جو قرآن کی طرح حدیث کو واجب العمل نہیں جانتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کو ایسی بری باتوں سے منع نہیں کرتے ۱۲ منہ

۳۵۵- حَدَّثَنَا إِدْمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ  
مُسْلِمٍ بْنِ يَكْنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ  
شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنْ الْأَنْصَارِ  
تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَرِضَتْ فَتَمَطَّطَ شَعْرُهَا  
فَأَرَادَ أَنْ يَمِيلُوهَا فَنَاسُوا لَوْلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ  
تَابِعَهُ ابْنُ إِسْهَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ مَالٍ عَنْ  
الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۴۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ

قَالَ حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
إِنِّي أَكَلْتُ ابْنِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَمَرَقَ  
رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْيِي بِهَا أَقْصَلَ رَأْسِهَا  
فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاثِلَةَ  
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرِئَاتِهِ  
فَاطِمَةَ عَنْ اُمِّ مَاءٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاثِلَةَ وَالْمُسْتَوْحِلَةَ

۵۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

در از آدم از شعبه از عمرو بن مره از حسن بن مسلم بن یثاق

از صفیہ بنت شیبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہو گئی اور سب بال جھڑ گئے اس کے عزیزوں نے اس کے بالوں میں بال جوڑنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لخت فرمائی ہے۔

شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بحوالہ ابن  
ابن صالح از حسن بن مسلم از صفیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کیا ہے۔

از احمد بن محمد بن مقارم از فضیل بن سلیمان از منصور بن عبد الرحمن

از صفیہ بنت شیبہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا وہ بیمار ہو گئی اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کا خاوند مجھے تنگ کر رہا ہے کیا اس کے بالوں میں بال جوڑ دئے جائیں؟ یہ سن کر آپ نے بال جوڑنے اور جھڑولنے والی دونوں کو بڑا کہا۔

(از آدم از شعبه از هشتم بن عروه از زوجه اش فاطمه هجر)

اسما و بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بال جوڑنے والی اور جبر دالے دالی دونوں پر لعنت کی ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد الله از عبید الله از نافع) ابن عمر

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

00000000000000000000000000000000



۱۷ اس کو محاطی نے اپنی امانی میں حاصل کیا ۱۲۱۷

اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے اور گودانے والی سب پر لعنت کی ہے۔  
نافع کہتے ہیں گدنے کہی مسوڑے پر بھی گودا جاتا ہے۔

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ) سمید بن مسیب کہتے ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری بار مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے (منبر نبوی پر) ہمیں خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا کہنے لگا میرا تو خیال تھا کہ یہ کام سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو زہنی قرار دیا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

### باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والی عورتیں

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از منصور از ابراہیم) علقمہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جسم گودنے والی بچہ کے (یا ابرو کے) بال نکالنے والی اور حسن بڑھانے کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں تغیر کرنے والی سب عورتوں پر لعنت کی ہے۔ یہ سن کر ام یعقوب بولی کیوں ان عورتوں پر لعنت کرتے ہو انہوں نے کہا میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں بھی ایسی عورتوں پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا میں نے دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تو نے یہ آیت بھی تو پڑھی ہے جو کچھ تمہیں رسول عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

### باب بال جڑوانے والی عورت۔

عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَّ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ قَالَ تَافِعُ الْوَشْمُ فِي اللَّثَّةِ.

۵۵۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَهُ مَلِكٌ قَدِيمًا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُتْبَةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ أَنِّي مُؤَدِّ آتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءُ الزُّورِ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ.

### باب المتوصلات

۵۵۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَّ عَبْدُ اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَاللَّهِ قَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهِ قَالَ وَاللَّهِ لَبِئْسَ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتُ بَيْتَهُ وَمَا أَشْكُمُ الرَّسُولَ فَنُذِرُكُمْ عَنْهُ فَإِنَّتُمْ هَؤُلَاءِ.

### باب المتوصلات

۵۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ -

۵۵۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمًّا لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَصَابَهَا الْخُصْبَةُ فَأَمَرْتُ شَعْرَهَا وَرَأَيْتُ زَوْجَهَا فَافْصَلُ فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ -

۵۵۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ وَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرَةُ ابْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ قَافِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ وَالْمُتَقَلِّبَاتِ لِلْحَمَنِ الْمُتَعَبِّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي

(از محمد از عبدہ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کا جوڑ لگانے اور لگوانے والی گودنے اور گودنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

(از حمید از سفیان از ہشام از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کو چھک نکلی تو اس کے بال اتر گئے اور میں اس کا نکاح کر چکی ہوں کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

(از یوسف بن موسیٰ از فضل بن وکین از صخرہ بن جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گودنے والی اور جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی سب پر لعنت کی ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از سفیان از منصور از ابراہیم از علقمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودنے والیوں، چہرے کے بال نکالنے والیوں، اور خوبصورتی بڑھانے کے لئے دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں غرض تخلیق الہی میں تغیر کرنے والی تمام عورتوں پر لعنت کی ہے

۱۔ ابو ذر کی روایت میں یوں ہے اللہ نے لعنت کی ان چاروں پر پھر اخیر میں یوں ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان میں ان پر لعنت کی یا اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ان پر لعنت کی ۲۱۲ احادیث

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي كِتَابِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

### بَاب ۳۱۶ الْوَاشِمَةُ -

۵۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ -

۵۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ  
أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ -

۵۱۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ  
رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ تَشْنِيقِ الدِّمِ وَتَشْنِيقِ الْكَلْبِ فِي أَجْلِ الرِّبَا  
وَمُؤْكَلٍ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوِشِمَةِ -

بَاب ۳۱۷ الْمُسْتَوِشِمَةُ -  
۵۱۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

کیا میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم نے لعنت کی، حالانکہ قرآن میں اس بات کی دلیل موجود ہے۔

### باب گودنے والی عورت کا بیان

(از یحییٰ از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا جوق ہے  
اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

(از ابن بشار از ابن مہدی) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ  
میں نے عبد الرحمن بن عابس سے منقول کی وہ حدیث جو انہوں  
نے بحوالہ ابراہیم از علقمہ از عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سنی بیان  
کی (یہ حدیث گذشتہ باب میں گزر چکی ہے) تو انہوں نے کہا  
میں نے ام یعقوب سے بھی منقول کی طرح یہ حدیث سنی ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ) عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں میں  
نے اپنے والد (وصب بن عبد اللہ سوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت (یعنی بچنے لگانے  
والی کی اجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتے کی قیمت سے بھی منع کیا نیز  
آپ نے کھانے اور کھانے والے گودنے والی اور گودانے والی کے کام سے ممانعت فرمائی۔

### باب گدانے والی عورت

(از زہیر بن حرب از جریر از عمارہ از ابو زریرہ) حضرت ابو ہریرہ

۱۷ یعنی وہی آیت مائکم الرسول فخذوه واما انہما کم عنہ فانتہوا ۱۲ منہ ۱۷ جو لوگ نظر لگے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں  
اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں سب بزم صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر غلطی کی ترقی ہوتی جاتی ہے  
کہ قرآن اور حدیث میں جو چیزیں سو برس پہلے فرمائی گئی تھیں وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکم یہ سمجھتے تھے کہ تار سے آسمان پر کڑے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت  
کی گئی فی فلک سبحان تاول کرتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں نرد زنت کا مادہ اگر مادہ دزنت میں جاتا ہے گویا ہوا میں مادہ دزنتوں کو حاملہ بناتی ہیں لواقع کے  
کے معنی ہیں میں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب طہیل کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اس کو جس فرمایا اگلے حکم کہتے تھے تھوڑے شراب کو کیوں حرام کیا  
اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیونکہ تھوڑا شراب پیئے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے  
میں شراب کرتا ہے قرآن میں چار ہی بیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی اب تمام ملک کے عقلا تسلیم کرتے  
جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین معلومت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں





يُؤْتِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ  
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۳۱۶ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**  
۵۵۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي حَازِمَةَ  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ  
كُنَّا مَعَ مُسْرُوقٍ فِي دَارِ لِسَارِ بْنِ مُزَيْرٍ قَرَأَ فِي  
صُنَّتِهِ تَمَاتِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
الْمُصَوِّرُونَ -

۵۵۲۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَافِرٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ  
الصُّورَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ كُفُّوا  
مَا خَلَقْتُمْ -

**باب ۳۱۷ نَقْضُ الصُّورِ**  
۵۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کیا کہ ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے  
مندرجہ بالا حدیث بیان کی ۔

**باب تصویریں بنانے والوں پر قیامت کی عذاب**  
(از حمید بن اسحاق از اعش) مسلم کہتے ہیں میں نے سیار بن  
غفر کے گھر میں مسروق بن اجدع کے ساتھ تھا انہوں نے گھر  
کے سامان میں چند تصویریں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن  
تصویریں بنانے والے کو سخت ترین عذاب ہوگا ۔

(از براہیم بن منذر از انس بن عباض از عبید اللہ زنا فح)  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں انہیں قیامت  
کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو تخلیق کی ہے  
اس میں روح ڈالو ۔

**باب تصویروں کو توڑ دینا یا پھاڑ دینا ۔**  
(از معاذ بن فضالہ از ہشام از عیسیٰ از عمران بن حطان)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
گھر میں ایسی کوئی چیز جس میں صلیب کی تصویر ہو تو توڑے

۱۔ شاید مردہ مورتیں ہیں جو بوجھنے کیلئے بنائی جائیں ایسی مورتیں بنانے والے کو کافر ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوچھنے کے لئے نہ بنائے تب  
ہی جائز مورت بنانا کہیو گناہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے تو وہی کہہ جاؤ کہ تو تصویر بنانا سنت حرام ہے خواہ کپڑے یا بھونے یا روپیہ یا شرفی  
یا دیوار یا برتن وغیرہ بنائے البتہ بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے جیسے مکان یا دھڑ یا پھاڑ یا قلندر وغیرہ کی میں کہتا ہوں تو وہ کلام سے یہ  
نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت ہر طرح کی بنانا حرام ہے مجھ ہو یا کسی یا نقش اور مجبور و مملوک کا بھی قول ہے لیکن بعضوں نے کسی اور نقش تصویر بنانا ناجائز  
رکھا ہے بشرطیکہ پرستش کے لئے نہ بنائی جائے اور اس زمانہ میں یہ بلا ایسی عام ہو گئی ہے کہ شاید دائورہی خدا کے بندے اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاریٰ کی

لَمْ يَكُنْ يَتَرَكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ لَمَاعِيْبُ الْاَقْفَانِ

۵۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَعْنَى ابْنِ هُرَيْرَةَ دَاوُدُ ابْنُ مَكِينٍ فَرَاىَ اَعْلَاهَا

مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِنْ ذَهَبَ

يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَتَّقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً

ثُمَّ دَعَا يَتُورَ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِيَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ

اِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْذُ اُولُو

سَعْدٍ سَأَلْتُ عَنْهُ وَهُوَ سَابِقٌ لِي

سَعْدٍ سَأَلْتُ عَنْهُ وَهُوَ سَابِقٌ لِي

بَاب ۳۱۶۹ مَا وَطِئَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ

رَوَا لِي تَصَوِّرُ رِيحٍ فِي كَوْنِ قَبَا حَتَّى نَبِي

۵۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

الْقَاسِمِ وَمَا بِأَمْلِكُ يَنْتَهِي يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَارَتْ

بِغَيْرِهِ مَجُورَتِي

(از موسی از عبد الواحد از عمارہ) ابو زرہ کہتے ہیں میں ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کے کسی مکان میں گیا انہوں

نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو تصویریں بنا رہا تھا

تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے ظالم زیادہ کون ہے جو میری

طرح پیدا کرنا چاہے اگر وہ کر سکتا ہے تو ایک دانہ یا ایک

چونٹی تو بنا کر دکھائے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھربائی کا بن

نگوایا اور غلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں)۔

ابو زرہ مزید کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا آپ نے آنحضرت

سے یہ سنا ہے کہ غلوں تک ہاتھ وضو میں دھونا بہتر ہے انہوں نے کہا جہاں تک پور پھنایا جاسکتا ہے میں نے وہاں تک دھویا۔

بَاب ۳۱۶۹ مَا وَطِئَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ

بَاب ۳۱۶۹ مَا وَطِئَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ

بَاب ۳۱۶۹ مَا وَطِئَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عبد الرحمان بن قاسم جن

سے بہتر علم و تقویٰ کے لحاظ سے) ان کے زمانے میں مدینہ

میں کوئی دوسرا شخص نہ تھا کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے مکان کے

سے اٹھ کر صلیب جانا دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں

جاتے توڑوا لے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے کہ اس کو توڑ دینا چاہیے تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے

اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبروں کی پرستش لوگ کرتے تھے تو انہیں توڑ دینا چاہیے تاکہ وہ بے شک نہ رہیں اور ان کا نشان باطل

مثلاً دیکھئے تاکہ لوگ شرک میں مبتلا نہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا کہ جو بلعقر دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں

حضرت علیؓ نے اپنے زمانے میں ابوالہیاء اسدی کو یہی حکم دیا تھا امام ابن تیمیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ لوگ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ

کی قبور واجب العظیم ہیں توڑنے میں ان کی امانت ہے

یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں و منہ کی وجہ سے انھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضا زیادہ دھوئے جائیں گے وہیں

تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا جلیوں چھپا اساور من ذہب ۱۲ منہ

يَقْرَأُ عَلَى سَمُوَةَ لَيْ فِيهَا تَسَانُلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ  
أَشَدُّ النَّكَاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصْلَهُو  
يَخْلِقُ اللَّهُ قَالَتْ فَجَعَلْنَاكَ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ

۵۵۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقَتْ دُرُوكًا فِيهِ تَسَانُلٌ فَأَمَرَنِي  
أَنْ أُنْزِعَهُ فَانْزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ-

**بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُمُودَ  
عَلَى الصُّورَةِ-**

۵۵۲۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ  
عَائِشَةَ أَنَّهَا أَشَارَتْ مُسْرِقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٌ  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ

سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرتؐ نے دیکھا تو  
اسے اُتار پھینکا اور فرمایا سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو  
ہوگا جو اللہ کی طرح خود بھی پیدا کرنے یا بنانے کی کوشش کرتے ہیں حضرت عائشہؓ  
کہتی ہیں میں نے (بچا کر) اس کپڑے کے ایک یا دو ٹکے بنائے۔

(از مسدد از عبد اللہ بن داؤد از ہشام از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے  
واپس ہوئے، میں نے (رگھریں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس  
میں تصویریں تھیں آپؐ نے فرمایا اسے اُتار ڈال چنانچہ میں  
نے اُتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل بھی کر لیتے تھے بلکہ

**بَابُ** وہ شخص جو تصویر دار کپڑے پہننا مکروہ  
تجسس ہے۔

(از حجاج بن منہال از جویریہ از نافع از ابوالقاسم)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے تصویر دار  
کپڑا خرید لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی  
پر کھڑے ہو رہے اندر تشریف نہ لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

لے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ہم ان پر بیٹھا کرتے مسلم کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے ۱۲ منہ لے یہ ظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث  
کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو بچا کر اس کا گردہ بنا ڈالا تو تصویریں بھی چھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس  
لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے ہوں آپؐ نے انکار نہ فرمایا ہو ۱۲ منہ لے یہ ظاہر آخری جملے کا پہلی گفتگو سے ربط نہیں لیکن جس شخص سے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے گفتگو کی اس کے سوالات کے جواب کے طور پر آخری جملہ بھی ضرور ہو گا مثلاً اگر یہ سوال ہوا کہ آیا ایک برتن میں میاں بیوی غسل کر سکتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب  
ہے جو ام المؤمنین نے دیا۔ اگر یہ سوال جس شخص نے نہ بھی کیا ہو پھر بھی اس جملے کا تاقب کی عبارت سے ربط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بناوٹ تنصیف کے خلاف تھے تصویریں  
والا کپڑا بجاؤ دیتے تھے سادگی میں ان تک تھی کہ گھر کے ایک ہی برتن سے کام چلا لیتے تھے یہ نہیں کہ شوہر کا الگ برتن ہو بیوی کا الگ ہو یا غسل الگ الگ برتن سے کریں  
یا عورت کو بجم ناپاک اور جھوٹ سمجھ کر غسل کے لیے علیحدہ کر دیں۔ اصل میں ام المؤمنین کا منصب یہ ہے کہ آپؐ پوری امت کی لادہ و درشدہ و معلم ہیں نہ صرف یہ کہ ماں ہیں  
بلکہ انیس ماں ہیں جس پر ہماری ماںیں خرابن جائیں آپؐ جس قسم کے چہن اور جس قسم کے لوگ دیکھتی ہیں ان کی اصلاح کیلئے مناسب ارشاد فرماتی ہیں بعض دفعہ راوی نے بعضی  
باتیں منسی ہوتی ہیں ان میں سے وہ جملے جن کا تعلق مسائل سے ہو تلبے وہ بیان کر دیتا ہے اور باقی جملے ترک کر دیتا ہے اس صورت میں وہ  
عبارت بے ربط معلوم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ راوی ایک مروی عنہ کے کئی مواقع کی گفتگو ایک حدیث میں بیان کرتا ہے، جو بے ربط معلوم ہوتی  
ہے ۱۲ منہ

فَكَمَّ يَدُ خَلٍّ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنَّا أَذْنُبْتُ  
قَالَ مَا هَذِهِ الشَّرْقَةُ قُلْتُ لَتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَ  
تُوسِدَ هَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَتَذَكَّرُونَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمُ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ وَ  
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ -

۵۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا  
تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُشَيْرُ بْنُ أَبِي  
زَيْدٍ قَعْدُنَا كَذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ  
فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رُبِّبُ مِمُونَةَ ذُو الْحِجَّةِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبَرْنَا زَيْدٌ عَنْ  
الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ  
تَسْمَعْهُ جُنَى قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبِي قَالَ  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ  
حَدَّثَهُ جُبَيْرٌ حَدَّثَهُ بُشَيْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ  
أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الصُّلُوةِ

فِي النَّصَاوِينِ -

میں اس قصیر سے بارگاہ الہی میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا  
یہ کہ کیسا ہیں نے کہا میں نے آپ کے بیٹھے ذکر یہ گانے کے لئے اسے منول لیا ہے  
آپ نے فرمایا جن لوگوں نے تصویریں بنائی ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب  
ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو بنایا ان میں جان بھی ڈالو۔ نیز فرشتے  
اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویریں ہوتی ہیں۔

(از قتیبہ از لیث از کبیر از بسر بن سعید از زید بن خالد) ابو طلحہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس  
گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔  
بُسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن  
خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا تو ان کے  
دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر تصویر بنی ہے ہم نے عبید اللہ  
بن اسود سے کہا جو ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ تھے  
کیا زید بن خالد نے اول دن ہمیں تصویروں کے متعلق حدیث نہ  
بیان کی تھی؟ (پھر خود ہی تصویر دار پردہ لٹکا دیا ہے کیا وجہ) عبید اللہ نے کہا  
کیا تم نے زید سے نہیں سنا تھا البتہ جو تصویر کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے)  
عبد اللہ بن وہب بخوالہ عمرو بن حارث از کبیر از بسر از زید از ابو  
طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کرتے  
ہیں۔

## بَابُ جِهَانِ تَصَوِيرِیْنَ ہوں وہاں نماز پڑھنا

مکروہ ہے۔

لے نوہ نے کہا احادیث میں جمع کرنا ضروری ہے اس لئے اس حدیث میں جس میں الارقما فی توب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقش تصویریں  
جائز ہیں جو غیری روح کی ہوں جیسے درخت و درو کی میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ غیری روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا  
کاغذ میں نقش ہو یا جسم ہو پھر خاص نقش کا استثناء اس کا کوئی معنی نہ ہوگا ابن عربی نے کہا مجسم تصویر غیری روح کی تو بالاتفاق حرام ہے ہاں نقش  
تصویر میں (اسی طرح کسی میں) چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے اگر گردن تک کی  
ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح ہی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکیہ پر ہو جس میں اس کی امانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق  
ہو تو جائز نہیں لیکن روایات جو شرط یا بنا کر کہتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں ۱۲۸

۵۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صَهْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَوْمًا عَالِفَةً سَأَلَتْ فِيهِ حَائِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطَ عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَرَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي مَسَلَتِي۔

**بَاب ۳۱ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ**

۵۵۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُوهُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ فَرَأَتْ عَلَيْهِ حَقَّ اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيهِ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

**بَاب ۳۲ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ**

۵۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا اشْتَرَتْ كُفْرَقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٌ

(از عمران بن میسرہ از عبد الوارث از عبد العزیز بن صہب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسی رخ نماز پڑھ رہے تھے) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی ہیں

**باب فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔**

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر ابن محمد از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انیل علیہ السلام نے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن تاخیر کر دی (وقت مقررہ پر نہ پہنچے) آپ کو یہ ( وعدہ خلافی) شاق گذری۔ آپ باہر تشریف لائے تو جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ان سے شکایت کی (وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں آیا کرتے جس میں تصویر یا لکڑا ہو۔

**باب جس گھر میں تصویر ہو اس میں داخل نہ ہونا۔**

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از قاسم بن محمد) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک گدا خریدی جس پر تصویریں بنی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے (اندر

لے دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گذر گیا اور جبرائیل نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا چہرہ جو دیکھا تو چہرہ پائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وٹاں سے نکالا ۱۲ منہ ۱۲ ہذا پر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو اوپر گذری کہ حضرت عائشہ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت اودھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطہیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید وہ پردہ ایسے جان چیزوں کی مورتوں کا ہو اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو بخاری کی مورتیں

فَلَمَّا دَاخَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ  
عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُتِبَ إِلَيَّ الْإِسْلَامُ وَاللَّهِ وَالْإِسْلَامُ  
مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الشُّرُوقَةِ  
فَقَالَتْ إِنْ شَرِبْتُهَا لَيَنْفَعَكَ عَلَيْهَا وَتُوسِدُ نَفْسِي  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْمَقَ  
هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ  
أَحْمَقُ مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ  
الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ -

بَابُ ٤٣١ مَنِ تَعَنَّ الْمُصَوِّرَ

٥٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَصْحَبَةَ عَنْ عَوْنِ  
ابْنِ أَبِي مُحَيِّقَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا  
سَحَابًا مَا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
عَنْ ثَمِينِ الدَّارِ وَثَمِينِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَ  
لَعْنِ أَكْلِ الرِّيلِ وَمَوْلَاكَ وَالْوَأْسِ وَالْمُسْتَوْشِ  
وَالْمُصَوَّرِ-

بَابُ ٣١٥ مِّنْ مَّوَرَّوْرَةٍ

كَلِّفَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنْ يُنْفَخَ فِيهَا  
الرُّوحُ وَلَيْسَ بِتَافِهٍ -

٥٣٢- حَدَّثَنَا عَمِيَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ  
سَمِعْتُ التَّغْلِبِيَّ بْنَ الْأَنْسِ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ  
قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَمِيَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ

لشرف نہ لائے) میں نے آپ کے چہرے پر برقی کے آثار دیکھ کر پہچان گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی خطا سے بارگاہ الہی میں توبہ کرتی ہوں میری کیا خطا ہے؟ (آپ اندر لشرف نہیں لائے) آپ نے فرمایا یہ کد اٹھانے کیسا بھیا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے تو اس لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں۔ آپ نے فرمایا ان تصویروں کو جن لوگوں نے بنایا ہے انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی ہیں ان میں روح بھی ڈالو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

**باب** - تصویر بنانے والے پر لعنت کرنا۔

(از محمد بن شنی از غنہ از شعبہ از عون بن ابی جحیفہ البجیفہ  
وہب بن عبد اللہ نے بھینی لگانے والا ایک غلام خریدا تو کہا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت، کٹے کی قیمت اور  
زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے  
گودنا گودنے والی اور گدانے والی عورت اور تصویر بنانے والے پر  
لخت کرتے ہیں۔

## باب جس نے تصویر بنائی قیامت کے دن اس

میں روح ڈالنے کا حکم ہوگا اور وہ روح نہ ڈال سکے گا۔

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از سعید از نصر بن انس بن مالک) قتادہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا لوگ ان سے مسائل پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک

وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ  
فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ مَوَدَّ مَوَدَّةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَئِنْ يَتَنَفَّسَ

کہ ایک شخص نے دریافت کیا اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں (جاندار)  
کی تصویر بنائے گا اسے قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں روح  
بھی ڈال لیکن وہ روح نہ ڈال سکے گا۔

## بَابُ ۳۱ اِلَّا رَدَّافٍ عَلَى

الدَّائِمَةِ

۵۵۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ  
عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِحْمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَذَكَرَتْ  
وَأَدَّافَ أُسَامَةَ وَرَأَاكَ

## باب سواری پر کسی کے پیچے بیٹھ جانا۔

(از قتیبہ از ابو صفوان از یونس بن یزید از ابن شہاب از  
عروہ) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فک کا کبل پڑا ہوا تھا  
آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا۔

## بَابُ ۳۲ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ

۵۵۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ عِكْرَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُعْيَلَمَةُ بِنْتُ  
حَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَتْ وَاحِدًا ابْنَيْنِ يَدِيهِ وَآخَرَ  
خَلْقَهُ

## باب تین آدمیوں کا ایک جانور پر سواری کرنا۔

(از مسدد از یزید بن زریح از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی  
کہتے ہیں جب (فتح مکہ کے موقع پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ  
مکرمہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد نے آپ کا استقبال  
کیا (یہ تمام بچے تھے) آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو  
پیچھے بٹھا لیا۔

۱۔ میں تصویر بنانا کہتا ہوں تصویر کا کیا حکم ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس کے باب میں جو جاندار کی صورت بنانا طلال  
جانتا ہو یہ حدیث شکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہوا اور جاندار کی صورت بنانا طلال ہوا پر شامت لکھی ہے منہ ۱۱ اس کے باب میں شکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی  
ہے کہ اس کے لئے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک یہی عذاب ہوتا رہے گا گو مومن گناہگار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں  
رہے گا بعضوں نے کہا حدیث میں وہ معذور ہے جو بہت پرستی کے لئے تماشے ایسا معذور تو کافر ہی ہوگا ۱۲ منہ ۱۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے مگر کتاب اللباس سے اس  
کی مناسبت مشکل ہے اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جائے ۱۳ منہ ۱۱ اس وقت  
آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا معمول ہے اس حالت پر جب جانور نا توان ہو تو وہی نے  
کہا جانور طاقت دار ہو تو اکثر علماء کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے ۱۴ منہ ۱۱

**باب ۳۱ حَلَّ مَسَاحِيكُ آتِيَةٍ**

غَيْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
مَسَاحِيكُ الدَّآئِمَةِ أَحَقُّ بِسَدِّ  
الدَّآئِمَةِ إِلَّا أَنْ تَأْذَنَ لَهُ -

**۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا آدِيُّ بْنُ  
ذَكْرَانَ الشَّرَّاشِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ حَمَلَ قَتْمُ بْنُ يَدِيٍّ وَالْفَضْلُ خَلْفَهُ أَوْ  
قَتْمُ خَلْفَهُ وَالْفَضْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ تَكْرَرُ  
أَوْ آيُهُمْ خَلْفَهُ

**باب ۳۱ اِرْدَا فِي الرَّجُلِ**

خَلْفَ الرَّجُلِ -

**۵۳۶- حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ**

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا  
أَكْبَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَا  
أَنَّا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ  
قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ ثَمَرُ سَارِ  
سَاعَةٍ ثَمَرُ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ  
اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ ثَمَرُ سَادَسَاعَةٍ ثَمَرُ قَالَ  
يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ  
قَالَ هَلْ تَذَرُنِي مَا أَحَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ

**باب ۳۱ جانور کا مالک کسی کو اپنے آگے بٹھا لے**

(تو جائز ہے) بعض کہتے ہیں جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا  
زیادہ حقدار ہے البتہ اگر دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دے  
تو یہ جائز ہے۔

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از ابوب) عکرمہ کے سامنے کسی نے

یہ کہہ دیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر سوار ہوں تو ان میں کون سا  
بہت بُرا ہے؟ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے میں) تشریف لائے، آپ نے قتم  
کو سامنے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھالیا تھا یا یوں کہا کہ قتم  
کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھالیا تھا اب ان میں کون بُرا تھا کون اچھا تھا  
(یعنی تینوں اچھے تھے لہذا یہ سوال ہی لغو ہے)

**باب ۳۱ ایک مرد کو دوسرے مرد کے پیچھے بٹھانا**

(از ہمد بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک) حذو

بن جہل کہتے ہیں ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک  
ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے درمیان پالان کی کھچلی  
لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی، آپ نے فرمایا معاذ میں نے  
عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک - پھر تھوڑی دیر چلتے رہے  
بعد ازاں فرمایا معاذ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک  
پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک  
یا رسول اللہ وسعدیک آپ نے فرمایا کیا تجھے مطوم ہے کہ اللہ  
کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا  
رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں  
پر یہ ہے کہ (خالص) اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی چیز



أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلَ  
سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مَعْزُودُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ  
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُوكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا  
حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا أَفْعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُو  
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ أَنْ  
لَا يَعْبُدَ بِهِمْ-

### بَابُ ۳۸۱ إِذَا دَانَ الْمَرْأَةُ خَلْفَ الرَّجُلِ-

۵۵۳۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
صَنَاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَرَأَيْتُ  
لَرَوَيْتُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ كَسِيرٌ وَبَعْضُ نِسَاءِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْنَهْنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ  
فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَتَزَلَّتْ فَقَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُكُمْ فَشَدَدْتُ  
الرَّجُلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمَّا دَانَ أَقْدَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ أَيُّبُونَ تَأَيُّبُونَ  
عَابِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ-

### بَابُ ۳۸۲ لِيُسْتَلْقَى وَوَضِعَ الرَّجُلِ عَلَى الْأُخْرَى-

### بَابُ عورت کو مرد کے پیچھے بٹھانا۔

از حسن بن محمد بن صباح از یحییٰ بن عباد از شعبہ انصاری بن  
ابی اسحاق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ خیبر سے واپس ہو رہے تھے  
میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے سوار تھیں اتنے میں اونٹنی  
نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑی میری زبان سے نکلا عورت، عورت اور  
اپنی سواری سے اتر پڑا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ  
تو تمہاری ماں ہیں (اس کا ذکر ادب سے کرو) پھر میں نے پالان مضبوط  
باندھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک  
پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا أَيُّبُونَ تَأَيُّبُونَ  
عَابِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ (ہم کوٹنے والے ہیں اللہ کی طرف بوجھ  
کرنے والے ہیں اس کی عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی  
حمد کرنے والے ہیں)

### بَابُ چٹ لیٹنا اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔

یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کعبتہ معترکہ کہتے ہیں کہ اللہ پر طبع  
کو ثواب دینا اور گناہ کا رکو سزا دینا واجب ہے اسے مردود اس پر واجب کرنے والا کوئی ہے کسی کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ سکی اس حدیث  
سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں بنی محمد وال محمد یا بنی اولیائک و انبیائک کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے ۱۲ امت



أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ مَعَايِفِي قَالَ أُمَّكَ  
قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ  
قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ  
وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَبَشٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذُرْعَةَ وَشُكَّةُ  
**بَاب ۳۱۸۳ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا**  
بِإِذْنِ الْوَالِدَيْنِ

۵۵۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا حَبِيبُ  
الْحَرَمِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَاهِدُ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا تُجَاهِدُ

**بَاب ۳۱۸۴ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ**  
وَالِدَيْهِ

۵۵۴۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

صلى الله عليه وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا یا رسول اللہ  
سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک  
کروں؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا  
تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر  
کس کا؟ فرمایا تیرے باپ کا۔ ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ابی کبشہ بھی  
بحوالہ ابو ذر عہ یہی حدیث روایت کی ہے۔

**باب** بغیر اجازت والدین جہاد نہ کرنا چاہیے

(از مسند ابی یحییٰ از سفیان و شعبہ از حبیب)

دوسری سند (از محمد بن کثیر از سفیان از حبیب از ابو  
العباس) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے آپ  
نے دریافت فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی  
ہاں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تو ان کی خدمت کر ہی جہاد ہے۔

**باب** اپنے ماں باپ کو گالی نہ دینی چاہیے۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از والدش از حمید)

ابن عبد الرحمن) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

ﷺ ماں کو باپ سے تین درجے بڑھ کر رکھا ہے کیونکہ ماں بچہ پر بہت معیت اٹھاتی ہے تو جیسے پیٹ میں رکھتی ہے پھر پیدا ہونے کے بعد ایک مدت  
تک دودھ پلاتی ہے پیشاب وغیرہ سے ہر وقت صاف رکھتی ہے جب بڑا ہو جاتا ہے تو تب باپ تعلیم و تربیت کرتا ہے اور اگر ماں تعلیم یافتہ ہو تو بچے کی تربیت  
اور تعلیم بھی ماں سے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی بچے لائق نکلتے ہیں جن کی مائیں صاحب علم ہوتی ہیں ورنہ جاہل مائیں بچے کو ضعیف اور ناتواں  
کردیتی ہیں اس کے قول سے دماغیہ اور بدنیہ سب متحرک کر دیتی ہیں اس لئے جو قوم اپنی مصلحت اور ترقی چاہتی ہو اس کو سب سے پہلے تعلیم  
انسان کا اہتمام کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۷ مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے مال  
باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا، اویس قرنی جو خیر التابعین تھے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت  
مائل نہ کر سکے، لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً کافر مسلمانوں کے ملک میں گھس آئیں اس وقت اجازت ضروری نہیں ہے ۱۲ منہ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ وَهُوَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ كِبَرِ الْكِبَرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ  
وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ  
الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ  
فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ -

### باب ۳۸۶۱ إِمَابَةِ دُعَاةٍ مِنْ بَنِي الدَّيْهِ -

۵۵۴۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ تَقِفُ  
يَتِمَّشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى عَائِشَةَ فِي  
الْحَبْلِ فَأَخْطَطَتْ عَلَى فَمِ كَلَامِهِمْ صَعْرَةً مِنْ أَلْفِ  
فَأَنْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا  
أَحْمَالًا عَمِلَتْ مَوْهًا لِلَّهِ صَلَاحَةً فَأَدْعُوا اللَّهَ بِهَا  
لَعَلَّهُ يُفَرِّجَهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ  
كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْفَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ  
صَغِيرَةٌ كُنْتُ أَدْعِي عَلَيْكُمُ فَإِذَا ارْحَمْتُ عَلَيْكُمْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص  
اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے ماں  
باپ کو کیسے کوئی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے  
کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ  
کو گالی دے گا۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے کی ماں کو گالی دے  
تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔

### باب جو شخص اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(از سعید بن ابی مریم از اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از نافع)  
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ایک مرتبہ تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش  
ہونے لگی وہ تینوں ایک غار کے اندر چلے گئے یکایک پہاڑ سے  
ایک چٹان گری اور غار کا منہ بند ہو گیا اب وہ تینوں آپس میں  
کہنے لگے نیک اعمال جو خالص اللہ کے لئے کئے گئے ہوں ان کا  
واسطہ دے کر دعا مانگیں شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے ہمیں  
نجات دلائے پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا کہ  
یا اللہ تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف تھے اور میرے  
بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش کے لئے  
جانوروں کو خریدتا کرتا جب شام کو گھر آتا تو دودھ دوھتا اور

لے تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ اس کا سبب یہی ہوا ۱۲۱ من ۱۲۱ اعمال صالح سے تو سل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی  
وَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَتَّبِعُوا أَمْرَ السَّيِّئِينَ سَبِيلَ اللَّهِ سَبِيلَ الْهَيْبَةِ سَبِيلَ الْوَسِيلَةِ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا تو سل کرنا یہ بھی حضرت عمر کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پیغمبر  
کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا تو سل تو بالائے اتفاق جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
یا اور انبیاء یا اولیاء کا جن کی وفات ہوگئی تو یہ کہنا جائز ہے یا نہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمر  
کے اثر سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر تو سل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رضاکہیں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرت ہی کا کرتے مگر انھیں یہ کہتے  
ہیں کہ حضرت عمر نے یہ نہیں کہا کہ پیغمبر علیہ السلام کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباس کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرنا چاہیے  
تھے جیسے آنحضرت سے دعا کرنا یا کرتے تھے جزیری نے حصن حصین کی شروع میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ یا نبیائہ والصلحاء من عبادہ اور بعض  
اس کے جواز کی طرف گئے ہیں وہ کہتے ہیں جب اصل تو سل جائز ہوا تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہوگا احیاء کی تخصیص پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اس کے سوا انبیاء تو اپنی  
قبور میں احیاء ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲۱ من ۱۲۱

فَخَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَتِي أَسْقِيَهَا قَبْلَ وَلَدِي  
وَلَدَتْهُ نَاءً بَنِي الشَّجَرِ يَوْمًا فَمَا أَكَلْتُ حَتَّى أَصْبَحْتُ  
فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ تَنَا مَا فَخَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ  
فَجِئْتُ بِالْخَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رَأْسِهِمَا  
أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِطَهُمَا مِنْ تَوْجِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ  
أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعُونَ  
عِنْدَ قَدْحِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَائِيهِمْ  
حَتَّى طَلَعْتُ الْفُجُورَ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ  
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً تَوْنِي  
مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ  
مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ أَكَلْتُ كَانَتْ  
لِي رَيْبَةٌ عِمْ أُجِبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُجِبُ الرِّجَالُ  
السَّمَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا  
بِمَاءَةٍ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَعَلْتُ مَاءَهُ دِينَارٍ  
فَلَقِيتُهَا بِهَا فَأَلَمْنَا قَعْدَتِي بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْسِدِ الْخَافَةَ فَقُمْتُ  
عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ  
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً  
لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ  
اسْتَأْجَرْتُ أَحْمَدَ ابْنَ عَفْرَى أَرَدْتُ فَلَمَّا خَضَى عَمَلَهُ  
فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ  
فَتَرَكَهُ وَدَعَيْتُ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَدْرَعُهُ

پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانا اور دور  
کہیں گھاس جرنے چلے گئے اور مجھے دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آ جا رہا  
گھر پہنچا دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے حسب عادت دودھ دوسا  
اور صبح تک دودھ لئے ان کے سر پر لے کھڑا رہا۔ مجھے یہ اچھا نہیں معلوم  
ہوا کہ انہیں نیند سے جگاؤں نہ میں نے پسند کیا کہ پہلے بچوں کو دودھ  
پلاؤں اگرچہ رات بھر بچے میرے قدموں کے پاس بیٹھے چلاتے رہے  
صبح تک یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری  
رضا کے لئے کیا تھا تو اس میں اتنی کشادگی کر دے کہ آسمان تو دیکھ  
سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا سوراخ کر دیا کہ وہ اس میں  
سے دیکھنے لگے۔ دوسرے شخص نے دعا کی اے اللہ میرے چچا کی ایک  
بیٹی تھی میں اسے بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ  
ہوتا ہے آخر میں نے اس سے اس کے جسم کی خواہش کی، اس نے  
کہا سوا شرفیاں لا تو میں قبول کروں گی، میں نے سخت مزدوری  
کر کے سوا شرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب میں بحالت  
جماع بیٹھا وہ کہنے لگی خدا کے بندے اللہ سے ڈر اور اس مہر کو مت  
کھول میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس  
گناہ سے تیری رضا کے لئے رک گیا تھا تو اس پتھر کو اور زیادہ  
کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ ہٹا دیا۔

اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر  
لگایا تھا اور ایک فرق مزدوری کا طے ہوا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا  
تو کہنے لگا میری مزدوری دلو او میں اس کا حق دینے لگا تو اس نے  
نفرت کر کے نہ لیا اور چلا گیا میں نے وہ غلہ کاشت کر دیا اور برابر

لے کر اچھی باہر آنے کے موافق روز نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ لے اس میں دو باتیں ہیں یا تو یہ کہ ادب کے خلاف تھا کہ ماں باپ سے پہلے بچے نہیں یا یہ کہ منہ  
نہیں ماں باپ کتنا دودھ پیئیں گے کتنا باقی بچے گا اس لئے بچوں کو بعد میں دیتا تھا آخری وجہ معقول ہے ورنہ اگر یہ یقین ہو کہ دودھ بہت زیادہ ہے اور ماں  
باپ سوئیے ہیں تو بچوں پر شفقت بھی عین فطرت ہے اور انہیں پہلے پلانے میں حرج نہیں یہ یقین ہو کہ ماں باپ کے لئے بہت (کافی) موجود ہے کابہر حال کوئی  
توجہ ہو اس شخص کا اخلاص قابل داد ہے عجب الزواق

حَتَّى جَمَعَتْ مِنْهُ بَقَرًا وَدَاعِيَهَا فَجَاءَتْ فِي فَقَالَ  
أَتَقِي اللَّهَ وَلَا تَطْلُمُنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ  
أَوْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَدَاعِيَهَا فَقَالَ أَوَلَا اللَّهَ  
وَلَا تَهْمُنِي فَقُلْتُ إِنْ لَمْ أَهْزَأْ بِكَ لَخُدُّ  
ذَلِكَ الْبَقَرِ وَدَاعِيَهَا فَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا  
فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ  
فَاخْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

**باب ۳۱۸ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ**  
مِنْ الْكِبَارِيِّ -

۵۵۴۴ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مُثَمُّورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأُمَّهَاتِ  
وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَ  
قَالَ وَكَثُرَتِ السَّوَالُ وَإِصَاعَةُ الْمَالِ -

۵۵۴۵ - حَدَّثَنَا اسْتَعْجُ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ النُّجَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُتَبِعُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَارِ  
فَلَمَّا بَلَغَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا تُفْتَرَا لِي يَا اللَّهُ  
وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مِنْكُمْ فَخَسَّ فَقَالَ  
أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَهَاتِ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ

اس میں زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس کے نفع میں سے گائے  
بیل اور ان کا چرواہا خرید لیا (ایک عرصے کے بعد) وہ مزدور آیا  
کہنے لگا اللہ سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو میرا حق مجھے دے میں نے کہا  
یہ سب گائے بیل اور ان کا چرواہا لے لے یہ سب تیرا حق ہے وہ کہنے لگا اللہ  
سے ڈرو مجھ سے مذاق نہ کرو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا وہ گائے بیل اور اکا چرواہا  
لے لے آخر وہ بیکر چل دیا یا اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام خاص تیری رضا کیلئے کیا تھا تو جتنا  
سورج باقی فروت ہے وہ بھی واکر دے اللہ نے انکھ لئے راستہ کھول دیا -

**باب** والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے -

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از مسیب از وراذ)  
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنا حرام کر دیا ہے  
اور جو چیزیں (مام استعمال کی) دی جاتی ہیں انہیں روکنا اور  
خود لے لینا بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، بے فائدہ باتیں کرنا، کثرت  
سے مانگنا اور مال ضائع کرنا -

(از اسحاق از خالد واسطی از جریری از عبد الرحمن بن ابی بکر)  
ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا  
میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا باریک یا رسول  
اللہ - آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی  
کرنا یہ فرماتے ہوئے آپ تکبیر لگائے ہوئے تھے اب تکبیر چھوڑ کر بیٹھ  
گئے اور فرمایا جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا خبردار جھوٹ بولنا اور  
جھوٹی گواہی دینا - برابر یہی فرماتے رہے میں سمجھا شاید اب

۱۔ اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خدا سمجھنا جیسے بعض مجوس کہتے ہیں یا جینی کے بعض مشرک دوسرے اللہ کی صفات  
میں کسی کو شریک کرنا گویا کو خدا داد سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی بزرگ یا دلی یا پیر یا پیغمبر کے لئے علم محیط یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا تیسرے شرک فی العبادہ  
یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کا پوجا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اس کو شکر کشا یا حاجت روا کہنا  
ان سب صورتوں میں آدمی مشرک ہو کر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر مرے تو ابدالابد دوزخ میں رہے گا ۲۔

خاموش ہی نہ ہوں گے۔

وَشَهِادَةُ الزُّوْرِ فَإِذَا زَالَ يَقُولُ لَهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُنُ.

۵۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هُمْدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَكِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَاءَ فَرَأَوْهُ سَمِعَ عَنِ الْكِبَاءِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أَنْتُمْ لَكُمْ بِالْكَبَاءِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ وَقَالَ شَهِادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شَهِادَةُ الزُّوْرِ.

بَابُ صَلَاةِ الْوَالِدِ الْمُسْلِمِ

۵۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَتَتْهُ أُحْمَى نَاعِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَصِيْبَةَ قَالَ لَمْ يَلِدْ اللَّهُ تَعَالَى فَمَا لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ -

بَابُ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ لَهَا

وَلَهَا ذَوْجٌ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمْتُ أُحْمَى وَهِيَ مُشْرِكَةٌ وَفِي عَهْدِ

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ از عبد اللہ بن ابی بکر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا یا آپ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں؟ وہ یہ ہیں جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہ راوی کہتے ہیں میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا ہے۔

باب اگر باپ مشرک ہو تب بھی اس سے تہلو کرنا

(از حمید بن اسفیان از ہشام بن عروہ از والدش) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میری ماں جو ابھی مسلمان نہ ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (مدینہ میں) آئی ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

ابن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت انہی کے متعلق نازل کی اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے معاملے میں لڑائی نہیں کرتے بلکہ

باب شوہر والی مسلمان عورت کا اپنی کافر

ماں سے حسن سلوک کرنا۔

لیث بن سعد بحوالہ ہشام از عروہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میری

قُرَيْشٍ وَمَدَنِيَّيْنِ إِذْ مَآهَدُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ  
أَزْيَمِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمَّي  
قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ  
صَلَّى أَهْلَكَ -

۵۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْكَئْبِيُّ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَمِيرَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ  
يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُرْنَا  
بِالْمَلُوءَةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْبِقَافِ وَالصَّلَاةِ -  
بَاب ۱۹ صَلَاةُ الْأَهْلِ الْمُشْرِكِ

۵۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حَلَّةَ سَيِّدَاءِ تَبَاعُ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ انْتَبِعْ هَذِهِ وَالنَّبِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ  
مَنْ لَا خِلَافَ لَهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَحُلُّ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ  
الْبَسَهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ  
أَعْطُكُمَا لَتَلْبَسْنَاهَا وَلَكِنْ تَبِعْنَاهَا وَأَوْكَمَسُوهَا  
فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِي لَهُ مِنْ أَهْلِكَ فَقِيلَ إِنَّ

ماں جبکہ وہ مشرک تھی ان دنوں میں (مدینے میں آئی) جب حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ریش کے درمیان صلح تھی میری والدہ کا والد  
بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا میری ماں آئی ہے وہ مسلمان بھی نہیں ہے کیا  
میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا  
ماں اپنی ماں سے صلہ رحمی کر (خواہ وہ مسلمان نہ ہو)

(از یحییٰ از علیہ از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ)  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ  
نے بتایا کہ ہر قتل (بادشاہ روم) نے انہیں بلا بھیجا (پھر پورا واقعہ  
بیان کیا) ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے (بادشاہ روم کے سوالات کے  
جواب میں) کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے خیرات  
دینے زنا سے بچنے اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں یہ  
باب مشرک بھائی سے حسن سلوک کرنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن یزید)  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص  
جوڑا لکھ دیکھ کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
یہ ضرور لیجئے اور جہم کے دن نیز وفود سے ملاقات کے وقت پہن  
لیا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اسے تو وہ پہنے جسے (آخرت میں) یہ  
نفس نہ ہوگا۔ اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس  
قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ  
جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے لیا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے پہنے  
کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اسے یا تو بیچ ڈالو یا کسی اور کو پہنا دو (جو یہ پہن سکتا ہو)  
آخر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کی جانب بھیج دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔



## باب صلہ رحمی کی فضیلت۔

(از ابو الولید از شعبہ از ابن عثمان از موسی بن طلحہ) ابوالیوب  
الضاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے  
ایسا عمل بتائیے جو مجھے بہشت میں داخل کرنے کا ذریعہ ہو۔

دوسری سند (از عبد الرحمن از بہز از شعبہ از ابن عثمان بن  
عبد اللہ بن مویب و والدش عثمان از موسی بن طلحہ) حضرت ابوالیوب  
الضاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ  
مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے بہشت میں لے جائے یہ سن کر لوگ کہنے  
لگے اس شخص کو کیا ہو گیا ہے، کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں  
ہو گیا گیا ہے اسے ضرورت ہے (اس لئے بیچارہ پوچھتا ہے) ہجر آپ  
نے فرمایا تو اللہ کی عبادت کیا کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر  
نماز ادا کیا کر، زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔ اب تکمیل چھوڑ دے  
راوی کہتا ہے شاید اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

## باب قطع رحم کرنے والے کو گناہ۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از غنیم از ابن شہاب از محمد بن جبیر)  
بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
کرتے تھے قطع رحم کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

## باب ۳۱۹۱ فصل صلۃ الرحم

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ  
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي  
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ  
مَالَهُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَبَّ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ  
الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُصِلُ الرَّحِمَ ذُرَّهَا  
قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ

## باب ۳۱۹۲ ائصال القاطع

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ  
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا  
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اونٹ کی تکمیل تمام فی سواری روک لی اور آپ سے یہ سوال کیا صحابہ  
لے اس لئے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا مزوری نہ تھا اس لئے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب  
ہیں ۱۲ منہ لے شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ

## باب ۳۱۹ من بسط له في

الرزق لصلة الرجم-

۵۵۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُسَآلَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ-

۵۵۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُسَآلَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ-

## باب ۳۲۰ من وصل وصله الله-

۵۵۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعُوبَةُ بْنُ أَبِي مُوَيْثِقٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَيْثِقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ خَلَقَ خَلْقًا حَتَّى إِذَا فُتِحَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ أَلْوَحْمُ هَذَا أَمَقَامُ الْعَالَمِينَ بِكَ مِنَ الْقَطِيفَةِ قَالَتْ لَعَنَ مَا تُرِيدِينَ أَنْ أَهْلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَفْطَحَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ

## باب ۳۲۱ صلہ رحم کی وجہ سے کٹاؤں رزق-

از ابی ہریرہ بن منذر از محمد بن معن از والدش از سعید بن ابی سعید (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس شخص کو کٹاؤں رزق اور درازی عمر کی خواہش ہو تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو شخص صلہ رحمی کرے۔

## باب ۳۲۲ صلہ رحمی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ملاپ رکھتا ہے (اس پر رحم کرتا ہے)

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از معاویہ بن ابی مزرؤنم سعید بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خلقت پیدا کر کے جب فارغ ہوئے تو ناپہ نے عرض کیا مجھ سے محبت کرنے والے کا مقام وہ شخص حاصل کر سکتا ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ چاہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ جو شخص تجھ سے جوڑے (صلہ رحمی کرے) اس سے میں بھی جوڑوں گا جو تجھ سے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کروں گا۔ ناپہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تمہارے

اے صلہ رحم سے عز و یاد دہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یوں ہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی ہوگی بہر حال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ مسند

لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَبُوا  
إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا أَزْوَاجًا  
فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ -

۵۵۵- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ شُجْنَةٍ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ  
اللَّهُ مَنْ وَمَلَكَ وَمَلَئَتْهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعَتْهُ  
۵۵۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ  
ابْنُ أَبِي مُوَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ  
شُجْنَةٍ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا  
قَطَعَتْهُ -

باب ۳۱۹ بَيْتُ الرَّجْمِ بَيْتُهَا -

رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی تر رکھے گا۔

۵۵۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي  
حَازِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَادًا غَيْرَ سِرٍّ  
يَقُولُ إِنَّ أَلْ أَبَى قَالَ عَمْرُو بْنُ كِتَابِ مُحَمَّدٍ  
أَبِي جَعْفَرٍ بَيَّاضٌ لَيْسُوا بِأَوْلِيَاءِ أَبِي إِيْمَانٍ وَفِي

باب اگر ناطہ رشتہ رکھا جائے (اس کی

(از عمرو بن عباس از محمد بن جعفر از شعبہ از اسماعیل بن ابی  
خالد از قیس بن ابی حازم) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے باہتگی نہیں بلکہ علانیہ یہ فرماتے سنا  
”فلاں کی اولاد (باوجودیکہ ان سے بھی رشتہ ہے) میرے عزیز نہیں میرا  
ولی (دوست) تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں  
نیک اور پرہیزگار ہیں“ عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں محمد بن جعفر کی  
کتاب میں لفظ ال ابی کے بعد سفید جگہ خالی تھی (تحریر نہ تھی معلوم

۱۷ مطلب یہ کہ ناطہ پر دونوں طرف سے ہونا چاہیے اگر وہ ناطہ کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں گا ۱۲ ص

اللَّهُ وَمَا كَرِهَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَ ادْعَيْتَهُ مُجِئًا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَتِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَلَاءِ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ  
لَهُمْ رَحِمًا بَلَّغًا بَلَّغًا يَأْتِيهِمْ أَصْلُهُمْ بِمِلَّةٍ

ہمیں کہ ال ابی سے کون مراد ہے

عنبہ بن عبد الواحد کجوالہ بیان بن بشر از قیس یہ عبارت اضافہ  
کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا البتہ ان سے ناٹہ رشتہ ہے اگر وہ  
ترک کریں گے تو میں بھی ترکوں گا یعنی وہ ناٹہ رشتہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑوں گا یہ

**باب ۱۹۶** لَيْسَ الْوَأَصْلُ  
بِأَمَّاكَ فِيهِ -

**باب ۱۹۶** صلہ رحمی سے مراد یہ نہیں کہ نیکی کے  
بدلے نیکی کرے (بلکہ برائی کرنے والے سے بھی نیکی کرے)

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش و حسن بن عمرو و فطر از مجاہد  
از عبد اللہ بن عمرو) اس اسناد کے راوی سفیان نے کہا کہ اعش  
نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا  
(بلکہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو کا قول ظاہر کیا) البتہ حسن اور  
فطر دونوں نے مرفوع کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ناٹہ جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ  
ناٹہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے اس کا کوئی رشتہ دار  
قطع رحم کرے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ وَالتَّحْسَنُ بْنُ  
عُمَرَ وَفَطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ سَفْيَانُ لَمْ يَرْفَعَهُ إِلَّا عَمَّشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَأَصْلُ  
بِأَمَّاكَ فِيهِ وَلَكِنَّ الْوَأَصْلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ  
رَحِمُهُ وَصَلَتْ -

**باب ۱۹۷** بحالت کفر وشرک جو شخص صلہ رحمی  
کرے پھر مسلمان ہو جائے

**باب ۱۹۷** مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ  
فِي الْكُفْرِ لَمْ يَأْتِ بِمِلَّةٍ -

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زہر حکیم بن تلام  
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو نیک کام خلاصہ کیا  
غلام آزاد کرنا خیرات دینا زمانہ جاہلیت میں کئے تھے کیا ان کا ثواب  
(اب مسلمان ہونے کے بعد) مجھے ملے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے اسلام  
لانے سے تیری سابقہ نیکیاں بھی قائم رہیں۔

۵۵۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَفْعَلُهَا  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاحٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ

کہ بعض چیزوں میں یہ عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ بھلا یا لا اظن لہ وجہا یعنی امام بخاری نے کہا بعض روایتوں میں بگاڑ  
بھلا ہوا ہے لیکن بھلا زیادہ صحیح ہے اور بھلا کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲۶۱۲ منہ ۱۲۶۱۲ منہ کیونکہ اسلام نیکیوں کا تلف کرنے والا نہیں ہے علوم  
ہو کہ کافر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲۶۱۲ منہ

هَلْ لِي فِيهِمَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلْتِ عَلَى مَا سَلَفَ  
 مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيُّضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ الْأَنْحَثِ  
 وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَاوِيهِ الْأَنْحَثُ  
 وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْحَثُ التَّابِرُورُ وَتَابِعَةُ  
 هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ -

**باب ۳۱۹۸** مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةً  
 غَيْرَهُ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا  
 أَوْ مَا زَحَمَهَا -

۵۵۶۰۔ **حَدَّثَنَا** حِجَابٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ  
 خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَكْبَرْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى فَمِنْهُ  
 أَمْسَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَنَةِ سَنَةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِأَلْحَبِ شَيْخَةٍ  
 حَسَنَةٍ قَالَتْ فَذَ هَبْتُ الْحَبَّ بِهَا تَحْمِلُ النَّبِيَّةَ  
 فَوَيْلٌ لِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَعُوهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَبِي أَتَيْتُ أَخْلَقِي ثُمَّ أَبِي وَأَخْلَقِي ثُمَّ أَبِي  
 وَأَخْلَقِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ  
 حَتَّى ذَكَرَ بَعْضُ مَنْ بَقِيَ بَهَا -

**باب ۳۱۹۹** رَحْمَةُ الْوَلَدِ وَ  
 تَفْسِيلُهُ وَمَعَانِيَّتُهُ وَقَالَ ثَابِتٌ  
 عَنْ أَبِيهِ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بعض راویوں نے ابوالیمان سے بجائے انحث کے انحف  
 روایت کیا ہے اور معمر، صالح اور ابن مسافر نے بھی انحف روایت  
 کیا ہے۔  
 ابن اسحاق کہتے ہیں انحث انحث سے نکلا ہے اس کا  
 معنی نیکی کرنا ہے۔ ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان راویوں  
 کی متابعت کی ہے یہ

**باب** دوسرے کے بچوں کو کھیلنے سے نہ روکنا  
 انہیں بوسہ دینا اور پیار کرنا یہ

از حبان از عبد اللہ از خالد بن سعید از والدہ ام خالد  
 بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی اس وقت  
 زرد رنگ کی قمیص میرے جسم پر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ نے مجھے  
 نے مجھے دیکھ کر فرمایا سنہ سنہ (واہ واہ) یہ جنتی زبان کا لفظ ہے  
 ام خالد کہتی ہیں (میں کم سن بچی تو تھی ہی) میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی، میرے والد نے  
 مجھے جھڑکا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھیلنے دے  
 بعد ازاں آپ نے مجھے تین بار یہ دعا دی "یہ کپڑا تمہارے جسم پر  
 پُرانا ہو کر بچھے" (یعنی تیری عمر دراز ہو)  
 راوی عبد اللہ کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رکھا ہے  
 یہاں تک کہ کالا بڑ گیا۔

**باب** بچے پر شفقت کرنا، اسے بوسہ دینا اور  
 گلے لگانا۔ ثابت بوالہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے

۱۲ یعنی زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ ۳ باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مخرج پر بوسہ کو قہا سے کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ قَتِيلَةً  
وَشَسَةً -

۵۵۶۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هُدَيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ  
عَبْدِ وَسَالَةَ رَجُلٍ عَنْ دَمِ الْبُغْوِضِ فَقَالَ  
مَنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْيَعْرَاقِ قَالَ  
انْظُرُوا إِلَى هَذَا إِيْسَاءُ لِي عَنْ دَمِ الْبُغْوِضِ  
وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
هَذَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا -

حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا، سوگنما (یہ حدیث کتاب  
الجنائز میں موصولاً روایت ہوئی ہے)

(از موسیٰ بن اسماعیل از مہدی از ابن ابی یعقوب ابن ابی  
نعم کہتے ہیں میں اس موقع پر موجود تھا جب ایک شخص نے  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اگر کوئی بحالت احرام  
مچھر کو مار ڈالے، انہوں نے کہا تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ اس  
نے کہا عراق کا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر  
کہا اس شخص کو دیکھ مجھ سے پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے ان  
لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (امام حسین علیہ السلام)  
کو تو شہید کر دیا (اور مچھر کے خون کے متعلق سوال کر رہے ہیں؟)  
حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپ

فرماتے تھے من اور حسین علیہما السلام دونوں دنیا میں میرے دو بچھول ہیں۔

۵۵۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْ  
قَالَتْ جَاءَتْ نِيْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ كَسَا لِيْ  
فَلَمْ يَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ قَمِيْزَةٍ وَاحِدَةٍ أُعْطِيْتَهَا  
فَقَسَمَتْهُمَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ  
فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ  
فَقَالَ مَنْ بِيْ فِرْضُ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ  
إِلَيْهِمْ كُنْتُ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ -

رازا ابوالیمان از شعیب از زہری از عبداللہ بن ابی بکر از  
عروہ بن زہیر (ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لئے کچھ مانگنے کے غرض سے میرے  
پاس آئی مگر اس وقت میرے پاس دانہ خرما کے سوا اور کچھ نہ  
تھا میں نے اسے دے دیا اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے  
اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دئے بھراٹھ کر چلی گئی اس کے بعد حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے اس  
کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا جو شخص ان بیٹیوں کے معاملے میں آرمایا  
جائے اور ان سے حسن سلوک کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے  
اس کا بچاؤ ہوں گی۔

۵۵۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَغْبِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ

(از ابوالولید از لیث از سعید مقبری از عمرو بن سلیم) ابو  
قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہارے  
پاس تشریف لائے آپ کے کندھے پر (آپ کی نواسی) امامہ بنت

خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّ فَإِذَا دَكَمَ وَضَعَهَا وَإِذَا دَكَمَ رَفَعَهَا۔

۵۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْيَمَنِيُّ حَابِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنِّي عَشْرَةٌ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَذَرِيعُ زَيْرُجُمُ

۵۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَخْوَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّاتِ فَمَا تَقْبَلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِذَا أَنْزَعَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِكَ الرَّحْمَةَ۔

۵۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَتْ ثَدْيُهَا يَسْقِي إِذَا وَحَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلَمَعَتْهُ بِبَطْنِهَا وَادْمَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

زینب تھیں اس حالت میں آپ نے نماز ادا کی جب رکوع کرتے تو امانہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدے سے (رفاع ہو کر) کھڑے ہوتے تو انہیں اپنے کندھے پر بٹھا لیتے۔

(از ابوالیمان از شعب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، اقرع کہنے لگے یا رسول اللہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نا پسندیدگی سے) انہیں دیکھا اور فرمایا تجھ کو جس نہ کرے اس پر رضا کی طرف سے بھی (رحم نہ ہوگا)

(از محمد بن یوسف از سفیان از شہام از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ لوگ بچوں کو پیا کرتے ہیں ہم تو انہیں پیا نہیں کرتے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

(از ابن ابی مریم از ابو عسان از زید بن اسلم از والدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اسے قیدیوں میں ملا اس نے فوراً اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں جھونک سکتی ہے؟ ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اسے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَكِنَّهَا  
فِي النَّارِ قُلْنَا لَا دَوِيَّ تَعْدُدُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَ  
فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ يَوَلِّيهَا  
**بَاب ۳۳ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ**  
وَمَائَةً جُزْءٍ -

۵۵۶۷- **حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَتَا**  
**الْهَرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْكِينِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ**  
**قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ فِي مَائَةٍ جُزْءٍ فَاسْكُ**  
**عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي**  
**الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَدْرَأُ**  
**الْمَخْلُقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْقُرْسُ حَافِرَهَا عَنْ**  
**وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ يُصِيبَهُ -**

**بَاب ۳۴ قُلْتُ لَوْلَا خَشْيَةُ**  
**أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ -**

۵۵۶۸- **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ**  
**عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**  
**قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْيَ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ**  
**أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ ذَنْبًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَمَّا**  
**قَالَ أَنْ تَقْعَلَ فَلَوْلَا خَشْيَةُ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ**

قدرت ہوگی وہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی  
یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں  
میں تقسیم کر دیا۔

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت  
کے سو حصے کر دیے ہیں ان میں سے اپنے پاس تینوں حصے  
محفوظ رکھ لئے ہیں اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا ہے  
اس ایک حصے کی وجہ سے مخلوق الہی ایک دوسرے پر رحم  
کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑی اپنے بچے کو اپنا سُم نہیں لگنے دیتی اٹھا  
لیتی ہے کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔

**باب** اولاد کو اس نیت سے قتل کر دینا کہ  
انہیں اپنے ساتھ کھلانا نہ پڑے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابو وائل از عمرو بن  
شمر حبیل) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا سب سے بڑا گناہ کون  
سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو برابر یعنی شریک  
کرنا حالانکہ اللہ نے ہی تجھے پیدا کیا ہے میں نے پھر پوچھا کہ  
اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو

لہذا اللہ ہم گناہ کار اس حدیث کے بھروسے پر جیتے ہیں ہم کو تیرے رحم و کرم سے بڑی بڑی امیدیں ہیں یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بھڑکاؤ اور شرک  
بھی تو اللہ کے ہند سے ہیں اللہ ان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالیں گے جیسے بچے کو درم ہو جائے تو ماں اس کو  
رحم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۲ منہ لے وہی سب کو کھلاتا پلاتا مارتا چلاتا ہے پھر اللہ کے برابر کسی کو کرنا معاذ اللہ بڑی نمک حرامی اور  
شورہ پستی ہے ۱۲ منہ



قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ أَنْ تَكُونِي حَلِيلَةً حَبَاوَلَةَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ  
إِلَهًا آخَرَ.

بَاب ۳۲۰۲ وَضْعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ

۵۵۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْهُ صَبِيًّا فِي حَجَرٍ فَحَنَنَهُ قَبَالَ عَلَيْهِ قَدَمًا  
بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ.

بَاب ۳۲۰۳ وَضْعُ الصَّبِيِّ عَلَى  
الْفَخِذِ.

۵۵۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْيَةَ يُحَدِّثُ  
عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي قَيْعِدٍ فِي عَلَى فَخِذِهِ وَ  
يُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا  
وَعَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ أَسْمَعْهُ

اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اس کا قلیل بننا پڑے گا، میں نے سہ بارہ  
عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا ہمسایہ کی بیوی سے  
زنا کرنا اس کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) اس  
کی تصدیق میں آیت نازل کی والذین لا یذعون مع اللہ المآ آخر الایۃ

باب لڑکے کو گود میں بٹھانا

(از محمد بن شعیبہ از یحییٰ بن سعید از ہشام از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک بچے کو اپنی گود میں بٹھایا کھجور چبا کر اس کے منہ میں  
دی اس نے گود ہی میں پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوا کر اسے  
بہا دیا۔

باب بچے کو ران پر بٹھانا۔

(از عبد اللہ بن محمد از عارم از معتمر بن سلیمان از والدش از  
البقیعہ از ابو عثمان نہدی) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ران پر بٹھا لیتے  
اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بچہ دونوں کو گلے لگا لیتے اور  
دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔  
علی بن مدینی بحوالہ یحییٰ از سلیمان از ابو عثمان نہدی روایت  
کرتے ہیں کہ سلیمان تمیمی نے کہا جب البقیعہ نے بحوالہ ابو عثمان  
نہدی یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میرے دل میں شک واقع  
ہوا کہ میں نے ابو عثمان سے بہت سے حدیثیں سنی ہیں مگر یہ  
حدیثیں کیوں نہیں سنی؟ پھر میں نے اپنی کتاب احادیث دیکھی  
تو اس میں حدیث ابو عثمان سے لکھی ہوئی مل گئی (تومیرا)

اے گور نامطلی حرام ہے مگر ہمسایہ کی جود سے بہت سخت گناہ ہے ۱۲ منہ سے لے جیوں نے کہا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حاکم نے بھی یہی  
روایت کیا ۱۲ منہ

مِنْ أَبِي عُمَرَ فَظَرَفْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا  
فِيهَا سَمِعْتُ -

### باب ۳۲۰ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ -

۵۵۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَيَّ أُمْرًا مَّا عَزَّتْ  
عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكَ  
بِثَلَاثِ سِنِينَ لَمَّا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَ  
لَقَدْ أَمَرَهُ رَبِّي أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي  
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْكُرُ الشَّاةَ لَوْ هَدَتْ  
فِي خَلَّتْهَا مِنْهَا -

### باب ۳۲۰۵ فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا -

۵۵۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي  
حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ  
ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ  
يَا صَبَّحَهُ السَّابِقَةُ وَالْوَسْطَةُ -

### باب ۳۲۰۶ السَّامِعُ عَلَى الْأَمَلَةِ -

### باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے -

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ پر اتنا رشک نہیں آیا  
جتنا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آیا حالانکہ میرے  
نکاح سے تین سال پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا اس رشک  
کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر خیر کیا  
کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا  
کو بشارت دیجئے کہ ان کے لئے جنت میں موتیوں کا محل تعمیر کیا گیا ہے آنحضرت  
جب کسی بکری ذبح کرتے تو اس میں سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو حصہ بھیجتے

### باب یتیموں کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از عبد العزیز بن ابی حازم از  
والدش) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش  
کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب)  
ہوں گے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے سبابہ اور درمیان انگلی  
سے اشارہ کیا ہے

### باب بیوگان کی خدمت کرنے والا -

۱۔ یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور ان کی خبر گیری بڑی عبادت ہے جہاں کے برابر اس میں ثواب ہے لازم ہے کہ ہر برستی میں مسلمان بیواؤں اور یتیموں  
کے لئے ایک ایک یتیم خانہ بنوائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں مقور و اجندہ حسب استطاعت دیا کریں جو مسلمان مغفلس مر جائے اس کی بیوہ  
یا یتیم اولاد کو کوئی ذریعہ پرورش اور معاش نہ ہو اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ اور ایک مدرس بھی مقور کریں واعظ زبانی  
وغیر فضیلت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان بیواؤں اور یتیموں کو عقائد اور احکام شرعیہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ثواب کا کام نہیں ہے ۲۔ ام

۵۵۷۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَقْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ تَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ التَّهَادُ وَيَقُومُ اللَّيْلَ -

۵۵۷۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ مَوْلَى أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

### باب ۳۲۰ السَّاعِي عَلَى الْمُسْكِينِ

۵۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَخْبَرَهُ قَالَ بَشْكُ الْقَعْنَبِيِّ كَالْقَارِئِ لَا يَقْرَأُ كَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ -

### باب ۳۲۰۸ رَحْمَةُ النَّاسِ وَابْتِهَاجُهُ

۵۵۷۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنُّنٌ شَبِيهُ مُتَقَارِبُونَ فَأَقْبَنَا عِنْدَ عَفْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَا أَشْتَقُّنَا أَهْلَنَا وَسَأَلْنَا

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک) صفوان بن سلیم (تباہی میں وہ مُرسلاً) بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین اور یتیموں کی خدمت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کے برابر ہے جو ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں قیام کرتا ہے۔

(از اسماعیل از مالک از ثور بن زید دلی از ابو الغیث مولی بن مطیع) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

### باب مسکین کی خدمت کرنے والا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ثور بن زید از ابو الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیموں اور مسکین کی خدمت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند ہے۔ قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر ہے (جو نماز میں) کھڑا رہتا ہے، تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر ہے جو ہمیشہ رات کو عبادت میں قیام اور کسی دن کو بغیر روزہ نہیں کرتا۔

### باب ۳۲۰۸ الناسون اور جانوروں سب پر رحم کرنا۔

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از ابو قلابہ) البوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جب اپنے وطن سے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت ہم نوجوان تقریباً ہم عمر تھے ہم نے بیس دن آپ کے پاس قیام کیا پھر آپ کو خیال آیا کہ ہمیں اپنے عزیزوں کے پاس واپس جانے کا شوق پیدا ہو رہا ہے چنانچہ آپ نے

عَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ  
رَفِيقًا رَجُلًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ  
فَعَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي  
أَمَرْتِي وَإِذَا أَحَقَّتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ  
أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

۵۵۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى زَيْنٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ أَنَّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ  
عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْتًا فَانْزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ  
ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا أَكَلَبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ  
الْعَطَشِ فَقَالَ التَّوَجَّلْ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ  
مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ فِي قَانِزٍ  
الْبُرْمَلَا خَطَّةً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى  
الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَخَفَرَهُ قَالَ لَوْلَا رَسُولُ  
اللَّهِ وَلَاتَ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ  
ذَاتِ كَبْرٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ۔

۵۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنْ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ  
وَقُتْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

ہم سے دریافت کیا تم اپنے اعزاء میں کن کن کو اپنے وطن  
میں چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بیان کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم بہت نرم دل اور رحم دل تھے آپ نے فرمایا بس اپنے  
گھروں کو واپس چلے جاؤ وہاں اپنے ہم وطن لوگوں کو تعلیم دو، انہیں  
(وافض دین بجالانے کا) حکم دو اور جس طرح تم نے مجھے دیکھا اس  
طرح نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیا کرے اور بڑی عمر والا امامت کیا کرے۔

(از اسماعیل از مالک از یحیی مولی زین عن ابن صالح عن  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اسے سخت  
پ्याس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں اترا پانی پیاجب  
باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس سے رہا پانی نہ ملنے کی وجہ سے  
کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے سوچا اس کتے کو بھی پیاس سے  
وہی ہی تکلیف ہوگی جیسے مجھ پر گذر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئیں  
میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اسے تھام کر  
اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی  
اسے بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں جانوروں پر  
بھی رحم کرنے سے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہر جگہ دار کی خدمت  
پر ثواب ملے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کسی نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی ساتھ کھڑے ہوئے  
ایک اعرابی حالت نماز میں کہنے لگا اے اللہ مجھ پر اور محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرا اور کسی پر رحم مت کر جب حضور

نے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ امامت کرے کیونکہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب میں دن تک آپ کی محبت  
میں رہ چکے تھے ۱۲ منہ یعنی جس میں جان ہے رحم کرنے سے اس کو آرام دینے سے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَرَحْمَةً اَوْ لَا تَرْحَمْنِيْ فَتَرْحَمْنِيْ فَقَالَ  
 فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لَا عَرَابِيَّ لَقَدْ حَجَرْتُ وَاِسْعَا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ  
 ۵۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 الثُّمَيْنَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاجُعِهِمْ  
 وَتَوَادُّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا أَفْسَدَ  
 عَضْوَانَهُ اسْلَخَ لَهُ سَائِرَ الْجَسَدِ بِالشَّهْرِ وَالْحُمَى  
 ۵۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ  
 مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ الْبَشَرُ أَوْ الدَّابَّةُ  
 إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ-  
 ۵۵۹- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
 أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ  
 ابْنِ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ  
 لَا يُرَحِّمُ-

### بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ

قَوْلًا لِلّٰهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ  
 وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَقِيَ الْوَالِدَيْنِ  
 إِحْسَانًا الْآيَةَ-

صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا تو وسیع  
 چیز یعنی اللہ کی رحمت کو محدود کرنا چاہتا ہے ؟

(از ابو نعیم از زکریا از عامر) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب  
 مل کر ایک دوسرے پر رحم و محبت اور دوستی میں ایک جسم  
 کی طرح ہیں کہ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام اعضاء  
 بے چین ہو جاتے ہیں، بے خوابی اور بجا ریں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(از ابو الولید از ابو عوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اگر  
 کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا جانور کھائے  
 تو درخت لگانے والے کو خیرات کرنے کا ثواب ملے گا

(از عمر بن حفص از والدش از اعش از زید بن وہب)  
 جبریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

### باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ  
 کی عبادت کرو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں  
 باپ سے اچھا سلوک کرو الْآیَةَ-

۱۱- مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ایک مسلمان کو اگر کچھ تکلیف ہو تو جہاں بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چین نہ آنا چاہیئے جب تک اس کی تکلیف  
 دفع نہ کر لیں ۱۲- اس آیت میں ذکر بھی ہے کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۳- منہ

۵۵۸۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خُبْرِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُؤْمِنُنِي جَبْرِئِيلُ بِالنَّجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِيهِ -

۵۵۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جَبْرِئِيلُ يُؤْمِنُنِي بِالنَّجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِيهِ -

بَاب ۳۲۱ اِيْمَنْ لَا يَامَنُ

جَادَهُ بَوَاقِيَهُ يُؤْبِقُهُمْ  
يُهْلِكُهُمْ مَوْبِقًا قَهْلًا

کر ڈالے۔ موبقاً یعنی ہلاکت سے

۵۵۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَادَهُ بَوَاقِيَهُ تَابَعَهُ شَيْبَابُهُ وَأَسَدُ ابْنُ مُوسَى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُقْلُ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَوْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از یحییٰ بن سعید از ابو بکر بن محمد از عمر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام برابر مجھے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ مجھے غالب گمان ہونے لگا کہ اسے وراثت کا حقدار بھی کر دیا جائیگا (از محمد بن منہال از زید بن زریح از عمر بن محمد از عائشہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھنے لگا اب اسے وارث بھی بنادیں گے

باب جس شخص کی شرارتوں سے پڑوسی

خوفزدہ رہیں اس کا گناہ۔

قرآن میں "يُؤْبِقُهُنَّ" سے مراد ہے انہیں ہلاک

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذؤب از سعید) ابو شریح رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں جس کے ہمسایوں کو اس کی شرارتوں کا ڈر ہو۔ عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے سنی روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابو بکر بن عیاش از شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو بجوالہ ابن ابی ذؤب از مقبری از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

۱۔ کہ عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہو گا ۱۲ منہ ۲۔ چونکہ حدیث میں بوالق کا لفظ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں لفظوں کا بھی بن کا مادہ وہی ہے تفسیر کردی ۱۲ منہ ۳۔ بجائے ابو شریح کے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا ۱۲ منہ

## باب ۳۲ لا تَخْفَرَنَّ جَارَكَ

تِجَارَتِهَا -

۵۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَخْفَرَنَّ جَارَكَ تِجَارَتِهَا وَكُوْفَرُ سَنَائِكَ -

## باب ۳۲۲ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَكَ -

۵۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَكَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُعَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيُعَلِّمَهُ

۵۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُعَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيُعَلِّمَهُ

## باب ۳۲ کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو ذلیل نہ سمجھے -

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری از ولید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے مسلمان عورت تو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی حقارت نہ کرے خواہ وہ (حصہ میں) ایک بکری کا کھر بھیجے۔

## باب ۳۲ جس شخص کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ ہمسایہ کو مت ستائے۔

(از قتیبہ بن سعید از ابوالاحوص از ابو حصین از ابوالصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان کی خاطر داری کرے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے (بُری باتیں مٹنے سے نہ نکالے)

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث فرمائی تھی آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان ہے وہ ہمسایہ کا اکرام کرے، جسے اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان ہے وہ دستور کے مطابق مہمان کی تواضع کرے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دستور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک دن رات تک، تین دن تک بھی مہمانی

اللَّهِ قَالَ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَالصَّبَاكَ مُكَلِّفَةُ أَتَاكَ  
فَمَا كُنْتَ دَرَأَ ذَلِكَ فَمَوَّصَدًا عَلَيْهِ وَمَنْ  
كَانَ يَوْمَ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمَ الْأَخِيرَ فَلْيَقُلْ خَلِئًا  
أَوْ لِيَعْمُرَنَّ -

### باب ۳۲۱ حَقُّ الْجَوَارِي فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ -

۵۵۸۸ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَرَ  
قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَتَيْنِ قَالِي إِيَّيَهُمَا أَهْدِي  
قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ يَا بَا -

### باب ۳۲۲ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

۵۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَتَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ -

۵۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ  
قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِبَيْدِهِ فَيَنْفَعُ  
نَفْسَهُ وَيَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ  
يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلُومَةَ قَالُوا  
فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ  
بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ

ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان نہیں بلکہ اس پر خرچ  
کرنا خیرات سمجھی جائے گی اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان  
ہے وہ منہ سے اچھی بات نکالے ورنہ خاموش رہے

### باب ہمسایہ جتنے قریب ہیں (زیادہ) اتنے زیادہ حقدار ہیں -

(از حجاج بن مہمال از شعبہ از ابو عمران از طلحہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میری دو ہمسایہ ہیں لہذا ان میں سے پہلے تحفہ کسے دوں؟  
آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو -

باب ہر اچھی بات کہنا بھی خیرات کرنے کے برابر ہے  
(از علی بن عیاش از ابو عسان از محمد بن منکدر)  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھی بات کے کہنے میں صدقہ اور  
خیرات کرنے کا ثواب ہے -

(از آدم از شعبہ از سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ  
اشعری از والدش یعنی ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان  
پر صدقہ کرنا لازم ہے - لوگوں نے کہا اگر قدرت نہ ہو؟ آپ  
نے فرمایا ہاتھوں سے محنت کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے  
اور خیرات بھی کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ بھی  
ممکن نہ ہو یا نہ کرے؟ آپ نے فرمایا دوسرے عاجز محتاج کی  
مدد کرے -

انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا کہ اچھی



عَنِ الشَّيْرِ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

**باب ۳۲۵ طيب الكلام**

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

صَدَقَةٌ.

**۵۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوْلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا**

**شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ**

**عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

**وَسَلَّمَ الثَّارَ فَنَعَوَ وَنَهَا وَأَسَاحَ بِوَجْهِهِ**

**ثُمَّ ذَكَرَ الثَّارَ فَنَعَوَ وَنَهَا وَأَسَاحَ بِوَجْهِهِ**

**قَالَ شُعْبَةُ أَمَا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ ثُمَّ قَالَ**

**اَتَقُوا الثَّارَ وَتَوَبَّشِقْ تَبْرَةً فَإِنْ لَمْ تَجِدْ**

**بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.**

**باب ۳۲۶ الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.**

**۵۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ**

**اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْهَيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ**

**عَيْنَانِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ**

**زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ**

**رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

**وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَلَسْنَا بِعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ**

**فَقَهْمَتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ**

**قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ**

باتوں کی تلقین کرے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کہے؟ آپ نے فرمایا اگر آپ سے بجا نہیں ہے اس کا صدقہ

**باب خوش کلامی**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بات

بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

(از ابو الولید از شعبہ از عمرو از خثیمہ) عدی بن حاتم رض

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور

اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کرتے ہوئے

اس سے پناہ مانگی اور رُخ انور پھیر لیا۔

شعبہ راوی کہتے ہیں دوبار میں تو شک نہیں، پھر فرمایا

(صدقہ دے کر) تم دوزخ سے بچو اگر کچھ میسر نہ ہو تو کجور کا ایک

ٹکڑا دے کر، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو نیک حکم (اچھی بات) کہہ کر لے

**باب ہر کام میں نرمی بہتر ہے۔**

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از

ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کہتی ہیں چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

اور کہنے لگے السام علیکم (تم پر موت واقع ہو) حضرت عائشہ رض

کہتی ہیں میں ان کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السام

واللعنہ (تم ہی مرو اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا عائشہ تمہیں (اتنا غصہ نہ کر) خدا تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو

پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان کی

بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا (میں نے سنی) جواب تو دے

۱۔ بقول شخصے طر مزاحیہ تو امید نیست شرمساں ۱۲ منہ لے لیتا مجھ کو یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں

شک ہے ۱۲ منہ لے بیٹریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ لے معلوم ہوا عورت غیر محرم سے بات کر سکتی ہے ۱۲ منہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَلْبُ  
وَعَلَيْكُمْ -

۵۵۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَخْرَاجًا بَالٍ فِي  
الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ وَوزُهُ مَا يُكَلِّفُ  
مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ -

بَاب ۳۱ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ  
بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ -

۵۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ  
عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ كَالْبُنْيَانِ  
يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّاهُ بِأَصَابِعِهِ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا  
إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوَّلًا لِبِ حَاجَةٍ أَقْبَلَ  
عَلَيْتَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلَتَوَجَّهُوا  
وَلَقِضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ -

دے گا۔ تمہیں مفت میں ثواب حاصل ہو جائے گا۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از ثابت) انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں  
پیشاب کر دیا لوگوں نے اسے روکنا چاہا اور اس کی طرف اٹھے  
آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (جب وہ پیشاب کر چکا  
آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا جو وہاں بہا دیا گیا۔ یہ

باب مسلمانوں کا ایک دوسرے سے نیک  
کاموں میں) تعاون کرنا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابو بردہ بن بريد بن ابی  
بردہ از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے  
مسلمان کے لئے ایک عمارت کی مثل ہے جس کی ہر اینٹ ایک  
دوسری کو طاقت پہنچاتی ہے آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر نشان  
کے طور پر دکھایا۔ نیز ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے  
میں ایک شخص کچھ مانگنے یا طلب حاجت کے لئے آیا۔ آپ نے ہم لوگوں  
کی طرف منہ کیا فرمایا تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو غریبوں اور  
ضرورتمندوں کی سفارش کیا کرو تمہیں سفارش کا ثواب مل جائیگا اور اللہ  
کو بخیر منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا۔ جیسا چاہے گا حکم

## سَمَّ الْجُزءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

لہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ حدیث اور گزر چکی ہے، کتاب الطہارۃ میں ۱۲ منہ

## ۲۵ پچیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۳۲۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا كِفْلُ نَصِيبٍ قَالَ أَبُو مُوسَى كِفْلَيْنِ أَجْرَيْنِ بِالْحَبِيشَةِ

۵۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَانْتَوَوْا وَجَرُّوا وَلِيَقْضِيَ اللَّهُ مَعْلَى

إِسْنَانٍ رَّسُولِهِ مَا شَاءَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء میں)

ارشاد ہے جو شخص اچھی بات کے لئے سفارش کرے اسے اس نیکی میں سے ثواب کا ایک حصہ ملے گا اور جو شخص بُری سفارش کرے اسے بھی اس بُرائی میں سے گناہ (اور عذاب کا) ایک حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی حصہ ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کفلین، جہتی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے دو گنا اجر۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از یونس از ابو بردہ) حضرت

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ضرورت مند آتا تو اصحاب کرام سے فرماتے تھے لوگ سفارش کیا کرو تو ہمیں بھی اجر ملے گا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہی اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے گا۔

اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۱۰۱ منہ لے یعنی ہوا تو وہی جو حکم الہی ہو گا مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کرو گے تو تم کو اس کا اجر ملے گا گوہی کا مطلب ہو یا نہ ہو۔ علیہ السلام نے ارباب حاجات کی مطلب کو دی اور سفارش میں پیشہ کو بخش دی ہے یہاں تک کہ دنیا والوں کے پاس جانا بھی ایسے لئے قبول کیا تاکہ ان کی حاجت پوری ہو اور انہیں سفارش کا ثواب ملے اپنی فانی غرض سے دوسرے دنیا داروں کے پاس نہیں گئے اور جو درویش اپنی فانی غرض سے دنیا داروں کے پاس جاتے ہیں وہ درحقیقت درویش اور خدا رسیدہ نہیں ہوتے بلکہ وہ گندم نہ جو فروش مکار اور فریبی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے کچنا چاہیے۔ لکن ہمیں ایک بزرگ ایک ذمہ ایک غریب کی مطلب پورا کرنے کے لئے ایک ثواب کے پاس تھا اس ثواب نے اللہ سے پہلا بھیجا کہ اس وقت فرصت نہیں دو بیشک دالیں آگئے دھیرے دن بھر گئے اس نے وہی جواب دیا غرض کہی دن تک بھلتے رہے ایک دن اس نے کہا یہ فقیر کو بڑا بھلے ہے جابے جلا اندر ابو حنیفہ اندر گئے تو بڑی خند پیشانی سے پیش آئے اور غریب کی سفارش کی اپنی کوئی غرض پیش نہ کی جس پمہ بہت شرمساں ہوا اور وہیں غریب کا حکم کر دیا۔

## باب ۳۲۱۹ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِسًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

۵۵۹۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

وَأَبِي سَمْعَةَ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ

ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجِئْنَا قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى

الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِسًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا

۵۵۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ

عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ

وَعَضَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلِكًا عَائِشَةُ

عَلَيْكُمْ بِالرَّقِيقِ وَبِأَيِّهِ وَالْعُفَّةِ وَالْفُحْشِ

قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ

تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُونَ

فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي

## باب ۳۲۲۰ أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَتْ

أُورُ بَدْرَبَانَ نَهْتَهُ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَشْجَبَهُ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ أَزْهَضَ بَنَ عُمَرَ

۵۵۹۸- حَدَّثَنَا أَصْبَعُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
وَهَبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ قَلِيمُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَنًا كَلَانَ  
يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ تَرَبَّ  
جَبْنُهُ -

۵۵۹۹- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَيْسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَوْحُ  
ابْنُ الْقُصَيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَرُوَّةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا رَأْسًا ذَنَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو  
الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ  
تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ  
وَأَنْبَسَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ  
عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ نَأَيْتَ الرَّجُلَ  
قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا أَلَمْ تَطْلُقْتَ فِي وَجْهِهِ  
وَأَنْبَسْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَرِيتِ بَنِي فَخْرٍ  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَنْ تَوَكَّهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ -

باب ۳۳ حُسن الخلق والسمعة

باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان نیز نیکو

(از اصبع از ابن وہب از ابو یحییٰ یحییٰ بن سلیمان از ہلال بن اُسامہ)  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
دشنام طراز سخت گو اور لعن و طعن کرنے والے نہ تھے، اگر کسی آپ  
کو ہم میں سے کسی پر غصہ بھی آتا تو صرف اتنا فرماتے اس کی  
پیشانی خاک آلود ہو جائے۔

(از عمر و بن عیسیٰ از محمد بن سواء از روح بن قاسم از محمد  
بن منکدر از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ  
ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت  
طلب کی، آپ نے فرمایا یہ بُرا آدمی ہے لیکن جب وہ (اندر آکر)  
بیٹھ گیا تو آپ اُس سے کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے ملے  
جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے تو  
پہلے اسے دیکھتے ہی فرمایا تھا کہ بُرا آدمی ہے پھر آپ  
اس سے کھل کر خندہ پیشانی سے کیوں ملے؟  
آپ نے فرمایا عائشہ! کبھی تم نے مجھے بد زبان کرتے  
ہوئے دیکھا؟ سب سے بُرا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت  
کے دن وہ ہوگا جسے دُنیا والے اس کی طرف سے آزار  
پہنچنے کے ڈر سے اس سے ملنا چھوڑ دیں۔

لے پس ہی آپ کی عقل تھی اس کے سوا نہ آپ نے کسی کو گالی نہ دی اور نہ کسی کو شتم کیا بلکہ یہ اعراض ہوتا ہے کہ پیغمبر نے  
اس کی غیبت کیے کی مالکہ غیبت سخت گناہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ فرمانا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے  
مسلمانوں کو بچانا منظور تھا کیونکہ اعمال اعمال بالنیات اگر واقع میں کوئی آدمی فریبی یا مکار ہو اور یہ ڈر ہو کہ مسلمان اس کے فریب میں  
آکر نقصان اٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کی شر سے بچیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ باعث ثواب ہوگا اگر

اور کنجوسی کی مذمت۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے ماہ رمضان میں تو بہ نسبت دوسرے ایام کے اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت کے مبعوث رسالت ہونے کی اطلاع سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ تم ذرا سوار ہو کر اس وادی (مکہ) میں جاؤ اور شخص کی جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں باتیں سن کر تو اٹھو گے اور واپس میرے پاس آئے تو کہنے لگے وہ صاحب تو عمدہ اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔

(ازعمرو بن عون ازحماد بن زید ازثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے مقابلے میں حسین ترین، سخی ترین اور بہادر ترین واقع ہوئے تھے ایک رات اہل مدینہ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے اور آواز کی طرف (خبر لانے کے لئے) چل پڑے کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آ رہے ہیں آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے فرماتے جاتے ہیں کہ مت گھبراؤ مت گھبراؤ (کوئی خاص بات نہیں) آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے اور گلے میں تلوار لٹکائی تھی۔ فرمایا یہ گھوڑا گویا دریل ہے (تیز رو اور بے کان ہے) (از محمد بن کثیر از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسا سوال نہیں کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے ”نہیں“ فرمایا ہو۔

وَمَا يَكْرَهُ مِنَ الْجُلِّ وَقَالَ بَنُو عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ أَذْكَبَ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاَسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ فَوَجَعَهُ فَقَالَ دَأْبُكُمْ يَا مَعْزَمِيَّ مَكَارِمًا الْأَخْلَاقِ-

۵۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ ذَيْلٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعُ النَّاسِ لَقَدْ فَرَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِنْ طَلَقَ النَّبِيُّ قَبْلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلُوهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ إِلَانِي طَلْعَةً عُرِي مَا عَلَيْهِ سَرَبٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُكُمْ تَحْرًا أَوْ رَاتَهُ لَجَوًّا-

۵۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَاسِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ مَطْمٌ فَقَالَ لَا-

حکم یہ حدیث موصولاً اور پر گزر چکی ہے ۱۲ منہ سے یہ روایت بھی طول کے ساتھ اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ سے یہ گھوڑا بالکل مٹھا تھا جبہ آپ سوار ہوئے تو ۱۲ منہ سے اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور راستہ اور صفت سے حاصل ہو سکتے ہیں میں ہیں غفلت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و جمال و فضیلت وہی ہے آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری ہیں اور کسبی ہیں سبحان اللہ — آنحضرت خدایا ہم درندہ تو تنہا داری ہے یہ آپ کی مروت کا حال ہے بلکہ اگر ہوتا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ عنق میں میں تم کو دوں گا اطمینان رکھو ۱۲ منہ

(از عمر بن حفص از والدش از عائشہ از شقیق) جناب مسروق کہتے

میں ہم عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں احادیث سناتا ہے تھے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور بد زبان نہ تھے، آپ فرمایا کرتے تھے تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہیل بن

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت بڑھ لے کر آئی سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے پوچھا ہمیں معلوم ہے بڑھ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا شملہ (نگلی) سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں نگلی جس میں ہاشیہ بنا ہوتا ہے غرض وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میں آپ کو پہتانے کے لئے لائی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت نگلی کی ضرورت بھی تھی، آپ نے لے کر پیہن لی، صحابہ کرام میں سے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوف) نے یہ نگلی آپ کو پہننے دیکھ کر کہا یا رسول خدا کیا بتر نگلی ہے! یہ مجھے عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا جب آپ مجلس سے اٹھے (اور اندر جا کر وہ نگلی تہہ کر کے عبدالرحمان کو بیچ دی) تو لوگوں نے انہیں ملاحت کی، اُن سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نگلی کی ضرورت ہے پھر تم نے کیوں سوال کیا؟ ہمیں معلوم ہے آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (یہ نگلی پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ) برکت کے خیال سے مانگی ہے چونکہ آپ اسے پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن اس نگلی میں کیا جائے

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از حمید بن عبدالرحمن)

۵۶۰۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَيُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مَسِيحًا وَرَأَيْتُهُ كَانَ يَقُولُ إِنِّي خَيْرُكُمْ أَحْسَانُكُمْ أَطْلَقَ

۵۶۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِقَوْمٍ آتَرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مُنْسَوَجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوهُ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَنَّا جَا إِلَيْهَا فَلَبَسَهَا قَرَأَهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَبُّ هَذِهِ فَأَكْسَيْنَاهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَةً أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنَتْ حَلِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهَا فَحَنَّا جَا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفَتْ أَنَّهَا لَمْ يَسْأَلُ شَيْئًا فَمَنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبَسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ أَكْفَنَ فِيهَا

۵۶۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَارَبَ الزَّمَانُ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الْعُلَمَاءُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

۵۶۰۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مَسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفِي وَلَا لِمَ صَنَعْتُ وَلَا أَكْهَنْتُ بَاب ۳۲۳ كَيْفَ يَكُونُ

الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ-

۵۶۰۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا أَحْفَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ-

بَاب ۳۲۲

۵۶۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَارَبَ الزَّمَانُ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الْعُلَمَاءُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرنے لگے گا (غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہوگی) عمر گزر جائے گی (دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا۔ دلوں میں بغلی سمائے جائیگی، ہرج عام ہو جائیگی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا قتل خوں ریزی ہے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از سلام بن مسکین از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گاتا رہا دس سال یہ اس مدت میں آپ نے کبھی مجھ سے اُف تک نہیں فرمایا، نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا؟ یا یہ کام کیوں نہ کیا؟

باب آدمی کا گھر میں رخصت کیسا ہو؟

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم) اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر کین کاموں میں مشغول رہا کرتے؟ تو فرمایا گھر میں کام کاج میں اور نماز کے وقت باہر نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

باب نیک آدمی سے محبت من جانب اللہ القاری ہوتی ہے

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از ابن جریر از موسیٰ بن عقبہ از نافع) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے

۱۔ لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن و حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۲۔ منہ سے برے کلمات نکالیں ۳۔ کافیاں ہوگا ۴۔ منہ سے ایک بادشاہ دوسری بادشاہت پر چڑھے گی ۵۔ ایوں کا میدان گرم ہوگا ۶۔ منہ سے جو کچھ کہے گا کلمہ ہے ۷۔ منہ سے سبحان اللہ یہ جس خلق اور اس قدر صبر و قدامت نبوت کی دلیل ہے ۸۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سودا بازار سے غور لیتے آتے اور اپنا جو تاخود ٹانگ لیتے ۱۲۔ منہ



تو جبرائیلؑ کو آواز دیتا ہے اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھو یہ سن کر جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام تمام اہل آسمان (فرشتوں) کو ندا کرتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتے ہیں تم سب بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ تمام اہل سماء فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں بعد ازاں وہ زمین میں بھی (بنبرگان خدا کا) مقبول (محبوب) بن جاتا ہے یہ

**باب اللہ کے لئے کسی سے محبت رکھنا۔**

(از آدم از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس وقت تک جلاوتِ ایمانی نصیب نہ ہوگی جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی آدمی سے محبت نہ رکھے، اور اسے آگ میں ڈالاجانا منظور ہو مگر ایمان کے بعد جب اللہ نے اسے کفر سے نجات دی پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے اسے سب سے زیادہ محبت ہو۔

## باب ارشاد الہی اے ایمان والو! مسلمانوں

ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے (اللہ کے نزدیک) اچھے بیوں آئیے۔

(از علی بن عبد اللہ از صفیان از بہشام از والدش) عبد اللہ  
 بن زمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی  
 کے خروجِ ریح (گور لگانے) پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ آپ نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ  
اللَّهُ عَبْدًا أَكَادَى جَبْرِيلَ إِنْ أَحَبَّ اللَّهُ يُحِبُّ فَلَا تَأْ  
فَأَحْبَبُهُ فَيُحِبُّهُ جَبْرِيلُ فَيُنَادِي جَبْرِيلُ  
فِي أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحِبُّ فَلَا تَأْ فَاحْشَوْهُ  
فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ  
فِي أَهْلِ الْأَرْضِ -

پادشاه ۳۲۳۳ المحب فی اللہ۔

٥٦-٨ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ أَحَدٌ حُلُوفَهُ  
الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَقِّ  
أَنْ يُقَدِّفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُرْجَعَ  
إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَقْدَعَ اللَّهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ سَائِرِهِمَا -

باب ۳۳۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا  
مِن قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ يَسْكُونُوا أَهْدِيًّا  
مِّنْهُمْ أَلَيْسَ -

٥٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ دُمَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ یہی معنوں مولانا رقم صاحب نے فرمایا ہے ۵۰ از خدا گشتی بہرہ یزدان گوشت۔ اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ بعض اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہو گئے ہیں ان کو طرح طرح کی آزمائشیں دی ہیں کیونکہ زمین والوں پر ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں اس کے علاوہ اے یہ مقبول اور محبوب بندوں کی حیات میں کوئے بے دکار اور بچار اور نفاق حسد اور بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ لیکن اخیر کو خود بھی ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب ان کی تعزین کرنے لگتے ہیں اس کی مثال دیکھو امام حسین کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں یہ شخص کی زبان پر آپ کا ذکر فرماتا ہے امام احمد بن حنبل کی زندگی میں معتزلہ اور جہمیہ ان کے دشمن تھے مگر کوئی محمد گستاخانہ کوئی مشرک نہیں وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے مدح اور ثنا خواں ہیں کوئی بزرگان دین کی بھی کیست نہ بھی ہے علیہ السلام کیونکہ گورامک خدای جنہ سے اس پر بنسنا نالائی

أَنْ يَفْعَلَكَ الرَّجُلُ مِنْهَا يُحَرِّمُ مِنَ الْاَلْفِ قَوْلَ  
بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمْ أَمَّا أَنَّهُ ضَرَبَ الْفُجْعَلُ ثُمَّ  
لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ التَّوَدُّيُّ وَوَهَيْبٌ وَابْنُ  
مُعَوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْعَبْدِ -

۵۶۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَائِشَةُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى أَتَدْرُونَ  
أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
قَالَ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ  
أَيُّ شَهْرِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ مَا نَعَّمُ  
وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا  
فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا -

بَاب ۳۲۲ مَا يَنْهَى عَنِ السَّيْرِ

وَاللَّعْنِ -

۵۶۱۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَرِيبٍ  
يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ قُتُولُهُ وَقِتَالُهُ كُفْرُهُ  
تَابَعَهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ -

یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بعض اپنی بیویوں کو ایسے زور سے  
مارتے ہیں جیسے نراونٹ کو (جو شریر ہو) پھر اسے گلے لگاتے ہیں  
سفیان ثوری، وہیب اور ابو معاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام  
سے روایت کیا ان کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں جیسے غلام کو مارتے ہیں۔  
(از محمد بن شعیب از یزید بن ہارون از عاصم بن محمد بن زید الدمشقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منیٰ میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ  
اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ قابل احترام دن  
ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا  
اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا یہ قابل احترام شہر  
(مکہ) ہے۔ پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا  
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا قابل احترام  
مہینہ ہے (ذوالحجہ) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مسلمانوں کے خون  
مال اور آبرو میں (غزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں  
اور قابل احترام بنادی ہیں جیسے یہ دن اس شہر اور اس مہینے میں۔  
باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از منصور از ابو ذر) حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مسلمانوں کو گالی دینا گناہ ہے اور مسلمانوں سے لڑنا  
کفر ہے۔ غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت  
کی۔

۱۲ھ میں نافع بن جریر نے ایک مسلمان کی کسی کانٹوں نہیں کیا ہے نہ کسی کو مارا ہے نہ نہ کیا ہے نہ چوری نہ غریب خوری  
اور نہ ہی کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو مار پیٹ کرنا اس کو ستانا اور اس وجہ سے ہے کہ وہ مسلمان ہے ہرگز کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو واقعی کافر ہے  
اور ظاہر نہیں لوگوں کو دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرنا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی کوئی گنجائش نہیں ہے اگر سچا مسلمان  
ہوتا تو مسلمان سے بے دروغی پر گزند نہ لڑتا

۵۶۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدَّيْلَمِيَّ حَدَّثَهُ  
عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا يَزِيحُ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ  
إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ -

۵۶۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا قَلِيمٌ مِّنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَلَالُ  
ابْنِ عَرِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَابًا  
كَانَ يَقُولُ مَعْدُ الْمُعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ -

۵۶۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ  
ابْنِ مَعْلَاكَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّجْوَةِ حَدَّثَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ  
لَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ دَرَجَةٌ فِي مَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ  
نَفْسَهُ بَيْعًا فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ  
مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَى مُؤْمِنًا  
بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

(از ابو عمر از عبد الوارث از حسین از عبد اللہ بن بریدہ از یحییٰ بن عمر از ابو اسود دہلی) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے۔

(از محمد بن سنان از قلیع بن سلیمان از ہلال بن علی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بخش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں دینے والے۔ آپ کو اگر کبھی غصہ بھی آتا تو اتنا فرماتے اے کیا ہو گیا اس کی پیشانی خاک آلود ہو

(از محمد بن بشار از عثمان ابن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو قلابہ) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ جو شجرہ منوان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں سے تھے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے، تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کو وہی نذر بھیجی ہوتی ہے اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو۔ اور جو شخص دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کر لے اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

۱۲ منہ سے نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھاؤں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلاں کی جہر و مطلق دے دوں گا فلاں کا پردہ آنا کروں گا ۱۲ منہ سے ۱۲ منہ سے یا زور سے یا ڈوب کر یا جل کر ۱۲ منہ سے

۱۲ منہ سے مثلاً کہے ہیں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں

یہودی کام کرے ۱۲ منہ سے نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھاؤں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلاں کی جہر و مطلق دے دوں گا فلاں کا پردہ آنا کروں گا ۱۲ منہ سے ۱۲ منہ سے یا زور سے یا ڈوب کر یا جل کر ۱۲ منہ سے

## ۵۶۱۵- حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عُرْوَةَ  
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَدَّ عَضْبَهُ  
حَتَّى اتَّغَمَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا  
لَذَهَبَ عَنْهُ الدُّنْيُ يَجِدُ فَإِنْ طَلَّقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ  
فَأَخْبَرَ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ الْاُتْرَى بِي بَأْسٌ  
أَجْعُوزُ أَنَا إِذَا هَبَ -

## ۵۶۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنَا  
عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُغَيِّرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ  
فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاخَى  
فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَرَأَيْتُمَا دَفِعتَ وَعَلَى أَنْ يَكُونُ  
خَيْرًا لَكُمْ فَانْقَسَمُوا فِي النَّاسِ سَاعَةِ وَالسَّائِغَةِ  
وَالْخَامِسَةِ -

## ۵۶۱۷- حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از عمر بن حفص از والدش از امش از عدی بن ثابت) حضرت

سُلیمان بن مُردُضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا سخت غصہ آیا کہ اس کا منہ پھول کر رنگ بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصہ کرنے والا شخص وہ کلمہ کہے تو (ابھی) اس کا غصہ جاتا رہتا ہے چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی اطلاع لے دی یعنی کہا اللہ کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگ (اغوذ باللہ من الشیطان پڑھ) اس نے جواب دیا کیا مجھے دیوانہ یا مریض سمجھے ہو (یہ کلمہ تو دیوانہ اور مریض پڑھے)

(از مسدد از البشر بن فضل از حمید از انس) حضرت عباده بن

صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے باہر تشریف لائے، اتنے میں دو مسلمان شخص کسی بات پر آپس میں الجھ پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے آیا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں مجھلا دیا گیا شاید اللہ تعالیٰ نے اسی میں (غیر تعین میں) تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب یوں کیا کرو کہ شب قدر (رمضان کے آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(از عمر بن حفص از والدش از امش از معمر) ایک بار حضرت

البوز رضی اللہ عنہ اور ان کا غلام ایک ہی طرح کی چادر اوڑھتے ہوئے

لے کہ میں اغوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور رو گیا تھا یہ اتنا غصہ بھی جنوں ہے اس سے زیادہ روگ کونسا ہوگا ۱۲ منہ لے یعنی بچیوں اور ستائیسویں درانیہ سویں رات کو ۱۲ منہ لے میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُودًا أَقْلَى عَلَى غَلَامٍ مِنْهُ  
بُودًا أَفْقَلْتُ لَوْ أَخَذْتُ هَذَا أَفْلَيْسْتَهُ كَانَتْ  
حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَنِي  
وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَسْجَمِيَّةً فَقُلْتُ  
مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِي أَسَأَبْتُ فَلَا تَأْثَمُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفِيْلْتُ  
مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ أَمْرٌ وَفِيكَ  
جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حَالٍ سَأَعُوْهُ هَذَا مِنْ  
كِبَرِ النَّسَبِ قَالَ نَعَمْ لَهُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ  
اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَصَنُ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ  
يَدِهِ فَلْيُطْعِمُهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلَا يُلْبِسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ  
وَلَا يَكْنِسُهُ مِنْ أَعْمَلٍ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا  
يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ -

تھے (معروف کہتے ہیں) میں نے (ابو ذر رضی اللہ عنہ) سے کہا اگر آپ غلام  
کی چادر لے کر پہن لیں تو آپ کا جوڑا ایک رنگ ہو جائے گا غلام کو کوئی دوسرا  
کپڑا دے سکتے ہوا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے  
میں مجھ میں اور ایک شخص میں سخت کلامی ہو گئی تھی، اس کی ماں عربی نہ  
تھی بلکہ عجمی تھی، میں نے اسے ماں کی گالی دی کہ تیری ماں شریف ہوتی  
تو تو ایسے کیوں نکلتا) اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
کر دیا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تو نے فلاں شخص سے گالی  
گلوچی کی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس کی ماں کو  
تو نے بُرا کہا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تجھے میں (اب  
تک) جہالت باقی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو بوڑھا ہوں  
مجھا ہوں کیا اب تک باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اب تک باقی  
ہے۔ دیکھو غلام لوڑی تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت  
بنادیا ہے لہذا جو تم کھاؤ وہی انہیں بھی کھلاؤ جو خود پہنوں انہیں بھی پہناؤ اور ان سے

ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک جائیں یا غفل ہو) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو (ان کا ماتحت بناؤ)

**باب** کسی آدمی کو لمبا یا ٹھگنا کہنا (بشرطیکہ  
ازراہ حقارت نہ کہے) غیبت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے ہاتھ والا کیا کہتا  
ہے؟ اسی طرح ہر وہ بات جس سے عیب بیان کرنا  
مقصود نہ ہو (غیبت نہیں)

(از حفص بن عمر از یزید بن ابراہیم از محمد بن سیرین) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ نے سلام پھیر دیا اور

**باب ۳۲۲** مَا يَجُوزُ مِنْ  
ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوُ قَوْلِهِمْ الطَّوِيلُ  
وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ  
وَمَا لَا يَرَادِيهِ مَشِينُ الرَّجُلِ -

۵۶۱۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُسْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ كُنَّ سَلَامًا

۱۔ یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ماں باپ کی شرافت جتنا کفر کیا کرتے تھے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲۸۹ من ۱۲۹۰ من ۱۲۹۱ من ۱۲۹۲ من ۱۲۹۳ من ۱۲۹۴ من ۱۲۹۵ من ۱۲۹۶ من ۱۲۹۷ من ۱۲۹۸ من ۱۲۹۹ من ۱۳۰۰ من ۱

إِلَى خَشْبَةٍ فِي مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا  
وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَذَا بَابُ  
تَيْكَلُكَا وَخَرَجَ سَرَعَانِ النَّاسِ فَقَالُوا هَاجَرُوا  
الصلوة وفي القوم رجل كان النبي صلى الله  
عليه وسلم يدعوه ذاك اليوم فقال يا أيها الله  
أَكْسَيْتَ أَمْرَ قَصِيرَةٍ فَقَالَ لَمْ أَشْ وَلَمْ تَقْصُرْ  
قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ صَدَقَ ذُو  
الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ  
فَمَعْبُودٌ مِثْلُ سُجُودَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ دَفَعَ رَأْسَهُ  
وَكَبَّرَ وَوَضَعَ مِثْلَ سُجُودَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ  
دَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

### باب الغيبة وقول

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا  
أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ  
أَخِيهِ مِمَّا فَكَرَهُهُ مَوْتُهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ  
إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

### ۵۶۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ  
طَاوُسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَابَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا

مسجد کے سامنے ایک لکڑی (آڑی لگی ہوئی) تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپ  
کھڑے ہو گئے اس وقت حاضرین میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی  
موجود تھے لیکن انہیں بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور جلدی  
جانے والے لوگ مسجد کے باہر نکل گئے، کہنے لگے کہ شاید نماز میں (مُحَدِّثِ  
کی طرف سے) تخفیف ہوگئی۔ حاضرین میں ایک شخص تھا جسے (لمبیہ ہاتھ ہونے  
کی وجہ سے) آپ ذوالیدین کہا کرتے تھے اس نے جرأت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ کیا  
آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہوگئی؟ آپ نے فرمایا میں بھولا نہ نماز میں کمی  
ہوئی اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا ذوالیدین سچ  
کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی) آپ نے (باقی ماندہ) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا  
پھر اللہ اکبر کہہ کر ایک عام سجدہ کی طرح یا اس سے قدرے لمبا دو رکعتیں پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا  
پھر دوسرے سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے قدرے لمبا دو رکعتیں پھر سلام پھیرا یا اللہ اکبر کہا۔

### باب غیبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم میں سے کوئی شخص  
دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی یہ  
پسند کرے گا کہ اپنے مرؤہ بھائی کا گوشت کھالے  
تم یہ فعل بُرا ہی سمجھو گے۔ اللہ سے ڈرو بیشک اللہ

(ابو یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از اعمش از مجاہد از طاووس) حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار  
دو قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا ان پر عذاب نازل ہو رہا  
ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب سے نہیں بلکہ ایک تو پشیمان کرتے

۱۔ دوسری روایت میں اس کی وجہ مذکور ہے کہ آپ کے چہرے پر غصہ اس وقت معلوم ہوتا تھا اب کہاں چپ وہ لوگ جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوائے دیا پھر حضرت عمرؓ کی اوسکی یہ مجال تھی کہ غصے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوائے دینے کی ایک ہی جگہ  
۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ سے زاہد بہادر ہو گیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس کا جواب  
یہ ہے کہ ذوالیدین بارگاہ رسالت میں مغرب شخص نہ تھا ایک عامی آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن غریب لوگ بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑا محنت اٹھاتے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ یعنی کسی کے پیچھے پیچھے بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو ۱۲۔ منہ ۱۱۔

لَيُعَذِّبَنَّ فِي كِبِيرِ مَا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَآمَّا هَذَا فَكَانَ يَغْتَنِي بِالسَّيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِأُثْنَيْنِ فَعَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَآخَرَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يَخْفَفُ عَنْكُمْ مَا كَمْ يَبْسًا۔

**باب ۳۲۸** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُرِّ الْأَنْصَارِ۔

۵۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الثَّوْرَةِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُرِّ الْأَنْصَارِ بُنُو الْخِجَارِ۔

**باب ۳۲۹** مَا يَجُوزُ مِنَ

الْعِتَابِ أَهْلُ الْفُسَادِ وَالرِّيبِ۔

۵۶۲۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَسْمَعُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ امْذُكُوا لِي بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَأَبْنَى الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا كُنْتُ أَلَانُ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَلَاثُ قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ مَاتَتْ شَرُّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَوْهُ لِي اتِّقَاءً فَحُشِبَ۔

وقت آڑ نہیں کرتا تھا، دوسرا چغل خور تھا اس کے بعد اپنے ہری ٹہنی منگوائی اس کے دو ٹکڑے کر کے آدمی ایک قبر پر گاڑ دی، آدمی دوسری قبر پر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شایدا ان کا عذاب ہلکا رہے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار

کے گھروں میں بہترین گھر تھے

(از قبیسہ از سفیان از ابو الزناد از ابوسلمہ) ابوالسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھروں میں بنی نجار کا گھر نہ بہتر ہے۔

**باب** مفید (فسادی) اور شریروں کی

غیبت کا حجاز

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از ابن منکر از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے جب وہ باہر تھا فرمایا اچھا اس بُرے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی اور اخلاق سے اس سے گفتگو کی (جب وہ چلا گیا تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ شخص (اپنی قوم میں) بُرا آدمی ہے پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی؟ آپ نے فرمایا میں عائشہ لوگوں میں بُرا وہی شخص ہے جسے اس کی سخت کلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں یا اس کی سوت کلامی سے بچنے کے لئے اس سے ملنا ترک کر دیں۔

یہ پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۲ منہ لے اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا اذنی غیبت نہیں ہے ۱۲ منہ لے تاکہ دوسرے اشخاص ان کی خیر سے بچے ۱۲ منہ لے تو اس کے برے ہونے سے میں کیوں بُرا ہو جاؤں ۱۲ منہ

## باب ۳۲۳ التَّيْمَةُ مِنَ الْكِبَرِ

۵۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ خُوَيْرِجَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَدُّ بَابًا فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَدُّ بَابًا وَمَا يُعَدُّ بَابًا فِي كِبَرَةٍ وَرَأَتْهُ لَكِبَرٍ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَتَّبِعُ بِالتَّيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجُودَةٍ فَكَسَاهَا بِكِسْفَتَيْنِ أَوْ اثْنَتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْفَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْفَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَهُمُ بَيْنَنَا.

## باب ۳۲۴ مَا يَكُونُ بِالتَّيْمَةِ

وَقَوْلُهُ هُمَا زَمَشَاءُ بِمِيمٍ وَوَلَّيْ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لِهَمْزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ.

ہے طے لاتا ہے۔

۵۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا مَعَ حَدِيقَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ كِبْرًا قَرَّمَ الْحَدِيثَ إِلَى عُمَانَ فَقَالَ حَدِيقَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاةٌ.

## باب ۳۲۵ خُفْلُورِي كَبِيرٌ وَكَانَ هُوَ.

(از ابن سلام از عبیدہ ابن جعد البوعبد الرحمن از منصور از مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا انہیں عذاب ہو رہا ہے بظاہر کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں حالانکہ وہ بڑے گناہ میں ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا (یا پیشاب کرتے وقت آٹھ نہیں کرتا تھا دوسرا خفلوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری شاخ منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک دونوں قبروں پر لگا دیں فرمایا شاید جب تک خشک نہ ہوں ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گا۔)

## باب ۳۲۶ خُفْلُورِي كِي مُدَّت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے عیب جو خفلور (سورہ نون) ہر خیل نکتہ چین کے لئے ہلاکت ہے (سورہ ہمزہ) ہمزہ، یلزم اور یعیب کا معنی ایک ہے عیب بیان کرتا

(از ابو نعیم از سفیان از منصور از ابراہیم) ہمام بن حارث کہتے ہیں ہم مدلیف بن یمان کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا یہاں ایک شخص رہتا ہے جو مقامی شکایتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا ہے، تو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خفلور رہبشت میں نہیں جائے گا۔

اسے یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر عذاب مقرر ہے جیسے زنا جو زنا زمری وغیرہ اس لئے ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنی بڑا گناہ مراد ہے ۱۲ منہ ۱۲ کپڑے یا بدن نہیں کر لیتا یا لوگوں کے سامنے سر کھول دیتا ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث کی تفسیر اور ترجمہ یہی ہے جیسے کہتے ہیں ہر درخت یا ہری شہی اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں یہ آنحضرت کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے گانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا کہ جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں کھلی ۱۲ منہ ۱۲ ولید بن مغیرہ یا ابو جہل کی شان میں ۱۲ منہ ۱۲ جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے ۱۲ منہ



**باب ۲۲۳۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَأَجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ-

۵۶۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمَّ يَدُ قَوْلِ الزُّورِ أَلْعَلَّ  
بِهِ وَاجْهَلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يُقَدَّمَ  
طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي  
رَجُلٌ إِسْنَادُهُ-

**باب ۲۲۳۳** مَا قِيلَ فِي ذِي  
الْوَجْهِينِ-

۵۶۲۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ  
ابْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ  
الْأَعْمَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ لَمَّا مَرَّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ  
اللَّهِ ذَا الْوَجْهِينِ الَّذِي يَأْتِيَهُمُ لَأَعْيُودُهُ  
وَهُوَ لَأَعْيُودُهُ-

**باب ۲۲۳۴** مَنْ أَخْلَصَ صَاحِبَهُ  
بِنَاقِظٍ فِيهِ-

۵۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي

**باب** اللَّهُ تَعَالَى كَا إِرْشَادِهِ جَوِّثَ بُولَهُ  
سَ اجْتَنَابِ كَرْتِ سَبُو

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از مقبری) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس  
شخص نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا، فریب کرنا اور جہالت کے طور  
طریق ترک نہ کئے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا  
پانی چھوڑے رہے۔

احمد بن یونس کہتے ہیں میں نے یہ حدیث سنی تھی مگر اس کی سند  
(بھول گیا تھا) مجھے ایک شخص (ابن ابی ذئب نے) بتلا دی۔

**باب** دَوْلَةِ آدَمِ كَيْ مَتَلَقَ بَلَّ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابوصالح) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت  
کے دن اللہ کے سامنے تم اسے سب سے بدتر دیکھو گے جو دور نہ  
ہو، یہاں ایک منہ لے کر آئے وہاں دوسرا منہ لے کر جائے (ہر جگہ  
لگی لپٹ بات کہتے)

**باب** اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں  
کسی کے الفاظ کی اطلاع دینا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابوالولہ) حضرت  
ابوسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ

یعنی جب جھوٹ فریب بڑی باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو تمہارے فاقہ کشی کی کوئی احتیاج نہیں وہ تو یہ مہاستہ ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بڑی باتوں  
اور بڑی عادتوں سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع متقیم کے تابع کر دیں ۱۲ منہ سے دو روئے آدمی وہ ہے جو ہر فریق میں ملا ہے جس صحبت میں  
جائے ان کی کسی کچھ یعنی رکابی مذہب ۱۲ منہ سے اس کی نیت دو دشمنوں کو ملا دینے کی نہ ہو بلکہ ٹرانے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی جہاں چاہے ان کی کسی کچھ ۱۲ منہ

مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غرض خدا کی رضا مندی کی نہ تھی میں نے اس کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دی آپ کا چہرہ تغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں ان کی قوم نے اس سے بھی زیادہ تکلیفیں پہنچائیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔

## باب کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی ممنوع ہے۔

(از محمد بن مباح از اسماعیل بن زکریا راز مرید بن عبد اللہ بن ابی بردہ از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے دوسرے شخص کے متعلق بے حد تعریف سنی تو فرمایا تو نے اسے تباہ کر دیا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی ہے

(از آدم از شعبہ از خالد از عبد الرحمن بن ابی بکر) عبد الرحمن کے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی بے حد مدح و ثنا کی آپ نے فرمایا حیف ہے تجھ پر تو نے تو اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میرا خیال ہے وہ ایسا ہے بشرطیکہ اسے یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے مگر تعریف میں یہ

فَإِخْرَجَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَوْ اللَّهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَمَعَدَّ وَجْهَهُ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَصْبَرَ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ۔

۵۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُشْفِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيقُهُ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلِكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ النَّبِيِّ حَدَّثَنَا ۵۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْقَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ وَجَلَّ خَبْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُ مِرَارًا إِنَّكَ أَنْ أَحَدَكُمْ قَادِحًا لَمْ يَمَلِكْ فَلْيَقُلْ أَحِبُّ

۱۔ یہ منافق تھا اس کا نام معتب بن قیس تھا ۱۲ منہ سے ما فخر نے کہا مجھ کو ان دونوں قصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا محسن بن ادب تھا اور جس کی تعریف کی شائد وہ عبد اللہ ذوالجہاد بن زکریا ہو گا ۱۳ منہ سے تعریف میں اس طرح جو بیش مبالغہ کرنا ہیجودہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے اسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کر دے پھول کر مفرد بن جانا ہے اور اس کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ تو غرور و ہی آدھی تو دوزخی بنا لے کے لئے کافی ہے دوسرے جب پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر رکھیں جتنے خوشامد پسند ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ یہ ہے اگر دین کا علم حاصل کر لیتے تو خوشامد گروں کو کبھی اپنے پاس بھیجتے نہ دیں ان کو پورا پورا تحسین و تحسین جو خوشامد کر کے نواب صاحبوں کو تباہ ادب بر باد کرنا چاہتے ہیں ۱۴ منہ



بَغِيكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ— ثُمَّ بَغَى  
عَلَيْهِ لِيَنْصُرَهُ اللَّهُ وَنَصَرَهُ  
إِثَارَةُ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا۔ (سورہ  
حج میں) جس پر (دو بار) زیادتی ہوئی تو اللہ اس  
کی مدد کرے گا۔

نیز اس باب میں شرمگرا کرنے کی مذمت بھی مذکور ہے خواہ شرمسلمان پر ہو یا کافر پر۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يَتَخِيلُ إِلَيْهِ أَهْلُ  
يَا فِي أَهْلِهِ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ  
لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَنَانِي  
فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ  
فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ  
رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لَلَّذِي عِنْدَ  
رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي  
مَسْجُورٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهَ قَالَ لَبِيدُ بْنُ  
أَعْصَمٍ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ  
ذَكَرْتُ فِي مَشْطٍ وَمَشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي  
بَيْتٍ دُونَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ هَذِهِ الْبَيْتُ الْيَحْيَى أُرِيْتُمَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ  
تَحْتَهُمَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ مَا وَجْهًا  
لِقَاعَةٍ ائْتَتْهَا قَامَرِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے  
عرصے تک اس کیفیت میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ  
فلاں بیوی کے پاس ہو آئے ہیں حالانکہ خلاف واقعہ ہوتا۔  
ایک روز مجھ سے ارشاد فرمایا عائشہ! اللہ تعالیٰ نے  
مجھ پر اس امر کا انکشاف فرمایا جس کی مجھے جستجو تھی رات (فواہ میں)  
دو شخص آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھا دوسرا میرے مٹانے  
پاؤں والے نے سروالے فرشتے سے پوچھا ان کا کیا حال ہے؟ اس  
نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کس نے جادو  
کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن أعصم نے۔ اس نے پوچھا کس  
چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا نرگھور کے خوشے  
کے غلاف میں ہے اس کے اندر کنگھی ہے اس میں اور کتان کے  
تار میں (جادو کر کے) چاہ زردان میں ایک چٹان کے تلے دبایا  
ہے۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور اس کنوئیں پر پہنچ  
کر فرمائے گئے یہی وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا تھا وہاں کھجور  
کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے ٹھن (باشیطانوں  
کے سر) اس کا پانی ایسا انگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ۔ آپ نے صحابہ

۱۔ یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تندرست کر دیا اب میں نے  
ذرا دیر کاٹا اور شور بھیلانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ لبید بن أعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ ۱۳ اصل میں کتان اسی کو کہتے ہیں اس کے درخت  
کا پوست لے کر اس میں سے ریشم کی طرح تار نکالتے ہیں یہاں مراد وہ تار ہیں کتان ایک کپڑا بھی ہے جس کی نسبت شاعر کہتے ہیں کہ وہ چاند کے سامنے لایا جائے  
تو بھٹ جاتا ہے مگر یہ ایک شاعرانہ بات ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَعْنِي تَنْشُرْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَقَانِي وَأَمَا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أَثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَيْدُ ابْنِ أَعْتَمٍ دَجَلٌ مِمَّنْ بَغَى زُرَيْقٌ حَلِيفٌ لِيَهُودَ.

کرام کو حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کر دیا یا اس چیز کا چرچا کیوں نہ کیا یا اس پڑیا کو کھولا کیوں نہیں آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے تندرست کر دیا اب مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلانے۔

**باب ۳۳۳** مَا يُنْهَى عَنِ الْخَاسِدِ وَالَّذِي أْبْرَوْقُولِهِ تَعَالَى وَمِنْ شَرِّ خَاسِدٍ إِذَا أَحْسَدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ لہید بن اعسم بن زریق کا ایک شخص اور یہود یوں کا حلیف تھا۔

**باب ۳۳۳** حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے خاسد کے شر اور

بُرائیوں سے جبکہ وہ حسد کرے میں پناہ مانگتا ہوں

**۵۶۳۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَسُوا وَلَا تَحْسَسُوا وَلَا تَخَاسِدُوا وَلَا تَخَاسِدُوا تَدَابَرُوا وَلَا تَمَاغُضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا**

**۵۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُفُّوا عَنِ الْخَاسِدِ وَلَا تَخَاسِدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ**

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو بدگمانی کرنا بدترین جھوٹ ہے پیچھے مت پڑ جایا کرو، کسی کی عیب جوئی مت کیا کرو، حسد اور ترک ملاقات مت کیا کرو، بغض مت کیا کرو سب مسلمان اللہ کے بندے ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغض اور حسد اور ترک ملاقات مت اختیار کرو، اللہ کے بندے ہو کر اور آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو، کسی مسلمان کو دوسرے سے ترک ملاقات تین دن سے زیادہ جائز نہیں ہے۔

**باب ۳۳۳** اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے

**باب ۳۳۳** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گھڑوا دیا کھولا نہیں۔ ۱۲ منہ لے لوگ لہید کو منرا دیں پڑیں وہ انکار کرے غل شور ہو ۱۲ منہ لے جو قول و قرار کر کے کسی قوم میں مل جاتا ہے یہ حدیث مع شرح اور پیرائے رکھی ہے۔ ۱۲ منہ لے بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان ہے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کرے۔ ۱۲ منہ

اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ

الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا-

۵۶۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرِّثَاءِ عَنِ الْأَعْوَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُفِّرْتُ بِالظَّنِّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ

الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَتَّخِذُوا

وَلَا تَخَاسِدُوا وَلَا تَتَعَاضَوْا وَلَا تَدَّابِرُوا أَوْ كُفُّوا

عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا-

بَابُ ۳۳ مَا يَكُونُ فِي الظَّنِّ

۵۶۳۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَفِيرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا تَابِعُ قَانِ

مِنْ دِينِنَا شَيْئًا وَقَالَ اللَّيْثُ كَمَا تَارَاجُلَيْنِ مِنَ

الْمُتَأَفِّقَيْنِ-

۵۶۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ بِهَذَا أَوْ قَالَتْ وَخَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ

فُلَانًا وَفُلَانًا تَابِعُ قَانِ دِينِنَا الَّذِي كُنْ عَلَيَّهِ-

بَابُ ۳۴ سَائِلُ الْمُؤْمِنِ عَنِ النَّبِيِّ

۵۶۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بِهِمْزٍ كَرِهَ بَعْضُ گَمَانِ گناه ہوتے ہیں ہیں آئیہ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الرثاء از الاعوج)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے۔ ٹوہ نہ لگاؤ

کسی کی عیب جوئی نہ کرو بخش مت کرو، حسد و بعض اور ترک ملاقات

نہ کرو اللہ کے بندے ہو کر اور آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو سہو۔

باب گمان سے کوئی بات کہنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از ابن شہاب از عروہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دو شخص ہمارے دین کی کوئی

بات نہیں جانتے۔

لیث کہتے ہیں یہ دونوں شخص منافق تھے۔

(از ابن کبیر از لیث) یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ

الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک دن حضور

صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان

کرتا ہوں کہ فلاں فلاں اس دین کی بابت جس پر ہم ہیں کچھ نہیں جانتے۔

باب مومن کا اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابی ہریرہ بن سعد از ابی ہریرہ بن سعد)

۱۔ کہہ نہ آئی کسی کی نسبت بدگمانی کر کے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے وہ جھوٹ ہوتی ہیں بدگمانی وہی بُری ہے کہ آدمی کسی کی نسبت بعض گمان پر کوئی بات منہ سے نہ نکالے لیکن مزہم یعنی پوشیداری اور احتیاط عقل مندی کی دلیل ہے اس میں کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے ۱۲۔ منہ سے بخشش کے میں کتاب البیوع میں گندہ چکے پر لکھی لائیا ہیں وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے خواہ خواہ اس کی قیمت لگائی جائے۔

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّةٍ مَعَاذَ إِلَّا الْعِبَادَةَ فَإِنَّ مِنَ الْمُبَاحَةِ أَنْ تَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَأَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُكَ رَبُّكَ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۵۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَذْكُرُ أَحَدُكُمْ مَنَ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا وَكَذَا أَفَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا وَكَذَا أَفَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَأَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّا أَخْفَوْنَا لَكَ الْيَوْمَ۔

**باب ۳۲۲۲ التَّكْبِيرِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ**

ثَانِي عَظْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عَظْفُهُ رَقَبَتُهُ۔

شہاب از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری اُمت کے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کویں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ دھڑپ بن ہے کہ آدمی رات کو کوئی (بڑا) کام کرے اللہ نے اسے چھپا رکھا ہو لیکن وہ صبح کو خود ایک ایک سے کہتا پھرے لوگو! میں نے رات یہ یہ گناہ کئے ہیں اللہ نے تو رات بھر اس کے عیوب پر پردہ ڈالا مگر وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی چاک کرنے لگا۔

(از مسدد از ابو عوانہ از قتادہ از صفوان بن محرز) کسی شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں سنا ہے؟ جواب دیا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (روز قیامت) ایک مسلمان (جو گناہ گار ہوگا) اپنے رب سے قریب ہو جائے گا رب تعالیٰ اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ (بڑے) کام کئے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (اے باری تعالیٰ تو غفور الرحیم ہے) غرض تمام معاصی (گناہوں) کا اقرار کر لئے گا پھر فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں۔

**باب ۳۲۲۳ غُرُورٍ وَتَكْبَرٍ**

مجاہد کہتے ہیں ثانی عطفہ سے مراد اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھنے والا۔ عطف گردن۔

۱۔ مثل مشہور ہے کہ ایک توجوری اوپر سے تیرہ توری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلاں فلاں گناہ کیا یہ توبہ صافی اور بے باکی ہے ۱۲ منہ ۱۷ تہ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ سے شہجان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ

## ۵۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ  
حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ  
ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ إِلَّا  
أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتِلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ وَ  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا آدَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ  
الْأَمَةُ مِنْ أُمَّاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَنَا خَدٌّ بَيِّدٌ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنْطَلِي بِهَ حَيْثُ شَأَتْ  
**باب ۳۳۳** إِلَيْهِ جَرَّةٌ وَقَوْلُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ  
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از معبد بن خالد قیسی) حارثہ بن وہب

نزعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم  
سے بہشتی لوگوں کی علامت نہ بتلاؤں ؟ بہشتی وہ لوگ ہیں جو دنیا  
میں کمزور اور بے حیثیت (گنہگار) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر  
کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے اور  
میں تمہیں دوزخی لوگ بھی بتا دوں ہر وہ شخص جو اکھڑ بخلق اور  
متکبر (مغرور) ہو

محمد بن عیسیٰ نے بحوالہ ہشیم از حمید طویل از انس بن مالک  
بیان کیا کہ مدینے کی کوئی لونڈی بھی اگر آپ سے کوئی کام لینے کے  
لئے آپکے ہاتھ پر لیتی تو (آپ انکار نہ فرماتے) جہاں چاہتی آپکے کولے جاتی ہے

**باب** کسی سے علیحدگی اور ترک ملاقات کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ  
کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی

سے تین رات (تین دن) سے زیادہ قطع تعلق رکھے ہے

## ۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَرْثَدٍ  
ابْنُ الطَّفِيلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عوف بن مرثدہ ابن الطفیل

ابن حارث کہ از جانب مادر برادر زادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بود)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز فروخت کی یا قیامت کی تو عوف اللہ

لہ حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے اور شاگرد امام بخاری نے ان سے حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی ۱۲ منہ سے آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ  
کرتے یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں ۱۲ منہ سے اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی عیبوں کی وجہ سے لیکن فاسق اور نجس راہ راہل بہرعت سے ترک ملاقات  
کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے



رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهَا أَتَتْ عَائِشَةَ  
 حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ  
 عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِمَنِي عَائِشَةُ  
 أَوْ لَا جُورَ عَلَيَّهَا فَقَالَتْ أَهْوَقَالَ هَذَا أَقَالَ  
 نَحْمُ قَالَتَ هُوَ لِلَّهِ عَلَى نَدْرٍ أَنْ لَا أَكَلِمَةَ ابْنِ  
 الزُّبَيْرِ أَبَدًا أَفَاسْتَشْفَعُ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ  
 طَالَتِ الْهَجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ  
 أَبَدًا أَوْ لَا أَهْتَبْتُ إِلَى نَدْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى  
 ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ السُّوْرَ بْنَ عَفْرَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ  
 ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ وَهَمَّ أَنْ يَبْرُكَهُ  
 وَقَالَ لَهُمَا أَنْشِدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَا فِي  
 عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهُمَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْدِرَ وَطُغْيَ  
 فَأَقْبَلَ بِهِ السُّوْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ  
 بِأُذُنَيْهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَدْخُلْ قَالَتَ  
 عَائِشَةُ ادْخُلُوا أَقَالَ لَوْ أَكَلْنَا قَالَتَ نَعْمَا ادْخُلُوا  
 فَعَلِمَا وَلَا تَعْلَمَا أَنَّ مَعَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا  
 دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ عَائِشَةُ  
 وَطُغْيَ يَتَا شِدْهَا وَيَسْكِي وَطُغْيَ السُّوْرَ وَ  
 عَمِلَ الرَّحْمَنِ يَتَا شِدْهَا يَتَا إِلَّا مَا حَكَمْتُهُ وَقِيلَتْ  
 مِنْهُ وَيَعْرِزَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ  
 لِسُلَيْمٍ أَنْ يَتَفَجَّرَ أَخَاهُ قَوِيٌّ ثَلَاثَ كَيَالٍ فَلَمَّا

ابن زبیر (جو ان کے بھانجے تھے) کہنے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسے معاملوں  
 سے باز رہنا چاہیے نہیں تو خدا کی قسم میں ان پر حجر کردوں گا حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے پوچھا کیا عبداللہ بن زبیر نے ایسا کہا ؟  
 (میں حجر کردوں گا) لوگوں نے کہا بے شک! تب حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا کہنے لگیں میں بھی اللہ کے لئے یہ نذرمانتی ہوں (عہد کرتی ہوں) کہ  
 اسے ساری عمر کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ کروں گی۔ چنانچہ ایک عرصہ  
 اسی طرح گزر گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ترک سلام وکلام کیا  
 بعد ازاں عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے انہوں نے کہا خدا کی  
 قسم میں تو اس بارے میں کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی نہ اپنی نذر کردوں  
 گی چنانچہ پھر ایک عرصہ اسی طرح گزر گیا بعد ازاں عبداللہ بن زبیر نے مسور  
 بن خرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے  
 (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصیال والوں میں سے) تھے یہ کہا میں  
 تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکے مجھے ایک بار حضرت عائشہ  
 کے پاس پہنچا دو (میرا ان کا سامنا کرو) حضرت عائشہ کو نونا طوٹنے کی نذر  
 کرنا درست نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور اور عبدالرحمن اپنی اپنی پادریں لپیٹے ہوئے  
 ابن زبیر کو بھی ساتھ لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور اندر آنے  
 کی اجازت مانگی یوں کہا السلام علیک ورحمت اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر  
 آئیں ؟ انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمن نے کہا ہم سب آئیں  
 انہوں نے کہا ہاں ہاں سب آؤ۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ عبداللہ بن زبیر  
 بھی ان کے ساتھ ہیں غرض جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبداللہ بن زبیر  
 پر وے کے اندر چلے گئے (حضرت عائشہ ان کی خاک اٹھاتھیں) اور اندر  
 جا کر حضرت عائشہ کے گلے لگ گئے انہیں قسمیں دینے اور رونے لگے  
 اور مسور بن خرمہ اور عبدالرحمن (بر وے کے باہر سے) حضرت عائشہ کو

لے کر گھر سے باہر نکلتے ہوئے تھے کہ عقیل یا نا عاقیل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تعریف بیچ بہہ وغیرہ نافذ نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث  
 سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیاں غیر عرم سے باتیں کرتی تھیں اور ہر دے میں رہ کر ان کو گویا باقی تھیں وَاِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ شَيْئًا فَاسْأَلُوهُنَّ عَنْ يَمِينٍ  
 وَآخِرُ أَحَادِيثِ ابْنِ زُبَيْرٍ ۱۲ منہ

اَكْتُوْا عَلٰی عَائِشَةَ مِنَ التَّحْكِيْمِ وَالتَّحْوِيْمِ طِفْقَتَ تَحْكِيْمَهُمَا وَتَحْوِيْمُ اِنِّيْ فَعَلْتُ وَالتَّحْكِيْمُ يَدْفَعُ فَلََمْ يَزَالِ يَرْجُو حَتّٰى كَلِمَتِ ابْنِ الْوَكْبَرِ وَاعْتَقَمَتْ فِيْ ذَرْهَاهُ اِلَآ اَنْ يَّعِيْنَ وَكَبَّهٖ وَكَانَتْ تَنْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبَيَّنَ حَتّٰى تَبَيَّنَ دُمُوعُهَا حِمَا ذَهَابًا

قسم دینے لگے اب آپ عبد اللہ سے گفتگو کر لیجئے اس کا نذر قبول فرمائیے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے تین (دن) رات سے زیادہ قطع تعلق نہ رکھے غرض جب ان لوگوں نے بہت راصل کیا اور حضرت عائشہ رضہ کو صلہ رحمی کی حدیثیں اور نا طہہ توڑنے کی مذمت یاد دلائیں، وہ بھی انہیں یہ حدیثیں یاد دلانے اور رونے لگیں۔ کہنے لگیں میں نذر کے متعلق کیا کروں، نذر

کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور اور عبد الرحمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برابر اصرار کرتے رہے۔ بالآخر انہوں نے عبد اللہ سے بات کی اور نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے باوجود حضرت عائشہ رضہ جب کبھی اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو دیتی تھیں اور اتنا روتیں کہ آنسوؤں سے ان کا دھوپہ تر ہو جاتا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو نہ حسد، نہ تبرک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے ہو کر سب بھائی بھائی کی طرح بسر کرو کسی مسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ علیحدگی اختیار کرنا جائز نہیں۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُلُ لَوَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُغْرَضُ هَذَا أَوْ يُغْرَضُ هَذَا أَوْ خِلَ هُمَا الذِّمَى يَبْدَأُ بِالسَّلَامَةِ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از حضرت یزید بن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ علیحدگی اختیار کرے (اس سے خفا رہے) کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھریں اور ان دونوں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کا آغاز کرے۔

بَابُ ۳۲۴ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرِ

باب گناہ کا ارتکاب کرنے والے سے طلاق چھوڑ دینا جائز ہے۔

حِينَ تَخْلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرْهُمْ سِينَ لَيْلَةً -

۵۶۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عَزْفُ غَضَبِكَ وَرِضَاكَ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً قُلْتُ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَلَمَّا كُنْتُ سَاخِطَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ لَكُنْتُ أَهَاجِرًا إِلَّا اسْمُكَ

باب ۳۲۵۲ هَلْ يَزُو رِضَاكِ  
مَحَلُّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةٍ وَغَشِيَةٍ -

۵۶۳۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَحْبُورٍ عَنْ الثَّوْرِيِّ قَالَ قَالَ الْأَيْدِيُّ حَدَّثَنِي مُعْقِلٌ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الثَّوْبَرِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا عَقِلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا وَهْمًا يَدِينَارٍ الذَّيْنِ وَكَمْ يَمُرُّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَاتِنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَّافًا لَنَا بَكْرَةً وَغَشِيَةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے (غزوے میں شامل نہ ہو سکے تھے) اور آپ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ کوئی ہم سے کلام نہ کرے۔ اسی طرح پچاس راتیں گزر گئیں۔

(از محمد از عبیدہ از ہشام بن عروہ از والدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! میں تمہاری ناراضگی اور رضامندی کو سمجھ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے اب محمد کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے ربِّ ابراہیم کی قسم۔ میں نے عرض کیا جی ہاں (آپ کا فرمانا صحیح ہے) میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں یہ

باب کیا اپنے دوست سے روزانہ (ایک بار)

یا صبح اور شام (یعنی دو بار) ملاقات کر سکتا ہے؟

(از ابراہیم از ہشام از معمر از زہری)

دوسری سند (از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے جب سے یوش سنبھالا اپنے ماں باپ کو دین اسلام پر دیکھا اور کوئی صبح و شام خالی نہ جاتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر نہ آتے۔ ایک روز میں اپنے والد کے یہاں تھی کہ دوپہر کے وقت کسی نے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں آپ کے آنے کا یہ وقت معمول کے مطابق نہ تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس وقت جو (خلافت معمول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لے باقی دل سے آپ کی محبت بھروسے جاتی ہے یہ حدیث ادھر گھر میں ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل ہے بعضوں نے کہا جب حدیث سے بے گناہ خفا رہنا جائز ہو تو گناہ کی وجہ سے غبار نہ بنا طریق اولی جائز ہو گا واللہ اعلم بالصواب

بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي مَحْوَ الظُّهَيْرَةِ قَالَ قَاتِلٌ  
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ  
إِنِّي قَدْ أُذِنَ إِلَى الْخُرُوجِ -

**باب ۳۲۶** الزِّيَارَةِ وَمَنْ  
زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عَنْهُمْ وَزَارَ  
سَلَمَانَ أَبَا الدُّدَّةَ فِي عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآكَلَ  
عِنْدَهُ -

**۵۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ**  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ  
أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عَنْهُمْ طَعَامًا  
فَلَمَّا آرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَهُ مَكَانٌ مِنَ الْبَيْتِ  
فَنَهَى لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ -

**باب ۳۲۷** مَنْ جَمَعَ لِلْمَوْتِ  
**۵۶۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ**  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَمَرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا أَرِيسْتَبْرَقَ قُلْتُ مَا غُلْظَمِينَ  
الْيَدِيَا جَ وَخَشَنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم واقعہ ہو رہا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا  
میرے لئے ہجرت کا حکم ہو گیا ہے -

**باب** ملاقات کا بیان نیز اس کا بیان جو  
شخص کسی سے ملنے جائے اور وہاں کھانا بھی کھائے  
سلیمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانے میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے  
لئے گئے وہاں کھانا بھی کھایا یہ

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب از خالد بن الحذافہ از انس ابن  
سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر ملاقات کے لئے  
تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا چپ واپس چلنے کا ارادہ  
ہوا تو اس کے گھر کے ایک کونے پر پانی چڑھنے کا حکم فرمایا چنانچہ  
آپ نے وہاں نماز پڑھی اور ان گھروالوں کے لئے دعا کی

**باب** بیرونی ملکوں کے وفود سے ملنے کیلئے رخصت کرنا۔  
(از عبد اللہ بن محمد از عبد الصمد از والرش) یحییٰ بن ابی اسحاق  
کہتے ہیں مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے دریافت کیا استبرق کس  
کپڑے کا نام ہے؟ میں نے کہا موٹا اور خاردار ریشمی کپڑا تو کہنے  
لگے مگر میں نے اپنے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ  
کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کے پاس ریشمی جوڑا

يَقُولُ رَأَى عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ رَّسُولِي  
فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ قَالَتْ لِبَيْهَا كُوفُ النَّاسِ  
إِذَا أَقْبَضُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبِسُ الْخَوِيُّ  
مَنْ أَخْلَقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ  
إِن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ  
بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِهَذِهِ وَقَدْ عَلِمْتُ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتُ  
قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا مَا لَفَكَ  
ابْنُ عُمَرَ يَكُونُ الْعِلْمُ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ

کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے ماتحت کپڑوں پر ریشمی ہیل بٹھا بھی ناپسند کرتے تھے۔

**باب** بھائی چارہ اور دوستی کا قول و قرار کرنا۔

ابو جحیفہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بنادیا

تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم

(ہجرت کر کے) مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے مجھے سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا

(یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے)

(ازمسدد از یحییٰ از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (مکے سے ہجرت کر کے مدینہ

میں) ہمارے پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری

میں بھائی چارہ کر دیا پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جب شادی کی تو آنحضرت

نے ان سے فرمایا ولیمہ کر خواہ ایک کبریٰ کا سہی۔

(از محمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا) عاصم بن سلیمان

**باب ۳۲** الزَّخَاءُ وَالْجُلْفِ

وَقَالَ أَبُو جَحِيفَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ

وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ رَبِيعٍ

۵۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ رَبِيعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِلُّوهُ وَكُونُوا شَاقِيَةً

۵۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ

اے بیٹے یہ باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ سے یہ حدیث ابو ہریرہ سے گزر چکی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ  
قُلْتُ لَا لَيْسَ بِنِ مَالِكٍ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ -  
فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي -

باب ۳۲۲ التَّبَيُّمُ وَالْعَمَّكُ  
وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ  
أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَمْعَكَ وَأَبْكِي -

احول کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو  
یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں  
حلف نہیں (یعنی قول و قرار کر کے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے کہ  
جاہلیت میں دستور تھا) انہوں نے جواب دیا (رواہ) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خود میرے گھر میں قریش اور انصار میں حلف کرایا -

باب مسکرانا اور چہنسا -

جناب فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ  
سے فرمائی تو میں ہنس پڑی یہ حدیث موصولاً گذر  
چکی ہے -

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ نجم میں) فرمایا وہی خدا ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے -

۵۶۴۸ - حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ عَدِيٍّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ مَلَكَ  
امْرَأَتَهُ فَبَكَتْ طَلَاقَهَا فَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَتْ  
عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا أَخْبَرْتُكَ تَطْلِيقًا فَزَوَّجَهَا  
بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهُ مَعَهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا مِثْلَ هَذَا الْهَدْ بَلَى لَهُدِيَّةٍ  
أَخَذَتْهَا مِنْ جُكْبَانِيهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدٍ  
سَعِيدُ بْنُ الْحَاصِ جَالِسٌ بِنَابِ الْحُجْرَةِ لَيُّوْنَ  
لَهُ فَطَفِقَ خَالِدُ بْنُ مَدْيَنَةَ أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا  
تَرَى جُوهْرَهُ عَمَّا تَجْمُرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از معمر از زہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق  
دی پھر عبد الرحمن بن زبیر نے اس سے نکاح کر لیا اب وہ عورت حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں رفاعہ کے  
نکاح میں تھی، لیکن اس نے پوری تین طلاق دے دیں جس کے بعد  
میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا لیکن واللہ اس کے پاس  
تو اس بھند نے کی طرح ہے یہ کہتے ہوئے عورت نے اپنے کپڑے کا  
کنارہ دکھایا اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور  
سعید بن عاص کے بیٹے خالد آپ کے دروازے پر کھڑے اندر آنے  
کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی سے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
پکارتے تھے اے ابو بکر آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسے رہنے نرمی  
کی بات بلند آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی ہے - آپ  
اس عورت کی بات پر صرف مسکرائے رہے ڈانٹنا نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے  
فرمایا معلوم ہوتا ہے تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے مگر یہ اس

وقت تک درست نہیں جب تک تو اور عبدالرحمان آپس میں پوری طرح جنسی لطف حاصل نہ کر لو۔

(از اسماعیل از ابراہیم از صالح بن کیسان از ابن شہاب از عبدالحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب از محمد بن سعد) جناب سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں متحدہ ویشی مستورات حاضر تھیں اور بلند آواز سے گفتگو کر رہی تھیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سننے ہی سب پردے میں چھپ گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی وہ اندر آئے آپ ہنس پڑے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا ہی رکھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں (آپ ہنسے کیوں؟) فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہاری آواز سننے ہی پردے میں چلی گئیں عرض کیا مگر میرے مقابلے میں آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر ان عورتوں کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اپنی جان کی دشمن تم مجھے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بے شک (ہم تم سے ڈرتی ہیں) تم بہت سخت اور سنگدل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برعکس ہیں (رحم دل نرم دل) آپ نے فرمایا ابن خطاب! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے شیطان رستہ چلتے تمہیں مل جائے تو وہ بھی تمہارا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حُكْمَ لَكَ فِي دُوقِ عَسِيلَتِهِ وَكَيْنُوقِ عَسِيلَتِكَ -

۵۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْنَاهُ نِسْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ نِسَاءً لَنَا وَكَسْتَلْنَهُنَّ عَالِيَةً أَمْوَاتَهُنَّ عَلَى مَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ نَبَا دُرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ مُسْتَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنِّي أَنْتَ وَأَهْلِي فَقَالَ عَجَبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي لَكُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْتُ مَوْتَكَ تَبَا دُرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْبِئْنَ وَكُلَّهِنَّ بَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظَرُ وَأَعْلَطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْتَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَمَا أَلَسَاكَ فَمَا غَلَبَتْكَ -

۱۔ ترجمہ باب ہیں سے حکایت ہے ۱۲ منہ سلمہ سبحان اللہ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فہمی فضیلت نکلی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے اب یہ اشکال نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے جو ڈاکو قبائل کو کوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَتَّارِ عَنْ

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ قَائِسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرُمُ أَوْ نَقْعُهُمَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاغِدُوا عَنِّي

الْقِتَالَ قَالَ نَعْدُو أَفَقَاتِلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا

وَكُثْرًا فِيهِمْ نَجَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

قَالَ فَسَكَنُوا فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ

مُحْكَمٌ -

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ جُمَيْلِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَّى رَجُلٌ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُنَاكَ وَقَعْتُ

عَلَى أَهْلِ بَنِي رَمَضَانَ قَالَ أَعَتَّقَ دَقْبَةَ قَالَ

لَيْسَ لِي قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَوْ

أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ

لَا أَحَدٌ فَأَتَى بِعَصِي فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

الْعَرَقُ الْمَكْتَلُ فَقَالَ آيَتِ السَّاعَةِ لَقَدْ صَدَّقَ

بِمَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ مَنِّي وَاللَّهُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنِّي فَصَحَّحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو ابوالعباس) عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد)

طائف میں تشریف فرما تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے

واپس جائیں گے بعض صحابہ نے عرض کیا ہم تو طائف فتح کرنے سے

پہلے نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح جنگ شروع

کرو چنانچہ صبح کو لوگ جنگ پر گئے میدان کا راز خوب گرم ہوا متعدد

مسلمان زخمی ہوئے، اب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کل انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے تو کوئی نہ بولا سب خاموش

رہے یہ دیکھ کر آپ ہنس دئے۔

حمیدی کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث مکمل

بیان کی ہے

(از موسیٰ از ابراہیم از ابن شہاب از حمیدی بن عبد الرحمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں نے مضاف

میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر

دے کہنے لگا غلام میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا دو

ماہ لگاتار روزے رکھ۔ کہنے لگا مجھ میں اتنی طاقت نہیں آپ نے

فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا یہ بھی میری قدرت

سے باہر ہے کچھ دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

مکبور کا قصیدہ پیش کیا گیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے

روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ مکبور فقراء میں خیرات

کرو۔ عرض کیا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اسے تقسیم کروں خدا

لے صحیح باب نہیں ہے مگر ۱۲ منہ طوں کے ساتھ جو روزہ طائف میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ بَدَتْ نَوَاجِدُكَ قَالَ فَانْتُمْ إِذَا

آپ اتنا پیسے کہ آپ کے آخر والے دانت بھی صاف

۵۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

أَوْ يُسَيِّئُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ

أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

عَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكُهُ

أَعْرَافِي فَجَبَدَ بِرِدِّهِ أَجْبَهُ جَبَدٌ شَدِيدٌ فَلَا

أَنَسَ فَنَظَرْتُ إِلَى صُفْحَةٍ عَارِتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْرَتَ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ

وَمِنْ شِدَّةِ جَبَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّنِي

مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ

فَصَوَّكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَاءٍ۔

۵۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَلْبَسٍ عَنْ جُرَيْجٍ

قَالَ مَا جَبَجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ

أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا حَبَسَهُ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ

شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَهَضَبَ

بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ

هَادِيًا هَدِيًّا۔

۵۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

کی قسم مدینے کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں یہ سن کر

نظر آنے لگے فرمایا پھر تم (میاں بیوی) ہی اسے کھا لو۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی از مالک از اسحاق بن عبد اللہ

بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ مولے حاشیے

والی خبرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور اس

نے آپ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ آپ کے شانہ مبارک پر اس

سے نشان پڑ گئے وہ کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے مال

میں سے کچھ مجھے بھی دلائیے آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دئے اور

اسے کچھ دلا دیا۔

(از ابن نمیر از ابن ادریس از اسماعیل از قیس) حضرت جریر

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے مجھ اپنی خدمت میں آنے کے لئے کبھی منع نہیں فرمایا اور

جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرا دئے۔

میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران نہیں

جتی، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی یا اللہ اس کی ران جھکے

اور اسے ہادی و مہدی بنا دے۔

(از محمد بن یحییٰ از ہشام از والدش از زینب بنت

ام سلمہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں کہ یا

اللہ یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ سے سبحان اللہ قرآن اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت

کی دلیل ہے ۱۲ منہ سے جب آپ نے حج کو بیت فائدہ توڑنے کے لئے بھیجا۔ ۱۲ منہ

أَنْ أُمْسِلَكُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعِينِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ عُسْلٌ إِذَا أَحْتَلَمَتْ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا دَارَتْ الْمَاءُ فَضَوَّكْتُ أُمْسَلُهُ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ شَبَّهَ الْوَلَدَ -

۵۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّظِيرِ حَدَّثَنِي عَنْ سُلَيْمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا دَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْبِعًا قَطُّ ضَا حَكًا حَتَّى آدَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنْ شَاءَ كَانَ يَتَبَسَّمُ -

۵۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ الْجُمُعَةَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ فَحَظَّ النَّظَرَ فَاسْتَبْرَأَ فَخَطَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَأَسْتَسْقَفْنَا فَشَاءَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مَطَرُوا حَتَّى سَأَلَتْ مَتَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا ذَاكَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ عَرَفْنَا قَادِعُ رَبِّكَ يَحْبِبُهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَالَاتُنَا وَلَا عَلَيْنَا

رسول اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر کپڑے پر نمی ہو۔ یہ سن کر ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے؟ (انجیلی بن سلیمان از ابن وہب از عمرو ابوالنضر از سلیمان بن یسار) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس طرح ہنستے کبھی نہ دیکھا کہ آپ کا حلق نظر آنے لگے اور دندان مبارک کھل جائیں، بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے مسکرایا کرتے۔

(از محمد بن محبوب از ابو عوانہ از قتادہ از انس)

دوسری سند (از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینے میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ پانی کا قطر ہو گیا ہے آپ پانی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہمیں آسمان پر ایبر نظر نہ آتا تھا آپ نے پانی برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک بدلی دوسری بدلی کے ساتھ ملنے لگی حتیٰ کہ بارش شروع ہو گئی اتنی ہوئی کہ مدینے کی سب نالیاں بہنے لگیں اور دوسرے جمعہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی، چنانچہ دوسرے جمعے کسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کیا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے دعا فرمائیے اللہ پانی کو روک دے۔ یہ سن کر آپ ہنس دیے اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے ارد گرد

۱۲- جب منی نکلتی تو احتلام سے کون سا امر مانع ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ ہمیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَصْدَقُ عَنْ  
الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَثِقَامًا لَا يُسْطَرُّ مَا حَوْلَ الْيَمِينِ وَلَا  
يُسْطَرُّ مِنْهَا شَيْءٌ يُدِيرُهُمُ اللَّهُ كَرَامَةً نَسِيَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا حَاجَةَ دَعْوَتِهِ -

کرامت اور قبولیت دعا کے نمونے دکھاتا ہے۔

**باب ۳۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ  
الضَّالِّينَ وَمَا يُنْفِ عَنِ الْكُذِبِ

۵۶۵۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَتَّوٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ السَّيِّئَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ  
يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصُدُّ حَقُّهُ  
يَكُونُ صَادِقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ  
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ  
لَيَكْذِبُ حَتَّى يَكْتَبَ عَمَدًا لِلَّهِ كَذِبًا -

۵۶۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ تَأْفِيعُ بْنُ مَالِكٍ  
ابْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ  
إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا  
أُوتِيَ خَانَ -

۵۶۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ

(مدینے کے چاروں طرف) پانی برسے، ہم پر نہ برسے، دوبار یا  
تین بار یہ دعا کی چنانچہ اس وقت مدینے کی دائیں جانب ابر پھٹنے  
لگا اب مدینے کے اطراف میں بارش چلی گئی، مدینے میں نہ تھی  
اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے مسلمانو اللہ  
سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس باب میں  
جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا سچ بولنا نیکی کی طرف اور نیکیاں جنت کی طرف  
انسان کو لے جاتی ہیں، آدمی سچ بولتے بولتے آخر میں صدمتی  
کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ جھوٹ بولنا بدکاری کی طرف اور بدکاریاں  
دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں اور جھوٹ بولتے بولتے ہی انسان  
بارگاہِ الہی میں کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔

(از ابن سلام از اسماعیل بن حضر از ابوسہیل نافع بن مالک  
ابن عامر از والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامات ہیں  
(۱) بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو ایفا نہ کرے (۳) امانت  
اس کے حوالے کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جریر از ابو رجاء) سمروہ بن جندب  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یائے

سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي قَالَا أَلَذَّيْ رَأَيْتَهُ يُسْقَى شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذِبَةِ يُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَفَاقَ فَيُسْمَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

### باب ۳۲ الہدی الصالح

۵۶۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ الرَّعْمُشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حَدَّثَ يَنْفَعُ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلَاةً سَمِعْتُ وَهَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بُنْ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا احْلَدَ.

۵۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### باب ۳۲۵ الصبر علی الذی

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

۵۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّعْمُشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكَنِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى لَيْسَ هُنَاكَ

نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے انہوں نے کہا شب معراج آپ نے جس شخص کے جبرے چیرے ہوئے ملاحظہ فرمایا تھا وہ انتہائی جھوٹا آدمی تھا اور اس طرح جھوٹ اڑایا کرتا کہ دنیا کے کونے کونے میں اس کا جھوٹ پھیل جاتا، لہذا قیامت تک اسے یہی سزا ملتی رہے گی (معاذ اللہ)

### باب اچھی چال کا بیان

(از اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا امش نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے سب لوگوں میں چال ڈھال اور وضع و سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جب سے وہ اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے مکا کا ہی حال رہتا ہے لیکن جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں۔)

(از ابو الولید از شعبہ از فخارق از طارق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تمام کلاموں میں اچھا اللہ کا کلام ہے اور سب خصلتوں میں اچھی خصلت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

### باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ صبر کرنے والے اپنا بے حد ثواب پائیں گے۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از اعش از سعید بن جبیر از ابو عبد الرحمن سلمی) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُری بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں لوگ اس کے متعلق یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے مگر وہ اس کے باوجود

انہیں عافیت اور رزق عنایت کئے جا رہا ہے۔

أَصْبَرَ عَلَىٰ أَذَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ إِنْهُمْ  
لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيَعَا فِيهِمْ  
يَزِدُّهُمْ

۵۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعُضِ  
مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْأَنْصَارُ  
وَاللَّهُ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَّا أُرِيدَ بِهِ وَجَّهَ اللَّهُ  
قُلْتُ أَمَا أَنَا لَا قَوْلَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَهْوَائِهِ قَسَارَتُهُ  
فَشَقَى ذَاكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنْتِي  
لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتَهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى  
بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ

باب ۳۳۳ مَنْ لَمْ يُوَاجِدْ

النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۵۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَّتْهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَدَّثَ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حسب معمول کچھ مال تقسیم کیا تو ایک انصاری کہنے لگا خدا کی قسم  
اس تقسیم سے رضائے الہی مقصود نہیں تھی، میں نے اس کی یکوٹس  
سُن کر کہا میں ضرور آپ کو اس کی اطلاع دوں گا چنانچہ میں نے  
آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحابہ کرام کی موجودگی میں چپکے سے  
آپ سے یہ بات عرض کی آپ کو سخت شاق گذرا چہرے کا رنگ  
بدل گیا سخت ناراض ہوئے۔ میں سوچنے لگا کاش میں نے اطلاع  
نہ دی ہوتی۔ پھر آپ نے یہ فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے  
بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں مگر انہوں نے صبر کیا۔ (مجھے بھی صبر کرنا  
چاہیے۔)

باب جن پر عفتہ ہو انہیں مخاطب کرنا

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
کلام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دے دی لیکن بعض لوگوں نے  
اس کا نہ کرنا اچھا جانا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی  
آپ نے خطبہ سنایا، اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا بعض لوگوں کا کیا  
حال ہے میں جس کام کو کرنا چاہوں وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں

۱۔ یہ متب بن قسیر متفق تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱ کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ آپ کو گویا میں نے رنج دیا ۱۲ منہ ۱۱ بلکہ

یوں کہنا بعض لوگوں کا کیا حال ہے۔ ۱۳ منہ ۱۱ اور کرنا خلاف تقویٰ سمجھنا ۱۳ منہ ۱۱

اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتُكْرَهُونَ  
عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعَهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُهُمْ  
بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهْ خَشْيَةً -

۵۶۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَتَبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدْدَاءِ  
فِي خَدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُ عَرَفْتَاهُ  
فِي وَجْهِهِ -

بَابُ ۳۵ مَنْ كَفَرَ أَخَاهُ

بِخَيْرَاتٍ وَوَيْلٌ لَهُمْ كَمَا قَالَ

۵۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَآحْمَدُ  
ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ  
يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ

خُذْ لِي قِسْمٌ مِمَّنْ فِي الْأَنْبِيَاءِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ ﷻ  
يُؤْتِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ دُونِ الْحِسَابِ

(از عبد اللہ از شعبہ از قتادہ از عبد اللہ ابن ابی  
عتبہ غلام انس) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم و حیا اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ  
تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی بات نکلوارہوتی  
تو ہم آپ کے چہرہ النور سے پہچان لیتے تھے

باب جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو بغیر وجہ

اور ثبوت کے کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

(از محمد و احمد بن سعید از عثمان بن عمر از علی بن مبارک  
از یحییٰ بن کثیر از ابوسعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان  
بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا ہے  
عکرمہ بن عمار نے بحوالہ یحییٰ از عبد اللہ بن زید از ابوسعید  
از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ یہ صیغہ غائب کہ بعض لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اتباع سنت رسول  
ہی نفع ہے اور یہی خدا ترسی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول خلاف تقویٰ تھا یا اس کے خلاف کوئی فعل یا قول افضل ہے وہ صرف  
غلطی پر ہے ۲۔ گو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲۔ مگر جس کو کافر کہا وہ کافر واقع میں ہے تو تب کافر ہوا اور جو وہ کافر نہیں تو  
کہنے والا کافر ہو گیا ۳۔ جو لوگ نہان خائروں میں یہ سمجھتے ہیں کہ سیاست اور جہاد کی خدمات میں کوئی درجہ و مرتبہ نہیں اور صرف ذکر اور خالق ہی نظام میں اللہ ملتا  
ہے انہیں بھی اس حدیث سے سبق لینا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سیاسی جہاد ہی ملکی معاشرتی امور سر انجام دئے اسی طرح چلنے ہی میں معرفت اور  
طریقت حاصل ہو سکتی ہے اگر کوئی مسلمان مونی (راہب) بنارہے اور دنیا سے جو دور و تم دور کرنے، اسلامی نظام بیا کرنے عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے کی فکر نہ کرے  
وہ دراصل سنت نبوی کے خلاف زندگی گزارتا ہے اور وہ معرفت و طریقت کے کمال کا دعویٰ غلط کرتا ہے معرفت و طریقت و حقیقت کا دعویٰ وہی کرے جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام طریقوں پر عمل کرے۔ دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی منبع شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت ہے اور اس کے علاوہ  
تمام مہبودہ خیالات ہیں۔ عبد الرزاق۔

عَمَّا رَعَىٰ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ  
أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۶۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَرَجُلٌ قَالَ لِقَبِيلِهِ يَا كَافِرُ  
فَقَدْ بَاغَرْتَنَا أَحَدَهُمَا -

۵۶۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا آدُوْبُ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَابِتِ بْنِ الصَّخْرَاءِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا  
قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَرَبِيٍّ  
فِي تَارِيخِهِمْ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ وَ  
مَنْ ذَلَّى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ قَتَلَهُ -

بَاب ۳۵۵ مَنْ لَمْ يَرْكَبْ  
مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتًا وَلَا أَوْ  
جَاهِلًا وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ  
إِنَّهُ مُتَفِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَذُرُّكَ  
لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ  
فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ -

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے  
ایک لازم کافر ہو گیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از ابو قلابہ)  
ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹی قسم  
کھائی تو وہ اپنے قول کے مطابق اسی مذہب کا ہو جاتا ہے اور  
جو آدمی جس چیز سے خود کشی کر لیتا ہے اسے جہنم میں اسی شے سے  
عذاب دیا جاتا ہے۔

مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اسی طرح  
اگر کوئی مومن کو کافر کہے تو گویا وہ اسے قتل کرنے کی طرح مجرم ٹھہرا۔

باب معقول وجہ کی بنا پر یا نادانستہ کسی کو کافر  
کہنے سے، کہنے والا کافر نہیں ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ  
کو متنافی کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
تمہیں کیا معلوم (کہ متنافی ہے) اللہ تعالیٰ نے بدری  
صحابہ کو دیکھ کر فرمایا میں نے تمہیں بخش دیا (لہذا  
وہ متنافی نہیں)

۱۷ کہہ کر جب وہ چھوٹا ہے تو اپنے قول سے خود سہو دی یا نعرانی ہو ۱۲ منہ سے جس نے مکہ کے شرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی تھی ۱۲ منہ  
۱۷ یہ حدیث اوپر موصولہ گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۵۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ

قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ

كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ رَأَى قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ

بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةَ

خَفِيفَةٍ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ

مُتَافِقٌ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَأَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ لَعَلَّ بَأْيَدِنَا وَكَسَقَى

بِئْرٍ اضْمِحْنَا وَإِنَّ مُعَاذًا أَصْلَ بَنِي الْبَارِحَةِ

فَقَبِيرٌ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَتَى

مُتَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأَنَّ أَنْتَ ثَلَاثًا أَقْرَأَ

وَالشَّمْسَ وَهَمَّهَا وَسَيَّجَ اسْمُ رَبِّكَ

الْأَعْلَى وَخَوَّهَا

۵۶۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو الْمَخْزُومِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از محمد بن عباده از یزید از سلیم از عمرو بن دینار) جابر بن عبد

رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرض نماز آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کر لیتے پھر اپنے قبیلے میں جا کر انہیں

پڑھاتے (نام بتاتے) ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص

نے (جماعت سے نکل کر) مختصر نماز اکیلی پڑھ لی (اور چل دیا) یہ خبر

معاذ رضی اللہ عنہ کو پہنچی، انہوں نے کہا وہ منافق ہے۔ اس شخص نے معاذ

کا یہ جملہ (کسی کے ذریعے سے) سنا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر

عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ سارا دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت مزدور

کرتے ہیں، اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں، معاذ نے گزشتہ رات

نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر نماز الگ

پڑھ لی تو معاذ مجھے منافق کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے معاذ سے تین بار فرمایا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتا ہے

(جماعت میں) اس طرح کی سورتیں پڑھا کر، والشمس وضحاہ

اور سبح اسم ربک الاعلیٰ۔

(از اسحاق از ابو المغیرہ از اوزاعی از ہریری از حمید) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص لات و مژنی (وغیرہ بتوں) کی قسم کھائے تو وہ دوبارہ لا الہ

لہ یہ مزم بن ابی کعب تھا ۱۲۸۷ھ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معاذ رضی اللہ عنہ نے نادانستہ اس کو منافق کہا ۱۲۸۷ھ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ

کہ لات اور مژنی یا بتوں یا ٹھاکروں کے علاوہ دوسروں کی قسم کھانا جائز ہے نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے مطلب یہ

ہے کہ اگر مجھ سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمہ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان جاتا ہے

کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر معتمد سمجھا ہو اس کی نیت ایسی نہ ہو کہ اگر خدا ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت کی طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائیگا غیر اللہ

میں سب آئندے بہت ہوں یا ٹھاکر یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے ۱۲۸۷ھ



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّهِ وَالْعَزَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ أَقَامُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۝ ۵۶۴۱ - حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْعَةٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَيْدِيهِ فَنَادَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَانَ اللَّهُ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا يَا أَبَا عِمْرٍ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَالْآثَانَ فَلْيُصْمِتْ -

باب ۳۲۵۶ مَا يَجُوزُ مِنَ

الْعَصَبِ وَالشَّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمُ اللَّهُ

۵۶۴۲ - حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقُسَيْمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُورٌ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاولَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّورَ -

اللہ کے (تجدید ایمان کرے اور جس نے دوسرے ساتھی سے کہا آویم دونوں مل کر قمار بازی کریں تو وہ بھی (کفارے کے طور پر) کچھ خیرات کرے یہ

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے والد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چند سوروں میں دیکھا وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوازیلند فرمایا، یا درکھو اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے اگر قسم کی نوبت آہی جائے تو اللہ کی قسم کھاؤ ورنہ خاموشی ہی بہتر ہے یہ

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا۔

ارشاد الہی ہے اے نبی کفار و منافقین سے جہاد

• کرو اور ان پر سختی کرو۔

(از لسیہ بن صفوان از ابراہیم از زہری از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے، اس وقت گھر میں تصویروں والا ایک پردہ لٹکا ہوا تھا آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا اور وہ پردہ لے کر بھاڑ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان مصوروں کو پہنکا۔

۱۔ باپ کی قسم کھانا عرب میں رائج تھا ۲۔ منہ سے معلوم ہوا غیر اللہ کی قسم بہ سبیل عادت نہ بہ نیت تعظیم بھی کھانا منع ہے اور یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے افع و ابیہ ان صدق شایداً اس مبالغت سے پہلے کی ہے ۳۔ منہ سے قمار بازی اتنی منہوس چیز ہے کہ صرف اتنا کہنے سے بھی بدھو کر گذرہ خیرات دینا چاہیے یہ جائیداد قمار بازی

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يُحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَائِسُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا تَأْتِي حَرْوَ عَنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّنْ يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ عَضْبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ فَأَيْسَرُكُمْ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزُوا فَإِنَّ فِيهِمُ الْمُرِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاحَةُ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوْفَرُ بْنُ عَنَتٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَنَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَائِي فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَنَامَ فَحُكَّهَا بِيَدِهِ فَنَعِيطُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ حَيَّالٌ وَجْهَهُ فَلَا يَتَحَسَّنُ حَيَّالٌ وَجْهَهُ فِي الصَّلَاةِ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رِشْدَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّفْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا دَعَا فَمَهَا

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا، میں نماز صبح کی جماعت میں شریک اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ فلاں شخص (امامت کرتے ہوئے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں نے اتنا خفا اور غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپؐ فرمانے لگے تم میں چند لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (نماز سے یا دین سے) متنفر کر دیں، آئندہ جو شخص نماز پڑھائے وہ مختصر نماز پڑھے کیونکہ تم لوگ میں بیمار ہوڑھے کام کاج والے سمجھی قسم کے ہوتے ہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جوفریہ از تائف عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کہ کسی نے بلغم تھوکا ہے آپؐ نے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور ناراض ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے لہذا کوئی شخص اپنے چہرے کی جانب بلغم نہ تھو کا کرے۔

(از محمد از اسماعیل بن جعفر از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن از زید بن غلام منبعت) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہا ہوں اس کا سر بندھن اور برتن پہچان رکھ اور خرچ کر دے اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ تم شہ

ثُمَّ اسْتَفْقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَجُلٌ بِهَا فَذَلِكَ هَذَا  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا لَكَ الْغَمِّ قَالَ خُذْهَا  
 فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلَّذِي يَرْغُبُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ فَضَالَةٌ إِلَيَّ قَالَ فَخَضِبَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْضَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ  
 أَوْ اخْضَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا  
 حِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلًا  
 قَالَ الْبَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 سَالِمُ أَبُو الْقَعْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ  
 اخْتَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجِيرَةً  
 مُخَضَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَصِلُ فِيهَا قَالَ فَتَتَّبِعْ إِلَيْهِ رَجُلًا وَجَاءُوا  
 يَصِلُونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا بِاللَّيْلَةِ فَخَضِرُوا وَ  
 أَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ  
 فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَسَبُوا  
 الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغَضَّبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَا لَكُمْ مَصْنِعُكُمْ  
 حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ  
 بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ  
 فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ -

باب ۳۲۵ الْحَدِّ مِنَ الْغَضَبِ  
 لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

مَلِكٍ يَرْغُبُ إِلَيْهِمْ فَمَا لَكَ الْغَمِّ قَالَ خُذْهَا  
 فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلَّذِي يَرْغُبُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ فَضَالَةٌ إِلَيَّ قَالَ فَخَضِبَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْضَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ  
 أَوْ اخْضَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا  
 حِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلًا  
 قَالَ الْبَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 سَالِمُ أَبُو الْقَعْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ  
 اخْتَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجِيرَةً  
 مُخَضَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَصِلُ فِيهَا قَالَ فَتَتَّبِعْ إِلَيْهِ رَجُلًا وَجَاءُوا  
 يَصِلُونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا بِاللَّيْلَةِ فَخَضِرُوا وَ  
 أَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ  
 فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَسَبُوا  
 الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغَضَّبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَا لَكُمْ مَصْنِعُكُمْ  
 حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ  
 بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ  
 فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ -

دوسری سند امام بخاری کہتے ہیں محمد بن زیاد نے بحوالہ محمد  
 ابن جعفر از عبد اللہ بن سعید از سالم ابو النضر غلام ابن عبید اللہ  
 از بسر بن سعید از زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آنحضرت  
 صل اللہ علیہ وسلم نے کجور کی چھال یا بوریے کا ایک جھو بنا لیا تھا  
 وہاں آکر آپ (تہجد کی) نماز پڑھتے تھے چند لوگوں نے بھی آکر  
 آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی پھر دوسری رات کو یہ لوگ تو  
 (اپنے وقت پر) آگئے لیکن آپ نے تاخیر کی آپ تشریف ہی نہ لائے  
 حتی کہ ان لوگوں نے اوازیں بلند کیں اور دروازے پر (اطلاع دینے  
 کی غرض سے) کنگریاں ماریں، آپ غصے میں باہر تشریف لائے فرمایا  
 متواتر تمہارے اس عمل سے میں نے یہ سوچا کہ اب یہ نماز کہیں  
 تم پر فرض نہ ہو جائے لہذا یہ نماز تم سب اپنے گھروں ہی میں  
 پڑھا کرو کیونکہ علاوہ فرض کے تمام نماز میں گھر پر ہی پڑھنا افضل  
 ہے۔

باب غصے سے بچنا

(سورہ شوریٰ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو

كَمَا بَوَّأَ الرَّثِيمَ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا  
غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ  
يُنْفِقُونَ فِي السَّخَرَاءِ وَالْقُرَاءِ وَ  
الْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ  
عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

۵۶۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعْدِ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ  
بِالْقَصْرِ عَلَيْهِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ  
عِنْدَ الْغَضَبِ -

۵۶۷۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَفْشِيَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ اسْتَبَ  
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ  
عِنْدَهُمَا جُلُوسٌ فَأَحَدُهُمَا لَسِبْتُ صَاحِبَةً  
مُغْضِبًا قَدْ أَحْبَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ  
عَنْهُ مَا يَحِبُّ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ  
بِمَجْنُونٍ -

۵۶۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّازٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ

لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور  
جب غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں بدلتے نہیں لیتے  
نیز (سورہ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ کثادگی اور تنگی  
دونوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور  
غصہ نہ جالتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کرتے ہیں اللہ ان کو سب سے بہتر  
(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا وہ شخص طاقتور نہیں جو گشتی میں طاقتور ہو طاقتور (اور  
بہادر) وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو پالے۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از اعمش از عدی بن ثابت از سلیمان  
بن مرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) دو شخص خاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی  
میں گالی مٹوچ کی، ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر  
کال دی اس کا منہ سُرخ ہو گیا تھا، آپ نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم  
ہے اگر غصہ والا شخص وہ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ پڑھے  
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہ سن کر اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
نہیں سنا؟ (یہ کلمہ پڑھ لے) وہ کہنے لگا واہ میں کوئی دیوانہ ہوں۔

(از یحییٰ بن یوسف از ابوبکر بن عیاض از ابو حصین از ابوصالح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ  
لے یہ بھی غصہ کی حالت میں اس نے کہا مجنوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ نہ توڑے ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ

أَبْنِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْوَنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرَدَّةً  
وَمَرَادًا قَالَ لَا تَغْضَبُ -

## باب ۳۲۵۹ الحياء

۵۶۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرٌ  
كَعْبٌ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا  
وَرَأً مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَخَذْتُكَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُحِّشْتُ  
عَنْ صَاحِبَيْكَ -

۵۶۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ  
شَهَابٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ  
أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ  
يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْمَعُنِي حَتَّى كَأَنَّكَ  
يَقُولُ قَدْ أَضْرَبَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ -

۵۶۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا

## باب شرم و حیا

(از آدم از شعبہ از قتادہ از ابوالسوار عدوی) عمران بن حصینؓ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا و داری سے ہمیشہ  
بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ بشیر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکماء  
کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حیا و داری سے وقار پیدا ہوتا ہے۔  
عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و جوی  
الہی کا حصہ ہے) تجھ سے بیان کرتا ہوں، اور تو اپنی (انسانی) کتابچوں  
کی باتیں سناتا ہے۔

(از احمد بن یونس از عبد العزیز بن ابی سلمہ از ابن شہاب از سالم)  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کسی شخص کے قریب سے گزرے جو کسی پر حیا و داری کے خلاف غصہ ہو  
رہا تھا، کہہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے حتیٰ کہ اس سے تجھے نقصان پہنچا  
آپ نے یہ سن کر فرمایا ایسا نہ کہو، شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے  
(ایمان کا ایک جزو ہے)

(از علی بن جعد از شعبہ از قتادہ از غلام الش۔ امام بخاری کہتے

ہے شاید وہ بڑا غصہ والا ہوگا تو اس کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو ہالہم الہی جنہوں نے غصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں وہیں ہی نصیحت کو نہ میں جو اس کے  
مناسب حال ہوتی ہے ایک ہمدرد کی عادت تھی بعد تو یہ کہنے کے کسی کو نمازی تکبیر کرتے کسی کو درے کی ایک غریب سے شخص آئے ان سے یہ فرمایا کہ پھر رکعت  
دیکر وہ کہہ کر توجہ ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا کہ کہہ کیا تمہارا ہے کچھ روپیہ ہے انہوں نے کہا اپنا راز تم سے اس وقت ظاہر کرتا ہوں میرے پاس چار پانچ  
ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حالانکہ بشیر بن کعب نے قاصدوں کی  
کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا آیت سننے کے بعد پھر اور کسی کلام کے شنیعے کی ضرورت نہیں جب  
آفتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَلَّى أَيْسَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
أَمَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتَبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ  
حَيَاءً مِمَّنِ الْعَدُوُّ رَأَى فِي خَدِّهَا -

**باب ۳۲۵۹** إِذَا أَلَمْ تُسْتَحْيَ  
فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ -

۵۶۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَمْشُورٌ عَنْ زَيْجِ  
أَبْنِ حِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ  
النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَدْوَى إِذَا أَلَمْ تُسْتَحْيَ  
فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ -

**باب ۳۲۶۰** مَا لَا يُسْتَحْيَا  
مِنَ الْحَقِّ لِلتَّقِيَّةِ فِي الدِّينِ -

۵۶۸۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَلِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يُسْتَحْيَى مِنَ الْحَقِّ فَمَهْلُ عَلَى الْمَرْأَةِ  
عُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا أَرَاتِ  
الْمَاءَ -

۵۶۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دُرَّكَارٍ

میں اس کے غلام کا نام عبد اللہ بن ابی عتبہ تھا) حضرت ابو سعید خدری  
رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی  
سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے

**باب** اگر حیا نہیں تو جو بھی چاہے وہ کرے۔

(از احمد بن یونس از زہیر از ممشور از زہیر بن حیراش) ابو  
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
انبیاء سابقین کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے جب  
شرم ہی نہ رہی تو پھر جو بھی چاہے کر۔

**باب** دین کے مسائل یا علوم حاصل کرنے  
کے لئے شرم نہ کرنا چاہیے بلکہ

(از اسماعیل از مالک از شہام بن عروہ از والدہ از زینب  
بنت ابی سلمہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ  
عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ  
حق بات میں اللہ کو شرم نہیں۔ اگر عورت کو احتلام ہو جائے  
تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے فرمایا ہاں اگر وہ کپڑے پر نہی  
(ترمذی) دیکھ لے۔

(از آدم از شعبہ از محارب بن دثار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس سرسبز

لے اس طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم ناوافی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جو ہر جگہ کہ جوان ہو یا لڑکا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اس سے علم حاصل کرنا  
چاہیے ۱۱۸۲

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ  
 شَجَرَةٍ خَضِرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا  
 يَبْتَلِّحُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ  
 شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ  
 وَأَنَا غَلَامٌ مِثْلُ أَبِي فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ  
 النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ  
 ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَائِشَةَ  
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَدْ ثَبَّتَ بِهِ عَمْرُو  
 فَقَالَ لَوْ كُنْتُ قَلْبُهَا لَكُنْتُ أَحَبَّ إِلَى سَيِّدِي  
 كَذَا وَكَذَا

۵۶۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ  
 حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ  
 سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ  
 عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ  
 فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ  
 خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا-

بَابُ ۳۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ رَأْوَالُ الْغَنِيِّ  
 وَكَانَ مُحِبُّ التَّخْفِيفِ وَالْيُسْرِ  
 عَلَى النَّاسِ-

اور شاداب درخت کی مثل ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے  
 ہیں سب لوگ سوچنے لگے کہ فلاں درخت ہے فلاں درخت ہے  
 میرے دل میں آیا کہہ دوں کجور کا درخت ہے، لیکن میں اس وقت  
 بالکل نوجوان لڑکا تھا مجھے شرم آگئی، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 خود ہی فرما دیا وہ کجور کا درخت ہے۔

(اسی سند سے) شعبہ بخاری خبیب بن عبد الرحمن از حفص بن عمامہ  
 از ابن عمر رضیہ حدیث اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے کہ ابن عمر کہتے  
 ہیں میں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ میرے  
 دل میں کجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا، تو  
 انہوں نے کہا کاش تو اس وقت کہہ دیتا شرم نہ کرتا، تو مجھے بے شمار  
 مال ملنے سے بھی یہ بات زیادہ باعث مسرت تھی۔

(از مسند از مرحوم از ثبات) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے  
 کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے  
 کو نکاح کرنے کے لئے پیش کیا اور عرض کی آقا آپ کو میری خواہش ہے  
 انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی یہ حدیث سن کر بولیں کیسی بے شرم عورت  
 تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا تجھ سے وہ بہتر تھی اس نے خود کو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا تھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ  
 لوگوں پر آسانی کرو انہیں مشکل میں نہ ڈالو۔ آپ لوگوں  
 کے لئے تخفیف اور سہولت پسند فرماتے تھے۔

۱۔ اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اتنے تھے شرح اونٹ ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو حدیث کی بات بتلانے میں انہوں نے کی ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ سعاد کہان ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اپنی بی بی بنائیں ۱۲ منہ

٥٦٨٦ - حَدَّثَنَا اَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسِرُّوا وَلَا تُعِيبُوا وَاسْكِنُوا وَلَا تَنْفَرُوا -

٥٦٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

التَّصَرُّعُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ  
جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تَعْسِرَا وَابْشِرَا وَلَا  
تُفْعِرَا وَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْحَسَلِ يُقَالُ  
لَهُ الْبَسْمُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْبَزْرُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ  
مُسْكِرٍ حَرَامٌ

٥٦٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطْرٌ إِلَّا أَخَذَ  
أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا  
كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ  
قَطْرٌ إِلَّا أَنْ قُتِلَ مِنْ حُرْمَةِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ  
لِللَّهِ بِهَا -

(از آدم از شعبه از ابوالتیاح) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو  
 ننگی اور سختی نہ کرو انہیں تسکین اور تسلی دو، نفرت نہ دلاؤ۔

(از اسحاق از نصر از شعبه از سعید بن ابی بَرده از والدش حضرت

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو حکم فرمایا آسانی اور نرمی سے کام لینا سختی نہ کرنا، دین کے متعلق اچھی خبریں سننا نفرت نہ دلانا، دونوں مل جل کر رہنا (اختلاف سے بچنا) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس سرزمین میں جاتے ہیں جہاں شہہ کا شراب بنایا جاتا ہے اسے شبع کہتے ہیں اور جو کا شراب بنایا جاتا ہے جسے فز کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(از عبد الله بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ آسان کام اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہوگا اگر گناہ ہوگا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے۔ نیز آپ نے ساری عمر کبھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا البتہ جہاں حرمت الہی کا سوال پیدا ہوتا تو محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اس کا انتقام لیتے۔

۱۱۔ بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیونکہ جو کام گناہ ہوتا اس کے لئے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر ایسے اختیار دیے جاتے ہیں تو

۱۲۔ منہ ۱۲ مثلاً کافر مشرک وغیرہ ۱۲ منہ



## ۵۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَدْرِاقِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا  
شَاطِئِي نَهْرٍ بِأَلْهَوَازٍ قَدْ نَصَبَ عَنْهُ الْمَاءُ  
فَجَاءَ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَ  
حَلَّ فَرَسَهُ فَأُتِلَتْ الْقُرْسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ  
وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ  
فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا دَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ  
يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَ لَهُ صَلَاتَهُ  
مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ  
مُنْذُ قَارَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ إِنَّ مَنَازِلِي مَنَازِلُ مَنْ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَكَّلْهَا  
لَمَاتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرْتُكَ مَحَبَّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْ مِنْ تَبِيعِيهِ -

## ۵۶۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي  
يُوسُفُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَادَى إِلَيْهِ النَّاسُ  
لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاهْرَبُوا عَلَى بَوْلِهِ ذُنُوبًا  
مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّهَا بُعِثَتْ  
مَلَكَيْنِ وَلَمْ تُبْعَثُوا مَعْبُورِينَ -

## بَابُ ۳۲۲۲ الْإِنْسَاءِ لِلنَّاسِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالَطَ النَّاسَ

(از ابوالنعمان الزحماوی بن زید) ازرق بن قیس کہتے ہیں ایک  
بار ہم لوگ نہر اھواز کے کنارے مقیم تھے وہ نہر خشک ہو چکی تھی  
اتنے میں ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے  
اور نماز پڑھنے لگے، گھوڑے کو چھوڑ دیا، گھوڑا بھاگا تو نماز چھوڑ کر اس  
کا پیچھا کرنے دوڑے اور اسے پکڑ لیا، پھر آئے اور نماز ادا کی ہم ہی لوگوں  
میں ایک خارجی تھا وہ کہنے لگا اس بوڑھے بیوقوف کو دیکھو اس نے  
گھوڑے کے لئے نماز چھوڑ دی، بعد ازاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ  
ہو کر آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا  
ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس شخص نے کی) میرا  
گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے  
دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا  
ہوں اور آپ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں یہ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند دلیث از یونس از ابن شہاب از  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے دوڑے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو جہاں اس نے پیشاب  
کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا  
دو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آسانی و نرمی کرنے کے لئے بھیجا  
ہے، سختی کرنے کے لئے نہیں۔

## باب لوگوں سے کشادہ ردی اور خوش مزاجی

سے پیش آنا رخصتہ پیشانی سے پیش آنا اور کھل کر باتیں کرنا



عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ  
الكَذَّابُ إِنَّهُ فَبَسَّ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَسَّ  
أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْكَلَامُ  
فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ  
ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ آتَى عَائِشَةُ  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَهُ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَوَكَّأَ  
أَوْ دَعَا عَدُوَّ النَّاسِ اتِّقَاءً فَحُشِبَ -

۵۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
الْكَرَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ  
أَقْبِيَةَ مِّنْ دُبَايَجٍ مُُّزَرَّرَةً بِالذَّهَبِ  
فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِمْ وَعَوَّلَ  
مِنْهَا وَاحِدًا لِّلْمَحْرَمَةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ  
خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِشَوْبِهِ إِحْدُ  
يُرِيدُ آيَةً وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَدَوَاهُ  
حَقَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ  
ابْنُ دَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةَ -

فرمایا اچھا اسے آنے دو اپنی قوم کا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ اندر آگیا  
تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ ابھی تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ بُرا آدمی ہے اور اس کے بعد  
ہی آپ نے اس سے نرمی کا برتاؤ کیا تو فرمایا عائشہ خداوند عالم کے  
نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جس سے لوگ اس کی بدکلامی کے سبب  
ملنے سے پرہیز کرتے ہوں۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از ابن علیہ از ایوب) عبد اللہ بن ابی  
ملیکہ سے (مرسل) روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں چند قبائیں جن میں سنہری بیٹن لگے تھے بطور تحفہ پیش کی گئیں آپ  
نے صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں ایک قبا خمرہ رض کے لئے (جو اس وقت موجود  
نہ تھے) الگ رکھ لی جب خمرہ رض آئے تو ان کے حوالے کی فرمایا یہ میں  
نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔

ایوب کہتے ہیں یعنی اچھے کپڑے میں چھپا رکھی تھی۔ آپ خمرہ رض  
کو اس کے بیٹن دکھا رہے تھے۔ کیونکہ وہ ذرا ترش مزاج تھے۔  
اس حدیث کو حماد بن زید رض نے بھی ایوب سے روایت  
کیا (اسی طرح مرسل یعنی بغیر واسطہ صحابی کے) حاتم بن وردان کہتے  
ہیں ہم سے ایوب نے بحوالہ ابن ابی ملیکہ از مسور بن خمرہ بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں (تحفہ) آئیں پھر  
ایسی ہی حدیث بیان کی یہ

## بَابُ ۳۲ رَمْلُ دَعْمِ الْمُؤْمِنِ

## باب کوئی مومن کہیں ایک سوراخ سے دوبارہ

۱۔ اس کو خود امام بخاری نے باب قیمۃ الامام مایقدم علیہ میں وصل کیا ۱۲۱۵ھ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲۱۵ھ اس سند کے  
بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گو حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بن حاتم مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت  
سے یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن خمرہ رض سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں ۱۲۱۵ھ

مِنْ جُحُوشٍ مَّرْتَحِينَ

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَالِجُلْمٍ اِلَّا عَنْ  
خَيْرٍ بَكَّةَ -

۵۶۹۵- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ السَّيِّدِ  
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحُوشٍ  
وَاحِدٍ مَّرْتَحِينَ -

بَابُ ۳۲۵۵ حَقِّ الضَّيْفِ -

۵۶۹۶- حَدَّثَنَا اسْتَحَقُّ بْنُ مَصْعُودٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَسَنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ  
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ  
الْيَهَامَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَمَنْ وَنَمَّ  
وَصُمَّ وَأَفْطَرَ فَإِنَّ كِبْسَكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
وَأَنَّ لِحَيْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّ لِرُؤُوسِكَ  
عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
وَأَنَّكَ عَلَى أَنْ تَطُولَ بِكَ عُمُرُكَ وَأَنَّ

نہیں ڈساجاتا۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
حکیم و داناتو وہی ہو سکتا ہے جو صاحب تجربہ ہو۔

(از قتیبہ از لیث از عقیل از زہری از ابن مسیب) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں کھاتا (ایک ہی بار دھوکا  
کھا کر ہوشیار اور چوکنا ہو جاتا ہے)

باب مہمان کا حق۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از حسین از یحییٰ بن ابی  
کثیر از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا مجھے یہ  
اطلاع (مٹھیک) نہیں ملی کہ تورات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو  
روزہ رکھتا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں (صحیح خبر ملی ہے آپ کو) تو فرمایا اتنی  
محنت مت کر عبادت بھی کیا کر سویا بھی کر روزہ بھی رکھا کر سالت  
افطار (بغیر روزہ) بھی رکھ کر تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ  
کا بھی۔ تیرے مہمان کا بھی (اور ملاقاتی) کا بھی (حق ہے تیری بیوی کا بھی،  
میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہوگی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا  
تیرے لئے کافی ہے اس لئے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا  
ہے تو (تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے۔ گو یا ساری عمر

لے اس سے باتیں کرے خاطر واری کرے ۱۲ منہ ۱۲۵۵ اس سے مہمانیت اور دل لگی کرنا ضرور ہے۔ لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر کیا جانیں جو کوئی مفتی اور کمال  
علوم میں کامل ہیں وہی اس ارشاد کا قدر و منزلت کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انسان کو فطری دو نون قوتیں دے کر ایک معجون مرکب کیا ہے اگر ایک  
قوت کو لے کر تہا کر کے آدمی بالکل فرشتہ یا جانور بن جائے تو تو یا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی رہنا چاہیئے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے خطوط بھی ہوں  
اور مین درویشوں نے ہر خلاف سنت نبوی رات اور دن عبادت اختیار کر کے اور مورد بچوں یا درویشوں عزیز و اقارب سب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا  
ہے وہ خور نو آموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ مہمان نہیں لیں گے کہ سنت نبوی پر چلنا بھی افضل اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً  
أَيَّامٍ فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ  
الَّتِي هُوَ كَلَّمَهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَىَّ فَقُلْتُ إِنِّي  
أَطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُومُ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ  
قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَىَّ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ غَيْرَ  
ذَلِكَ قَالَ فَصُومُ صَوْمِ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَ  
مَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصُومُ النَّهْصَ

**باب ۳۲۶۶** أَكْرَامُ السَّيْفِ وَجَدَّتْ

أَيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى صَافٍ  
إِبْرَاهِيمَ أَمَّا بَنِي

**۵۶۹۷۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ  
عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمٌ مِنَ يَوْمِي وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَلْيَكُفِّرْ صَغِيرَةً جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ  
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا  
يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُتَوَى عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ -

**۵۶۹۸۔ حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

مَثَلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يَوْمٌ مِنَ يَوْمِي وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيَعْمُرَنَّ -

**۵۶۹۹۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

روزے رکھے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر  
سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی، میں نے عرض کیا اس سے زیادہ مجھے طاقت  
ہے آپ نے فرمایا ہر جمعے (بہتے) میں تین روزے رکھا کر۔ میں  
نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈال دی گئی، میں نے عرض کیا میں  
اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا داؤد علیہ السلام  
کا روزہ رکھا کر۔ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا  
ایک دن روزہ ایک دن بے روزہ گویا آدمی عمر کے روزے نہیں گے۔

**باب** مہمان کی خدمت و خاطر داری بذات خود کرنا

اللہ تعالیٰ کا قول صَافٍ اِبْرَاهِيمَ الْمَكْرَبِينَ کی تفسیر

رازی عبد اللہ بن یوسف از مالک از سعید بن ابی سعید مقبری ابو

ابراہیم کہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی خاطر داری  
کرنا ضروری ہے۔ ایک دن رات تو مہمانی لازمی ہے اور تین دن  
تک افضل ہے اس کے بعد اس کا خرچ صدقے میں شمار ہوتا ہے  
مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اور اسے  
تنگ کر دے۔

(از اسماعیل از مالک) یہی حدیث منقول ہے اس میں اتنا

زیادہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ  
منہ سے کلمہ خیر نکالے ورنہ خاموش رہے۔

رازی عبد اللہ بن محمد از مہدی از سفیان از ابو حصین از ابو

لہ اس وقت جوانی کے جو شش میں ۱۲ منہ سے بلکہ حدود درج تین دن تین رات اس کے پاس کھانا کھاتے پھر اپنا کھانا پینا علی بن ابی طالب کے مولوی عبد الحق  
ابن فضل اللہ نبوت لوی جو امام شوقانی کے بلاد وسط شاگرد تھے اور مترجم نے صفر میں ان سے تلمذ کیا ہے بڑے متبع سنت اور حق پرست تھے مولوی صاحب سہبوسوف  
کا قاعدہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تو وہاں کھانا کھاتے تین دن کے بعد جو تھے روزہ کو یک ہیک غالب ہو جاتے تو گدھوں پر بٹہ بٹہ لٹکائی دیر کے بعد کھانا کھاتے  
کہ مولوی صاحب بازار سے لے کر پھندے غلہ لکڑی گوشت ترکاری وغیرہ سب اپنے اوپر خود لادے ہوتے آ رہے ہیں لوگ کہتے ابھی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ  
کا کھانا ہم بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں بس مہمانی ہو چکی اب تمہارا یہی احسان میں ہے کہ ہمارا کھانا کچھ اور فقط ۱۲ منہ

لَمَّا تَنَاوَلْنَا مَهْدِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْلَانُ عَنْ  
أَبِي حَصْبَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْخِرُ جَارَكَ وَ  
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ  
صَيفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ -

۵۷۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْكَ تَبْعُنَا فَنُتَزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَ قَا  
فَمَا تَرَى فَقَالَ تَنَارُ سَوْدٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ تَزِلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكُفْرَ بِهَا  
يَنْبَغِي لِلصَّيْفِ فَأَقْبِلُوا إِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَعَدُو  
مِنْهُمْ حَقَّ الصَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ -

۵۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ وَمَنْ كَانَ  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ رِجْلَهُ وَمَنْ  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ  
لِيَصُمْتُ -

(صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان  
رکھتا ہو وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخر  
پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک کلمہ (اچھی بات) کہے ورنہ  
خاموشی بہتر ہے۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبيب از ابو الخیر) عقبہ بن  
عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ  
ہمیں کسی سفر میں روانہ فرماتے ہیں تو راستے میں (ہمارا قیام کس  
ایسی جگہ میں ہو جاتا جہاں کے لوگ ہماری مہمانی میں نہیں کرتے  
اس کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اگر  
ان لوگوں کے پاس جاکر قیام کرو اور وہ حسب دستور مہمانی نہیں  
دیں تو منظور کرو اگر نہ دیں تو حق مہمانی حسب قاعدہ اور قانون  
وصول کر لو گیلے

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابو سلمہ) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو تو وہ اکرام صیف مہمان  
کی عزت (کرے جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ صلہ رگی  
کرے اور جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ کلمہ خیر کہے ورنہ  
خاموش رہے۔

۱۔ بعض علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجز وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں  
پر تنگی تھی اس وقت مہمانی کرنا واجب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب ہو گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲۱

## باب ۳۲۲ مَنَعَ الطَّعَامَ وَ

التَّكْلُفَ لِلضَّيْفِ -

۵۷۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْعَيسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

سَلْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ فَزَادَ سَلْمَانُ أَبَا

الدَّرْدَاءِ قَرَأَى أَمَّا الدَّرْدَاءُ مُتَبَذِّلًا فَقَالَ

لَهَا مَا شَأْنُكَ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ

لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ

لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَهْأَيَّتُكُمْ قَالَ مَا

أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَكُلْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ

ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمَ فَقَالَ ثُمَّ فَمَا

ثُمَّ ذَهَبَ يَوْمَ فَقَالَ ثُمَّ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ

اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ لِأَنَّ قَالَ فَصَلَّيْنَا فَقَالَ

لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ

عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطَى كُلَّ

ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهَبَ السَّوَادِيُّ

يُقَالُ وَهَبَ الْخَيْرُ -

## باب مِمَّا نَهَى عَنْهُ

بَابُ مِمَّا نَهَى عَنْهُ

رازمحمد بن بشار از جعفر بن عون از ابوالعیس از عون بن ابی

جحیفہ ابن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی

بنا دیا تھا تو سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے گئے دیکھا کہ

ان کی اہلیہ محترمہ ام درداء رضی اللہ عنہا میلے کچیلے لباس میں ملبوس

میں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا محترمہ! کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا

تمہارے بھائی ابوالدرداء دنیا داری سے بے نیاز ہو گئے ہیں، اسی

اشارہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہو گئے، انہوں نے

سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے آپ ہی کھا

لیجئے میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں

تو نہیں کھانے کا جب تک آپ نہیں کھانے کے۔ ابوالدرداء رضی

اللہ عنہ نے (روزہ توڑ ڈالا) سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا

رات ہوئی تو ابوالدرداء (تہجد کے لئے) اٹھنے لگے سلمان رضی

اللہ عنہ نے کہا ابھی سوتے رہتیے چنانچہ وہ سو رہے پھر اٹھنے لگے تو سلمان

رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا ابھی سوتے رہتیے اور وہ سو رہے جب

رات کا آخری حصہ رہ گیا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا اب اٹھیے چنانچہ

دونوں نے نماز تہجد پڑھی پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ابوالدرداء

سے کہا (بھائی صاحب!) آپ پر آپ کے رب کا بھی حق ہے

نفس کا بھی ہے بیوی کا بھی ہے تو ہر حق دار کا حق ادا کیا کیجئے! ابو

درداء رضی اللہ عنہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ آپ نے فرمایا سلمان رضی اللہ عنہ سچ کہتا ہے۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب سہلانی ہے انہیں وہب النخیری بھی کہتے ہیں۔

لے وہ جو روکی طرف مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے اچھے کپڑے پہن کے کیا کروں اس روایت سے بھی

غیر شرعی پردے کی جڑ اکڑ جاتی ہے





كَاللَّيْلَةِ وَبِكُمْ مِمَّا أَنْتُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا  
قِرَآكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَيَجْأُ بِهِ فَوْضَعَهُ  
يَدَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ  
فَأَكَلَ وَآكَلُوا۟-

فس۔ نہیں) یہ کھانا لایا تھا (ہم نے خود ہی نہیں کھایا) والد بولے تو آپ  
حضرات میرا انتظار کرتے رہے میں تو خدا کی قسم آج رات کچھ نہ کھاؤں گا  
مہمانوں نے کہا خدا کی قسم ہم بھی اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک  
آپ نہ کھالیں۔ والد صاحب بولے بھائی میں نے ایسی خراب رات نہیں دیکھی

صاحبان آپ کو کیا ہوا کہ آپ ہماری طرف سے مہمانی قبول نہیں کرتے۔ اچھا عبدالرحمان! تو کھانا لا چنانچہ میں  
کھانا لے آیا، والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر آغاز کیا۔ والد صاحب نے مزید کہا پہلی حالت شیطان کی طرف سے  
تھی۔ بعد ازاں والد صاحب نے اور تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔

**باب** مہمان کا میزبان سے کہنا کہ بغیر تمہارا  
کھانا نہ کھاؤں گا۔

اس کے متعلق حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔

**باب ۳۶۹** قَوْلُ الضَّيْفِ

إِذَا جِئَهُ لَا أَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ  
فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
بَكْرٍ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ  
لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْبَبْتِ عَنْ ضَيْفِكَ  
أَوْ أَضْيَافَكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَيْتُهُمْ  
فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ  
فَإِنِّي فَضَيْبُ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّ عَنِّي  
حَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ فَأُحْبَبَاتُ أَنَا فَقَالَ يَا  
عُنْتُ فَخَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى

(از محمد بن ثنی از ابن ابی عدی از سلیمان از ابو عثمان) حضرت  
عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
چند مہمانوں کو اپنے گھر لے آئے، خود شام ہی کے وقت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے جب واپس آئے تو والدہ نے کہا  
آپ رات کو اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ انہوں  
نے کہا کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ والدہ نے کہا ہم نے کھانا  
ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور نہیں کھایا۔ یہ  
سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ غصے ہوئے گالیاں دیں اور کوستا دھدا کرے  
تیرے کان کٹیں) اور قسم کھالی کہ میں تو کھانا نہیں کھاؤں گا علیہ السلام  
کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) بچھپ گیا۔ انہوں نے مجھے آواز دی  
انارڈی! والدہ نے بھی قسم کھالی جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں

۱۲ منہ سے جس میں میں نے قسم کھالی تھی کہ آج رات کو میں کچھ نہ کھانے کا ۱۲ منہ سے کیونکہ غصے کی حالت تھی یہیں سے باب کا مطلب  
نکلتا ہے کیونکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کے سامنے جو عبدالرحمن پر غصہ کیا تھا قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا قرار دیا ۱۲ منہ سے یعنی ۱۲ رومان نے جو میں  
فاس قبیلے کی تھیں ان کا نام زینب تھا ۱۲ منہ سے کو سا جدر کا معنی ہے اور کوستا کا مفہوم بریکٹ میں ہے (خدا کرے تیرے کان کٹیں) عید الزرقا

بھی نہیں کھاؤں گی اور مہمانوں نے قسم کھائی کہ جب تک آپ گھر والے نہ کھائیں گے ہم نہیں کھائیں گے۔ آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یہ عفتہ کرنا اور قہمیں کھانا شیطان کی طرف سے تھا، چنانچہ کھانا منگوایا تو دکھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب وہ لوگ ایک لقمہ اٹھائے ہی تھے تو کھانا بچے سے اور بی بی بڑھ جاتا تھا۔ والد صاحب (والدہ سے) کہنے لگے بنی فراس کی بہن دیکھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کھانا بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے نور چشم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس سے تو یہ کھانا اب زیادہ ہو گیا ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا، آخر والد صاحب نے وہ طعام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا، کہتے ہیں آپ نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

## باب ۳۲ عمر کے اعتبار سے بڑے کی عزت کرنا گفتگو

اور سوال و جواب کے آغاز کا موقع بھی انہیں دینا۔

از سلیمان بن حرب از حماد ابن زید از یحییٰ بن سعید از بشیر بن یسار غلام انصار حضرت رافع بن خدیج اور سہیل بن ابی حاتم رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہیل اور محبضہ بن مسعود دونوں خیر گئے اور کھجور کے کسی باغ میں ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہیل مارے گئے تو عبدالرحمان بن سہیل اور مسود کے دو بیٹے حویصہ اور محبضہ یہ تین آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہیل کے مقدمے میں بات چیت کرنے لگے پہلے عبدالرحمان نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم عمر تھے تو آپ نے فرمایا پہلے بڑے کو بولنے دو۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ آپ کے اس کبر الکبر کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے۔ غرض ان تینوں نے عبداللہ بن سہیل کے مقدمے میں گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اگر تم میں سے بیچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبداللہ کو یہودیوں

يَطْعَمُهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ أَوْ الْأَصْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَ أَكَلُوا فَجَعَلُوا لِأَبِي رَمْعَانَ لُقْمَةً إِلَّا دَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بِنْتُ فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ وَقُوَّةٌ عَيْنِي إِنَّهَا الْإِنَّ لَا كَثْرَ قَبْلَ أَنْ تَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

## باب ۳۳ اکرام الکبریٰ

وَعِدُّهُ أَوْ كِبَرُ بَالِكَا مَوْلَا السَّوَالِ

## ۵۷۰۔۵۔ حَلَّ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَا لَأَبِي رَمْعَانَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّمَا خَيْرٌ فَتَفَرَّقَا فِي النَّحْلِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أُمُومَاتِهِمْ فَيَدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ كَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَرُ الْكَبَرِ قَالَ يَحْيَى

۱۲ سنہ ۷۷ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھرانے کی زبردست کرامت ظاہر ہوئی کہ کھانا بڑھ گیا۔

لَيْلِ الْكَلَامِ مَا زِدَ كَبْرًا فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْفُوا  
قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِإِيمَانٍ خَمْسِينَ  
مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْوَالُكُمْ نَزَعًا  
قَالَ فَخُذْ مِنْكُمْ مِمَّا دَفَعْتُ إِيَّائِي خَمْسِينَ مِنْهُمْ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ فَفَدَاهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ قَادَرَكُنَّ نَاقَةٌ مِّنْ  
بَنِي إِدْمِيلَ فَدَخَلَتْ مِزْبَدًا لَهُمْ فَوَضَعَتْ  
بِرْجُلَيْهَا قَالَ اللَّيْلُ حَذَقْتُ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ  
عَنْ سَهْلِ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ مَعَ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلِ وَحَدَّثَنِي -

نے مارا ہے) تو تم دیت کے حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آنکھ سے تو نہیں دیکھا کہ انہوں نے قتل کیا (کیسے نہیں کھالیں) آپ نے فرمایا تو یہودی پچاس قمیص کھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو کافر ہیں۔ بہر حال آپ نے عبد اللہ بن سہل کے وراثہ کو اپنے پاس سے دیت دلائی یہ

سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے بکڑا اسے تھان (گلے) میں لے کر پہنچا تو اس نے مجھ کو لات ماری لیٹ بجاوہ سیلی از بشیر از سہل بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں، ان میں یحییٰ راوی یہ بھی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں بشیر نے یوں کہا تاج رافع بن خدیج -

سفیان بن عیینہ نے بجاوہ سیلی از بشیر صرف سہل سے نقل کیا (اس میں رافع کا نام نہیں)

۵۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخِيذُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلُهَا مَثَلُ  
الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا

راز مسدواز یحییٰ از عبد اللہ از تافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا بتاؤ وہ درخت کون سا ہے جو مومن سے ملتا جلتا ہے، حکم الہی سے ہر موقع پر اپنا پھل دیتا ہے۔ اس کے پتے نہیں گرتے، میرے ذہن میں بات آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا اچھا نہ سمجھا

لے لیکن جو نہ قتل کے گواہ ہو دیت نہیں ہے اس لئے قیامت ہو سکتی ہے قیامت کا بیان انشاء اللہ آگے آگے کا ۳۲ منسلک ان کو جو بھی قسم کھانے میں کیا تامل ہوگا ۱۲ منسلک یعنی عن سہل مع رافع بن خدیج ۱۲ منسلک اس کو امام مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منسلک ۵۷ کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے ۱۲ منسلک یہ ہے حاکم یا حکومت کا کام جب کسی طرح مسئلہ نہ سلجھے تو حاکم یا حکومت اپنی گاہ سے پیسے ادا کر کے فیصلہ چکاوے۔ بہر کیف بدامنی، فساد اور کسی کی حق تلفی دور ہو جائے خواہ حاکم اپنی ذات کو خسارے میں ڈالے یہ عزت جو اسے حاصل ہے کہ لوگ اسے اپنا سرور جانتے ہیں اس کے لئے اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے مقابلے میں مالی خسارے کو کوئی وقعت نہیں رکھتے مگر افسوس آج حکام کا ذہن بدل چکا ہے وہ عیاشی اور مخمشی کی خاطر حکومت حاصل کرتے ہیں عوام کا استحصال کرتے ہیں قومی بیت المال کو اپنی عیاشی پر قربان کرتے ہیں انہیں حقیقی لشکر نہیں رہا کہ لوگ ان کی دل سے مکریم کریں اور اللہ تعالیٰ عقوبت میں بے شمار رمتوں اور انعامات سے سرفراز فرمائے۔ عبد الرزاق -

وَلَا تَحْتِ وَرَفَهَا فَوْقَ فِي نَفْسِي التَّحَلُّةُ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعَبْرُ فَلَمَّا  
لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هِيَ التَّحَلُّةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَاهُ  
وَقَعَّ فِي نَفْسِي التَّحَلُّةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ  
تَقُولَ لَهَا لَوْ كُنْتُ قُلْتُهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ  
مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي  
لَمْ أَرِ لَوْ وَلَا أَبَا بَكْرٍ يَتَكَلَّمُ مَا فَكَرِهْتُ -

کیونکہ بزرگ صحابہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے جب انہوں  
نے بھی کوئی جواب نہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد  
فرمادیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، بعد ازاں میں والد صاحب کے ساتھ  
مجلس سے باہر آیا تو میں نے (بستیں کہا ابا جی! میرے ذہن میں یہ  
آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے کہا تو اس وقت بولا کیوں  
نہیں؟ اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھے اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ  
خوشی تیرے اس جواب راست سے ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ  
سے خاموش رہا تھا کہ آپ نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں نے

کوئی جواب نہ دیا تو میں نے بزرگوں کے سامنے ابتداء کرنا مناسب نہ سمجھا۔

**باب** شعر و شاعری، رجز و حُدا اور اشعارِ ممنوعہ  
کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالشُّعْرُ الْاَلِيَّ ترجمہ  
شاعری کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں دیکھا  
نہیں آپ نے کہ وہ ہر وادی میں مارے مارے پھرتے  
میں کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں البتہ ایمان و عملِ صالحہ  
والے شعراء جو کثرت ذکر کریں اور مظلوم ہونے کے  
بعد انتقام لیں مستثنیٰ ہیں۔ ظالموں کو بھی عنقریب  
معلوم ہو جائے گا کہ کس موڑ پلٹ جائیں گے۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فِي كُلِّ  
وَادِيٍّ يَهُيمُونَ كَيْفَ يَمْنُونَ کہ یہ معنی ہیں کہ ہر لغوار سپہبودہ

**باب ۳۲** مَا يَجُوزُ مِنَ  
الشُّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَا وَأَمَّا  
يُكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالشُّعْرُ  
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَسِرْ أَتَاهُمْ  
فِي كُلِّ وَادِيٍّ يَهُيمُونَ وَأَتَاهُمْ يَقُولُونَ  
مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ  
كَثِيرًا وَإِذَا انتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا  
ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا  
أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ بَنُو  
عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَعْنٍ يُخَوِّصُونَ -

بات میں حصہ لیتے ہیں۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو بکر بن عبد الرحمن از

۵۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیمان قَالَ أَخْبَرَنَا

۱۔ جزوہ شعر میں جو میدان جنگ میں پڑے ہلتے ہیں اپنی بہادری جتلاتے کے لئے اور نادر و نادر کلام جو انہوں کو نشانیاجاتا ہے تاکہ وہ گرم ہو جائیں اور  
غوب پھلن یہ مدعا اب میں اس کی راجح ہے کہ اونٹ اس کو سن کر مست ہو جاتے ہیں کو سوس چلے جاتے ہیں اور ٹھکے نہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی  
حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ نَعْفٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ مَنَّا الشَّعْرُ  
حِكْمُهُ -

۵۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
جُنْدُبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ جُرْعَةٌ فَكَرِهَ  
إِصْبَعُهُ فَقَالَ :

هَلْ أَنْتَ إِلَّا رَاصِعٌ دَرَمَيْتَ  
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقَيْتَ

۵۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عَبْدِ لَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَيْبٍ :  
أَوْ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ  
وَكَادَ أَمِيَّةُ بِنْتُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ -

۵۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ تَزِيدَ بْنِ أَبِي

مروان بن حکم از عبد الرحمن بن اسود بن عبد لغوث (حضرت ابی بن کعب  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار  
میں حکمت و فلسفہ پایا جاتا ہے۔

(از ابونعیم از سفیان از اسود بن قیس) حضرت جندب رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں (چل  
رہے تھے، آپ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلود  
ہو گئی تو یہ شعر فرمایا۔ ترجمہ تو صرف انگلی ہے جو زخمی ہو گئی ہے۔ کیا  
ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی ہے

(از محمد بن بشار از ابن مہدی از سفیان از عبد الملک از ابو  
سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا شعراء کے کلام میں سے سب سے زیادہ بجا کلام  
لبید کا یہ مصرعہ ہے۔ ترجمہ خدا کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ آپ  
نے مزید فرمایا امیہ بن صلت تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

(از قتیبہ بن سعید از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبیدہ)  
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسے یہ کلام رجز ہے شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شعر  
تسلیف نہیں کی یہ نہیں ہے کہ آپ نے دوسرے شاعروں کی شعر بھی نہیں پڑھے ۱۲ منہ سلمہ لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ سلمہ اس کے  
کلام میں توحید اور بت پرستی کی مذمت بڑی ہوئی ہے ۱۲ منہ

کے ساتھ رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنے اشعار ہمیں نہیں سنانے؟

عامر شاعر تھے، وہ اونٹ سے اتر کر ہڈا پڑھنے لگے، یہ اشعار تھے۔

اے اللہ اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پاسکتے نہ خیرات دیا کرتے نہ مناز پڑھا کرتے تجھ پر قربان ہم پر مغضرت فرما اور تازلیت ہمیشہ جنگ میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر سکون قلب نازل فرما (اتنی ہمت دے) نقارہ جنگ سنتے ہی ہم حملہ آور ہوتے رہیں اور وہ کافر فریاد کر کے ہم سے نجات طلب کرتے رہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اونٹ کون شخص ہانک رہا ہے جو ہڈا، گارہا ہے۔ اطلاع دی گئی کہ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ آپ کا یہ جملہ سن کر ایک شخص نے کہا اب تو جنت اس پر واجب ہو گئی اور وہ ضرور شہید ہو جائے گا۔ یا رسول اللہ کاش (او کچھ دنوں تک) آپ ہمیں عامر رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم خیبر میں پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعے میں تھے) ہمیں بے پناہ جھوک محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کر دیا، جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت آگ روشن کی (جا بجا چولہے گرم کئے گئے) آپ نے فرمایا یہ آگ کیسی

عُبَيْدٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْيَرُ هَيْئَةً لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَعَا مَرِيئًا الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هَيْئَتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا فَزَلَّ يَحْدُثُ بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا نَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا قَاغُفِرْ ذُنُوبَنَا لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَكَلَّيْنَا إِلَّا قَدَامَ رَأْسِ لَاقَيْنَا وَأَلْقَيْنَا سَكِينَتَهُ عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَيْنَا أَنْتَيْنَا وَبِالضَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ حَبِيبُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَمْنَعْنَا بِهِ قَالَ قَاتِلْنَا خَيْرٌ نَحْنُ مَوْنَانَا هُمْ حَتَّى أَمَّا بَيْنَا فَخَمَصَةُ شَيْلَانِ ثُمَّ رَأَى اللَّهُ فَخَمَعَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَسْمَرَ النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّبِيرَاتُ عَلَى آتِي هَذَا ثَوَقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى آتِي لَحْمٍ قَالُوا عَلَى

یہ اسلمہ بن حفیر الفزاری رضہ مشہور صحابی تھے ۱۲ منہ لے کیونکہ آپ جس کے لئے یرحمہ اللہ فرماتے وہ شہید ہوتے یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے یہ اختیار کر لیا کہ مرے ہوئے شخص کو مرحوم کہتے ہیں ۱۲ منہ

كُحْمُ حُمْرِ النَّسِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَتْهُمَا وَأَكْسَرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَهْمُ يَقِفُهَا وَتَغْسِلُهَا قَالَ أَلَا أَلَا فَلَمَّا تَصَافَى الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قَصْرٌ فَتَنَادَلَ بِهِ يَهُودِيٌّ لِيَصْرِكُهُ وَيُوجِعُ ذُبَابٌ سَيْفَهُ فَأَمَرَتْ ذُكْبَةُ عَامِرٌ فَتَضَعُهُ فَلَمَّا فَعَلُوا قَالَ سَلَامَةُ ذِي رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدَى لَكَ أَبِي وَآمِي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا خَطَّ سَلَامَةً قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَفَلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْمُحْضِرِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَابٌ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَا جَوْرَيْنِ وَجَمْعَ بَلَاءٍ صَبْرِي إِنَّهُ لِحَاجِدٍ مُجَاهِدٍ قُلْ عَرَفِي لَفَاءَ بَيْنَهُمَا مِثْلُهُ

بھی کرتا تھا اور مجاہد ہی تھا، عامر کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِمْ وَمَعَهُمْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ دَعِي يَأْتِجُنَّ دُودِيكَ سَوَافَا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روشن ہے ؟ عرض کیا گیا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کس جانور کا گوشت ؟ عرض کیا گیا گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور لمبائیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت پھینک کر لمبائیاں صرف دھو ڈالیں (اور توڑیں نہیں تو اجازت ہے ؟) آپ نے فرمایا اچھا یونہی کر لو جب اہل خیمہ سے مقابلہ ہو تو عامر رضی کی تلوار چونکہ چھوٹی تھی، وہ ایک یہودی کو مارنے لگے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی بالآخر وہ اسی زخم سے انتقال کر گئے، جب لوگ خیمہ سے واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غمگین پایا در یافت کیا سلمہ ! کیا حال ہے ؟ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ! لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر رضی کے سب اعمال اکارت (بیکار) ہو گئے (وہ اپنے آپ کو مار کر مر گئے) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے ؟ میں نے کہا فلاں فلاں اور فلاں آدمی نیز اسید بن حضیر انصاری، آپ نے فرمایا غلط کہتے ہیں عامر کو دھڑلواب ملا، آپ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر بتایا۔ وہ تو ریاضت بھی کرتا تھا اور مجاہد ہی تھا، عامر کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں۔

(از مسند و از اسماعیل از ابوبکر از ابو قلابہ) انس بن مالک رضی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چند ازواج مطہرات کے پاس آئے رجوا فٹینیوں پر سوار جا رہی تھیں ان کے ساتھ ام سلمہ بھی تھیں، آپ نے فرمایا اے انجشہ شیشوں کو آہستہ سے چلے ابوقلابہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ فقرہ کہے تو معیوب سمجھا جائے

۱۱۵۔ یہ عرضی اللہ عز و جل ۱۲ منہ سلمہ انجشہ وہ غلام تھا جو خوش آوازی سے مٹا گا گراؤنٹوں کو تیز لانک رہا تھا ۱۲ منہ سلمہ شیشوں سے مڑا دھڑکتا تھا عورتیں ہیں پوشیدہ کا طرح نازک سبوتی میں ۱۳ منہ سلمہ انجشہ بڑا خوش آواز تھا اس کی آواز سے اونٹ ۱۴ منہ سمیو کر طرب بھاگ رہے تھے آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں نہ گر جائیں اس نے فرمایا آہستہ سے چلے یعنی لوگوں نے کہا انجشہ چونکہ خوش آواز تھا تو آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں اس کی آواز پر مغتوں نہ ہو جائیں مگر یہ توجہ یہ صحیح نہیں ہے انجشہ ایک غلام تھا اور امہات المؤمنین کا ایک غلام پر مغتوں ہونا خلاف عقل اور خلاف قیاس ہے ۱۲ منہ

یعنی سؤفک بالقواریر یہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ تَوَكَّلَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ

## باب ۳۲۷ هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَنُ بْنُ قَابِطٍ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ

يَسْمِي فَقَالَ حَسَنُ لَأَسْأَلُكَ مِنْهُمْ كَمَا

سَأَلُ الشَّعْرَةَ مِنَ النَّجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَنَ

عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ

يُنَافِعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ

اللَّهُ بِرُؤُوسِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ أَلِيَّ بْنَ أَبِي سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أُمَّ

هُرَيْرَةَ فِي تَصْصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخَاكُمْ لَا يَقُولُ إِلَّا

يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ

## باب مُشْرِكُونَ كِي جَو كَرْنَا

از محمد بن سلام از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے مُشْرکُونَ کی ہجو گوئی کے لئے اجازت طلب کی

آپ نے فرمایا ان کا اور میرا خاندان تو ایک ہے (تو میں بھی اس

ہجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کو اس میں

سے ایسے نکالوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اسی سند

سے) ہشام بن عروہ نے کہا عروہ روایت کرتے ہیں، میں ایک بار

حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بُرا بھلا کہنے لگا

تو کہنے لگیں کہ حسان رضی اللہ عنہ کو بُرا نہ کہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف سے مُشْرکین کو جواب دیا کرتے تھے تب

از اصمغ از عبد اللہ بن وہب از یونس از ابن شہاب از

حشیم بن ابی سنان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حالات و واقعات

بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ آپ

فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (رشاع) جو بیہودہ گو نہیں وہ یوں کہتا

ہے آپ نے عبد اللہ بن رواحہ کو مُراد لیا تمہارے درمیان خُدا کا

رسول ہے

۱۔ عیب اس طرح کرو کہ زبان عرب میں ساقی خود متعدی ہے تو سؤفک القواریر کہنا چاہیے تھا بالقواریر کہنا اور ت لانا ضرور نہ تھا مگر ابو قلابہ کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا

۲۔ زبان عرب میں ب زائد ہمی آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاص عربی اور اصح الفصحی تھے آپ کے کلام پر عیب کرنا چہ معنی وارد بعضوں نے کہا عیب یہ

کہ آپ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی مگر اس میں بھی کوئی عیب نہیں یہ تشبیہ نہایت عمدہ ہے ۱۲۔ منہ سے جو نکرہ و عورت عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھے

۱۳۔ منہ سے مُشْرکوں کی ہجو کرنا تھا آنحضرت کی طرف ذرا کرتا تھا ان الحسنات یند بین السیات اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نفسی و بیداری اور پھر ہر گاری معلوم

ہوتی ہے کہیں درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں جو کہ حسان نے اللہ اور رسول کی طرف ذرا اور حمایت کی تھی اس لیے اپنی ایذا کا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ

خیال نہ کیا اور ان کو بُرا کہنے سے منع فرمایا مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے تم حضرات عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے



فَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ كِتَابَهُ  
إِذَا الشَّقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْخَيْرِ سَالِحٌ  
أَرَأَيْتَ الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُونَا  
بِهِ مَوْفِقَاتٌ أَنْ مَا قَالَ قَاتِعٌ  
يَسْبِيْتُ يُجَا فِي جَنْبِهِ عَنْ قِرَائِهِ  
إِذَا السُّعْيُ قَلَّتْ بِالنَّكَافِرِ نَزْلُ الْمُفْكَرِ  
ثَابِتُهُ عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَالِ الزُّهْرِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ -

۴۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا سَمْعِيلُ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي  
عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَنَ بْنَ ثَابِتٍ  
الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كَشَدُّ لَكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا  
حَسَنُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَتَيْتُ  
بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ -

۴۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَنٍ  
أَهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجَبْرِيْلُ مَعَكَ -

جو خدا کے تعالے کی کتاب کی تلاوت  
کرتا ہے۔ خصوصاً جب صبح کی پڑھتی ہے  
تلاوت کرتا ہے ہم اندھے تھے آپ نے ہمیں راہ  
ہدایت دکھائی ہمارے دل بالکل مطمئن اور یقین رکھنے والے  
ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا ہے وہ صحیح ہے اور واقع ہو کر رہیگا  
عبادت کی غرض سے وہ رات کو اپنا پہلو بستر سے الگ رکھتا

ہے جبکہ کفار اپنے اپنے بستر پر بغافل پڑے سویا کرتے ہیں۔ یونس  
کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا۔ محمد بن ولید  
زہری نے بخاری زہری از سعید بن مسیب و عبد الرحمن اعرجی از ابو ہریرہ رضی روایت کیا  
(از ابوالیمان از شعبہ از زہری)

دوسری سند (از اسماعیل بن ابی اویس از برادرش  
عبدالحمید) از سلیمان از محمد بن عتیق از شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن  
ابن عوف حسان بن ثابت الفزاری رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہؓ سے  
گوہی دینے کی درخواست کی۔ حسان رضی اللہ عنہ کہنے لگے ابو ہریرہؓ!  
میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف  
سے (مشرکوں کو) جواب دے، نیز آپ یہ دُعا بھی کرتے تھے اے  
اللہ حسان کی روح القدس کے ذریعے مدد کرو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہا ہاں بے شک میں نے سنا ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سعید بن ثابت) حضرت برادر  
بن مازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کو اور جبرائیلؑ  
تیرے ساتھ ہیں (امداد کریں گے)۔

۱۔ اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۳۰ اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۳۰ جب حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ ان کو مسجد میں شعر پڑھنے سے ڈاٹھا ۱۲۸ منہ

**باب ۳۲۷۳ مَا يَكُونُ أَتَى  
يَكُونُ الْعَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ  
الشَّعْرَ حَتَّى يَصُدَّكَ عَنْ ذِكْرِ  
اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ -**

۵۷۱۶- **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْلى**  
قَالَ أَخْبَرَنَا حُظَيْلٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَآ تَنْتَلِ  
يَتَمَتَّلُ جَوْفَ أَحَدٍ كَمْ قَيْنًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ  
يَتَمَتَّلَ شِعْرًا -

۵۷۱۷- **حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ**  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآ تَنْتَلِ جَوْفَ رَجُلٍ  
قَيْنًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَمَتَّلَ شِعْرًا -

**باب ۳۲۷۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَتْ يَمِينُكَ عَقْرِي  
حَلْقِي -

۵۷۱۸- **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ**  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَارِثَةَ قَالَتْ إِنَّ أَخْلَجَ  
أَخَا أَبِي الْقَعْقِيسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى بَعْدَ مَا نَزَلَ  
الرَّجُلُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذِنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ

**باب شعر و شاعری میں اتنا مستغرق ہونا**  
منع ہے کہ ذکر الہی، علم دین اور تلاوت قرآن کی  
فرصت نہ ملے۔

(از عبد اللہ بن موصی از حنظلہ از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں  
سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ  
اشعار سے بھر جائے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعش از ابو صالح) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کس کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا بہتر ہے یہ نسبت اس کے  
کہ اشعار سے بھر جائے۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد**  
تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ تجھے زخم لگے تیرے  
حلق میں بیماری ہو۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابو القعیس کے بھائی افلح نے آیہ  
پہرہ کے نزول کے بعد مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے  
کہا واللہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے میں اجازت نہیں  
دے سکتی کیونکہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھے دودھ نہیں پلایا

۱۔ رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ ۱۱ پیٹ بھر جانے سے ہی مطلب ہے کہ سوا شعر گوئی کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہونے قرآن یاد کرے  
نہ حدیث و کلمے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی کچھ پر غفلت آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیے پوتے ۱۲ منہ ۱۱ یا باجہ سر منڈی۔ اصل میں  
عقرے حلق عرب لوگ منگو سس عورت کو کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور چیلار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بدو عادیہ مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ أَخَا ابْنِ  
الْعُيَيْنِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي  
امْرَأَةُ أَبِي السُّعَيْبِ فَخَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي  
امْرَأَتُهُ قَالَ أَمَّا ذِي لَهْ فَإِنَّهُ عَنْكَ تَرَبَّعَ  
يَمِينِكَ قَالَ عُرْوَةُ ذِي لَهْ كَأَنَّكَ عَالِمَةٌ  
تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَكُونُ مِنْ  
مِنَ النَّسَبِ

۵۷۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَفَرَّقَ قَوْلُ صَفِيَّةَ عَلَى  
بَابِ خَبَائِهَا كَهَيْئَةِ حُرَيْثَةَ لَا يَتَمَثَّلُ لَهَا  
فَقَالَ عَقْرَى مَعْ لَعَنَ قُرَيْشٌ إِنَّكَ لَتَأْسُتُنَا  
ثُمَّ قَالَ أَتُسْتِ أَفَضْتُ يَوْمَ التَّحْرِيفِ الْكَلْبَ  
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذَا

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي زَعْمُوا

۵۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئِ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ  
تَقُولُ دَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطِنَةُ

بلکہ ابوالعباس کی بیوی نے پلایا ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرد نے تو  
دودھ نہیں پلایا بلکہ عورت نے (اس لئے مرد کے سامنے میں کیسی  
نکل سکتی ہوں؟) آپ نے فرمایا نہیں اسے اندر آنے کی اجازت  
دو وہ تمہارا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے۔

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی حدیث کی  
رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے  
میں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

(از آدم از شعبہ از حکم از ابراہیم از سود) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے (مدینہ کی طرف) واپسی کا ارادہ فرمایا تو صفیہ رضی اللہ عنہا کے روئے  
پر رنجیدہ کھڑے دیکھا چونکہ وہ حاملہ ہو گئیں تھیں۔ آپ نے فرمایا  
موڑی گاؤں! یہ قریش کا محاورہ ہے۔ کیا تو ہمیں روک لے گی؟  
پھر یو چھا تو نے دسویں تاریخ طواف الاناضل یعنی طواف الزیارہ  
کیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر تو بھی ساتھ  
چلے۔

بَابُ لَفْظُ زَعَمُوا كَمَا اسْتَعْمَالُ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابوالنضر غلام عمر بن عبد اللہ  
از ابو مرقہ غلام ام ہانی بنت ابی طالب) ام ہانی بنت ابی طالبؓ  
کہتی تھیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس گئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی  
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے کھڑی

لے وہ طواف الوداع نہیں کر سکتی تھیں ۱۲ منہ ۲۰ یا تو رخصی ہو تیرے طلق میں درد ہو ۱۲ منہ ۲۰ غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲۰  
کیا غم ہے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۲ منہ

ابْنَتُهُ كَتَبَتْهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا  
فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَارِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ  
مُرْحَبًا يَا مَهَارِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ  
فَصَلَّى ثَنَانِي رَكَعَاتٍ ثُمَّ حِطَّافِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعُوا ابْنِي  
أُمِّي إِنَّهُ قَاتِلٌ بِحُلَاةٍ قَدْ أَجْرَتْكَ فَلَا تُبْنِ  
هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ أَجْرَتْكَ مِنْ أَجْرَتِي يَا أُمُّ هَارِي قَالَتْ أُمُّ  
هَارِي وَذَاكَ مَعْجَى -

### باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَبَيْتِكَ -

۵۷۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَكْبَشٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُودُ بَدَنَهُ  
فَقَالَ ادْكُمَهَا قَالَ إِنَّمَا بَدَنُهُ قَالَ ادْكُمَهَا  
قَالَ إِنَّمَا بَدَنُهُ قَالَ ادْكُمَهَا وَبَيْتِكَ -

ہے آپ نے فرمایا وایک (تیری خرابی ہو) سوار ہو جا۔

۵۷۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
هَمَّالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى رَجُلًا يَسُودُ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ ادْكُمَهَا قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنُهُ قَالَ ادْكُمَهَا وَبَيْتِكَ  
فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ -

تھیں میں نے سلام کیا آپ نے (پرے کے اندر سے) جواب دیا کہ  
ہے؟ میں نے کہا میں اُم ہانی ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید  
ام ہانی! جب غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک  
ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں، جب نماز سے فارغ ہوئے  
تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں کے بیٹے زعم کرتے ہیں  
(کہتے ہیں) کہ وہ حبیرہ کے بیٹے کو قتل کر دیں گے جسے میں نے پناہ  
دی ہے۔ آپ نے فرمایا اُم ہانی! جسے تو نے پناہ دی ہم بھی اسے  
پناہ دیں گے (قتل نہیں کرنے دیں گے)۔ اُم ہانی کہتی ہیں یہ بچت  
کا وقت تھا (جب میں آپ کے پاس گئی)

### باب کسی شخص کو وایک (تجھ پر افسوس ہے یا تیری خرابی ہو) کہنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
شخص کو دیکھا کہ اونٹ کو ہانکے لئے جا رہا ہے (خود سیدل چل رہا ہے)  
آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے  
آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس نے دوبارہ کہا یہ قربانی کا اونٹ

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہانکے لئے جا رہا ہے آپ  
نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ  
ہے آپ نے فرمایا وایک (تجھ پر افسوس یا تیری خرابی ہو) سوار  
ہو جا دوسری بار یا تیسری بار آپ نے یوں فرمایا۔

لے ترجمہ باب بیس سے نکلا کہ اُم ہانی نے زعم ابن امی کہا تو زعمو کہنا جائز ہوا ۱۲ منہ ۱۳ اس کا نام حارث بن ہشام یا عبداللہ بن ابی  
ربیعہ یا ہبیرہ بن ابی امیہ تھا ۱۳ منہ

۵۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ

وَأَكْبَدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ دُقَيْقَالٍ

لَهُ أُنْجَشَةٌ يَحُدُّ وَفَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَاكِي أُنْجَشَةَ دُرَيْدٍ

بِالْفُؤَادِ

۵۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْعَى رَجُلٌ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ وَبِذَلِكَ قَطَعْتَ. عَنْ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ

كَانَ مِمَّنْ كَفَرَ مَا دَامَ حَالُهَا لَكَ فَلْيَقُلْ أَحِبُّ

فُلَانًا وَاللَّهُ - سَيِّدُهُ وَلَا أَدْرِي دَعَا اللَّهَ أَحَدًا

إِنْ كَانَ يَعْلَمُ

۵۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاجِيُّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ

يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو النُّوَيْسِرَةِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي قَيْنٍ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِلْ قَالَ رَكَ مِنْ يَحْدِلْ

(از مسدد از حماد از ثابت بنانی از انس بن مالک)

(دوسری سند (از حماد از یوب بنتیانی از ابو قلاب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ ایک غلام انجشہ نامی تھا جو خدا کا

رہ تھا، آپ نے فرمایا ویک (تجہ پرافسوس) اے انجشہ شیشوں کو

آہستہ لے چل۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از خالد از عبد الرحمن بن ابی بکرہ)

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

کسی نے ایک شخص کی تعریف کی آپ نے سن کر فرمایا تیری خرابی ہو تو

نہ اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی، تین بار یہی فرمایا اگر تم میں سے

کوئی شخص کسی کو جانتا ہو اور اس کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے

میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے میں

یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تم کے علم میں بھی نیک ہے۔

(از عبد الرحمن بن ابراہیم از ولید از اوزاعی از زہری از

ابو سلمہ دخیاک) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک

بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں

قبیلہ بنی تمیم کا ذوالنویسیرہ نامی کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجئے!

آپ نے فرمایا تجہ پرافسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر کون

انصاف کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

اے شیعوں کی جڑی اگر شیعین ظالم تھے معاذ اللہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ظالم ظاہر نہ کر کے نہ صرف اہل بیت پر ظلم کیا معاذ اللہ بلکہ تمام

دنیا پر ظلم کیا کہ لوگ انہیں اسلام کے جلیل القدر فرزند سمجھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظالم سمجھتے ہوئے بھی دنیا کو آگاہ نہ کیا اور ایک لفظ نہ کہا

کہ ان سے بچنا ان کا اسلام سے تعلق نہیں اور یہ ظلم کریں گے (معاذ اللہ) اور سن یوں اقام اعدل ایسا فقرہ جسکے ان پر حضور بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ آنحضرت کے الفاظ نہیں بلکہ یہ

محمود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔ عذر اللزوم

لَمْ أَعْدَلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ  
عُنُقِهِ قَالَ لَا اِذَا لَكَ اصْحَابًا يَخْصُرُ أَحَدُكُمْ  
صَلَاتَهُ مَعَ مَلَائِكَتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ  
يَبْرُؤُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يُبْرُؤُونَ مِنَ الشَّهِادَةِ مِنَ  
الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ اِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ  
ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ  
يُنْظَرُ اِلَى نَفْسَتِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ  
يُنْظَرُ اِلَى قُدْرَتِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ  
النَّهْرُ وَاللَّيْلُ مَخْرُجُونَ عَلَى حِلٍّ فَرَقَا  
مِنْ النَّاسِ اِيْتَهُمْ رَجُلٌ اِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ  
قُدْرَةِ الْمَرْأَةِ اَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ قَدْ دَسَّرَ  
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اَشْهَدُ لِسَمْعَتِهِ مِنَ الشَّيْءِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنِّي كُنْتُ مَعَ  
عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ قَالَتُ لِمَنْ فِي الْفَتْحِ قَاتِلِي  
بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ اَبُو  
الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اَخْبَرَنَا  
الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَانَّكَ رَجُلًا اَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں  
آپ نے فرمایا نہیں اس کے کچھ ساتھی ایسے بھی ہوں گے کہ ان کی  
نماز روزے کے مقابلے میں تم اپنی نماز روزہ حقیر سمجھو گے۔ لیکن  
(اس نماز روزہ وغیرہ کے باوجود) وہ دین سے لیے باہر ہو جائیں گے  
جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کے پیکان کو  
دیکھو تو اس میں (خون کا) نشان نہ ہو سچے کو دیکھو تو اس میں کچھ  
نہ ہو کلتری کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ہو پروں کو دیکھو تو اس میں کچھ  
نہ ہو، غرض وہ تولید اور خون سب کو چھوڑ کر ساں کر کے نکل گیا۔ یہ  
لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں افراق و انتشار پیدا  
ہو جائے گا، ان کی نشانی یہ ہے ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس  
کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے متحرک ہوتھرے  
کی طرح ہل رہا ہوگا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہ ہوں کہ میں  
نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور جب میں  
حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی  
تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرتؐ نے بیان فرمایا تھا۔  
از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبد اللہ از اوزاعی از ابن شہاب

از حمید بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا  
رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا، آپ نے فرمایا تو خراب ہو، ہوا کیا؟  
عرض کیا میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی بیوی کے ساتھ

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور نہ کچھ کام نہیں آتا نہ خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے  
محبت نہ رکھے، محبت ہی تو وہ چیز ہے جو غمخیزی عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی سب کچھ ہوتا ہے ایک جہنم تک فرماتے تھے اللہ  
اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیے پس ہی ولایت ہے۔ اسی رسول کی فدایت جان ہی جملہ فزندان و فغان و مان سن۔ یہ محبت صرف دعویٰ کرنے سے یا زبان سے  
کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرانے سے یا قصایہ تعقیب پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپؐ  
کی سنت اور روکش پر چلنے سے ۱۲۸۷

هَلَكْتُ قَالَ وَيُحَاكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي  
فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعَتَّقُ رَقَبَةً قَالَ مَا أَحْبَبْتُهَا  
قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَشْتَطِيعُ  
قَالَ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ مَا أَحْبَبْتُ  
قَالَ بِيَعْرِقُ فَقَالَ خُذْهُ فَصَدَّقْ بِهِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طَنْبِي الْمَدِينَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ  
مِنِّْي فَفَضَحَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَدَتْ أَنْبَاؤُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ وَبِكَ -

ویک کے ویلک کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (معنی ایک ہے)۔

۵۷۲۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَدَنِيِّ أَنَّ عَوْرَبِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَبِرْنِي  
عَنِ الْمُهْجَرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنِّي سَأَلْتُ الْمُهْجَرَةَ  
شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَاعْمَلْ مِنْ ذَرَاءِ الْيَحْرَفِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنُيِّتَكَ  
مِنْ عَمَلِكَ تَسِيًّا -

۵۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

مباشرت کر لی تو فرمایا اچھا تو ایک غلام آزاد کر دے، وہ کہنے لگا  
میرے پاس غلام کہاں؟ آپ نے فرمایا اچھا دو ماہ لگا تا روزے  
رکھ عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مساکین  
کو کھانا کھلاؤ عرض کیا اس کی بھی حیثیت نہیں۔ اتفاق سے آپ کے پاس  
کھجور کا ایک تھیلہ لایا گیا آپ نے فرمایا یہ لے جا اور صدقہ کر دے۔ وہ  
کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے گھر کے علاوہ خرچ کروں؟ خدا کی قسم جس  
کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینے کے دونوں کناروں کے درمیان  
مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں یہ سُن کر آپ اتنے ہنسے کہ آپ کے  
دندان مبارک کھل گئے، آپ نے فرمایا اچھا تو خود ہی لئے رگڑیں خرچ  
کرے) اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی زہری سے روایت  
کیا۔ اور عبد الرحمان بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے

از سلیمان بن عبد الرحمان از ولید از ابو عمر و اوزاعی از ابن شہنا  
زہری از عطاء بن یزید لیشی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا حضرت! میں ہجرت کرنا چاہتا  
ہوں مجھے حکم دیجئے! تو فرمایا تو خراب ہو ہجرت تو بڑا سخت امر  
ہے یہ بتا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے  
فرمایا کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ بولا جی ہاں! آپ نے فرمایا پس  
تو دریا کے اس طرف عمل کرتا رہ، خدا تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب  
کم نہ کرے گا۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن حارث از شعبہ از  
واقہ بن محمد بن زید از والد ثنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیم و یحکم کا لفظ فرمایا (یعنی لوگو تم پر افسوس ہے) شعبہ کہتے ہیں واقعہ وغیرہ نے لفظ کا شک کیا ہے بہر حال آپ نے فرمایا لوگو تم پر افسوس ہے میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) و یحکم بغیر شک کے نقل کیا ہے۔ اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ولیم و یحکم

شُعْبَةُ عَنْ قَاتِلِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَرَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَلِكُمْ أَدْوِيحُكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَأْنُ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِئِكُمْ بَعْضُكُمْ قِيَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيَلِكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيَلِكُمْ أَدْوِيحُكُمْ۔

نقل کیا ہے۔ (شک کے ساتھ)

(از عمرو بن عاصم از حمام از قتادہ) حضرت انس رضی عنہ روایت ہے کہ بیابان کے رستے والوں میں سے کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا تو خراب ہو قیامت کے لئے تو نے تیاری کیا کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بس (قیامت میں) تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔ یہ سن کر دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بھی یہی قاعدہ ہے؟ فرمایا ہاں اچھا بچہ اس دن ہم یہ سن کر بے حد خوش ہوئے، اتنے میں میغرہ کا ایک غلام نکلا جو میرا ہم عمر تھا (یعنی بچہ تھا) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَأَجَبَهُ قَالَ وَبِكَ دَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَكَيْفَ نَكُنْ كَذَلِكَ قَالَ لَكُمْ فَفَرَحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا أَفَمَرَّ غَلَامٌ لِّلْخَبْرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَائِي فَقَالَ إِنَّ أَحْسَنَ هَذَا أَفَلَنْ تَذَرِكُمُ اللَّهُمَّ وَرَحْمَتِي فَقَوْمُ السَّاعَةِ وَاحْتَضَرُوا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کو امام بخاری نے معافزی میں داخل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل اصول ہے اس حدیث سے اس کی تصریح ہوتی ہے آپ نے ان خارجیوں کو جو معاصم النہار اور قائم الیل بڑے عابد زاہد تھے دوزخی فرمایا اور اس پیارے گنہگار کو ہمیشگی قرار دیا وجہ یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؓ سے جو خلیفہ برحق اور محبوب رسول خدا تھے مقابلہ کرتے تھے مسلمان کو ذرا سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لئے ان کی عبادت اور بہتیز گاری کچھ کام نہ آئی ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی تم لوگ سب دنیا سے گذر جاؤ گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامت باقی قیامت کبریٰ یعنی زمین و آسمان کا پھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر علیہ السلام بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ



**باب ۳۲** عَلَامَةُ حُبِّ فِي  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ  
كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي  
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ -

۵۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَالِدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْ  
مَعْ مَنْ أَحَبَّ -

۵۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا  
وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ  
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قُرْظٍ وَأَبُو  
عَوَافَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي

**باب** اللہ کی محبت کی نشانی

مقبول خداوند تعالیٰ اے نبی کہہ دے اگر تم  
اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں  
تم سے محبت رکھے گا۔

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل)  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی روز قیامت اس کے ساتھ ہوگا  
میں سے وہ دنیا میں محبت رکھتا ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو وائل) حضرت عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر  
ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں  
جسے کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے اعمال کی طرح وہ اعمال  
نہ کر سکا ہو آپ نے فرمایا ہر شخص روز قیامت اس کے ساتھ  
رہے گا جس سے محبت رکھے گا (خواہ اس کی طرح اعمال نہ کر سکے)  
جریر بن عبد الحمید کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم سلیمان  
بن قرم اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں  
نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از ابونعیم از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت ابونعیم  
اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

لے معلوم ہوا اتباع شریعت ہی خدا اور رسول کی محبت ہے ۱۲ منہ ۱۳ یا اللہ ہم اہم حسن رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھتا میں  
یارب العالمین ۱۲ منہ ۱۳ جریر بن حازم کی روایت کو ابونعیم نے کتاب المحبتیں میں اور سلیمان بن قرم کی روایت کو امام مسلم نے اور ابو عوانہ  
کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ



ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَهْرٍ مِنْ أَهْوَائِهِ  
قَبْلَ أَنْ يَكُونَ صَيَّادٌ حَتَّى وَجَدَ كَلْبًا مَعَ الْفُلْجِ  
فِي أَطْحَمِ بَنِي مُغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ  
يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يُشْعِرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِسَيْدِهِمْ  
قَالَ أَكْشَهُدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَتَنَ الْكَلْبَ  
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ  
قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَكْشَهُدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
أَمْسَتْ يَا اللَّهُ وَرُسُلُهُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ مَا  
تَرَى قَالَ يَا بَنِي صَادِقٍ وَكَاذِبٍ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
خَبَاتُ لَكَ خَبِيرًا قَالَ هُوَ الَّذِي قَالَ أَخْسَأُ  
فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَأَى قَالَ عُمَرُو بْنُ رَسُولِ اللَّهِ  
أَتَاؤُنِي فِيهِ أَضْرَبُ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَمْ يَكُنْ  
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ  
قَالَ سَالِمٌ فَمَعَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ  
انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مع آپ کے دیگر کئی اصحاب کے  
ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ  
بنی مغالہ کے مکانوں میں کھیل رہا ہے، ان دنوں ابن صیاد جوانی  
کے قریب تھا وہ بے خبری میں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے  
کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا  
میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ بعد ازاں ابن  
صیاد نے آپ سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں  
اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اس کو دھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ  
اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا۔ پھر آپ نے اس سے دریافت  
فرمایا بتا دیجئے کیا دکھائی دیتا ہے؟ کہنے لگا میرے پاس سچے اور  
جھوٹے دونوں آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تو ترا تمام کام  
مخلوط اور مشکوک ہو گیا دیکھا معلوم کون سا صحیح ہے کون سا غلط  
ہے؟ پھر آپ نے فرمایا اچھا میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں  
نکھائی ہے بتاؤ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ دُخ ہے آپ  
نے فرمایا دُفع ہو بس تیری یہی حیثیت ہے اس سے آگے تو نہیں  
بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت  
دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں اگر یہ  
دجال ہے تو تیرے ہاتھ سے مرنہ سکے گا اور اگر وہ دجال نہیں  
ہے تو اس کے مارنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ سالم کہتے ہیں نے  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ اس واقعہ کے بعد وری  
مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ

لے آپ نے ایسا گول گول جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا اقرار کیا نہ کیا اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہو جائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں وہ چلا  
رہے ۱۲ منہ ۱۳ جہوں کم جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہو جائیں ۱۴ منہ ۱۵ شائد آئندہ مسلمان ہو جائے اور ایسی کفر کی باتوں  
سے توبہ کرے ۱۶ منہ

وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لَدُنْصَارَى يُؤَمِّنُ مَنَ الْكَلْبِ  
الْبَيْتِ فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِي بِحُذُورِ الْعَمَلِ  
وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَكْتُمَهُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا  
قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُصْطَفِجٌ عَلَى  
فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْرَةٌ أَوْ  
زَمْرَةٌ هَوَاتٍ أُمِّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْفِي بِحُذُورِ الْعَمَلِ فَقَالَ  
لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ  
فَنَافَا هِيَ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْتَرَكْتُهُ بَيْنَ قَالَ  
سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَخْبَى عَلَى اللَّهِ  
بِنَاهُ أَهْلَهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنْ  
أُنْذِرَكُمْ مِمَّا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُمُوهُ  
لَقَدْ أَنْذَرَهُ نَوْمُ قَوْمِهِ وَلَكِنِّي سَأْتُ لَكُمْ  
فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ  
تَعْلَمُونَ أَنَّ أَهْلَهُ أَهْلُ دَاوُدَ وَاللَّهُ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

لے کر اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہا کرتا تھا  
جب باغ میں پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں  
میں آ کر لینا بہتر سمجھا آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ  
دیکھے اور آپ اس کی باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے  
بچوں پر ایک چادر لپیٹے کچھ لنگن رہا تھا۔ اتفاق سے اس کی ماں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، آپ ٹہنیوں کی آڑ لے  
ہوئے تھے۔ اُس نے ابن صیاد کو مطلع کر دیا، ارے صاف ارے صاف  
یہ ابن صیاد کا نام تھا دیکھ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے ہیں یہ سنتے  
ہی وہ خاموش ہو گیا، آپ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے اپنے حال  
پر چھوڑ دیتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کچھ اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی  
سالم کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی کما حقہ حمد و ثناء بیان  
کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا، فرمایا میں تجھے دجال سے ڈراتا ہوں  
اور ہر پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے، یہاں تک کہ  
نوح علیہ السلام وغیرہ نے بھی (جو ہزاروں سال پہلے گذر چکے) ڈرایا  
میں تمہیں دجال کی ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت  
کو نہیں بتائی، وہ یہ ہے کہ دجال کا نا ہوگا۔ خدائے تعالیٰ کا نا  
ہمیں (وہ بے عیب ہے)

۱۔ امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں حسبت الکلب یعنی میں نے کتے کو دھتکار دیا اسی سے قرآن میں سورۃ اعراف میں

(فَرَدَّ خَاسِئِينَ) یعنی ہندو دھتکار سے ہوئے ۱۲ منہ

## باب ۳۲۹ قول الرجل مرحبا

وَقَالَ لَهُ عَائِشَةُ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا  
السَّلَامُ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي وَقَالَتْ  
أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا هَانِئُ

مرحبا ام ہانی یہ حدیث اوپر موصول گذر چکی ہے

## ۵۳۶- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
السَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَسْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
لَمَّا قَدِمَ وَقَدْ عَدِلَ الْقَيْسُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَوْفَدِ الَّذِينَ  
جَاءُوا عَائِدًا وَخَزَائِيًا وَلَا تَذْأَحُوا فَقَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ دُبْعَةٍ وَبَيْنَنَا وَ  
بَيْنَكَ مَضَرٌّ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي  
الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَفَرَدَا بِأَمْرِ فَصِلْ تَدْخُلُ  
بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَكَ فَقَالَ  
أَدْبِعْ وَأَدْبِعْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ  
وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ  
وَلَا تَشْرَبُوا فِي لَيْلِ تَبَاءٍ وَالْحُكْمُ وَالْتَقِيْرُ  
وَالْمَرْقَتِ -

کرنے کے امور (۱) کہد کی توبہ (۲) سبزل لکھی مرتب (۳) لکھی کے کرید سے بڑے برتن اور (۴) رال لگے ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرے

## باب

مرحبا یا خوش آمدید کہنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے لئے جب  
وہ تشریف لائیں (مرحبا میری بیٹی فرمایا۔ اور ام ہانی  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رفع مکہ کے دن حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا کہ

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از ابوالسیاح از ابو حمزہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب قبیلہ عبد القیس کے  
قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا  
مرحبا اے عبد قیس تم نہ ذلیل ہوئے نہ نادم (خوش سے مسلمان  
ہو گئے ورنہ مارے جاتے نادم ہوتے) وہ کہنے لگے یا رسول اللہ  
ہم لوگ قبیلہ ربیعہ سے متعلق ہیں اور یہاں آپ کے پاس آنے میں  
اہل ضروریان میں پڑتے ہیں۔ لہذا ہم آپ تک صرف ماہ حرام  
میں آسکتے ہیں جس میں لوٹ کھسوٹ نہیں ہوتی، لہذا کوئی ایسا  
انتہائی عمل تعلیم فرما دیجئے جس پر ہم عمل کر کے بہشت حاصل کریں  
اور جو لوگ ہمارے پیچھے وطن میں ہیں انہیں بھی بتادیں آپ  
نے فرمایا چار چار امور بتاتا ہوں (چار اور چار نواہی) اور امر  
رکرنے کے امور (۱) نماز پڑھا کرو (۲) زکوٰۃ دیا کرو (۳) رمضان  
کے روزے رکھا کرو (۴) کفار سے جو مال غنیمت حاصل ہو  
اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کیا کرو۔ نواہی رنہ

۱۔ یہ عرب لوگوں کا ہی وہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلاً وسہلاً یعنی تم اچھی دکھاؤ جگہ میں آئے مطلب یہ ہے آئیے آئیے تشریف لائیے یہاں  
آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۲۔ امن ۳۔ اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوة میں وصل کیا ۱۲ امن ۴۔ ان کے ملک پر سے ہو کر ہم کو آنا پڑتا ہے ۱۲ امن ۵۔ یہ حدیث  
اوپر لکھی بار گذر چکی ہے ۱۲ امن

## باب ۳۲۸۱ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ

۵۷۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ هَذَا غَدَرُهُ فَلَا يَنْجُو ابْنُ فُلَانٍ -

۵۷۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُقَالُ هَذَا غَدَرُهُ فَلَا يَنْجُو ابْنُ فُلَانٍ -

## باب ۳۲۸۲ لَا يَقُولُ حَبِثْتُ نَفْسِي

۵۷۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَبِثْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُولَنَّ لِنَفْسِي

۵۷۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَخْبَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَبِثْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُولَنَّ لِنَفْسِي تَابَعَهُ عَقِيلٌ -

## باب ۳۲۸۳ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

## باب ۳۲۸۴ (رُوزِ قِيَامَتِ) لُؤْكَوْ كُوَانِ كَيْ بَابِ كَانَا لَمْ كَرُمَلَا يَجَلَّ كَا

(از مسدد از یحیی از عبد اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت عہد شکن (دغا باز) کے لئے ایک جھنڈا بلند ہوگا اور ندا دی جائے گی کہ یہ فلاں ابن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے سب لوگ اسے دیکھ لو۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور آوازیں جائے گی یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی کا نشان ہے۔

## باب ۳۲۸۵ كُفِيَ شَخْصٌ يَهْ كَيْمِيْرِ نَفْسٍ خَبِثَتْ هُوكِيَا

(از محمد بن یوسف از سفیان از مہشام از والد شمس) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار کوئی شخص ہرگز یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا بلکہ کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہو گیا ہے

دا از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابو امامہ بن سہل (سہل) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اپنے نفس کے متعلق یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔

## باب ۳۲۸۶ زَمَانُ كُوْبُرَامَتِ كِهْو

لے کیونکہ پلید ہر لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ



۵۷۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكُرُمُ إِنَّمَا الْكُرُمُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ -

باب ۳۲۸۲ قَوْلُ الرَّجُلِ فِدَاكَ  
(أَبُو دَاوُدَ فِيهِ الزُّهْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۲۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَدْرِمَ فِدَاكَ أَبِي دَاوُدَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَوْمَ أُحُدٍ -

باب ۳۲۸۵ قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي  
اللَّهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاكَ

۵۷۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاسْحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدَّةٌ فِيهَا عَلَى رَأْسِهَا فَلَمَّا كَانُوا بَيْنَ الظُّرَيِّ عُلُوتِ النَّاقَةِ قَضَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں حالانکہ کرم تو سیمان کا دل ہے۔

باب فداک ابی دومی (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) کہنا

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبد اللہ بن شداد) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ نہیں سنا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں غالباً یوم احد کے دن میں نے سنا کہ آپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے تجھ پر میرے ماں باپ قربان تو تیرا نداری کر (کفار کو پیا پیا ہلاک کر دے)

باب خدا مجھے تجھ پر قربان کرے یہ کہنا۔  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہم نے اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا

(از علی بن عبد اللہ از بشر بن مفضل از یحییٰ بن ابی اسحاق) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ آ رہے تھے آپ کے ساتھ ایک ہی اونٹنی پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُم المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں نیچے آ



رہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے چھلانگ لگا دی رجلدی میں اترنے کی مہلت بھی نہ لی اور آپ کے پاس آکر کہنے لگے اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر خاتون سے معلوم کرو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ منہ پر کپڑا ڈال کر اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے پالان خوب کس کر باندھا دونوں سوار ہو کر روانہ ہوئے جب مدینے کے قریب پہنچے یا یوں کہا جب مدینہ نظر آنے لگا تو آپ یہ کلمات فرمانے لگے ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے عابد ہیں اسی کی حمد کرنے والے ہیں، یہی کلمے برابر کہتے رہے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

## باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام نیز کسی کو بیٹا کہنا

از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از ابن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں میں سے کسی کے ماں لڑکا تولد ہوا تو اس کا نام اس نے قاسم رکھ لیا ہم لوگ اس سے کہنے لگے **ابو القاسم** نہیں پکارنے کے (کیونکہ ابو القاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) اور نہ تمہاری عزت کریں گے اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ أَفْتَحَهُ عَنْ بَعِيدِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ يَا لَمْرَأَةٍ فَأَلْفَى أَبُو طَلْحَةَ تَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْفَى تَوْبَةً عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رِاحِلَتَيْهَا فَوَرَكَمَا فَسَادُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْحُوتَن تَابِئُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ قُلُوبُهُمْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ -

باب ۳۸۶ احب الاسماء  
الى الله عز وجل وقول الرجل  
لصاحبه يا بختي -

۵۴۴- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِثْنَانِ فَلَمَّا فَسَّسَا هُ الْقَسِيمَ فَقُلْنَا لَا تَكُنْ تَاكُ أَمَا الْقَسِيمَ وَلَا كَرَامَةً فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ -  
نومو لو کا نام عبد الرحمن رکھ لے یہ

۱۲ منہ سے معلوم ہوا یہ نام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو پسند ہے جب تو آپ نے اس کے لڑکے کا نام یہ رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ سب ناموں میں اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ مضمون صریحاً ایک حدیث میں وارد ہے کہ احب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن ۱۲ منہ

## باب ۳۲۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا  
تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي قَالَ أَسَى عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

میرے نام پر اپنا نام رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت رکھنے  
کی اجازت نہیں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

## ۵۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا جُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنَّا عَلَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَسَمَ  
فَقَالُوا لَا تَكْنِيهِ حَتَّى تَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُؤْا  
بِكُنْيَتِي -

از مسدد از خالد از جصین از سالم حضرت جابر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں ہم میں کسی کے یہاں لڑکا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھ لیا راکہ  
لوگ اسے ابو القاسم پکاریں لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھے ابو القاسم  
نہ پکاریں گے تا وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں۔  
چنانچہ آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہیں  
رکھ سکتے۔

## ۵۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَالِمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا  
تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي -

از علی بن عبد اللہ از سفیان از ایوب از ابن سیرین حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت نہیں رکھ سکتے۔

## ۵۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَرِّكِ قَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ  
مِمَّنَّا عَلَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَسِمَ فَقَالُوا لَا تَكْنِيكَ  
بِأَبِي الْقَسِمِ وَلَا تَنْعِمُكَ عَيْنًا فَآتَى الشَّيْخَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسَمِ  
ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ -

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از ابن مکرمر حضرت جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم میں کسی شخص کے یہاں لڑکا پیدا  
ہوا تو اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھ لیا لوگوں نے کہا ہم تجھے  
ابو القاسم نہیں پکاریں گے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے بچا کر)  
ٹھنڈی کریں گے۔ آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
آپ سے یہ حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو اس کا نام عبد الرحمن  
رکھے۔

لہ اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابو القاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص  
نے پکارا یا اب القاسم آپ نے اس طرف منہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس  
وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے ۱۲ منہ

## باب ۳۲۸۸ اسمُ الحزن

۴۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزَنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُعَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتُهُ بِهِ أَيُّ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا ذَاكَ الْحَزَنُ فَرَفَعْنَا بَعْدَ -

۴۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَا

## باب ۳۲۸۹ مَحْوِيلٌ لِاسْمِهِ إِلَى اسْمِهِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ -

۴۵۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَارَةَ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ أَيُّ بِالْمُسَدِّ رَيْنِ إِلَى أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِنٌ وَلَدٌ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَأَحْبَسَهُ مِنْ حِزْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبَتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَا قَالَ لَا وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدَرُ رَفَعْتَاهُ يَوْمَ مَعْدِ الْمُنْدَرِ

## باب ۳۲۸۸ حَزَنُ نَامِ رَكْعَتَانِ

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از زہری از سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ان کا والد حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے ؟ وہ کہنے لگا حزن۔ آپ نے فرمایا انہیں تو سہل ہے۔ اس نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں اس کا اثر یہ ہوا کہ ہماریے خاندان میں جب سے لے کر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی۔

(از علی بن عبد اللہ و محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابن مسیب از والد شش از جد شش) یہی حدیث منقول ہے۔

## باب ۳۲۸۹ بُرَانَامِ بَدَلِ كِرَاحَتَا نَامِ رَكْعَتَانِ

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو اہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اپنی ران پر بٹھا لیا ان کے والد ابو اسید رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بچے کو آپ کی ران سے اٹھوا لیا جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا بچہ کہاں لایا گیا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے گھر بھجوا دیا آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کوئی نام بیان کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہونا چاہیے چنانچہ اس دن سے اس کا نام منذر رکھ لیا گیا۔

۱۔ جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زمین کو کہتے ہیں ۲۔ امنہ ۳۔ سہل حزن کی جگہ ہے یعنی نرم اور ہموار زمین ۴۔ امنہ ۵۔ میرے والد نے جو آپ کا فرمانامہ سنا اپنا نام سہل نہیں رکھا ۱۳۔ امنہ

(از صدقہ بن فضل از محمد بن جعفر از شعبہ از عطاء بن ابی میمونہ از البوران) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا سابقہ نام بڑہ تھا۔ لوگ کہنے لگے اپنے آپ نیک کہلانے لگی، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

راز ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ) جناب سعید بن مسیب نے یہ حدیث بیان کی ان کا دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا حزن۔ آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگا میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا نہیں بدلتا۔ سعید کہتے ہیں اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی چلی آئی ہے۔

**باب** انبیاء کرام کے نام پر نام رکھنا۔  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا

(از ابن نمیر از محمد بن بشر) اسماعیل بن ابی خالد بکلی نے بیان کیا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسے بچنے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المؤمنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا کہ جویریہ کا بھی پہلے نام بڑہ رکھا گیا تھا آپ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲ منہ ۱۳ سے سزا ہے اس کی جوانی کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہوا قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے ستو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہیں سب باپ دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے تصدیق ہیں باپ دادا نے کیا ہی کیا ہی نہ کہ ہم کو جنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمارا دین اور دنیا دونوں درست رکھے ہم کو عذاب دائمی سے بچایا اس لئے آپ کا احسان باپ دادوں سے کہیں زیادہ ہے ۱۴ منہ ۱۵ سے حدیث کتاب الجنائز میں موصول گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۳ سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا جو نبی کا نام تھا ۱۲ منہ ۱۳

۵۷۲۔ **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةً فَحَقِيلٌ تَوَكَّى نَفْسَهَا فَمَكَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۵۷۳۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَدْ كُنِيَ أَنَّ جَدَّاهُ حَزْنًا فَلَمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِسَهْلٍ اسْمُ ابْنِي أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْخُزُونَةُ بَعْدُ۔

**باب** ۳۲۹۔ مَنْ سَمَّى بِاسْمِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَلَسَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ۔

۵۷۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مُثَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِي أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا أَوْ كَوُفُّوا

يَكُونُ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ  
فَاشِ ابْنَهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ -

۵۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَبَّأَمَاتُ آبَائِهِمْ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرَضِعًا فِي الْجَنَّةِ -

۵۵۶- حَدَّثَنَا إِدْرِيْسُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِي كُنْتِي  
فَاتِمًا أَنَا فَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ الْإِسْرَءِيلِيُّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا  
تَكُنْتُمْ بِي كُنْتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ  
رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَكْتُمُ صُورَتِي وَمَنْ  
كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعِدِّيًا فَلَيْسَ بِي مُقْعَدٌ مِنَ النَّارِ -

۵۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

کے بعد اللہ کی وحی کسی کو نبی بنانے کی ہوتی تو البتہ زندہ رہتے لیکن  
آپ کے بعد تو دوسرا کوئی نبی ہونے والا تھا ہی نہیں ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت براء  
بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساحزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا جنت  
میں ان کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

(از آدم از شعبہ از حصین بن عبد الرحمان از سالم بن ابی الجعد)  
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن  
میری کنیت رکھنے کی کسی کو اجازت نہیں، کیونکہ قاسم میں ہوں  
میں (اللہ کا مال علم) تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔  
اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کیا ہے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابو حصین از ابو صالح)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میرے نام رکھنے کی تمہیں اجازت ہے کنیت رکھنے  
کی نہیں اور جو شخص خواب میں مجھے دیکھے تو حقیقتہً وہ مجھے دیکھتا  
ہے (جب میرے خلیہ پر دیکھے) اس لئے کہ شیطان میری صورت  
نہیں بن سکتا، اور جو شخص قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کرے تو  
وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ  
از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے یہاں  
ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لایا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور مجبور چُبا کر اس کے منہ میں  
دی اور اس کے لئے دُعا ئے برکت کی، پھر مجھے دے دیا۔  
یہی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے لڑکے تھے۔

(از ابو الولید از زائدہ از زیاد بن علاقہ) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم  
 کا جس دن انتقال ہوا اُسی دن (اتفاق سے) سورج گرہن لگ  
 گیا، اسے ابو بکر نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
 ہے۔

**باب** باپ کے نام پر بچے کا نام رکھنا۔

۱۔ از ابو نعیم فضل بن دکن از ابن عیینہ از زہری از سعید حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 رکوع سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید بن ہشام  
 عیاش بن ابی رہیعہ اور دوسرے کمزور مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں  
 کفار کی قید و بندش سے آزاد کر دے یا اللہ اہل مضر پر سختی فرما دے  
 انہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد کی طرح قحط میں مبتلا کر دے

**باب** اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام سے

کچھ حشرف کم کر کے پکارنا۔

ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ابوہریرہ کے پیکاراجالانکہ ان کا نام ابوہریرہ تھا۔

قَالَ يُدِلُّنِي غَلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ الْكِنِّيَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَنَّاكَ بِمَوْلَا  
وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ  
وَلَدِي أَبِي مُوسَى - ربه

٥٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
قَال حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ  
ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ  
إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ الثَّيْبِيِّ مِنْهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۳۲۹ تسمیۃ الولید۔

٤٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ  
 دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ  
 اللَّهُمَّ ائْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَسَلَةَ بْنَ  
 هِشَامٍ وَعَاصِيَةَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَيْنِ  
 بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ  
 اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ ٤

باب ۳۲۹۲ مَن دَعَا صَاحِبَهُ

فَنَقَصَ مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ  
أَبُو حَازِمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا أَبَاهُ



وَأَنَّ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى -

۵۷۶۴- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنَّ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ إِلَيَّ لَا بُوتْرَابَ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَاءُ أَبَا ثَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ يَوْمًا قَاطِمَةً فَخَوَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى مُسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ فَقَالَ هُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَلَا ظَهْرَهُ ثَرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُمُ الثَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ أَجْلِسْ يَا أَبَا ثَرَابٍ -

بَابُ ۳۲۹۵ أَبْنَعُ الْأَسْمَاءِ

إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى -

۵۷۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْفَى الْأَسْمَاءِ يَوْمًا الْقَيْسِيَّةَ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ سَمِيَ مَلَكُ الْأَمْلَاكِ -

۵۷۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي لَرْدَاءٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ أَخْنَعُ اسْمُهُ

بھی موجود ہو۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ناموں میں ابو ثراب سب سے زیادہ پسند فرماتے انہیں اس نام سے پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا۔ ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ پر غصے ہو کر مسجد کی دیوار کے پاس جا کر لیٹ رہے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ انہیں تلاش کر رہے تھے، ان کی پیٹھ پر مٹی لگ گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے ابو ثراب اٹھ بیٹھو۔

باب خدا کے نزدیک انتہائی پسندیدہ نام۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت انتہائی ذلیل وہ شخص ہوگا جسے دنیا میں شہنشاہ کہا جائے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے بُرا نام کبھی سفیان راوی نے یوں کہا سب ناموں

۱۔ کیونکہ شہنشاہ پروردگار ہے ہندو شہنشاہ نہیں ہو سکتے افسوس ہے ہمارے زمانہ میں انگریز اور جاپان کے بادشاہ شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو بھی تم سے شرمناک جانیئے اور یہ لقب موقوف کر دینا چاہیئے ۲۔ منہ



عَنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سَفِيلٌ غَيْرُ مَكْرَةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءُ  
عَنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تُسَمَّى بِمَلَكَ الْأَمْلَاحِ قَالَ سَفِيلٌ  
يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانُ شَاةٌ -

**باب ۳۹۶ كُنْيَةُ الْمُشْرِكِ**

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يَرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ -

**۵۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا**

**شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ**

**قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ**

**أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ**

**أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**

**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قُطَيْفَةٌ**

**فَدَكِيَّةٌ وَأَسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعْوُدُ سَعْدُ بْنُ**

**عَبْدَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ**

**وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ أَحَقُّ مَرًّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ**

**عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سُلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ**

**أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَادَا فِي الْمَجْلِسِ**

**أَخْلَاطُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ**

**الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ**

**ابْنُ دُوْلَحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً**

**الَّذِي أَتَتْ خَتَرَ ابْنِ أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَائِهِ وَقَالَ**

میں برا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جسے شہنشاہ  
کہا جائے۔ حدیث شریف میں ملک الاملاک ہے سفیان نے اس  
کے معنی شاہان شاہ کے لئے۔

**باب ۳۹۶ مشرک کی کنیت۔**

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاں یہ ہو سکتا ہے

کہ ابوطالب کا بیٹا ہے۔

(الابرار الیمان از شعب ابی ہریرہ) دوسری سند از اسماعیل

از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ

بن زبیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر فدکی چادر

پڑی تھی، میں اس گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا

آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے بنی حارث کے قبیلہ خزرج

میں جا رہے تھے۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے قبل کا ہے رستے میں ایک

مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اس وقت

تو وہ ظاہری طور پر بھی مسلمان نہیں ہوا تھا، اس مجلس میں ہندیب

کے لوگ تھے مسلمان مشرک صنم پرست یہودی مسلمانوں میں عبداللہ

ابن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ

بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا صاحب ہم

پر گرد نہ اڑائیے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریب پہنچے تو

اہل مجلس کو سلام کیا اور وہاں ٹھہر کر گدھے سے اترے انہیں دعوت

اسلام دی قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا یہاں ابو کلام

لے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲ مہر میری بیٹی کو طلاق دے دے پھر نکاح کر لے ابوجہل کی بیٹی سے یہ حدیث اوپر موصو لاً گزرد چکی ہے

امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو کنیت سے یاد کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرت نے ابوطالب کا بیٹا کہا ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ

کر مرے تھے ۱۲ مہر

لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا فُسْلَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَأَنْزَلَ فَذَكَرَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَلَوِي أَيُّهَا الْمُرَأُ لَا أَحْسَنُ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ فِي هَاجَا لِسِنَا فَمَنْ جَاءَ لَكَ فَأَقْصِصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعَشَانَا فِي هَاجَا لِسِنَا فَأَتَانَا الْحَبِيبُ ذَالِكَ فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُتَرَكُّونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَنفُتُونَ دَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ حَبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو خُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ حَبَادَةَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ يَا أَبَتِ أَنْتَ أَصْفَ عَنْهُ وَأَصْفَمُ قَوْلَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدْ أَصْطَلَمَ أَهْلُ هَذِهِ الْأَجْوَثَةِ عَلَى أَنْ يُنْجُوهُ وَيُعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِيقَ بَدَلِكَ فَلَيْلِكَ تَعْلَمُ

آپ نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا، اگر یہ حق بھی ہے تب بھی آپ ہمیں ہماری مجلس میں آکر پریشان نہ کیا کریں۔ اپنے دوسرے جو شخص آئے اسے یہ سنائیں! عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے اور ضرور سنایا کیجئے ہمیں یہ کلام پسند ہے اس پر مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی ایک دوسرے پر حملہ کرنے ہی والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر دھیمہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ بعد ازاں آپ پھر اپنی سواری پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے آپ نے سعد رضی سے فرمایا آج تم نے سنا ابوالحباب نے کیا گفتگو کی؟ یعنی عبداللہ بن ابی نے۔ اس نے یہ باتیں کیں۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان اس کا قصور معاف کر دیجئے، درگزر فرمائیے قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اماری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیجا جو آپ پر نازل کیا اور آپ کی تشریف آوری سے قبل اس سب کے لوگوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں اور اس کے سر پر سرداری کا عمامہ باندھیں مگر خداوند عالم نے آپ کو برحق نبی مبعوث فرمایا اور یہاں بھیج دیا تو ان کی یہ تجویز موقوف رہ گئی اس وجہ سے اسے جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا (حکم جہاد سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مشرکوں اور اہل کتاب لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہن پر صبر کیا کرتے

لے ترجمہ باب ہمیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تکفیر بیان کی، ابوالحباب عبداللہ بن ابی کی گئی تھی ۱۴۱۸

وحید الزمان۔

مَا رَأَيْتُ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلَ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَصْدُرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكَسَمْعَنَ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَوَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْغَضَبِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا عَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَ فَقَتَلَ اللَّهُ يَهُودَ مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنُصُورِينَ غَائِبِينَ مَعَهُمْ أَسَاقِي مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي بِنِ سُلُوفٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عِدَّةٌ الْأَوَّلُ كَانَ هَذَا أَمْرًا قَدْ تَوَخَّاهُ فَبَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْمُوا ۝ ۵۷۶۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ قَوْقِلٍ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْفَظُكَ وَيُغَضُّ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي حَضْرَتِي حَتَّى تَأْتِيَ النَّارَ لَوْ أَنَّكَ لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا تم سابقہ کتب والوں (اہل کتاب) اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے۔ نیز فرمایا اکثر اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے مذہب اسلام سے پھیر دیں۔ (متردد کردیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیات کی رو سے کفار و مشرکین کے قصور معاف کر دیا کرتے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپ کو طرائی کی اجازت ہو گئی، پھر جب آپ نے جنگ بدر کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی لیڈر اور سردار مارے گئے اور آپ صحابہ کرام کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ مال غنیمت لے کر واپس آئے اور قریش کے کئی لیڈر اور سرداروں کو قید بھی کر کے واپس اپنے ساتھ لائے تو اس وقت عبد اللہ ابن ابی اور اس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب اسلام غالب آگیا لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر لینا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے (مگر دل میں نفاق رہا)

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از عبد اللہ بن حارث بن نوفل) حضرت عباس بن عبد الملک رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی آپ سے کچھ نفع (فائدہ) ہوا یا نہیں کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپ کے لئے مشرکین مکہ پر ناراض اور غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا فائدہ کیوں نہیں ہوا؟ وہ دوزخ میں اس جگہ ہے جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقہ میں رہتے (جہاں دوزخ کوں کا ٹھکانہ ہے)

لے اس کے اخیر میں یہ ہے کہ معاف کرو اور درگزر کرو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہ دے۔ ۱۲- منہ

**باب ۳۹ المکارض مندوحة**

عَنِ الْكَذِبِ وَقَالَ اسْمَعِي سَمِعْتِ  
اَنْتَا قَالَ مَاتَ ابْنُ زَيْنٍ طَلْحَةَ  
فَقَالَ كَيْفَ الْعَلَامُ قَالَتْ اُمُّ عَلِيٍّ  
هَذَا نَفْسُهُ وَادْجُوا اَنْ قَرِ  
اسْتَرَا حَ وَظَنَ اَنْتَاهَا صَادِقَةٌ

**باب** تعریف کے طور پر بات کہنا (جھوٹ نہیں

متصور ہوگا) بلکہ جھوٹ سے بچاؤ ہے۔  
اسحاق کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
وہ کہتے تھے ابو طلحہ کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا ابو  
طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو انہوں نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا  
سے پوچھا بچہ کیسا ہے؟ اُم سلیم نے کہا اب اسے سکون

ہے میں سمجھتی ہوں وہ بالکل آرام سے ہے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس کا مطلب یہ سمجھے کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا سچی ہے۔

(از آدم از شعبہ از ثنابت ثناتی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور خدا  
پڑھنے والے نے خدا پڑھی آپ نے فرمایا افسوس! (اتنا تیز) اسے  
انجشہ بیشیشوں کو آہستہ لے چلے۔

**۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اُمُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا**

شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرَةٍ  
فَحَدَّثَ النَّحْدَا دِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَرْقُ يَا اَنْجَشَةُ وَيَحَاكَ بِالْقَوَارِيرِ

(از سلیمان بن حرب از حماد از ثنابت از انس والیوب از ابو طلحہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو خدا پڑھ  
کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اسے انجشہ بیشیشوں کو  
آہستہ لے چل! ابو طلحہ کہتے ہیں آپ نے بیشیشوں سے عورتوں کو ملو  
لیا۔

**۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ**

حَدَّثَنَا حَصَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
اَنْ فِي قَلَابَةٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يُحَدِّثُ بِهِمْ يُقَالُ  
لَهُ اَنْجَشَةُ سَوَقَاكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ اَبُو قَلَابَةَ  
يَعْنِي النَّسَاءَ

(از اسحاق بن منصور از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام  
پڑھنے والا غلام انجشہ نامی خوش آواز تھا آپ اس سے فرمایا انجشہ!

**۵۷۸۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَابٌ**

قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ تعریفیں کہتے ہیں گول گول سی بات کہنے کو جس کے دو معنی ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سننے والا کچھ اور سمجھے جسے ابو بکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو پیچھے بٹھائے ہوئے مدینے کو جا رہے تھے رستے میں مشرک لوگ نے پوچھا ابو بکر یہ تمہارے پیچھے کون ہے؟ انہوں نے کہا وہ جل جلالہ ہی السبیل اس کا مطلب  
کافر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتائے والا ہے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ معنی مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتاتے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا  
اور مطلب کا مطلب نکل آیا۔ چھرا الزمان۔ ۲۔ یعنی اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولاً خبرائز میں گذر چکی ہے۔ ۳۔ یعنی یہ کہ بچہ اب اچھا ہے اور  
ام سلیم نے یہ معنی رکھے کہ بچہ مر گیا اس کو بیمار ہی کی تکلیف سے نجات ملی یہ حدیث ابو بکر موصولاً گذر چکی ہے۔ ۴۔ تعریفیں سے عورتوں کی تعریفیں کی۔

وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَتَجَشَّهٖ وَكَانَ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكَ يَا أَتَجَشَّهٖ لَا تُكْبِرُ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ يُعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ .

۵۷۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَرْعٌ فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَا لِابْنِي هَلْمَةَ فَقَالَ مَا دَانِيَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَجَوْنَا .

باب ۳۲۹۸ قَوْلُ لَرَجُلٍ لِلنَّبِيِّ

لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرِينِ يُعَذِّبَانِ بِلَا كِبِيرٍ وَلَا نَهْ لَكَبِيرٍ .

۵۷۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبَانِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

ذرا آہستہ لے چل کہیں شیشیوں کو توڑ نہ دے !

قتادہ کہتے ہیں شیشیوں سے مراد ناتواں عورتیں ہیں ۔

(ازمسند ابویحییٰ از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رض

کہتے ہیں ایک بار مدینے میں دشمن کے حملہ کا خوف محسوس ہوا کچھ آواز سنی گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گئے اور واپس آ کر فرمایا ہم نے تو کوئی خطرہ کی چیز نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا ہے ۔

باب ”کوئی چیز نہیں“ کا مطلب ”سچ نہیں“ لینا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں کے متعلق کہا ان میں عذاب ہو رہا ہے کسی بڑے گناہ پر ہیں اور وہ بڑا گناہ ہے ۔

(ازمحمد بن سلام ازخالد بن یزید از ابن جریج از ابن شہاب از

یحییٰ بن عروہ ازعروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاحنوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں (یعنی ان کی باتیں حق نہیں) تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جتنی (شیطان) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کامن) کے کان میں مرعی کی

۱۔ اور مدینے سے باہر اکیلے سب دیکھ کر آئے

۲۔ دریا سے آتی نے اشارہ کیا اس کے لیے تکان اور تیز چلنے کا۔

۳۔ اس کو امام بخاری

نے کتاب الطہارت میں وصل کیا

۴۔ امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل کو فرمایا برا نہیں

تو سلب نے عن نفیہ کیا اور یہی مقصود باب ہے کہ شے کو ایسے کہنے ۔

فَأَتَاهُمُ يُحْيِي تُونٌ أَحْيَاءًا بِالشَّمْسِ يَكُونُ حَقًّا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ  
الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنِّ يَخْطِفُهَا الْجَنُّ فَيَقْرُأُهَا  
فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَأَ الدَّجَاجَةُ فَيَخْاطَبُونَ فِيهَا  
أَكْثَرُونَ مِمَّا تَعْلَمُ كَذِبًا -

**باب ۳۹۹** رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى  
السَّمَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَفَأَنْتُمْ تُنْظَرُونَ  
إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَالسَّمَاءُ  
كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ  
أَبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
السَّمَاءِ -

**۵۷۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ**  
**حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ**  
**قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ**  
**يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ**  
**رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ**  
**قَارِعَتِي الْوَسْطَى فَبَيَّنَّا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا**  
**مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا**  
**الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ**  
**بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -**

**۵۷۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ**

طرح کثڑوں کر کے ڈال دیتا ہے، پھر یہ کاہن اس ایک سچ میں تلو  
جھوٹ باتیں ملا دیتے ہیں۔

## باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے  
اس کی خلقت کیسی ہے؟ اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے  
وہ کیونکر بلند کیا گیا ہے؟ (سورہ غاشیہ)  
ایوب سختیابی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی  
انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابی سلمہ بن عبد الرحمن)  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے تھے (سورہ علق کی ابتدائی چند آیات کے نزول کے بعد) وحی کا  
سلسلہ (موت تک) بند ہو گیا ایک بار (رستے میں) جاتے ہوئے میں  
نے آسمان کی جانب سے آواز سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار  
حرا میں میرے پاس آیا تھا ما بین آسمان و زمین (معلق) ایک کرسی  
پر بیٹھا ہوا ہے۔

(از ابن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک از ابن عباس)  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (اپنی خالہ) اُم المؤمنین حضرت

۱۔ اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں ۲۔ اس کو امام احمد نے ومن کیا۔ ۳۔ جبرائیل کو آسمان اور زمین کے بیچ معلق ایک تخت پر رکھا

عَنْ كُتَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتِ  
مَيْمُونَةَ وَالتَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَاحِظًا وَبَعْضُهُ قَدْ نَظَرَ  
إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ  
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِلَّذِينَ  
يَاۤبَسُ مِنَ ثَمَرِ الْعُودِ

بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ -

۵۷۷۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ  
وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ  
بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسْتَفْتَاهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
بِالْجَنَّةِ قَدْ هَبْتُ فَآذَأَ أَبُو يَكْرٍ فَقَفَعَتْ لَهُ  
فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ  
فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَدْ أَغْمَرَ فَقَفَعَتْ  
لَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ  
كَانَ مُتَّكِلًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ  
عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ قَدْ هَبْتُ فَآذَأَ عُثْمَانُ  
فَقَفَعَتْ لَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ وَآخَبَهُ بِالَّذِي  
قَالَ قَالَ اللَّهُ أَلَمْ سَتَعَانُ -

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُثُ الشَّيْءَ

میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں  
تشریف فرما تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا یا یوں کہا کچھ  
حصہ رہ گیا تو آپ (بستر پر) اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف  
دیکھا اور (سورہ آل عمران کی) یہ آیات پڑھنا شروع کیں إِنَّ فِي  
خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاختِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِلَّذِينَ  
يَاۤبَسُ مِنَ ثَمَرِ الْعُودِ

باب کیچر پر لکڑی مارنا

(از مسداز یحییٰ از عثمان بن عیاض از ابو عثمان) حضرت  
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مدینے کے ایک  
باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپ کے  
ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے آپ پانی اور مٹی (کیچر) پر مار رہے تھے۔  
(باغ کا دروازہ بند تھا) اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے  
لئے آواز دی آپ نے مجھے دروازہ کھولنے کا حکم دیا نیز فرمایا اس شخص  
کو خوشخبری دے میں نے جاکر دیکھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہی  
میں نے دروازہ کھولا اور انہیں بہشت کی خوشخبری دی بعد ازاں کسی  
اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے آواز دی آپ نے فرمایا ابوموسیٰ  
جا دروازہ کھول اور اسے بہشت کی بشارت دے۔ میں گیا کیا دیکھتا  
ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں نے دروازہ کھولا انہیں جنت  
کی بشارت دی بعد ازاں ایک شخص اور آیا کہنے لگا دروازہ کھولو  
آپ جواب تک تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا  
ابوموسیٰ دروازہ کھول اسے بھی جنت کی بشارت دے جنت اسے آس نصیب  
کے عوض میں ملے گی (جور دنیا میں) اسے پیش آئے گی یا کہا ہوگی میں نے

باب زمین پر کسی چیز کو مارنا -

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ٹکڑا جوہر ہے آپ نے نیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو تاخیر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے مبرکیا اور  
شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ و صحابہ الزمان۔ لے کر ایک مصیبت ان کو پیش آئے کہ وہ بھی جان سمیا۔

پسیدہ فی الارضین -

۵۷۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ

وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

الرَّحْمَنِ السُّكْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ كُنَّا مَعَ الشَّيْخِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ

فِي الْأَرْضِ يَعُوذُ وَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ

إِلَّا وَقَدْ فَرَّخَ مِنْ مَقْعِدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

فَقَالُوا أَفَلَا تَنْكُثُ قَالَ أَعْمَلُوا أَفْعَلَ مُتَسَرِّعًا

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ -

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ

عِنْدَ التَّعْجِبِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَتْ

النِّسَاءُ قَالَ لَا عَلَتْ اللَّهُ أَكْبَرُ

لے کہا اللہ اکبر۔

۵۷۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَنْبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ

مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتْنَةِ

مَنْ يُوَفِّقُ صَوَاحِبَ الْحَجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ

از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان و منصور

از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے

میں ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

آپ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی اسے زمین پر مار رہے تھے پھر

آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانہ مقرر ہو چکا ہے یا

بہشت میں یا دوزخ میں صحابہ کرام نے عرض کیا پھر ہم اس

پر متوکل کیوں نہ رہیں (عمل کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا

نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لئے نامزد ہو چکا ہے اسے

وہی ہی توفیق دی جائیگی جیسے قرآن میں ہے فاما من اعطی واتقوا الآیۃ

باب تعجب کے وقت اللہ اکبر و سبحان اللہ کہنا

ابن ابی ثور بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما از عمر

رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا آپ نے ازواج مطہرات

کو طلاق دے دی تو آپ نے فرمایا نہیں تو میں

از ابو الیمان از شعیب از زہری از ہند بنت حارث ام المومنین

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات

کو تہجد کے لئے بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ (رحمت خداوندی کے)

کتنے خزانے (آج رات کو) نازل ہوئے! اور کتنے فساد اور فتنے!

دیکھو ان حجروں والی مستورات کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں

بہت سی عورتیں دنیا میں تو لباس تن کئے ہوئے ہیں مگر آخرت

لے پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرتے رہو اگر تم سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہوگا کہ شاید اللہ تعالیٰ

نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر برے اعمال میں مصروف رہیں گے تب یہ سمجھنا چاہیے کہ شاید ہمارا ٹھکانہ دوزخ میں لکھا گیا ہے

باب نکلتا ہے۔



میں غریاں ہوں گی یہ

ابن ابی ثور نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟ تو فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر (از ابو الیمان از شعبہ المزہری)

دوسری سند (از اسماعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از امام زمین العابد بن علی بن حسین) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں بحالت اعتکاف تھے میں آپ سے ملنے گئی اور رات گئے تک بات چیت کرتے رہے جب میں واپس ہونے لگی تو آپ بھی مجھے گھر تک پہنچا دینے کے لئے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا تو دو انصاری قریب سے گذرے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان سے پکار کر فرمایا ذرا ٹھہرو سنو یہ عورت صفیہ بنت حنیہ (میری زوجہ) ہے۔ وہ کہنے لگے سبحان اللہ یہ کیا بات ہے! ان پر آپ کا یہ فرمانا شاق گذرا۔ آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح چلتا رہتا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے یہ

حَتَّى يَصْلَيْنَ رَبَّهُ كَأَيِّسَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْتَ نِسَاءً؟ قَالَ لَا خَلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّدًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَشْرِ الْغَوَاذِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَعَتْ

عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ لَدَى عِنْدَ مَنْكِبِ

أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِنَّ أَرَادَ أَنْ يَنْصَلِّ فَقَالَ لِي سَلَامٌ عَلَى رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَ فَقَالَ لَهُمَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْجٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَوْ أَنَّ خَشِيْتُ أَنْ يَفْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّدًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَشْرِ الْغَوَاذِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَعَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ لَدَى عِنْدَ مَنْكِبِ

۱۔ نیک اعمال سے خالی ہوں گی۔ ۲۔ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۳۔ اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا بدگمان خیال

فرمایا۔ ۴۔ اور تم پیغمبر سے بدگمانی کر کے کافر نہ ہو جاؤ۔

## باب ۳۰۳۳ التَّوْبَةُ عَنِ الْخُذْفِ -

۵۷۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُرْقَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مِهْبَانَ الْأَذْدِيَّ يَخْتَلِفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ لِلزُّوْفِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْقَسِيدَ وَلَا يَبْكِي الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْعُلُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ -

## باب ۳۰۳۴ التَّوْبَةُ عَنِ الْخُذْفِ -

۵۷۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُتِمِّتِ الْآخَرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهُ وَهَذَا أَمْرٌ يَحْسَدُ اللَّهُ -

نے جواب میں یرحمک اللہ نہیں کہا

## باب ۳۰۳۵ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ -

إِذَا أَحْمَدَ اللَّهُ -

۵۷۸۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدٍ بْنَ مَقْرِنٍ عَنِ الْأَنْبَاءِ أَنَّ عَازِبَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بَعْضُهُمَا السُّبْرِيُّ وَرَاقِبَةُ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيطُ الْعَاطِسِ -

## باب ۳۰۳۶ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ -

۵۷۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو مُرْقَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مِهْبَانَ الْأَذْدِيَّ يَخْتَلِفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ لِلزُّوْفِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْقَسِيدَ وَلَا يَبْكِي الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْعُلُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ -

## باب ۳۰۳۷ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ -

۵۷۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُتِمِّتِ الْآخَرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهُ وَهَذَا أَمْرٌ يَحْسَدُ اللَّهُ -

## باب ۳۰۳۸ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ -

۵۷۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُتِمِّتِ الْآخَرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهُ وَهَذَا أَمْرٌ يَحْسَدُ اللَّهُ -

۱۔ یہ عامر بن طفیل اور ان کے پیچھے تھے جیسے طرفی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب میں بعضوں نے کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جنازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں ۱۲ منہ

وَأَجَابَهُ الدَّاعِي وَدَعَا السَّلَامَ وَنَصَرَ الْمُطْلُومَ  
وَأَبْرَأَ الْمُقْسِمَ وَنَهَانَا عَنْ سَبِّهِ عَنْ خَاتَمِ  
الدَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الدَّهَبِ وَعَنْ لُبِّ  
الْحَرِيرِ وَالِدَيْتَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ-

**بَاب ۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ**

**الْعَطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّكَاذُبِ**

۵۷۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ عَطَاسٌ

وَلَمْ يَكُنْ لَكَ تَكَاذُبٌ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقَّقَ

عَلَى أُنْفُسِ مُسَابِرٍ سَبْعًا أَنْ يَنْسِنَهُ وَأَمَّا

التَّكَاذُبُ فَإِنَّكَ أَهْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيُودِّهِ

مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَاضِمًا مِنْ الشَّيْطَانِ

**بَاب ۳۳ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ**

**يُسَمِّيهِ**

۵۷۸۳- حَدَّثَنَا مُلْكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ

أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ لِحَمْدِ اللَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ

صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ

فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ

پوری کرنا) جن سے منع فرمایا وہ یہ ہیں مرا سونے کی انگلی پہننا ۲

ریشی کپڑے پہننا ۳ دینا پہننا ۴ سندس پہننا ۵ یہ دونوں ریشی

کپڑوں کی قمیں ہیں ۶ ریشی لال زین پوشوں کا استعمال کرنا ۷

**باب** چھینک اچھی ہے اور جمائی بُری ہے

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از اولادہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند

کرتے ہیں جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو

سُنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف

سے ہے جہاں تک ہو سکے اسے روکے (منہ بند کر لے) جب جمائی

لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

**باب** چھینکنے والے کا جواب کیسے دینا چاہیے۔

(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز بن ابی سلمہ از عبد اللہ

ابن دینار از البوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی چھینکے تو

الحمد للہ کہے اور جو اس کا بھائی یا ساتھی (مسلمان) جو سُنے تو وہ

یرحمک اللہ کہے بعد ازاں چھینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم

کہے ۳

## باب ۳۸۔ لَا تَسْمَعُ إِذَا

لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَا أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّمْتُ هَذَا أَوْ لَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنْ هَذَا أَحَدُ اللَّهِ وَلَمْ يُحْمَدِ اللَّهَ

## باب ۳۹۔ إِذَا اتَّأَوَّابَ فَلْيَضْمُ

يَدَهُ عَلَى فِئِهِ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّأَوُّبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمْعُهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّأَوُّبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا اتَّأَوَّابَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْ كَلَامًا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اتَّأَوَّابَ هَوَّلَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

## باب اگر چھینکے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا

ضروری نہیں

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از سلیمان تیمی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک کو چھینک کا جواب دیا (یرحمک اللہ) فرمایا دوسرے کو نہیں۔ چنانچہ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے تو اسے جواب دیا مجھے نہیں۔ آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا (لہذا میں نے بھی جواب نہیں دیا)۔

## باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از سعید قبری از والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔ لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے، تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس لئے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان بہت ہنستا ہے۔

بقیہ صفحہ سابقہ) صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے برخلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور قفل اور امتلا کے مدد کی دلیل ہے ۱۲ منہ سے یعنی اللہ تم تم کو سچا رستہ دین کا بتلائے اور تمہارا کام سنوار دے ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ہذا۔ ۱۔ وہ تو بنی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی سستی اور کاہلی دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاستیذان

باب ۳۳۱ بَدْءُ السَّلامِ

۵۵۸۷۔ خَلِّ شَنَا یَحْیٰی بَنُ جَعْفَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ

أَدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَلْبًا

خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبُ فَسَلِّمْ عَلَيَّ أُولَئِكَ نَفَرٌ مِّنْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهَذَا

الْمَلِكِ جَبْرًا فِي سَمْعِ مَا يَحْيِيكَ

فَإِنَّمَا بِحَيِّتِكَ وَبِحَيِّتِكَ دَرِيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ

عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله

فَرَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ يَدَهُ ن  
مُسْتَعِينٌ دَرَسَتْ أَعْيُنُ بَنِي آدَمَ

الجزء الثاني من سورة ادريس

بَابُ ٣٣ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

لَا يَهْدِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا

يَوْمًا غَيْرَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا

تَسْتَأْنِسُوا وَلَكُمْ ذُكْرٌ عَلَىٰ أَهْلِهَا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

# اجازت لینا

## باب سلام کا آغاز ہے

(از یحییٰ بن جعفر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ گز کا تھا

اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کر چکا تو فرما جا کر ملائکہ کے اس گروہ کو

ہو اسے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ؟ وہی

رحمہام بنی آدم کا سلام و جواب بیوگا، خزانچہ آدم علیہ السلام

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنُسُلِهِمْ غَافِلِينَ

حضرت اللہ گو! ارحمت اللہ علیہ کا لفظ سنو، نہ نہ! ارحمت اللہ علیہ

میں جنہیں آدم کی بی بی حضرت حوا سے پیدا ہوئے تھے ان میں سے ایک آدم کی بی بی حضرت حوا سے پیدا ہوئے تھے ان میں سے ایک آدم کی بی بی حضرت حوا سے پیدا ہوئے تھے ان میں سے ایک

وہی حضرت آدمؑ کی ہی صورت (قد و قامت) پر ہوں گے۔

تاکہ وہ اس کے لئے تیار ہو جائے۔

**باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد مسلمانو! بغیر**

اجازت لئے اپنے گھر کے علاوہ کسی کے گھر میں نہ جایا

کرو اور گھر والوں کو سلام کیا کرو، تمہارے واسطے

سی میں بہتری ہے، شاید نصیحت مان لو اور اگر اس گھر

۱۰ امام بخاری نے استیذان کے متعلیٰ سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے چنانچہ اگلے باب میں اس کی بحث آئے

۱۲؎ اسطیلاً آدم کی اس صورت پر جو اللہ نے ہم میں خلق کی ہے کہ آدم پیدا کس سے اس صورت پر ہے جس صورت پر نبی سے جس سے

اوپر کی ہزاروں برسوں میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو اس قسم کی حدیثوں میں شہرہ کرتے ہیں اس کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آد کی صلیب تاریخی حقیقت ہے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدم کو کھینچنے لاکر کھینچ کر گور دینے میں یہ نہ معلوم سے کتنا ہمدرد نہ کھینچنے لاکر کھینچ کر گور دینے میں اس کے لئے دو قعات کا کم کو جانا قابل نکال دیں کہ کو کھینچ کر گور دینے کے لئے

گوں کی قبریں یا ان کی نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی تعمیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت ملک کی نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ مرتہ

000

ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا  
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا  
حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ  
لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ  
أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ يَبْصُرُ مَا تَعْمَلُونَ  
عَلَيْكُمْ - لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ  
أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ  
مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا  
تَكْتُمُونَ - وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ لِسَاءَ  
الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ مِدُّ وَرَهَقَ  
وَرُءُ وَسَهَقَ قَالَ أَصْرَفَ  
بَصَرَهُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ  
لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ  
وَيَحْفَظُوا أَفْئُودَهُمْ قَالَ  
قَتَادَةُ عَنِ لَا يَحِلُّ لَهُمْ  
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَعْضِينَ مِنْ  
أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ  
حَاشَا لَكُمْ إِلَّا عَنِ النَّظَرِ إِلَى مَا  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ الرَّهْزَرِيُّ

میں کوئی نہ ہو تو اندر نہ جاؤ تا وقتیکہ اجازت نہ مل  
جائے۔ اور اگر واپس کئے جاؤ تو لوٹ آؤ یہ تمہاری  
نیک نفسی کی دلیل ہوگی خدائے تعالیٰ تمہارے ہر فعل  
سے واقف ہے اور ایسے غیر آباد مکانات میں جہاں  
تمہارا سامان ہو تمہارے بے اجازت داخل ہونے  
میں کوئی قباحت نہیں۔ خدائے تعالیٰ تو تمہارے  
ظاہر و باطن سب ہی افعال سے آگاہ ہے۔

سعید بن ابی حسن نے امام حسن بصری سے کہا  
عجمی عورتیں اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں۔  
تو جواب دیا اپنی نگاہیں اس طرف سے ہٹالیا کرو  
خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے مومنیں سے کہہ دیجئے کہ  
وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہیں محفوظ  
رکھا کریں، قنادہ کہتے ہیں یعنی ان عورتوں پر نظر نہ  
ڈالیں جو ان پر حرام ہیں اور فرمایا مسلمان عورتوں سے  
کہہ دے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کو  
حرام سے بچائے رہیں۔ خاتنہ الاعین ممنوعہ عورت  
کی طرف دیکھنا کنواری لڑکیوں کے دیکھنے کے باہر  
میں زہری کا قول ہے کہ ان کی طرف دیکھنا بھی ناجائز  
ہے جنہیں دیکھنے کے لئے دل کہتا ہو خواہ وہ لڑکی کس  
ہی کیوں نہ ہو۔

عطاء لونڈیوں کی طرف دیکھنے کو  
بھی مکروہ کہتے ہیں حتیٰ کہ جو فروخت ہونے

۱۱ اور کبھی اسی طرح باہر بھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲ منہ سے دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعہ ہر جائے وہ محاف ہے اس  
اثر کو لکرا امام بخاری نے اشارہ یہ دیا کہ اصل میں اذن لینے کا حکم اسی لئے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲ منہ

فِي النَّظَرِ إِلَى الْغَيِّ لَمْ يَحْضُرْ مِنْ  
النِّسَاءِ لَا يَصْلُهُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ  
مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَمَى النَّظَرُ إِلَيْهِ  
وَأِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً فَكِرَّةٌ  
عَطَاءُ النَّظَرِ إِلَى الْجَوَارِي  
يُبْعَثُ بِكَفَّةٍ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ  
أَنْ يَشْتَرِيَ.

۵۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ  
ابْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ التَّوَخُّفِ عَلَى عَجْرٍ  
رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَحْشِيًّا أَفَوْقَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ  
فَأَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ حَشَعَمَ وَضِيئَةٌ تَشْفِقُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ  
يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَاعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا  
فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ  
وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ  
أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُسْتَوَى عَلَى  
الرَّاحِلَةِ فَمَهْلُ يَقْضَى عَنْهُ أَنْ أَلْحَجَّ عَنْهُ  
قَالَ نَعَمْ.

۵۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کے لئے مکے کے بازاروں میں آیا کرتی تھیں  
(انس و کھنسا بھی مکہ وہ جانتے ہیں) ہاں اگر خریدنا  
ہو تو دیکھ سکتے ہیں۔

رازا ابو الیمان از شعب از زہری از سلیمان بن یسار حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو انٹنی  
پر اپنے پیچھے بٹھالیا وہ بڑے خوبصورت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگوں کو مسائل بتا رہے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت  
آئی وہ بھی آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کرنے لگی۔ فضل اس عورت  
کی طرف دیکھنے لگے اس کے حُسن سے وہ متاثر ہوئے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فضل کو اس حالت میں دیکھ لیا تو اپنا ہاتھ پیچھے لاکر فضل  
کی ٹھڈی پکڑ کر عورت کی طرف سے ان کا رخ پھیر دیا۔ وہ عورت یہ مسئلہ  
دریافت کر رہی تھی یا رسول اللہ میرے والد پر اللہ کا فرض حج اس  
وقت فرض ہوا جب وہ ضعیف ہو چکے ہیں اونٹ پر بیٹھ ہی نہیں  
سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہو جائے گا؟ آپ  
نے فرمایا ہاں۔

رازا عبداللہ بن محمد از ابو عامر عقدی از زہری بن محمد از زبیر بن سلم

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ كَسَاةٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنِّي أَتَاكُمْ وَأَجْلُوسُ فِي الطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ نَحَابِ لِسَانٍ بَدَّ نَتَعَدَّثُ  
فِيهَا فَقَالَ إِذَا آوَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا  
الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى  
وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ  
عَنِ الْمُنْكَرِ.

### بَابُ ۳۳۲ السَّلَامُ إِسْمٌ

أَسَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا أَحْبَبْتُمْ  
بِخَيْرَةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِمَّا أَرَدُّوهُمَا.

### ۵۷۹- حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَصَلَيْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ  
قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى  
مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فَلَاحٍ فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي

از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں نہ بیٹھا کرو  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو آپس کی بات چیت  
کے لئے بیٹھنا تو ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہو  
تو راستوں کا حق ادا کیا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا راستے کے حق  
سے کیا مقصد ہے؟ تو فرمایا نکاہنجی رکھنا، راہ گروں کو نہ سنا، سلام  
کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم (یا تعلیم) دینا اور بُری بات سے روکنا۔

### باب سلام اسمائے الہی میں سے ایک نام ہے

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ نساء میں) فرمایا جب تمہیں  
کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر طریقے پر جواب دو  
ورنہ کم از کم سلام کرنے والے کی طرح ہی ہو۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم  
لوگ نماز پڑھا کرتے تو کہتے اللہ پر سلام اس کے بندوں کی طرف  
جبہائیل علیہ السلام پر سلام میکائیل پر سلام، فلاں پر سلام چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز سے فراغت کے بعد فرمایا  
اللہ تم تو خود سلام ہے (اس لئے یوں مت کہو اللہ پر سلام) بلکہ جب  
کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالصَّلَاةُ وَالْطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

لے دل بہلاتے ہیں اور ہمیں اکثر راستوں پر پہنچتی ہیں ۱۲ منہ لے تو السلام علیکم کے یہ معنی ہوتے کہ حق تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲ منہ  
سے قربان جاسیے آپ پر کون سی نصیحت جھوڑی جو سرفروہوں اور راستوں سے متعلق رہ گئی ہو وہ اتنی جامع اور مانع نصیحت کی کہ ایک بات کا اضافہ بھی نہیں  
ہو سکتا کف الاذی میں یہ بھی آگیا کہ عورتوں کو مستحضر اچانے اور یہ بھی آگیا کہ بول و ہزار اور گندگی نہ پھیلانی چاہئے۔ عبد الرزاق۔



الصَّلَاةُ فَلْيَقُلْ لِحَيَاتِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ  
إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَخْلُفُ بَعْدُ  
مِنْ الْكَلَامِ مَا شَاءَ -

**بَاب ۳۳۳ تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ**  
عَلَى الْكَثِيرِ -

۵۷۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ  
أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ  
الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْبَاذِلُ عَلَى الْقَاعِدِ  
الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ -

**بَاب ۳۳۴ تَسْلِيمُ الرَّكَّابِ**  
عَلَى الْمُنَاشِئِ -

۵۷۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ  
قَالَ غُلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ قَابِصَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى  
الْمُنَاشِئِ وَالْمُنَاشِئُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ -

**بَاب ۳۳۵ تَسْلِيمُ الْمُنَاشِئِ**  
عَلَى الْقَاعِدِ -

وَعَلَى عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ اس طرح کہنے سے ہر نیک بندے کو توفیق  
وہ زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا بھروسہ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -  
بعد ازاں سناری جو چاہے وہ دعا مانگے -

**باب** تھوڑے سے لوگ زیادہ لوگوں کو پہلے سلام  
کریں -

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا (عمر کے لحاظ سے) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے  
کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو (پہلے) سلام کرے۔

**باب** سوار کو چاہیے کہ پیدل چلنے والے کو  
(پہلے) سلام کرے۔

(از محمد از غلڈ از ابن جریج از زیاد از ثابت غلام عبد الرحمن  
بن زید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے  
شخص کو، اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں پر سلام کرنے میں  
سبقت کریں -

**باب** چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو (پہلے)  
سلام کرے۔

(از اسحاق بن ابراہیم از روح بن عبادہ از ابن جریج از زیاد از ثابت غلام عبدالرحمان بن زید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

**باب** کم عمرو الا پہلے بڑی عمرو والے کو سلام کرے  
ابراہیم بن طہان نے بحوالہ وسی بن عقبہ از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار از ابو ہریرہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھوٹا بیٹھے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

**باب** سلام کو رواج دینا۔

(از قتیبہ از جریر از شیبانی از اشعث بن ابی الشعثاء از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ (۱) بیمار برسی کرنا (۲) جنازے کے ساتھ جانا (۳) چھینک کا جواب دینا (۴) کمزور کی مدد کرنا (۵) مظلوم کی امداد کرنا (۶) سلام پھیلانا (۷) قسم کھانے والے کی قسم سچی (یا پوری) کرنا۔ نیز آپ نے منع فرمایا (۱) چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے سے (۲)

۵۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا دُرُومٌ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَالَ يُسَلِّمُ النَّاسُ عَلَى الْمُنَاشِئِ وَالْمُنَاشِئُ عَلَى الْقَاعِدِ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

**باب** ۳۳۱۶ تَسْلِيمُ الصَّغِيرِ

عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْكَابِرُ عَلَى الصَّغِيرِ۔

**باب** ۳۳۱۷ إِفْتَاءُ السَّلَامِ

۵۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِدْرِشٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بَعَادَةِ الْبَرِّفِ وَلَا تَبَاءُ الْجَائِزِ وَتُسَمِّتُ الْعَاطِسُ وَنَصْرُ الضَّعِيفِ وَعَوْنُ الْمَظْلُومِ وَإِفْتَاءُ السَّلَامِ وَإِذَا الْفَصِيمُ

۱۔ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابونعیم اور ہیثمی نے وصل کیا اور کرمانی نے غلطی کی جو کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہان سے بطریق مذکور سنی ہوگی اس لئے وقال ابراہیم کہا کیونکہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گذر چکے تھے

سونے کی انگلی پھنسنے سے (۳) ریشی لال زمین پوشوں پر سوار ہونے سے (۴) حریر (۵) دیبا (۶) قسی اور (۷) استبرق (چاروں ریشی کپڑے) پھنسنے سے۔

**باب** جان پہچان ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابوالخیر عبد اللہ بن عمرو بن ماص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کون سا کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا (۱) غریبوں کو کھانا کھلانا (۲) ہر ایک کو سلام کرنا جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عطاء بن یربوع) حضرت ابوالیوب الفزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں کہ اپنے کسی (مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے، دونوں میں تو ادھر ادھر منہ کر لیں، بلکہ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرے (دوسرے سے خود ملنے میں پہل کرے)

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث زہری سے تین بار سنی۔

**باب** آیت پردہ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی میں نے دس برس یعنی آپ کی حیات طیبہ تک آپ کی خدمت کی میں سب لوگوں سے زیادہ بردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اُترا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے

تمہی عن الثَّوْبِ فِي الْفِطْنَةِ وَتَمْنِي عَنْ تَحْطِمْ الذَّهَبِ وَعَنْ زَكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَوِيرِ وَالْيَبَاجِ وَالْقَتِي وَالْإِسْتَبْرِقِ۔

**باب ۳۳۱** السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ۔

۵۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ نَطْعُهُمُ الطَّعَامَ وَتَقَرُّوا السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتُمْ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفُوا

۵۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَفَتَيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

**باب ۳۳۲** آيَةُ الْحِجَابِ۔

۵۷۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ خَبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَتَ عَشْرٍ سِنِينَ مَقَدَّمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسَ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ

يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبَيَّنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْبَ ابْنَةِ  
جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا  
عُودًا فَدَا عَا الْقَوْمَ فَأَمَّا بَوْمَا مِنَ الطَّعَامِ  
فَمُخْرَجُوا أَوْ بَقِيَ مِنْهُمْ دَهْظٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلَا لَوْ أَلَمَكْتُ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجَ  
مَعَهُ كَي يُخْرِجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ  
مُجْرُوءٌ فَأَدْبَسَ ثُمَّ طَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَلَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى  
دَخَلْتُ عَلَى رَيْبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا  
فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ  
مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ مُجْرُوءٌ فَأَدْبَسَ فَظَنَنْتُ أَنَّ  
قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةَ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بِيَدِي  
وَبَيْنَهُ سِتْرًا

۵۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَيْبَ دَخَلَ الْقَوْمُ وَطَعِمُوا ثُمَّ جَسَسُوا  
يَمَعَهُ فَوْنٌ فَأَخَذَ كَاتِفَهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ  
يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ  
مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

پر دسے کے متعلق دریافت فرماتے۔ حکم پردہ سب سے پہلے اس وقت  
اتر جب آپ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے  
ساتھ شب عروسی منائی، صبح کے وقت آپ نوشاہ بنے آپ نے  
لوگوں کو دعوت ولیمہ دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے  
لیکن کچھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑی دیر تک  
بیٹھے رہے آخر (مجبوراً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اٹھ کر  
باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ نکل پڑا آپ  
کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ اٹھ جائیں (چنانچہ آپ چلے میں  
بھی آپ کے ساتھ چلا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی  
جو کھٹ تک پہنچے، وہاں آپ کو گمان ہوا شاید اب وہ لوگ  
چلے گئے ہوں گے لہذا واپس آئے میں آپ کے ساتھ ساتھ  
تھا مگر وہ لوگ اس وقت بھی بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ آپ پھر واپس  
ہو گئے اور میں بھی واپس ہو گیا آپ دوبارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کی جو کھٹ تک آئے پھر خیال آیا شاید اب وہ لوگ اٹھ گئے ہوں  
گے اور وہاں سے واپس ہوئے میں اب کی بار بھی ساتھ ہی تھا لیکن  
وہ لوگ ابھی تک جے بیٹھے تھے چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی  
پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔

از ابوالنعمان از معتمر از والدش از ابو جعفر حضرت انس رضی

کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح  
کیا لوگ دعوت کھانے کو آئے اور کھانا کھا کر بیٹھ کر باتیں کرنے  
لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھنے والی حیثیت کا اظہار کیا لیکن  
وہ نہ اٹھے جب آپ نے یہ حال دیکھا تو کھڑے ہو گئے آپ کے  
کھڑے ہونے پر بعض لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور چل دئے لیکن چند  
اشخاص اب بھی بیٹھے رہے آپ اندر جانے کے لئے تشریف لائے

۱۔ یہ تین آدمی تھے ان کے نام معلوم نہیں ہو سکے ۱۲۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۳۔ منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدُ خُلُقًا فَإِذَا انْقَضَى  
 جُلُوسُ ثَمَرَتِهِمْ قَامُوا فَأَنطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ  
 فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
 وَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا  
 بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعِيَ إِلَيْكُمْ مِنْ  
 الْفَيْحَةِ أَوْ كَلِمَ لَيْسَ إِذْ يَخْرُجِينَ قَامَ وَخَرَجَ  
 وَفِيهِ آتَاءٌ تَهْنِئَةً لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُولُوا

اٹھنے کی تیاری کی آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں

۵۷۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمُومُ  
 الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ أَحْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَ  
 كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ  
 لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ  
 بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً قَالَهَا  
 عُمُومُ ابْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ عَرَفْتُكَ  
 يَا سَوْدَةُ جِئْتِ عَلَيَّ أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ  
 فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ -

دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہیں اس کے بعد کہیں وہ اٹھے  
 اور گئے میں نے آپ کو اطلاع دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپ  
 تشریف لائے اندر گئے میں بھی اندر جانے لگا تو آپ نے درمیان  
 میں پر وہ ڈال دیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان  
 والو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو الا یہ  
 امام بخاری رحمہ کہتے ہیں اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم  
 ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوئے اور چلے ان  
 سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے ان کے سامنے

ازا اسحاق از یعقوب از والدش از صالح از ابن شہاب  
 از عروہ بن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے  
 آپ ازواج مطہرات کو پردے میں رکھئے لیکن آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) ازواج  
 مطہرات رفع حاجت کے لئے مناصع کی طرف ذات کو جایا کرتیں  
 چنانچہ ایک رات حضرت سودہ بنت زمعہ باہر تشریف لے گئیں وہ  
 لمبے قد کی عورتیں تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں بیٹھے تھے  
 انہوں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر کہا سودہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی  
 نازل ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات  
 کے لئے پردے کا حکم نازل کیا۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواج مطہرات کے لئے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر ہی نہ نکلیں یا نکلیں تو ماح یا عمل وغیرہ میں ان کا جیڑہ بھی معلوم  
 نہ ہو سکے مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا وہ سائر لباس پہن کر ہرگز نکلا کرتیں جیسے  
 ادھر متعدد حدیثوں میں گذرا ۱۲۱۱ منہ سے تو معلوم ہوا جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت الٹ کر چلے جانا یا ان کو  
 اٹھانے کے لئے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲۱۱ منہ

## باب ۳۳۲ اِلِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۵۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا آتَاهُ هُمْنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَطْلَمَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرِ فِي حُجْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَايَ يَحْتَكَ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمَ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ اِلِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۵۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَزَبُ الْأَسْنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَمَ مِنْ بَعْضِ حُجْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقِصٍ أَوْ مِشَاقِصٍ فَكَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَحْتَلِ الرَّجُلُ لِيَطْعَنَهُ

## باب ۳۳۳ زَنَا الْحُجُورِ دُونَ الْفُرُجِ

۵۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَرَسِيًّا أَشْبَهَ بِاللَّسَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ حَدَّثَنِي مَعْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

## باب ۳۳۴ اجازت لینے کا اسی لئے محکم دیا گیا کہ نظر نہ پڑے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری کہتے ہیں مجھے اس حدیث کا ایسا قیاس ہے (ایسی یاد ہے) جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ زہری حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے دست مبارک میں سر کھانے والا آلہ تھا جس سے آپ سر مبارک کو کھجیایا ہے تھے آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو جھانک رہا ہے تو تیری آنکھ پر لانا (آنکھ بھڑکتا دیتا) اجازت لینے کا حکم تو اسی لئے نظر نہ پڑے

(از مسدد از حماد بن زید از عبید اللہ بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آپ تیرے کرکڑے ہوئے یہ منظر اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے آپ چاہتے تھے کہ کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں

## باب ۳۳۵ شرمگاہ کے علاوہ دیگر اعضاء کا زنا۔

(از حمیدی از سفیان از ابن طاووس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (سورہ النجم میں) لَمْ کا جو لفظ ہے وہ البوہرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ اور کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا ہوں دوسری سند (از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از معمر از ابن طاووس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں

لے یعنی جب آپ کو بغیر ہتھی تو اس شخص سے ۱۲ منہ ملے جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ سے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے اگر اس کی آنکھ بھڑکے تو مالے تو صاحب خانہ کو اس کی دیتا۔

نزدیکتا ہوگی ۱۲ منہ سے شرمگاہ سے مراد مرد اور عورت دونوں کے اعضاء مخصوصہ ہیں

أَخْبَرَنَا مُعَمَّرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ذَاكَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقْلَةً مِنَ الزَّوْنِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَحْمًا لَهُ فَرِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَرِنَا اللِّسَانِ التَّطَقُّوْا وَالتَّقَسُّوْا مَمًى وَكَشْتَهُمْ وَافْقَرُوا يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيَكْدِبُهُ -

### باب ۳۳۲ التَّسْلِيمِ وَ

الِاسْتِئْذَانِ خَلَا تَا -

۵۸-۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْلَمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا أَتَاكُمْ بِكَلِمَةٍ أَمَادَهَا ثَلَاثًا -

۵۸-۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُودٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمْرٍو ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتَ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نم کی تفسیر کے متعلق اس سے زیادہ کسی چیز کو مشابہ نہیں پاتا جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصہ زنا میں سے لکھ دیا ہے جسے وہ ضرور کرے گا۔ تو آنکھ کا زنا (بار بار ارادہ شہوت غیر عورت کو دیکھنا ہے، زبان کا زنا (فحش) باتیں کرنا ہے۔ اور لسان کا نفس (زنا) کی آرزو اور خواہش کرتا ہے پھر شرمگاہ (مرد یا زن کی) اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

### باب تین بار سلام کرنا اور تین بار اجازت لینا -

(از اسحاق از عبد الصمد از عبد اللہ بن ثنی از ثمامہ بن عبد اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اجازت لیتے وقت) تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے تین بار فرماتے تھے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یزید بن حصیفہ از بُرید بن سعید حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے وہ کچھ خوفزدہ اور گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہنے لگے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار بار یا بی چاہی مگر نہ ملی تو مجبوراً واپس ہو گیا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا آپ کھڑے کیوں نہیں رہے (انتظار کیوں نہیں کیا) میں نے کہا میں نے تین بار اجازت طلب کی لیکن نہ ملی تو میں واپس ہو گیا آنحضرت

لے بطور یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اب اگر شرمگاہ سے زنا کیا تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہو گئی یعنی معاف ہو جائے گی ۱۲ منہ ۱۱ اگر تیسری بار میں جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے در نہ ٹوٹ جاتے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی غلط اور نصیحت میں تا کہ لوگ اس کو غلو بہ سمجھ میں ۱۲ منہ ۱۱ تین بار یہ ضروری نہیں کہ بالکل وہی الفاظ ہوں وہی جملہ ہوں بلکہ مختلف الفاظ مختلف جملوں اور مختلف اسباب بیان سے ایک مفہوم کو تین بار یاد کر دیا جائے تو یہ بھی حدیث سے اعمد ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب عبد الرزاق

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ  
فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَيُؤْمِنَنَّ عَلَيَّ بَيْنَهُ أَمْنُكُمْ  
أَحَدًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ كَعْبٌ وَاللَّهُ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ  
الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ  
فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَنْ عِيْنَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَعِيدٍ يَهْدِي أَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا دُعِيَ الْوَاحِدُ  
لَا أَنْ لَا يُجِيزَ خَيْرُ الْوَاحِدِ -

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن  
مانگے اور نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث  
سن کر کہا ”ہذا کی قسم اس حدیث کی صحت پر آپ کو کوئی گواہ پیش  
کرنا ضروری ہے“ لہذا بتائیے کیا آپ حضرات میں سے بھی کسی  
نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو ابی بن  
کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”واللہ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں  
میں کم عمر ہو“ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے  
چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ افعی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے (جو ابوموسیٰؓ نے پیش کر چکے ہیں)  
ابن مبارک نے بحوالہ سفیان بن یثیہ از یزید بن خصیفہ از ہریر  
بن سیدہ از ابوسعید رضی اللہ عنہ نقل کی ہے اہم بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جواب دہی سے گواہ نہ لے سکیں کہا تو بغرض تحقیق فرمادیا اسلئے نہیں کہ وہ خبر کو ناقابل قبول سمجھتے

### باب ۳۳۳ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ

فَجَاءَهُ هَلْ يَسْتَأْذِنُ وَقَالَ سَعِيدٌ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

هَذَا ذِكْرُهُ -

۵۸۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ اخْنِ أَهْلَ الصُّفَةِ فَأَدْعُهُمْ إِلَيَّ قَالَ  
فَاتَيْنَهُمْ فَادْعُوهُمْ فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ  
لَهُمْ فَلَمْ يَخْلَوْا -

### باب ۳۳۳ ندعو کو بھی اجازت کی ضرورت ہے۔

سعید بن ابی عروبہ بحوالہ قتادہ از ابورافع از ابوہریرہ  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا کہ دعوت دینا ہی اجازت ہے۔

(از ابو نعیم از عمر بن ذر) دوسری سند (از محمد بن مقاتل از  
عبد اللہ بن مبارک از عمر بن ذر از مجاہد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا  
آپ نے وہاں دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا ”ابا ہریرہ! (مخفف کر کے) جا  
اور اصحاب صفہ کو بلا کر لے آ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان  
کے پاس گیا، انہیں بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔

۵۸۰۵ اب ہریرہ نے حضور میں داخل کیا ۱۳۲

اسے اس کو ابولہیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۳۲

الطریق یوں کی ہے کہ اگر بلائے ہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں اور نہ اذن لینا چاہیے ۱۳۲



## باب ۳۳۲ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبْيَانِ

۵۸۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ -

## باب ۳۳۳ تَسْلِيمُ الرِّجَالِ عَلَى

النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ -

۵۸۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلَهُ قَالَ كُنْتُ لَنَا نَجْوَى تَرْسِلُ إِلَى بَضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ فَخَلَّ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُمُورٍ لِبَسْلِقٍ فَطَرَحَهَا فِي قَدْرٍ وَتُكْرِكُ رَحِيَّتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا أَصْلَيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا نَسْلِمُ عَلَيْهَا مُتَقَدِّمَةً إِلَيْنَا فَتَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَلَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ -

ہم اسے سامنے کھتی (ہم کھا لیتے) جمعے کی خوشی کا ایک پہلو یہ تھا (عہد نبوی میں) دوپہر کا کھانا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ ہی ہوا کرتا۔

۵۸۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مِقْلَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَذْرَتِ السَّلَامِ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرَى مَا لَا تَرَى تُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ وَالْعَمْرُؤُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَبُكَرَةُ

اللہ تعالیٰ نے جو وہ دیکھتا ہے مگر تمہارا یہ کہتے ہیں کہ جو ان عورتوں کو مردوں کا یا جو ان مردوں کو جو ان عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ پیدا ہو۔ عہد نبوی کو بھی سلام کرتے۔ سبحان اللہ آپ کے اخلاق کو یہاں سے سبحان اللہ۔ عبد الرزاق

## باب ۳۳۴ بچوں کا سلام کرنا۔

(از علی بن جعد از شعبہ از سیار از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بچوں کی طرف سے گزرتے تو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا۔

## باب ۳۳۵ مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں

کو سلام کرنا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از ابن ابی حازم از والدش) حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگوں کو جمعے کے دن بڑی خوش ہوتی (ابو حازم کہتے ہیں) میں نے پوچھا کیوں؟ تو کہا کہ ایک بڑھیا بھانہ کی طرف کسی شخص کو بھجواتی ابن مسلمہ اسی کہتے ہیں بھانہ مدینے میں کمبھوں کے ایک بارغ کا نام ہے وہاں سے چنندہ کی جڑیں منگواتیں انہیں ایک ہانڈی میں بھاتی اور تھوڑے سے جو کے دانے لے کر بیس لیتیں (یہ آٹا ان جڑوں میں چھڑک دیتی) ہم لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس ہوتے تو اسے سلام کرتے (یہ ترجمہ باب ہے) وہ یہ چنندہ کی جڑیں (جن میں آٹا ملا یا ہوتا تھا)۔

(از ابن مقاتل از عبد اللہ از معمر از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وہ علیہ السلام ورحمت اللہ۔ آپ تو ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب، یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا، یونس کی روایت میں دیگر کاتب زیادہ ہے

اس حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے مگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ جو ان عورتوں کو مردوں کا یا جو ان مردوں کو جو ان عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ پیدا ہو۔ عہد نبوی کو بھی سلام کرتے۔ سبحان اللہ آپ کے اخلاق کو یہاں سے سبحان اللہ۔ عبد الرزاق

## باب ۳۳ اِذَا قَالَ مَنْ ذَا

فَقَالَ اَنَا -

۵۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَيْنِ كَانَ عَلَى إِيٍّ قَدْ فَتَكَ النَّبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا أَفَقُلْتَ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَأَنَّكَ كَرِهَهَا

نابیند فرمایا یہ

## باب ۳۴ مَنْ رَدَّ فَقَالَ

عَلَيْكَ السَّلَامُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَكُ عَلَيَّ اَدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ

۵۸۱- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ خَبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي فَاحِشَةٍ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلِّ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الْغَيِّ بَعْدَهَا

## باب ۳۵ کون؟ کے جواب میں میں کہنا۔

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از شعبہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے متعلق کچھ کہنے آیا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا میں ہوں آپ نے فرمایا میں نہیں (کیا ہوتا ہے؟) گویا آپ نے یہ جواب

## باب ۳۶ سلام کے جواب میں صرف علیک السلام

بھی کہنا درست ہے (گو رحمت اللہ وبرکاتہ نہ کہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (جبرائیل علیہ السلام کے جواب میں) وعلیہ السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کے جواب میں سلام علیک ورحمت اللہ کہا یہ

(از اسحاق بن منصور از عبد اللہ بن نمیر از عبد اللہ از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے علیک السلام (ترجمہ باب ۳۳) جواب دیتے ہوئے فرمایا دوبارہ نماز پڑھ یہ نماز نہیں ہوئی وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی پھر آکر سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دوسری یا تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نماز پڑھنا سیکھا ہے آپ نے فرمایا اول نماز

لے اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والعتد در میں وصل کیا ۱۲۸۱ھ اور سلام کرنے والے مسلمانوں کی تہیت کرے بعضوں نے کہا یوں کہ سلام علی من اتبع الهدی ۱۲۸۱ھ

عَنْ أَبِي يَاسِرٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا أَقْبَمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ لِقَبْلَهُ فَذَكِّرْهُ  
أَفْرَأَيْتَ تَكْسِرُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ أَذَكَّهُ حَتَّى  
تَطْمِئِنَّ رَأْيَا ثُمَّ أَدْفَعُ حَتَّى تَسْتَوِيَ فَأَقْبِمَا ثُمَّ  
اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ أَدْفَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ  
جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ أَدْفَعُ  
حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ أَفْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ  
عَلَيْهَا وَقَالَ أَبُو سَامَةَ فِي الْخَيْرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا  
۵۸۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ أَدْفَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا -

### بَاب ۳۳۳ إِذَا قَالَ قُلَانٌ

يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ۵۸۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ  
يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَرَحِمَةُ اللَّهِ -

### بَاب ۳۳۴ السَّلَامُ فِي الْجُلُوسِ

فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُفْكَرِينَ

کے لئے مکمل وضو کر پھر قبلہ رخ تکبیر بجا لا پھر جتنی آیات قرآن آسانی  
سے پڑھ سکے وہ پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا سیدھا  
کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے بیٹھ، اس طرح ساری نماز (آہستگی اور  
دستکی کے ساتھ ادا کر)۔

ابو اسامہ راوی نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا پھر  
سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔

رازمحمد ابن بشار از یحییٰ از عبد اللہ عمری از سعید از والدین  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے (اس حدیث میں) کہا پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے  
سے بیٹھ جا۔

### بَاب ۳۳۳ اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص

نے تمہیں سلام کہا ہے (تو وہ کیا کہے؟)

(از ابونعیم از زکریا از عامر از ابوسلمہ بن عبد الرحمن حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
سے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا  
وعلیہ السلام ورحمت اللہ:

### بَاب ۳۳۴ کسی مجلس میں مسلمان اور مشرک

سب طرح کے مسلمان ہوں انہیں سلام کرنا ہے

لے اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والندو میں اصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا  
یوں کہے السلام علی من اتبع الہدی ۱۲ منہ

۵۸۱۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى قَالَ

أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْلِجَاتٍ النَّخَعِيُّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَكِيبَ جَهَادٍ أَعْلَيْهِ إِكَاكَ  
تَحْتَهُ قَطِيفَةً قَدْ كَفَّهَ قَادُفَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْلِجٍ  
وَهُوَ يَجُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِي لِمَارِثِ بْنِ  
الْخَزَرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ  
فِيهِ أَهْلُ الدِّينِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةُ الْوُثَّانِ  
وَالْيَهُودُ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْسَةَ سَلُولٍ وَفِي  
الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ  
مُحَاجَبَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَكَةَ  
بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمْ  
الَّتِي مَكَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَزَلَّ فَزَلَّ  
إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
ابْنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْكُفْرُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا  
كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذُوا نَفْسًا فِي مَجَالِسِنَا  
وَأَدْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ  
عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ غَشِيَتْ فِي مَجَالِسِنَا فَأَتَاهُ  
ذَلِكَ فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ  
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَّبِعُوا أَهْلَهُمْ يَزِلُّ لِيَتَّقَى صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْقِصُهُمْ ثُمَّ رَكِيبٌ دَا بَنَتْهُ حَتَّى  
وَحَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ  
تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَغْفِ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَأَصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الْإِنْفَ اعْطَاكَ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عروہ بن

زہر) حضرت اسماء بن زید رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر ندک کی مصنوعہ چادر  
پڑی تھی آپ نے اپنی ہی سواری پر مجھے بھی بٹھا لیا آپ سعد بن  
عبادہ کی بیمار پڑسی کے لئے بنی حارث بن خزرج کے محلے میں جا  
رہے تھے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تک جنگ بدر نہیں ہوئی  
تھی (رستے میں) آپ ایک مجلس کے قریب پہنچے جس میں مسلمان  
مشرک بت پرست یہودی سہمی قسم کے لوگ تھے ان میں عبد اللہ  
بن ابی سلول (منافق) بھی تھا اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی بھی  
تھے جب گدھے کے گرد مجلس والوں تک پہنچے لگی تو عبد اللہ بن ابی  
نے اپنی ناک چادر سے ڈھانک لی پھر کہنے لگا ہم پر گرد مت اڑو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا رہی ترجمہ  
باب ہے) اور پھر گئے، گدھے سے اتر کر دعوت الی اللہ (دعوت اسلام)  
دی قرآن سنایا۔ عبد اللہ بن ابی کہنے لگا میاں اس کلام سے بہتر  
تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا (قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہو گیا)  
لیکن اگر تم سچے ہو تو ہمیں ہماری مجلسوں میں پریشان نہ کیا کرو  
اپنے گرجاؤں وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اسے یہ سناؤ ابن رواحہ  
رضی اللہ عنہ بولے نہیں یا رسول اللہ آپ (ضرور) ہماری مجلس میں  
تشریف لایا کیجئے اور ہمیں یہ کلام سنایا کیجئے ہم اسے بہت پسند کرتے  
ہیں اس گفتگو پر مسلمان، مشرک اور یہودی گالی گلوچ پر اتر آئے  
قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
انہیں خاموش کرتے رہے (لڑو نہیں لڑنے کی کیا بات ہے) بعد ازاں  
سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضے کے پاس گئے ان سے فرمایا تم  
نے آج البجباب یعنی عبد اللہ بن ابی بن سلول کی بات نہیں سنی اس  
نے یہ یہ باتیں کہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَلَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُسَمَّوْهُ

فَيَقْبَلُونَهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ

بِالْحَقِّ الَّذِي أُعْطِيَ فَهَرَفَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ قَوْلُ

بِهِ مَا رَأَيْتُ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تاج شاہی رکھیں عمامہ سرداری باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دے کر ان کی یہ تجویز خود بخود ختم کر دی تو اسے

حسد پیدا ہو گیا اسی حسد کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی، چنانچہ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔

**باب ۳۳** مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى

مَنْ أَتَتْكَ ذُنُوبًا لَمْ يَرِدْ سَلَامُهُ

حَتَّى تَتَّبِعَ تَوْبَتَهُ وَإِلَى مَا تَلْبِثُ

تَوْبَتَهُ الْمَعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرِكَةِ الْخَمْرِ

**۵۸۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا**

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ بَوَّكٍ

وَنَبِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُرَيْمٍ

وَأَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلِمٌ

عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ يُجْعَلُ شَفَتِيهِ

بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَمْ يَحْضُرْ كَمَلْتُ تَحْسُونُ لَيْلَهُ وَ

أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ

وَلَمْ آتِ مُعَافٍ فَمَا دِيحَجْہ اور درگزر فرمائیے خدا کی قسم اللہ

نے جو شان آپ کو دی ہے وہ دی ہے رنبوت جو بادشاہی سے

کہیں اعلیٰ اور افضل ہے اصل بات یہ ہے کہ اس ملک والوں

نے (آپ کی آمد سے پہلے) یہ تجویز کی تھی کہ عبد اللہ کے سر پر

تاج شاہی رکھیں عمامہ سرداری باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دے کر ان کی یہ تجویز خود بخود ختم کر دی تو اسے

حسد پیدا ہو گیا اسی حسد کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی، چنانچہ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔

**باب ۳۳** گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنا۔

اس کے سلام کا بھی جواب نہ دینا تا وقتیکہ اس کا

تائب ہونا معلوم نہ ہو جائے نیز اس باب میں یہ

بھی ہے کہ تو بہک تک معلوم ہو سکتی ہے یہ

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں شرابیوں کو سلام مت کرو۔

از ابن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن

ابن عبد اللہ از عبد اللہ بن کعب حضرت کعب بن مالکؓ اس

وقت کا واقعہ بیان کرتے تھے جب غزوہ تبوک میں وہ شرکت

نہ کر سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے

بات کرنا منع کر دیا تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آنا سلام کرتا آپ جواب نہ دیتے میں دل میں کہتا، آپ نے سلام

کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں۔ اسی طرح مجھ پر پاس

راتیں گزریں تا آنکہ آپ نے خدا کی جانب سے ہمارے گناہ کی

معافی کی اطلاع نماز فجر پڑھ کر دی۔

۱۔ اس کی کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی بہر حال جب تو بہ منکشف نہ ہو جائے اس سے ترک سلام و کلام کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو امام بخاری نے

ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ گو سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر یہ ترک جواب بھی بہ حکم الہی تھا ۱۲ منہ ۱۳ یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا گویا

بجائے راتوں کے بعد تو بہ معلوم ہوئی ۱۲ منہ

## باب ۳۳۳ کَیْفَ الرَّؤْءُ عَلَى أَهْلِ

الدِّمَّةِ السَّلَامَةِ

۵۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَضَمَّ يَدَيْهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يَجِيبُ الرَّفْقَ فِي الْأُمُورِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۵۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَأَتَسَابَحُوا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۵۸۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ابْنُ الْأَسَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ

## باب ۳۳۴ مَنِ نَظَرَ فِي كِتَابٍ

مَنْ يَحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ

أَمْرًا

۵۸۱۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَهْزُولٍ

## باب ۳۳۵ ذَمُّ كُفْرِ سَلَامٍ كَيْفَ جَوَابُ دِيَا جَائِزٍ

ذَمُّ كُفْرِ سَلَامٍ كَيْفَ جَوَابُ دِيَا جَائِزٍ

از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السام علیک (تم پر موت واقع ہو) میں سمجھی میں نے کہا علیکم السام واللعنة (تمہی پر موت اور لعنت واقع ہو) آپ نے فرمایا عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا آقا! آپ نے شاید نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا انہیں میں نے بھی جواب دے دیا وعلیکم (تم پر موت واقع ہو)

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں یہودی سلام کرتے ہیں تو (جائے سلام کے) سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیک کہا کرو۔

از عثمان بن ابی شیبہ از شیم از عبد اللہ بن ابی بکر بن انس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پر یہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں صرف وعلیک کہہ دیا کرو

## باب ۳۳۶ جِسْ خَطِّ سَعَةِ مُسْلِمَانٍ كَوَانِدِشِهِ سَوِ

جِسْ خَطِّ سَعَةِ مُسْلِمَانٍ كَوَانِدِشِهِ سَوِ

اَسْ دِکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے

از یوسف بن بہلول از ابن ادریس از حصین بن عبد الرحمن

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُصَلِّينَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَ  
أَبَا مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيُّ وَكُلُّنَا قَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا  
حَتَّى تَأْتُوا مِرَّةً وَضَلَّ خَاطِرُ فَيَأْتِي بِهَا  
أَمْرًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مِخْفَةٌ  
مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ  
قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا نَسِيرًا عَلَى جَسَلٍ  
لَهَا حَبِيبٌ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا آيَتِ الْكِتَابِ  
الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ قَالَتْ  
بِهَا قَابِغِيَّتَانِ فِي رَحْلَيْهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا  
قَالَ صَاحِبَايَ مَا تَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ  
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ نَتُخَرِّجُ  
الْكِتَابَ أَوْ لَا جَرَدَ تِلْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ  
الْجَدَّ وَثِقِي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْرَتِهَا  
وَهِيَ تَحْتِ حِجْرَةٍ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ  
قَالَ فَا نْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ  
عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ  
مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا  
بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ  
يُدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلِيِّي مِّنْ

از سعد بن عبیدہ از عبدالرحمان سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے  
میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور ابو مرثد غنوی یعنی اللہ  
عنہم تینوں کو بھیجا تینوں گھوڑے کے (عمدہ) سوار تھے فرمایا  
روضہ خاخ پر جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ملے گی اس کے پاس  
حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے نام  
لکھا ہے (وہ اس سے چھین کر لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت  
سے جا ملے وہ اونٹ پر سوار ہو کر جابا رہی تھی اس جگہ یہ عورت ملی  
جس جگہ کے متعلق آپ نے فرمایا تھا بہر حال ہم نے اس سے پوچھا  
لاؤ وہ خط کہاں ہے؟ وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم  
نے اس کا اونٹ بٹھا دیا، اس کے سامان کی خوب تلاشی لی کچھ نہ  
نہ ملا۔ میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں  
(واپس چلیں اسے جانے دیں) میں نے کہا واہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کا ارشاد کبھی جھوٹ ہو سکتا ہے؟ (رماعا اللہ) چنانچہ میں نے  
کہا اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھے ننگا کروں اس نے جب میرا یہ  
مہم ارادہ دیکھا تو اس نے اپنے نیپے کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ ایک  
کمل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال دیا ہم تینوں یہ خط لے کر آپ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے (آپ نے حاطب کو بلا بھیجا) فرمایا حاطب  
یہ تو نے کیا حرکت کی؟ کہنے لگا میں مومن ہی ہوں اللہ اور اس کے  
رسول پر ایمان ہے نہ میں نے اپنا دین بدلا ہے نہ میرے عمل میں  
کچھ تغیر واقع ہوا میرا مطلب اس خط کے لکھنے کا صرف یہ تھا کہ قریش  
مکہ پر میرا ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ  
انہیں میرے گھر بار اور مال لوٹنے سے روک دے حقیقت یہ  
ہے مہاجر صحابہ کرام جتنے بھی ہیں ان کے عزیز وہاں موجود ہیں  
جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں۔ آپ نے  
فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے حق میں تم کوئی بُری بات

أَمْحَاكِ مُتَالِكِ الْإِدْوَلَةِ مَنْ يَدُ قَمِ اللَّهُ بِهِ  
عَنْ أَهْلِهِ وَمَا لَهُ قَالَ مَدَقَ فَلَا تَقُولُوا  
لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ  
فَدَعَيْتُ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ  
وَمَا أَيْدِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَمَ عَلَى  
أَهْلِي بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ  
وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا  
عُمَرُ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

### بَابٌ كَيْفَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۵۸۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو  
الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ  
اللَّهُ بْنُ عَثْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا  
سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ  
إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا اتِّجَارًا بِالشَّامِ  
فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَانِي كِتَابُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا  
فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى  
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ -

نہ کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے  
اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے معاملے میں خیانت کی ہے  
اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا عمرؓ!  
کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ لشکرِ صحابہ کو (عرش پر سے)  
جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو میں نے تو بہشت ٹھہارے  
لئے واجب کر دی یہ سنئے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں  
سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگے (میری تقصیر معاف ہو) اللہ اور  
رسول بہتر جانتے ہیں۔

### باب اہل کتاب کو خط لکھنے کا طریقہ۔

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از یونس از زہری)  
از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے  
ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہیں دوسرے کفار قریش  
کے ساتھ جب ہرقل نے طلب کیا (ابوسفیانؓ) اس وقت رئیس  
کفار تھے) یہ اہل قریش کے ساتھ تجارت کے لئے شام گئے  
تھے کہتے ہیں کہ ہرقل کے پاس ہم پہنچے ابوسفیانؓ نے مکمل  
حدیث (جس میں طویل واقعہ ہے) روایت کرنے کے بعد کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل نے منگوا یا جو آپ کے  
قاصد نے دیا تھا وہ پڑھا گیا اس میں، یہ مضمون تھا بسم اللہ  
الرحمن الرحیم۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اللہ کے بندے اور رسول  
میں اس کی طرف سے ہرقل سردار روم کو معلوم ہو (پھر یہ جملہ تھا)

السلام علی من تبع الہدی (سلام اس شخص پر جو راہ ہدایت پر چلے) اما بعد (پھر پوری حدیث نقل کی۔)

۱۱۱۱ ان کو ضرر پہنچانے کا قصد کیا کافروں کو خبر کر دی ۱۲ منہ ۱۱ اللہ کی عنایت اذیکم کو دیکھ کر خوشی سے روپیئے ۱۲ منہ ۱۱ جو اوپر شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۳ منہ



**باب ۳۳۳** بَنَیْتُکَ اَوْ اَلْکِتَابِ

وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَجَبٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي

إِسْرَءِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا

فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَخَفِيفَةً

مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالُ

فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ مَخِيفَةً

مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ -

**باب ۳۳۴** قَوْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

**۵۸۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو نَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا****شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ****ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حَلِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ****قَوْمِيَّةٍ نَزَلُوا عَلَى حَكِيمٍ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ****صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَبَاءَ فَقَالَ قَوْمُوا****إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ السَّيِّدِ****صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى****باب** خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے؟

(کاتب کا یا مکتوب الیہ کا) لیث بن سعد بحوالہ جعفر

بن ربیعہ از عبد الرحمن بن ہریرہ اور ابو ہریرہ رضی

روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ اس

نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا اس میں ہزار

اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست

کے نام اس میں رکھ دیا۔

عمر بن ابی سلمہ بحوالہ والدش از ابو ہریرہ

روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس نے ایک لکڑی میں خول کیا اور

اس میں سو اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی لکھا

کہ فلاں کی طرف سے فلاں کو معلوم ہو۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ

سے بیا رشاد کہ اپنے سردار کے لئے اٹھو۔

(از ابو الولید از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابو امامہ بن

سہل بن حلیف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو فیصل

بنانے پر رضامند ہوئے (کہ جو فیصلہ وہ کریں گے اسے منظور

کریں گے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا

بھیلا وہ آئے آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے سردار کے لئے اٹھو

یا فرمایا اپنے بہتر شخص کے لئے اٹھو راوی کو شک ہے چنانچہ حضرت

۱۔ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ سے اشرفیاں قرض لی تھیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ

مطلب اس جگہ سے نکلتا ہے جن سنتوں کو فرقی تہذیب کے عشاق نے ترک کیا ہے ان میں یہ بھی ہے اب اوپر مکتوب الیہ کا نام لکھتے ہیں آخر میں

کاتب کا لیکن مکتوب الیہ سب سے پہلے خط کے آخر میں دیکھتا ہے کہ کاتب کوں ہے پھر خط کو شروع سے چڑھتا ہے۔ عبد الرزاق

عَلَيْكَ قَالَ قَاتِي أَحْكُمَ أَنْ تَقْتَلَ مَقَاتِلَهُمْ  
ثُمَّ دَرَأَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِهَا حَكْمًا  
بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَفَهَمَنِي بَعْضُ أَهْلِي  
عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ كَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حَكْمِكَ

سعد آپ کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ اس فیصلے کو جو تم کرو  
گے منظور کریں گے اس لئے یہ قلعے سے اتر آئے ہیں اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ انہوں  
نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا  
جائے اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں آپ نے فرمایا یہ تیرا بعینہ  
وہی فیصلہ ہے جو اللہ کا حکم تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں میرے بعض دوستوں نے ابو الولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنی بجائے  
الی حکمک کے) ابو سعید خدریؓ نے یوں ہی کہا الی حکمک

## باب مصافحہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشدد سکھایا میرا ہاتھ آپ  
کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک  
کہتے ہیں میں نے مسجد میں جا کر دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف فرما ہیں طلحہ بن عبید اللہ ڈرتے ہوئے  
اٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا امیری توبہ قبول ہوئے پھر مبارک باد دی  
(از عمرو بن عاصم از ہمام) قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے  
کہا کیا صحابہ کرام میں مصافحے کا طریقہ مروج تھا تو کہا ہاں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيْنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَيْفَى  
بَيْنَ كَفْيَيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ  
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ  
ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَهَوَّلَ حَتَّى سَاقَهُ وَهَنَاتِي  
۵۸۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَاصِرٍ  
حَدَّثَنَا هُبَيْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ  
أَكَانَتْ الْمَصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۵۸۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوَيْقِلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از حبیب از ابو عقیل زہرہ  
ابن معبد) زہرہ کے دادا عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں ایک بار ہم  
لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ حضرت عمرؓ

لے تیسرے القاری میں ہے کہ اس حدیث سے بعض علمائے کسی بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا مستحب سمجھا ہے اور حق یہ ہے کہ حدیث میں معاذ فرماتی تھی اس لئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم کو سواروں سے اتار داور تعلیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے لے یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری  
علیہ الرحمۃ نے وصل کی ۱۲ منہ لے یہ حدیث باب غزوہ تبوک میں موصول گذر چکی ہے ۱۲ منہ

رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخُذٌ بِيَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

**باب ۳۳۳** الرَّخَى بِالْيَدَيْنِ وَصَاحَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُبَيِّنُ

**۵۸۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدَةَ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ اللَّهُ شَهِدَ كَمَا يَعْلَمُنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي سَتَا فَلَمَّا قَبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-**

## باب

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔

حماد بن زید نے عبدالمبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

ازالونیم ازسیف ازعجابه از عبد اللہ بن سنجہ البوم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد (التحیات) اس طرح سکھایا جیسے قرآن کی سورت (اہتمام سے) سکھا رہے ہوں۔ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ تشہد یہ ہے۔ التحیات باللہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدان عبدہ ورسولہ یہ تشہد ہم عہد نبوی ہی میں پڑھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بجائے السلام علی النبی کہنے لگے یہ

## تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ مِنَ الْعَشْرُونَ وَتَبْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ مِنَ الْعَشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳۷۶ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ کا جو منہ اکثر علماء لے کر وہ رکھا ہے اور بعضوں نے اہل فضل جیسے عالم باہل یا درویش یا بشرع کا ہاتھ جو منہ جانتے رکھا ہے لیکن دنیا داروں کا سب نے شدید مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ ۳۷۶ اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں دوسرے ملکوں میں نہ کریں کہنا درست ہے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ درست ہوتا تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشہد میں یوں کیوں بدلنے السلام علی النبی یا جو ذکر تشہد ایک مافور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی صورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور اس لئے ہمارے علماء نے تشہد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے السلام علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی جیسے قرآن میں ہے یا ایہا النبی یا ایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی قبر شریف کے پاس یوں کہے السلام علیک یا رسول اللہ تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور ان کا سلام سننے ہیں

# پچھیسوال پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں  
باب ۳۳۳۸ الْمُعَالَفَةُ وَقَوْلُ الرَّحْلِ كَيْفَ أَصْبَحَتْ

(از اسحاق از بشر بن شعیب از والدش از زہری از عبد اللہ بن کعب) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں عیادت کر کے واپس آ رہے تھے۔ دوسری سند (از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن کعب بن مالک) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں عیادت کر کے

۵۸۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَشْرُبُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَنَبْسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

ابن کعب بن مالک سے کہ وہ حاضر نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معاف در دست ہے کیونکہ جعفر جب حبش سے آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معاف فرمایا لیکن وہ بھی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی سند وہی ہے البتہ اسی اپنے بچے کو چار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو لکایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے (از امام احمد نے ابو ذر سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ان کو اپنے سے چٹا لیا اس کی سند میں ایک شخص مبہم ہے طبرانی نے معمر اوسط میں اس شخص سے روایت کی کہ صحابہ ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے سفر سے آتے تو معاف کرتے اور ترند کی کمال کہ زید بن حارثہ جب مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گلے لگایا پھر کیا ترند کی کہا یہ حدیث میں ہے ہر حال سفر سے جو لوٹ کر آئے اس سے معاف کرنا درست ہے لیکن عیدین وغیرہ میں معاف و مصافحہ جو لوگوں میں معمول ہے اسی طرح صحیح یا صحیح یا معاف جمعہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ  
يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ  
بَارِعًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا  
تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَ عَامًا  
وَاللَّهُ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَيَتَوَفَّى فِي وَجْعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ  
فِي وَجْعِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتُ فَكَوْهَبُ  
بَنِي آلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاهُ  
فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلَيْنَا ذَلِكَ  
وَأِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا فَأَوْصَى بِنَا  
فَقَالَ عَلِيُّ وَاللَّهُ لَنْ نَسْأَلَهَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ نَعْنَاهَا لَا يُعْطِيهَا  
النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَأَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا -

بَاب ۳۳۳ مَنْ أَجَابَ بِلَبِّكَ  
وَسَعْدُكَ

واپس ہوئے تھے یوں لے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا مزاج صبح کیسے رہا، تو فرمایا الحمد للہ اچھا رہا۔ یہ سن کر حضرت  
عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور کہنے  
لگے خدا کی قسم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے۔ تین دن  
کے بعد غم لاشی کے غلام بنو گے۔ خدا کی قسم میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے وصال کر جائیں گے۔ علی المرتضیٰ کے  
لوگ جب مرنے کے قریب ہوتے ہیں تو میں ان کے چہروں سے پچان  
لیتا ہوں لہذا میرے ساتھ آپ کی خدمت میں چلو اور آپ سے پوچھ  
لیں کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ اگر آپ ہم لوگوں کو خلافت دیتے  
ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے اگر کسی اور کو دیتے ہیں تو ہم آپ سے کہیں  
گے کہ خلافت جسے دیتے ہیں اسے ہمارا خیال رکھنے کی وصیت فرما  
دیں (کہ ہمیں کیف نہ دے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم بات  
یہ ہے اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھیں اور آپ ہمیں  
خلافت نہ دیں (تو یہ زیادہ بُری بات ہے) لوگ ہمیں کبھی خلافت  
نہ دیں گے۔ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی یہ بات دریافت  
کرنے کا نہیں (کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)

بَاب ۳۳۳ کسی کے بلانے کے جواب میں لبیک  
اور سعدیک (حاضر ہوں، خدمت کو سداوت سمجھتا ہوں) کے الفاظ کہنا۔

۱۲۔ غور نہیں کرتے آپ کی محنت کی امید نہیں ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تو اس کی اطاعت کرنا ہونگی حدیث میں عبد العباس ہے جس کا لفظی ترجمہ راجع کا غلام ہے  
مگر مطلب یہی ہے کہ دو مراجم پر حکومت کرے گا تم اس کے تابع رہو ۱۵۔ منہ ۱۶۔ یعنی اول سے ان کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرت نے یہ  
صاف فرمادیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر تو قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں کرنے کے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو گول ہی رہنے دو۔ اس میں یہ امید ہے کہ  
اگر آپ کہ تم کو خلافت نہ ملے تو آئندہ مل جائے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس کلام سے یہ نکلتا ہے کہ ہمارے دل ان کی طرف ایسے مائل نہ تھے جتنے اوروں کی طرف تھے کیونکہ ہمارے  
تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے اور انصار اپنی قوم میں سے کسی کو چاہتے تھے وہ خلیفہ ہو ۱۷۔ منہ ۱۸۔ ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بد فالی اور آنحضرت کو رسد کا دنیا میں تھا  
اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو گورا نہیں کیا اور اس میں خدا کی حکمت اور مصلحت تھی کہ یہ مقدمہ گول نہ لے لے اور سلمان اپنے صلاح مشورے اور رہنمائی سے جن کو چاہیں حاکم  
بنالیں یہ طرز آنحضرت نے وہ قائم کیا جس کو اب سارے اہل سیاست بڑے مجربوں کے بعد ملین دانائی اور عقل مندی سمجھتے ہیں اور میری بڑی شہادتیں۔ بادشاہی اور حکومت اس طرح  
یعنی رعایا کی مرضی اور مشورے سے پہلے ان کے سرپرستے قائم کیا تھا چھوڑ دیا تھا آخر اس کا فساد اٹھایا ان کے بادشاہ ایسے ایسے نالائق لوگ بن گئے جنہوں نے مسلمانوں کی صدیاں برس  
کا دو تین کمالی ہوئیں خاک میں ملا دیں آپ بھی تباہ ہو گئے رعایا کو بھی تباہ کیا اب ہمیک مانگ رہے ہیں اور دشمنوں کی خدمت گاری کر رہے ہیں ذلک جزا ہم کا کہنا ۱۹۔ منہ

۵۸۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَنَا دُرَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ  
وَسَعْدُ يَكُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ  
تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ  
وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَأَسْأَلُكَ  
فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدُ يَكُ  
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ  
إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ-

۵۸۲۶- حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ

مُعَاذٍ بِهَذَا-

۵۸۲۷- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ  
أَبُو ذَرٍّ بِالنَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ  
السَّيِّئَةِ عِشَاءً اسْتَفْبَكُنَا أَحَدٌ فَقَالَ  
يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَحْبَبَ أَنْ أَحَدًا إِلَيَّ ذَهَبًا  
تَأْتِي عَلَى لَيْلَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ عِنْدِي مِنْهُ

(از موسی بن اسماعیل از ہمام از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے پکارا معاذ! پیچھے  
نے عرض کیا لبیک وسعدیک۔ تین بار اسی طرح پکارا اور میں نے  
یہی جواب دیا پھر ارشاد ہوا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا  
حق ہے؟ وہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، شرک نہ کریں یعنی اس  
کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے  
بعد پکارا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک۔ فرمایا جانتے  
ہو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جب وہ شرک نہ کرتے ہوں  
(موت دہیں) یہ حق ہے کہ انہیں دائمی عذاب نہ ہو۔

(از ہمام از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ)

ہے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش)

خدا کی قسم ہم سے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رزہ میں بیان کیا کہ  
ایک مرتبہ عشاء کے وقت مدینہ کی پتھر ملی زمین میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں اُحد کا پہاڑ سامنے آیا آپ  
نے فرمایا ابو ذر! اگر اس پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس آئے اور میں  
ایک رات یا تین رات سے زیادہ اپنے پاس رکھنا گوارا نہ کروں البتہ  
مجھ پر اگر کسی کا فرض ہو تو اس کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں  
یہ اور بات ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں

لے جو کاذبوں اور دشمنوں کو ہو گا اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اس کی  
مرضی میں کوئی دھنیں مار سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعائیں یوں کہنا چاہیے حق محمد و آل محمد یا حق اولیا و کرام و انبیاء علیہ السلام اور حق سے مراد یہی ہوگی ۱۲ مرتبہ  
۱۳ عبادت کرنا اور چیز ہے اور شرک نہ کرنا اور چیز ہے یہ اس لئے کہا کہ مرث کرین اللہ کی عبادت تو کرتے تھے مگر ساتھ ساتھ بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے اس لئے یہ  
دو لفظ آئے عبادت کرنا تو اس شخص کے لئے حکم ہے جو عبادت نہ کرتا ہو اور شرک نہ کرنے کا حکم اس کے لئے ہے جو خدا کی عبادت کرتا ہو مگر ساتھ ساتھ بتوں کی پوجا کرتا ہو  
اور انسانوں کی بھی پوجا کرتا ہو۔ اس لئے یَعْبُدُ ذُوکَ الْاِشْرَکِ کُذِّبَ شَیْئًا دُولوں لفظ خود ضروری ہیں۔ عبد الرزاق

دِينًا رَآهُ اَوْ اَرٰهُ اَوْ اَرٰهُ لَدَيْنِ اِلَآ اَنْ اَقُوْلَ  
 بِهِ فِى عِبَادِ اللّٰهِ هَكَذَا اَوْ هَكَذَا اَوْ هَكَذَا  
 وَاَرَاْنَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ  
 قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدُ يٰكَ يَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ قَالَ اَلَا كُنْتُمْ هُمْ اَلَا قُلْتُمْ  
 اَلَا مَنْ قَالَ هَكَذَا اَوْ هَكَذَا اَلَمْ يَقُلْ  
 لِيْ هَكَذَا لَآ تَبْرَحْ يَا اَبَا ذَرٍّ حَتّٰى  
 اَرْجِعَ فَاَنْطَلَقَ حَتّٰى غَاب عَنِّيْ فَسَمِعْتُ  
 صَوْتًا فَخَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ عَرَضٌ لِّرَسُوْلِ  
 اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُ اَنْ  
 اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآ تَبْرَحْ مِنْكَ حَتّٰى  
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا  
 خَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ عَرَضٌ لَّكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ  
 قَوْلَكَ فَصَبْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ذَاكَ جَبْرِيلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ  
 اَنْكَ مِنْ مَّائَاتٍ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يَشْرِكُ بِاللّٰهِ  
 شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 وَاِنْ زِلْنِيْ وَاِنْ سَوَّقَ قَالَ وَاِنْ زِلْنِيْ  
 وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِيَزِيْدَ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ  
 اَنْهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَشْهَدُ بِكَ نَبِيًّا  
 اَبُو ذَرٍّ رَآهُ لَمَّا رَدَّ اِلَآ اَعْمَشُ وَحَلَّتْ  
 اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَدَّ اِلَآ لَحُوْةٌ وَقَالَ  
 اَبُو شَهَابٍ عَنِ اَلَا عْمَشُ يَمْنُكَ عِنْدِيْ

کو ادھر ادھر اور اس طرف جو کوئی نظر آئے اسے بانٹ دوں (دائیں ہیں  
 اور سامنے) اشارہ کیا۔ زید راوی کہتے ہیں ابو ذر نے ہمیں ہاتھ کے  
 اشارے سے بتایا (تینوں طرف اشارہ کیا) پھر آپ نے پکارا  
 ابو ذر! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک یا رسول اللہ! آپ نے  
 فرمایا دیکھو دنیا میں جو مالدار ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے  
 (انہیں بہت کم اجر ملے گا) البتہ وہ مالدار مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال  
 کو ادھر ادھر (غریبوں میں) تقسیم کر دیں۔ پھر فرمایا ابو ذر جب تک میں  
 لوٹ کر نہ آؤں تم یہیں رہو اور آپ آگے بڑھ کر نظروں سے اوجھل  
 ہو گئے میں نے ایک آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ میں آپ کو کوئی صدمہ  
 پہنچا ہوں لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ آپ نے فرمایا یہیں رہو اس لئے  
 میں وہیں بیٹھ رہا (جب آپ واپس آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 میں نے کچھ آواز سنی تھی میں نے اندیشہ کیا کہ میں آپ کو کوئی صدمہ پہنچا ہوں  
 لیکن ساتھ ہی آپ کا ارشاد یاد آیا کہ میں اپنی جگہ پر رہوں آپ نے فرمایا  
 یہ جبرائیل کی آواز تھی وہ میرے پاس آکر کہنے لگے تمہاری امت کا جو شخص  
 مرجائے اور وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ! اگر وہ (دنیا میں) زنا اور چوری کرتا رہا ہو آپ نے فرمایا گو  
 وہ زنا اور چوری کرتا رہا ہو!

اعمش کہتے ہیں میں نے زید بن وہب سے کہا مجھے تو یہ معلوم  
 ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ زید نے  
 کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ربہ ہیں  
 مجھ سے بیان کی

اعمش کہتے ہیں مجھ سے ابوصالح نے یہی حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ سے  
 نقل کی۔ ابوشہاب نے بھی یہ حدیث اعمش سے روایت کی اس میں  
 یہ الفاظ ہیں کہ تین دن سے زیادہ میرے پاس رہے!

اے جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا! ۱۲ منہ سے یعنی اس روایت میں بجائے اس فقرے کے جو اگلی روایت (بخاری ۵۰۹۰)





**باب ۳۳۲** مَنْ قَامَ مِنْ  
مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ  
أَصْحَابَهُ أَوْ تَهْمِيئًا لِلْقِيَامِ  
لِيَقُومَ مَا لِلنَّاسِ

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ  
عَنْ أَبِي حَبْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا  
النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ  
فَأَخَذَ كَاتِبُهُ تَهْمِيئًا لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا  
فَلَمَّا دَايَ ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ  
قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ بَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَرَأَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ  
فَإِذَا الْقَوْمُ مُجْلِسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا فَأَنْطَلَقُوا  
قَالَ فَخَبَرْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ أَنْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ  
فَدَخَلَ أَدْخَلَ فَأَرَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَ  
بَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ  
يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَاكُمُ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ

عَظِيمًا۔

**باب** اگر کوئی شخص اپنے ہی گھر یا مجلس سے بغیر  
ہم نشینوں کی اجازت کے کھڑا ہو جائے یا اٹھنے کی تیاری  
کرے اس کی غرض یہ ہو کہ وہ لوگ اٹھ جائیں تو یہ  
جائز ہے بلکہ

(از حسن بن عمر از معتز از والدش از ابو حبلہ) حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت  
دی انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے (بڑی دیر تک  
بیٹھے رہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبور ہو کر) ایسے  
کیا جیسے کوئی اٹھتا ہے جب بھی وہ نہ اٹھے اس وقت آپ یہ دیکھ  
کر خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے  
چل دئے لیکن تین آدمی اب بھی نہیں اٹھے جب آپ باہر جا کر پھر لوٹ  
کر آئے دیکھا۔ اب بھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ پھر باہر چلے  
گئے۔ غرض اس کے بعد کہیں اٹھے (اور روانہ ہوئے) میں نے  
جا کر آپ کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینب کے  
مجرعے میں گئے میں بھی اندر جانے لگا لیکن آپ نے میرے اور اپنے  
درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے ایمان  
والو تم پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک نہ جایا کرو جب تک  
اجازت حاصل نہ کرو تا ان ذالکم کان عند اللہ عظیمًا (مسند ابی

۱۔ بلکہ جب کوئی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ وہاں بیٹھے ہی نہیں دوسری جگہ جا کر بیٹھتے ۱۲۔ مسند ۱۵۔ جب کوئی شخص دوسرے شخص کی  
ملقات کو جانے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کر کے اٹھ کھڑا ہو البتہ اگر صاحب خانہ اور بیٹھنے کو کہے تو بیٹھنے میں ایسا کفر نہیں لیکن خواہ مخواہ بیٹھنا دوسرے کے کام میں ہرج و مرج ڈالنا  
تہذیب کے خلاف ہے اگر لوگ ایسا کریں تو صاحب خانہ کی ممانعت یا اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے مگر انھوں نے اس سے انکار کیا کہ یہاں تک کہ اپنا حق پانچے اپنے اور دوسرے کے وقت  
کی قدر نہیں کرتے۔ ایسے غیر تہذیب اشخاص کی اصلاح کے لئے تو کتنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

**باب ۳۳۳۳** اِلْحْتِبَاءُ بِالْيَدِ  
وَهُوَ الْقِيُودُ فُصًّا

۵۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَالِيٍّ قَالَ  
أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ رَايَ الْخَوَارِجِيَّ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُكَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَابِغٍ  
عَنِ ابْنِ عُكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِئَاءِ  
الْكُمَيْتَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا-

**باب ۳۳۳۴** مَنِ اتَّكَأَ كَيْفَ  
يَدَى أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ  
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَتَوَسِّدٌ بُرْدَةً  
قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ

۵۸۳۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ  
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاقُ  
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ-

۵۸۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَشْرُبُ مِثْلَهُ وَكَانَ مَعَكُمْ فَجَلَسَ فَقَالَ

**باب** سرین زمین پر لگا کر ہاتھوں کو بند لیوں  
پر جوڑ کر بیٹھنا جائز ہے۔ ۱۔ سے وقفہ کرتے ہیں یہ

(ان محمد بن ابی غالب از ابراہیم بن منذر حسامی از محمد بن فلیح  
از والدش از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اس طرح بیٹھے  
دیکھا یعنی ہاتھ سے احتیاط کئے ہوئے۔

**باب** اپنے ساتھیوں کے سامنے تکبیر لگا کر  
(ٹیک لگا کر) بیٹھنا۔ خباب بن ارت کہتے ہیں میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ  
(کعبے کے پاس) ایک چادر پر تکبیر لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میں نے  
عرض کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ یہ سنتے ہی آپ سیدھے بیٹھے

رازی بن عبد اللہ از بشر بن مفضل از جریری از عبد الرحمن بن  
ابی بکرہ (ابوبکرہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی نشان دہی نہ کروں؟  
حاضرین نے عرض کیا بتائیے! آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ نہ کرنا  
اور ماں باپ کو ستانا۔

(از مسدد از بشر) یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ عبارت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگائے بیٹھے تھے پھر آپ سیدھے

لے عرب میں اس کو احتیاط کہتے ہیں یعنی دونوں زانو لگا کر کے سرین پر بیٹھے اور ہاتھوں کو بند لیوں پر ملکہ کر کے زانو کو پیٹ سے ملا دے ۱۲ منہ ۱۳ بڑا کی روایت  
میں یہ ہے دونوں ہاتھوں سے ملکہ کئے ہوئے ۱۲ منہ ۱۳ کہ ہم لوگوں کو کافروں سے نجات ملے ۱۴ منہ ۱۵ یہ حدیث علامات نبوت میں موصولہ گذر چکی ہے ۱۶ منہ

أَلَا وَقَوْلُ الدُّرِّ فَمَا زَالَ يَكْرِزُهَا حَتَّى  
قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ -

**باب ۳۳۲۵** مَنْ أَسْرَعَ فِي  
مَشْيِهِ الْحَاجَّةِ أَوْ قَصِدَ -

۵۸۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ  
ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ  
ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ كُمْ  
دَخَلَ الْبَيْتَ -

**باب ۳۳۲۶** السَّرِيَّةِ -

۵۸۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَوْدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْقُعَيْبِ عَنْ  
مَعْمُرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
وَسَطَ السَّرِيَّةِ وَأَنَا مُصْطَفِجَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقَبِيلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَّةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ  
فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَسْأَلُ أَسْأَلًا -

**باب ۳۳۲۷** مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ -

۵۸۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ سَمِعَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُهَلَّبِ  
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ہو بیٹھے اور فرمایا خبردار جھوٹ بولنے سے بچتے رہو بار بار یہی فرماتے  
ہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کاش آپ خاموش ہو جائیں یہ

**باب** جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی  
جلدی چلے -

(از ابو عاصم از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی (نماز  
سے فارغ ہو کر) جلدی جلدی چلے گھر میں تشریف لے گئے یہ

**باب** چارپائی یا تخت کا بیان -

(از قتیبہ از جریر از اعثم از ابو الفطح از مسروق) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر  
درمیان میں نماز پڑھا کرتے تھے - میں قبلے کی طرف آپ کے سامنے  
لیٹی رہی اس وقت اگر مجھے کوئی کام ہوتا تو مجھے کھڑے ہو کر آپ کے  
سامنے آنا برا معلوم ہوتا اس لئے میں ایک طرف سے سرکتے ہوئے  
اُٹھ کر چلی جاتی -

**باب** گاؤں تیکہ یا گدہ پیش کرنا

(از اسحاق از خالد)

دوسری سند از عبد اللہ بن محمد از عمرو بن عون از خالد بن عبد اللہ  
طہمان از خالد خذار (ابو قلابہ کہتے ہیں مجھ سے ابو المہلب نے بیان کیا  
کہا ابو قلابہ! میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان

۱۔ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی ہے اور دوسری حدیثوں میں بھی آپ کا تیکہ لگا کر بیٹھنا منقول ہے جیسے منام بن ثعلبہ اور عمرو کی حدیثوں میں مہلب نے کہا عام  
اور ام کو لوگوں کے سامنے تیکہ لگا کر بیٹھنا درست ہے خواہ اس راحت کیلئے ہو یا کسی مذکر کی وجہ سے ۱۶ منہ ۱۷ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف یہ قول جلد جلد پیش نہ  
آئے یہ حدیثیں صحیح ہیں

۱۲ منہ ۱۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف یہ قول جلد جلد پیش نہ آئے یہ حدیثیں صحیح ہیں

عَبْدُ اللَّهِ تَنَا أَنَّا نَسْأَلُكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذِكْرًا لَهُ صَوْرِي قَدْ خَلَّ عَلَى فَالْقَبِي لَكَ  
وَسَادَةً وَمِنْ أَدَمِ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ  
عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ  
ثَلَاثَةٌ أَتَا مَقْلُتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ أَوْدَ  
شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ

یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۵۸۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ قَدِمَ الشَّامَ  
أَخًا وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
ذَهَبْتُ إِلَى عَلْقَمَةَ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ  
فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي  
جَلِيصًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدُّدِّ دَاءً فَقَالَ  
مَتَى أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ  
أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّبْرِ الَّذِي كَانَ  
لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَدِيثَهُ أَلَيْسَ  
فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ

کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میرے روزے رکھنے کا حال بیان کر دیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھا کرتا ہوں آپ یہ سن کر میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے چڑھے کا ایک گدہ یا کتہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی آپ کے واسطے بچھایا آپ (خالی) زمین پر بیٹھے اور وہ گدہ میرے اور آپ کے درمیان (بیکار پڑا) آپ نے پوچھا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں نے کہا یا رسول اللہ نہیں مجھے قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں پانچ روزے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ نہیں مجھے قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں سات روزے میں نے کہا یا رسول اللہ نہیں مجھے بہت طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر ماہ نو روزے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا گیارہ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (میں اس سے بھی زیادہ رکھ سکتا ہوں) آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے کوئی روزہ افضل نہیں آدھی عمر کے روزے

(از ابی بن جعفر از یزید از شعبہ از مغیرہ از ابراہیم) علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ وہ شام میں آئے۔

دوسری سند (از ابوالولید از شعبہ از مغیرہ از ابراہیم) علقمہ بن قیس شام میں جب پہنچے تو ایک مسجد کے اندر گئے وہاں دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی خدا یا یہاں کوئی اچھا مصاحب عنایت فرما! پھر ابودرداءؓ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو؟ انہوں نے کہا اہل کوفہ میں سے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہارے ملک میں وہ صاحب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے؟ یہ راز ان کے سوا کسی کو معلوم نہ تھے۔ یعنی خدایف بن یمان رضی اللہ عنہ کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں یا نہیں تھے جن کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کی زبان پر یہ فرمایا کہ وہ شیطان کی شر سے محفوظ ہیں یعنی عمار بن یاسرؓ کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرتؐ کی مسواک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منافقوں کے نام بتادئے تھے ۱۲ منہ یا نہیں تھے شعبہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ جو حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر جنگ منین میں شہید ہوئے ۱۲ منہ

عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الشَّيْطَانِ يَغْنَى عَمَّا رَأَوْا وَلَيْسَ فِيكُمْ  
صَاحِبُ السَّوَالِكِ وَالْوِسَادَةِ يَغْنَى ابْنُ  
مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ الْكَلِمَ  
إِذَا يَغْنَى قَالَ وَالَّذِي كَرَوْنَا نَحْنُ فَقَالَ  
مَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَشْكُكُونِي  
وَقَدْ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۳۳۸۸ الفَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ**

۵۸۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَعَدَّى  
بَعْدَ الْجُمُعَةِ -

**باب ۳۳۸۹ الفَائِلَةُ فِي الْمَسْجِدِ**

۵۸۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
مَا كَانَ لِعَلِيٍّ إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي  
تُرَابٍ وَمَنْ كَانَ لِيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ  
بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمْ يَخْبِدْ  
عَلَيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ ابْنِ عَمِّكَ  
فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَخَافْتُ بَيْنِي

اور تکلیف لے رہتے تھے یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھلا یہ تو بتاؤ عبد اللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے والیل اذالغشی؟  
علقہ نے کہا یوں پڑھتے والذکر والانشی۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ  
کنے لگے ان شامیوں نے تو مجھے دھوکہ ہی دیا تھا قریب تھا مجھے  
شبہ پیدا ہو جائے میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں  
ہی سنا تھا (والذکر والانشی)۔

**باب** بعد نماز جمعہ قیلولہ کرنا۔

(الزحمد بن کثیر از سفیان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں ہم جمعہ کے دن جمعہ کی نماز پڑھ کر آرام کیا کرتے اور دوپہر  
کا کھانا کھایا کرتے۔

**باب** مسجد میں قیلولہ کرنا۔

(از قتیبہ بن سعید از عبد الغزیز بن ابی حازم از ابو حازم) حضرت  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا کوئی  
نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا جب بھی کوئی انہیں اس نام سے  
پکارتا تو خوش ہوتے ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ  
رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ پایا  
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تمہارے چچا کے بیٹے  
کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا ان سے میری کچھ بات ہو گئی تھی جس  
سے وہ ناراض ہو کر باہر تشریف لے گئے قیلولہ بھی میرے پاس  
نہیں کیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ارشاد

۱۲ منہ ۱۲ منہ مشہور قراءت یوں ہے و ما خلق الذکر والانشی مگر عبد اللہ بن مسعود نے یوں ہی پڑھا ہے والذکر والانشی ۱۲ منہ  
۱۲ منہ قیلولہ کہتے ہیں دن کے وقت دوپہر کے قریب یا اس کے بعد یا عین دوپہر کے وقت آرام کرنے کو ۱۲ منہ ۱۲ منہ حالانکہ حضرت علی آنحضرت کے چچا زاد بھائی تھے مگر عرب لوگ باپ

فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْأَلُ أَنْظُرَ آيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي السُّجُودِ رَأَيْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَقَدْ سَقَطَ رَأْسُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَمَّا بَابُ ثُرَابٍ فَبَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا ثُرَابٍ قُمْ أَبَا ثُرَابٍ مَرَّحَيْنِ -

**باب ۳۳۵** مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

**۵۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ** قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُطْعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ الْبَطْحِ قَالَ فَإِذَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرَةٍ فَبَعَثَتْهُ فِي قَادُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سَائِيٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَقَاةُ أَوْصَى أَنْ يَجْعَلَ فِي حَنْوُطِهِ مِنْ ذَلِكَ الشَّكِّ قَالَ فَبَعَلَ فِي حَنْوُطِهِ -

**۵۸۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي**

فرمایا اور اجاؤ دیکھو علی کہاں ہیں ؟ وہ کیا اور آکر کہا یا رسول اللہ علیؑ مسجد میں سو رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں ان کی چادر ایک طرف کھسک کر بدن میں سب مٹی لگ گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ سے مٹی جھاڑتے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھ! ابو تراب اٹھ!

**باب** اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کے لئے جائے اور وہیں قیلولہ کرے

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن عبد اللہ الفزاری از والدش از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتیں آپ اس پر قیلولہ فرماتے جب آپ سو جاتے تو ام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ اور بال لے کر ایک سفینے میں جمع کر لیتیں اور خوشبو میں ملا لیتیں جب حضرت انسؓ کا وصال ہونے لگا تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے کفن پر وہی خوشبو لگائی جائے۔ چنانچہ وہی خوشبو ان کے کفن پر لگائی گئی۔

(از اسماعیل از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ)

لے حافظ نے کہا یہ بال ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابو طلحہ سے لئے تھے جب آپ نے منا میں سر منڈایا تھا ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانگے فرمایا ام سلیم یہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا ہم آپ کا پسینہ خوشبو میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں وہ خود بھی نہایت خوشبو دار ہے دوسری روایت میں ہے ہم بکرت کے لئے آپ کا پسینہ اپنے بچوں کے دانستر جمع کرتی ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ

مَا لَكَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَهْبَبَ إِلَى مَكَبِهِ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حِرَامٍ  
بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عِمَادَةٍ  
ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَأَمَّا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
اسْتَبْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ عُرْمُو  
عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ شَجَبَ  
هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ أَوْ قَالَ امْثِلْ  
الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ يَشْأَلُ إِسْحَاقُ قُلْتُ  
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَانُوهُمْ  
رَأْسَهُمْ فَأَمَّا ثُمَّ اسْتَبْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ  
مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ  
عُرْمُو عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ  
ثُمَّ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ أَوْ  
مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قُلْتُ أَدْعُ  
اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ  
فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ  
عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ  
فَهَلَكْتَ -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب قبایں تشریف لے جاتے تو ام حرام بنت ملحان کے  
پاس جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں۔ ام حرام حضرت عبادہ بن صامتؓ  
کی بیوی تھیں چنانچہ ایک بار آپ تشریف کے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا  
بعد ازاں آپ نے قیلولہ کیا پھر جاگے تو ہنس رہے تھے ام حرام نے بے بافت  
کیا یا رسول اللہ آپ ہنسے کیوں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ  
میرے سامنے لائے گئے جو راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے اس سمندر میں  
اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں  
ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے  
مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے آپ نے دعا فرمائی پھر آپ تکیہ پر  
سر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو ہنس رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ  
آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے  
لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اس سمندر میں اس  
شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم سے دعا فرمائیے مجھے بھی ان  
لوگوں میں شریک کر دے۔ آپ نے فرمایا تو پہلے سواروں میں شامل ہو  
چکی ہے اس کے بعد ام حرام رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ  
عنه کے زمانے میں سمندر میں (مجاہدین کے ساتھ) سوار ہوئیں جب سمندر  
کے پار ہو گئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہو گئیں۔

لے آنحضرت کی وفات کے بہت دنوں بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ۱۲ منہ ۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی ام حرام مجاہدین میں شریک  
رہیں اور شہید ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاد کا حکم بھی جہت کی طرح ہی اس حدیث سے سمندر  
میں سفر کرنے کا جواز بھی نکالے اور حضرت عمرؓ سے اس کی کرامت منقول ہے جب راجہ جہاد کے لئے یہ سفر نہ ہوا اور ام مالک نے عورتوں کا سمندر میں سوار ہونا مکروہ دیکھا  
ہے اس خیال سے کہ سمندر میں ان کی نظر مردوں کے ساتھ نہ رہے۔ اسحاق راوی کو شک ہے کہ اس کا علی الاسرہ کہا یا مثل الملوك علی الاسرہ محمد بن حنفیہ کا تقویٰ ملاحظہ فرمائیے ذرا ذرا  
تفصیل فرمائیے واضح کر رہے ہیں حالانکہ یہ وہ دنوں کا ایک ہے۔ عبد الرزاق

## باب بہ سہولت بیٹھنا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عطاء بن یزید لیشی)  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دولباسوں سے منع فرمایا اور دو قسم کی فروخت کرنے کو ممنوع قرار دیا دولباسوں میں اشتمال صمائم ہے دوسرے ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا جب اس کی ستر پر کپڑا کوئی نہ ہو۔

دو قسم کی بیج جو آپ نے ممنوع قرار دیں ان میں ایک بیج ملاسہ دوسرے بیج منابذہ ہے

سفیان بن عیینہ کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور محمد بن ابوحفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے بھی زہری سے روایت کیا ہے

باب لوگوں کے سامنے سرگوشی کرنا اور کسی کا راز اس کی موت کے بعد بیان کرنا۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از فراس از عامر از مسروق) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال ہم تمام ازواج آپ کے پاس اٹھی تھیں ایک ہیوی بھی غیر حاضر نہ تھیں چنانچہ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں آپ کی چال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بہت ملتی جلتی تھیں چنانچہ آپ نے دیکھ کر فرمایا مر حبا میری بیٹی پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا بعد ازاں ان کے کان میں کچھ فرمایا جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ

اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر اس طرح بیٹھے سے منع فرمایا کہ آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو اور اس کی ستر پر کچھ نہ ہو تو معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا بے منہج نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں منہج ہے جب بھی بے ستری کا ڈن ہو اس سے یہ نکلا کہ جس نشست میں ڈرنے پر ہوا جائز ہے گوٹ مار کر اصل اسباب میں راحت ہے بعضوں نے کہا مرنے کا راز انو بیٹھنا مکروہ ہے ابن البطال نے ابن طاووس سے نقل کیا کہ یہ نشست ملا کر کرنے والی ہے اور منہج یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں آنحضرت سے مشغول ہے کہ آپ کو کئی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک چار زانو بیٹھ رہتے اس کو امام مسلم نے جابر بن عمر سے نکالا ۱۲۱۸ منہج کے معنی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور محمد بن ابی حفصہ کی روایت کو ابن عدی نے اور عبد اللہ بن بدیل کی روایت کو ذہبی نے زہریات میں واصل کیا ۱۲۱۸ منہج

## باب ۳۳۵۳ الحائض کیسے

۵۸۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَشْتَمَالَ الْفَتَاءُ وَالْإِصْبَاعُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قُرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَأَ مَسْكُوَ الْمُنَابَذَةِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

## باب ۳۳۵۲ من فاجی ہاں یدی الناس و من لم یخبرہ

۵۸۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُقٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادِرْ مَنًّا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمْشِي لَا وَاللَّهِ مَا تَخْفِي مَشْيَئَهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُولِ



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا حَبَّ  
قَالَ مَرْحَبًا يَا بَنِي ثَمَرٍ ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ  
أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَأَرَهَا فَبَكَتْ مُبَكَاءً  
شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَأَرَهَا الثَّانِيَةَ  
إِذَا هِيَ تَفْعُكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَنِي  
نِسَاءٍ بِهَمْزٍ حَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ  
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلْتُهُمَا عَمَّا سَأَرَهُ قَالَتْ مَا كُنْتُ  
إِلَّا فَشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سِرَّةً فَلَمَّا تَوَفَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ  
لَسَا أَخْبَرْتِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرْتَنِي  
قَالَتْ أَمَا جِئْتِي سَأَرْتِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ  
فَأَنَّهُ أَخْبَرْتِي أَنَّ جَبْرِيدَ كَانَ يُبَايِعُهُ  
بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَثَلَاثَةً قَدْ  
عَادَ ضَعْفِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى  
إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَ  
أَصْبِرِي فَإِنِّي نِعَمَ السَّلَفِ أَنَا كَلِمَةُ  
فَبَكَتُ مُبَكَاءً لَدُنِّي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى حُزْرِي  
سَأَرْتِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَوْصِيَنِي  
أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ  
أَوْ سَيِّدَةً نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ -

بات سن کمزور سے رونے لگیں جب آپ نے انہیں رنجیدہ دیکھا تو  
دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں اب آپ کی ازواج  
میں سے صرف میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تم  
پر اتنی مہربانی فرمائی کہ اپنے راز کی بات تم سے کہہ دی اور تم اس پر بھی  
رو رہی ہو غرض جب آپ کھڑے ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا بتاؤ  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے چپکے سے کیا فرمایا انہوں نے کہا  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم کسی پر کھول نہیں سکتی جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس وقت میں نے ان سے کہا اب  
میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے (تمہاری مال  
ہوں) مجھے بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے اس روز کیا فرمایا  
تھا انہوں نے کہا ہاں اب اس کے بیان کرنے میں کوئی تاثر نہیں  
مجھ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ مجھ سے  
کان میں بات کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر قرآن کا دور  
مجھ سے ایک بار کیا کرتے اس سال انہوں نے دوبارہ دور کیا۔ میں  
سمجھتا ہوں میرا وقت قریب آ گیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر  
میں تیرے لئے آخرت میں اچھا پیش خیمہ بنوں گا اس وقت میں  
ایسے (زور سے) رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میری سخت  
بیقراری دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ کیا  
تو اس سے خوش نہیں ہے کہ تو سب مسلمانوں کی عورتوں کی یا فرمایا  
اس اُمت کی عورتوں کی سردار بنے۔

## باب ۳۵۳ الاستیذان

۵۸۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمَلِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَقْبِلًا وَاضِعًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

## باب ۳۵۴ لَا يَتَنَاجَا ثَنَان

دُونَ الثَّلَاثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا إِلَّا أَزْوَاجًا أَوْ إِنْ كُنْتُمْ ثَلَاثًا فَلَا يُؤْتَى بِالثَّلَاثِ وَالرَّسُولُ وَتَتَنَاجَوْا بِالْبُيُوتِ وَالتَّقْوَى إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ - وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ الرَّسُولَ فَقَدْ مَوَّاهُ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُمْ صَدَقَهُ ذَلِكُمْ خَبِيرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَمَا تَعَالَى اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.

۵۸۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

## باب سیدھا لیٹنا (چت لیٹنا)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عباد بن تیمم کے چچا حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

## باب اگر تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ کر کے دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسلمانوں جب تم سرگوشی کرو تو اس میں ظلم، گناہ اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کے متعلق ہو۔ آخر آیت و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون تک۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم پیغمبر سے سرگوشی کرو تو اس سے پہلے صدقہ دے لو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر صدقہ دینے کو کچھ نہ ملے تو حرج نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ آخر آیت واللہ خبیر بما تعملون۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسماعیل از مالک از نافع) حضرت

۱۔ ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے خطابی نے کہا وہ محمول ہے اس پر کہ جب سرگوشی کا ذکر ہو ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہو گئی کہتے ہیں اس پر کسی نے عمل نہیں کیا سوائے حضرت علیؓ کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کایہ بیان کرنے سے پہلے کچھ خبرات نکالی ان دونوں آیتوں کے لانے سے ابھام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو کلام میں بات درست ہے وہ بھی اس شرط سے کہ گناہ اور ظلم کی بات کے لئے نہ ہو ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
كُنَّا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاوَحُ اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ  
**بَابُ ۳۵۵** رَفِظُ السَّبْعِ

چھپانا ضروری ہے۔

۵۸۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ  
أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ وَلَقَدْ سَأَلْتُهُ أُمُّ سَلِيمٍ  
فَمَا أَخْبَرْتَهَا بِهِ-

**بَابُ ۳۵۶** إِذَا كُنَّا أَكْثَرَ  
مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالمُسَاوَاةِ  
وَالْمُنَاجَاةِ-

۵۸۴۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاوَحُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ کر کے دو شخص سرگوشی نہ  
کریں کیونکہ اس میں تیسرے شخص کو رنج ہوگا  
**باب** اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کو

(از عبد اللہ بن صباح از معتمر بن سلیمان از والدش) حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے  
ایک راز کی بات بتائی میں نے وہ کسی سے آپ کے وصال کے بعد بھی  
نہیں بتائی حتیٰ کہ میری والدہ (ام سلمہ) نے بھی مجھ سے پوچھا تو میں نے  
ان سے بھی ذکر نہیں کیا۔

**باب** اگر کہیں تین اشخاص میں سے زائد  
ہوں تب دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں۔

(از عثمان از جریر از منصور از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں  
میں دو کو آپس میں سرگوشی نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح تیسرے  
شخص کو رنج ہوگا ہاں جب بہت آدمی ہوں تو دو آدمی سرگوشی کر

سے دوسری روایت میں یوں ہے جب کوئی کسی کی صحبت میں بیٹھے تو وہ امانت دار ہے یعنی اس کی باتیں دل میں رکھے دوسروں سے لگاتا نہ پھرے مراد وہی باتیں ہیں جن  
کے افشاء میں اس شخص کو فخر پہنچے گا احتمال ہو ۱۲ منہ ۱۷ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا میں نے ابی والدہ کے  
پاس جانے میں دیر لگائی انہوں نے وجہ پوچھی میں نے کہا آنحضرت نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا تھا انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے جب انہوں نے کہا  
کہ آنحضرت کا راز کسی سے نہ کہو بعضوں نے کہا راز اس قسم کا ہو جس سے کسی مسلمان کی کراحت یا مدمح خلط ہو تو اس کا بیان کرنا درست ہے تو اس کا راز ہے وہ اس کا افشاء  
بڑا جانے البتہ اس راز کا کھولنا جس سے ایک مسلمان کو نقصان پہنچے حرام ہے ۱۲ منہ ۱۷ وہ سمجھ گا یقیناً انہوں نے مجھے سنگت کے قابل نہ سمجھا یا سمجھ گا میرے متعلق  
کوئی سازش کر رہے ہیں لیکن جب زیادہ ہوں گے تو کوئی شخص یہ یقین نہ کر سکے گا کہ اس کے خلاف سازش ہے یا نفرت ہے بہت ہونے کی وجہ سے سب کا یہی خیال ہوگا کہ یہ  
ان کی باہمی بات ہے ہمارے متعلق کوئی سازش یا نفرت کی بات نہیں اور اگر ہے بھی سہی تو ہم زیادہ ہیں یا برابر ہیں ہمارا کیا بگاڑ سکیں گے قربان جانے سے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و روح کی گہریوں اور احساسات کی دنیا کی انتہائی تاریکیوں سے بھی امت کو باخبر کیا اور تہذیب و تمدن کے دقیق نکتے بھی حل کئے مسلمانوں کی دشمنی  
کیا کسی کی جملہ دشمنی کی اجازت نہیں دی اور انسان کو بیچ انسانیت کا راستہ دکھایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبدالرزاق۔

کر سکتے ہیں یہ

رَجُلَانِ دُونَ الْاُخَرِ حَتَّى اخْتَلَطَا بِالْاَنَاسِ

اَجَلًا اَنْ يَخْرُجَتْ

۵۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ عَنِ ابْنِ

حَبْرَةَ عَنْ اَبِي عَمْرِو عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ مَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ مَا قَسَمَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ

اِنَّ هَذِهِ لِقَسَمُهُ مَا اُرِيدَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ

قُلْتُ اَمَّا وَاللّٰهِ لَا تَلِيَنَّ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَاتِلَتُهُ وَهُوَ فِي مَلَا قَسَا رَزَقَهُ

فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ

اللّٰهُ عَلَى مُوسَى اَوْ ذِي بَاكَثٍ مِّنْ هَذَا

فَصَابِرٌ۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعش از شقیق) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں مال غنیمت

تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص بول اٹھا کہ اس تقسیم سے اللہ کی

رضامندی مطلوب نہیں میں نے کہا خدا کی قسم میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس جاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کے پاس گیا دیکھا تو آپ

بہت سے لوگوں میں بیٹھے ہیں میں نے چپکے سے آپ کے کان میں

یہ بات نقل کی۔ آپ اس شخص پر سخت ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا

چہرہ نورسرخ ہو گیا پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر خدا کی رحمت ہوا نہیں

اس سے بھی زیادہ ایذا دی جاتی رہی مگر وہ صبر ہی کرتے رہے

**باب** کافی دیر تک سرگوشی کرتے رہنا۔

خدا کے فرمان و اذام بخوبی میں بخوبی مصدر

ہے ناجیث اسی سے مشتق ہے لیکن یہاں بمعنی صفت

آیا ہے یعنی وہ سرگوشی کر رہے تھے۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از عبد العزیز) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار عشاء کیلئے تکبیر ہوئی اس

وقت کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ

برابر سرگوشی کرتا رہا حتیٰ کہ آپ کے صحابہ کرام سو گئے اس کے بعد آپ

کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

**باب ۳۳۵** طُولُ النَّجْوَى

وَاِذَا هُمْ نَجَّوْا مَمْدَرٌ مِّنْ

تَا جَبِيَّتٍ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَ

الْمَعْنَى يَتَنَا جَوْنَ۔

۵۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقِمَّتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ

يَتَنَا جَوًى رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ مَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَمَا زَالَ يَتَنَا جَوًى حَتَّى نَامَ اَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ

لہ کم سے کم یہ کہ ایک ہی آدمی اور پچیس کل چار آدمی ہوں مگر جب چار یا زیادہ آدمی ہوں اس وقت بھی یہ درست نہیں ہے کہ ایک شخص

کو اکٹلا چھو کر باقی سب سرگوشی کریں کیونکہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے یعنی اس کو رنج ہو گا ۱۲ منہ ۱۲ لہ بعضوں کو سو سنتوا وث دینے ۱۲ منہ ۱۲ آپ کو اس کی خبر

کروں گا جو تو نے کہا ہے ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے او گھٹنے لگے ۱۲ منہ ۱۲

**باب ۳۵۸ لَا تُتْرَكُ النَّارُ**

فِي الْبَيْتِ عِنْدَ التَّوَمِ-

**۵۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا**

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

**۵۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ**

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِأَمْكِدِينَ عَلَى أَهْلِهِ

مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ اسْمًا

هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا انْتَبَهْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا

عَنْكُمْ-

**۵۸۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا**

حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُوا الْأَنْبِيَاءَ

وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ

فَإِنَّ الْفُوسِقَةَ رُبَّمَا جَوَّتِ الْفَتِيلَةَ

فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ-

**باب ۳۵۹ إِبْلَاقِي الْأَبْوَابَ**

بِالْكَفْلِ-

**باب سوتے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑنا چاہیے**

(از ابو نعیم از ابن عیینہ از زہری از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سوتے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو)

(از محمد بن عمار از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ رضی اللہ عنہما) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینے میں رات کو ایک گھر میں آگ لگ گئی وہ جل گیا یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سوتے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

(از قتیبہ از حماد از کثیر از عطاء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو (سوتے وقت) دھانپ دیا کرو دروازے بند کر لیا کرو اور چسپراغ گل کر دیا کرو۔ کیونکہ چوبیس بعض اوقات بتی گھسیٹ کر سارے گھر والوں کو جلادتی ہے۔

**باب رات کو سوتے وقت دروازہ بند کر دینا**

چاہیے

لے کیونکہ اس سے اکثر نقصان پہنچتا ہے کبھی چوچراغ کی بتی گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور گھر میں آگ لگا دیتا ہے یہ مضمون اوپر گزر چکا ہے ۱۷ منہ سے موجودہ زمانے میں کچھ لوگ زیر و کا بلب جلا کر سو جاتے ہیں وہ اس سے خارج ہے کیونکہ ایک تو وہ نار کے زمرے میں نہیں آتا دوم اس سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا لیکن بہتر ہے کہ نیند کے وقت روشنی نہ ہو کیونکہ تاریکی کے وقت صحیح نیند آتی ہے۔ عبد الرزاق۔

۵۸۵۳- حَدَّثَنَا جَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَذْكُوا الْأَسْقِيَاءَ وَخَبِرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْبَبُهُ قَالَ وَلَوْ يَعُودُ-

بَابُ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَتَقْلِيدِ الْإِطْبَاقِ

۵۸۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسُ الْخِتَانِ وَالْإِسْتِحْقَاقِ أَدَا وَتَقْلِيدِ الْإِطْبَاقِ وَقَصِّ الشَّرَابِ وَتَقْلِيدِ الْإِطْفَاقِ

۵۸۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(از احسان بن ابی عباد از ہمام از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو حیران بجا دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ دیا کرو۔

ہمام کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ اگر کھانا پانی ڈھانکنے کو برتن نہ ملے تو ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دیا کرو یہ

بَابُ بَرِيٍّ عُمَرُ فِي سُنَّتِ تَطْهِيرِ الْأَكْرَامِ وَبَلِّغِ الْبَالِ نَوْحًا

(از یحییٰ بن قزاعہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدلشی سنتیں پانچ ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی، بفل کے بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، اور ناخن بنانا۔

(از ابوالیمان از شعیب بن ابی حمزہ از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی سال کی عمر ہونے کے بعد کھٹاری سے ختنہ کیا۔ کھٹاری کو قدم وال مخفف کے ساتھ کہتے ہیں۔

۱۰ شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ نے اس کو سنت کہا ہے اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے بھی اس کا وجوب نکلتا ہے کیونکہ بڑے ہونے کے بعد بھی ختنہ کرنا انہوں نے لازم رکھا ہے علماء نے کہا ہے جب لڑکا اس عمر کو پہنچ جائے کہ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی سات سے دس سال تک تو ختنہ میں جلدی کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے ختنہ کو پیدلشی سنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہ کی تو معلوم ہوا کہ بڑے ہونے میں بھی ختنہ ہو سکتا ہے اور آگے کی حدیث میں یہ مطلب صاف ہوا ہے ۱۲ منہ ۱۳ مقصد یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں کوئی چیز بنا زبردستی نہ ڈال سکے لکڑی ہو یا کتاب ہو یا کوئی اور ایسی چیز جو کھانے پینے کی چیز کو باہر سے محفوظ رکھ سکے اس پر ڈال دینا چاہیے لکڑی بھی بہ کام کر سکتی ہے جس برتن ہو ناظر کی عین علیہ لائق

اِخْتَنَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً  
وَ اِخْتَنَ بِالْقُدُوْمِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغَيْرَكِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
قَالَ بِالْقُدُوْمِ

۵۸۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الرَّحِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ صُوفِي قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ  
قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا  
يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَمْ نَوَالٍ لِمَخْتُونٍ  
الرَّجُلُ حَتَّى يَذْرُوكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِيْنٌ

قتیبہ کہتے ہیں ہم سے میسر بن عبد اللہ نے بحوالہ ابوالزنادی  
حدیث روایت کی اس میں قدوم دال مشدد کے ساتھ ہے۔

(از محمد بن عبد الرحیم از عباد بن موسیٰ از اسماعیل بن جعفر از  
اسرائیل از ابواسحاق) سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان  
کی عمر کیا تھی؟ انہوں نے کہا آپ کے وصال کے وقت میرا ختنہ ہو چکا  
تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا  
اس کا ختنہ نہ کرتے۔

عبد اللہ بن ادیس بن یزید بحوالہ والدش ابواسحاق سبیعی از  
سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرا ختنہ  
ہو چکا تھا

**باب** جس شغل میں اللہ کی عبادت سے غفلت  
واقع ہو وہ لہو میں داخل ہے اور اس لئے وہ باطل  
ہے۔ جو شخص دوسرے سے کہے آمیں تجھ سے جو اکھیلوں  
اس کا کیا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ

**باب** ۳۳۶ محل لہو باطل  
اِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ  
وَمَنْ قَالَ لِمَا حَيْثُ تَعَالَى  
أَقَامُوا رَزْزُلَهُ تَعَالَى وَمَنْ  
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوًا خَالِثًا

۱۔ اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس باب کی مناسبت ہی کتاب الاستیذان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بعضوں نے پہلے لہو کی یہ توجہ  
کی ہے کہ جو اکھیلے کے لئے جو بلائے اس کو لگھریں اس کی اجازت نہ دینا چاہیے اور دوسرے کی یہ توجہ کی ہے کہ لات اور عتسے کی قسم کھانا بھی لہو الحیث میں داخل ہے جو حرام ہے یہ حدیث  
اور بکند رکھی ہے ۱۳ منہ ۱۷ گو وہ کام صحیح ہو یا ثواب کا کام ہو مثلاً کوئی شخص قرآن کی تلاوت یا تفسیر یا امر بقرآن یا نہی اور فحش کا وقت تکل جائے اب ان کو لہو کا کیا حال  
ہوگا ہے جو کانوں اور لی وی میں نشوون رہ کر نماز قضا کر دیتے ہیں

لِيُفَصِّلَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ -

۵۸۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي

حَلْفِهِ يَا لَللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيُقِلْ لَدَى اللَّهِ

إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامِرًا

فَلْيَتَصَدَّقْ -

بَاب ۳۶۲ مَا جَاءَ فِي

الْبَيْعَةِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ الشَّعَاةِ

إِذَا انْطَأَوَلْ دُعَاةُ الْبُحْمِ

فِي الْبُتَيْنِ -

۵۸۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ

عَيْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْتُ

کی راہ سے چلنے کے لئے کھیل کود کی باتیں مول لیتے ہیں۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص تم میں سے لات اور عزیٰ کی قسم کھائے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے

کہے لا الہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جویا کھیلیں

تو وہ (بطور کفارہ) کچھ صدقہ ادا کرے۔

باب عمارت بنانے کے متعلق روایات۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے

یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں

بنائیں گے (یہ حدیث کتاب الایمان میں موصو لا گذر

چکی ہے)

(از ابونعیم از اسحاق ابن سعید از سعید) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے

ہیں عہد رسالت میں اپنے ہاتھوں سے میں نے ایک مکان بنایا جس

سے بارش اور دھوپ میں مجھے آرام ملتا تھا اس کی تعمیر میں اللہ کی مخلوق

میں سے کسی نے میری مدد نہیں کی تھی۔

۱۔ اہی مسود نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اس سے گناہ ادا ہے ابن عباسؓ اور مکرمہ اور سعید بن جبہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ (علم

حسن بھری نے کہا یہ آیت غنا اور مغزیر کے باب میں اتاری ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا ہے کہ بہت لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنانا مکروہ ہے اور

اس باب میں ایک مرتب روایت بھی وارد ہے جس کو ابی الدنیا نے نکالا کہ جب آدمی سات باغ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں او فاسق تو کہاں جاتا ہے

مگر اس کی سند ضعیف ہے دوسری موقوف ہے شہاب کی صحیح حدیث جس کو ترمذی وغیرہ نے نکالیوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک خسر کا ثواب ملتا ہے مگر عمارت کے خسر کا ثواب نہیں

مستطیل نے مجمع لمسطین نکالا کہ جب اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیہر عمارت میں خسر چکراتا ہے مگر تم کہتا ہے مراد وہی عمارت ہے جو فخر اور تکبر کے

لئے بے ضرورت بنائی جائے جیسے اکثر دنیا دار امیروں کی عمارت ہے لیکن وہ عمارت جو دین کے کاموں کے لئے یا عام مسلمانوں کے فائدے کے لئے بنائی جائے

جیسے مساجد، مدارس، سرانیں، یتیم خانے ان میں تو بے حد ثواب ملے گا ۱۲ منہ



يَبْدِي بَيِّنًا يَكْتُمِي مِنَ الْبَطْرِ وَيُظَلِّي  
مِنَ الشَّمْسِ مَا آتَانِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ  
خَلْقِ اللَّهِ -

۵۸۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو قَالَ  
ابْنُ عَمْرٍو قَالَ اللَّهُ مَا وَضَعْتُ لِبَنَةٍ عَلَى لَبَنَةٍ  
وَلَا عَرَسْتُ لَخَلَةٍ مِّنْ دُونِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ  
لِبَعْضِ أَهْلِهِ فَقَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ  
بَيَّنَّا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَمَّا كَلَّمَ قَالَ قَبْلَ  
آنَ يَبْنِي -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار) عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے تھے خدا کی قسم جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال  
ہوا میں نے کوئی اینٹ دوسری اینٹ پر نہیں رکھی اوروں کوئی  
گھر کا درخت لگایا۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کے گھر والوں میں کسی سے بیان کی وہ کہنے لگا خدا کی  
قسم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تو گھر بنوایا تھا۔ سفیان کہتے  
ہیں میں نے اسے یہ جواب دیا شاید یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما

نے اس وقت کہی ہوگی جب تک انہوں نے یہ گھر نہ بنوایا ہوگا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

## کتاب دعاؤں عجیبان میں

## کتاب الدعوات

باب ارشاد باری تعالیٰ ہے ہم سے دعا مانگو  
ہم قبول کریں گے جو لوگ ہماری عبادت سے سرتابی  
کریں وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں  
گے نیز اس حدیث کا بیان کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا  
ضرور قبول ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى  
أَدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِن  
الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَن  
عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ  
دَاخِرِينَ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ  
مُّسْتَجَابَةٌ -

۱۲۷۱- کوئی عمارت نہیں بنائی کہ اس آیت کو لا کر نام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک طرح کی حدیث وارد ہے جس کو امام  
احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا بھی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم میں یوں ہے دعا عبادت ہے  
منعز ہے پس اب جو کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی سے دعا کرے اس سے اپنا مقصد مانگے یا مشکل کا رفع کرنا چاہے تو وہ صاحب مشرک ہوگا کیونکہ اس نے اللہ کی  
اللہ کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے لا تعبدوا الا اياه ۱۲۷۱- منہ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَارْتِدُّ أَنْ  
أَخْتِمْ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَكِّي فِي الْأَخِيَّةِ  
وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ وَقَالَ مُعَمَّرٌ سَمِعْتُ أَبِي  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ  
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِيبَ  
فَجَعَلَتْ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَكِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

### باب ۳۴۲ افضل الاستغفار

وَقَوْلُهُ تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ  
إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ  
السَّيَّآتِ عَلَيْكُمْ مَدَدًا  
وَيُسَدِّدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ  
وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ  
لَكُمْ أَنْهَارًا وَقَوْلُهُ وَالَّذِينَ  
إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا  
أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا  
لِذُنُوبِهِمْ أَلَيْتَ يُغْفِرُ  
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُبْرِئُوا  
عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک مخصوص  
دعا ہوتی ہے (جو ضرور مستجاب ہوتی ہے) میں چاہتا ہوں اپنی دعا کو  
ملتوی رکھوں اور اپنی امت کی شفاعت کے لئے کروں۔

خليفة نے بحوالہ معمر از والدش از انس رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایک سوال کیا  
ہے یا ہر نبی نے ایک ایک دعا کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا،  
اور میں نے اپنی یہ دُعا مخصوص (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) قیامت  
کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے ملتوی رکھی ہے۔

### باب افضل استغفار

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نوح میں) فرمایا اپنے  
ممالک سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے تم ایسا  
کرو گے تو آسمان کے دھانے تم پر کھول دے گا۔ اور  
ممالک اور بیٹے تمہیں عطا کرے گا، نیز باغات اور نہریں  
عنایت کرے گا۔ اور (سورہ آل عمران میں) فرمایا بہشت  
ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن سے اگر کوئی فاحشہ  
کام یا کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ کو یاد کر کے اپنے  
گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں (گناہ پر شرمندہ ہوتے  
ہیں اور خدا کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے؟  
(کوئی نہیں) نیز یہ لوگ گناہوں پر اصرار نہیں کرتے  
(ان کے لئے بہشت ہے)

(از ابو معمر از عبدالوارث از حسین از عبداللہ بن بریدہ از بشیر

ابن کعب عدوی) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے۔ ترجمہ اے اللہ

بَشِيرَتِي كَعَبِّ الْعَدُوِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ  
أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ أَلَا هُمْ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى  
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ  
وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ  
الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَ هَٰذَا مِنْ  
النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ  
أَنْ يُمَسَّى فَمُتُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ  
قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ  
قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَمُتُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

**باب ۳۶** اِسْتِغْفَارُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ

وَاللَّيْلَةِ -

**۵۸۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا**

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَةَ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَ

اللَّهُ لِي فِي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي

الْيَوْمِ مَا كَثُرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً -

**باب ۳۷ التَّوْبَةُ**

تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھ پر کیا  
میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد و وعدہ پر جہاں تک  
میری طاقت ہے قائم ہوں، میں نے جو بُرے کام کئے ہیں ان  
سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں  
کا اقرار کرتا ہوں، میری خطائیں بخش دے، تیرے سوا کوئی  
گناہ بخشنے والا نہیں۔

آپ نے فرمایا جو شخص یہ دعائیں کے ساتھ دن کو پڑھے  
اور اس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بہشت والوں  
میں ہوگا اور جو شخص یہ دعائیں کو یقین کے ساتھ پڑھے اور اسی  
رات صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔

**باب ۳۸** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اور

دن استغفار کرنا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خدا کی قسم میں تو ہر روز ستر بار سے  
بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا  
ہوں یہ

**باب ۳۹** توبہ کا بیان۔

لے بہ استغفار اور توبہ آپ کا اظہار عہدیت کے لئے تھا یا امت کی تعلیم کے لئے یا ہر طریق تواضع یا اس لئے کہ آپ کی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبہ اعلیٰ پر  
پہنچ کر مرتبہ ادنیٰ سے استغفار کرتے ستر بار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہونا، عرب کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار بار کی جاتی ہے تو اسی کو ستر کہتے ہیں امام مسلم  
از زہری میں ستر بار مذکور ہے ۱۲ مرتبہ



حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ  
شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ  
سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ  
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
۵۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
حَبَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي  
هَدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ  
أَفْرَحُ بِتَرْكِ عِبْدَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ  
عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَصْلَحَ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ  
بَابُ ۳۳۶ التَّحِيمِ عَلَى  
النَّبِيِّ الْأَيُّمِينَ

۵۸۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

سے روایت کیا (۲) ابواسامہ کہتے ہیں (۱) اسے امام مسلم نے وصل کیا)  
اعمش نے بحوالہ عمارہ از حارث نقل کیا۔ (۳) شعبہ اور ابوالسلمہ نے بحوالہ  
اعمش از ابراہیم تمیمی از حارث بن سوید نقل کیا (۴) ابو معاویہ نے بحوالہ  
اعمش از عمارہ از اسود بن یزید از عبد اللہ بن مسعود نقل کیا۔  
(۵) نیز ہم سے اعمش نے بحوالہ ابراہیم تمیمی از حارث بن سوید از  
عبد اللہ بن مسعود بیان کیا۔

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔  
دوسری سند (از ہدبہ از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے  
بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے  
جس کا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل میں گم ہو جائے پھر اچانک  
اس کو مل جائے۔

## باب دائیں کروٹ پر لیٹنا

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از ہری از  
عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت

لے انہوں نے ابن مسعود سے یہ حدیث ۱۲۱۱ منہ ۱۲۱۱ تو شعبہ اور ابوالسلمہ نے ابوشہاب کا خلافت کیا یعنی اعمش کا شیخ بحالہ بن عمر کے ابراہیم تمیمی کو بیان کیا ۱۲۱۱ منہ  
۱۲۱۱ ابواسامہ نے عمارہ اور عبد اللہ بن مسعود میں ایک اور شخص یعنی اسود بن یزید کا واسطہ شریک کیا حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ شعبہ اور ابوالسلمہ کی روایتوں کو کس نے  
وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کی نسبت یہ بات کہ اس طریق پر مجھ کو کسی کتاب میں موصول نہیں ملی ۱۲۱۱ منہ ۱۲۱۱ اور انہی پر گھانا پالی سب ضروریات ہوں ۱۲۱۱ منہ  
۱۲۱۱ اس باب اور حدیث کی مناسبت ہوا اس باب میں مذکور ہے کتاب الدعوات سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا فجر کی سنتیں چارہ کردہ ۱۲۱۱ کوٹ پر لیٹ جانا بھی مثل ایک  
ذکر یا دعا کے ہے جس میں توبہ ملتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے حافظ نے کہا اس باب کو ذکر کرام بخاری نے ان دعاؤں کی تہنید کی جو  
سوئے وقت پر پڑھ جاتی ہیں اور جن کو کبھی چل کر بیان کیا ۱۲۱۱ منہ



۵۸۶۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَاجٍ  
عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ يَمَانَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ  
بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ  
أُحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا  
وَاللَّهِ الشُّوْرُ.

۵۸۶۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا  
حَدَّثَنَا أَوْ مَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا  
فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ  
أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي  
إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْبَسْتُ  
ظَهْرِي إِلَيْكَ دَعْبَةً وَدَهْبَةً إِلَيْكَ لَأَمْلَأَ  
وَلَا مَخْأَمِنَاكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَتَابِكَ  
الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَيَّنَّاكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ  
فَإِنْ مِتُّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

بَابُ ۳۳ وَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى  
تَحْتَ الْفَخِّ الْيُمْنَى.

(از قبیلہ از سفیان از عبد الملک از زید بن جراح  
حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جب اپنے بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے یا اسمک  
اموت واحیاء یعنی اے اللہ میں تیرا مبارک نام لے کر سوتا اور  
جاگتا ہوں) بیدار ہو کر یہ کلمات فرماتے اللہ کا شکر ہے جس نے  
ہمیں مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور آخر اسی کی طرف جانا ہے  
(قیامت کے دن)

(از سعید بن ربیع و محمد بن عزرہ از شعبہ از ابواسحاق)  
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک شخص کو حکم دیا۔

دوسری سند از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از ابواسحاق  
ہمدانی) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے  
ایک شخص کو وصیت کی فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنی خواب گاہ  
پر آئے تو یہ کلمات پڑھ کر اللہم انی اسلمت۔ ترجمہ اوپر آچکا ہے  
فرمایا اس دعا کے بعد اگر اسی رات کو سوتے میں مر جائے تو  
اسلام کی فطرت پر مرے گا۔

بَابُ سَوْتِ وَقْتِ دَايَاں ہاتھ دائیں رخسار  
کے نیچے دایاں ہاتھ رکھنا

۱۷ باب کی حدیث میں داینے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے  
نکالا اس میں داینے کی صراحت ہے ۱۲۷

۵۸۶۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ دُرَيْمٍ  
عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ  
النَّوْمِ وَمَعَ يَدِهِ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا  
اسْتَيْقَظَ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا  
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

بَاب ۳ التَّوَمُّعُ عَلَى الطَّرِيقِ  
الْأَيْمَنِ -

۵۸۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ  
ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ  
ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْحَى إِلَى فِرَاشِهِ تَوَمَّعَ عَلَى  
شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْكِنْتُ  
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهِي وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوْقِي  
أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْحَبَاتُ ظَهَرَتْ إِلَيْكَ رَغْبَةً  
وَدَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْبَأَ وَلَا صُجْبًا مِنْكَ إِلَّا  
إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِوَيْلِكَ  
الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هِيَ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ  
لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرِ - اسْتَزْهَبُوا هُمْ مِنْ

(از موسی بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از بری) حدیث  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو  
آرام فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر  
یوں کہتے اللہم باسمک اموت واحیا اور جب بیدار ہوتے تو  
کہتے الحمد للہ الذی احیانانا بعد ما ماتنا والیہ النشور ترجمہ اوپر  
آچکے ہیں۔

باب دائیں کروٹ پر سونا۔

(از مسدد از عبد الواحد بن زیاد از علاء بن مسیب از البراء)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے پھر  
یہ دعا کرتے اللہم اسلمت نفسی الخ آپ نے فرمایا جو شخص اس دعا  
کو پڑھ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو اس کا خاتمہ فطرت یعنی اسلام  
پر ہو گا قرآن میں جو استرہوہم کا لفظ آیا ہے وہ بھی رہبت  
سے نکلا ہے (رہبت کا معنی ڈر) ملکوت کا معنی ملک یعنی سلطنت  
جیسے کہتے ہیں، رہبت رحمت سے بہتر ہے یعنی ڈرانا  
رسم کرنے سے بہتر ہے۔

۱- کہتے ہیں النوم انوالموت اور قرآن مبارک میں تو نے کا لفظ سونے کے لیے آیا ہے فرمایا وہو الذی یتوفاکم باللیل وعلیم ما جرحتم بالنهار ۱۱ منہ ۱۲ مطلب  
یہ ہے کہ سونا واپس کوٹ سے شروع کرتے اگر بائیں کوٹ اس کے بعد لے تو کچھ قیامت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ چونکہ حدیث میں دھبہ کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے  
اس کی مناسبت سے استرہوہم کی بھی تفسیر کر دی یعنی ان کو ڈر دیا دیہ لفظ سورہ اعراف میں ہے ۱۲ منہ



الرَّهْبَةِ مَكَوْنٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهْبٍ مَثَلُ  
مَنْ رَهَبَ يَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْهَبَ

باب ۲۳۲ الدُّعَاءُ إِذَا انْتَبَهَ

بِاللَّيْلِ -

۵۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ  
عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَعَا اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي حَاجَّتُهُ فَغَسَلَتْ وَجْهَهُ  
وَيَدَيْهِ ثُمَّ سَامَ ثُمَّ قَامَا فِي الْقُرْبَةِ  
فَأُطْلِقَ شَتَا فَمَا لَمْ تَوْضَأْ وَضُوءًا بَيْنَ  
وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكُنْ وَحْدًا أَبَاسُ فَصَلَّيْتُ فَقُمْتُ  
فَمَطَيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْفِيهِ  
فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ لِيَصَلِّيَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ  
فَأَخَذَ مَا دُونِي فَأَدْرَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَنَامَتُ  
صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَصْطَحَجَ  
فَنَامَ حَقًّا لَقَمٌ وَكَانَ إِذَا نَامَ فَافْتَحَ فَأَذَنَهُ  
بِأَلِّ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ  
يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي  
نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا  
وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفِي  
قَوَائِمِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَآمَامِي نُورًا  
وَوَلَوِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ  
وَسَبَّحُ فِي الْقَابُوتِ فَقُلْتُ رَجُلًا مِّنْ ذَلِكَ

باب ۲۳۲ رات کو بیدار ہوتے وقت کی دعا

(از علی بن عبد اللہ از ابن مہدی از سفیان از سلمہ از کریب)  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (ام المؤمنین)  
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر رہ گیا (جو میری خالہ تھیں) چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے اور حوائج ضروریہ  
سے فراغت کے بعد ہاتھ منہ دھو کر سونے کے لئے لیٹ گئے  
پھر دوبارہ بیدار ہوئے تو مشک کا دھانہ کھول کر اوسط طریقے پر  
وضو فرمایا جس میں پانی اوسط درجے پر ہی صرف کیا اور نماز ادا  
کی میں بھی اٹھا اور انگڑائی لینے لگا، میں نے اسے برا سمجھا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کریں کہ میں آپ کو دیکھ رہا تھا  
میں وضو کر کے آپ کے بائیں طرف نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تو  
آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر لیا اور مکمل تیرہ رکعات نماز  
پڑھ کر کھپ سو گئے حتیٰ کہ خراثوں کی آواز آنے لگی آپ سوتے میں  
خسراٹے لیا ہی کرتے تھے چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آذان  
کی اطلاع دی، آپ نے بغیر نئے وضو کے نماز فجر ادا فرمائی، آپ  
رات کو جودا کرتے تھے اس میں یوں فرماتے یا اللہ میرے  
دل میں نور عطا فرما، میری آنکھ میں نور عطا فرما، کان میں نور  
عطا فرما، میرے دائیں بائیں اوپر نیچے نور عطا فرما میرے آگے  
پیچھے نور عطا فرما خود میرے لئے نور عطا فرما۔

کریب راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے  
سات اعضاء کے لئے بھی نور طلب فرمایا چنانچہ میں حضرت عباس

سے بیان کیا تو انہوں نے یہ دعا بھی ملگ کر پڑھ کر سونے پر کہا اب نیکو ہوں ۱۲

الْعَبَّاسُ لَمْ يَكُنْ يَهْتَدِ فَكَرَّ عَصِيْبِي وَخَوَّيْ  
وَدَّحِي وَشَعْرِي وَكُشْرِي وَذَكَرْ خَصَائِنِي  
۵۸۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ  
ابْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ  
مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ  
أَنْتَ قُدُّوسُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ  
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَدِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ  
الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ  
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ  
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ  
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَرَأَيْتُكَ أَكْبَرُ  
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَرَأَيْتُكَ حَاقِكُمْ فَأَعُوذُ  
مَا قَدَّمَ مَتَّ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْوَدْتُ  
وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْبَقْدَرُ وَأَنْتَ الْوَعْدُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ-

### بَابُ ۳۳ التَّكْبِيرُ وَالْتَّسْبِيحُ

عِنْدَ الْمَنَامِ

۵۸۷۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي

کی اولاد میں سے کسی سے ملا تو اس نے چیزوں کو بیان کیا کہ میرے بچے میرے  
گوشت، میرے خون، میرے بال، میرے پٹے میں نور عطا فرما، دو چیزوں کا ذکر کیا۔  
(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از سلیمان بن ابی مسلم از طاووس)  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو (نماز شروع کرنے سے  
پہلے) یہ دعا کرتے اللھم لک الحمد یعنی اے اللہ ساری تعریف  
تجھی کو زیبا ہے تو آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز  
کو نور عطا کرنے والا ہے۔ تجھی کو حمد زیب ہے تو ہی آسمان  
اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز کو  
کو قائم رکھنے والا ہے تجھی کو حمد و ستائش زیب دیتی ہے تو سچا تیرا  
وعدہ سچا، تیرا فرمان سچا، تجھ سے ملاقات سچ بہشت سچ، دوزخ  
سچ قیامت سچ، پیغمبر سب سچے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے یا اللہ  
میں نے تیرے حکم پر گردن رکھ دی، تجھ پر بھروسہ کیا، تجھی پر  
ایمان لایا، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے  
دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں، تیرے ہی سامنے اپنا قضیہ پیش  
کرتا ہوں، میرے اگلے پھلے چھپے اور ظاہر تمام گناہ بخش دے  
تو جسے چاہے آگے رے جسے چاہے پیچھے کر دے۔ تیرے سوا  
کوئی حقیقی معبود نہیں۔

### باب سوتے وقت کی تکبیر و تسبیح

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابن ابی یعلیٰ)  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ شکوہ

۱۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی کی دعا مانگی ۲۔ دوسری روایت میں وہ دو چیزیں یہ ہیں میری بڑی میرے منہ (گودے) میں جنھوں میں بول  
ہے میری جڑی میری بڑی میں ۱۲ منہ ۳۔ اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان نہ زمین کچھ نہ ہوتا یا تو روشنی نہ دیتا تو سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ۱۲ منہ ۴۔ یا تو ہر دنیا میں مجھ  
کو اور پیغمبر میں کچھ ہے سچا۔ آخرت میں سب آگے اٹھتا گا۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَفْجَعَةً نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالدُّعَوَاتِ وَمَسَّ بِهَا جَمْدًا

### باب ۳۳۵

۵۸۷۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْطِيُّ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ

إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْقُضْ فِرَاشَهُ يَدَ أَخِيهِ

إِذَا رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ

يَقُولُ يَا سَمِيعُ رَبِّ وَصَبْتُ جَنِيَّ وَبِكَ

أَرْضَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ

أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظُهَا بِمَا تَحْفَظُ بِلِلِّ الصَّالِحِينَ

تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ ذَكْرِيَّاءَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِهِ كَمَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

### باب

(از احمد بن یونس از زہیر از عبد اللہ بن عمر از سعید بن

ابی سعید قبری از والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی (سونے کے

لئے بستر کے پاس جائے تو لیٹنے سے پہلے اسے اپنے ہتھ کے

اندرونی حصے سے جھاڑ لیا کرے کیا معلوم کہ اس میں کوئی کٹیر

(سانپ بچھو) اس کی عدم موجودگی میں گھس گیا ہو پھر یہ دعا پڑھے

باسمک یا ربی یعنی اے رب تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر

رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (آئندہ) اسے اٹھاؤں گا اگر تو

میری جان (اس جہان میں) روکے رکھے (میں مرجاؤں) تو اس

پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑ دے تو اسے (گناہوں سے) اس طرح بچائے

رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو بچائے رکھتا ہے

زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو البغمرہ اور اسماعیل بن زکریا

نے بھی عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن

منفصل نے اس حدیث کو عبد اللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام مالک اور محمد بن عجلان نے

بھی کجوالہ سعید از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا (ابو سعید کا ذکر نہیں ہے) ہے

### باب آدمی رات کے بعد صبح صادق نکلنے

تک دعا کرنے کی فضیلت

### باب ۳۳۶

الدُّعَاءُ لِيَصْفَ

الْكَلِيلِ

۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

۵۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيِّ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۵۸۷۷۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْيَةِ الْخَبَائِثِ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۵۸۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَجَنَّا

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک از ابن شہاب از ابو عبد اللہ الاقر و ابوسلمہ بن عبد الرحمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا اللہ تعالیٰ ہر رات کو آخری تہائی حصے میں پہلے آسمان پر اترتا ہے (جو ہم سے قریب ہے) اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے؟ میں اس کی دعا قبول کروں کون سا شخص مجھ سے سوال کرتا ہے؟ میں اسے عطا کروں کون ہے جو مغفرت طلب کرتا ہے؟ میں اسے بخش دوں۔

بَابُ

بیت الخلاء میں داخل ہونے وقت کی دعا (از محمد بن عمرو از شعبہ از عبد العزیز بن مہمب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے لگتے تو یوں فرماتے اللہم انی اعوذ بک من الخبث اور خبیث چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ

بَابُ

صبح کو بیدار ہوتے وقت کی دعا (از مسدد از یزید بن زریع از حسین از عبد اللہ بن بُرید از البشر بن کعب) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے۔ اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک وودک ما استطعت ابوء لک نعمتک علیّ والیاء لک بذنبی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت۔ (ترجمہ اوپر

۱۔ ترجمہ باب ۱۱، نصف لیل کا ذکر تھا اور حدیث میں آخر ثلث مذکور ہے اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو دارقطنی نے کمال اس میں غلط لیل مذکور ہے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے قرآن کی آیت کو جس میں نصف کا لفظ ہے یعنی قم اللیل الا نصف اور کسی کی متابعت سے باب میں نصف کا لفظ ذکر کیا ہے ۱۲۔ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ پانچاں کے اندر گھسنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے کہ پانچاں میں دو گراہی جائز نہیں ہے۔

عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا  
اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ  
لَكَ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا  
قَالَ حِينَ يُسْقَى فَهَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبَحُ فَمَا  
مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ -

۵۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ  
ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَنَامَ  
قَالَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا  
اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

۵۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَنَةَ  
عَنْ مَسْزُورٍ عَنْ رَجُلٍ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيقَةَ  
ابْنِ الْحَجَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَقْعَةً  
مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَكَ أَمُوتْ  
أَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

باب ۳۴۹ الدعاء في الصلوة -  
۵۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ  
أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ

کدر چکا ہے) آپ نے مزید فرمایا اگر کوئی شخص شام کو یہ دعا پڑھ لے  
پھر (اسی رات کو) مر جائے تو اہل جنت ہوگا اگر کوئی صبح اس دعا کو  
پڑھ لے پھر اسی دن مر جائے تو وہ بھی بہشت میں جائے گا۔

(از ابونعیم از سفیان از عبد الملک بن عمر از ربعی بن حشر اش)  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سونے لگتے تو فرماتے یا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا اور جب سونے  
لگتے تو فرماتے یا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا اور  
سو کر جب بیدار ہوتے تو فرماتے أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (ترجمہ  
او پر گزر چکا ہے)

(از عبدان از ابو حمزہ از منصور از ربعی بن حشر اش از خسر شہ  
بن حشر) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم رات کو اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے  
اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَكَ أَمُوتْ وَأَحْيَا اور جب سو  
کر اٹھتے تو فرماتے أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا  
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

باب نماز میں کون سی دعا پڑھنا چاہیے۔  
(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابو الخیر از عبد اللہ  
بن عمرو) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی

الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُكَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي  
صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي  
ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ  
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي  
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ عَمْرُو  
ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَيْزِيدٍ عَنْ أَبِي الْخَيْثَرِ أَنَّهُ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۸۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا أَنْزَلَكَ فِي الدُّعَاءِ -

۵۸۸۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَلِيلٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ أَسَلَامٌ عَلَى اللَّهِ  
أَسَلَامٌ عَلَى فَلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ  
فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ  
اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ  
كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَلَاحٌ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

دعا بتلایے جسے میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ پڑھا  
کر اللہم انی ظلمت الخ یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم  
کیا ہے، اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں تو اپنی  
(خاص) منہرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک  
تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو بحوالہ یزید از ابو الخیر  
از عبد اللہ بن عمرو از ابو بکر صدیق از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
آخر تک روایت کیا یہ

(از علی از مالک بن سعیر از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ  
آیت وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا دُعَاكَ بَارِئِ مِی  
نازل ہوئی ہے۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم پہلے نماز میں (تشہد  
کے بعد یوں کہا کرتے تھے اَسَلَامٌ عَلَى اللَّهِ اَسَلَامٌ عَلَى فَلَانٍ  
(اللہ پر سلام فلاں پر سلام) ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ کا نام تو خود سلام ہے تو اس طرح مت کہا کرو اللہ پر  
سلام) جو شخص نماز میں بیٹھ تو کہے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اِلَى الصَّالِحِينَ  
تک یہ کہنے سے اللہ کے تمام نیک بندے جو زمین یا آسمان  
میں ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا اس کے بعد یہ کہے اَشْهَدُ  
اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
اس کے بعد اللہ کی جو (شایان شان) تعریف بندہ چاہے کرتے

۱۔ عمرو بن حارث کی روایت کو نوراحمد بن ابی نعیم نے کتاب التوسیع میں وصل کیا ۱۳ منہ ۱۴ یعنی دعا کی آواز سے کیا کرو نہ بہت بجا کہ نہ بہت آہستہ ابن عباس اور مجاہد اور سعید بن جبیر  
اور کمال اور زہد سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن دوسرے لوگوں نے کہا نماز کی قرأت مُرَاد ہے ۱۵ منہ ۱۶ اِلَا دَاوُدَ وَادْنَرْدَی کی روایت میں آنا زیادہ ہے پھر آنحضرت (فرماتے ہیں) (خندہ)





عَبْلَانَ عَنْ سَمِعٍ وَرَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ  
عَنْ عَبْدِ الْحَزِيزِ بْنِ رُمْحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سَهْمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسے امام مسلم نے نکالا)

ورقوا کیساتھ اس حدیث کو عبید اللہ شمری نے بھی یہی سے روایت کیا (اسے امام مسلم نے نکالا) ابن عجلان نے اسٹیوی اور جابر بن حبوہ دونوں سے روایت کیا (اسے ابن ابی شیبہ نے نکالا) جریر بن عبد الحمید نے بھی اسے کوالہ بن عبد العزیز بن رفیع از البوصاح از ابو الدرداء روایت کیا (اسے ابویلی نے ابنی مسدین نکالا) سہیل بن ابی صالح نے بھی اسے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسے امام مسلم نے نکالا)

۵۸۵- حَلَّ ثَنَا فَتْيَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَلَّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ  
رَافِعٍ عَنْ وَارِدٍ مَوْلَى الْمُعَاوِيَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ  
كَتَبَ الْمُعَاوِيَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ  
فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا  
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ  
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ يُعْنَى  
مَنْصُورٌ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ -

از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از مسیب بن رافع (وارد غلام) مزیدہ بن شعبہ کہتے ہیں مزیدہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز (روض) کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - کوئی محبوبو نہیں سوا اللہ کے وہ ایسا ہے کوئی اس کا شریک نہیں حکومت اور ملک اسی کا اور ہر تعریف اسی کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی روک نہیں سکتا (اسی سند سے)

شعبہ نے منصور سے روایت کیا کہ میں نے مسیب سے سنا

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وصل علیہم (ان کے لئے دعا کر) اور یہ بیان کہ خود کو چھوڑ کر دوسرے (مسلمان) بھائی کیلئے دعا کر سکتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید ابوعامر کے لئے دعا کی فرمایا یا اللہ اسے بخش دے فرمایا یا اللہ عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے گناہ بخش دے

باب ۳۸۱ قولہ اللہ تعالیٰ وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ حَضَّ أَخَاهُ بِاللَّعْنَةِ عَادُودٌ نَفْسِهِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبِ ذُنْبِهِ -

اسے معاویہ نے لکھا تھا کہ میں نے اسے سنا ہے کہ وہ اپنے بھائی کیلئے دعا کر سکتا ہے۔ اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے لالنے سے یہ غرض ہے کہ منصور کا اسماعیل سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ۱۲ ابو موسیٰ کہتے ہیں اس پر ابو موسیٰ نے کہا میرے لئے بھی دعا فرمائیے ۱۲ منہ ۱۲ یہ ایک حدیث کا کڑا ہے چنانچہ وہ اس میں موصوفہ گذرے ہیں تاہم بخاری نے یہ باب لاکر اس شخص کا رد کیا جس نے اس کو مذکورہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دعا کرے اپنے تئیں چھوڑ دے عبد اللہ بن عمر رحمہم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۲

۵۸۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ

خَوَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيْ عَامِرٌ

لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هَذَيْنَا يَكُ فَتَزِلُّ يَحْدُ

بِهِمْ يَدُكَ قَالَ اللَّهُ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَ

ذَكَرْ شِعْرًا عَلَيْهِ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَخْضَعْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ هَذَا السَّائِلُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ

قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا

مَاتَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبُ

عَامِرٍ بِقَامَةِ سَيْفٍ نَفْسِهِ فَمَاتَ

فَلَمَّا أَمْسُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى آتِي شَيْءٌ تَوْقِدُونَ

قَالُوا عَلَى حُمْرٍ أَلَسِيَّةٍ فَقَالَ أَهْوَيْقُوا

مَا فِيهَا وَكَبِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَلَا نُهْرُجُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ

أَوْ ذَاكَ -

۵۸۸۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُوَ ابْنِ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُهُ

(از مسند الزیلعی از یزید بن ابی عبید غلام سلمہ) سلمہ بن اکوع رضی اللہ

عنه کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو چلے راستے

میں ایک صاحب عامر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عامر آپ اپنا کلام اس

وقت سناتے تو کیا اچھا ہوتا! یہ سن کر عامر رضی اللہ عنہ اونٹ

سے اترے اور وحشی پڑھنا شروع کی، انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا

ترجمہ = بخدا اگر خدا کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکتے

یہی وہاں کہتے ہیں یزید بن ابی عبید نے اور بھی اشعار پڑھے مگر

وہ مجھے یاد نہیں رہے

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کے اشعار سن کر

فرمایا یہ کون ہانک رہا ہے؟ عرض کیا گیا عامر بن اکوع - آپ نے

فرمایا خدا اس پر رحمت نازل فرمائے ایک شخص نے عرض آقا آپ

نے اور کچھ ایام تک ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا؟ بالآخر

جب لشکر کی صفیں بندھ گئیں اور لڑائی شروع ہوئی تو عامر خود اپنی

تلوار کی نوک سے زخمی ہوئے اور شہید ہو گئے۔ شام کو لوگوں نے

بہت سے چولہے سُلگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ

آگ کیسی روشن ہے؟ تم کیا پکار رہے ہو؟ عرض کیا بستی کے

گرہوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہنڈیوں میں جتنا یہ

گوشت وغیرہ ہے وہ سب بہادو اور ہنڈیاں بھی توڑ کر

پھینک دو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت وغیرہ

بہا کر ہنڈیاں دھو ڈالیں تو اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا اچھا

یونہی کر لو یہ

(از مسلم از شعبہ الزمرہ) ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص اپنے مال

لے یہ شعرین اور کتاب المغازی میں لڑکھی ہیں ۱۳ منہ ۱۵ منہ وہ جانتے تھے کہ آپ جس کے لئے رحمہ اللہ کہتے ہیں وہ شہید ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ ایک یہودی کو

مارتے تھے لیکن وہ اللہ کر خود ان کے گھر ۱۲ منہ ۱۵ منہ اس حدیث سے ۱۱ منہ ۱۲ منہ باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے صرف عامر کے لئے دعا کی انہیں نہیں کیا ۱۲ منہ

ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفُلَانِ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى -

۵۸۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَوْرِيًّا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نَصَبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَ لَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ لَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَدَّقَ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ تَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا ظَهْرِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْسَسٍ مِنْ قَوْمِي وَرَبَيْتُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَأَنْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهُمَا فَأَحْرَقْتُهُمَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكُمَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ قَدْ عَمِلَ أَحْسَرُ خَيْلَهُمَا -

کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کے لئے دعا کرتے فرماتے یا اللہ اس کی آل پر رحم کر چنانچہ جب میرے والد ابو اوفی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ نے حسب معمول فرمایا یا اللہ ابو اوفی کی آل پر رحم کر۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اسماعیل از قیس) حضرت جریر بن عبد اللہ کلبی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذوالخلصہ سے مجھے چھکارا نہ دلاؤ گے؟ ذوالخلصہ (میں) ایک بُت خانہ تھا اسے لوگ مین کا کعبہ کہا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران سیدھی نہیں چنچنی چنانچہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یوں دعا کی یا اللہ اسے گھوڑے پر جمادے اور اسے ہادی و مہدی بنادے۔

جریر کہتے ہیں پھر میں اپنی قوم احسس کے پچاس سوار لے کر (ذوالخلصہ کی طرف) روانہ ہوا۔

بعض اوقات سفیان بن عیینہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں اپنی قوم کے چند آدمی لے کر نکلا اور ذوالخلصہ چنچیا اسے جلادیا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو فارشی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑ آیا چنانچہ آپ نے احسس قبیلے اور اس کے سواروں کے حق میں دعا کی۔

۱۱۱۱- قسطلانی نے کہا ابہم نزل علی فدا ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو کہنا بہتر نہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسا فرمانا درست تھا یہ آپ کے خصائص میں سے تھا مگر پیروں کے منہ میں دوسرے پر بھی درود بھیج سکتے ہیں ۱۱۱۲- جملہ جگہوں کو مانا لیکن مشکل یہ ہے کہ ۱۱۱۳- جملہ جگہوں کے کالے کالے درخت اس پر نذر تھے ۱۱۱۴- باب کا مطلب یہیں سے نکلا ۱۱۱۵

۵۸۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ خَادِمَكَ  
قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ  
لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ -

۵۸۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْثَمَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ  
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي  
كَذًا وَكَذًا آيَةً أَسْقَطَهَا مِنْ سُورَةٍ  
كَذًا وَكَذًا -

۵۸۹۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ  
عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ  
رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَّا أُرِيدُ بِهَا  
وَحُجَّهُ اللَّهُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ

(از سعید بن ربیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی  
یا رسول اللہ یہ اللہ آپ کا خادم ہے آپ نے یوں دعا دی یا اللہ  
اس کو بہت مال و دولت اور اولاد عطا فرما اور جو تو اسے عطا کیے  
اس میں برکت دے۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص  
کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص  
نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں بھول گیا تھا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار مال  
غنیمت تقسیم کیا تو ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم سے رضائے الہی مقصود  
نہ تھی میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ فلاں شخص  
نے یوں کہا ہے (آپ سُن کر بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ غصے  
کا نشان میں نے آپ کے چہرہ انور پر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ  
موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی

لہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ انس جیسے مالدار اور صاحب جائیداد ہو گئے ایک سو بیس بیٹے بیٹیاں ان کے پیدا ہوئیں اور تینا نوے یا ایک سو بیس  
یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس کی عمر پائی آپ کی دعا کا کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دعائیں اللہ نے بجز بڑے اثر و ثمرے میں حضرت نظام الدین (دلیاں)  
قدس سرہ نے بیٹے سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مشہد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس بڑا ایک کھنڈا زار  
اور ایک بوسیدہ عمامہ کے گرتے تھے حضرت بابا نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے پکا یا حالانکہ اس میں سوا اثر کاری کے جڑوں اور نمک  
کے کچھ نہ تھا جلا ایک پیسہ میں کیا کھانا ہوتا بھر دیا یا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو وقت چائے پڑا آدمی کھانا کھائیں گے ایسا بھی ہوا ان کو فتوحات جے شہر شہر دلی  
میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو وقت چائے پڑا اور مسکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے ۱۲ منہ ۱۷ حافظ نے کہ مجھ کو معلوم نہیں ہوا وہ کون کونسی آئینہ تھیں ۱۲ منہ

مگر انہوں نے صبر کیا۔

## باب مسیح مٹنی دعائیں مکروہ ہیں

فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى  
لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَقْصَرَ  
بَاب ۳۸۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ  
السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ -

۵۸۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ  
ابْنُ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُهْمَلٍ  
أَبُو حَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمَوْرِغِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْحَرْثِ عَنْ  
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ  
النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ  
فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَلَا تُحِلُّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا  
الْفَيْتَنَةَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ  
مَنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقَطُّ عَلَيْهِمْ فَتَقَطُّ  
عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ فَتَيْلُهُمْ وَلَعِنْ  
أَنْصَتَ فَإِنْ أَمَرُوا فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ  
يَشْتَهُونَهُ فَإِنْ نَظَرَ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ  
فَاجْتَنِبْهُ فَإِنْ عَمِدْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ  
إِلَّا ذَلِكَ

(از یحییٰ بن محمد بن سکین از حبان بن ہلال ابو حبیب از  
ہارون مقری از زبیر بن خریث از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے حکم دیا ہر جمعے میں ایک بار لوگوں کو وعظ سنایا کر اگر اس  
سے زیادہ چاہے تو دوبار اگر اس سے بھی زیادہ خواہش ہو تو  
تین بار (اس سے زیادہ نہیں) اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا  
نہیں اور ایسا بھی مت کر کہ لوگ اپنے (کام کا) ج کی باتوں میں  
مشغول ہوں اور تو جا کر انہیں وعظ سنانے لگے (اس وقت  
ان کی تیری طرف توجہ نہ ہو اور قطع کلامی کی وجہ سے انہیں نفرت  
پیدا ہو، بلکہ تمہیں خاموش رہنا چاہیے جب وہ خود کہیں  
اور خواہش ظاہر کریں اس وقت وعظ سنا اور دیکھ دعائیں  
قافیہ بندی اور سجع سے پرہیز رکھ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو دیکھا ہے وہ سجع اور قافیہ بندی  
سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔

یہ حدیث اور کئی بار ذکر کی ہے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے موسیٰ پیغمبر کو دعا دی فرمایا اللہ ان پر رحم کرے کہتے ہیں حضرت موسیٰ کو بت ہوا  
تکلیفیں دی گئیں تارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر زنا کی نہت آپ پر لگائی بنی اسرائیل نے کہا آپ کو شیخ کا عارضہ ہے کسی نے کہا آپ نے اپنے  
بھائی ہارون کو مار ڈالا ۱۲ منہ سے وعظ سے اکتا جائیں ۱۲ منہ سے سیدھی سادھی دعا کیا کرتے بلا تکلف اور مختصر وہ سری حدیث  
ہیں ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں مبالغہ کریں گے حد سے بڑھ جائیں گے مومن کو چاہیے کہ سنت کی پیروی کرے اور  
مٹنے اور سجع دعاؤں سے جو پچھلے لوگوں نے نکالی ہیں پرہیز نہ کرے جو دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پسند صحیح منقول ہیں وہ دنیا اور آخرت تمام  
مقاصد کے لئے کافی ہیں اب جو بیٹے مائور دعائیں بھی سجع ہیں جیسے اللہ منزل الکتاب مجری السحاب لازم الاحزاب یا اصدق اللہ وعدہ داعر جنہ وافر عبدہ و غیر  
بقیہ برحق آمین

## بَابُ لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ

۵۸۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ قَالَ حَاتِلٌ نَا إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ ۵۸۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ ۵۸۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

## بَابُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

۵۸۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

## بَابُ اللَّهُ تَعَالَى سَإِئِنَّا مُقْصِدُ طُورِ سَإِئِنَّا مُقْصِدُ طُورِ سَإِئِنَّا مُقْصِدُ طُورِ

مانگے اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔  
(از مسددا از اسماعیل از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور سے مانگے (کہ یہ چیز مجھے عنایت فرما) یوں نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یوں دعا نہ کرے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے یا اگر تو چاہے تو مجھ پر حسم کر بلکہ قطعی طور سے سوال کرے کیونکہ اللہ پر کسی کا جبر و کراہ نہیں۔

## بَابُ بِنْدَةِ كِي دُعَا اس وقت قبول ہوتی

ہے جب وہ عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابو جہید غلام

ابن ازہر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

بقیہ صفحہ سابقہ) اللہ تعالیٰ دعا کو جب وہ عجلت اور جلد بازی سے نہ مانگے تو قبول فرماتا ہے بلکہ یہ بلا قصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان مبارک سے نکلے ہیں اگر بلا قصد سچ ہو جائے تو قیامت نہیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ۴۱۹ وہ جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور اختیار سے کرتا ہے ایک رقی برابر کسی کا دباؤ اس پر نہیں ہے دوسری حدیث میں ہے جب تم اللہ سے دعا کرو تو قبول ہونے کا یقین رکھ کر اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول نہیں کرتا ۱۳ منہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا اگر تو چاہے تو مجھ کو وہی دے کیونکہ ایسا کہنے میں ایک لیے ہوا تھا نکلتی ہے اور ہر دو کا کوئی پسند نہیں ہے بندے کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے پیچھے چلے جائے اس کا دامن نہ چھوڑے نہایت عاجزی اور گریہ زاری سے دعا کرے ایک حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے مالک کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے تو سجدہ کر کے اپنے مالک سے یوں عرض کرے میں تیرے قدم چھوڑنے والا نہیں جب تک تو میرا مقصد پورا نہ کرے تو میں جتنی گریہ زاری اور التجا کرے اسی قدر مالک کو زیادہ پسند ہے اور اسی میں بہت جلد طلب برآری کی اُمید ہے ۱۴ منہ میرا مقصد ہوا کہیں تیری درگاہ سے میں قدم جا سکتا ہوں تو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے زیادہ جواد اور کریم ہے ۱۵ منہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْقَابُ  
لِأَحَدِكُمْ مَا أَلَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي

الدُّعَاءُ وَقَالَ أَبُو مُوسَى السَّعْدِيُّ

دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ

إِبْطِيهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ

حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ هَمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى

ابن سَعِيدٍ وَشُرَيْكٍ سَمْعًا أَلَسَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَى بُيَاضَ بَطْنِ

بنی خمر از انس روایت کی کہ آنحضرت نے (دُعائیں)

باب ۳۸۳ الدعاء غیر

مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ -

۵۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَجْبُوبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

سُلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کی دُعا کشتی شکل میں قبول ہوتی ہے جب تک وہ عُجالت کا اظہار نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی۔

## باب دُعا میں ہاتھ اٹھانا (تفیلیاں) اوپر

کھنا۔ الیوداؤد) <sup>۴۴</sup>

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور

سُلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے

کہ میں نے آٹھ کی بگلوں کی سفیدی دیکھی۔ عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

مسلم نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دُعا کی یا اللہ میں

عالم دین ولید کے (اس) کام سے بیزار ہوں (جب

انہوں نے بنی جذیمہ کے لوگوں کو قتل کر دیا تھا وہ

مسیحا ناصباً ناکہ رہے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں عبدالغفر بن

عبداللہ اویسی نے کوالہ محمد بن جعفر ازکیہ بن سعید شریک

ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی گلوں کی سفیدی دیکھی

**باب** قبلہ کے سوا اور کسی طرف رُخ کر کے

عائز کرنا۔

(از محمد بن محبوب از ابو عوانه از قتاده) حضرت انس رضی

ہستے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے

۱۱۔ یہ بھی اس کا عجیبہ نمونہ ہے کہ اس نے اپنے اور ائمہ کی رحمت سے نہ اُمید نہ ہو مسکام اور تہذیب کی روایت میں ہے جب تک گناہ کا پلاٹا ٹوٹنے کی دعا نہ کرے (دعا خواہ) کہ عبادت سے ملے آدمی کو لازم ہے کہ دعا سے کبھی نہ کہائے اگر بالفرض جو مطلب چاہتا تھا وہ پورا نہ ہوا تو یہ کہا کہ ہے کہ دعا کا ثواب ملا دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا حاصل نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو توبہ کی ضرورت ہے نہ کہ دعا کی قبولیت کے لئے بڑی ضرورت کے بعد قبول ہوتی ہے ہر بات کا ایک وقت اللہ نے رکھا ہے وہ وقت آنا چاہیے کہ ائمہ فرمائیے گا دعا کا ثواب حاصل مشہور ہے اہل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ آدمی کا لکھا ناپا پنا بہینہ نہ رہنا سہنا سب جلال سے ہو حرام اور مستحبہ گمانی سے بچا ہے اس کے ساتھ ساتھ طہارت ہو کہ روایتاً یہ لفظ مخصوص ہے دوسرا کر سے اور اول اور آخر اللہ کی تعریف اور شواہد بیان کرے آنحضرت پر درود بھیجے ۱۲۔ منہ ۱۳ پھر دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر بھیڑنا یہ بھی ابوداؤد نے روایت کیا ۱۳۔ منہ ۱۴ یہ حدیث نیز وہ جن میں موصوفہ لکھ چکی ہے ۱۲۔ منہ ۱۵ یہ بھی کتاب المغازی میں موصوفہ لکھ چکے ہیں ۱۶۔ منہ

قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَنَا فَتَغِيَمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَانَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ نَزَلْ نُسْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغَدَاةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ التَّحَابُ يَنْقَطِعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمَطِّرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ -

### بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ -

۵۸۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَضَلِّ لِيَسْتَسْقِيَ قَدَمَاوَا اسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَتَلَا رَدَّ آيَةَ -

### بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطَوْلِ الْعَصْرِ وَبِكَثْرَةِ الْمَتَالِ -

۵۸۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ

تھے اتنے میں ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ ہم پر پانی برسائے (آپ نے دعا کی) آسمان پر بادل آیا پانی برسنے لگا، لوگوں کو گھڑ تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور دوسرے مجھے تک مسلسل بارش ہوتی رہی دوسرے مجھے میں وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے کہ یہ بارش روک دے، ہم لوگ ڈوب گئے آپ نے دعا کی یا اللہ ہمارے ارد گرد برسنا ہم پر نہ برسنا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینے کے ادھر ادھر پھیل گیا اور اہل مدینہ پر بارش بند ہو گئی۔ لے

### باب قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد ابن تمیم) عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ میں بارش کے لئے دعا کرنے تشریف لائے آپ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کی پھر قبلہ رخ ہوئے اور اپنی چادر پلٹ لی۔

### باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لئے درازئی عمر اور زیادتی دولت کے لئے دعا کرنا۔

(از عبد اللہ بن ابی الاسود الزمری از شعبہ از قتادہ) حضرت النضر

لے باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ آپ نے خطبہ کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں پشت قبلہ کی طرف رہتی ہے ۱۲ منہ سلمہ بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور لفظ باب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں غیر قبیلہ کی طرف دعا کرنے کا بیان ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث اٹکلہ ہی باب میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ اہم بخاری نے یہ حدیث لاکرائی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپ نے دعا کا ارادہ کیا جو اس میں یوں ہے کہ دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور دعا راسطی سے کہنا۔ الاستقامت میں ذکر فرمایا ہے ۱۲ منہ



قَالَ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدٌ أَكْبَرُ  
أَوْمِ اللَّهِ لَهُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ مَا لَهُ دَوْلَةٌ  
وَبَارِكْ لَهُ فِي مَا آعْطَيْنَاهُ -

**باب ۳۸۹ الدعاء عند الكرب**

۵۸۹۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ -

۵۹۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ  
الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَ  
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ -

کہتے ہیں میری والدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ آپ کا خادم انس رضی اللہ عنہ ہے اس کے لئے دعا  
فرمائیے، آپ نے دعا کی یا اللہ اسے مال اور اولاد بہت دے  
اور جو اسے عطا کرے اس میں برکت عنایت فرما۔

**باب سختی اور مصیبت کے وقت دعا کرنا۔**

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ از ابوالعالیہ) ابن  
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور  
مصیبت کے وقت یوں دعا کرتے۔ لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الہ  
الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم یہ

(از مسدد از یحییٰ از ہشام بن ابی عبد اللہ از قتادہ از  
ابوالعالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کرب و تکلیف میں یہ دعا فرماتے  
لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم  
لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش العظیم  
وہب بن جسریر بحوالہ شعبہ از قتادہ یہی حدیث نقل  
کرتے ہیں یہ

**الحمد لله** یعنی اللہ کے سوا جو بڑی عظمت اور بڑے علم والا ہے کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمان، زمین اور بڑے تخت کا مالک ہے کوئی سچا خدا نہیں ۱۲۸  
۱۲۹ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث ان چار میں نہیں  
ہے کیونکہ اگر قتادہ نے یہ حدیث ابوالعالیہ سے نہ سنی ہوتی تو شعبہ ان سے یہ حدیث روایت نہ کرتے شیعہ کہتے ہیں کہ قتادہ نے اسے روایت نہیں کرتے جب تک  
اس کا سماع اپنے شیخ سے ان کو معلوم نہ ہو جاتا اور مسلم کی روایت میں سعید بن ابی عروہ سے انہوں نے قتادہ سے اس حدیث میں سماع کی صراحت ہے  
اس میں یہ ہے کہ ابوالعالیہ نے ان سے بیان کیا ۱۲۸

## بَابُ ۳۳۹ التَّعَوُّذُ مِنْ

جَهَنَّمَ الْبَلَاءِ -

۵۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهَنَّمَ الْبَلَاءِ وَذَكَرَ الشَّقَاءَ وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ رَدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ هِيَ -

## بَابُ ۳۳۹ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى -

۵۹۰۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ حَيٌّ لَنْ يُقْبَضَ نَفْسِي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَغْتَابُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدِي عُثْمَى عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَقْبَضَ نَفْسَهُ بَصَرَةً إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَلَمَّا رَأَى الْأَنْفُسَ تَارِكَةً وَعَلِمْتُ أَنَّ

## بَابُ ۳۳۹ بَلَاكِي تَكْلِيفٍ سَهْ طَاهٍ مَا تَكُونُ رَجِيئَةً

أَفْلَاسُ كَسَافَةٍ عِيَالٍ دَارِي -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از سنی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت و بلا کی شدت، بد بختی کی آفت، بد قسمتی اور دشمنوں کی فرست سے پناہ مانگتے تھے

(سفیان اسی سند سے) حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی بات میں نے اپنی طرف سے) بڑھا دی تھی اب مجھے یاد نہیں وہ چوتھی بات کون سی تھی جو میں نے زیادہ کر دی تھی پہلے

## بَابُ ۳۳۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دُعا

کرنا یا اللہ میں رفیقِ اعلیٰ (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں

(از سعید بن عفیر از لیث از عُقَیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر و دیگر چند علماء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں یہ فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک وصال نہیں کرتا جب تک بہشت میں اپنا ٹھکانہ نہیں دیکھ لیتا، اور اسے اختیار دیا جاتا ہے (اگر چاہے تو مزید دنیا میں رہے) پھر جب آپ بیمار ہو گئے اور وقت وصال آپہنچا تو اس وقت آپ کا مبارک سر میری ان پر تھا کچھ دیر حالت غشی میں رہے، افاقہ ہوا تو اوپر نگاہ اٹھا کر ارشاد فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آپ دنیا میں ہمارے پاس رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھے معلوم ہوا کہ جو بات آپ نے حالت صحت میں فرمائی تھی

۱۔ دشمنوں کی فرست یہ شہادت اعداد کا ترجمہ ہے یعنی آدمی یہ معصیت کرنے کے جس خوشی کرتے ہیں ۲۔ اس سے اسما علی کی روایت میں (اے رفیقِ اعلیٰ)

الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَ  
فَكَانَتْ تِلْكَ أَخْرُجُكِ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ  
الرَّفِيقُ الْأَعْلَى -

باب ۳۹۲ الدعاء بالموت  
وَالْحَيَاةِ -

۵۹۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ  
خَبَابًا وَقَدْ أَكْتَوَى سَبْعًا قَالَ كَوْلَا أَتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا  
أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ -

۵۹۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ أَكْتَوَى سَبْعًا  
فِي بَلَدِهِ فَمِيعَتُهُ يَقُولُ كَوْلَا إِنَّ الشَّيْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو  
بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ -

۵۹۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
ابْنِ مَهْصَبٍ عَنْ أَكْبَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَمْتَنِعُ أَحَدٌ مِمَّنْ الْمَوْتَ لِصَرَفِ  
بِهِ فَإِنْ لَا بُدَّ مِمَّنْ يَلْمُوتُ

وہ یہی تھی (اس کا مفہوم یہ تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
یہ اللہ الرفیق الاعلیٰ، آخر میں کلمہ تھا جو آپ کی زبان مبارک سے  
نکلا۔

باب موت اور زندگی کی دُعا کرنا (اچھا نہیں)

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل) قیس کہتے ہیں میں حضرت  
خاباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے (بیماری  
کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں سات دانغ لگائے تھے میں نے ان  
سے سنا وہ کہہ رہے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم  
لوگوں کو موت کی دُعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دُعا کرتا۔

(از محمد بن ثنی از یحییٰ از اسماعیل) جناب قیس کہتے ہیں  
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے اپنے  
پیٹ میں (آگ کے ذریعے) سات دانغ لگائے تھے وہ کہتے تھے  
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دُعا کرنے سے  
منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے دعائے موت کرتا۔

(از ابن سلام از اسماعیل بن علیہ از عبد العزیز بن مہصیب)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص پر مصیبت آئے تو وہ موت کی  
آرزو نہ کرے اگر (خدا نخواستہ) ایسا ہی لاچار ہو تو یہ دُعا  
کہے

کہے

بقدر صفحہ سابقہ اس کی مراد ہے کہ وہ وہی بات ثمرات ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہ پیغمبروں کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ  
حواشی صفحہ ۱۲۱ اس کے بعد وفات تک کوئی بات نہیں فرمائی ۱۲ منہ ۱۳ منہ بلکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے یہ اس صورت میں ہے  
جب دُعا کرنے والے کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں اور دنیا میں کا بوجھ اپنے اوپر لا دیتا جاتا ہے اور اس پر بھی زندگی کے لئے دُعا کرے لیکن جس  
شخص کا یہ حال نہ ہو بلکہ نیک کاموں میں مصروف ہو وہ نیک دُعا کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دے اور جیسی دُعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے منقول ہے وہ دُعا کرے یعنی اللہ ایسی بات الحیاۃ جزائی و ثانی و اکانت الوفاۃ جزائی ۱۲ منہ

فَلْيُقِِّلْ اللَّهُمَّ أَحَبِّي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ  
خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْ لِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ  
خَيْرًا لِي۔

باب ۳۹۳ الدُّعَاءُ لِلصَّبِيَّانِ  
بِالْبَرَكَةِ وَمَسْمُومٍ رُؤْسِهِمْ  
قَالَ أَبُو مُوسَى وَلَدِي مُلَّاهُ  
وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ۔

۵۹۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ  
يَزِيدٍ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ فَسَمِّ رَأْسِي  
وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَصَّاهُ فَدَرَسْتُ  
مِنْ وَضُوءِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ  
فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ  
مِثْلَ ذِرَاةِ الْحَبْلَةِ۔

۵۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ  
يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ  
السُّوقِ أَوَّلَ السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ  
فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ

باب بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا ان  
کے سر پر دست شفقت پھرنا۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ  
حدیث کتاب البقیۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) میرے یہاں  
لڑکا پیدا ہوا تو آنحضرتؐ نے اس کے حق میں دعائے برکت فرمائی  
(از قتیبہ بن سعید از حاتم از جعد بن عبد الرحمان) سائب  
بن یزید کہتے ہیں میری خالہ مجھے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں لے گئی آپ سے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری بہن کا بیٹا  
ہے اور بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے دعائے  
برکت دی بعد ازاں آپ نے وضو فرمایا تو میں آپ کے وضو  
کا (مستعمل یا بچا ہوا) پانی پی گیا پھر میں آپ کی پشت مبارک  
کے پیچھے کھڑا ہوا اور مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دونوں مونڈھوں  
کے درمیان تجلہ کے اندھے کی طرح تھی۔

(از عبد اللہ بن یوسف از عبد اللہ بن وہب از سعید بن  
ابی ایوب) ابو عقیل کہتے ہیں میرے دادا عبد اللہ بن ہشام انہیں  
بازار میں لے جاتے وہاں غلہ خرید۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ  
ملاقات ہوتی تو وہ کہا کرتے کہ اس میں ہمیں بھی شریک کر لیجئے  
چونکہ آپ کے لئے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت  
دی تھی، عبد اللہ بن ہشام انہیں شریک کر لیا کرتے تو کبھی ایسا ہوتا

أَشْرِكُنَا فَإِنَّ اللَّهَ تَجََّيَّ عَلَى وَسْلَمٍ  
فَدَاكَ مَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرِكُهُمْ قُرْبَانًا  
أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا  
إِلَى الْمَنْزِلِ-

۵۹۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِلْمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
صَاحِبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُثْمُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي هَجَرَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غَلَامٌ  
مِّنْ بَنِيهِمْ-

۵۹۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي  
بِالصَّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأَتِي بِصَبِيٍّ قَبَالَ  
عَلَى ثَوْبِهِ فَدَا عَائِمَاءَ فَأَتْبَعَهُ إِتَاهُ وَ  
لَمْ يَغْسِلْهُ-

۵۹۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صُعَيْبٍ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَمَّ عَنْهُ أَثَرُ  
رَأَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يُؤْتِي بِيَدِهِ كَعْبَةً-

بَابُ ۳۹ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ

کہ نفع میں ایک پورے اونٹ (کا غلہ) انہیں ملتا اور اسے  
بجسہ اسی طرح گھر میں بھیج دیتے۔

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صاحب بن کسان)  
ابن شہاب کہتے ہیں مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور یہ محمود وہ  
شخص تھے کہ جب بچے تھے تو ان کے منہ پر انہی کے کنوئیں سے  
پانی لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی یہ

(از عبدان از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از ولہش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں بچے لائے جاتے آپ ان کے لئے دعا کیا کرتے چنانچہ  
ایک بچے کو حاضر خدمت کیا گیا اس نے آپ کے کپڑے پر  
پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگو کر اس مقام پر بہا دیا اسے  
دھویا نہیں۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) عبد اللہ بن ثعلبہ  
ابن صغیر جن کے چہرے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ  
پھیرا تھا کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وتر  
کی ایک رکعت پڑھتے دیکھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

۱۔ یہ کلی آپ نے شفقت کی راہ سے نمود پر کر دی تھی جب وہ بچے تھے باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ بچوں پر آپ کا شفقت کرنا اس سے نکلتا ہے یہ  
کلی کرنا بھی گویا سر پر ہاتھ پھیرنے کی طرح ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ امام حسن یا امام حسین یا امام قیس کے فرزند تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۱۵۹- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ  
أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُنْصِي  
عَلَيْكَ فَقَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَسِيدٌ حَمِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَسِيدٌ حَمِيدٌ -

٥٩١٢- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَنْزَلَةَ  
الرُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَ  
الدَّرَادِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ بَلَغْنَا  
فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَرَسُولِهِ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ  
بَابُ ٣٣٥ هَلْ يُصَلَّى عَلَى

(از آدم از شعبہ از حکم) عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں  
مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے کہنے لگے میں تجھ ایک تحفہ  
دوں (ایک حدیث سناؤں) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے عرض کیا  
یا رسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن ہم  
درود آپ پر کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی  
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسْبُكَ مَجِيْدُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ  
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ  
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسْبُكَ مَجِيْدُ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و در واردی از نرید  
از عبد اللہ بن جناب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا  
یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن آپ پر  
درو کیسے بھیجیں ؟ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی  
اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ۔

## باب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا

۱۰ السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ ۱۵ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا فرمایا صلوا علیہ ۱۲ منہ ۱۶ درود شریف میں ابراہیم کی تحفیں کی وجہ میں علما نے کلام کیا ہے کہ رسالت علی ابراہیم فرمایا کہما علیت علی موسیٰ فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ کی قبل جلائی تھی اور ابراہیم کی قبل جلائی اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ابراہیم کی طرح درود پڑھنے کا حکم فرمایا کہ آپ کے لئے قبل جلائی کا سوال ہی نہ تھا ۱۲ منہ

فَيَرْكَبُ السَّيْرَةَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَوْلَا اللَّهُ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ

إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ

ترے درود (دُعا) سے انہیں تسلی ہوتی ہے

۵۹۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ

ابْنِ أَبِي أَرْفَى قَالَ كَانَ إِذَا آتَى رَجُلًا لَمْ يَكُنْ

مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْدَقُ بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَرْفَى

۵۹۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْكُودٍ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الرَّزَقِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو

حَمْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

لُصِّلَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

باب ۳۹ قول النبي صلى الله

عليه وسلم من أذنته فأجعل له

له ذكاةً زينةً

اور کسی پر بھی درود بھیج سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وصل علیہم الآیہ یعنی

ان پر درود بھیج (یعنی ان کے لئے دُعا کر) کیونکہ

ترے درود (دُعا) سے انہیں تسلی ہوتی ہے

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو بن مَرَّة) ابن ابی اوفی

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ یوں فرماتے اللہم صل علیہ چنانچہ

میرے والد صاحب بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ نے یوں

فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر از

والدش از عمرو بن سلیم زرقی) ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول

اللہ ہم آپ پر کیسے صلوٰۃ (درود) بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یوں

درود کہے "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ

وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مُجِيدٌ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

جس (مسلمان) کو میں کچھ ایذا دوں (برا کہوں یا

لغت کروں) تو اُسکے گناہ معاف کر دے اس پر رحمت اُتار دے

لہذا کہاں کہہ سکتے ہیں اللہم صل علی فلاں؟ ۱۲ منہ بعضوں نے غیر انبیاء کے لئے بھی استقلال لایوں کہنا درست رکھا ہے اللہم صل علیہ اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ یہ صلوٰۃ کے ضمن رحمت کے ہیں تو اللہم صل کا معنی یہ ہوا کہ اس پر اپنی رحمت اُتار اور اوداد اور نسلانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اجعل صلوٰۃ ورحمتک علی آل سعد بن عبادۃ یعنی نے کہا مطلقاً درست نہیں نہ استقلال نہ تنجا بعضوں نے کہا استقلال اور درست نہیں لیکن تنجا اور ضماند درست ہے تنجی انبیاء کے بعد اور کسی کا بھی نام لیا جائے مثلاً یوں کہے اللہم صل علی محمد وعلی امانتا الممن بن علی اور تنجی مختار ہے ۱۳ منہ امام بخاری نے اسے باپ میں دو حدیثیں بیان کیں ایک سے بالاستقلال غیر انبیاء پر صلوٰۃ بھیجے کا جواز نکالا دوسری سے تنجا اس کا جواز نکالا امام مالک سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کے سوا اوروں پر درود بھیجنا مکروہ رکھا ہے ۱۴ منہ مسئلہ مطلب یہ ہے کہ عقیقہ میری زبان سے کچھ نکل جائے اور وہ حقیقت لغت اور برائی کا مستحق نہ ہو جیسے دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے ۱۵ منہ

۵۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا مَوْمِنٍ سَبَّيْتَهُ فَأَجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

بَابُ ۳۳۹ التَّعَوُّدِ مِنَ الْفِتَنِ

۵۹۱۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْفَوْهُ الْمُسْكَلَةُ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ نَسِيٍّ إِلَّا بَيَّنَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِيمَيْنَا وَنِسْمَا لَا قَادَ أَكُلُ رَجُلٍ لَدَفٍ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا أَلْسَمِي الرِّجَالُ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَّ أَشَاءَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالرَّسُولِ حَرِيصًا وَبِهِدْجًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب

از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں جس مسلمان کو بُرا کہوں تو اس کے لئے قیامت کے دن اس کے بدلے اپنی قربت عطا فرما دینا۔

باب فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کرنے لگے اور آپ کو تنگ کر دیا آخر آپ کو غصہ آگیا اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا آج جو بوجھو گے میں بیان کروں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دائیں اور بائیں طرف دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہوں ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے ایک شخص جسے لوگ جھگڑے کے وقت اس کے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بتاتے (لفظہ حرام کہتے) عرض کرنے لگا یا رسول اللہ بتائیے واقعی میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ خدا ہے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم راضی

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے میں آدمی ہوں آدمیوں کی طرح غصے بھی ہوتا ہوں خوش بھی ہوتا ہوں جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو گالی دوں یا برا کہوں تو اس کے لئے لگتا ہوں کی معافی اور رحمت نازل کر لگتا ہوں کا کلمہ اور اجر سبحان اللہ ۱۲ مرتبہ فتنے سے مراد آزمائش الہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بعض گمراہی کے اسباب کھڑے کر کے آزماتا ہے کہ کون ان میں سے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کون کفر اختیار کرتا ہے مثلاً دجال کا آنا یہ ایک بڑا فتنہ ہو گا جس میں بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اسی طرح دجال کے پیش خیمہ جو ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں انگریز کے زیر اثر ایک دور میں نیچری پید ہوئے جنہوں نے ایمان کے تمام اصول اور ارکان میں باطنیہ کی طرح تاویل کر کے ہزاروں مسلمانوں کو خسار کر دیا مگر بن کو اللہ نے محفوظ رکھنا تھا نیچر سے ایک شخص قادیان میں حوا جو نیچری کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا میں مثیل مسیح ہوں اب مسیح علیہ السلام دنیا میں نہیں آئیں گے ایک شخص حیرت نامی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مکمل کر آپ کے تمام معجزات کو ادا کیا ہے آپ سے کوئی ضرر عادت صادر نہیں ہوا اس قرآن اور حدیث کے ترجمے لکھتا ہے۔ ایک شخص عبداللہ بن ابی کلجہ کے لئے طور کی عناز ایجاد کی اور حدیث شریف کو قابل اعتماد نہیں جانتا یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور قرآن اور حدیث کے خلاف جو کوئی کئے اس کو دور و گور کا رذاب اور فتنہ کی سمجھنا چاہئے یہ دونوں دین میں اصل الامول ہیں ۲۔ غلطی سے جو بھوکہ دوسرے کا بیٹا بتلا ہے میں ۱۲ مرتبہ



بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ فَكَرِهْتُ أَنْتَ صُورَتِي فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى رَأَيْتَهُمَا وَرَأَى الْحَاطِطُ كَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَلْ فِي الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْثِلًا أَنْ تَبْذُلُوا لَكُمْ تَسْوُكُمْ.

**باب ۳۷۸** التَّعْوِذِ مِنَ غَلْبَةِ الرَّجَالِ.

۵۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيْ طَلْحَةَ إِلَّا تَمَسُّ لَنَا غَلَامًا مِّنْ غُلَامَانِكَ يُحْدِثُ مِنِّي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرِدُّ فَنِي وَرَأَى أَنَّهُ فَكَنْتُ لَعْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْخُبْنِ وَصَلَمَ الدِّينَ وَغَلْبَةَ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْلُمُكَ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ فَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتُ حِمْيٍ قَدْ حَارَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَأَى بَعْبَاءَةً أَوْ كِسَاءً

میں کہ اللہ ہمارا رب ہے اسلام ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول ہیں، ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح بُرائی اور بھلائی دونوں میں کوئی دن کبھی نہیں دیکھا۔ بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویریں مجھے اس دیوار کی دوسری طرف دکھائی گئیں۔ قتادہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو یہ آیت پڑھتے۔ ترجمہ مسلمانو! ایسی باتیں نہ کہو کہ اگر وہ تمہیں بتا دی جائیں تو تمہیں لگاؤں۔

**باب** دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔

(از قتیبہ از سعید از اسماعیل بن جعفر از عمرو بن ابی عمر غلام مطلب بن عبد اللہ بن حنطب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر کو جاتے ہوئے) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنا ایک لڑکا میرے کاموں کے لئے دے دو، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے (گھوڑے پر) بٹھا کر (خیبر کی طرف) لے چلے میں (تمام راستہ) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے آپ کی خدمت کرتا رہا اس عرصے میں میں سنا کرتا تھا آپ اکثر یہ دعا فرماتے۔ اللہم انی اعوذ بک من اللہم الخ یعنی اے اللہ میں رنج، غم، عاجزی، سستی، بخلی، ناامدی، کمزوری، فقر و فاقہ اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ غرض میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ خیبر سے (واپس) مدینہ کی طرف چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لئے پسند فرمایا تھا انہیں ساتھ لائے، راستے میں میں دیکھتا تھا آپ ان کے لئے (سواری پر بیٹھنے کے لئے) چادر یا کپڑے سے ایک

۱۔ ہم کو دوسرے بے فائدہ سوالات اور امتحان لینے کی ضرورت نہیں ۱۲۔ گویا محراب کی دیوار بطریق خسر قاعدت

مثل آئینہ کے جلا دار بن گئی ۱۲۔

ثُمَّ يُرَدُّ فُجَاءًا وَرَأْمًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَهْمَاءِ  
صَنَعْنَا حَيْسًا فِي نَظِيمٍ ثُمَّ أُرْسِلْنِي فِدَعَوْتُ  
رَجُلًا لَا فَاكِلُوْا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُمَا يَهَاتُ ثُمَّ  
أَقْبَلَ حَتَّى بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ  
يُحْتَبَى وَهُجْبَةٌ فَلَمَّا أَهْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحْرِمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ  
مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ  
لَهُمْ فِيْ مَدِيْنَتِهِمْ وَصَاعِرِهِمْ

طرح حرمت والاقرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو  
**باب ۳۳۹۹ التَّعَوُّذُ مِنَ**  
**عَذَابِ الْقَبْرِ**

۵۹۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَوْ أَسْمَعُ  
أَحَدًا أَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۵۹۱۹- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ كَانَ  
سَعْدُ بْنُ مَرْجِنَسٍ وَجَدَ كُرْمَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتُرُّهُنَّ اَللّٰهُمَّ  
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُعْلِ وَالْاَعُوْذُ بِكَ مِنَ  
الْحُبْنِ وَالْاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُكْرَهَ اِلَى اَدْوَالِ الْعَصْرِ  
وَالْاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْوِزُ فِتْنَةً

گدہ بنا دیتے اس پر اپنے پیچھے انہیں سوار کر لیتے جب ہم لوگ مقام  
ہبسا میں پہنچے تو آپ نے حیس (کھجور گھی پنیر ملا کر ملیدہ) ایک چڑے  
کے دسترخوان پر تیار کیا اور مجھے دعوت دینے کے لئے بھیجا میں  
نے کئی آدمیوں کو بلایا انہوں نے کھلایا بس صغیر رضی اللہ عنہا سے  
شادی کی یہی دعوت ولیمہ تھی، پھر آپ (مردینے کی طرف) روانہ ہوئے  
اتنے قریب پہنچے کہ اُحد پہاڑ دکھائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ وہ  
پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں  
جب مدینہ بالکل سامنے آگیا تو فرمایا اللہ میں اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے مابین اسی  
طرح حرمت والاقرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

بابت عذاب قبر سے پناہ مانگنا

(از حمیدی از سفیان) موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے  
ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی صحابی سے جس نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کچھ نہیں سنا ام خالد رضی اللہ عنہا کہتی  
تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے عذاب  
سے پناہ مانگتے تھے۔

(از آدم از شعبہ از عبد الملک) مصعب کہتے ہیں سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کی دعا کا حکم دیا کرتے اور کہتے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دعا کا حکم فرمایا ہے  
یا اللہ میں تجل، نامردی، سخت بُڑھا پے، فتنہ دنیا سے  
فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۵۹۲۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ

عَلَى عَجُوزَانِ مِنْ عَجَازِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا

لِي إِنْ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ

فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمَنَّ أَصَدَّ قَهْمًا

فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَجُوزَتَيْنِ

وَدَخَرْتُ لَهُ فَقَالَ صَدَقَتَا أَتَمَّ يُعَذَّبُونَ

عَذَابًا تَسْمَعُهُنَّ أَلِهَهُنَّ كُلَّهُمَا فَمَا رَأَيْتَهُ

بَعْدَ فِي صَلَاتِهِ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

۵۹۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

الْحُجْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

وَالْمَهْرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ

الْبَأْسِ ثُمَّ وَالْبَغْدَمِ

۵۹۲۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل از مسروق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار میرے پاس مدینے

کی رہنے والی دو بوڑھی یہودی عورتیں آئیں اور کہنے لگیں قبر میں

مردوں کو عذاب ہوتا ہے؟ میں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ مجھے

اُن کی یہ باتیں ناپسندیدہ معلوم ہوئیں، بہر حال وہ چلی گئیں،

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے

میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس طرح دو بوڑھی یہودیں

آئی تھیں وہ یہ کہتی تھیں۔ آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی تھیں بیشک

قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے، ان کا عذاب سب جہانوں

سُننے میں حضرت عائشہ رضہ فرمادہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد

ہر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

باب زندگی اور موت کے قفنے سے پناہ مانگنا۔

(از مسدد از مقمر از والدش) حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے

اے اللہ میں عاجزی، سستی، نامردی، سخت بُڑھاپے، عذاب

قبر اور فتنہ حیات و ممات سے پناہ مانگتا ہوں۔

باب گناہ اور تاوان سے پناہ مانگنا۔

(از معلى بن اسد از وصيب از هشام بن عروه از ولیدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار میرے پاس مدینے

کی رہنے والی دو بوڑھی یہودی عورتیں آئیں اور کہنے لگیں قبر میں

مردوں کو عذاب ہوتا ہے؟ میں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ مجھے

اُن کی یہ باتیں ناپسندیدہ معلوم ہوئیں، بہر حال وہ چلی گئیں،

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے

میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس طرح دو بوڑھی یہودیں

آئی تھیں وہ یہ کہتی تھیں۔ آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی تھیں بیشک

قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے، ان کا عذاب سب جہانوں

سُننے میں حضرت عائشہ رضہ فرمادہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد

ہر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

باب زندگی اور موت کے قفنے سے پناہ مانگنا۔

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَوْفٍ وَكَعْبٍ  
أَبْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ  
وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ  
فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةٍ  
الْغَيْبِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ  
اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْغَلَمِ وَالْبَرْدِ  
وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ  
الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَ  
بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ -

**باب ۳۳۰۲ الاستِعَاذَةُ مِنَ  
الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ -**

۵۹۲۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْرِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو  
ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْجُبْنِ  
وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ  
وَعَلْبَةِ الرِّجَالِ -

**باب ۳۳۰۳ التَّعَوُّذُ مِنَ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میں سُستی، سخت بُرہاں، گناہ  
تاوان، فتنہ قبر، عذاب قبر، عذاب نار، فتنہ بُغنا کے شر، فتنہ فقر  
اور فتنہ مسیح و دجال سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یا اللہ میرے  
گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اللہ میرے گناہوں  
سے ایسا پاک، عذاب کر دے جیسے سفید کپڑے کو تیل کیل سے  
صاف کر دیتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا واسطہ  
کر دے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے۔

**باب** سُستی سے پناہ مانگنا

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عمرو بن ابی عمرو) حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا  
کرتے تھے یا اللہ میں رنج و غم، عاجزی و سُستی، ناامدی اور  
بخیل، کمزور، مقروضیت اور غلبہ اعداء سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

**باب** بُخل سے پناہ مانگنا

۱۲۱ - برف اور اولوں کا پانی بہت صاف اور سُتر ہوتا ہے ۱۲۱ - کمالی اور کمالی و احد یعنی قرآن میں جو آیا ہے وازا قاصر الی الصلوۃ قاصو کمالی  
یہ بضم کاف اور بفتح کاف دونوں طرح مروی ہے دونوں قراءتیں ہیں ۱۲۱ -

الْبُحْلُ الْبُحْلُ وَالْبُحْلُ وَاحِدٌ

مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحُزْنِ -

۵۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

قَالَ حَدَّثَنِي عَنْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ

سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَانَ يَأْمُرُ بِهَوَآءِ الْخَمْسِ وَيُحِلُّ لِمَنْ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْبُحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ

بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَائِ الْعُمَرَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ -

بَابُ التَّعَوُّذِ مِمَّا أُرَدَّى

الْعُمَرَاءُ أَرَادُوا أَنْ يَسْقَاطُوا -

۵۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَعَوَّذُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ

الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُحْلِ -

بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ

الْوَبَاءِ وَالْوَجْعِ -

۵۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

بُحْلٌ، بُحْلٌ أَيْ هِيَ جِيسَةٌ خَزَنٌ أَوْ خَزَنٌ (رَجَحْ)

رازمحمد بن ثنی از عنبر از شعبہ از عبد الملک بن عیمر از مصعب

ابن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان پانچ چیزوں

کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (ان)

(پانچ) کے متعلق دعا کرتے تھے یا اللہ میں بخلی، نامردی، سخت

بڑھا پے کی غم ترک پہنچنے، فتنہ دنیا اور عذاب قبر سے تیری پناہ

طلب کرتا ہوں۔

باب سخت بڑھا پے سے پناہ مانگنا۔

قرآن میں اراد لانا سے مراد بھی بیکار اور بکے لوگ ہیں۔

(از ابو نعیم از عبد الوارث از عبد العزیز بن صہیب) حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہنے میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح پناہ مانگتے "اے اللہ میں سستی، نامردی، بے انتہا

بڑھا پے اور بخلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

باب وبا اور بیماری کے دفعہ کے لئے

دعا کرنا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از الدیش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَمِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا  
مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حَبَّاهَا إِلَى الْجَعْفَةِ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَمَا عِنَّا.

۵۹۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ  
قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا  
عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ بِي  
مَا تَرَى مِنَ الْوَجْعِ وَأَنَادُ وَمَالٌ وَلَا  
يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ  
بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَبَشَّطَهُ قَالَ  
الْثَّلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذُرَ وَرَثَتَكَ  
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً  
يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ  
نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجُورَتْ  
حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِئْمَرَاتِكَ قُلْتُ أَخْلَفُ  
بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَعَمَلُ  
عَمَلٍ وَتَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُرِدَّتْ  
دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى  
يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرِّبَكَ أَخَوُونَ  
اللَّهُمَّ أَمُضْ لَا مُمْحَا فِي هَوْنِهِمْ وَلَا كُودُهُمْ

نے فرمایا یا اللہ مدینے سے ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسے مکہ  
مکرمہ کی محبت عطا فرمائی یا اس سے بھی زیادہ اور مدینے کا  
بُخارِ محققہ میں بھیج دے، یا اللہ ہمارے مُد اور صاع میں  
برکت عطا فرما۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب)  
عامر بن سعد سے مروی ہے کہ ان کے والد (سعد بن ابی وقاص  
رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع  
کے موقع پر ایک بیماری کی وجہ سے جس میں میں قریب الموت  
ہو گیا تھا، میری عیادت کی۔ میں نے عرض کیا میری بیماری کی  
شدت تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں اور میں مالدار ہوں میرا وارث  
ایک بیٹی کے سوا کوئی نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر  
ڈالوں؟ آپ نے فرمایا انہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال  
آپ نے فرمایا انہیں بس تہائی مال بہت ہے تہائی خیرات  
کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار  
چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلس و بلاش  
چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر بس نیز تو  
اللہ کی رضامندی کے لئے (بھڑا بہت) جو خرچ کرے گا اس  
کا بھی ثواب پائے گا حتیٰ کہ اپنی بیوی کے مُنہ میں جو نغمہ ڈالے  
گا (اس پر بھی تجھے ثواب ملے گا) میں نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ  
میں اپنے ساتھیوں (دیگر مہاجرین) سے کچھ کر سکے ہی میں  
رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ اگر پیچھے بھی رہ جائے  
اور کوئی نیک عمل خالص رخصائے الہی کے لئے کرے تو اس کی  
وجہ سے تیرے درجات زیادہ بلند ہوں گے شاید (الشاعر اللہ)

لے صوت یاب ہو جائے گا۔ عبدالرزاق۔

عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَاسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ  
قَالَ سَعْدٌ ذَلَّيْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْفَى بِمَكَّةَ -

مکمل نہ ہو سکی سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ہی ان کے انتقال سے بڑا صدمہ پہنچا۔

**باب ۳۰۶ الاستِعاذۃ**

مِنْ أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَمِنْ فِتْنَةِ

الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ -

**۵۹۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ**

قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ -

**۵۸۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ**

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ الْمَائِمِ

تو ابھی زندہ رہے گا تجھ سے چند لوگ (مسلمان) فائدہ اٹھائیں گے کچھ  
لوگ (کفار) نقصان اٹھائیں گے یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت پوری کرنے اور  
انہیں ایڑھوں کے بل الثامت پھیر لیکن افسوس سعد بن خولہ کی ہجرت  
مکمل نہ ہو سکی سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ہی ان کے انتقال سے بڑا صدمہ پہنچا۔

**باب** سخت بڑھاپے، فتنہ دنیا اور فتنہ

دوزخ سے پناہ مانگنا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از حسین از زائدہ از عبد الملک از

مصعب) مصعب کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بھی ان سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نامری

بخیل، سخت بڑھاپے تک زندہ رہنے، فتنہ دنیا اور عذاب

قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از ہشام بن عروہ از والدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں سستی، بے انتہا بڑھاپے

تاوان گناہ، عذاب نار، فتنہ نار، عذاب قبر، شر فتنہ غنم

شر فتنہ فقر اور شر فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگتا ہوں

۱۔ کہ جس غنم سے ہجرت کرچکے ہیں وہیں رہ جائیں ۲۔ ۱۲ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ۱۲ منہ سے تو گویا ان کی ہجرت بگڑ گئی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص اس بیماری سے چٹکے ہو کر مدینہ میں آ گئے اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ

رہے انہوں نے عراق فتح کیا اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا رضی اللہ عنہ احقر عبد الرزاق حقنوی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ حتیٰ شیخ یک اقوام و بھریک اخون کے متعلق

کتابا ہے اصل نفع اور فائدہ پہنچانا یہ ہے کہ ملک فتح کرنا، اسلامی حکومت قائم کرنا مسلمانوں کو ملک دلانا یہ بہت بڑا فائدہ اور نفع پہنچانا ہے اور یہ مسلم افراد کے لئے

ہائیں بلکہ مسلم اقوام کو فائدہ پہنچانا ہے اس سے مجاہدوں کی فضیلت عظمیٰ ثابت ہوئی دوسرے بھی معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے جہاں مسلم اقوام کو نفع پہنچانا ہے وہاں دوسری اقوام کو لازمی نقصان پہنچتا ہے اس کی پروا نہ کرنی چاہیے ورنہ ملک فتح نہیں کیا جاسکتا چنانچہ کفار کو شکست پہنچانا لازمی ہے۔

یا اللہ میرے گناہ برف اور آدلوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل  
گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک  
ہو جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے  
جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے یہ

### باب فتنۃ غنی سے پناہ مانگنا۔

از موسیٰ بن اسماعیل از سلام بن ابی مطیح از ہشام از  
والدش (عروہ کی خالہ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ  
کے فتنے، عذاب دوزخ، فتنہ قبر، عذاب قبر، فتنہ غنی، فتنہ فراق اور  
فتنہ مسیح دجال سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

### باب فتنۃ فقر سے پناہ مانگنا۔

(از محمد از ابو معاویہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ  
النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَالْغَنِيِّ وَشَرِّ  
فِتْنَةِ الْفُقَرَاءِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيئَةِ الدَّخَالِ  
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ  
وَكُنْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ  
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ  
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
باب ۳۴۰ الاستِعَاذَةُ مِنْ  
فِتْنَةِ الْغَنِيِّ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ هِشَامِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَنِيِّ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفُقَرَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
فِتْنَةِ الْمَسِيئَةِ الدَّخَالِ۔

### باب ۳۴۱ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ

الْفَقْرِ۔  
۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو

اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل میرا دل پھیر دے کہ مجھ کو ان کا خیال تک نہ آئے جیسے یورپ والوں کو کچھ والوں کا۔ اور تک نہیں آتا ۱۳ منہ سلم  
مالدار کی کا فتنہ یہ ہے کہ آؤ، راجہ مال و دولت پر مغرور ہو جائے دوسرے بندہ کا اور خدا کو چھوڑ کر عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول جائے مال کی زکوٰۃ نہ دے غریبوں  
کی خبر نہ لے محتاج کی فتنہ یہ ہے کہ فتنہ معاشر میں مبتلا ہو کر مسرام ذریعوں سے مال کما لے کر پھر وہی ملک میں مشرکوں اور ملحدوں سے ملا رہے ان کے گمراہ کاموں پر شکوت  
کرے یا ان کی کسی کینے لگے معاذ اللہ ۱۳ منہ سلم



عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ  
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةٍ  
الْغَنِيِّ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الَّتِي خَالَ اللَّهُمَّ  
اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الْغَلَقِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ قَلْبِي  
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيَتِ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ  
مِنَ الدَّنَسِ وَبَا عِدْبَنِي وَبَايْنِ خَطَايَايَ  
كَمَا بَا عِدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْمَأْثَمِ  
وَالْمَغْرَمِ۔

**باب ۳۲۰۹ الدعاء بكثرۃ**  
الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَۃ۔

۵۹۳۲۔ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ رُفَّاهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ  
أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ  
وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ وَعَنْ هُشَيْرِ بْنِ  
سَمْعَةَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مِثْلَهُ۔

**باب ۳۲۱۰ الدعاء بكثرۃ**  
الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَۃ۔

۵۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدٌ

کرتے تھے یا اللہ میں فتنہ دوزخ، عذاب دوزخ، فتنہ قبر، عذاب  
قبر، فتنہ غنا (مالداری) کے شر یعنی بُرائی، فتنہ فقر و محتاجی کے شر اور  
فتنہ مسیح و جال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرا دل  
برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے الیا  
پاک و صاف کر دے جیسے سفید کپڑا سیل کچیل سے تو صاف کرتا ہے اور  
میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ  
کر دے نیز اسے اللہ میں کسل و سستی اور گناہ و تاوان سے تیری پناہ  
چاہتا ہوں۔

**باب ۳۲۰۹ کثرت مال مع برکت کے لئے دعا**  
کرنا یہ

(از محمد بن بشر از غندر از شعبہ از قتادہ از انس) اُم سلیمہ رضی  
کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ  
یا رسول اللہ انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا  
فرمائیے آپ نے دُعادی یا اللہ اسے بہت مال اور اولاد عنایت  
فرما اور جو چیز اسے عنایت کرے اس میں برکت عطا فرما۔  
(اسی سند سے) ہشام بن زید بن انس سے مروی ہے کہ  
انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی۔

**باب ۳۲۱۰ برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے**  
کی دعا کرنا۔

(از ابو زید سعید بن ربیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی

لہ جیسے سنوں میں کثرت المال کے بعد والد کا لفظ ہے یعنی بہت مال اور بہت اولاد ملنے کی دعا کرنا ۱۲ منہ

ابن الربیع قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتُ أُمُّ سَلِيمٍ أَسْأَلُ خَادِمَكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثَرُ مَالِهِ وَوَلَدَهُ دَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ۔

**باب ۳۳۱ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ**  
۵۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي السَّوَالِ عَنْ ثُمُكَيْ بْنِ ائْتَشٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هُمْ بِأَمْرٍ فَلَا يَرَكُمُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدِرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کی آقا! انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے (اس کے لئے دعا فرمائیے) آپ نے یہ دعا فرمائی یا اللہ اسے بہت مال اور بہت اولاد دے (آمین) اور جو اسے دے اس میں برکت عنایت فرما (آمین)

**باب** استخارے کی دعا کا بیان یہ  
رازمطرف بن عبد اللہ ابو مصعب از عبد الرحمان بن ابی اللوال از محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (صحابہ کرام کو) تمام (مباح) کاموں کے لئے دعائے استخارہ کی ایسی تعلیم دیتے جیسے قرآن شریف کی کسی سورت کی آپ تعلیم فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا قصد کرے (ابھی پختہ ارادہ نہ ہوا ہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے بعد ازاں یوں دعا کرے یا اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے فیلے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے قدرت (اور توفیق) چاہتا ہوں، اور تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قادر ہے میں قادر نہیں تو عالم ہے میں عالم نہیں تو ہی عالم غیب ہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا خیال دل میں ہے) میرے دین اور دنیا اور انجام میں میرے لئے بہتر ہے تب تو وہ میرے حق میں کر دے (اس کی توفیق دے) اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام میں (یا فرمایا میرے حال اور مال میں) میرے

لے یہ دعا قبول ہوئی تمام صحابہؓ سے زیادہ انس رضی اللہ عنہ کو اولاد ہوئی ابن قتیبہ نے معارف میں کہا میرے میں تین آدمی ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں سو نوازاویں مرتبہ (یعنی) دیکھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ ۱۲۸ مرتبہ ۱۲۸۔ جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو یا دو باتوں میں یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تو اب کی حدیث کے موافق استخارہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر جواب میں یا کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہو گا اس پر کھول دیکھا یا اس کی توفیق دے گا بعض علماء نے کہا ہے دو گنا استخارہ کی پہلی رکعت میں سورہ کا فزون اور یہ آیت پڑھے و ربک یخلق ما یشاء و یشاء راد و سرى رکعت میں سورہ اخلاص اور یہ آیت و ما کان المؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسوله امران یکن لہم الخیر من امر ہم اخیر تک اور وہ گنا کے بعد دعائے استخارہ پڑھے بس جو استخارہ بہ سند صحیح آنحضرت سے منقول ہے وہ یہی ہے باقی استخارہ سے جو شیخ امامیہ کہہ کرتے ہیں مثلاً شیخ پر یا استخارہ ذات الرقاق ان کی اصل حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی ۱۲۸۔ یہ قید اس واسطے لگائی کہ جو کام تو اب کا ہے مثلاً واجب مستحب اس میں استخارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں درکار خیر حاجت ہیج استخارہ نیست اسی طرح جو کام شریعت کی رو سے ناجائز اور منع ہیں ان میں بھی استخارہ بے موقع ہے انکو کسی حال میں نہ کرنا چاہیے ۱۲۸۔

هَذَا الْأَمْرُ شَرُّهُ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ  
أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالُوا  
عَنِّي وَأَصْرَفْنِي عَنْهُ وَأَقْدَرَنِي الْخَيْرَ  
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَحِمَنِي بِهِ وَيَسْمَعِي حَاجَتَهُ  
بَاب ۳۳۱۲ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۵۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَوَضَّأَ  
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ  
أَبِي حَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ ابْطِينِهِ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوِيًّا كَثِيرًا  
مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ -

بَاب ۳۳۱۳ الدُّعَاءُ إِذَا عَلَا  
عُقْبَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبًا وَعَاقِبَةً  
وَاحِدٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ -

۵۹۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
أَبِي عُمَيَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا أَكْبَرْنَا فَقَالَ

لے بُرا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھ سے ہٹا دے  
اور پھر جہاں یا جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرے حقے  
میں کر دے اور مجھ اس پر راضی کر دے  
دعا کے وقت اس کام کا نام لے لے  
باب وضو کے بعد دعا کرنا۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو  
بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا یا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ  
اٹھا کر یوں دعا کی یا اللہ ابو عامر عبید کو بخش دے  
ابو موسیٰ کہتے ہیں آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں  
نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ نے فرمایا یا اللہ عبید  
ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوقات کے مقابلے میں  
بلند درجات عطا فرما۔

باب کسی ٹیلے یا بلندی پر چڑھتے وقت  
دعا کرنا۔

امام بخاری کہتے ہیں قرآن میں خیر عقبامیں  
عقب کا لفظ عاقب کا ہم معنی ہے یعنی آخرت۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از الیوب از ابو عثمان)  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ  
اکبر کہتے (زور زور سے پکار کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو (چلائے کی ضرورت نہیں) تم کسی بہرے

۱۔ میرا دل اس کام سے بھر دے یا وہ کام نہ ہونے دے ۱۲ منہ ۳ زبان سے بادل میں اس کا خیال کرے یعنی کام کا لفظ یہ اس دعا میں ہے اس  
کی جگہ پر اس کام کا نام لے مثلاً فلاں عورت سے نکاح کرنا یا فلاں نوکر یا سوداگر کو کرنا یا فلاں ملک کا سفر کرنا اس سنی کی روایت میں یوں ہے کہ سات  
بار یہ دعا پڑھے پھر اس کے بعد جو خیال پہلے دل میں آئے وہ کرے اس کے حق میں بہتر ہوگا مگر اس کی سند منیف ہے ۱۲ منہ

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ النَّاسِ  
ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ  
أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا  
بَصِيرًا أَفَلَمْ آتِي عَلَىٰ وَآنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ  
اللَّهِ نَبِيَّ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ  
إِلَّا أَدُلَّكَ عَلَىٰ كَلِمَةٍ هِيَ كُنُوزُ  
الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

**باب ۳۲** الدُّعَاءُ إِذَا هَبَطَ

وَادِيًا فِيهِ حَدِيثٌ جَابِرٌ -

**باب ۳۳** الدُّعَاءُ إِذَا ارَادَ

سَفَرًا أَوْ رَجَعَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ -

**۵۹۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ**

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ  
عَزْوٍ أَوْ رَجَعَ أَوْ عَمَرَ يُكَبِّرُ عَلَىٰ كُلِّ شَرْفَةٍ  
أَوْ رَضِي ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ آمِينَ تَابِعُونَ عَائِدٌ وَنَاصِرُونَ

یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ سمیع و بصیر کو پکار رہے ہو اس کے  
بعد آپ میرے پاس تشریف لائے میں دل ہی دل میں آہستہ  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ  
الا باللہ کہا کر کہ یہ بہشت کا ایک خزانہ ہے یا یوں فرمایا میں تجھے  
بہشت کا ایک خزانہ بتا دوں وہ یہی کلمہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ

**باب** نشیب میں اُترتے وقت دُعا کرنا۔

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

**باب** سفر میں جاتے یا سفر سے لوٹتے  
وقت کی دعا۔

(از اسماعیل از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج  
یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلند مقام پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر  
فرمایا کرتے پھر فرمایا کرتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
آمِينَ تَابِعُونَ عَائِدٌ وَنَاصِرُونَ صَدَقَ  
اللَّهُ وَحْدَهُ وَتَصَرَّ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

۱۔ جو کتاب الجہاد میں موصولہ گزر چکی اس میں یوں ہے جب مدینہ ہم کو دکھائی دینے لگا تو آپ نے یوں فرمایا آمین تابیون عایدون کہ تین بار اللہ اکبر ۱۳ مرتبہ  
۲۔ امام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ جب  
(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَامِدٌ وَتُصَلِّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنكَ  
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

### باب ۳۸۱ الدُّعَاءُ لِلْمَنْزُوجِ -

۵۹۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْأَسَدِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَتْرُفَ صَفْرَةٍ  
فَقَالَ مَهْمٌ أَوْ مَهْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً  
عَلَى وَزْنِ نَوَاحٍ مِمَّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ  
اللَّهُ لَكَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ -

۵۹۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ رَأْيِي وَتَرَكْتُ سَبْعَ  
أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ  
يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَكُونُ أَمْرُكِ يَبًا  
قُلْتُ نَيْبًا فَقَالَ هَلَا جَارِيَةً تَلَا عِبَهَا  
وَتَلَا عَيْبَكَ أَوْ تَصَاحِكُهَا وَتَضْحَكُكَ  
قُلْتُ هَلَكَ رَأْيِي فَتَرَكْتُ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ  
بَنَاتٍ فَفَكَّرْتُ أَنْ أَجْبِهَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ  
فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ

### باب ۳۸۲ دُعَاؤُ مَا دِينَا -

(از مسدد از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف پر زرد  
نشان دیکھ کر دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا میں نے  
ایک گھل برابر سونا مہم مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کیا ہے  
آپ نے فرمایا بَارَكَ اللہ لک ولیمہ بھی کر خواہ ایک ہی بکری  
کیوں نہ ہو۔

(از ابوالثعمان از حماد بن زید از عمرو) جابر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میرے والد شہید ہوئے تو سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے  
میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے دریافت فرمایا جا برتو نے نکاح کیا؟ میں نے عرض  
کیا جی ہاں! فرمایا بَاکِرہ یا شیبہ؟ (کنواری یا شوہر دیدہ) میں  
نے عرض کیا شیبہ آپ نے فرمایا کنواری چھو کر کیوں نہیں کی؟  
دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے یا دونوں ایک  
دوسرے سے چمکتے بولتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہوا  
یہ کہ میرے والد صاحب شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں  
(میری بہنیں چھوڑ گئے میں نے نامناسب سمجھا کہ انہی کی طرح ایک  
اور کم عمر اور بے تجربہ) لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک

بقیہ صفحہ ۳۸۱ القہر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اولاد میں پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تک یہ کہتے پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحَانَ الَّذِي  
سَخَّرَ لَنَا هَذَا أَوْ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ حَسْبُ جَنَّاتٍ مِّنْ حُجَّتٍ مِّنَ الْأَرْضِ نَكَا كُنَّا فِي سَفَرٍ مِّنَ الْأَرْضِ نَكَا كُنَّا فِي سَفَرٍ مِّنَ الْأَرْضِ نَكَا كُنَّا فِي سَفَرٍ مِّنَ الْأَرْضِ نَكَا  
وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ كُنْ عَلَيْنَا سَفَرًا هَذَا إِذَا طَرَعْنَا بَعْدَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُنَاجِبُ فِي السَّفَرِ وَالْمَخْلِفَةِ  
فِي الْأَهْلِ وَالْيَتَامَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَغَائِلِ السَّفَرِ وَكَأَيِّ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمُنَازِلِ  
وَالْأَهْلِ وَالْيَتَامَى ۱۳ منہ

فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلْ ابْنُ مُحَيْيِدٍ وَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ

سہیل بن عینیہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمر و بن دینار سے روایت کیا ان کی روایت میں بارک اللہ علیک نہیں ہے

**باب ۳۴۳** مَا يَقُولُ إِذَا

آتَى أَهْلَهُ -

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

أَنْ أَحَدَهُمْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ

يَا سُبْحَانَ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ

جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ

يُقَدَّرَ رَبِّبْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ

شَيْطَانٌ أَبَدًا -

**باب ۳۴۴** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً -

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

جہان دیدہ عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی رکھے یہ آپ نے فرمایا  
بارک اللہ علیک -

سہیل بن عینیہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمر و بن دینار سے روایت کیا ان کی روایت میں بارک اللہ علیک نہیں ہے

**باب ۳۴۳** یوی سے مباشرت کرنے سے پہلے

کیا کہے؟

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سالم از کریم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے مباشرت کرنا چاہے تو کہے

يَسْأَلُ اللَّهَ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا

رَزَقْتَنَا - (اے اللہ ہمیں شیطان سے بچائے رکھ اور جو

بچہ ہمیں عنایت فرمائے شیطان کو اس سے الگ رکھ پھر

اگر ان کے حصے میں بچہ لکھا ہے اور بچہ پیدا ہو تو شیطان

اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا -

**باب ۳۴۴** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً -

(از مسدد از عبد الوارث از عبد الغریر از حضرت انس

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعاء

فرماتے - اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

۱۲۔ یہ دونوں روایتیں کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں ۱۲۔

۱۳۔ یہ بڑی جامع دعا ہے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا اس میں سوال ہے اب باقی کیا رہا - اس قسم کی جامع دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے بہت منقول ہیں جیسے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ يَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۱۴۔

## باب ۳۲۱ التَّوَدُّعُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا -

۵۹۴۲- حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي الْعَزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَمْرِو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَوَاؤَ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكِتَابَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تُرَدَّ إِلَيَّ أَرْذَلُ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ -

## باب ۳۲۲ تَكْرِيبُ الدُّعَاءِ

۵۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا آكْسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبَّ حَتَّى رَأَتْهُ لِيُخِيلَ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّعْرَ وَمَا صَنَعَهُ وَأَنَّكَ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْعَرْتُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَفْتَايَ فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ آذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ

## باب دُنْيَا كَيْ فَتْنَةٍ سَهْ مَا لَنَا -

(از فروہ بن ابی المغیرہ از عبیدہ بن حمید از عبد الملک بن عمر از مصعب بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ پانچ دعائیں اس طرح سکھاتے تھے جیسے کوئی کسی کو لکھنا سکھاتا ہے (یعنی بڑی احتیاط و محنت کیساتھ) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تُرَدَّ إِلَيَّ أَرْذَلُ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ -

## باب دُعَا مِیں ایک ہی فقرہ بار بار دہرانا

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو آپ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا آخر آپ نے (مجبوراً) خدا سے دعا کی بعد ازاں حج سے فرمانے لگے عائشہ! تجھے معلوم ہے میں نے جو بات خدائے تعالیٰ سے معلوم کی تھی وہ اس نے مجھے بتادی، میں نے عرض کیا کیسے؟ فرمایا: آپ نے فرمایا یوں ہوا "میرے پاس دو مرد (فرشتے) آئے ایک

اس باب میں امام بخاری آج حدیث جادو کی لائے ہیں اس سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طب اور بیدار الخلق میں نکالا اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی اور اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن مسعود سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا پسند تھا ۱۲ اس لئے کہ مجھ کو یہ کہنا عارضہ ہو گیا ہے ۱۲ منہ

رَأْسِهِ وَالْأَخْرَجَهُ مِنْ رَحْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّحْلِ قَالَ مَطْبُوبٌ  
قَالَ مَنْ طَبَّهَ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ  
فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفٍّ  
طَلْعَةٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي ذُرْوَانَ  
وَذُرْوَانَ بِئْرٍ فِي بَيْعِي ذُرَيْقٍ قَالَتْ فَكَيْفَ كُنَّا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى  
عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ مَاءٌ مَهَا فَقَاعَةٌ  
الْحَمَاءُ وَلَكَ مَهْلِكُ رَمُوسِ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ  
فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنبَأَهَا  
عَنِ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا  
أَخْرَجْتَهُ قَالَ أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَا فِي اللَّهِ  
وَكَرِهْتُ أَنْ أَثْبِرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا  
زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَاعًا وَدَعَا وَسَسَاقَ  
الْحَدِيثُ.

تو میرے سر ہاتھ لگے دوسرا پاشتی۔ ایک نے (میری طرف اشارہ  
کر کے) دوسرے سے پوچھا آپ کیا بیمار ہیں؟ دوسرے نے  
جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے اس نے پوچھا کس نے جادو  
کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پہلے  
نے پوچھا جادو کا سامان کیا ہے؟ دوسرے نے کہا گنگھی  
اور ہاں جو گنگھی کرنے سے جھڑتے ہیں اور کھجور کے خوشے  
کا غلاف (ان چیزوں میں جادو کیا ہے) اس نے پوچھا یہ  
سارا سامان کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا ذروان میں ہے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے، واپس آئے تو مجھ سے  
فرمانے لگے عائشہ! خدا کی قسم اس کنوئیں کا پانی ہندی کے  
پانی کی طرح رنگ دار تھا اور وہاں پر کھجوروں کے درخت  
سانپوں کے بچن کی طرح تھے بغرض آپ نے اس کنوئیں کی حقیقت مجھ سے بیان  
میں نے بغرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس سامان کو کھلوا یا کیوں نہیں؟  
آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل و کرم سے) مجھے تو  
تندرست کر دیا اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک  
شور مچا دوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث بن سعد کی روایت میں جو انہوں نے

ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کی یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے دعا کی پھر دعا کی۔ آخر تک

## باب ۳۲۲ الدُّعَاءُ عَلَى الْمَشْرُوقِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
أَعِزِّيْ عَلَيْهِمْ يُسْبِعْ كَسْبِيعِ  
يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ

## باب ۳۲۳ مشرکوں کے لئے بددعا کرنے کا بیان

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے  
دعا کی یا اللہ! مکے کے مشرکوں پر حضرت یوسف علیہ السلام  
کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد  
فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا یا اللہ! جو جہل

لہ ہی روایت ہے امام بخاری نے باب ۱۸۰ میں مکرر دعا کرنا کور ہے امام مسلم کی روایت میں خدا عاشق دعا تین بار مکرر ہے عیسیٰ بن یونس  
کی روایت کو کتاب الطب میں اور لیث بن سعد کی روایت کو کتاب الخلق میں خدا امام بخاری نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ میں یہ روایت کتاب الاستسقا میں و مکرر گزری ہے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ یہ حدیث بھی کتاب الطہارۃ میں موصول گزری ہے ۱۲ منہ



يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اعْنُ فَلَاحًا وَفَلَاحًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَكُ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

۵۹۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَدْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَبِّحْهُمُ الْحَسَابِ لَهُمْ الْأَخْزَابُ أَهْزِهِمْ وَذَلِّهِمْ.

۵۹۴۵- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هُثَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَيْدَةٍ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الصَّلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اللَّهُمَّ أَفِي عِيَاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَفِي الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَفِي هِشَامِ اللَّهُمَّ أَفِي الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ أَشَدُّ دُورًا تَأْتِي عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسْبِي بُرْسَفَ.

۵۹۴۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی تباہی ضرور کیجیے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یوں دُعا کی یا اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء لہ

(از ابن سلام از وکیع از اسماعیل بن ابی خالد) عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں شکر کفار کے لئے بد دُعا کی فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے حساب جلد لینے والے ان کفار کی فوجوں کو بھگا دے ان کے قدموں میں لغزش پیدا کر دے۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عشاء کی آخری رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ من حمدہ کہتے تو اس کے بعد دُعاے قنوت پڑھتے آپ فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (پنجہ کفار سے) رہائی دے، اے اللہ ولید بن ولید کو کفار سے نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو کفار سے نجات دے اے اللہ کمز و مسلمانوں (عورتوں بچوں) کو نجات دے یا اللہ مضر کے کفار پر سخت عذاب نازل فرما انہیں روند ڈال اے اللہ ان پر عہد یوسف علیہ السلام جیسا قوط بھیج۔

(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص از عامر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جہاد میں فوج کا ایک دستہ روانہ فرمایا

لہ یہ حدیث بھی کتاب المغازی اور تفسیر میں موصول اگر مکی ہے ۱۲۸ھ تک یہ شخص کفر کا قید میں تھے اور سخت تکلیفیں ان کے ہاتھ سے اٹھا رہے تھے

سَرِيَّةٌ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ فَأَصْبَحُوا أَهْمَارًا كَيْتُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَّا  
وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ  
وَيَقُولُ إِنَّ عَصِيَّةَ عَمْرِو اللَّهِ وَرَسُولَهُ -

۵۹۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُثَيْلٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ الْيَهُودُ يُسَبِّحُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُونَ أَلَسْنَا مِنْكَ فَقَطِنْتُ عَائِشَةَ  
إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلِكًا عَائِشَةَ  
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوَلَمْ  
تَسْمَعِي أَرَأَيْتَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ -

۵۹۴۸- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ سَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَكُ  
اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَوْمَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُوا  
عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ  
صَلَاةُ الْعَصْرِ -

جسے قاریوں کا دستہ کہتے تھے یہ لوگ شہید ہو گئے چنانچہ میں نے  
دیکھا کہ آپ کو جتنا سخت صدمہ ان کی شہادت سے ہوا کسی  
موقع پر ایسا صدمہ نہ ہوا اور ایک ماہ تک نماز فجر میں آپ  
قنوت پڑھتے پس اور فرماتے تھے کہ غصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودی کج بخت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سلام میں اُسام علیک کہا کرتے ہیں میں نے یہ  
جملہ سنا تو ویسا ہی بد دعا والا جملہ کہا علیکم السام واللعنۃ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ یہ کام اللہ تعالیٰ  
نرمی (خوش اخلاقی) سے پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ  
یا نبی اللہ آپ نے ان کا جملہ نہیں سنا؟ تو فرمایا او تم نے  
میرا جواب نہیں سنا؟ میں نے بھی انہیں یہی جواب دیا  
وعلیکم یہ

(از محمد بن ثنی از انصاری از ہشام بن حسان از محمد  
بن سیرین از عبیدہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ جنگ خندق میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اے اللہ ان کفار کی قبروں اور  
گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان بد بختوں نے ہمیں صلوٰۃ و طہ  
(نماز عصر) نہ پڑھنے دی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

## باب ۳۴۲۲ الدُّعَاءُ لِلْمُتْرَكِينَ۔

۵۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ مَرَّ الطَّفِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ قَادِمٌ اللَّهُ عَلَيْهَا فَظَنَّتِ النَّاسُ أَنَّكَ بَدَعُوا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْتَ بِهِمْ۔

## باب ۳۴۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ۔

## ۵۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمَلِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي

## باب ۳۴۲۴ مُشْرِكُونَ كَلِمَةً

(از علی از سفیان از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ دوس کا سردار طفیل بن عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگ اللہ کے نافرمان ہو گئے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لئے بددعا فرمائیے لوگوں نے گمان کیا کہ اب آپ ان پر بددعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا یا اللہ قبیلہ دوس والوں کو ہدایت نصیب فرما انہیں میرے پاس لے آئے۔

## باب ۳۴۲۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا

کرنا اے اللہ میرے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے۔

(از محمد بن بشار از عبد الملک بن صباح از شعبہ از

ابو اسحاق از ابن ابی موسیٰ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اے پروردگار میری خطا معاف فرمائے اور میری لاعلمی، تمام امور میں اسراف معاف فرمائے اور جس امر کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (کہ وہ ٹھیک نہیں) معاف فرمائے۔ خدا یا میرے تمام گناہ خواہ وہ عمدا ہوں یا لاعلمی میں معاف فرمائے یہ میرے نامناسب امور کو معاف کر دے یہ تمام باتیں میرے لئے

۱۔ باب کا مضمون اگلے باب کے مخالف نہ ہوگا کیونکہ اگلے باب میں جو بددعا کا بیان ہے وہ اس پر محمول ہے جب مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ ہو اور یہ اس حالت میں ہے جب ان کے ایمان لانے کی امید ہو یا ان کا دل ملا نامقصود ہو بعضوں نے کہا کہ مشرکوں کے لئے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا اہل حق کے لئے دست نہیں لیکن ہدایت کی دعا تو اکثر لوگوں نے مانگ رکھی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ پھر ایسا ہی ہر دوس والوں نے ہدم قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ۱۳ منہ ۱۴ منہ یہ دعا بطریق عجز ویت بھی یا تعلیم امت کے لئے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ آپ نے ہر بار تو واضح فرمایا ہے بندہ اپنے مالک کے سامنے کہتا ہے کہ اس نے کوئی قصور نہ کیا چونکہ تو مال مال گناہ کا ہے حیا اللہ ان دعاؤں سے تو صاف یہ ثبوت ہوتا ہے کہ آپ سچے پیغمبر تھے ملکہ و شمنوں کا منہ کالا وہ ہر کو عیب سمجھتے ہیں اگر آپ مجھوٹے ہوتے تو حضور کی طرح لوگوں میں ایسی تعلیم کرتے کہ اس ایسا ہوں میں ویسا ہوں ۱۵ منہ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا كَذَبْتُ وَمَا أَخْلَعْتُ وَمَا  
أَسْرَدْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُهَيَّيْتُ وَمَوَاقِفُ  
الْمَوْجِبِ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَافِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي  
بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَآبِي بُرْدَةَ أَحَبُّهُ عَنْ أَبِي  
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي  
وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ  
بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَ  
خَطَايَايَ وَعَسَدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي -

باب ۳۴۳ الدعاء في الساعة  
التي في يوم الجمعة -

۵۹۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس موجود ہیں یا اللہ میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں  
کو معاف فرما دے مقدم موخر کرنے والا تو ہے تو سب کچھ کر سکتا  
ہے نبی عبید اللہ بن معاذ (امام بخاری رحمہ اللہ کے شیخ) بحوالہ  
والدش از شعبہ از ابو اسحاق از ابو بردہ بن ابی موسیٰ از ابو موسیٰ  
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ

(از محمد بن ثنی از عبید اللہ بن عبد المجید از اسرائیل از ابو  
اسحاق از ابوبکر بن ابوموسیٰ و ابو بردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا  
کرتے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي  
أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَسَدِي وَكُلَّ ذَلِكَ  
عِنْدِي -

باب روز جمعہ مقبول ساعت میں  
دُعایا مانگنا -

(از مسدد از اسماعیل بن ابراہیم از ابوبکر از محمد) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں جو مسلمان  
بندہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات

لے یہی استغفار الہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر (ادعوت) بندے بھی ہتھارتے ہیں اور رات دن بھی عاجزی کے ساتھ اپنے قصور کا اقرار اور اعتراف کرتے  
رہتے ہیں اگر ذرا بھی انانیت کسی کے دل میں آئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتب میں فرماتے ہیں وہ پاک پرہیزگار ایسا  
مستغنی اور بے پردہ ہے کہ اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لاکھوں آدمیوں کو یہاں آکھے انداز چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب  
بندے ہیں ان سب کو راندہ درگاہ بنائے جل جلالہ ۱۲ مرتبہ پھر ایسی ہی حدیث بخاری کی ۱۲ مرتبہ

فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَفَّقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي نَسَأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بَيِّنَةٌ قُلْنَا يَقْلِلُهَا... يُزْهَدُهَا-

**باب ۳۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**

**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ جَابُ لَنَا فِي**

**الْيَهُودِ وَلَا لَيْسَتْ جَابُ لَهُمْ**

**فِينَا-**

**۵۹۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ**

**حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا آدِثُ**

**عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**

**عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**فَقَالُوا أَلَسْنَا بِكُمْ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ**

**عَائِشَةُ أَلَسْنَا بِكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضَبَ**

**عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**مَهْلِكًا عَائِشَةَ عَلَيْكَ يَا لِرَفِي وَإِنَّا لَوِ**

**وَالْعَنْفُ وَالْفُحْشُ قَالَتْ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُ مَا**

**قَالُوا قَالَتْ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُ مَا قُلْتُ رَدُّتُ**

**عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا لَيْسَتْ جَابُ**

**لَهُمْ فِينَا-**

مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتے ہیں۔ آپ نے یہ ارشاد فرماتے وقت ہاتھ سے اشارہ فرمایا جس کا ہم یہ مطلب سمجھ کر وہ مقبول ساعت تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

ہم جو بدو عاہود یوں کے لئے کریں گے وہ مستجاب

ہوگی اور وہ جو بدو عاہد ہمارے خلاف کریں گے قبول

نہ ہوں گی۔

(از قتیبہ بن سعید از عبد الوہاب از الیوب از ابن ابی ملیکہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہودی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے "اے ام علیک" آپ نے جواب دیا

"وعلیکم" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "اے ام علیکم وعلیکم

اللہ غضب علیکم" (تم مروت پر غصہ کی پھسکاؤ اور غضب نازل ہو) حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! ذرا ٹھہرو نرمی سے کلام کرو سخت

کلامی سے بچی رہو انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ان بد بختوں کی

بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا تو کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا

میں نے بھی تو ان کی بددعا ان ہی پر ڈال دی اور میری بددعا ان

کے حق میں (بارگاہ الہی سے) قبول ہوگی البتہ ان کی بددعا میرے

حق میں قبول ہونے والی نہیں ہے۔

اللہ حضرت عائشہ کو غصہ آگیا غصہ واقعی تھا کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کو کسا ۱۶ منہ لکھ پھران کے کوسنے کا تسنے سے کہا اور اسے جیسا آپ نے فرمایا تھا دیا ہی ہوا یہودی بڑی ذلت کے ساتھ اسی کے جھلا وطن کئے گئے ان کی اولاد مسلمانوں کی لونگھی غلام بنی ۱۶ منہ عہد عتق اور قس یہاں ایک ہی منی سخت کلامی کے لئے مستعمل ہوئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی قس کلامی اس طرح کی کبھی نہیں کی تھی بلکہ قس کے عام طرز پر اور میں نے جانتے ہیں اور یہاں تو یہود کے الفاظ کے مطابق صحیح جواب تھا مگر آپ نے ہمیشہ کے لئے ایک اصول فرما دیا کہ سخت کلامی سے بچنا چاہیئے اور ایسا جواب دینا چاہیئے جس سے مقصد ہی پورا ہو جائے اور زیادہ بات بھی نہ بڑھے چنانچہ آپ کا جواب "وعلیکم" اتنا جامع جواب ہے کہ اس سے ہر کوئی جواب نہیں ہو سکتا اور اس سے بات بڑھتی بھی نہیں بلکہ دشمن شرمسار ہو کر اصلاح کی طرف مائل بھی ہو سکتا ہے مثلاً اس جواب میں گستاخ ہے کہ تم سمجھ کر افسوس بھرا یہی نہیں سنا جو میری طرف سے اسام کا لفظ نہیں کہا چنانچہ وہ شرمسار بھی ہو سکتا ہے یا جب یہی وہ اسلام لائے تو اس کے دل میں یہ خیال نہ ہوگا کہ میرا یہ سخت لفظ آپ نے سنا تھا چنانچہ اس کی طبیعت میں اس کی یہ غلطی آنکھ کی اصلاح میں جا کر نہ ہوگی لیکن اگر اسے یہ مسلم ہو کر میرا یہ فقرہ آپ نے سن لیا ہے تو اس صورت میں وہ اپنی شقاوت پر مذہیت اور بغیر ہو سکتا ہے ۱۶ عبد الرحمن

## باب آمین کہنے کا بیان ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں چنانچہ فرشتوں کی آمین کے ساتھ جس شخص کی آمین زبان سے نکل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

## باب لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت ہے

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از زہری از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ایک دن میں سو بار کہے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا دس ہر دوں کو آزاد کرنے میں ملتا ہے، اور اس کے لئے سونکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹا دی جائیں گی اور اس سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے زیادہ اعمال والا نہ ہو سکے گا، البتہ وہ شخص زیادہ اعمال والا مقتور ہوگا جس نے اس کلمے کو سو بار سے بھی زیادہ پڑھا ہو۔

## باب التَّائِمِينَ

۵۹۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقَمَ الْقَارِئُ قَائِمًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَوَمَّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَائِمِينَ تَائِمِينَ الْمَلَائِكَةُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

## باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ

۵۹۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٌ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَجُعِلَتْ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيتَ أَحَدٌ يَأْخُذُ بِمِثَابِ عِلٍّ إِلَّا رَجُلًا عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ -

۱۔ ہر دعا کے بعد دعا کرتے وقت اور سننے والوں سے کہتا ہے کہ آمین یا ہر دو جتنا سلام اور آمین پڑھتے ہیں اتنی ہی بات پڑھیں جتنے دوسری روایت میں ہے تو آمین بہت کم کہتا ہے۔ ایک حدیث میں یوں ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور حضرت ہونیا نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ذکر تبارک میں صرف اللہ عزوجل سے کہنا افضل ہے یا لا الہ الا اللہ بعضوں نے کہا ابتداء میں لا الہ الا اللہ اور انتہا میں اللہ کیونکہ جب نفی ماسوا میں ختم ہوگا اب اثبات ہے اثبات کافی ہے حکمتنا فی ذکر آمین سے تا کیا بعد لک نہ روایہ + کے یہی درجہ لا الہ الا اللہ۔ اللہ کا ذکر جتنے دن وقت فائدہ دینا جب لا کہہ کر تو اس لئے اللہ کی نفی کرے اور نفی کا خیال نہ لکھتا ہے۔ ۲۔ سبحان اللہ کیا فضیلت والا کلمہ ہے یعنی روایتوں میں قلہ الحمد کے بعد یحییٰ ویمیت یعنی میں بیکوہ اختیار زیادہ ہے ایک روایت میں فوکی ماننے بعد کی تیس ہے لیکن اس میں دس بار پڑھنے کا ذکر ہے یہ کلمہ گنہگاروں کے لئے اور جو ہر دن سیکڑوں گناہ کیا کرتے ہیں۔ اگر سو بار اس کلمے کو پڑھ لیا کریں تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۱۲ منہ

٥٩٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ

ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

مِيمُونُ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ

رَقَبَةً مِّنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي

زَائِدَةً وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ

الشَّعْبِيُّ عَنْ ذُرَيْعِ بْنِ خَتِيمٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لِلزَّبَّاعِ

مِنْ سَمْعِهِ فَقَالَ مِنْ غَيْرِ وَبِنِ مِثْمُونٍ لَيْتَ

مِنْهُنَّ نِسَاءٌ يُحِبُّنَ أَنْ يُقَالَنَّ لَهُنَّ فُجَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ

سَمِعْتَهُ فَقَالَ مَنْ أَلْفِي أَتَيْتَ الْأَنْصَارِيَّ

مُحَدَّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ

إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي كَيْلَاسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلُهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدِّثْنَا

وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابن أبي ليلى عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم وقال إسماعيل عن الشعبي عن

الربيع قوله وقال ادم حداثا شعبة قال  
- يَكْفِيكَ - وَوَلَّكَ - دُمُورُ - وَوَلَّكَ -

حدثنا عبد الملك بن ميسرة سمعت هلال

۱۵۳۰

(از عبد الله بن محمد از عبد الملك بن عمرو از عمر بن ابی زائده از

ابو اسحاق (عمر بن میمون کہتے ہیں جو شخص یہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وُحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

دس مرتبہ کہے اسے اتنا ثواب ملے گا کہ جیسے کوئی اولادِ اسماعیل

علیہ السلام سے دس غلام آزاد کر دیتا ہے۔

(اسی سند سے) عمر بن ابی زائدہ نے بحوالہ عبد اللہ بن ابی

السفر از سبغی از ربیع بن حسیم ہی مضمون روایت لیا تبعی کہتے ہیں

چنانچہ میں ربیع بن خیثم سے ملا اور دریافت کیا آپ کے یہ حدیث

عزیز بہیمان کہ اسے گرا لیا سو فیاضیت کے آئینہ نے نہایت

کنس سسٹنی، انہوں نے کہ ابن ابی العلیٰ، سرخانی مہر، ابن

یہ علم کے پاس گیا اور کہا آتے نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں

نے کہا حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ

سے روایت کرتے تھے یہ

ابراہیم بن یوسف بچوالہ والدش از ابواسحاق از عمرو بن

ميمون از عبد الرحمان بن ابی یعلی از ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

موسیٰ بن اسماعیل (امام بخاری کے نسخ) بحوالہ وہیب بن

قاله از داود بن ابی هند از عامر بنی از عبد الرحمن بن ابی یحیی از

بِأَيُّوبَ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ وَمِثْلُ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ

یہ سب اہل علم و ادب کی رائے تھی۔

حضرت بی ابی السفر سے پہلا طریق موقوف ہے اور دوسرا فرس ۱۲ منہ ۷۷ اس کو ابوبکر بن ابی

یہ ہے شعبی نے کہا میں نے دمیع سے لڑا تھا تم نے یہ کس سے سنا انہوں





**۵۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ**  
**حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ جُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي**  
**بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**  
**قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ**  
**الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ**  
**وَالْمَيِّتِ -**

**۵۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ**  
**حَدَّثَنَا جُرَيْدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ**  
**أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**إِنَّ اللَّهَ مَلَأَ مَكَّةَ يَطُوفُونَ فِي لُطْفِي يَلْقَوْنَ**  
**أَهْلَ الذِّكْرِ قَادًا وَحَدُودًا قَوْمًا تَذْكُرُوا اللَّهَ**  
**تَنَادُوا وَاهْتَبُوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْفَظُهُمْ**  
**يَا جَنِّعَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ اللَّهُ نَيَّا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ**  
**رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي**  
**قَالُوا يَقُولُونَ يَسْتَعِينُونَكَ وَيُكَدِّرُونَكَ وَ**  
**يُحَسِّدُونَكَ وَيُحَسِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ**  
**رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ**  
**قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ**  
**رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ**

(از محمد بن علاز ابو اسامہ از جرید بن عبد اللہ از ابو  
 بردہ) حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی یاد کرتا ہے وہ گویا زندہ ہے  
 اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ گویا مردہ ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعش از ابو صالح) حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر چلتے پھرتے  
 ہیں اور ذکر الہی کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں  
 انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو ذکر الہی میں مصروف ہوں تو فرشتے  
 آپس میں ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں تمہاری ضرورت  
 پوری ہوگئی (ذکر الہی کرنے والے مل گئے) چنانچہ یہ فرشتے وہاں  
 جمع ہو کر پہلے آسمان تک اپنے بچکھوں سے ان ذکر الہی کرنے  
 والوں کے ارد گرد اُمنڈتے رہتے ہیں (جب خدا کے پاس جاتے  
 تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ہر بات کو ان سے زیادہ  
 وہ جانتا ہے میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں  
 تیری تسبیح تکبیر حمد و تحمید کر رہے تھے۔  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟

لے اللہ کی یاد گمانہ زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا ظلمت موت ہے بعضوں نے کہا اللہ کی یاد کرنے والے سے کہ توں کو فائدہ اور دشمنوں کو نقصان پہنچتا  
 ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنے والے سے کہ نقصان نقصان نہیں پہنچتا تو وہ مُردے کی طرح ہوا یہاں یہ اعتراض نہ ہو گا کہ اللہ کے بندوں سے ان کے کرنے کے بعد بھی قیوم من و  
 برکات پہنچتے ہیں جیسے اس کا تجربہ بہت سے صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے کیونکہ یہ قیوم و برکات ان کا روح مقدس سے پہنچتے ہیں وہ مردہ نہیں ہیں۔  
 مردہ ان کا جسم ہے جو کُل مگر کرفاک ہو جاتا ہے اور پیغمبروں کے اہل بیت مردہ نہیں ہیں وہ جسم سمیت اپنی قبول میں زندہ رہتے ہیں جیسے دوسری حدیث سے ثابت





لِلَّهِ تَسْبِيحُهُ وَتَسْمُوتُ أَسْمَاءُ لَهُ الْآدَاءُ أَحَدًا لَا  
يَعْفُظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَفْوُهَا  
الْوُتْرُ

## باب ۳۳۳ الموعظة ساعة بعد ساعة

۵۹۲۳- حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَسْتَعِظُ عَبْدَ اللَّهِ جَاءَ  
يَزِيدُ بْنُ معاويةَ فَقُلْنَا لَا تَجْلِسْ قَالَ لَا  
لَكِنَّ أَدْعُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَالْآدَاءُ  
جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخَذَ  
بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَّا إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ  
وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ  
فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا۔

ایک کم سونام میں جو شخص انہیں یاد کر لے وہ بہشت میں لجا جائیگا  
وہ طاق ہے (ایک ہے) اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے یہ

## باب کچھ وقت چھوڑ کر وعظ و نصیحت کرنا (تا کہ لوگ اکتانہ جائیں)

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) شقیق کہتے ہیں ہم  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے اتنے میں یزید  
بن معاویہ آگئے ہم نے ان سے کہا بیٹھے (آپ ہی کچھ بیان کر دیں)  
انہوں نے کہا میں اندر جاتا ہوں تمہارے دوست کو بلائے  
لاتا ہوں ورنہ پھر میں بھی آکر یہیں بیٹھوں گا، چنانچہ عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور کھڑے  
ہو کر فرمایا میں آپ لوگوں کے یہاں بیٹھے رہنے کو جانتا تھا  
میں اس لئے نہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقررہ ایام  
میں ہمیں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے (فاصلہ دیتے تھے) آپ  
اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سامعین اکتانہ جائیں یہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الرقاق

باب ۳۳۳ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ  
وَقَوْلِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

رقت قلب (نرم دلی) پیدا  
کرنے والی احادیث کا بیان  
باب نرم دلی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ ارشاد کہ حقیقی زندگی تو آخرت ہی کی ہے

۱۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طاق بہت عزیز رکھی ہیں جیسے آسان سات، زمینیں سات، دن سات، دوزخ کے فرشتے ایسے فرقی نمازوں کی رکعتیں سترو نمازیں پانچ وغیرہ  
۲۔ کہ تمام ہرگز وعظ شروع کرتے ہیں ۱۳ منہ ۱۴ تو میں نے بھی آپ ہی کا طریقہ اختیار کیا اور دوزخ و وعظ و نصیحت کرنا پسند نہ کیا ۱۳ منہ ۱۴ باقی دنیا کی زندگی موت  
۳۔ ہے ہر وقت مرنے کا گھبراہٹ کا دوران الدار الاخرۃ ہی الجوان۔ مراد منزل جانا ہے امن و عیش میں ہر دم جس فریاد میداؤ کہ یہ بندید مملہ ۱۳ منہ

۵۹۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَقْبُورٌ

فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الْفَقِيهَةُ وَالْفَرَاعُ قَالَ

عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عُلَيْشٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۵۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللَّهُمَّ لَا عِلَّيْ إِلَّا عِلِّيُّ الْآخِرَةِ فَأَصْبَحَ

الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرَةُ

۵۹۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَ

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفَرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَ

(از ابی بن ابراهیم از عبداللہ بن سعید ابن ابی ہند از والدش)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر

لوگ قدر نہیں کرتے اور انہیں برباد کرتے ہیں ایک صحت

دوسری فراغت (بے فکری فرصت)

عباس بن عبد العظیم عنبری (امام بخاری کے شیخ بحوالہ

صفوان بن عیسیٰ از عبداللہ بن سعید ابن ابی ہند از والدش از

ابن عباس فرمایا آنحضرت ایسی ہی حدیث نقل کرتے ہیں

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از معاویہ بن قرہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اے اللہ زندگی تو حقیقت میں آخرت والی ہے

اے اللہ تو میرے انصار و مہاجرین کی حالت بہتر بنا (یہ

حدیث جنگ خندق کے باب میں گزر چکی)

(از احمد بن مقدم از فضیل بن سلیمان از ابو حازم)

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خندق

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بنفس

خندق کھودتے جاتے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے جاتے آپ ہمارے

پاس سے گذرتے تو یہ فرماتے اے اللہ زندگی تو آخرت ہی کی

لہ یعنی جب اللہ تعالیٰ تدبیر ہی اور فراغت ہے تو عیسیٰ جلدی بہت سے نیک کام کر لے اور آخرت کا تو شرابا لے غفلت اور غفالت میں اپنی اوقات خواب نہ کرے وقت سے نیا دھڑ

دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیے کہ کوئی ٹھہری ان تین باتوں سے خالی نہ گزرنے والو دنیا کے کمالات اور سیر اور معاش کی تحصیل کر رہا ہو یا آخرت کے لئے خدا کی عبادت اور عبادت کا میں مصروف ہو یا نہان تک کہ سورا ہو کام نہ کر رہا ہو ۱۲۰ منہ

سبحان اللہ اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے شل شہرہ ہے شکر کی ہزار نعمت ہے ہر طرف فرصت اور دل کی فراغت بس سارے

جان کی نعمتوں سے بھر کر ہیں اگر آدمی تدبیر نہ ہو اور ساری دنیا کا مال و دولت مل جائے تو اس پر لعنت دیکھ کام کا ہی طرح اگر سب کچھ ہو لیکن دل کو اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے ہی نے حظ اٹھایا انہیں جاہل اور ظاہرین لوگ مالداروں اور دایہ رن کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ بڑی بیش میں

ہیں حال انکے عیش و شفا کچھ نہیں ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرنے پر عیش و ہی لوگ کہتے ہیں جن کی عت اچھی ہے اور بقدر ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی

دی ہے نہ کسی کے دوسرا میں نہ کسی کے محتاج دل میں غنا اور تو لگی ساری ہوتی ہے جسے بڑے دنیا کے بادشاہ اور رئیس کی بھی خوش مالک ان کو ضرورت نہیں چولہے سے جھکا

اس سے جھک جاتے ہیں چولہے سے رکاس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت مشقت تجارت نہاد عت ہنر و ستکاری سے اپنی روٹی پیدا کر لیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے

دست بستہ کھڑے ہوتے اور جھکا کر کوئی سلام کہنے کو مجبور جانتے ہیں اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں غرق ہیں جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے وہ اس خالق کریم کے ارادہ اور مشیت سے ہوتا ہے وہی ان کو پسند ہے یا نہیں پھر ان کے سارے کام پروردگار کے چولے میں اس کی مرضی وہ مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے مالک کی کاروائی سے ہرگز نہیں

اور غرض ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۱۲ منہ

بِمَصْرَبَيْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَمِيشْ إِلَّا عَيْشُ  
الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ  
**باب ۳۳۳۳** مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْحَيَاةُ  
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَكَمُوهُ وَزِينَةٌ  
تَفَاخُرُ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرُ فِي  
الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ  
عَيْثٍ أَغْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ  
ثُمَّ هَيَّجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ  
يَكُونُ حُطًّا مَّا وَفَى الْآخِرَةِ  
عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ  
اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ  
الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

**۵۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ**  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لِّسَانِ عِدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي  
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَغَدُوكَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَحَاةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا  
**باب ۳۳۳۵** قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ  
غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ لِّسَيِّدٍ  
**۵۹۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**

ہے لہذا امیر سے الفار و مہاجرین کی بخشش فرمائیے

**باب آخرت کے سامنے دنیا کی حقیقت۔**  
ارشاد الہی ہے دنیا کی زندگی لہو و لعب  
زیب و زینت، باہمی فخر و مقابلہ اور کثرت مال و اولاد  
کی خواہش کا نام ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش  
ہوا و کھیتی سرسبز و شاداب ہو کر کاشتکار کو پیاری  
لگے پھر اچانک (آفت آئے) زرد ہو جائے سوکھ کر  
چورہ چورہ بن جائے (تاہم یہ آفت آخرت کے مقابلے  
میں بیچ ہے) آخرت میں دو باتیں ہیں یا تو (معاذ اللہ)  
عذاب شدید یا (خدا نصیب کرے) مغفرت الہی اور  
اس کی رضا ہے۔ بہر حال حیات دنیا دھوکے کے  
سامان کے سوا کچھ نہیں۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز بن ابی حازم از والذہبی)  
حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے تھے بہشت میں کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے  
خدا کی راہ (جہاد) میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر  
ہے۔

**باب آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد**  
دُنیا میں پرکسی یا راہ گیر کی طرح رہو۔

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن عبد الرحمن ابوالمنذر ظفاری)

لے بعض نسخوں میں یہاں آئی عبارت ناگہی سے تابعہ سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً مگر اوپر کی روایت تو سہل ہی کی ہے پھر متابعیت کا مطلب  
نہیں بنتا شاید یہ عبارت غلطی سے یہاں درج ہو گئی ہے اور صحیح مقام اس کا انکی حدیث یعنی انس کی روایت کیلئے تھا قطلاً فی نے کہا اکثر نسخوں میں یہ عبارت ہے ۱۲ مسند

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُثَنَّى الْكُفَّارِيُّ  
عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَي فَقَالَ كُنْ فِي  
الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَبْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ  
وَلَا إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ  
مِخْتَلِكِ لِمَوْتِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ -

**باب ۳۳۳۳** فِي الْأَمَلِ وَطَوِيلِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ زُحِرَ عَنِ  
الْقَارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ  
وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ  
الْعُرُودُ ذَرَهُمْ يَأْكُلُوا وَ  
يَتَمَتَّعُوا وَيَلْبَهُمُ الْأَمَلُ  
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَقَالَ عَلِيُّ  
إِذْ خَلَّتِ الدُّنْيَا مَدْبَرَةً وَادَّخَلَتْ  
الْآخِرَةَ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ  
مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ  
الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ  
الدُّنْيَا إِنَّمَا الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا  
حِسَابَ وَعَدَّ احْسَابٌ وَلَا عَمَلٌ  
يُزْجَرُ بِهِمْ -

از سلیمان انعمش از مجاہد) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑ کر فرمایا  
دنیا میں پرہیزی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارہ کر۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے  
انتظار میں مت رہ (جو نیک کام ممکن ہے کہ ڈال صبح پر مت  
ڈال) اور جب صبح ہو تو شام کا منتظر مت رہ، صحت کے ایام  
میں ایام مرض کا سامان کر لے، اور زندگی میں موت کی تیاری  
کر لے۔

**باب** آرزو کی رسی لمبی تھیں۔

ارشاد الہی ہے جو شخص دوزخ سے محفوظ کر لیا  
گیا اور جنت میں داخل کیا گیا حقیقی معنی میں وہی  
کامیاب ہوا حیاتِ دُنیا تو دھوکے کی پونجی تھیں۔  
انہیں چھوڑ دے وہ خوب کھاپی لیں دنیاوی  
مزے لوٹ لیں عنقریب اس کا انجام) انہیں معلوم  
ہو جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دُنیا تو پیٹھ  
دکھا کر بھاگے جا رہی ہے اور آخرت مُنہ کئے  
سامنے تیزی سے چلی آ رہی ہے۔ دُنیا و آخرت  
کی اولاد ملالگ الگ ہیں لہذا تم آخرت کی  
اولاد بنو دنیا کی اولاد مت بنو کیونکہ آج (دنیا  
میں) عمل کا دن ہے (محنت کا) حساب آج نہیں  
کلی (آخرت میں) حساب ہوگا عمل کا موقع نہ ہوگا۔

۱۔ شاید بخاری میں عبادت نہ ہو سکے تو تہجد میں غیب عبادت کرے ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ موت کے بعد تو پھر کوئی عمل نہ ہو سکے ۱۴ منہ ۱۵ یہ اصل کا ترجمہ ہے اصل کہتے ہیں خواہ شائستگی  
پونے ہونے کی امید رکھنا مثلاً آدمی یہ خیال کرے کہ ابھی بہت عمر بچی ہے جلدی کیلئے ہے آخر عمر میں تو یہ کہیں گے ۱۶ منہ ۱۷ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکال لیا کہ میں آرزو میں کرتا نادانی  
چکے ہو کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تم ابھی زندہ رہو گے شاید موت آگئی ہو یا کہ نہ بلکہ ایک ساعت کا بھی آدمی کو جو سو سو برس ۱۸ منہ ۱۹ اس کو ابو نعیم نے طے میں اور ابن مبارک نے نہیں نقل کیا ۲۰ منہ

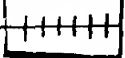
۵۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مَسْدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ

أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا وَمِنْهُ وَخَطَّ خَطًّا صَغِيرًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلَهُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصَّغِيرُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَاكَ هَذَا أَنْهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَاكَ هَذَا أَنْهَشَهُ هَذَا

۵۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَتَّى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخُطُّ الْأَقْرَبُ -

بَابُ ۳۳ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ

سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ أَوْ لَمْ نَعْمَرْكُمْ مِمَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرْ وَجَاءَهُ

(از صدقہ بن فضل الزہکی از سفیان از والدش از منذر از ربیع بن خثیم) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع شکل کا خط کھینچا اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی جو مربع سے باہر نکل گئی اور اس لکیر کے بازو میں جہاں سے لکیر شروع ہوئی چھوٹی چھوٹی لکیریں لگا دیں اس کی شکل یہ ہے :-  پھر فرمایا

(مربع کے اندر) آدمی ہے اور مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے اسے گھیرے ہوئے ہے اور وہی لکیر جو مربع سے باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو (امید) ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں آلام دنیا یعنی عارضی آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نکلے دیا اگر اس سے بچ نکلا تو تیسری نے دلوچ لیا۔

(از مسلم از ہمام از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں (زمین پر) لگائیں اور فرمایا یہ آدمی کی آرزو ہے یہ اس کی عمر اور وہ اپنی لمبی آرزو کے حکم میں رہتا ہے، اتنے میں نزدیک کی لکیر یعنی موت آ پہنچتی ہے۔

باب ۳۳ برس کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ

کسی کی معذرت قبول نہ فرمائے گا یہ

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کیا ہم نے

تہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں ہدایت کا نور ہشند

۱۔ آخر ایک نہ ایک آفت میں آدمی بھینس ہی جا لیا اور آدمی کی سی ہلکتی رہ جائے گی آرزو کی لکیر اپنے اصل کے خطوط سے لمبی مربع کی چاروں لکیروں سے باہر کر دی اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان وہ آرزوئیں لگا لگا ہے جن کو اس کی عمر میں کافی نہیں ہو سکتی اور انہی آرزوئوں کی گریز موت ایک ہی ایک کر لینے بغیر جس دلوچ لیتی ہے ساری آرزوئیں دل پہنچ لیں یہ جاتی ہیں جلیو چھٹی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فقیہ کی دوا آرزوئیں نہیں ایک تو قرآن مجید کا ترجمہ عام انجم اور مجمع موافق تفاسیر معارف اہلنا العین کے مرتب ہو جانا چنانچہ تفسیر ترجمہ قرآن مجید کو لکھ کر بیچ کر ہر گھڑی صحیح بخاری کا بھی ترجمہ اسی طرح سے اختصار کے ساتھ تیار ہو جاتا تو یہ دونوں آرزوئیں حق تعالیٰ نے تمام کے قریب پہنچا دیں گیارہ بابے بخاری شریف کے بھی میری زندگی میں چھپ گئے ہیں (پہلی بخاری شریف موصوف کی زندگی میں چھپ گئی تھیں) اب ان آرزوؤں کے بعد مجھ کو کوئی آرزو ایسی اچھی نہیں یوں تو بقیہ فضائل بشریت خیال آ رہی جاتے ہیں ۲۔ اب بھی اگر گناہ نہ چھوڑے تو سخت تاسف کے قابل ہے ۱۲ منہ



التَّائِبِينَ

ہدایت لے سکتا ہے (مزید براں) ڈرانے والا

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تمہارے پاس آچکا ہے

۵۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مَطَرٍ

(از عبد السلام بن مطہر از عمر بن علی از معن بن محمد غفاری از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم نے اس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جسے ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغَفَّارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعَدَّ اللَّهُ إِلَى أَمْرِي آخِرَ أَجَلِهِ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ بَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ.

معن بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عجلان اور ابو حازم سلمہ بن دینار نے بھی مقبری سے روایت کیا ہے

۵۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

(از علی بن عبد اللہ از ابو صفوان عبد اللہ بن سعید از یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے مگر وہ چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے ایک تو دنیا کی محبت میں دوسرے لمبی عمر کی خواہش میں۔

حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَافِرِ شَاثًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطَوْلِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

لیث بن جلال یونس بن زید روایت کرتے ہیں (اسے اسمعیلی نے منقول کیا عبد اللہ بن وہب نے بھی (اسے امام مسلم نے منقول کیا) یونس سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شہاب وہ سعید بن مسیب و ابوہریرہ بن عبد الرحمن سے۔

۵۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمُ

(از مسلم بن ابیہم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اس کے ساتھ حب مال اور رازی عمر کی حسرت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطَوْلُ الْعُمُرِ وَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

اس عمر کی مقدار میں فسر بن کا اختلاف ہے کسی نے چالیس برس کہیں کسی نے چھیالیس کسی نے ستر ابوہریرہ کی روایت میں فرقہ ہوں ہے عمر میں آدمی کو عذر کی مہلت نہیں رہتی دوسرا فرقہ سال میں ۱۲ منہ ہے جب بھی تم نے کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۲ منہ ہے محمد بن عجلان کی روایت کو طبرانی نے محمد بن اسحاق میں اور ابوہریرہ کی روایت کو امام نسائی نے منقول کیا ۱۲ منہ ہے یہی حدیث نقل کی اس روایت میں دنیا کے مال کا لفظ ہے ۱۲ منہ ہے یا جوان ہوتی جاتی ہیں (ابو حازم) ۱۲ منہ ہے اس کو امام مسلم نے منقول کیا اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی عرض ہے کہ قتادہ کی تدلیس کا شہرہ دفع ہو گیا مگر شعیبہ مدلیس کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سامع کا دھوکا نہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ



عُرُوذُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ رَبِيعِ بْنِ عَامِرٍ  
لَوْ أَنَّهُ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ النَّبَرَّاجِ  
يَا نِي بِجَزَائِنِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ  
وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدِمَ  
أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمِيعَتِ  
الْأَنْصَارُ بِقَدْرِهِ وَمِهِ فَوَاقَتْهُ مَلَائِكَةُ الْقَبْرِ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا  
انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ وَ  
قَالَ أَطَعْتُمْ سَمْعَتُمُ بَقْدُ وَمَا بِي عُبَيْدَةَ وَ  
أَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا آجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَأَبْشِرُوا وَأَصْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا  
الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيَّكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ  
تُبْسَطَ عَلَيْكُمْ مَالُ دُنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ  
كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا أَهْلُهَا  
وَتَلْهِمُكُمْ كَمَا أَلْهِمُهُمْ

۵۹۷۷۔ حَلَّ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ  
ابن جراح کو بحرین کا جزیرہ لانے کے لیے بھیجا، ہوا یہ تھا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی  
اور وہاں کا حاکم علاء بن حضرمی کو مقرر کیا تھا۔ بہر کیف ابو عبیدہ  
بحرین سے یہ روپیہ لے کر آئے۔ انصار نے یہ سنا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا روپیہ آیا تو نماز صبح میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور سلام پھیرتے ہی آپ  
کے سامنے آئے، آپ انہیں دیکھ کر سکا دئے اور فرمانے لگے  
شاید تم ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے اور روپیہ لانے کی خبر سن  
کر آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے  
فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو، خدا کی قسم مجھے تمہاری  
غربت و افلاس کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں  
ہمیں دنیاوی فارغ البالی اور ولتمندی سالیقہ امتوں کی طرح  
نہ مل جائے اور تم بھی اس کی محبت میں دیوانے ہو کر آخرت  
کو بھول جاؤ جیسے وہ لوگ بھول گئے تھے یہ

(از قتیبہ بن سعید از لیت از زید بن ابی حسیب از

اس حدیث میں آپ کا مزہ معمرہ مذکور ہے آپ نے جیسے خودی تھی ویسا ہی ہمارا مسلمانوں کو بڑی دولت اور حکومت ملی اور انہوں نے دنیا میں غرق ہو کر اللہ کو بھولایا  
اور گلے آپ میں لڑنے لگے جھگڑنے لگے اور حد کرنے میں لائق ہو کر بھروسہ ان پر غالب ہو گئے اور ان کی دولت اور حکومت چھین لی آپ کہیں قال خال جو  
مسلمانوں کی حکومتیں رہ گئی ہیں وہ بھی تباہ حال ہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو گرانے اور اپنے جمانے کی فکر میں ہے دولت کے ہتھکاٹم اور تقویت کی اس کو  
ذمت ہی نہیں ملتی ادھر مسلمان رئیسوں اور بادشاہوں کا عجیب حال ہے دیکھتے جاتے ہیں کہ نصاریٰ اپنے ملک میں ایک چھوٹا سا عہدہ بھی مسلمان کو نہیں دیتے لیکن  
یہ ہیں کہ وہی علم مسلمان موجود ہوتے ہوتے نصاریٰ کو بلا کر اپنے ملک کے کلیدی عہدے اور خدمات سے محروم ہیں باوجودیکہ ان کو مسلمان رئیس سے خدا بھی ہمدردی اور محبت پہنچاتی  
ہوتی وہ تو اپنی حکومت ملک و قوم کی خیر خواہی اور تقویت کی فکر میں رہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
 أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ قَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ الْحَدِ  
 صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ  
 إِنِّي نَفَرْتُكُمْ وَأَنَا هَاهُنَا عَلَيْكُمْ وَلَا تَنِي اللَّهُ  
 لَا نَظَرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَلَا تَنِي قَدْ أُعْطِيتُ  
 مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ  
 وَلَا تَنِي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا  
 بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاسُوا مَا  
**۵۹۷۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي**  
**مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ**  
**عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَكُمْ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا**  
**يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ**  
**وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ ذَهْرُهُ الدُّنْيَا**  
**فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ**  
**فَصَمَّتِ السَّجْدَةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى**  
**ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسُحُ**  
**عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ آيُنَ السَّاعِلِ قَالَ أَنَا**  
**قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمَدْنَاكَ حِينَ طَلَعْتَ ذَلِكَ**  
**قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ**  
**خَيْرٌ حُلْوٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتِ الرَّيْبُ**

الباخیر) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
 ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے پاس گئے  
 اور نماز جنازہ والی دعا ان شہیدوں کے پاس گئے اور نماز  
 جنازہ والی دعا ان شہیدوں کے لئے کی پھر لوٹ کر (مدینہ  
 میں) منبر پر آئے اور فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور  
 قیامت کے دن تمہارے اعمال کی گواہی دوں گا خدا کی قسم میں گویا اس وقت اپنے حوض  
 (حوض کثر) کو دیکھ رہا ہوں، اللہ نے مجھے زمین کے خزانوں کی یا زین کی کنجیاں  
 غنایت فرمائیں بخدا مجھے اس بات کی فکر نہیں کہ تم میرے بعد پھر شرک بن جاؤ گے  
 بلکہ مجھ سے بات کا اندیشہ ہے کہ میں تم دنیا کی محبت میں غرق نہ ہو جاؤ۔

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت  
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا تمہارے متعلق جو مجھے سب سے زیادہ خطرہ ہے وہ یہ ہے  
 کہ اللہ تمہارے لئے زمین سے بڑی برکات نکالے گا لوگوں نے  
 کہا یا رسول اللہ زمین کی برکات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا  
 دنیا کا ساز و سامان۔ اس پر ایک شخص بولا کیا اچھی چیز سے بڑی پیدا  
 ہوتی ہے؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ پر وحی کا  
 نزول ہو رہا ہے چنانچہ تھوڑی دیر بعد آپ اپنی پیشانی سے پسینہ  
 پونچھنے لگے اور فرمایا وہ پونچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض  
 کیا حاضر ہوں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں ہمیں  
 جب یہ معلوم ہوا تو ہم اس کی تعریف کرنے لگے۔ غرض آپ نے فرمایا  
 دیکھو اچھی چیز سے تو اچھائی ہی پیدا ہوتی ہے، یہ دنیا کا ساز و سامان  
 بظاہر تر و تازہ و شیریں ہے جیسے فصل ربیع گھاس اگاتی ہے۔

یہ واقعہ جنگ اُحد سے ۱۲ سال بعد کا ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی ان ملکوں کی جن کو آپ کی امت نے فتح کیا ۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے اب  
 شرک اختیار کرنا ناممکن ہے ۱۲ منہ ۱۲ زراعت جانور سونا چاندی ہنر ۱۲ یعنی مال و دولت اللہ کی نعمت ہے اور نعمت سے بڑائی کیسے پیدا ہوگی ۱۲ منہ ۱۲ پہلے  
 تو ہم نے اس کے پونچھنے کو برا سمجھا تھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شاید غصہ دلا یا پھر ۱۲ منہ ۱۲ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پونچھنے سے ناراض  
 نہیں ہوئے۔ تعریف کی وجہ یہ بھی کہ اس کے سبب سے دن کی ایک بات معلوم ہوئی صحابہ کو اس سے بڑی خوبی ہوئی کہ باہر والا کوئی شخص آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دین کی باتیں پونچھے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ

يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُلْهِمُ آلًا أَجَلُهُ الْأَخْصَرُ أَكَلَتْ  
حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ حَامِرُ تَاهَا اسْتَقْبَلَتْ  
الْشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَخَاطَتْ وَبَاكَتْ ثُمَّ عَادَتْ  
فَأَكَلَتْ وَرَأَتْ هَذَا الْمَالَ حُلُوهٌ مِّنْ أَحَدِكَا  
بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ  
وَمَنْ أَخَذَ لَا يَغْيِرُ حَقَّهُ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ  
وَلَا يَشْبَعُ -

جوع البقر كما رُوي

۵۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا غُنْدُوفٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا جَهْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زُهْدٌ مِّنْ  
مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ  
قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ  
قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا  
ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ لِّشَهْدُونِ وَلَا  
يُسْتَشْهَدُونَ وَلَا يُؤْتُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ  
وَيَنْدُرُونَ وَلَا يُؤْنُونَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ -

۵۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ

کسی جانور کا پیٹ پھلا کر (بڑھنی کے باعث) مار ڈالتی ہے کسی کو مرنے کے قریب کر دیتی  
ہے البتہ جو جانور (اعتدال کیساتھ) ہری ہری گھاس چرے جب کو کہیں تن جائیں تو دھوپ  
میں جا کر کھڑا ہو کر گالی کرے پھر گوبر اور پشیا بکرنے کے بعد جب یہ غذا اسفہم ہو جائے دوبارہ  
اگر چرے (تو ایسا جانور ہلاک ہوگا) اسی طرح دنیا کے مال کو سمجھ لو بظاہر بہت شیریں ہے مگر  
جو ایمان و دیانت سے کمائے اچھے کاموں میں صرف کر لے اس کے لئے تو یہ مال حصول  
ثواب کا عمدہ ذریعہ ہوگا لیکن شوق سے بددیانتی سے ناحق (لوگوں کا) مال مار لے اس  
کی مثال اس شخص جیسی ہوگی جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ (اسے

(از محمد بن بشار از غندراف شعبہ از ابو جہرہ از زہد بن مضرب) عمران  
بن حصین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین  
زمانے کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرام) پھر جوان کے بعد والے ہیں  
(تابعین) پھر جوان کے بعد والے ہیں (تبع تابعین)  
عمران کہتے ہیں مجھے یاد نہیں آپ نے (نعم الذین یؤنہم)  
دوبار فرمایا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے  
جو بغیر بلائے گواہی دینے کے لئے موجود ہو جائیں کریں گے، امانت  
میں خیانت کریں گے لوگ ان پر اعتماد نہ کریں گے، نذران  
کرپور نہ کریں گے (خوب کھاپی) کر موٹے بنیں گے۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از ابراہیم از عبد اللہ

۱۔ یاس کا حق ادا کرے نہ کلمۃ وغیرہ نکالے ۱۲ من ۱۳۰۰ آفریاد ہو کر وہ مرتد ہے ایسے ہی میں شخص کچل میں  
دنیا کی طمع ہو جائے حلال حرام کی قید نہ رکھے وہ ایک نہ ایک دن اسی طمع کی بدولت اپنی عزت یا جان کھو کر سب کا سب بٹا رہ جاتا ہے ہزاروں آدمیوں کو اس پر نازل  
دنیا نے اسی تکرو نے سبے ہلاک کیا ہے ۱۲ من ۱۳۰۰ اگر تین بار فرمایا جو تو اتباع سے ناہیں بھی آئے جیسے ابو جہیفہ اور امام بخاری وغیرہ ۱۲ من ۱۳۰۰ یا جس بات کا کہنا نہیں  
نہیں دیکھا اس کی بھوتی گواہی دیں گے کہ ہم نے دیکھا ہے ۱۲ من ۱۳۰۰ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے کُفْرُ الدِّینِ یَکُونُ لَہُمْ سَخَافَاتُ  
صدیق اکبر کا دور ہے دوسرے کُفْرُ الدِّینِ یَکُونُ لَہُمْ سے خلافت فاروق اعظم کا زمانہ ہے حقیقت یہ ہے کہ اس تعبیر سے وہ تمام غیر مسلموں کے اعتراف سے بھی رخص  
ہو جائے ہیں کہ مسلمانوں میں باہمی جنگوں کے زمانہ کی آپ نے کیوں تعریف کی؟ خلافت صدیق اکبر کا زمانہ اور خلافت فاروق اعظم کے ادوار تو فتوحات کے ادوار تھے اور آخری ادوار  
تھے اگر کُفْرُ الدِّینِ یَکُونُ لَہُمْ ہو تو حضرت عثمان غنی کی شہادت تک بھی فتوحات ادرقی کا زمانہ رہا ہے غرض حضرت شاہ صاحب کی تعبیر کے قیام کا اعتراف میں نہیں تھا اور  
یہ فتوحات کے زمانہ بہت عمدہ تھے ۱۲ عبد اللہ بن

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ  
يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَخِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ  
شَهَادَتُهُمْ أَيْسَانُهُمْ وَأَيْسَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ  
۵۹۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ  
قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابًا وَقَدْ كَتَبَ يَوْمَئِذٍ  
سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ كُوفَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكَ أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ  
لَدَعَوْتَ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضُوا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا  
بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصْبَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نُحْدِ  
لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا الثُّرَابَ -

۵۹۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ  
قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَهُوَ يَنْسِي حَاطًا لَهُ فَقَالَ  
إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضُوا لَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا  
شَيْئًا وَإِنَّا أَصْبَنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نُحْدِ  
لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا الثُّرَابَ -

۵۹۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
وَأَبِي عَنْ خَبَابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

ابن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان  
کے متصل دور والے ہیں پھر جو ان کے متصل دور والے ہیں، بلکہ ان  
ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی  
سے پہلے قسم کھائیں گے یہ

(انجیلی بن موسیٰ از وکیع از اسماعیل) قیس بن ابی حازم بحلی  
کہتے ہیں میں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے  
بیماری کے باعث) اسی دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت  
کی دعا کرنے سے منع فرمایا اگر آپ نے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت  
کی دعا کرتا (تاکہ اس تکلیف سے نجات حاصل کر لوں) صحابہ کرام  
سب رحلت فرمائے دنیا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی (بلکہ انہوں نے دنیا  
آخرت کا سامان پیدا کر لیا) اور ہمیں دنیا کی دولت اتنی ملی کہ ہم نے  
اسے مٹی کے سوا اور کسی کام میں خرچ کرنے کا موقعہ نہیں پایا یہ

(از محمد بن ثنی از یحییٰ بن سعید از اسماعیل بن ابی خالد)  
قیس کہتے ہیں میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا وہ اپنے مکان کی دیوار بنوار ہے تھے فرمانے لگے  
ہمارے ساتھی (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) تو دنیا سے  
دنیا ان کا بال بیکا نہ کر سکی (یعنی وہ عیش و عشرت میں مبتلا نہ ہوئے) انکے بعد میں  
اتنی دولت ملی کہ اب ہم اس کا مفتر مٹی کے سوا کوئی نہیں دیکھتے (یعنی عمارت سازی کی نکلے)

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت  
خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سات ہجرت کی تھی (پورا واقعہ بعد ازاں بیان کیا) ۳

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے کچھ باک ہوگا کہ جنہم کھانے میں کوئی تا مل ہوگا کبھی گواہی دے کر قیس کھائیں گے کبھی قیس کھا کر اس کے بعد گواہی دیں گے ۱۲ منہ ۱۲ لیتر  
۲۔ ضرورت عمارتیں بنوائیں۔ جب آدمی کے پاس ضرورت سے دنیا دہ دیر ہو رہا ہے تو اس کو یہی سوجھتا ہے کہ کوئی عمارت بنائے ۱۲ منہ ۱۲ لیتر  
۳۔ کتاب الحجت میں لکھا ہے اور تا مگر اس سے بات فضل الفقہ میں الشاہد ذکر ہوگا ۱۲ منہ



۵۹۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَلْبَسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُرْدَاسِيلَ لَا سَمِيْعِي قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ خَالًا وَلَوْ وَيَبْقَى حِفَالَهُ كَحِفَالَةِ الشَّعْبِيرِ أَوِ النَّسْرِ لَا يَبَالِيَهُمُ اللَّهُ بِأَلَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ حِفَالَهُ وَحِفَالَهُ.

بَابُ مَا يَتَّقِي مِنْ فِتْنَةٍ

النَّالِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

۵۹۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّهْمُ وَالْقُطَيْفَةُ وَالْخَبِيصَةُ إِنْ أُعْطِيَ رِضًى وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ.

۵۹۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَنْتَعِ بِالنَّارِ وَلَا يَبْلُغُ الْجَوْفَ ابْنُ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ

(انجیلی بن حماد از ابو عوانہ از بیان بن بشر از قیس بن ابی حاتم)

مرد اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) نیک لوگ دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھ جائیں گے اور جو مکے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی پروا نہ ہوگی۔

امام بخاری کہتے ہیں خفالہ اور حفالہ کا ایک ہی معنی ہے۔

باب فتنۃ مال سے بچتے رہنا۔

اللہ تعالیٰ کا (سورہ تغابہ میں) ارشاد ہے تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں (آؤ مائش خداوندی)

(انجیلی بن یوسف از ابوبکر از ابو حصین از ابی صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم (یعنی روپیہ پیسہ) چادر اور کھیل (یعنی کپڑے) کا بندہ یہ سب تباہ ہوئے (انہوں نے اپنی آخرت برباد کی) اگر انہیں دیا گیا تو راضی اور اگر انہیں نہ دیا گیا تو ناراض۔

(از ابوالعاصم از ابن جریر از عطاری) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر انسان کو مال و دولت کے دو جنگل بھی مل جائیں تب بھی تیسرے کی خواہش اور لالچ مزید کرے گا۔ آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی موت) اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا

۱۲۸۱- یعنی ان میں حُب فی اللہ کا نام نہیں تھا ایمان کی نشانی ہے بلکہ دنیا غرض کے بندے ہیں میں سے کچھ دنیا کا نائدہ پہلو تو اس کے دوست بن گئے نہیں تو دشمن بن کر کہنے کو موجود خدا ایسے لوگوں سے چاہیں رکھے اگرچہ حب فی اللہ اس وقت اکثر ملکوں میں یکساں ہو گئی ہے خاص اللہ کے لئے کسی عالم یا درویش سے محبت رکھنے والے مہبت شاذ و نادر پائے جاتے ہیں مگر حدیث آباؤ میں تو اس کا قحط ہے یہاں جیسے عالم اور علمائے دین کی ناقدری ہے وہی میں نے کسی ملک میں نہیں دیکھی۔ رئیس اور طبقات اور بادشاہ تو خیر یہاں کے عوام مسلمانوں کو بھی عالم کی طرف ذرا بھی التفات نہیں دیتا جو کوئی ان کو دنیا کا کچھ فائدہ پہنچانے کو وہ دنیا ہی ملو اور بے دین ہو اس کے غلام بنے جتھے ہیں۔ اس کا لہر بھول کے پل باندھ دیتے ہیں پناہ بخلاہ



وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ تَابَ -

۵۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ مِثْلُ وَادٍ مِثْلَ آفَافٍ

أَتَى لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنُ ابْنِ آدَمَ

إِلَّا التَّوْبَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ تَابَ قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا

قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى

الْمُنْبَرِ -

۵۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عُبَيْسِ

ابْنِ سَهْلٍ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ

عَلَى الْمُنْبَرِ يَكَلِّمُهُ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا

النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مِثْلًا مِنْ

ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا

أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جُوفَ ابْنِ آدَمَ

إِلَّا التَّوْبَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ تَابَ -

۵۹۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ

عَبْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

أَنَّ ابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ

جو اس کی طرف (دل سے) رجوع کرے (دنیاوی حرص چھوڑ دے)

(از محمد از محمد از ابن جریج از عطاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

تھے اگر آدمی کے پاس ایک جنگل بھر مال و دولت ہو جب بھی ویسے

دوسرے جنگل کی آرزو کرے گا، آدمی کی آنکھ اس وقت سیر ہوگی

جب مٹی میں جا ملے گا (مرے گا) اللہ اس شخص کی توبہ قبول

فرماتے ہیں جو اس کی طرف رجوع کرے -

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ

قرآنی آیت ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی) یا قرآنی آیت

نہیں بلکہ حدیث ہے (عطاء کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن زبیر

کو یہ حدیث منبر پر بیان کرتے سنی (یعنی مکے میں)

(از ابو نعیم از عبد الرحمن ابن سلیمان بن غسیل) عباس بن

سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکے

میں بحالت خطبہ یہ فرماتے سنا لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے اگر آدمی کو ایک جنگل بھر سونا مل جائے (جب بھی قناعت

نہیں کرنے کا) دوسرے جنگل کا طلبگار ہوگا اور دوسرا مل جائے

تو تیسرے کا خواہاں ہوگا - ابن آدم کے پیٹ کو تو مٹی

ہی بھر سکتی ہے -

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح

از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس

سونے کا ایک جنگل بھی ہو تو پھر یہ چاہے گا کہ ویسے دو جنگل اسے

مزید حاصل ہو جائیں انسان کے منہ کو تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے -

اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف (صحیح معنی میں) رجوع کرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم سے ابو الولید نے بحوالہ حماد بن سلمہ ازناہت از انس رضی اللہ عنہ از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کیا ہم اسے قرآنی آیت سمجھتے تھے حتیٰ کہ سورہ الہاکم التکاثر نارل ہوئی۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یہ دنیا کا مال (بظاہر) بہت سرسبز و شیریں ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے لوگوں کو عموماً عورتوں کی نرینہ اولاد کی سونے چاندی کے انبار کی، نشان کر دم عمدہ گھوڑے مویشی اور کھیتوں کی محبت خوشنما کر کے دکھائی گئی ہے یہ سب چیزیں دنیا کے ساز و سامان ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لے کہا (الحے دار قطنی نے غرائب مالک میں واصل کیا) اے اللہ جس شے کو کونے خوشنما اور ہمارے لئے محبوب بنایا ہے اس کے بغیر ہماری نبھتی بھی نہیں، ہم ان چیزوں کے ملنے سے خوش ہوتے ہیں، یا اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان چیزوں کو انہی کاموں میں خرچ کروں

يَكُونُ لَهُ عَادِيَاتٌ وَلَنْ يَسْلَفَاهُ إِلَّا الثَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَابِطٍ عَنْ الْأَسَنِ عَنْ أَبِي قَالٍ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ إِلَيْكُمْ التَّكَاثُرُ

**باب** ۳۳۳۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا المال خمر خمر حلوہ وقال اللہ تعالیٰ ذرین للناس حب الشهوات من النساء والبنین والقناطیر المقطورة من الذهب فیضہ والخیل المسومة والانعام والحوت ذلک متاع الحیوة الدنیا وقال عمر اللہم اقالا نستطیع الا ان نفورم بما ریتہ لنا اللہم انا اسالک ان اقیقہ فی حقہ۔

جن میں خمر ج کرنا چاہیے

۵۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَكِبِ عَنْ حَكِيمِ أَبِي حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رازی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عروہ وسعیہ بن مسیب حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (کچھ دوپے پیسے طلب کئے) آپ نے مرحمت فرما دئے، دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادئے سب اب

اس وقت سے اس عبارت کی تلاوت جاتی رہی اور سورہ تکاثر کی تلاوت شروع ہوئی سورہ تکاثر میں ہی یہی مضمون ہے انسان محض و طبع کا بیان ہے ۱۲ متر علیہ الاولین ہشام بن عبد الملک امام بخاری کے شیخ ہیں لہذا یہ تعلیق نہیں ہے۔

یعنی نیکی اور ثواب کے کاموں میں ۱۲ متر

وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ  
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ  
وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ  
هَذَا الْمَالُ خَفِيزَةٌ حُلُوهٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ  
نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ  
نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي  
يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ  
الْيَدِ السُّفْلَى -

**باب ۳۳۳۳ مَا قَدَّمَ مِنْ  
مَالِهِ فَمَوْلَاهُ -**

۵۹۹۲- حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُفَظٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ الْحَرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُكُمْ  
مَالًا وَارِثَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا مِمَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ  
قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالًا وَارِثَةً  
مَا آخَرَ -

**باب ۳۳۳۵ الْمُكْتَرُونَ مِنْهُمْ  
الْمُقْتَلُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ  
يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا  
نُوفِ إِلَيْهَا عَمَّا لَهُمْ فِيهَا وَ**

سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادے پھر فرمانے لگے یہ مال کبھی  
سنیان بن عیینہ نے یوں کہا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا مال  
(نظارہ) ہر بھرا شیریں (اردل بھانے والا) ہے لیکن جو کوئی  
اسے میرٹھی سے لے گا اور زیادہ حرص نہ کرے گا، اسے تو برکت ہوگی  
اور جو شخص اس میں نیت لگا کر (حرص و طمع کے ساتھ) لے گا اسے  
برکت نہ ہوگی، اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے  
مگر پیہ نہیں ہوتا اور یہ بھی یاد رکھو اوپر والا (دینے والا) ہاتھ  
نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

**باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے دی**  
اس کا مال ہے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم تیمی از ہارث  
ابن سؤید) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا ہے جسے  
اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں  
نے عرض کیا ایسا تو کوئی نہیں، ہر شخص کو اپنے ہی مال سے محبت  
ہے آپ نے فرمایا پھر تو (اس کا مطلب یہ ہے کہ) آدمی کا مال  
وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور جتنا مال چھوڑ گستا وہ اس کے  
ورثاء کا ہے۔

**باب دُنیا میں زیادہ مال دار لوگ**  
آخرت میں نادار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو آدمی حیات دُنیا  
اور اس کی زیب و زینت کا خواہاں ہے ہم اسے

لے لیتی ہر ایک یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مال سے آپ لے لے اٹھائے یہ نہیں کہ مال تو اس کا خرچ ہوا اور مزے دوسرے لوگ انہیں ۱۲ منہ سے اللہ کی راہ میں دیا آخرت کے لئے  
ذخیرہ ہوا ۱۲ منہ سے وہ اس کا مال و حقیقت نہیں ہے بلکہ ۱۲ منہ سے ایک صاحب اپنا مال فقیروں کو تقسیم کر دے پھر ہر روز ہجوم تھا ان سے کسی نے پوچھا جی یہ تم نے کیا خرچہ کیا تھا  
ہے انہوں نے کہا بھائی میں انتہا لایمخیل ہوں مال کی محبت میں غرق ہوں میں چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اپنے ساتھ لے جاؤں اسی کا بندہ و بیست کردہ ہوں میں ان لوگوں  
کی سی سخاوت کہاں سے لاؤں جو عمر بھر کر کر محنت مشقت اٹھا کر پھر اپنا سارا مال دوسروں کو دے جاتے ہیں ۱۲ منہ

لَهُمْ فِيهَا لَا يَبْغُضُونَ أُولَئِكَ  
الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأُخْرَةِ إِلَّا  
التَّادِيَةُ وَحَيْطُ مَا صَنَعُوا فِيهَا  
وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

۵۹۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَوَّجْتُ لَيْلَةً  
مِنَ الْكِنَانِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ  
قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ  
أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَهْرِ فَالْقَهْرُ  
قَرَأَنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقْبَلْتُ أَبُودَرٍّ جَعَلَنِي  
اللَّهُ مِثْلَهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَعَالَهُ قَالَ  
فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ  
هُمُ الْمُتَقَاتُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ  
اللَّهُ حَيًّا فَتَفَحَّمْ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَدَرَّاءُكَ وَعَيْلٌ فِيهِ خَيْرٌ  
قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي  
إِجْلِسْ لَهُمَا قَالَ فَأَجْلَسْنِي فِي قَاعِ  
حَوْثَةٍ حَبَّارَةً فَقَالَ لِي إِجْلِسْ لَهُمَا  
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَأَنْطَلَقَ فِي الْحَوْرَةِ  
حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَمِثَّ عَنِّي فَأَطَالَ اللَّكْثُ ثُمَّ  
إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ

لوگوں کا بدلہ دنیا ہی میں انہیں پورا کر دے دیں گے  
اور وہ اس میں گھٹانا نہیں اٹھائیں گے مگر آخرت میں  
ان کے لئے سوائے دوزخ کی آگ کے کچھ بھی نہیں۔ دنیا  
میں جتنے نیک کام کئے وہ آخرت کی کسی گناہیں گے سب باطل ہو جائیں گے

(از قتیبہ بن سعید از جریر از عبد العزیز بن رفیع از زید بن وہب)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات (اپنے گھر سے)  
باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تنہا جا  
رہے ہیں کوئی شخص بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے میں نے یہ گمان  
کیا کہ شاید آپ نے کسی کو اپنے ساتھ لے کر چلنا پسند نہ کیا (اس لئے  
آپ کے پاس نہیں گیا) دور ہی دور چاندنی سے الگ، سائے میں چلنے  
لگا۔ اچانک آپ نے نگاہ جو پھیری تو مجھے دیکھ لیا پوچھا کون ہے میں نے  
کہا میں ہوں ابو ذر اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ فرمایا ابو ذر ادھر چنانچہ  
کچھ دیر آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا  
میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے، البتہ وہ  
شخص جسے اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ دائیں، بائیں، سامنے اور پیچھے  
(چاروں طرف) اسے مستحقوں کو دے اور دولت نیک کاموں میں خرچ  
کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا۔ ابو ذر مزید کہتے ہیں پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک صاف ہموار میدان میں بٹھادیا جس  
کے گرد پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تو یہیں بیٹھا  
رہ۔ چنانچہ یہ فرما کر آپ پتھر ملی زمین میں تشریف لے گئے اتنی دور  
گئے کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور بہت دیر لگا دی اس  
کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں اور یہ فرما رہے  
ہیں خواہ زنا اور چوری کرے جب آپ آپہنچے تو مجھ سے رہا نہ کیا

۱۔ کہ یہ نیک انہوں نے اللہ کی رضا مندی اور بہبودی آخرت کے لئے تو کوئی نیک کام کیا ہی نہ تھا بلکہ اس لئے کہ دنیا کی زندگی جیسی کے ساتھ گزرنے لوگ تعریف اور تحسین  
کریں پھر ایسی نیکی کا آخرت میں کیوں ثواب ملے گا ۱۲ منہ ۱۷ اس سے یہ عرض صحیح کہ آپ محمد کو نہ دیکھیں ۱۳ منہ

سَرَقَ وَإِنْ قَالَ فَلَمَّا جَاءَهُ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى  
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ  
فِي جَانِبِ الْحَوَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُكْرِجُ  
إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَوَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ  
أَنَّكَ مِنْ مَّهَابِتِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ  
الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ  
زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ  
زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّصْرُ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي  
ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ  
قَالُوا أَحَدًا ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ بِهَذَا قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي صَالِحٌ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ  
مُرْسَلًا لَا يَصِحُّ إِنْشَاءً أَرَادَ الْمَعْرِفَةَ وَالصَّحِيحُ  
حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِرَبِيِّ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ  
أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَصْرُبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدُّدَاءِ  
هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الْمَوْتِ

میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ اس پتھر لی زمین کے  
کنارے پر کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی جو  
آپ کو کچھ جواب دیتا، فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے، اس پتھر لی کالی زمین  
کے کنارے پر مجھ سے ملے کہنے لگے آپ اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سنائیجئے  
جو شخص آپ کی اُمت میں سے اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ  
شرک نہ کرتا ہو (گو دوسرے گناہوں میں گرفتار ہو) وہ کبھی (خوشی و شہت  
میں جائے گا، چنانچہ میں نے دریافت کیا) جبریل خواہ وہ زنا اور  
چورے کرے (تب بھی داخل جنت ہوگا؟) انہوں نے کہا ہاں (خواہ  
وہ زنا اور چوری کرے) میں نے دوبارہ کہا خواہ وہ زنا اور چوری کرے  
انہوں نے کہا جی ہاں چاہے شراب نوشی بھی کی ہو۔

نضر بن سہیل کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بحوالہ حبیب بن ثابت داعش  
از عبد الغزیز بن رفیع از زید بن وہب یہی حدیث نقل کی۔ امام بخاری کہتے ہیں  
ابو صالح نے جو اس باب میں ابو دردار سے روایت کی وہ منقطع ہے ابو  
صالح نے ابو دردار سے نہیں سنا اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا  
تاکہ اس حدیث کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ اور صحیح ابو ذر رضی کی حدیث ہے  
(جو اوپر مذکور ہوئی) کسی شخص نے امام بخاری سے دریافت کیا عطاء بن یسار  
نے بھی تو یہ حدیث ابو دردار سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ بھی منقطع ہے  
اور صحیح نہیں ہے بالآخر صحیح وہی حدیث ابو ذر رضی کی نقلی امام بخاری نے کہا ابو دردار  
کی حدیث کو چھوڑو (وہ سند لینے کے لائق نہیں کیونکہ وہ منقطع ہے) امام بخاری  
نے کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہے)۔

اس حدیث کی شرح اور کئی باتوں پر ہے اہل سنت کا مذہب گنہگار مومن کے باب میں جو نبی تو یہ کہنے مر جائے ہی ہے کہ اس کا ہر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے خلا چاہے تو گناہ ماحول کے  
اس کو بلا عذاب دینے بہشت میں لے جائے یا چند روز عذاب کر کے اس کے بعد بہشت عطا فرمائے لیکن مرجع اور معتزل نے اس میں خلاف کیلئے مرجع تو کہتے ہیں جب آدمی مومن  
ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ دے گا وہ بلا عذاب بہشت میں جائے گا معتزل کہتے ہیں اگر بنی آدم کے مر جائے تو ہمیشہ عذاب میں سے ایک ۱۲ منہ ۱۵ منہ کے بیان سے امام بخاری نے  
علیہ السلام کا سامع قویوں و ہتھیار کھول دیا اور ان کی روایت میں جو شبہ نہ لیں کہ ہوتا تھا اس کو دفع کر دیا ۱۲ منہ ۱۵ منہ اس میں بھی یہ مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے جانے سے ڈر رکھتا ہو اس کو بہشت ملے گی ابوالدرداء نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو یا اپنے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوالدرداء نے فرمایا  
یہی کہا اپنے پیغمبر کی جواب دہی یا تیری باتوں میں یوں فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوالدرداء کی تاک کو مٹ گئے ۱۲ منہ ۱۵ منہ کیونکہ عطاء بن یسار نے بھی ابوالدرداء سے نہیں سنا مگر حافظ نے کہا کہ  
اس کی حالت امام بخاری اور بیہقی کی روایتوں میں اس کی صراحت ہے کہ عطاء و ابوالدرداء سے سنا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا گو کتنا ہی گنہگار ہو لیکن

## باب ۳۲۶ قول النبی ﷺ

اللہ علیہ وسلم ما أحب أن  
لی مثل أحد ذہباً۔

۵۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ  
الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ  
فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كُنْتُ فِي  
أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا قَمْصِي عَلَيَّ  
ثَلَاثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا ارْصُدْ  
لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا  
وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ  
وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ  
هُمْ الْأَقْلَوْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا  
وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَ  
مِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي  
مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ  
فِي سُوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَادَى فَمَعَتْ صَوْتًا  
قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يُكُونَ قَدْ عَرَضَ  
لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْدْتُ أَنْ آتِيَهُ  
فَدَكَّرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ فَلَمْ  
أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ

## باب آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اگر کوہِ احد کے برابر سونا میرے پاس ہو تو مجھے  
یہ پسند نہیں۔ آخر حدیث تک۔

(از حسن بن ربیع از ابوالاحوص از اعش از زید بن وہب)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں امدینے کی چتر ملی زمین پر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں سامنے سے  
کوہِ احد دکھائی دیا آپ نے فرمایا ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں  
یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر اس پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس  
ہو اور میں تین دن سے زیادہ اس میں ایک دینار (اشرفی) کے برابر  
سونا اپنے پاس رہنے دوں تو یہ مجھے پسند نہیں (بلکہ تین دن کے  
اندر سب بانٹ دوں) البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر ہو اس کی ادائیگی کے  
لئے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔ میں سارا سونا اللہ کے  
بندوں میں تقسیم کر دوں دائیں بائیں پیچھے یہ فرما کر آپ چلنے لگے  
پھر فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں  
وہی مفلس و قلاش ہوں گے البتہ جو شخص اپنے مال کو دائیں بائیں  
پیچھے تینوں طرف (لوگوں میں) تقسیم کرتا ہے (جمع نہ کر رکھے)  
وہ غریب نہ ہوگا اور اس قسم کے (سخی) لوگ کم ہیں۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعد ازاں آپ نے مجھ سے فرمایا جب  
تک میں واپس نہ آؤں تو یہیں بٹھرا رہا یہاں سے سرکنا نہیں، یہ فرما  
کر آپ اندھیری رات میں اتنی دور شریف لے گئے کہ آنکھوں سے غائب  
ہو گئے پھر میرے کان میں کچھ آواز آئی اور آواز بھی بلند تھی میں ڈر کہیں  
آپ کو کوئی واقعہ (خدا خواستہ) پیش نہ آیا ہو کسی دشمن نے حملہ  
نہ کیا ہو اور میں نے ارادہ کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن مجھے آپ

سَمِعْتُ صَوْتًا اتَّخَوْفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ  
وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ  
أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشِيرُ  
بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ ذُنِي وَإِنْ  
سَرَقَ قَالَ وَإِنْ ذُنِي وَإِنْ سَرَقَ -

کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب تک میں آپؐ سے نہ آؤں تو یہاں سے  
ملنا آخر میں اسی جگہ ٹھہرا رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ  
یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو اندیشہ ہو گیا تھا کہ میں آپؐ کو نقصان نہ پہنچا  
ہوں (اور میرے دل میں جو خیال اس اندیشے کے وقت آیا تھا وہ بیان کر دیا  
آپؐ نے پوچھا ابو ذرؓ تو نے یہ آواز سنی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا وہ

جبریلؑ کی آواز تھی جبریلؑ میرے پاس آئے کہنے لگے آپؐ کی امت میں جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ شریک نہ تھا تو بہشت میں جائیگا میں نے  
کہا خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ انہوں نے کہا ہاں خواہ وہ زنا اور چوری کرے (تب بھی جنت میں ایک دن ضرور جلائے گا)

۵۹۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَدِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَرْتُ أَنْ لَا تَمُرَّ  
عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا  
أَرَصُدُهُ لِدَيْنٍ

(از احمد بن شعیب از والدش از یونس، نیز لیث کہتے ہیں  
مجھ سے یونس نے بحوالہ ابن شہاب زہری از عبید اللہ بن شہاب بیان  
کیا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحُد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو بھی میں  
اس پر خوش ہوں گا کہ تین روز گزرنے سے پہلے اس میں سے  
کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے (سب تقسیم کر دوں) البتہ اگر کسی کا قرض  
ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

بَابُ ۳۳ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَيْحْسِبُونَ  
أَتَمَّائِدُهُمْ بِهِ مِنْ مَّالٍ  
وَبَيْنَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى هُمْ لَهَا  
عَمِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوا  
لَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا -

باب ۳۳ تو نگر یعنی امیری دلی سے تعلق رکھتی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنوں میں) فرمایا کیا  
یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور زمینہ اولاد دے کر  
ان کی مدد کر رہے ہیں، آخر آیت ہم لہا عاملوں سے  
یہ مراد ہے کہ ابھی وہ اعمال انہوں نے نہیں کئے  
لیکن ضرور انہیں کرنے والے ہیں۔

۱۔ اس ذیلی نے زیارات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی طہ طہ اور جہنم نہ ہو گا اس کے پاس وہ پہنچتا ہوا گمراہیہ بہت ہوا لیکن دل میں تخیل اور طبع اولاد دے کر  
غنی نہیں ہے بلکہ محتاج ہے آنا کہ غنی تو نہ محتاج نہ ۱۲ منہ ۱۵ اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مطلق مال داری آدمی کے لئے کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ وہی مال داری  
بہتر ہے جو اللہ کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ساتھ ہو ورنہ استدراج اللہ کر لائی ہے جیسے اس آیت سے نکلا ہے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ ان کی قسمت میں جنت لکھی گئی ہے وہ خدا کا  
پورے اعمال کریں گے ۱۲ منہ

۵۹۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِيٍّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ الْغَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغَنَى  
غِنَى النَّفْسِ۔

باب ۳۳۸۸ فضیل الفقیر

۵۹۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ لِسَاعِدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ جُلَّ  
عِنْدَكَ جَالِسٌ مِمَّا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا أَدَا اللَّهُ حَقِّي إِنْ  
خُطِبَ أَنْ يُكَلِّمَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ قَالَ  
فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِمَّنْ فَقَرَأَ الْمُسْلِمِينَ  
هَذَا آخِرُي إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ  
لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسَمِعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آخِرُ  
مِنْ مِلَّةِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا۔

(از احمد بن یونس از ابوبکر بن عیاش از ابو حصین از ابو صالح ذکوان) حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنا (مالداری اور امیری) یہ نہیں کہ مال اور اسباب بہت ہو بلکہ غنا یہ ہے کہ دل غنی اور مالدار ہو۔

باب فقری فضیلت

(از اسماعیل از عبد العزیز بن ابی حازم از والدش) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا آپ کے پاس اس وقت ایک شخص (ابوزر) بیٹھے تھے آپ نے ان سے فرمایا تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ شریف (مالدار) اللہ یہ توالیہ لوگوں میں سے ہے کہ اگر نکاح کے لئے پیغام دے تو نکاح کر دیا جائے اگر سفارش کرے تو قبول کی جائے، سہل کہتے ہیں آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے پھر ایک شخص (جعیل بن سراقہ یا کوئی اور) آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے اس شخص (ابوزر) سے دریافت فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یہ تو ایک غریب مسلمان ہے، بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو نامنظور ہوگا، کسی کی سفارش کرے تو نامنظور ہوگی، آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) یہ بچپلا (غریب) شخص اگلے (مالدار) شخص سے بہتر ہے خواہ وہ لیے مالداروں سے پوری زمین بھری ہوئی ہو۔

۱۔ فقیر سے مراد مال و دولت کی کمی ہے لیکن مال کے غنا کے ساتھ یہ محمود و مست ہے اسلئے اور اولیا، کی لیکن دل میں اگر عیاشی اور طمع ہو تو اس فقیر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام کی ہے۔  
۲۔ فقیر ایک فرقہ ہے جس میں فائدہ کئی اور نعمت اور یقین اور ریاضت ہو لیکن فقیر کی پیمائش بہت سہل ہے اور نعمت کی نسبت  
۳۔ یہ ممکن آدمی ہے فقیر کو پیمانہ لیتا ہے اگر یہ دیکھو کہ اس کو دنیا و دلوں کی طرف اور تادادوں کی طرف برابر توجہ ہے کسی امیر یا دنیا دار کی طرف یہ نسبت فقیر کے زیادہ التفات نہیں کرتا  
۴۔ فقیر فانی حلقہ کے لئے دنیا و دلوں کے پاس جاتا ہے نہ بادشاہ و وزیر سے ملنے کی یا ان کے لہجہ پاس کہنے کی آد نکلتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کی ملاقات سے اس کو کرامت ہوتی ہے تب تو  
۵۔ وہ جو فقیر ہے وہ مکار جو فروشی کندہ نہ تھا اس سے وہ لوگ برابر توجہ نہیں دیتے بلکہ ان سے بڑے ہوتے ہیں  
۶۔ اگر تم تاساری میر ملنے کو اس پر تمہارا شخص ان سب سے بہتر ہے ۱۲ مرتبہ





۶۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
عَوُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَكَلِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ حَتَّى  
مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مَرَّقًا حَتَّى مَاتَ.

۶۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبَدٍ إِلَّا  
شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفِيٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ  
حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَنَجَلْتُهُ فَفَنِي.

باب ۳۳۹ كَيْفَ مَاتَ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْحَابِهِ وَتَحْلِيهِمْ

عَنِ الدُّنْيَا

۶۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ يَنْحُو مِّنْ

يَصِفُ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ  
ذَرِّقَانَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
كَانَ يَقُولُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
إِنْ كُنْتُ لَا عَمِيدَ بِكَ بَدِي عَلَى الْأَرْضِ  
مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَا مَشْدُ الْحَجَرِ

(از ابو معمر از عبدالوارث از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر  
میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا، نہ کبھی باریک چپاتی تناول فرمائی۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابواسامہ از ہشام از عائشہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال  
ہوا تو میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جسے کوئی جاندار کھانا البتہ کچھ  
جو پڑے ہوئے تھے، میں وہی ایک مدت تک کھاتی رہی، آخر  
اکتا کر جب بہت دن گزر گئے اور وہ جو ختم نہیں ہوتے تھے تو اکتا  
کر میں نے ان پیمائش کی (یا وزن کیا) چنانچہ وہ بجلدی ختم ہو گئے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام

کے بسر اوقات اور ترک لذات۔

(نصف حدیث از ابونعیم از عمر بن ذر از مجاہد) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں (عہد نبوی میں)  
مجھ جب بھوک بہت زیادہ ستایا کرتی، مارے بھوک کے اپنا  
پیٹ زمین سے لگا دیتا، بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا  
ایک بار میں ایسے راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے عام لوگ گزر کرتے  
تھے، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس طرف سے گزرے تو میں نے ان

۱۔ عبد اللہ بن محمد بن عمرو ہی حجاج ۱۲۷ھ میں ہے کہ اٹھانا حج پاؤں اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ صبح و شام کے وقت پاؤں لینا  
بہتر ہے لیکن گھٹن خیز کر کے وقت ماپ کر تول ضروری نہیں البتہ کا نام لے کر چیز لیتا جائے اور خرقہ کیے البتہ برکت ۷۷ کا ۱۲۷ھ میں ہے ذرا زمین کی سر دی سے بھوک ہی  
حوادث کہ ہوا مراد یہ ہے کہ میں بھوک کے مارے میں ہوش چوکڑ میں پر گھر پڑتا ۱۲۷ھ میں ہے آجی حدیث ابونعیم نے روایت کی آجی کسی دوسرے شخص نے ہر حال ابونعیم

عَلَىٰ بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا  
عَلَىٰ طَرِيقِهِمُ الَّذِي يُخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ  
أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ  
يَفْعَلْ فَمَرَّ فِي عَمْرٍاءَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ  
كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ  
فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ فِي أَبَوِ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتِي وَعَرَفَ  
مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ ثُمَّ قَالَ أَبَاهُ  
قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ وَمَهْجِي  
فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لِي  
فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ  
هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاكَ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ  
قَالَ أَبَاهُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَدْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ  
الصُّفَّةِ أَصْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ  
وَأَدْمَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ  
بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَسْتَاذِلْ مِنْهَا شَيْئًا  
فَلَمَّا آتَتْهُ هَذَانِئِهِ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ  
مِنْهَا وَأَشَدَّ كُفْمُ فِيهَا فَسَأَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ  
وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ  
أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَنْفَقْتُ  
هَذَا إِذَا جَاءَ أَمْرِي فُكِّنْتُ أَنَا أُعْطِيَهُمْ

سے ایک آیت قرآنی اس غرض کے تحت دریافت فرمائی کہ شاید اس طرح  
میری طرف توجہ فرما کر مجھے گھر لے جائیں اور کھانا کھلائیں لیکن وہ  
چل دئے اور کھانے کی تواضع نہیں کی، بعد ازاں ادھر سے حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے بھی کوئی آیت قرآنی دریافت  
کی اور وہی نیت تھی کہ کھانا کھلا دیں انہوں نے بھی کچھ نہ کیا اور چلے  
گئے، بعد ازاں ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے  
گزرے آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرا دئے میرے دل کی کیفیت اور  
میرے چہرے کی حالت سمجھ گئے (کہ میں بھوکا ہوں) آپ نے آواز  
دی ابابھر میں نے عرض کیا لبیک (حاضر ہوں) یا رسول اللہ۔ آپ  
نے فرمایا آؤ میرے ساتھ آؤ یہ فرما کر آپ چل پڑے میں پیچھے ہو  
لیا گھر پر پہنچے اور اجازت لے کر اندر گئے پھر مجھے بھی اجازت دی میں  
بھی اندر گیا وہاں دودھ بھرا ایک پیالہ رکھا تھا آپ نے (گھر والوں  
سے دریافت فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا فلاں  
مرد یا فلاں عورت نے آپ کی خدمت میں یہ دے بھیجا ہے آپ نے  
فرمایا ابابھر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اصحاب صفہ  
کو بلا لے آؤ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ اصحاب صفہ (تمام)  
مسلمانوں کے (مشرک) مہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ مال اسباب  
نہ کوئی دوست وغیرہ، آپ کے پاس جب صدقہ کی کوئی چیز آتی تو  
ان کے پاس بھیج دیتے خود اس میں سے تناول نہ کرتے، اگر تحفہ  
کے طور پر کوئی چیز آتی تو انہیں بلا لیتے خود بھی کھاتے انہیں بھی کھاتے  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لاؤ تو مجھے یہ بات گھٹانے کی معلوم ہوئی  
میں نے دل میں سوچا یہ معمولی دودھ اصحاب صفہ میں کہاں پورا

یعنی آیت کا پورا پورا بہانہ تھا اصل میں مطلب بخاری دیگر است یہ خواہش تھی کہ وہ میری صحت دیکھ کر کھانے کی تواضع کریں ۱۲۷۸۰ منہ ۱۲۷۸۰ سہمان اللہ صدقہ آپ کی دانائی اور نفیست  
اور کرم اور رحم اور اخلاق کے ۱۲۷۸۰ منہ ۱۲۷۸۰ جو مسجد نبوی کے سامان میں بڑے بڑے رہتے تھے ان کا گھر تھا نہ مال نہ

وَمَا عَلَيَّ أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّيْلِ وَلَمْ يَكُنْ  
مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَدًّا فَأَتَيْتُهُمْ فَذَعَوْهُمْ فَأَقْبَلُوا  
فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا حِجَابَ السُّمِّ  
مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَاهُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ  
فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدِّي  
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَأَعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ  
حَتَّى يَرُدِّي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَأَعْطِيهِ  
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدِّي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ  
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ  
عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَاهُ  
قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَقِيْتُ أَنَا وَ  
أَنْتَ قُلْتُ مَدَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَقْعُدْ فَأَشْرَبُ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ  
اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ  
حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا  
أَجِدُ لَهُ مَسَلًا قَالَ قَارِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ  
فَحَمْدُ اللَّهِ وَسَمِيُّ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ .

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ إسماعيل قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ  
سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ لِي لَا ذَنْبَ الْعَرَبِ

ہوگا اس دودھ کا تو تم نہایت احتیاط رہا میں سے کچھ پیتا تو مجھے طاق آتی مگر یہ اصحاب و انیس  
گئے تو آنحضرت مجھ کو حکم دیں گے انہیں دودھ بلا جب وہ پینا شروع کریں گے تو میرے  
حقے میں دودھ ملنے کی اُمید نہیں مگر اطاعت اللہ و رسول کے سوا چارہ نہ تھا میں ان کے  
پاس جا کر انہیں بلال لایا وہ آئے اندر آئے کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی وہ سب  
اپنی اپنی جگہ آکر گرہیں بیٹھ گئے آپ نے فرمایا ابابکر میں نے کہا لیبیک یا رسول اللہ آپ نے  
فرمایا ہے پیالہ نہیں دے میں نے پیالہ اٹھا کر ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب وہ  
سیر ہو کر پی لیتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا  
پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر تیسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا اور پیالہ واپس مجھے  
دیتا اسی طرح سب کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس وقت اصحاب  
صغیر خوب سیر ہو کر پی چکے تھے آنحضرت نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف  
دیکھ کر مسکرائے فرمائے لگے ابابکر! میں نے کہا لیبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا  
اب میں اور تو (صرف دو آدمی) باقی ہیں میں نے کہا بے شک یا رسول اللہ آپ  
سچ فرماتے ہیں فرمایا اب تو بیٹھ جا اور دودھ پی، میں بیٹھ گیا اور دودھ  
پینا شروع کیا آپ نے فرمایا اور پی میں نے اور پی پھر اسی طرح آپ  
فرماتے رہے (اور پی) یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس ذات کی  
قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود فرمایا ہے (اب میں بالکل  
سیر ہو چکا ہوں) میرے پیٹ میں قطعاً جگہ نہیں، فرمایا اچھا  
اب مجھے دے دے، پھر آپ نے حمد و بسم اللہ کہہ کر وہ (سب کا)  
بچا ہوا دودھ نوش فرمایا ۱۷

(از مسدودانہ کبیلہ از اسماعیل از قیس) حضرت سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلا عرب ہو جس نے اللہ کی  
راہ میں تیر چلایا اور ہم لوگ جہاد کیا کرتے مگر سوائے مجھ اور سمر کے بتوں

۱۷ اپنی کہ لئے بس نہ ہوگا غرض میں محرم رہ جاؤں گا ۱۲ منہ ۱۷ سحان الشاس حدیث میں آپ کا کھلا ہوا چہرہ ہے آپ نے جو دو بہری بابا ہریرہ کو دیکھا کہ تھم  
فرمایا وہ اس وجہ سے تھا کہ ابوبکرؓ نے مجھے صبر کی کاخیاں کیا تھیں کہ کچھ دودھ میرے لئے بچتا ہے کہ نہیں اس پر آپ مسکرائے ۱۲ منہ

رَحِمَى بَعَثَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَرَأَتْهُمَا  
نَعَزَوْوْا مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا ذَرْقُ الْحَبَلَةِ  
وَهَذِهِ الشَّهْرُ وَإِنَّا أَحَدُنَا لَبَظْعٌ  
كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ يَخْلُطُ شَمًّا  
أَصْبَحْتَ بَنُو أَسَدٍ تَعَزَّرُوا فِي عِلَّةِ الْإِسْلَامِ  
خِصْبُ إِذَا وَضِلَّ سَعْيِي -

۶۰۰۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ  
أَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ  
قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامٍ بِيَّتْلُ لَيْلًا  
تَبَا عَا حَتَّى قُبِضَ -

۶۰۰۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَبْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ هُوَ  
الْأَزْرُقِيُّ عَنْ مِسْعَرٍ كَذِبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَكَلَ أَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا رَأَتْهُمَا  
تَمُرَّ -

۶۰۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الثَّغَرِيُّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي

کے اور کوئی خوراک نہ ملتی، ہم لوگوں کو اس وقت کبر کی طرح خشک  
میکنیاں آیا کرتیں، (تعب ہے کہ) اب بنی اسد کے لوگ مجھے اسلام  
کے احکام سکھا کر میری مدد کرنا چاہتے ہیں اگر میں (ان کے خیالات  
کے مطابق) نہ کرنے پر بھی اسلام کے مسائل سے واقف نہیں ہو سکا  
تو گویا میری ساری محنت (اب تک) بیکار گئی اور میں کم نصیب رہا یہ

(از عثمان از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینے میں  
تشریف لائے، آپ کی آل نے آپ کے وصال تک کبھی تین رات  
متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہ

(از اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن از اسحاق از زبیر بن  
کدام از ہلال از زوہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے ایک دن میں جب دوبار کھانا کھایا تو  
ایک کھانا کھجور تھا۔

(از احمد بن رجاء از زہرا از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمک

لہ باوجود اسنے قدیم اسلام ہونے کے ۱۳۰۰ سالہ حالانکہ یہ نواس بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھرنے لگے تھے اور ظہور بن خویلد کے چچ بھائی  
کا دعویٰ کیا تھا یہ وہ ہیں کہ تھکین خالد بن ولید نے ان کو مار کر مسلمان بنایا ان لوگوں نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی تھی سعد کو ف کے حامی تھے رقصا دیر  
گزر چلے جے خوش ملی اور مسلمان ہوئے ہیں اور میری تعلیم کہتے ہیں ۱۳۰۰ سالہ ایک دولت میں یوں ہے جو کی دعویٰ سے بھی دو دن پہلے یہ نہیں ہوئے یعنی ایک دن دعویٰ ملی کو دوسرے  
دن دعویٰ یا چیت بھر کر ملی ایک دولت میں ہے کہ ایک ایک ماہ تک آپ کے گھر میں چلانا سلگنا کھجور رادیا فی التنا کر کہتے ہیں ۱۳۰۰ سالہ یعنی یہ نہیں ہوئے کہ دو دن وقت کا کھانا آگے  
پکا ہوا تیار ہو کر آئے وقت الہا کھانا ملا تو دوسرے وقت کچھ نہ لے یعنی ان کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ ان امارت افلاک احادیث میں آل سے مراد نبی کے  
افراد ہوتے ہیں جن میں کچھ اور بیان کرتے ہیں عبد الرزاق



جَبَانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَتَانِيمٌ وَكَانُوا  
يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ آبِيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ -

۶۰۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنْ أَبِي ذَرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ  
أَلَ مُحَمَّدٍ قُوَّتًا -

بَابُ ۳۳۵ الْقَصْدِ الْمَكْلُومَةِ  
عَلَى الْحَبْلِ -

۶۰۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبِي  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُودًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَّا الْعَمَلُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ  
فَأَمَّا حَبْلٌ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ رَأً  
سَمِعَ الصَّارِحَ -

۶۰۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

بھیجتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی دودھ پلاتے تھے

(از عبد اللہ بن محمد از محمد بن فضیل از والدش از عمارہ از ابو زرہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے یا اللہ آل محمد کو اتنی ہی روزی دے جتنی ضروری ہے۔

بَابُ عِبَادَتِ يَانِيكَ كَامٍ فِي سِيَانِهِ رَوَى  
أَوْرَاسُ بِرَجِيْشِكِي كَرْنَا -

(از عبدان از والدش از شعبہ از اشعث از والدش) جناب مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی عبادت پسند تھی، انہوں نے کہا جو ہمیشہ کی جائے میں نے پوچھا آپ رات کو (تہجد کے لئے) کب اٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا جب مُرُغ کی آواز سنتے۔

(از قتیبہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نیک کام بہت

۱۔ جتنے بڑے بزرگ قاتل و کشتی ہے باقی غنا اور تو نگری اور کثرت مال کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاء قبول ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی آل پر ہمیشہ دنیا کی تکلیفیں گزرتی رہیں حضرت فاطمہؓ آپ کی بیٹی صابریہؓ نے تو تو نگری اور دولت کا زمانہ دیکھا ہی نہیں وہ اس سے پہلے ہی وصال فرما گئیں اور ساری عمر غمگین اور تکلیف میں ہی بسر کی۔ اس کے بعد امام حسن اور امام حسینؓ کو گود دنیا کی غمی نہ تھی مگر ہمیشہ ان دونوں صاحبزادوں نے فقر ان زندگی بسر کی اور کبھی بارہا پندرہ سالانہ و مال و اسباب اللہ کی راہ میں لگا دیا پھر حضرت امام حسن کو زہر دیا گیا اور حضرت امام حسینؓ کے ساتھ قمع اپنے عزیز و اقرباء کے شہید کئے گئے ان کے بعد جتنے امام ان دونوں کی اولاد میں گزریے وہ سب ہی امیر اور عباسیہ حاکموں کے ہاتھوں ساری عمر تکلیف میں ہی رہے کوئی قید کئے گئے کوئی قتل کئے گئے کوئی زندگی بھر زہر پویش رہے حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اب تک دنیا کی حکومت اور دولت اور راحت نہ ملی دوسرے لوگ خوب چین کئے رہے۔ کچھ صد ہوا حضرت مولانا احمیل شہید دہلوی نے جانا تھا کہ جی فاطمہؓ کو امیر المومنین بنائیں اور سید احمد صاحب بریلوی سے بیعت بھی کی تھی مگر اللہ کو منظور نہ تھا سید صاحب مع اپنے رفقاء کے کفار سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے





أَبَى سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُرِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَعْمَالَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَلَا قَالَ أَكْثَرُهَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ -

۶۰۱۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوْثَرُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَقْيَامِ وَقَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَنْتُمْ كَيْسُطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُطِيعُ -

۶۰۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَاوْقَارُ بَوَادِ آبِشْرُ وَاَقَاتُ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا أَوْ لَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَبَّدَ فِي اللَّهِ بِمَعْرِفَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي

کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا نیک عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا سا عمل ہو آپ نے فرمایا نیک اعمال سرانجام دینے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہو اور ہمیشہ نبھ سکتے

از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم علقمہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے عبادت کیا کرتے تھے؟ کیا عبادت کے لئے کوئی خاص دن بھی مقرر تھا؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ کی عبادت دوامی تھی (یعنی روزانہ ایک ہی طریقہ پر عبادت کیا کرتے تھے) اور تم میں ایسا کون انسان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح عبادت کر سکے؟

از علی بن عبد اللہ از محمد بن زبر کان از موسیٰ بن عقبہ از ابوسلمہ عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اعمال بڑی دقت کے ساتھ کرو، حد سے نہ بڑھو جاؤ بلکہ اس قریب ہو میاں نہ روی ہو افراط و تفریط نہ ہو اور خوش ہو (اللہ تعالیٰ سے بہت مغفرت رکھو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) علماء اعمال جنت میں داخل نہ کر سکیں گے (فضل و کرم ایزدی کچھ کر لیا) لوگوں! عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی علماء اعمال بہشت میں نہ لیجائیں گے فرمایا مجھے بھی یہ اعمال بہشت میں نہیں جانے کے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و مغفرت سے مجھے دھانی کا (ابھی غصہ ہے)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل و جگر تھا کہ نو بیبیاں ان کے سوا حرمین بالہ کے خاکی فکر میں سب رکھ کر کچھ تعلیم امت اور تکمیل عوم خلق اور دعوت عام کے کام اس پر فوجی اور ملکی کام اس پر انتظامی اور سیاسی اور اس پر عبادت الہی یہ سب چیزیں نہایت اعتدال اور انتظام اور ہمیشگی کے ساتھ جاری تھے اور پھر خوش مزاج اور ہنس کھہرا ایک سے بڑی خوش اخلاقی اور ہمدانی کے ساتھ ملاقات کرتے تھے۔ یہاں کسی فقہ اور دوش کی مجال ہے کہ آنحضرت کی ملی فکر میں ایک عالم کی سعی کے کر ایک دن بھی اس فوجی کے ساتھ گزارے ان سالے فقیروں اور دوشوں کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ساعت کے برابر نہ تھی بہت سہل ہے کہ ایک سو سنا لے کر لکھو گے یا نہ کہ سب سے الگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھو اور دوش بن گئے ۱۲ منہ ۱۵ سنت کے کوافق خلوص کے ساتھ تاکہ قبول ہو ۱۲ منہ ۱۵ سلاوا روئے کا مقام ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچے اعمال کا مجموعہ نہ تھا تو تمہاری عبادت اور پرہیزگاری کیا چیز ہے جس پر تم ناکر واد اللہ کے دوسرے بندوں کو حقیر سمجھو؟ ہم کیا ہمارے اعمال کیا ۱۲ منہ



وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

۶۰۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَوْنَ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْيَدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً رَحْمَةً فَأَمْسَكَ عَنْدَكَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ مِائَةً رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِجَلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَأْسَ مِنَ الْمُحْتَلَةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِجَلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ

بَابُ الصَّبْرِ عَنِ النَّحَّاسِ

اللَّهُ إِنَّمَا يُؤْتِي الْقَصَائِدَ وَجَزَاءَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا

بِالصَّبْرِ

۶۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ

تَوَاتُ وَجَلَّ وَأُولَئِكَ ابْنُ يَرْبُوحَ بْنِ زَيْدٍ لَوْ أَعْمَلْتُ كَرُوءٍ

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمان از عمر بن ابی عمرو از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ رحمت کو پیدا کرنے کے دن اس کے سو حصے کئے، نہا نوے حصے اپنے پاس رکھ دئے ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات میں تقسیم کر دیا اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (باوجود کفر کے) بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کا مکمل عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے بے فکر نہ ہو سیکے

بَابُ اللَّهِ كِي طَرَفٍ سَعَى جَوَازِ حَسْرَةٍ

ان سے صبر کئے رہنا یعنی پرہیز کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ زمر میں فرمایا صبر کرنے والوں کو ان کا پورا ثواب بے حساب ملے گا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم نے بہترین عیش صبر میں پایا۔

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از عطاء بن یزید) حضرت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعض انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے ۱۲۔ منہ ۱۲۔ یہ ای حدیث کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر کھمبے ہیں ۱۳۔ منہ ۱۳۔ مومن کہتے ہیں تکمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہ الہی میں قبول نہ ہوں اور شاید میرا خاتمہ ہو جائے اور عثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور بھرنیجات کی امید رکھنا نہ بخشی کی نشانی ہے علما نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر غلبہ لکھ اور بڑے وقت اس کے نرم و رحمتی نیادہ امید رکھے ۱۴۔ منہ ۱۴۔ صبر کہتے ہیں یہی بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی کلمہ نہ کہنا اور نہ نکالنا اور نہ کہہ کر وہ کام منظر نہ ہونا ذوالنور نے کہا صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا بلکہ وقت اطمینان رکھنا کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے پروا رہنا۔ ابن عطاء نے کہا صبر کیا ہے بلائے الہی میں صبر کے ساتھ سکوت کرنا ۱۵۔ منہ ۱۵۔ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۶۔ منہ ۱۶۔ صبر کے معنی وسیع ہیں کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا بھی صبر میں داخل ہے خندہ پیشانی سے دنیا کے تمام مشکل مراحل طے کرنا صبر ہی کہلاتا ہے۔ آجکل جھگڑا اور عوام میں صبر کا ایک غلط معنی بھی ہے کہ بہت دیر تک جھگڑا دیکھ کر گوشہ نشین ہو جانا یعنی بے حق اور دونوں حق کو بھی صبر سمجھتے ہیں یہ انتہائی جہالت ہے اور یہ ہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو بزدل بنانے کے لئے صبر کے اس طرح کے غلط معنی پھیلا دئے ہیں عبد الرزاق۔

يَزِيدُ أَنْ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَا سَأَلْتُ  
الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَهُمْ كَيْسًا لَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ  
حَتَّى نَقِذَ مَا عِنْدَهُ قَالَ لَهُمْ حِينَ نَقِذَ  
كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ  
خَيْرٍ إِلَّا أَذْخَرَهُ عِنْدَكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ لَيْسَتْ عِزُّهُ  
يُعِيقُهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَابَرُ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَنْ  
لَيْسَتْ غِنَى يُغْنِيَهُ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطُوا عَطَاءَ خَيْرٍ  
وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّابِرِ

۶۰۲۱۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغْبِرِ بْنَ شُعْبَةَ  
يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِرُ  
حَتَّى تَرْمُوهُ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاكَ فَيَقَالَ لَهُ فَيَقُولُ  
أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُورًا

باب ۳۴۳ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى  
اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ  
خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

سے کسی شے کے طالب ہوئے آپ نے ان میں سے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عطا  
فرمادیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے دونوں  
ہاتھوں سے جو کچھ تھا خرچ کرنے کے بعد فرمایا دیکھو میرے پاس  
جو آئے گا میں اسے تم سے چھپا نہ رکھوں گا جو شخص سوال سے پرہیز  
کرنا چاہے گا (اللہ بھی اسے غیب سے دے گا) سوال سے بچائے  
گا اور جو شخص صبر کرنا چاہتا ہے من جانب اللہ اسے صبر ہی و دلالت  
ہوتا ہے جو شخص بے نیاز رہنا پسند کرے گا اللہ اسے بے نیاز کر  
دے گا اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تمہیں صبر سے زیادہ عمدہ عطا نہیں  
کی گئی ہے

(از خلاد بن یحییٰ از مسحر از زیاد بن علقمہ) مغیرہ بن شعبہ کہتے  
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اتنی نماز پڑھتے کہ آپ  
کے قدم مبارک پر دم آجاتا۔ لوگس آپ سے کہتے تو آپ فرماتے  
کیا میں اللہ تعالیٰ کا شاکر بندہ نہ بنا رہوں؟

باب جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے تو وہ اسے  
کافی ہے۔

ربیع بن خثیم کہتے ہیں آیت وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (جو اللہ سے ڈرے اور اس کے لئے نکلنے کی صورت بنا دے گا)  
اس سے مراد ہے ہر تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی صورت بنا دے گا۔

(از اسحاق از روح بن عبادہ از شعبہ) حصین بن عبد الرحمن

کہتے ہیں میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۶۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ  
ابْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعًا عِنْدَ

۱۵ لوگوں کا محتاج نہیں کر سکتا ۱۸ منہ ۱۵ صبر تلخ است دلے بر شیریں دام۔ صبر محبتِ نیت ہے ما بر آدمی کی طرف خیریں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی حمد و ثناء  
کرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے سب تصور کو دے دیے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کا مناسبت۔ ترجمہ باب سے یہ ہے  
کہ آپ نے عبادت الہی کے لئے محنت اور تکلیف اٹھانے پر صبر کیا اور نفس کو اپنی خواہش یعنی آرام و راحت سے باز رکھا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو طبری اور ابی حاتم  
جامع نے وصل کیا ۱۲ منہ

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
مَنْ أَمَرَتْهُ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُوَ الَّذِي  
لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَبَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ  
يَتَوَكَّلُونَ -

باب ۳۵۴ مَا يُكْرَهُ مِنْ  
قِيلَ وَقَالَ -

۶۰۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ  
وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ خَالَتْ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ  
إِلَى الْمُخَيْرَةِ ابْنِ الْكُتُبِ إِلَى عَبْدِ يَحْيَى سَمِعْتُهُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ  
الْمُخَيْرَةُ إِلَى سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ أَنْصَارِهِ مِنْ  
الصَّلَاةِ لَكَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْبَغِي عَنْ قِيلَ وَقَالَ  
وَكُفْرَةِ الشُّوَالِ وَرِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعِهِ وَهَاتِ  
وَعُقُوقِ الْأَهْمَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ

نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں  
داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو نہ فقر کرتے ہیں نہ بڑا شگون لیتے  
ہیں بس (ہر کام میں) اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں بلہ

باب بے فائدہ گفتگو منع ہے۔

(از علی بن مسلم از ہشیم از متعدد راویان مثلاً میفرہ بن مقسم و  
فلال (مجالد بن سعید) و شخصے سوم (داؤد بن ابی صند) از شعبی)  
و را د کاتب میفرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان خانے  
میفرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے کوئی حدیث جو آپ نے رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لکھ دیجئے میں نے جواب میں  
لکھوایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ فرض نماز  
سے فارغ ہوتے تو تین بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک  
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہتے میفرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھوایا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضول گفتگو سے منع فرماتے اس طرح کثرت  
سوال (بے ضرورت مسئلے پوچھنے) سے، مال کو بے کار چھوڑنے یا  
رقم برباد کرنے سے دینے کی چیز نہ دینے سے، نہ لینے کی چیز مانگنے  
سے، مال کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے - نیز

لہ ہجرت کے پہلے نہیں ہیں کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے بلکہ اسباب حاصل کرنے لیکن مقصود کا حاصل ہونا ہی ضروری اور اگر مقصود حاصل ہو جائے تو  
یہ خیال نہ کرے کہ اسباب کی وجہ سے حاصل ہوا بلکہ یہ وہ کار کی عنایت اور نوازش سمجھے ۱۲ منہ سے کہ یعنی ان باتوں سے جن میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا - پہلے نہاتے ہیں بہت لوگوں  
نے اس حدیث کا خیال چھوڑ دیا ہے اور یہ فائدہ گنہ گار سمجھ کر لگاتار اچھا بھلا نہیں کہتے ہیں اس سے دل بہلتا ہے - دل بہلانے کیلئے بہتر ہے کہ کوئی چیز علم صنعت، ذراعت اور کسما یعنی برہنہ  
تحلیل و ترکیب کا علم ہی طرح عمدہ عمدہ آلات اور صنعتیں تیار کر دے اور اسے احکام کے ظروف اور مشا را و درختوں کے سامان ۱۱ ان میں دنیاوی فائدہ بھی ہے امداد کی قوت بھی ۱۲ منہ  
سے پیسہ برپا کرنا یعنی اسراف کرنا جس کا ذکر اوپر کر چکا ہے - جو دنیا چاہیے مثلاً جو سامان عایت مال کا کہتے ہیں جیسے تو اتنا ہی آتھایا پانی آگ برتن باسن وغیرہ جس کو روکنا - جرنہ لینا چاہیے  
مثلاً مالی حرام سود وغیرہ ۱۳ منہ سے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ایک کو وہ ہے جو عرب کیا کہتے تھے اہلک بدین شکل اب بھی ہے کہ تیس چالیس سال تک لڑکیوں کا نکاح نہ کرنا - جیسے کہ  
بچی کو قتل کرنا منع ہے تو عاقل بالغ جوان باغور حساس لڑکیوں کو ساری ساری عمر گھر میں بند کر کے سفت نکاح سے روکتا اور ان کی جنسی قوت کو چلنا خدا اور رسول کی نافرمانی سے  
ساتھ ساتھ ہی انسانیت و بینوں سے بھی جس کرساری عمر انہیں گھر میں قید میں رکھ کر ان کا نکاح نہ کر دے - یہ قتل اور زندہ درگور سے کم ایذا نہیں - عید الزنا کی

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
وَكَذَا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْمَخِيرِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۳۳۵** حَفْظُ اللِّسَانِ  
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَعْمَلْ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ  
إِلاَّ لَدُنْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ -

۶۰۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
الْبُقْدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَرَفَةَ سَمِعَ  
أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَلْفُظُ  
لِي مَا بَيْنَ نَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَصَمٌّ  
لَهُ الْجَنَّةُ -

۶۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ  
خَيْرًا أَوْ لِيَعْمَلْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ  
الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ رَضِيئَةً -

(اسی سند سے) ہشیم نے بحوالہ عبد الملک بن عمیر از و تراذ مغیرہ رض  
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کی ہے۔

**باب** زبان قالو میں رکھنا یہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد و شخص التلاور  
یوم آخر پر بیان رکھتا ہو وہ منہ سے کلمہ خیر نکالے ورنہ خاموش رہے  
اول اللہ نے (سورہ کافی) میں فرمایا جہاں اس نے کوئی بات منہ سے  
نکالی ایک سپہرے دار فرشتہ اسے بکھنے کے لئے تیار رہے۔

(از محمد بن ابی بکر مقدنی از عمر بن علی از ابو حازم) حضرت سہل  
بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص اپنے جہروں اور ٹانگوں کے درمیان یعنی زبان اور شرمگاہ  
کی ضمانت دے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں یہ

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب  
از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا  
ہے وہ اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم  
آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔

لے غیبت اور جھوٹ اور ان باتوں سے جو من میں ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اور بھی من مولا گز رہی ہے آگے بھی آئی ہے ۱۴ منہ ۱۵ زبان  
کی ضمانت یہ کہ کفر اور شرک کا کلمہ بیان سے نہ نکالے غیبت اور جھوٹ سے پرہیز رکھے شرک گاہ کی ضمانت یہ ہے کہ نسا اور لواطت اور زنا کا کلمہ نہ کرے ۱۳ منہ ۱۵ جہروں کی ضمانت  
زبان کی حفاظت جہاں کفر و یلغات اور غیبت اور کذب بیانی اور بہتان سے جو وہاں سب و تمام اور من طعن سے بھی جو سب و تمام طعن سے بھی کہ آگے نہ آتا صلی اللہ علیہ وسلم  
انہیں روز محشر نہ کہہ دیں کہ میں نے یہ سب کلمات کہے انہیں سب و تمام کلمہ کذب و البہان و بہتان یا نہ میں نے یہاں وہ شفاعت نہیں کرتا تو کہاں جائیگے ۱۶ منہ ۱۵

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

كَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ  
الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أَدْنَاهُ وَدَعَا قُلَيْبَ التَّيْمِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَضِيَّةُ ثَلَاثَةُ  
أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قَلِيلٌ مَا جَاءَ شَرْهُهُ قَالَ يَوْمٌ  
وَاللَّيْلَةُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَلْيَكُفِرْ ضَيْفَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ  
الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ -

۴۰۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّبَخِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكَلِّمُ بِالْكَلِمَةِ  
مَا يَنْبَغِي فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَوْ بَعْدَهَا  
بَيْنَ الْمَشْرِقِ -

۴۰۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ

أَبَا النَّظَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكَلِّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ  
رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُقْبَلُ لَهَا بَأْسٌ لَا يَكْرِهُمُ اللَّهُ  
بِهَادٍ رَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَكَلِّمُ بِالْكَلِمَةِ

(از ابوالولید از لیلیث از سعید مقبری) ابوشریح خراعی کہتے ہیں  
میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے خوب یاد رکھا ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مہمان داری تین دن تک ہوتی  
ہے مگر جو ضروری مدت ہے وہ تو پوری کرو صحابہ نے عرض کیا  
ضروری مدت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک دن رات اور جو  
شخص اللہ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان  
کی تواضع کرے، جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ منہ  
سے اچھی بات نکالے ورنہ سکوت اختیار کرے۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از یزید از محمد بن ابراہیم  
از عیسیٰ بن طلحہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی ایک بات بے ساختہ نکال  
بیٹھتا ہے اسے سوچنا نہیں اس کی پاداش میں دوزخ میں اتنی  
دور گر پڑتا ہے جتنی دور مشرق ہے (مغرب سے)

(از عبد اللہ بن منیر از ابوالنضر از عبد الرحمان بن عبد اللہ بن  
ابن دینار از والدش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ بھی ایسا کلمہ  
منہ سے نکالتا ہے جسے وہ چندال اہمیت نہیں دیتا مگر اس میں  
اللہ کی رضا ہوتی ہے اور اللہ اس کے سبب سے درجات بلند  
کر دیتا ہے، اس کے برعکس گناہ بندہ خدا کی ناراضگی کا کلمہ منہ  
سے نکال بیٹھتا ہے وہ اسے کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس

۱۔ یعنی وہ وقت صحیح اور شام کا کھانا کھانا اس دن کھانے میں تکلف کرنا چاہیے اور معمول سے اچھا کھانا چاہیے باقی دونوں میں جو احقر ہر روزہ سامنے رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ  
۲۔ منہ سے گالی گلوں غیبت جھوٹ کفر شرک کی باتیں نکالنے سے خاموش رہنا بہتر ہے ۳۔ نیا مزد بہانہ از تو گفتار ۴۔ تو خاموشی بیا موزا ز بہانہ ۱۲ منہ  
۵۔ کہہ کر وہ کسی کفر اور بے ادبی کی بات ہے ۱۲ منہ

مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْفَى لَهُمَا بِآلَاءِ يَهُوَىٰ يَمَانٍ  
جَهَنَّمَ۔

بَابُ ۲۵۶ الْبَكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

۶۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَقَا

عَيْنَاهُ۔

بَابُ ۲۵۷ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ

۶۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ رُبْعِي عَنْ

حَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

كَانَ رَجُلٌ مَيِّتٌ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسَمَّى الظَّنَّ

بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا آتَانَا مَتٌ فَخُذُونِي

فَذَرُونِي فِي الْبَحْرِ يَوْمَ مَصَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ

فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَىٰ الَّذِي

صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا هَافَاتُكَ فَتَفَرَّقَا

۶۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عَقْبَةَ

ابْنِ عَبْدِ الْعَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَمِنْ كَانَ سَلَفًا

بَابُ ۲۵۸ خَوْفُ الْهِبَىٰ مِنْ رَوْحِ

(از محمد بن بشر از یحییٰ از عبید اللہ از حبیب بن عبد الرحمن

از حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے انسانوں کو

اللہ تعالیٰ حشر کے دن اپنے سائے میں رکھے گا (ان میں سے ایک

وہ شخص ہے) جو ذکر الہی کرے (یا اللہ کو یاد رکھے) اور اس سبب سے

اس کے آنسو جاری ہو جائیں۔

بَابُ ۲۵۹ خَوْفُ خُذَا

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از یحییٰ) حضرت حدیفہؓ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتوں میں ایک شخص کو اپنے گناہوں کا خوف

تھا اس نے وحیت کی میر سے مرنے کے بعد میری لکھ بنادینا گرمیوں کے موسم میں (جب

تیر ہو جاتی ہے) سند میں پھینک دینا لہذا جب وہ را تو ورا توں لیا یا بایا لیا اللہ تعالیٰ نے

سند میں پھینک دی ہوئی اس کی رکھ کے ذرات کو زندہ ہونے اور اس شخص کی ساری کھلیں کا حکم صادر

فرمایا جب وہ انسان زندہ ہو کر خدا کے پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے یہ حرکت کیوں

سوچی؟ عرض کی مولیٰ صرف تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا چنانچہ اللہ

تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی۔

(از موسیٰ از معمر از والدش از قتادہ از عقبہ بن عبد الغفار) حضرت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے گذشتہ زمانے یا تم سے پہلے زمانے کے ایک شخص کا واقعہ سنایا

اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے نوازا ہوا تھا جب وہ مرنے لگا تو

اسے قتل لائی نے کہا اللہ کی رضا مندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہ جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناگہانی کی بات یہ ہے کہ مشاکلا م بادشاہ یا حاکم سے مسلمان

بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے ابن عبد البر سے ایسا ہی منقول ہے ابن عبد السلام نے کہا ناگہانی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن و قبح معلوم نہ ہو

ایسی بات نہ ہے نہ کمالنا حرام ہے تمام حکمت اور اخلاق کا غلاصل اور اصول یہ ہے کہ آدمی موع کر بات کہ جس سے سوچے جو زمین کے کبر دنیا نادانوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے

ہیں کہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور میرے فائدہ یا اس کے لئے جانتے ہیں ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ ہے؟ ۱۲۸۰ سنہ ۱۰۸۰ھ میں کافر عورت و کارمل شاعر کو پھانسی لگا دیا



أَوْ قَبْلَ كُنْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا وَكَدَّ يُعْنِي أَعْطَاهُ  
قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ لِبَيْتِهِ أَقْبَىٰ كُنْتُ قَالُوا لَخَيْرُ  
أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا فَسَرَّهَا  
فَتَادَهُ لَمْ يَدَّ خَوْفًا يَقْدُمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُ  
فَانْظُرُوا فَإِذَا صُمْتُ فَاحْرِقُونِي حَتَّىٰ إِذَا صُرْتُ  
فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا  
كَانَ رِيحُ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَآخَذَ  
مَوَاتِيْعُهُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ  
اللَّهُ مَكْنٌ فَإِذَا رَجُلٌ قَاتِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ عَبْدِي مَا  
حَمَلَكَ عَلَىٰ مَا فَعَلْتَ قَالَ خَفَاتِكَ أَوْ قَرَىٰ  
مِنْكَ فَمَا تَلَا فَاةَ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ مُخَدَّتٌ  
أَبَا عُمَيْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ اللَّهِ  
زَادَ قَاذِرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ  
مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ  
عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عقبہ از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

### باب ۳۵۸۲ اَلْاِمْرَاءُ عَنِ الْمَعَامِي

۴۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ

بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہت اچھا شفیق  
اور مہربان باپ اس نے کہا میں نے درگاہ الہی میں کوئی نیکی جمع نہیں  
کی، قتادہ اس لفظ کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں کہ کوئی نیکی اللہ کے  
پاس زخیرہ نہیں کی (مفہوم ایک ہے) جب بھی اللہ کے سامنے میری پیشی  
ہوگی تو وہ مجھے عذاب دے گا لہذا تم یاد رکھو جب میں مروں تو مجھے جلا  
دینا جب میں کوئلے کوئلے ہو جاؤں تو خوب گرگڑ پیس لینا جس دن  
تیز آندھی چلے وہ راکھ ہوا میں اڑا دینا اس بات پر اولاد سے قسم لے  
لی، جب وہ مر گیا تو اولاد نے حسب وصیت ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ  
نے اسے زندہ ہونے کا حکم دیا وہ شخص (سامنے) کھڑا ہو گیا۔ باری تعالیٰ نے  
پوچھا او بندے! تجھے یہ حرکت کیوں سوجھی؟ اس نے عرض کیا مولیٰ تیرے  
خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ رحم سے دیا (مغفرت فرمادی)  
مغفر کے والد (سلیمان تیمی) یا قتادہ کہتے ہیں میں نے یہ  
حدیث ابو عثمان سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے سلمان  
فارسی سے سنا وہ بھی ایسی ہی حدیث روایت کرتے تھے اس میں  
اتنا اضافہ ہے میری راکھ سمندر میں بکھر دینا، یا اسی قسم کا اور  
کوئی دوسرا جملہ۔ معاذ بن معاذ تیمی نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از

### باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان۔

(از محمد بن عمار از ابوالسائمہ از برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ  
از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور جو کچھ مجھے ودیعت فرما کر اللہ تعالیٰ  
نے یہاں مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص  
اپنی قوم کے پاس آکر کہے میں دشمنوں کی فوج اپنی آنکھ سے دیکھ

لہ وہاں کیا دیر بچ کر فراتے ہی سب اجزاء جمع ہو گئے ۱۷ منہ ۱۵ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

كَمَثَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُمُ الْجَبِيشَ  
بَعِيْقُ وَرَأَيْتُمَا التَّنْزِيْرَ الْعُرْيَانِ قَالَ التَّجَاءُ  
التَّجَاءُ قَالَا مَا عَنْهُ طَائِفَةٌ قَالَا لَجُؤًا عَلَى  
مَهْلِكِهِمْ فَجُؤُوا وَكَدَّ بَتُهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ  
الْجَبِيْشُ فَاجْتَنَحَهُمْ

۶۰۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسٌ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا  
مَعْنَى وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ  
نَارًا فَلَبِثَ أَصْنَائًا مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْقَرَأُشُ  
وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ  
فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتُلُهُنَّ  
فِيهَا فَأَنَا اخْذُ بِحُجْرَتِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُوَ  
يَقْتَحِمُونَ فِيهَا

۶۰۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ  
يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ

کرایا ہوں میں کلم کھلا ڈرانے والا ہوں، بھاگو بھاگو (اپنی جان بچاؤ)  
کچھ لوگ تو اس کی بات سچ مان کر رات ہی رات آرام سے نکل جائیں  
انہوں نے تو اپنی جان بچالی، کچھ لوگ اس کی بات نہ مانیں اور صبح  
ہی صبح دشمن کی فوج آکر انہیں برباد کر ڈالے یہ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمن) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے  
تھے میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے (تاریک  
شب میں) آگ روشن کی، جب روشنی چاروں طرف پھیل گئی تو کڑے  
پتنگے اس میں گرنے لگے وہ انہیں ہٹاتا ہے (کہ نہ گریں) لیکن وہ  
مانتے ہی نہیں گرے جارہے ہیں، میں بھی اسی طرح کمر پکڑ کر آگ  
سے دور ہٹاتا ہوں (جو مان گئے وہ تو بچ گئے مگر کافر ہیں کہ) وہ سنتے  
ہی نہیں جہنم میں گرتے جارہے ہیں۔

(از ابو نعیم از زکریا از عامر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے  
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان  
اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو خدا  
کی منع کردہ اشیاء کو چھوڑ دے یہ

۱۔ یہ عرب میں ایک مثل ہوگئی ہے ہر ایک نے اسے سنا ہے کہ میں دشمن کی فوجوں کی فوجیں پکڑ کر لے گیاں اور اس  
کے کپڑے آمار لے کر کھڑے اس کے قبضے سے اسی حال میں ننگ دھڑنگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جاکر خبر دی کہ عدی اپنا بندہ دہشت کروا دیا ان پہنچا انہوں نے اس کی تعریف  
جو کہ وہ ہر بندہ اور ننگا تھا اگر ہاتھ اس کے عادت ننگ پھرنے کا نہ تھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو چھوٹا سمجھیں اپنے مکانوں میں بیٹھے رہیں ۱۳ منہ ۱۴ منہ باب کی مطابقت اس طرح  
ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا ہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گنہگاروں کے لئے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو پھر  
میں نے آپ کی بات مافی السلام قبول کیا شکر و کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ تو بچ گیا اور میں نے مافی وہ صبح ہوتے ہی یعنی سرتے ہی تیار ہو گیا عذاب ایدہ میں گرفتار ہوا ۱۵ منہ  
۱۶ منہ جب کہ فتح ہو گیا تو ہجرت کا حکم بتا دیا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ جو کوئی  
گناہوں، برائی باتوں کو چھوڑ دے وہ بھی مہاجر ہے اس قسم کے مہاجرین قیامت تک باقی رہیں گے ۱۷ منہ

**باب ۳۳۵** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَعِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا -

۴۰۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَعِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا -

۴۰۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَسِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَعِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

**باب ۳۳۷** مَجْبَتِ النَّارِ وَالْشَّهَوَاتِ ۴۰۳۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَجْبَتِ النَّارِ وَالْشَّهَوَاتِ وَ مَجْبَتِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِ -

**باب ۳۳۸** الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ لَحْدِهِ وَ النَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ -

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر تمہیں میری طرح حقائق اشیاء کا علم ہوتا تو ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ -

(از یحییٰ بن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بے شمار مرتبہ) فرمایا اگر تمہیں ان حقائق کا علم ہو جائے جو مجھ پر منکشف ہیں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ -

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از موسیٰ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہ باتیں جانتے ہو تے جنہیں میں جانتا ہوں تو ہنستے کم اور روتے زیادہ -

**باب** دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈمکا گیا ہے (از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کا حجاب نفسانی خواہش ہیں اور بہشت کا حجاب وہ باتیں ہیں کہ جو نفس کو کرنا پسند ہیں -

**باب** بہشت و دوزخ جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہیں -

۶۰۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَمْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِمَّنْ شَرَّ إِلَيْهِ نَعْلُهُ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۶۰۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَدُ بَيْتٍ قَالَه الشَّاعِرُ لَا تَلُفُّهُ مِمَّا خَلَا اللَّهُ بِاطْلٍ.

بَاب ۳۴۶ لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ.

۶۰۴۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرُوا أَحَدَكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ فَاخْلُقْ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ

بَاب ۳۴۷ مَنْ هُوَ بِحَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ.

۶۰۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسی بن مسعود از سفیان از منصور و اعش از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت جوتی کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہے اسی طرح دوزخ بھی

(از محمد بن ثنی از غندر از شعبہ از عبد الملک بن عمیر از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شانہ کے تمام اشعار میں یہ مصرعہ بہت سچا ہے خدا کے سوا ہر شے فانی ہے۔

باب (معاشی اعتبار سے) کم درجہ لوگوں سے اپنا مقابلہ کرنا چاہیے، بلند مرتبہ لوگوں سے نہیں لے

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کی نگاہ مال یا شکل کے اعتبار سے اپنے سے کسی اچھے پر پڑے تو ان لوگوں کو فوراً مد نظر کر لے جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔

باب نیکی بدی کا ارادہ۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از جعد ابو عثمان از ابو جراح غطار دی)

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَارِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَدْرُوهُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنْ اللَّهُ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَكَينَ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَكَ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعِيفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَكَ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً -

بَاب ۳۴۶ مَا يَنْتَفَعِي مِنْ

مُحَقِّقَاتِ الدُّنُوبِ -

۶۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَبِلَانَ عَنْ أَكْسِ قَالَ إِنْكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَعْمَالًا لَا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ إِنْ كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْبِقَاتِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ لِلَّهِ يَعْنِي بَيْنَ ذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ -

بَاب ۳۴۵ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِمِ

وَمَا يَخَافُ مِنْهَا -

۶۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نیکیاں اور برائیاں سب تحریر فرمادی ہیں پھر ان کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے بجا نہ لائے اللہ اس کے لئے ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اگر ارادہ کر کے اسے بجا بھی لائے تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیاں بھی سات سو نیکیاں لکھ لیتا ہے اس کے برعکس جو شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن (خدائے تعالیٰ سے ڈر کر) باز رہے تو یہ اس کے لئے ایک مستقل نیکی شمار کی جائے گی، اگر ارادے کے بعد ارتکاب بھی کرے تو صرف ایک برائی لکھی جائے گی یہ

باب حقیر اور چھوٹے گناہوں سے بھی بچے رہنا۔

(از ابوالولید از مہدی از غیلان) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم ایسے ایسے گناہ کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک اور معمولی ہیں (تم انہیں گناہ کا نام ہی نہیں دیتے) مگر ہم لوگ انہیں (ادنیٰ) گناہوں کو مہلک اور خطرناک سمجھتے تھے امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں موبقات کا معنی مہلکات ہے

باب اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہوتا ہے

اور خاتمے کے وقت سے خوف کرنا چاہیے (کہ اس وقت بلا عمل سرزد ہو)

(از علی بن عیاش از ابو غسان از ابو حازم) حضرت سہیل بن سلمیٰ

سہ جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنی ہی نیکیوں میں تضعیف زیادہ ہوگی ایک کے بدل دس ادنیٰ درجہ ہے اس سے زیادہ سات سو تک اور اس سے بھی اتنی گناہ تک بھی جا سکتی ہیں ۱۲ نہ سہ اگر یہ کام کر لے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے اپنے بندوں پر ۱۲ نہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَسَاعِدِي قَالَ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ  
وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ عَنَاءً عَنْهُمْ  
فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا أَتَتَبِعُهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ  
عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جَرَحَ فَأَسْتَجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ  
يَدُ بَابَةٍ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ  
فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ  
لَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسَ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
وَرَأَاهُ لَيْسَ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى  
النَّاسَ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَرَأَاهُ الْأَعْمَالُ يُجَوِّدُهَا -  
**بَابُ ۳۶۶ الْعَزْلَةُ رَاحَةٌ**  
مِنْ خِلَاطِ السُّوَرِ -

۶۰۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ  
يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) ایک  
شخص کو دیکھا وہ مشرکوں سے خوب جنگ کر رہا تھا انطاہر مسلمانوں  
کے بڑے کام آ رہا تھا فرما با جس شخص کو کوئی دوزخی دیکھنا منظور ہو  
وہ اس آدمی کو دیکھ لے، یہ سن کر ایک شخص اس کے پیچھے ہوا برابر اس  
کے ساتھ رہا حتیٰ کہ وہ شخص زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کر کے)  
جلدی مرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے اپنی ہی تلوار کی نوک اپنے  
سینے پر رکھ کر جسم کا زور اس پر دیا، تلوار اس کے جسم کو چیرنی ہوئی دو ٹوک  
کنڈھوں کے درمیان پار نکل آئی اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بعض آدمی لوگوں کے خیال میں تو جیتوں کے سے کام کرتا رہتا  
ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور بعض آدمی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں کے  
سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی، حقیقت یہ ہے کہ اعمال کا  
اعتبار خاتمے پر ہے۔

**باب بُرُوس کی صحبت سے گوشہ تنہائی**  
بہتر اور باعثِ راحت ہے۔

(از ابو الیمان از شعب ابی ذرہری از عطار بن یزید البوسید  
خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔)

دوسری سند (از محمد بن یوسف از اوزاعی از ہری از عطار  
بن یزید لیشی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک ایرانی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر لوپھنے لگا یا رسول اللہ لوگوں میں

اس طرح اپنے تئیں حرام موت مارا ۱۲۱۱ھ یعنی اخیر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اس کا اعتبار ہوگا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گزاری لیکن مرتے  
وقت گناہ میں گرفتار ہوا تو پھیلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ تعالیٰ سوئے خاتمہ سے بچائے رکھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی مسلمان کو گودہ فاسق و فاجر ہو  
یا صالح اور پرہیزگار ہو ہم قطعی طور پر دوزخی یا بہشتی نہیں کہہ سکتے معلوم نہیں اس کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا نام کن لوگوں میں لکھا گیا ہے حدیث  
سے بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور اور فریفتہ نہ ہونا چاہیے اور ہمیشہ سوئے خاتمہ سے ڈرتے اور لرزتے رہنا چاہیے اللہم اجعل عواقب اموری بالکفر  
تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان مسلمانوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عشق و محبت رکھتے ہیں اکثر عمدہ خاتمہ ہوتا ہے ۱۲۱۱ھ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَخْدُومِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَتَى النَّاسَ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهِدْ بِنَفْسِهِ  
وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ  
يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُمُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ  
تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَ  
الثَّعْلَبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْبَرٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَعْقُبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۰۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْمُنَاجِسُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالٍ لِلرَّجُلِ مُسْلِمٍ  
الْغَنَمُ يَتْبَعُهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوْقِعَ الْقَطْرِ  
يَفْرُبُ مِنْ يَدِهِ مِنَ الْفِتَنِ -

کو نسا شخص بہتر (افضل) ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو  
اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص  
جو کسی پہاڑ کی کھوٹ میں بیٹھا اپنے پروردگار کی عبادت  
سجالاتا ہو، خلق اللہ کو اپنی شرارتوں سے محفوظ رکھتا،  
شعیب کے ساتھ محمد بن ولید زبیدی، سلیمان بن  
کثیر اور نعمان بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا۔  
معمر بن راشد نے اسے زہری سے، انہوں نے عطاء سے عبد اللہ  
سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

یونس بن مسافر نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اسے  
ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے  
(جس کا نام نہیں لیا)

(از ابونعیم از ماجشون از عبد الرحمن بن ابی صعصعہ از  
والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک  
زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمان کا اچھا مال (جس کے ساتھ اس کا  
دین محفوظ رہے) یہ ہوگا کہ چند کبیریاں جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں  
نالوں اور کھدوں میں چراتا رہے اپنے دین و ایمان کو لے کر فساد و  
سے ڈر کر (وٹاں) بھاگ جائے۔

لہ جنگل میں ایک کوثر تہنائی میں ۱۲ منہ سلہ نہ کسی کی غیبت کرتے نہ کسی کو ستائے امام مسلم کی روایت میں آتا زیادہ ہے نا مذہبی سے ادا کیے کو کڑا دیتا ہے یہاں تک کہ  
موت آن پہنچے ۱۲ منہ سلہ نہ ہیری کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابوداؤد نے اور نعمان کی روایت کو امام احمد نے واصل کیا ۱۲ منہ سلہ ان تینوں روایتوں کو  
ذہبی نے زہریات میں چھل کیا ۱۲ منہ سلہ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو عزالت کو فضل جانتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جیسا موقع ہو ویسا کم دینا چاہیے کسی عزالت  
افضل ہونی چکے بھی لوگوں سے مل کر رہنا افضل ہوتا ہے اور باختلاف اشخاص بھی یکم مختلف ہوتا ہے بعضوں کے لئے عزالت افضل ہے بعضوں کے لئے اختلاط اور بھی ضرور ہے کہ عزالت  
کرنا اور انھیں بہتر اور دنیا کی نیت سے عزالت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور بعد از جماعات اور حقوق اسلام ترک نہ کرے اور تفصیل اس کی امام غزالی نے احیاء العلوم میں کی ہے نیز

## باب ۳۶ رفع الیمانہ۔

لوگوں میں نہیں رہے گا۔

۶۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مِيعَتُ الْإِمَانَةِ قَانَتْظِرُ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اصْنَعْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَسْنَدُ الْأُمْرَ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ قَانَتْظِرُ السَّاعَةَ۔

۶۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَانِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْإِمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَدِّ رِقْلَوِي لِلرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَنِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ التَّوْمَةَ فَتَقْبَضُ الْإِمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُفْلِتُ

## باب (آخری زملے میں) امانت کا خیال

(از محمد بن سنان از فضیل بن سلیمان از ہلال بن علی عطا (ابن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانتداری (دنیا سے) جاتی ہے تو قیامت کا انتظار کرنا، ایک اعرابی نے سنا تو کہا تو کہا یا رسول اللہ امانتداری کیسے اٹھ جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ حکومت ان لوگوں کے حوالے کی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں گے۔ اس زمانے میں قیامت منظر رسنا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از زید بن وہب) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو پیشین گوئیاں بیان فرمائیں ایک تو سامنے آچکی ہے دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ کا فرمان تھا کہ امانتداری لوگوں کے دلوں پر خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہے، پھر قرآن شریف بعد ازاں سنت (حدیث شریف کی تعلیم) سے وہ راسخ ہو جاتی ہے۔ آپ نے اس امانتداری کے اٹھ جانے (معدوم ہونے) کا بھی حال بیان فرمایا کہ ایک بار وہ سوئے گا تو (میت کی حالت میں) امانتداری اس کے دل پر سے اٹھ جائے گی چنانچہ مدہم سا نشان پڑ جائے گا۔ پھر دوسری بار

ابن بطال نے کہا اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی امانت سپرد کی ہے لیکن بندوں پر ان کو اس لئے حاکم بنایا ہے کہ وہ ہر ایک کو اپنا دلائق شخص کو حکومت میں جب یہ لوگ بے ایمان اور لائق لوگوں کو حکومت دینے لگیں گے تو خدا کی امانت کو انہوں نے ضائع کر دیا اس میں خیانت کی مترجم کہتا ہے جو بادشاہ یا حاکم نالائقوں کو اپنے ملک کی خدمات دیتا ہے یا ذی علم اور لائق لوگوں کی قدر دانی نہیں کرتا تو یہ بھی لیا چاہیے کہ اس کی حکومت آج ہی کل میں جاتے والی ہے اور عجیب نہیں کہ قیامت سے آپ کی مراد ہی بولینی تھی حکومت جس میں قیامت کی طرح بڑے بڑے انقلاب ہوتے ہیں۔ افسوس اول تو مسلمانوں کو بادشاہتیں بہت کم رہ گئی ہیں اور جو کہیں خال خال باقی ہیں ان میں بھی شکایت سنی جاتی ہے کہ لائق اور ذی علم اور شریف اور خاندانی لوگ خدمت سے علیحدہ کئے جاتے ہیں اور عاجل معمول النسب کم ذات لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مامور کئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ تحصیل علوم کو بے فائدہ سمجھنے لگتے ہیں اور کمالات حاصل کرنے میں مستی کرتے ہیں اور سامنے ملک میں جہالت اور بے خبری پھیل جاتی ہے آخر میں دفعہ مغبانہ لکھتے ہیں حکومت کا حکم ہوتا ہے اور بادشاہ سلامت معزول ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتے ہیں اب آنکھ کھلی تو کما فائدہ مہینہ عہد ساعت سے مراد ساعت انقلاب بھی ہو سکتی ہے عوام اپنا وہ اچھے اور لائق لوگوں کو نہیں دیتے تو سازشیں اور فسادات اور انتخابی رقابتیں شروع ہو جاتی ہیں یعنی جب حکومت نالائق ہو تو لوگ ان سے تنگ آتے ہیں حکومت کو بدلنے کے لئے مجبور ہوں گے چونکہ عوام اپنے وہ ذات کی امانت کو غلط استعمال کرتے ہیں اور غلط اور ناپاک قسم کے لوگ منتخب ہو کر جاتے ہیں ایسے لوگ نالائق اور نیک لوگوں کے سپرد حکومت کے کام نہیں کرتے اس لئے کوئی کام صحیح نہیں ہو پاتا اس طرح قیامت معزلی یعنی عام فسادات برپا ہو جاتے ہیں خلیفہ ذی



أَكْرَهًا مِثْلَ أَكْرَأُ لَوْ كُنْتَ تُعَمِّرُنَا مَا لَتَوَمَّنَا  
تَقْبَلُ فَيَبْقَى أَكْرَهًا مِثْلَ الْمَجْلُ كَجَمْرٍ  
وَحُجَّتُهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَفْطَرُكَ مُنْتَبِئًا  
وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَصْبِهِمُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ  
فَلَا يَكْادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالَ  
إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالَ  
لِلرَّحِيلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْهَرَهُ وَمَا  
أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَوْدٍ  
مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ آتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا  
أُبَايَ آتَيْكُمْ بَابِي لَيْتَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّكَ  
إِلَى مُرْوَانَ كَانَ كَصَرَانِيَّةٍ رَدَّكَ عَلَى سَاعِدِهِ  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَا يَعْرِ الْفُلَانِ وَالْفُلَانِ  
حَدِّدْ كَمَا تَدْرِي - اب تودہ وقت ہے کہ میں سولہ

۶۰۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
النَّاسَ كَأَرْبَابِ الْمَائَةِ كَمَا كَادَ يُجَدُّ فِيهَا  
رَاحِلُهُ -

سولے گا تو اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے پاؤں پر  
چنگاری لڑھکانے سے چھالا پھول آتے ہیں یہ پھولا ہوا ہوتا  
ہے مگر اندر کوئی چیز نہیں ہوتی یہ اس وقت یہ کیفیت ہو جائے گی  
کہ آپس میں لوگ معاہدت (خرید و فروخت، لین دین) کریں گے مگر  
امانت کوئی واپس نہیں کرے گا آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی  
(اور امانت الیہ کم ہو جائیں گے) کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قوم میں  
فلاں شخص امانتدار ہے اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے  
فلاں، کتنا ہوشیار ہے کتنا ظریف کتنا مضبوط انسان ہے (اسکی تعریفیں کریں گے) حالانکہ  
(وہ محض بے ایمان ہوگا) اس کے دل میں رانی نہ دے دے کہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔  
حذیفہ کہتے ہیں ایک وہ وقت تھا کہ میں کچھ یروانہ بھی خواہ کوئی  
شخص ہو اس سے معاہدہ کر لیتے تھے کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو خود دین اسلام  
اسے حق پر لے آتا۔ اگر نصرانی یا کوئی کافر ہوتا تو اس کے حاکم (اسے مجبور کر کے)  
فلاں فلاں شخصوں کے کسی سے لین دین اور معاہدہ نہیں کرنا چاہتا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ  
اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ سوا اونٹوں میں تیز سواری کے  
قابل ایک اونٹ بھی نہیں ملے گا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی نیند میں تو ایسا ندری کا اندازہ نہ کرے ایمانی کی خلعت اورتا کی ایک دم ہلکے داغ کی طرح نمودار ہوگی پھر دوسری نیند پر یہ ظلمت زیادہ ہو کر پھیلے  
کے داغ کی طرح نمودار ہو جائے جو حد تک قائم رہے ملتا نہیں ۱۲ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲۸۹ من ۱۲۹۰ من ۱۲۹۱ من ۱۲۹۲ من ۱۲۹۳ من ۱۲۹۴ من ۱۲۹۵ من ۱۲۹۶ من ۱۲۹۷ من ۱۲۹۸ من ۱۲۹۹ من ۱۳۰۰ من ۱۳۰۱ من ۱۳۰۲ من ۱۳۰۳ من ۱۳۰۴ من ۱۳۰۵ من ۱۳۰۶ من ۱۳۰۷ من ۱۳۰۸ من ۱۳۰۹ من ۱۳۱۰ من ۱۳۱۱ من ۱۳۱۲ من ۱۳۱۳ من ۱۳۱۴ من ۱۳۱۵ من ۱۳۱۶ من ۱۳۱۷ من ۱۳۱۸ من ۱۳۱۹ من ۱۳۲۰ من ۱۳۲۱ من ۱۳۲۲ من ۱۳۲۳ من ۱۳۲۴ من ۱۳۲۵ من ۱۳۲۶ من ۱۳۲۷ من ۱۳۲۸ من ۱۳۲۹ من ۱۳۳۰ من ۱۳۳۱ من ۱۳۳۲ من ۱۳۳۳ من



قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ ثُمَّ  
سَارِسَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ أَقُلْتُ لَبَّيْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ ثُمَّ سَارِسَاعَةً  
ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولُ  
اللَّهِ وَسَعْدُ يَكُ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ  
اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا  
بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارِسَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ  
ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ  
يَكُ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا  
فَعَلُوا قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

### بَابُ ۳۲ التَّوَانُعِ

۶۰۵۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ  
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ  
وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو  
خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ  
فَحَاءَ أَعْرَابِيٍّ عَلَى قَعْدَةٍ فَسَبَقَهَا فَاسْتَدَّ  
ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعَضْبَاءُ

ارشاد کو سادات سمجھتا ہوں) پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا  
معاذ! میں نے کہا لبتیک یا رسول اللہ وسعدیک پھر تھوڑی دیر  
چلنے کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبتیک یا رسول اللہ وسعدیک  
فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے ؟  
میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا اللہ کا حق  
اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ  
کسی کو شریک نہ بنائیں پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا معاذ! میں  
نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمایا کیا تجھے معلوم ہے  
کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اللہ کا حق ادا کریں ؟  
میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے والے ہیں۔ آپ  
نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے

### بَابُ تَوَاضُعِ (عاجزیؒ)

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از حمید) حضرت انس رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی۔  
دوسری سند (از محمد از فزاری والبخاری از حماد از حمید طویل) حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
عضبیا نامی ایک اونٹنی تھی وہ ایسی بہتر تھی کہ کسی اونٹ سے پیچھے  
نہیں رہتی تھی ایک بار اعرابی کسی حوال اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور  
عضبیا سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو یہ امر ناگوار معلوم ہوا کہنے لگے  
(افسوس) عضبیا پیچھے رہ گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقت  
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں جسے بڑھاتا

۱۵ اللہ ہی کی پوجا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنالیں ۱۲ منہ ۱۳ عمرو بن مسمون کی روایت میں آتا زیادہ ہے ان کو بخش ہے ابو عثمان کی روایت میں یوں ہے  
ان کو مدت میں بے حال ہے قسطلانی نے کہا یعنی جب کہ کتا جوں سے باز نہیں اور الفاضل بکال لایں ۱۲ منہ ۱۳ یہ اصل الاصول ہے تمام اخلاق حسنہ کا اگر تواضع نہ  
ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آئے گی دوسری حدیث میں ہے جو کوئی اللہ کی رضا مندی کے لئے تواضع کرے اللہ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ  
نے محمد کو یہ وحی بھیجی کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُرْفَعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ ۖ  
 ۶۰۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتْرِبَكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِي الْيَوْمِ مِنْ يَكْرَهُ

ہے اُسے کبھی نہ بھی گھٹاتا بھی ہے

از محمد بن عثمان از خالد بن محمد از سلیمان بن بلال از شریک ابن عبد اللہ بن ابی نجر از عطاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کروں گا اور میرا بندہ جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں مجھے کوئی عبادت فرض عبادت سے زیادہ پسند نہیں (فرائض مجھے بہت پسند ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ) اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کرے مجھ سے اتنا قرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر مجھ سے سوال کرنا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں۔ اگر کسی (دشمن یا شیطان سے) پناہ چاہتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور مجھے کسی کام میں جسے میں کرنا چاہتا ہوں پس و پیش نہیں ہوا کرتا۔

لہ ترقی کے ساتھ تنزل اور اقبال کے ساتھ اقبال ہوا ہے آدمی کو بھی اپنے اقبال پر غور نہ ہونا چاہیئے دیکھا کہ اَوَّلُ مَا بَدَأَ اللَّهُ الْقَائِسَ جُلُوكَ حَدِيثُ اور قرآن شریف کا مطالعہ کر کے سمجھ کر کہتے ہیں ان کے دل پر دنیاوی تغیرات اور انقلابات کا اثر بہت کم ہوتا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت دنیا میں یوں ہی جاری ہے کہ کوئی شے ہمیشہ ایک حالی میں کبھی نہ ہے اور دوسری حالتوں کو حدیث اور قرآن سے تعلق نہیں ہوتا فقرا بھی تدریجاً تدریجاً برائیاں بہتے ہیں ان کی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ ذرا بڑھے تو انقلاب میں قریب بہ ہلاکت ہو جاتے ہیں بعض خود کوئی کہتے ہیں۔ لہٰذا کوئی تاکہ وہ دلگاہ فطرتی نے کہا دلی گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے جیسے پیغمبر موصوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو تو وہ دلی نہیں ہے بلکہ مغرور و مکار ہے قشری نے کہا دلی گناہ تو ایسی ہیں جن سے بچنا ہے گناہ اور تقویٰ و نور میں بڑھے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو یہ گناہ ہے جہل گناہ صاف غیبت میں ملتا ہے آملہ ولایت و قسَم کے ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مومنین صحیح الاعتقاد و کتاب اور سنت پر عمل کرنے والے داخل ہیں دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ یا عیسیٰیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمود ہونے میں کاد کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم پر قدم چلتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت شیخ احمد محمد سرہندی فرماتے ہیں فریق کے اور کہنے میں جو قرب الہی حاصل ہوتا ہے تو اُن میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہوتا اس لیے پیغمبر فرائض کو بہت ادب و احتیاط سے بجالاتا ہے ان سے فراغت ہو تو پھر نوافل کی طرف توجہ ہونا چاہیئے ۱۴ دوسری روایت میں امام احمد روایت ہے کہ آتا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ بھٹتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہو جاتا ہے جیسے ماہی اللہ جلویہ اور اتحادیہ کا جلوی ہے کہاں خلاصہ کہاں بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور میری محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ بھٹاؤں کاں آنکھ سے وہی کا لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام اس سے سرزد نہیں ہوتا ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ اس فقرے سے جلویہ اور اتحادیہ کا۔ اگر گناہ بندہ عین خدا ہو جاتا ہے تو پھر دعا قبول کہنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں رہتے ۱۸ منہ

الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَافَرَتَهُ -

تکلیف کی وجہ سے، برا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

**باب ۳۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَيْمِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -**

**باب ۳۴** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) کی طرح برابر مبعوث کئے گئے ہیں۔ قیامت کا واقعہ ہونا ایسا ہے جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی جلد واقع ہو جائے گی۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

**۶۰۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا وَكَيْشِيرَ بِأَصْبَعَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُمَا -**

(از سعید بن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں آپ نے اپنی دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) کو پھیلاتے ہوئے اشارہ کر کے ارشاد فرمایا۔

**۶۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَهُوَ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَوَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَابْنِ التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ -**

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از وہب بن جریر از شعبہ از قتادہ و ابو التیاح) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح مبعوث ہوئے۔

**۶۰۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ**

(از یحییٰ بن یوسف از ابو بکر از ابو حصین از ابوصالح)

کہ میں اس تکلیف کا انجام اس لئے کئے گئے نہایت عمدہ ہے اس لئے کہ اس کو احتیاج ابدی دینے کے لئے اس کی اس قدر ہی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مار ڈالنا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو لڑوے تلخ دوا یا دوا ہے اللہ کو بیٹے کے دے پیٹھے پیاس کو بھی ایک گوند ملا ہوتا ہے مگر اس کے آئینہ نے خیال نہ کیا کہ اس کو لالہ کا خیال نہیں کرتا اور سحر اور سحر کے کردہ دوا ملا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل سے بعضوں نے کہا اس میں اولاء اللہ سے محبت رکھنے کا ان کی تعظیم کرنے کا حکم ہے اور سحر کے کردہ دوا کیونکہ اکثر اولاء اللہ غریب اور یتیمان حال ہوتے ہیں اس حدیث میں محدثین نے کلام لکھا ہے: وہاں اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو متراحدیث کہا ہے، درکہلہ سے کثیر کثیر اس حدیث سے متفق ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر لگتی جاتی میں کہتا ہوں حافظ نے اس کے دوسرے طریق بھی بیان کئے ہیں اور وہ اکثر ضعیف ہیں مگر سب طرق لکھ کر حدیث میں ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو انوار دے صدوق کہا ہے ۱۱ منہ ۱۲ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو تقریباً ۱۲ برس سے زیادہ گزر چکے مگر یہ تک قیامت نہیں آئی تو مطلب یہ ہے کہ محدثین اور قیامت میں ایک کسی نے پیچھے کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے ایسی امت آئے گی کہ ۱۲ منہ ۱۳ میں اس حدیث کے راوی نے کھڑکی کی انگلی اور پچھلی انگلی کو ملا کر بتلایا مطلب یہ ہے کہ میرا پیچھا جانا یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے تو میں گویا قیامت ملا ہوا ہوں ۱۴

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ  
يَعْنِي أَصْبَعَيْنِ تَابِعَهُ إِسْرَاءُ يُلْ عَنْ  
أَبِي حَصِينٍ -

### باب ۳۳۷

۶۰۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا أَطْلَعَتْ  
فَرَأَاهَا النَّاسُ امْتَوُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ جَاءُنَا  
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِنْهَا نَهَا لَمْ تَكُنْ أَصْنَتْ مِنْ  
قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقْرُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا  
فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطُوبِيَانِهِ وَلَتَقْرُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِكَبْرِ لِفْخِهِ  
فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقْرُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ  
حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقْرُومَنَّ السَّاعَةُ  
وَقَدْ رَفَعَ أَكْلُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا -

### باب ۳۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب  
(مبعوث ہوئے) ہیں۔

ابو بکر اور عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی احادیث  
سے روایت کیا (اسے اسمعیلی نے وصل کیا)

### باب ۳۳۹

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمن) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب کی  
جانب سے نہ نکلے گا چنانچہ جب وہ مغرب سے نکلے گا تو لوگ یہ  
نشانی دیکھ کر سب کے سب ایمان لے آئیں گے، مگر یہ وہ وقت  
ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ پہنچا سکے گا اگر وہ اس  
سے قبل ایمان نہ لا سکا ہوگا یا اس نے ایمان کے ساتھ نیک  
کام نہ کر لئے ہوں گے۔

قیامت اس طرح آئے گی کہ دو آدمی خرید و فروخت کے لئے کھڑے  
پھیلائے ہوں گے مگر وہ خرید و فروخت نہ کر پائیں گے۔ کوئی آدمی اونٹنی  
کا دو دھپینے کے لئے لے کر چلے گا مگر بی نہ سکے گا، کوئی شخص اپنے  
مولشیوں کو پانی پلانے کے لئے حوض لیب ردا ہوگا (تاکہ اس میں پانی  
بھرے) مگر پانی نہ بلا سکے گا۔ کوئی کھانے کے لئے ہاتھ میں لقمہ اٹھاتا  
چاہتا ہوگا مگر نہ اٹھا سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

### باب ۳۴۰

لوہ نے کھجور کی اٹھلی اور بیج کی اٹھلی سے اشارہ کیا ۱۲ طریقی ۱۳ بعضوں نے کہا کہ امت اسلامیہ کی مدت ہزار برس سے زیادہ ہوگی مگر ہزار برس سے زیادہ نہ ہوگی کیونکہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت سے ہزار سال کے آخر میں بھیجے گئے تھے۔ مگر ہزار برس کی سو برس اور پچھتر برس مگر ہزار قیامت نہیں آئی۔ میں کہتا ہوں یہ سب قیاسی باتیں ہیں اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی۔ ۱۴ اس میں کوئی ترجمہ مقبول نہیں ہے گویا اگلے باب کی فصل ہے ۱۵ منہ ۱۶ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت ایک ہی ایک ناگہانی آئے گی تو لوگوں کو خبر نہ ہوگا وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے یعنی عوام لوگوں کو ان کی خاص خاص ذمہ داریوں اور غلامیوں اور مال مہدی علیہ السلام کے نکلنے سے اور سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے قیامت کا قریب ہونے کے ممکن ہے کہ قیامت

اللَّهُ أَحَبُّ إِلَهِ لِقَاءَهُ -

۶۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّا قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِلَّا لَتَكُنَّ الْمَوْتُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَحْضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَنَ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أَحْضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَنَ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

(از حجاج اور جہام از قتادہ از انس) عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا سمجھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا نا پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ یا کوئی اور زوجہ مطہرہ بولیں یا رسول اللہ! موت کو تو ہم بھی برا جانتی ہیں۔ آپ نے فرمایا (اللہ کے ملنے سے) موت مراد نہیں بلکہ یہ مقصد ہے کہ صاحب ایمان کو جب موت نظر آتی ہے تو اسے اس کی سرفرازی اور اللہ کی رضا مندی کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اس وقت ان آنے والے انعامات کے مقابلے میں دنیا کی کسی چیز کو پسند نہیں کرتا چنانچہ وہ لقائے خداوندی کی بید خواہش کرتا ہے اور کافر کو جب موت دکھائی جاتی ہے تو اسے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ کا عذاب اور اس کی ہزا چمکنے کا وقت آ پہنچا ہے لہذا وہ اللہ سے ملنا نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا نا پسند کرتا ہے۔

ابوداؤد اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے بالاختصار روایت کیا ہے۔

سعید بن ابی عمرو نے بحوالہ قتادہ از زرارہ از سعد بن ہشام از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کا مطلب بیان فرمایا ہے: اعتراض کا موقع نہ رہا کہ موت اور زندگی کی حالت میں تو مرنا پسند نہیں کرتا ہے اور دوسری حدیث میں موت کی آرزو کرتا ہوں کیا ہے وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہ رہے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو صحت کی حالت میں بھی موت کو نا پسند نہیں کرتے بلکہ موت ان کو نہایت شیریں اور ذوقدار معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں ان موت جس پر وہ صلی اللہ علیہ وسلم الحبيب الی الحبيب اور کہتے کہ اگر دنیا میں موت نہ ہوتی تو کچھ دنیا کے برابر کچھ اور ناگوار کوئی چیز نہ ہوتی موت ہی تو ہے جسے جو زندہ کو عام قفس کی سیر کرانے کی اللہ کے مقرب بندوں پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے ملنے کی ملکہ ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ باتیں صمیم قلب سے ہیں یا نہ ہرگز سے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں سے خوب واقف ہے ۱۲ منہ ۱۱ ابوداؤد کی روایت کو ترمذی نے اور عمرو بن زید روایت کو طبرانی نے صحیح سمجھا ہے واصل کیا ۱۲ منہ اس کو امام مسلم نے واصل کیا ۱۳ منہ

۶۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ  
وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ -

۶۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي  
رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ  
إِنِّهِ لَمْ يُقْبَضْ نَفْسٌ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ  
مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَيَقُولُ نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ  
عَلَى فَنَحْنُ عِشَى عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ آخِاقُ  
فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ  
الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا الْأَيُّهَا دَنَا وَعُرِفْتُ  
أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ  
فَكَانَتْ ذَلِكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ  
الْأَعْلَى -

(از محمد بن علاء ابو اسامہ از برید از ابو بردہ)

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ  
بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے  
ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب)

ابن مسیب اور عروہ بن زبیر نے دیگر چند علماء کی موجودگی  
میں کہا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تندرست تھے تو فرماتے تھے  
کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک بہشت میں  
اسے اس کا مقام دکھا نہیں دیا گیا اور اسے اختیار نہیں دیا گیا،  
جب آپ کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا ایک  
گھڑی تک آپ پر غشی طاری رہی اس کے بعد افاقہ ہوا تو جھٹ  
کی طرف نظر جما دی۔ دعا کرنے لگے اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى  
(یا اللہ بلند رفقا کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں) تب میں نے اپنے دل  
میں کہا اب آپ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کریں گے  
اور مجھے اس حدیث کا پورا مطلب معلوم ہوا جو آپ نے  
بجالت صحت بیان فرمائی تھی چنانچہ آپ کا یہ آخری جملہ  
تھا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى -

## باب عالم سکرات

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ بن یونس از عمر بن

سعید از ابن ابی ملیکہ ابو عمرو ذکوان غلام حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ آنحضرت

## باب ۳۴۴ سکرات الموت

۶۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ

مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

لَمْ يَمُتْ كَوْنَهُ وَقَدْ افْتَارَ دِيَامًا مَعَهُ ۳۴



أَنَّ آيَاتِ عِبْرَةٍ لِّكَوْنِ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَكَا  
أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ زَكَاةٌ أَوْ  
عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يُشَاكُّ عُمَرُ فَيَجْعَلُ يَدُ خُلُ  
يَدِي فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَنْصَبُ  
يَدَكَ فَيَجْعَلُ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَقِّي قِيمَ  
وَمَا لَتَ يَدِي -

۶۰۶۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ حُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ  
فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْعَرِهِمْ فَيَقُولُ أَوْعِشْ  
هَذَا الْأَمْرُ رُكْبَةُ الْهَرَمِ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ  
سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ -

۶۰۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُلَيْلَةَ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ  
الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِحِجَابٍ فَقَالَ  
مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ

صلى الله عليه وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ یا لکڑی کا  
کونڈا رکھا تھا (راوی کو شک ہے) آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی  
میں ڈال کر اس پانی کو چہرہ اور پرل لیتے فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ موت میں بڑی سختیاں ہیں۔ آخر میں آپ نے دونوں  
ہاتھ اٹھائے (دعا کی) اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى۔ اسی حالت  
میں وصال ہو گیا اور ہاتھ نیچے آ گئے۔

(از صدقہ از عیدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بعض عربی بدو خنکے پیر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور پوچھتے قیامت کب ہوگی؟  
آپ دیکھتے ان لوگوں میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا فرماتے اگر  
یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت  
آجائے گی (تم مر جاؤ گے۔ مرنا بھی قیامت ہے) ہشام کہتے ہیں حدیث  
میں سَاعَتُكُمْ میں لفظ ساعت سے موت مراد ہے۔

(از اسمعیل از مالک از محمد بن عمرو بن حلیلہ از معبد بن کعب  
ابن مالک) ابو قتادہ ابن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا  
آپ نے فرمایا یہ مستراح ہے یا مستراح منہ؟ (آرام پانے والا یا  
آرام دینے والا) صحابہ کہہ اس نے پوچھا آرام پانے والا یا آرام دینے  
والا اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا ایمان دار آدمی تو مر کر دنیا  
کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ کی رحمت میں آرام

لے گا۔ معارف ہمارے موت کی سختی کوئی نئی نشانی نہیں ہے بلکہ ایسے بندوں پر سختی اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے درجات میں ترقی ہو یا ان کے قصوروں کا کفارہ ہو جائے۔ ہر  
۲۷۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں نہ اس کے دریافت کرنے سے کوئی غرض متعلق ہے اپنی اپنی فکر کرو ہر آدمی کی موت  
یہی اس کی قیامت ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں مناسبت اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ موت کو آپ نے قیامت  
میں سے ایک پہلو ہوا یا اس کے جیسے فرمایا فصیح مَنْ فِي السَّلَامَةِ وَهِيَ فِي الْأَرْضِ لَمْ يَمُوتْ ہمارا موت میں بھی ہوئی ہوتی ہے اور یہی ترجمہ باب سے ہے۔



حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ  
مَقْعَدُهُ غَدَوَةً وَعَشِيرًا أَمَّا النَّارُ وَأَمَّا  
الْجَنَّةُ فَيَقَالُ هَذَا أَمَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ  
۶۰۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّادِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى  
مَا قَدْ مَوَّا-

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح اور شام (عالم برزخ میں  
جب تک وہ رہتا ہے) اسے اس کا مقام دکھایا اور بتایا جاتا  
ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں اور اس سے (فرشتے) کہتے ہیں کہ  
جب تو قبر سے اٹھایا جائیگا تو تیرا یہ ٹھکانا ہوگا۔  
(از علی بن جعد از شعبہ از اعمش از مجاہد) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
لوگ مر گئے انہیں بُرا مت کہو اس لئے کہ وہ تو اپنے کیفر کردار  
تک پہنچ چکے ہیں (اگر بُرے تھے تو بُرا انجام پا رہے ہیں اگر اچھے تھے  
تو آرام پا رہے ہیں اب کسی کی مذمت سے کیا حاصل؟)

## تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ وَيَسْلُوكُهُ

اللہ کا شکر ہے چھبیسواں پارہ تمام ہوا اور اب ستائیسواں پارہ اللہ

## الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

کے فضل و کرم سے شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

لہ اس حدیث کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا موت کی سختیوں میں سے ایک سختی یہ بھی ہے کہ صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلایا جائے اور اس کو رنج دیا جائے پہلے ہی سے دُلتے چلتے  
ہیں البتہ نیک بندوں کے لئے خوشی ہے کہ ان کا بہشت میں ٹھکانا بتلایا جاتا ہے ۱۲ سنہ ۱۱۵۱ حدیث کی بھی مناسبت باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا لوگ  
انہی مردوں کو بُرا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے یا حدیث میں جو بے اپنے کئے ہوئے کو پہنچ گئے اس سے ہی مراد ہے کہ موت کا تکلیف دہ  
سختی اٹھانے کے لئے کیفر کردار کو پہنچ چکے واللہ اعلم بالصواب

# سُئِلَ سَوَالُ پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

باب صور بھونکنے کا بیان

مجاہد کہتے ہیں صور سینک کی طرف ہے۔  
(سورہ یسین میں) زُجْرَةٌ سے مراد چنچ ہے۔ ابن  
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نَاقُودٌ صور کو کہتے  
ہیں۔ (سورہ النازعات میں) الرَّاجِفَةُ سے مراد  
صور کی پہلی بھونک ہے اور النَّادِفَةُ سے دوسری بھونک

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن

شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن و عبد الرحمن اعرج) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مسلمان اور ایک یہودی نے  
آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا اس خدا کی قسم جس نے  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں ساری  
کائنات پر فضیلت دی۔ یہودی کہنے لگا اس خدا کی قسم جس  
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سب جہانوں پر فضیلت  
دی۔ مسلمان کو یہ سن کر غصہ آگیا اس نے یہودی کو ایک  
ٹھانچہ مار دیا۔ یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا تو آپ

بَابُ ۳۴۷ نَفْخُ الصُّورِ

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّورُ كَهَيْئَةِ  
الْبُوقِ زُجْرَةٌ صَنِجَةٌ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُودُ الصُّورُ  
الرَّاجِفَةُ التَّفْخَةُ الْأُولَى  
الرَّادِفَةُ التَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۶۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْزِيزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْوَجِ أَنَّهُمَا  
حَدَّثَا أَنَّهُمَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ  
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ  
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا أَعْلَى  
الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى  
مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ  
عِنْدَ ذَلِكَ فَطَمَحَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَقَذَفَ

لہ صور ایک بسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے حضرت اسرافیلؑ کے حوالہ کیا ہے اس میں اتنے سوراخ ہیں جتنی روئیں ہیں اس وقت کے بھونکنے ہی وہ  
روئیں نکل کر لینے پانوں میں داخل ہوں گی یہ دوسرا بھونکنا ہے اور پہلی بار کہ بھونکنے میں بدھوں نے کچھ سویریں آدائیں کی والہ علم نہ سہ دھوا بار بھونکنا اور دھو  
پہلی بار بھونکنا نہ سہ جو سہ دھو تریشا ہے ۱۲ منہ سہ اس کو طرائی ادا ہیں ابی عامر نے یہاں کیا ۱۲ منہ سہ اسے فرمایا نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْهُدُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاخْبَرَكَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَخْشَوْنِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ  
يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونُ فِي  
أَوَّلِ مَنْ يُفَيَّقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِحُجَّاتِ  
الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيهِمْ  
صَعِقَ فَأَتَانِي قَبْلُ أَوْ كَانَ مِنْهُ اسْتَشْنَى اللَّهُ  
۶۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ  
فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى أَخَذَ  
بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيهِمْ صَعِقَ  
رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دیا کرو۔  
اس لئے کہ تمام لوگ قیامت کے دن (صور بھونکتے ہی)  
بیہوش ہو جائیں گے مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو  
دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے  
ہوں گے۔ نہیں معلوم موسیٰ علیہ السلام بے ہوش پہلے ہوش  
میں آئیں گے یا ان میں سے ہوں گے جنہیں بیہوشی سے  
مستثنیٰ کر دیا ہوگا۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزبیر از اعرج) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس وقت بے ہوش ہونے کا وقت آئے گا لوگ بے ہوش ہو جائیں گے  
سب سے پہلے میں ہوش میں آ کر کھڑا ہوں گا اور دیکھوں گا تو  
موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان  
پر بے ہوشی طاری ہونے کے بعد ہوش آیا ہوگا یا بے ہوش ہونے والوں  
سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے  
(پہلے کتاب الاشخاص میں مذکور ہوگا)

باب ۳۴۶ یَقِصُّ اللَّهُ الْأَوْثَانَ  
رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ

باب اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔  
نافع نے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید)

لہ اس وقت تک شاید آپ کو یہ نہ بتلا یا گیا ہو گا کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں یا آپ نے بطریق تواضع فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طور سے  
فضیلت مت دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحقیر یا توہین نکلے یا الٰہی فضیلت مت دو کہ جس سے لڑائی جھگڑا پیدا ہو۔ اب یہاں سے عقل مند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ  
بادیود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل تھے مگر آپ نے دو مہینے پیغمبروں پر اپنے نہیں فضیلت دینے سے منع فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ فرمایا اَلَا مَنْ شَاءَ  
اللہ مجاہد اور مکاتیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور حاملان عرش اور ملائکہ بیہوش نہ ہوں گے بعضوں نے کہا بہشت کے حورو و علمان بھی بے ہوش نہ ہوں گے نیز  
۱۴ قسطانی نے کہا اس خاص بات میں فضیلت کی وجہ سے حدیث موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت مطلقہ ہے نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت نہیں ہوتی ۱۵ منہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْقَلِ  
ثَمَرٍ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ آيَنَ مُلْكُكَ الْأَرْضُ -

۶۰۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْرَةً  
وَاحِدَةً تَكْفُوهَا الْجَبَّارُ بِمِثْقَلِ  
يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا  
لِلْأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَيُّ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ  
بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ لَا  
أُخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً  
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظَرُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَعَاكَ  
حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاحِدُكَ ثُمَّ قَالَ لَا أُخْبِرُكَ  
بِأَدْوَمِهِمْ قَالَ إِذَا هُمْ بِالْأَمْرِ وَتَوُونَ قَالُوا  
وَمَا هَذَا قَالَ تَوُونَ وَتَوُونَ يَا كُلُّ مَنَزِلٍ

كَبِدٍ هِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا -

۶۰۴۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین اپنی مٹھی  
میں لے لے گا اور آسمانوں کو (مٹھی کی طرح) دائیں ہاتھ پر لپیٹ لے گا  
پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ اب شاہان زمین کہاں ہیں؟

(ازیحی بن کبیر ازلیث از خالد از سعید بن ابی ہلال از زید  
ابن اسلم از عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے  
دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ  
سے بہشتیوں کی مہمانی کرنے کے لئے اسے الٹے پلٹے گا جیسے تم میں  
سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کر رہے بعد ازاں ایک  
یہودی شخص آکر کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے  
میں بتاؤ اہل جنت کی وہ مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا ہاں تو اس نے  
مبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کہا کہ زمین ایک روٹی کی  
طرح ہو جائے گی (آپ نے یہودی سے) یہ سن کر ہماری طرف دیکھا  
اواس قدر ہنسے کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک بھی دکھنے لگے پھر  
وہ یہودی کہنے لگا میں آپ کو یہی بتاؤں کہ بہشتیوں کا سالن کیا  
ہوگا؟ ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ کرام نے پوچھا  
بالام اور نون کیا ہے؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی۔ یہ بیل اور  
مچھلی اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کے کلیجے کا لٹکتا ہوا منگھڑا ستر  
ہزار آدمی کھائیں گے۔

(از سعید بن ابی مریم بن محمد بن جعفر از ابو حازم) سہیل بن

لہ جو دنیا میں اپنی بادشاہت پمنازاں تھے ۱۲ منہ ۱۲ بالام عبرانی لفظ ہے اس کے معنی بیل ہیں اور یہی صحیح ہے اور نون تو مچھلی کو کہتے ہیں یہ عربی زبان کا  
لفظ ہے ۱۲ منہ ۱۲ جبرہشت میں بلا حساب و کتاب جائیں گے ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ  
حَازِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءٍ عَفْرَاءٍ كَقُرْصَةِ  
لَيْلٍ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ  
لِلْوَاحِدِ -

### باب ۴۲۲ کيف الحشر

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
وَهَبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ  
عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقٍ رَاغِبِينَ وَرَهِيبِينَ وَاثْنَانِ  
عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَآرَبَعَهُ عَلَى  
بَعِيرٍ وَعَشْرَةً عَلَى بَعِيرٍ وَيُحْشَرُ بِقِيَمَتِهِمُ النَّاسُ  
تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيلُ مَعَهُمْ  
حَيْثُ بَاثُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا  
وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا -

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَكْسُ بْنُ  
مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ  
النَّاسُ عَلَى دَجِيمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي آمَنَ  
عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْشِئَهُ

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
تھے قیامت کے دن لوگوں کا حشر سرخی مائل ایک سفید زین  
پر ہوگا جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید) ہوتی ہے۔  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ یا کسی اور راویؒ کا قول ہے  
کہ یہ زمین بے نشان ہوگی۔

### باب ۴۲۳ حشر کا بیان

(از منکب بن اسد از وہیب از ابن طاووس از والدش)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا (قیامت سے پہلے) لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی جن  
کا حشر کیا جائے گا ایک قسم کے لوگ تو رغبت کے ساتھ انجام سے  
ڈرتے ہوئے نکلیں گے دوسری قسم ان لوگوں کی ہوگی جو ایک ایک  
اونٹ پر دو دو، تین تین، چار چار بلکہ دس آدمی بیٹھ کر نکلیں گے۔  
تیسری قسم کے وہ لوگ ہوں گے جنہیں آگ لے کر چلے گی، وہ آگ  
(عجیب ہوگی)، جہاں یہ لوگ دو پہر کو آرام کرنے کے لئے ٹھہریں گے  
آگ بھی ٹھہر جائے گی جہاں رات کو ٹھہریں گے یہ آگ بھی وہی ٹھہری  
کے ساتھ ٹھہرے گی۔

(از عبد اللہ بن محمد از یونس بن محمد بغدادی از شیبان از قتادہ)  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کفار کا حشر  
چہروں کے بل کس طرح ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ کیا وہ خدا جو  
انہیں پاؤں کے بل چلا سکتا تھا اس پر قادر نہیں کہ قیامت  
کے دن چہرے کے بل چلائے ؟

۱۔ یہ راوی کا شک ہے۔ حافظ نے کہا محمد بن دومیر شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۳۱ منہ ۱۳۵ یعنی اس میں کوئی مکان یا ایلا یا پہاڑ نہ ہوگا بلکہ صاف ہوا  
۲۔ ۱۳ منہ ۱۳۵ یہ تو بڑے سے اس وقت چلے جائیں گے جب نہ سواروں کی قلت ہوگی نہ زاد ماہ ۱۳ منہ ۱۳۵ یہ طہر اس وقت نکلے گا جب سواروں کی قلت ہو جائے گی

عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى  
وَعِزَّةٌ رَبَّنَا -

۶۰۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَنْهُ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ  
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلْقَوُا اللَّهُ حَفَاةً  
عَرَاءَةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا أَهْلُ  
نُعْدُ أَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۰۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ  
يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلْقَوُا اللَّهُ حَفَاةً عَرَاءَةً غُرْلًا  
۶۰۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ  
الْمُخَيْرِ بْنِ النَّعْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ  
تَحْشُرُونَ حَفَاةً عَرَاءَةً كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ  
خَلْقٍ لِنُعِيدَكُمْ إِلَيْهِ وَرَأَى أَوَّلَ نَحْلٍ تَوَلَّى

قتادہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا بلی وعزۃ ربنا  
(کیوں نہیں ہمارے رب کی عزت کی قسم وہ ہر طرح قادر ہے۔)

(از علی از سفیان از عمرو از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ہر صورت میں  
ملو گے ننگے پاؤں ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے اور بغیر حنہ کے  
ہوئے ہو گے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں یہ حدیث بھی ان احادیث میں  
سے ہے جنہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔  
(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از سعید بن جبیر) ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر  
خطبہ سنا رہے تھے اور فرمایا تھے تمہاری ملاقات اللہ تعالیٰ سے  
اس شکل میں ہوگی جب کہ تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر محتون ہو  
گے۔

(از محمد بن کثیر از غندرا از شعبہ از مغیرہ بن نعمان از سعید  
بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خطبے میں فرمایا تمہارا حشر اس طرح ہوگا کہ پیر اور ننگے  
جسم ہو گے وہ فرماتے ہیں جس طرح ہم نے تمہیں شروع میں پیدا  
کیا اس طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے اور سب سے پہلے پوری  
خلقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بہشتی لباس) پہنایا  
جائے گا، نیز فرشتے میری امت کے چند لوگوں کو لکر بائیں طرف

۱۔ یہ سوال اس شخص نے اس وقت کیا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا کہ کافر اور کفر سے منہ حشر کیا جائے گا کہتے ہیں کافر کو یہ سزا اس لئے ملے گی  
کہ اس نے دنیا میں پیغمبر دیکھا کہ پیغمبر کیا ہی نہیں تھا تو آخرت میں منہ کے بل اس کو جلا دیں گے تاکہ براہ راست کامنہ زمین پر نہ ٹکرائے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی بلاد وسطہ کو  
صحابہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دوسرے صحابہ کے واسطے سے سنی ہوئی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم سن تھے ۱۲ منہ ۱۲ یہ حدیث  
ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس کو ابو داؤد نے نکالا کہ انہوں نے مرتے وقت سے کہے کہ مہنگا کر بیٹے اور کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے فرمایا میت انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر جہنم میں دے دو کہ کہہ کر قبر سے اٹھتے وقت لوگ اپنے اپنے کپڑوں میں باہر آئیں گے پھر حشر میں سب کو مرگے بدن سے جدا ہو جائیں گے  
اس لئے کہ حشر کا دن ایک ہزار برس کا ہوگا لوگ ننگے رہ جائیں گے۔



يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيمُ وَاِنَّهُ سَيُحْيَا بِرِجَالٍ  
مِّنْ اَهْلِكَ فَيُؤَخِّدُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ  
يَا رَبِّ اصْحَابِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا  
اَحَدُنَا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ  
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا اَمَّا دُمْتُ  
فِيهِمْ اَلَى قَوْلِهِ اَلْحَكِيمُ قَالَ فَيَقَالُ اَتَمُّهُمْ  
لَهُ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ -

۶۰۷۷ - حَدَّثَنَا قَتِيبُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا خَاتَمُ  
ابْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي الْقَسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تُحْتَمَرُونَ حُفَاءَ عُرَاةٍ عُرَاةٍ قَالَتْ  
عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالْ  
النِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ  
أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهَيَّئَهُمْ ذَلِكَ -

۶۰۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ  
فَقَالَ أَرْمَضُونَ أَنْ تَكُونُوا أَرْبَعًا أَهْلَ الْحَبَّةِ

والوں (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے میں (اللہ تعالیٰ سے) عرض  
کروں گا مولیٰ یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ کو  
معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں دین میں  
شامل کر دیں تھیں۔ چنانچہ اس وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو اللہ  
کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ  
شَهِيدًا اَمَّا دُمْتُ فِيهِمْ اَخْرَجَ آيَةُ الْحَكِيمِ تِلْكَ (سورہ مائدہ) پھر فرشتے کہیں  
گے یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرے رہے ہیں۔

(از قیس بن حفص از خالد بن حارث از خاتم بن ابی صغیر از عبد اللہ  
ابن ابی ملیکہ از قاسم بن محمد بن ابی بکر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر ہفتہ پانچ مرتبہ  
بے ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ مرد و عورت سب ایک دوسرے کو (نگاہ) دیکھیں گے؟  
آپ نے فرمایا وہ اتنا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کسی  
کو نہ ہوگا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابوالاسحاق از عمرو بن  
میمون) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار  
ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ  
آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمام ہشتیوں میں  
چوتھائی تم لوگ (یعنی مسلمان)؟ ہم نے کہا ہم اس پر راضی ہیں

لے کفر یا دین میں طرح طرح کی بدعات معاذ اللہ بدعت الیسا ہی گناہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے ہر مسلمان آدمی کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو  
تلاش کرے اور جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کرے اور بدعت سے پرہیز کرے ۱۲ منہ سے یہ آیت سورہ مائدہ کے اخیر میں ہے ۱۲ منہ یعنی اسلام سے  
پھر گئے مرتد ہو گئے مراد وہ لوگ ہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت میں اسلام سے پھر گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو قتل کیا وہ کفر پورے اور یہ بھی  
ہو سکتا ہے کہ قریات تک جتنے بدعتی اور گمراہ ہوتے جاتے ہیں وہ سب مراد ہوں مطلب یہ ہوگا کہ ابوبکر صدیق سمجھاتے رہے کہ حدیث و قرآن پر عمل کرو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو ملو انہوں نے ایک نہائی (یعنی ضد پر قائم نہیں) اور بدعات کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ سے کہ دوسرے کا ستر دیکھو وہاں تو سب کی جان پر تکی ہوگا

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ  
الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا  
قَسْطَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ لَمْ رَجُوا أَنْ تَكُونُوا  
نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا  
يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَكْثَرُ فِي  
أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ  
الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ  
الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ۔

۴۰۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ  
فَتَرَأَى ذُرِّيَّتَهُ فَيَقَالُ لَهَا آدَمُ أَجُوبُ كَمَا دُمُ  
فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ  
بَعَثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ  
كَمَا أَخْرِجْ فَيَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ  
تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا  
أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ  
فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأَصَمِ  
كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ۔

پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمام بہشتوں میں تمہاری  
تم لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا راضی ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم اس سے  
راضی نہیں کہ تمام اہل جنت میں تم نصف کی تعداد میں ہو؟ ہم  
نے کہا ہم راضی ہیں پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں  
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے مجھے تو یہ امید ہے کہ تمام بہشتوں  
میں نصف تم لوگ ہو گے (باقی آدھا حصہ دوسری امتوں پر مشتمل  
ہوگا) اس لئے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو خدا کا اطاعت شعار  
ہوگا (مشرک نہ ہوگا) اور تمہارا شمار مشرکوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے  
کالائیل ہواس کا ایک بال سفید ہو یا سرخ بیل ہواس کا ایک بال کالا ہو۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از بردار ش از سلیمان از ثور بن  
زید از ابوالغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جسے قیامت کے  
دن بلایا جائے گا وہ آدم علیہ السلام ہیں ان کی اولاد سامنے ہوگی  
ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں آدم عرض  
کریں گے لبیک وسعدیک۔ ارشاد ہوگا انہی اولاد میں سے دوڑی  
گروہ نکال وہ عرض کریں گے کتنے نکالوں؟ تو اللہ تعالیٰ کہیں  
گے سو میں سے ننانوے نکال لو۔ (ننانوے دوزخی ایک بہشتی ہوگا)  
صحابہ کرام نے یہ حدیث سن کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں کیا  
باقی رہے گا جب ننانوے دوزخ میں چلے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا  
(تمہیں کیا فکر ہے؟) بات یہ ہے کہ میری امت اور امتوں کے درمیان  
نسبت سفید بال کی طرح ہے جو کالے بیل کے جسم پر سپر ہے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے چلے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں کی تعداد بہت بڑی ہے اور اللہ کے موحید بندے ان مشرکوں سے  
فیہراریا فی صدایک دوزخ میں نسبت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں اگر تم سارے بہشت والوں کا نصف ہو کیونکہ انکی جتنی گونہت گونہی ہیں پھر ان میں سے مشرک  
بہشت تھے اور موحدان خال پس جتنے مسلمان موحدان سے قیامت تک پیدا ہوئے گئے ان امتوں کے موحدان کے برابر ہو سکتے ہیں ۳۴ منہ ۹۹ فیصد دوزخ میں  
باقی رہ جائیں گے تو تم کو فکر نہ کرنا چاہیے ایک فیصدی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سالے مسلمان آجائیں گے بلکہ دوسری امتوں کے موحدان بھی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ کی  
آبادی یعنی مردم شادی بہ نسبت بہشت کے صد چند ہوگا یا اللہ تو دوزخ سے اور اپنے عذاب سے بچاؤ ۱۳ منہ

**باب ۳۴۸۸ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ**  
**إِنَّ ذَٰلِكُمُ السَّاعَةُ شَيْءٌ عَظِيمٌ**  
**أَزْفَتِ الْأَرْفَةُ أَفْكَرَبَتْ**  
**السَّاعَةُ۔**

**باب** ارشاد باری تعالیٰ قیامت کا زلزلہ بڑا  
 عظیم ناک ہوگا  
 دوسرا ارشاد الہی قیامت قریب آگئی (النجم)

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا  
 جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 اللَّهُ يَا دَمْرٌ يَقُولُ لِبَنِيكَ وَسَعْدُ يَا وَ  
 الْحَيُّ فِي يَدِكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثُ  
 النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ  
 تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ قَدْ أَكَلَتْ  
 حِلْيَتُ بَشِيرٍ الصَّغِيرِ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ  
 حَمْلَهَا وَتَكْرِي النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ  
 بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالَتْ  
 ذَٰلِكَ عَلَيْهِمْ قَفَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَا  
 ذَٰلِكَ الرَّحْلُ فَقَالَ ابْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ  
 يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ  
 ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنْ  
 لَأَطْعَمُ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ  
 فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي  
 نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنْ لَأَطْعَمُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمُومِ كَمَثَلِ

(از یوسف بن موسیٰ از جریر از اعمش از ابوصالح) ابو  
 سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیں گے اے  
 آدم! وہ عرض کریں گے  
 (حاضر ہوں ساری بھلائی تیرے اختیار میں ہے) حکم ہوگا دوزخ  
 کا لشکر نکال لو آدم علیہ السلام عرض کریں گے کتنے نکالوں؟ ارشاد  
 ہوگا ہر ہزار میں نو سو ننانوے یہی وہ (پریشانی کا) وقت ہو  
 گا جب (پہل عظیم کے باعث) بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حاملہ  
 کا حمل گر جائے گا لوگ دیکھنے میں مدھوش نظر آئیں گے لہذا  
 حقیقت میں وہ مدھوش نہ ہوں گے بلکہ عذاب الہی کی شدت سے  
 ایسا ہوگا۔

یہ حدیث سن کر صحابہ کرام بہت گھبرائے کہنے لگے کہ یا  
 رسول اللہ بھلا ہزاروں میں ایک شخص معلوم نہیں وہ کون  
 ہوگا؟ آپ نے فرمایا (گھبراؤ نہیں) خوش ہو جاؤ یا جوج ماجوج  
 کے کفار کا شمار کرو تو تم میں سے ایک کے مقابلے میں ان کے  
 ہزار ہوں گے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری  
 جان ہے مجھے تو یہ امید ہے کہ پورے بہشت والوں کی تہائی  
 تم لوگ ہو۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں یہ سن کر ہم خدا کی حمد بجالائے اللہ اکبر

۱۔ حالانکہ بڑا ہی عظیم ہے مگر ادیب کی وجہ سے اس کو بیان نہیں کیا جیسے حدیث میں ہے اَلْخَيْرُ مِمَّا تَكَلَّمَ وَلَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ بِالْمَاءِ مِنْهُ ۝ ۱۲  
 یہاں حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فیصدی وہ کا ذکر ہے کیونکہ عدد خاص مقصود نہیں ہے بلکہ دوزخیوں کا شمار ان دوزخوں کے ہوا وہ حدیث اس امت  
 والوں سے متعلق تھی اور یہ حدیث اگلی امت والوں سے والٹر اعلیٰ ۱۲ منہ

الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ  
الرُّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

کہا بھڑکے لے فرمایا قسم یہ اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے تو یہ  
امید ہے کہ سارے بختیوں میں دھم لوگ ہو گے کیونکہ تمہاری نسبت دوسری امتوں  
کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کا لے ہل کی کھال میں یا ایک سفید داغ گدھے کی ٹانگ میں۔

**باب** ارشاد الہی کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے  
کہ ایک یوم عظیم میں اٹھائے جائیں گے جس دن  
تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں  
گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وَتَقَطَّعَتْ  
بِهِمُ الْأَسْبَابُ (سورہ بقرہ) کا معنی دنیا کے تعلقات  
ختم ہو جائیں گے۔

(از اسماعیل بن ابان از عیسیٰ بن یونس از ابن عون از  
نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں  
فرمایا کہ لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے کھڑے ہوں گے جو  
آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از سلیمان از ثور بن زید از ابو  
الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ  
زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا (اتنی دور تک زمین اندر سے  
تر ہو جائے گی) پھر ان کے منہ کے اوپر پنج کرکانوں تک پہنچ جائے گا۔

۶۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ  
النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ  
فِي رُشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنِهِ۔

۶۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ  
زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَبْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
أَبُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ  
عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا  
يُجَسَّمُ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ۔

۱۔ اس مروی میں تمہارا ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اس کی لڑی تک پسینہ پہنچے گا کسی کے پنڈلی تک کسی کے کھنکھنے تک کسی کے  
راٹوں تک کسی کے منہ تک کوئی بالکل پسینے سے دھنپ جا کر لگا آپ نے اپنا ہاتھ سر پر لا تیسری روایت میں یوں ہے لوگوں نے پوچھا پھر ہون لوگ کہاں ہوں گے؟  
آپ نے فرمایا سونے کی کرسیوں پر اور امیر کا ان پر سایہ جو ۱۲ منہ

## باب ۳۸۸ القصاص یوم

الْقِیَمَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ إِنَّ  
فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقِی الْأُمُورِ  
الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَ  
الْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَ  
الصَّاحَّةُ وَالتَّغَابُنُ عَنِ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلِ النَّارِ۔

۶۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ

النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

۶۰۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ  
مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ يُكْفَرُ بِهَا وَلَا دَرَكُهَا مِنْ  
قَبْلِ أَنْ يَتَّخِذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ خِيفَةً  
فَلْيُكْرِحَتْ عَلَيْهِ۔

۶۰۸۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ

## باب قیامت کے دن قصاص۔

قیامت کو حاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن  
بدلہ ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو حق اور ثابت ہیں  
حقہ اور حاقہ ہم معنی ہیں، قارعہ غاشیہ اور صاخہ  
بھی قیامت کو کہتے ہیں۔ یوم تغابن بھی قیامت کا نام  
ہے کیونکہ اس دن ہستی لوگ کفار کی جائیدادوں پر قبضہ  
کر لیں گے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قتل و خون کے فیصلے ہوں  
گے۔

(از اسماعیل از مالک از سعید قبری) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس شخص نے کسی بھائی کی حق تلفی کی ہو یا اس پر ظلم کیا ہو تو وہ  
(آج دنیا میں) اس کا فیصلہ کر اٹھے اس لئے کہ قیامت کے دن  
نہ روپیہ ہو گا نہ اشرفی بلکہ اس کی نیکیاں لے کر اس کے بھائی کو  
(جس کا حق نکلتا تھا) دی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں نہ  
ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی۔

صلت بن محمد کہتے ہیں یرید بن زکریج نے آیت دَنَزَّهْنًا

لہ جیسے قرآن میں ہے الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ۱۳ منہ سے سب لفظ قرآن میں وارد ہیں قارعہ یعنی دلوں کو ہلا دینے والی مٹو نکلنے والی غاشیہ یعنی سختیوں سے  
گھل کر ڈھانپ لینے والی صاخہ یعنی آواز سے بڑھ کر غولی ۱۴ منہ سے کفر جو بہشت میں بنے ہیں ۱۵ منہ سے مقتول کا حق کو بڑھ کر پروردگار کے سامنے لائے گا اور اپنے  
خون کا دھواں کرے گا دوسری حدیث میں بھی ہے کہ پہلے نماز کی پستی ہوگی وہ اس کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ حقوق العباد میں پہلے خون کی اور حقوق اللہ میں پہلے  
نماز کی پیش ہوگی۔ روز محشر کے جاں گداز ہووے ۱۶ منہ سے اولیں پرستش نماز ہووے ۱۷ منہ سے یا تو ادا کرے یا معاف کر لے ۱۸ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا  
فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَوْتَوِي  
التَّاجِي أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَ رَأْيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ  
الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قِطْعَةٍ  
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقْصُرُ لِبَعْضِهِمْ مِنْ  
بَعْضٍ مَّا لَيْمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى  
إِذَا هُذِّبُوا دُعُوا أَذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ  
الْجَنَّةِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنٌ لَأَصْلَهُمْ  
أَهْدَى بِهَذَا فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ يُنْزِلُهُ  
كَانَ فِي الدُّنْيَا -

بَابُ ٣٨٨ مَنْ نُوقِشَ  
الْحِسَابُ عَذَابٌ

۶۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذِّبَ قَالَتْ  
قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسِبُ  
حِسَابًا لَيْسَ بِأَلَيْسَ قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ  
سے اعمال نامہ پیش کرنا مراد ہے۔

سے اعمال نامہ پیش کرنا مراد ہے۔

مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (یعنی بہشتی لوگوں کے دلوں میں سے باہمی دشمنی کا مادہ نکال دیں گے) پڑھی پھر کہا کہ سعید نے جوالم قتادہ از ابوالمتوکل ناجی از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب ایمان لوگ دوزخ سے پار ہو کر ایک پُل پر اٹھکے جائیں گے جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہوگا اب ان کے باہمی حقوق جو ایک دوسرے پر رہ گئے تھے ان کا تصفیہ کیا جائے گا بظلم کو ظالم سے بدلہ ملے گا۔ جب صفائی معاملات کی وجہ سے پاک ہو جائیں گے (کسی کا حق دوسرے پر نہ رہے گا) تو انہیں بہشت میں داخلہ ملے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے تم میں سے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو یہاں کے گھر سے زیادہ پہچانے گا۔

باب جس کے حساب کتاب میں جانچ پڑتال  
کی گئی اس پر عذاب ہوگا۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از عثمان بن اسود از ابن ابی لیلیک)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے حساب میں پڑتال کی گئی تو سمجھو کہ وہ عذاب کا مستحق بنے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں پھراس سے معمولی حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس حساب

۱۷ شاید یہ طبرطرا کے سوا دوسرے کوئی جگہ ہوگا بعضوں نے کہا ای کا ایک کتا نہ جو بہشت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ ۱۷ دن میں ان کا فیصلہ نہیں ہوا تھا ۱۷ منہ ۱۷ اس کی وجہ یہ ہے کہ بزرگ میں ہر ایک بتادی کو صومع اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اب یہ جو علی بن ابی نیار کے زہد میں لاکہ لاکہ فرشتے ان کو دہانے آئیں بہشت کے دستے بتلائیں گے یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ اپنا مکان پہچان لینے سے یہ مزور نہیں کہ شہر کے سب رستے بھی معلوم ہوں اور بہشت تو بہت بڑا شہر ہوگا اگر لاکہ لاکہ اس کے سامنے ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ اعمال کا پیش کرنا مساوی ہے حساب لیسر کے اور جس کا حساب کعبہ تان کہ بوری تقدیر و تمحصہ کے ساتھ لیا جائے گا تو وہ اشارہ ہوگا کہ معاذ اللہ عقاب دینا مقصود ہے ۱۲ عبدالرزاق

۶۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسود قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ

وَأَبُو بَرْزَاءٍ وَمَالِكُ بْنُ رُسَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي

مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ

حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ

كِتَابَهُ بِمِيزَانٍ فَسَوْفَ يَحْسَبُ حِسَابًا لَيْسَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَتَأَمَّلُ حِسَابَ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا عَذِبَ۔

۶۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

تَنَادَا عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عمرو بن علی از یحییٰ از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا۔

عثمان بن اسود کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریر، محمد

ابن سلیم، ایوب سختیانی اور صالح بن رستم نے بھی بحوالہ ابن ابی

ملیکہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم روایت کیا۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از حاتم بن ابی

صغیرہ از عبد اللہ بن ابی ملیکہ از قاسم بن محمد) حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت

کے دن جس سے حساب لیا جائے گا وہ سزا یاب ہو جائے گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا

رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کا اعمال نامہ اٹس

نامہ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا

آپؐ نے فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کرنا مراد ہے

اور جس سے کھینچ تان کر باجست اور غور و خوض کے ساتھ

حساب لیا جائے گا اسے تو عذاب دیا جائے گا۔

(از علی بن عبد اللہ از معاذ بن ہشام از والدش از قتادہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دوسری سند (از محمد بن معمر از روح بن عبادہ از سعید

ابن جریج اور محمد بن سلیم کی روایتوں کو ابو عروابہ نے اپنا صحیح میں اور ایوب سختیانی کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر میں اور صالح بن رستم نے اپنی

مسند میں وصل کیا ۱۳۱ مت

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ  
مِلُّ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ  
نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ  
أَبَسَ مِنْ ذَلِكَ -

۶۰۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ  
حَدَّثَنِي حَيْمَةُ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ  
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيَكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ  
فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ أَمَّهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمِنْ أَسْطَاعٍ مِنْكُمْ إِنَّ  
يَكْتَفِي النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَسْرُجَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ  
حَدَّثَنِي عُثْمَرُ عَنْ حَيْمَةَ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا  
النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ  
ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ فَلَمَّا حَقَّ طَلَبُكُمْ أَنَّهُ يَنْظُرُ  
إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَسْرُجَةٍ فَمِنْ

از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن کافر کو لے کر آئیں گے اس  
سے کہیں گے اگر تیرے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو تو اس  
کے عوض عذاب الہی سے چھٹکارا حاصل کرتا ؟ وہ کہے گا ہاں  
تب کہا جائے گا (دنیا میں تو) تجھ سے ایک بہت آسان  
مطالبہ کیا گیا تھا۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از خیدمش عدی بن حاتم  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم  
میں کوئی شخص ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن  
براہ راست بے ترجمان بات چیت نہ کرے (یعنی بے حجاب  
اور بلا ترجمان اللہ تعالیٰ خود بات کرے گا) پھر وہ دیکھے گا تو  
اپنے سامنے کچھ نہ ہوگا۔ اس کے بعد دوزخ سامنے آئے گی لہذا  
جو شخص دوزخ کی آگ سے بچ سکے وہ بچے (دنیا میں تیار ہی کیے)  
اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کی راہ میں) دے کر (خلاصی کر لے)  
اسی سند سے اعمش نے بحوالہ عمرو بن مرہ از خیشم از  
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے بچو پھر اپنے منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا۔ پھر  
فرمایا دوزخ سے بچو پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا تین بار ایسا ہی کیا  
یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ  
کھجور کا ایک ٹکڑا (اللہ کی راہ میں) صدقہ دے کر۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو تو نیک

لہ کہ قرآن میں لکھا ہے کہ ہر کسی کی عبادت نہ کر لیکن قوت نہ ہو مگر ہر ایک کو تیار رہے ۱۲ منہ ۱۱ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے

دو طرف دیکھ کر تو اپنے اعمال کا نظر آئیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال سامنے نظر آئیں گے سامنے نظر دیکھے گا تو دوزخ نظر آئے گی ۱۲ منہ



لَمْ يَجِدْ فِي كِتَابِهِ طَبِيخًا - اور پاکیزہ بات کہہ کر (دوزخ سے بچنے کا سامان پیدا کرو)

## باب ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب

جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

(از عمران بن میسرہ از ابن فضیل از حصین)

دوسری سند از انسید بن زید از شمیم حصین کہتے ہیں میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتیں (شب معراج) میرے سامنے پیش کی گئیں، کسی پیغمبر کے ساتھ تو ایک امت تھی (جن کی تعداد ہمت تھی) کسی نبی کے ساتھ تھوڑے سے آدمی کسی نبی کے ساتھ دس، کسی کے ساتھ پانچ آدمی تھے، کوئی نبی تنہا بھی تھے (اس کا اکیلے ہی نہ تھا) پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑا گردہ نظر آیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ آسمان پر دیکھئے میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جبریل نے کہا یہ آپ کی امت ہے ان کے آگے آگے جو ستر ہزار آدمی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن سے نہ حساب لیا جائے گا نہ انہیں عذاب ہوگا (بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوں گے) میں نے دریافت کیا اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا یہ دنیا میں داغ نہیں لگواتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے نہ کپڑا شگون لیتے تھے۔ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محض کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے جی ان لوگوں میں شامل کرے آپ نے فرمایا اے اللہ اسے ان لوگوں میں شامل فرما۔ اس کے بعد دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے بھی دعا کیجئے! فرمایا عکاشہ تجھ سے پہلے دعا کرا چکا (اب دعا کا موقع نہیں ملتا)

## باب ۳۸۲۲ دُخْلُ الْجَنَّةِ سَبْعُونَ

أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ -

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَصِينٌ

وَحَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ حَصِينٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِزَّتْ عَلَى الْأُمَمِ فَأَخَذَ

النَّبِيُّ يَوْمَ مَعْلُ الْأُمَمَةِ وَالنَّبِيُّ يَوْمَ مَعْلُ

النَّبِيِّ وَالنَّبِيُّ يَوْمَ مَعْلُ الْعَشْرَةِ وَالنَّبِيُّ

يَوْمَ مَعْلُ الْخَمْسَةِ وَالنَّبِيُّ يَوْمَ مَعْلُ الْوَاحِدَةِ

فَنَظَرْتُ فَإِذَا اسْوَادَ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِيْلُ

هَؤُلَاءِ أُمَمِي قَالَ لَا وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ

فَنَظَرْتُ فَإِذَا اسْوَادَ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَمُكَ

وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَنُوا بِحِسَابٍ

لَهُمْ وَلَا عَذَابُ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا

يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْطَلِقُونَ

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ

ابْنُ حَصِينٍ فَقَالَ دَعِ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْهُمْ قَوْمًا لَا يَكْفُرُونَ أَخُو فَقَالَ دَعِ

اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ

كَمَا جَاءَ وَأَرَضَ عَنِ اللَّهِ سَبْعِينَ لَمْ يَجْعَلْ مِنْهُمْ قَوْمًا

۱۔ حدیث میں کوہلیت ہو مطلقاً اور دل کی بات یا جس سے کوئی ہنسنے لگے ہو لوگوں میں ملاپ پیدا ہو جائے یا جس سے کسی کا غصہ دور ہو جائے میسرہ جو کہ ایسی

عمرہ بات کہنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ ۱۔ حدیث (ستر علیہ وسلم) سے روایت ہے کہ نہ چھوٹا چھوٹا دنیا کی شہادت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ منہ ہے

۶۰۹۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُصَفُّ  
وُجُوهُهُمْ أَضَاءَةً الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ خُصَيْنٍ  
الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَبْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ  
فَقَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ  
عَكَاشَةُ-

۶۰۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدُ خُلَى الْجَنَّةِ  
مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعُ مِائَةٍ  
أَلْفٍ شَاكٍ فِي أَحَدِهِمَا مِائَتَا سِكِّينٍ اخْتُدِ  
بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَ  
آخِرُهُمَا الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى الْقَمَرِ  
لَيْلَةَ الْبَدْرِ-

۶۰۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید بن  
مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک  
گروہ (جنت میں) داخل ہوگا جن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے  
جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
یہ سن کر عکاشہ بن محسن اسدی اپنا دھاری دار کمبل ہواڑھے  
ہوئے تھے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! خدائے دعا  
فرمائیے مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے آپ نے دعا کی  
یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں شامل کر دے۔ بعد ازاں ایک  
انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اے  
میرے لئے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا  
فرمائیے آپ نے فرمایا اب تو عکاشہ تجھ سے  
سبقت لے گیا۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو عثمان از ابو حازم)  
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار یا  
سات لاکھ آدمی اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک  
دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان میں سے سب  
کے سب جنت میں چلے جائیں گے ان کے چہرے چودھویں  
رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے۔

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از الدش  
از صالح از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

أَبَى عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَفُومُ مُوَدَّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ -

۶۰۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّدَّادُ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلَا أَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ -

بَابُ ۳۸۳ صِفَةُ الْجَنَّةِ وَ

النَّارِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةٌ كَيْدِ حُوتٍ عَذَنُ خُلْدٍ عَذَنُ بَارِضٍ أَقْمَتْ وَمِنْهُ الْبُعْدَنُ فِي مَعْدِنِ صِدْقِي فِي مَنَبِتِ صِدْقِي -

۶۰۹۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے تو اس وقت ایک منادی کہنے والا (فرشتہ) دوزخ اور بہشت کے درمیان کھڑے ہو کر یوں منادی کرے گا - دوزخیو! اب تمہارے لئے موت نہیں ہے اور اے بہشتیو! اب تمہیں کوئی اندیشہ نہیں - ہمیشہ اہل حال میں زندہ رہنے کے (ازلہو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت سے کہا جائے گا تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا ہے اور اب موت واقع نہ ہوگی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا تمہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہ آئے گی -

باب بہشت اور دوزخ کے حالات -

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا چھلی کی کھجی کی نوک ہوگی - عدن کا معنی ہمیشہ رہنا محاورہ ہے - عَذَنُ خُلْدٍ بَارِضٍ - میں نے اس سرزمین میں قیام کیا اسی سے معدن ہے فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ -

(از عثمان بن ہیشم از عوف، از ابو رجاء) عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کی طرف دیکھا تو وہاں زیادہ تر غریب فقیر لوگ تھے -

۱۷ ہمیشہ دوزخ ہی میں پڑے جلتے رہو ۱۲ منہ ۱۷ ہمیشہ بہشت ہی میں رہے اٹلے رہو ۱۲ منہ ۱۷ چونکہ یہ بات بہشت کے بیان میں ہے اور قرآن شریف میں بہشت کا نام جنت عدن آیا ہے اس لئے امام بخاری ثلثہ عدن کے لفظ کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ ۱۷ یعنی کان جس میں چاندی سونا لوہا کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے ۱۲ منہ

اور دوزخ کو دیکھا تو وہاں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَالْمَلَكُوتِ

فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۴۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ بْنُ أَبِي عَثَمَانَ

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ النَّبَّاحِ صَاحِبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ قُضِيَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَتْ

عَامَّةٌ مَنِ دَخَلَهَا الْمُسَاكِينُ وَاصْطَابُ

الْحَبْدِ فَجُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ اصْطَابَ الْمَنَارِ

قَدْ أَمَرَهُمْ إِلَى النَّارِ وَقُضِيَ عَلَى بَابِ النَّارِ

فَإِذَا عَامَّةٌ مَنِ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

۴۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

صَادَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى

النَّارِ حَتَّى يَأْتُوا حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ ثَمَرٌ يَدُّ بَحْرٍ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ

الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَذَرُ

أَهْلَ الْجَنَّةِ قُرْحًا إِلَى قُرْحِهِمْ فَيَذَرُ أَهْلَ

النَّارِ حُورًا إِلَى حُورِهِمْ۔

(از مسدد از اسمعیل از سلیمان بن ابی عثمان) اسامہ

ابن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس

میں اکثر مساکین گئے اور مالدار لوگ روک دئے گئے (تاکہ انکا

حساب لیا جائے) البتہ جو لوگ دوزخ کے مستحق تھے انہیں

دوزخ میں بھیج دیئے جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں دوزخ

کے دروازے پر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں داخل کی جا

رہی تھیں۔

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از عمر بن محمد بن زید از الدش)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ

میں پہنچ جائیں گے اس وقت موت کو لے آئیں گے اور دوزخ

اور بہشت کے درمیان اسے ذبح کر ڈالیں گے پھر ایک منادی

پکار کر کہے گا اے اہل جنت یہاں موت نہیں اور

اے دوزخ والو یہاں موت نہ آئے گی، جنتی لوگ

تو یہ سن کر بے حد خوش ہوں گے مگر دوزخیوں کو

بے حد رنج ہوگا (اعاذنا اللہ منہ)

بے حد رنج ہوگا (اعاذنا اللہ منہ)

۱۔ مطلب یہ ہے کہ یہ مالدار جو بہشت کے دروازے پر پہنچ گئے تھے وہ لوگ تھے جو ایماندار اور بہشت میں جانے کے قابل تھے لیکن دنیا کی دولت مندی کی وجہ سے وہ روکے گئے اور فقیر لوگ جنت بہشت میں پہنچ گئے باقی جو لوگ کافر تھے وہ تو دوزخ میں بھیجا دئے گئے یہ حدیث لفظ بہر شکل ہے کیونکہ کبھی دوزخ اور بہشت میں جانے کا وقت کہاں سے آیا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی حال اور مستقبل سب واقعات یکساں موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ اس طرح دکھلادیا جیسے اب ہر لمحہ یہ یا آئندہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ یہ موت ایک میدان کی شکل میں مجسم ہو کر آئے گی اس لئے اس کا ذبح کیا جانا عقل کے خلاف نہیں ہے بعضوں نے کہا ذبح سے معنی مجازی موت کا نہاں ہونا ہے اب اختلاف ہے کہ کون ذبح کرے گا بعضوں نے کہا حضرت یحییٰ علیہ السلام بعضوں نے کہا حضرت جبریل علیہ السلام واللہ اعلم ۱۲ منہ

۴۰۹۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَكُمْ رَبَّنَا وَسَعْدُكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِينَهُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَاهُ وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِمَّنْ خَلَقْتَ فَيَقُولُ فَإِنَّا أَعْطَيْنَاكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَإِنِّي شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا-

۴۰۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُثَيْلٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْتَعْقَابٍ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَادِثَةٌ يَوْمَ مَبْدِ رَوْحٍ وَغُلَامٌ فُجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از مالک بن انس

از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکائے گا فرمائے گا بہشتیو! وہ عرض کریں گے لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدُكَ (حاضر جناب) فرمایا اگر اب تم خوش ہو؟ عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو نہیں دیں ارشاد ہوگا اب ان تمام نعمات سے بڑھ کر ایک نعمت سے تمہیں سرفراز کرتا ہوں۔ عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی؟ ارشاد ہوگا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اور آئندہ تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحق از

حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حارثہ بن سراقہ جو ایک کم سن بچہ تھا بدر کے دن شہید ہوا تو اس کی والدہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی؟ اگر وہ

لہ سبحانہ و تعالیٰ ان میں سے ایک سے بڑھ کر ہے جو قصور میں حمل وغیرہ سب اس پر مستحق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راہی اور خوش ہو جائے اللہ تعالیٰ اجلنا منہم آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ عہ یہاں ایک بار ایک نکتہ ہے جس کی رسائی سوائے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد من رحمۃ اللہ علیہ کسی کو نہیں ہوئی غالباً انہوں نے غیر المغضوب علیہم لا الضالین کا معنی اس حدیث سے سمجھ کر لیا ہوگا وہ تمام مفسرین سے ہش کر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا معنی یہ کرتے ہیں پھر ان پر برا غضب ہوا نہ گمراہ ہوئے پہلے یہ دعویٰ ہے راستہ ان لوگوں کا دکھان پر تو نے انعام کیا آخری یہ مطلب ہے پھر ان پر برا غضب ہوا نہ گمراہ ہوئے مقصد یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ انعامات سے سرفراز فرما دے ہو کہ چند روزہ بادشاہی کے بعد پھر وہی تکلیف وہ یا عام زندگی لوٹ آئے ہو دعویٰ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ تمام انعامات سے ہمیشہ ہمیشہ سرفراز فرما دے سرینہ و شاداب رکھ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو چند سالوں کے لئے بادشاہ کا ملا ہو جائے لیکن اس کے بعد اسے پھر وہی عام زندگی مل جائے تو مزہ نہیں آتا بلکہ تکلیف اور پریشانی ٹپکتی ہے کیونکہ اسے سالہ زندگی کی عیش و عشرت یاد آتے ہیں جہاں یہ ضمانت مل جائے کہ تیری بادشاہی تیری عیش و عشرت میں کبھی خلا واقع نہ ہوگا اس شخص کی خوشی کا کیا کہنا؟ مولانا شیخ الحدیث نے صرف دو نوحے مطابق فرماتے لفظاً کو الذین انعمت علیہم کا بدلہ کیا الذین انعمت علیہم بہتری حالت میں ہے اور غیر بھی بہتری حالت میں ہے جو معنی دیگر تمام مفسرین کرتے ہیں وغیرہ منسوب کے ہیں حالانکہ یہ خبر جو ہے اس لئے عام مفسرین کا ترجمہ خلاف قاعدہ ہے اس حدیث سے تاہم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ آئندہ تم پر کبھی ناراض نہ رہوں گا یعنی یہ انعامات عارضی نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہیں گے اللہم اجلنا منہم ۱۲ عبد الرزاق

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَثْرَ لَ  
حَارِثَةَ مِمَّنِي فَإِنْ تَلَّحِي فِي الْجَنَّةِ أَمْ بَرُو  
أَحْتَسِبُ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ  
فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْ هَبِلْتَ أَوْ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ  
هِيَ إِيَّاهَا جَنَّاتُ كَثِيرَةٍ وَاللَّهُ لَعَنِي جَنَّةَ  
الْفِرْدَوْسِ -

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ  
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَثْبُوبِي  
الْكَافِرِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ  
وَقَالَ اسْتَحْيُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْغُبَرِيُّ  
ابْنُ سُلَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يُدْرَى  
الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ  
أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ الثَّعْمَنِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ  
فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً  
يَكْبُرُ الرَّاكِبُ الْجَوْادُ الْمُضْمَرُ السَّرِيعُ مَائَةَ  
عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا -

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

جنت میں ہے میں صبر کروں اور امید ثواب رکھوں اگر کوئی  
دوسری حالت ہو (تکلیف میں ہو) تو آپ دیکھیں گے کہ میں  
کیا کرتی ہوں (روتی اور تڑپتی ہوں) آپ نے فرمایا نادان! کیا  
وہاں ایک ہی جنت ہے۔ بہت جنتیں ہیں اور عارثہ  
تو سب سے اعلیٰ و ارفع جنت (فردوس) میں ہے۔

(از معاذ بن اسد از فضل بن موسی از فضیل ز ابو حازم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کافر دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کے  
دونوں کندھوں کے درمیان تیز سوار کی تین دن کی مسافت  
ہوگی! امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسحق بن ابراہیم  
نے بحوالہ مغیرہ بن سلمہ از وہیب از ابو حازم از سہل بن سعد  
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے  
ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہوگا کہ جس کے سائے میں  
ایک سو اسی سال تک برابر چلے گا تو پھر بھی سفر ختم نہ ہوگا  
ابو حازم (اسی سند سے) کہتے ہیں میں نے یہ حدیث نعمان  
ابن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا مجھ سے ابو سعید  
خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت  
ہے جس کے سائے میں تیز رفتار گھوڑا سو سو برس تک چلتا رہے تب  
بھی اسے ختم نہ کر سکے۔

(از قتیبة از عبد العزیز از ابو حازم) سہل بن سعد رضی  
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۔ اس شجر کے ٹھکانے سے غرض یہ ہوگی کہ اور زیادہ عذاب کا احساس ہو حسن بن سفیان کی مسند میں پانچ دن کی راہ مذکور ہے اور امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما سے فرمایا کہ اگر دوزخ میں دوزخی جڑے ہوئے ہیں گے یہاں تک کہ ان کی لہجے ان کے مونڈھے تک مسات سو برس کی راہ ہوگی ابن المبارک نے زہد میں نکالاکر  
کافر کا نیت قیامت کے دن اچھاڑے سے بڑا ہوگا ۱۲۸ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدٌ خُلِقَ  
الْجَنَّةَ مِنْ أَمْقَى سَبْعُونَ أَوْ سَبْعِمِائَةَ  
أَلْفٍ لَا يَذُرُّ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ مَاهِمَا قَالَ فَمَا سَأَلُوا  
أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَذُرُّ خُلٌّ أَوْ لَهَا حَقٌّ  
يَذُرُّ خُلٌّ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ  
النَّاسِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَبْتَغُونَ الْغُرَفَ فِي  
الْجَنَّةِ كَمَا تَبْتَغُونَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ  
قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنَا الشَّعْمَنُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ  
فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ  
وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَبْتَغُونَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ  
فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغُرَفَ

۴۱۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ الْجَوْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ  
اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَكُونُ  
الْقِيَمَةُ لَهُمْ إِنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ  
أَكُنْتَ تَفْتَنُ بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ  
أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَى مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي

میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ، ابو حازم کو شک  
ہے کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کونسا لفظ کہا، بہر حال وہ ستر ہزار  
یا سات لاکھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے  
داخل جنت ہوں گے۔ سب سے اگلا شخص اس وقت تک  
جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک سب سے آخری شخص  
داخل نہ ہو ان کے چہرے چودھویں راستے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے  
(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز بن ابی حازم از والدین)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اہل جنت بالا خلع والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے  
تم آسمان کے سیاروں کو دیکھتے ہو۔

راوی عبد العزیز کہتے ہیں میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش  
سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے ابو سعید  
خدری رضی اللہ عنہ کو یہی حدیث بیان کرتے سنا وہ اس حدیث میں  
یہ جملہ اضافہ فرماتے تھے کہ جیسے تم لوگ ڈوبنے والے ستارے کو شرقی  
یا مغربی افق پر دیکھتے ہو۔

(از محمد بن بشار از محمد از شعبہ از ابو عمران) حضرت انس  
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب درختوں  
سے ہلکا عذاب ہوگا اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا  
خزانہ ہوتا تو کیا اس کے عوض لینے کو عذاب سے چھڑانے کی کوشش  
کرتے؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے دنیا میں اس  
کی نسبت آسان عمل تجھ سے طلب کیا تھا۔ جب تو پست آدم میں  
تھا میں نے یہ کہا تھا ”(دنیا میں) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا“

۱۔ بعضوں نے قاریب کے بانی اس حدیث میں غلطی چاہی یعنی اس سئلے کو جوابی نہ کیا ہو مطلب یہ ہے کہ جیسے ستارہ بہت دور اور چمکتا نظر آتا  
ہے ویسے ہی بہشت میں بلند درجہ والوں کے مکانات بہت دور سے نظر آئیں گے ۱۲ منہ

لیکن آتے تسلیم نہ کیا آخر شرک کیا۔

صَلُّ أَدَمَانَ لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتُ إِلَّا  
أَنْ تُشْرِكُ بِي۔

۶۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ مِنَ السَّارِ  
بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ التَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا  
التَّعَارِيرُ قَالَ الشَّغَايِسُ وَكَانَ قَدْ  
سَقَطَ فَمِنْهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْرِجُ  
بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ۔

(از ابو النعمان از حماد از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ شفاعت  
کی وجہ سے دوزخ سے اس طرح نکلیں گے جیسے ثعالب  
حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ثعالب کہے  
کہتے ہیں انہوں نے کہا جھوٹی لکڑیاں اور ہوا یہ تھا کہ (آخر عمر میں)  
عمرو کے دانت گر پڑے تھے۔ حماد یہ بھی کہتے ہیں میں نے عمرو بن  
دینار سے کہا ابو محمد! (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا تم  
نے جابر بن عبد اللہ سے یہ سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ لوگ شفاعت  
کی وجہ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ انہوں نے کہا ہاں (میں نے سنا ہے)۔

۶۱۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَكْسَبُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا  
مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
فِيَسْمِيَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهْمِيُّينَ۔

(از ہدیب بن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کچھ لوگ دوزخ میں جل کر مجلس کر نکلیں گے مگر اہل جنت  
انہیں جہنمی کہہ کر ہی پکاریں گے۔

۶۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسیٰ از وہیب از عمرو بن یحییٰ از والدش) حضرت

ابو بعضوں نے کہا ثعالب قسم کی دوسری تمکاری ہے جو سفید ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے دوزخ میں جل کر لوگوں کی طرح کالے پڑ جائیں گے پھر جب  
شفاعت کے سبب دوزخ سے نکلیں گے اور احوالہ میں پہنچیں گے تو قدیم کی طرح سپید ہو جائیں گے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا مدہما جو کہتے  
ہیں مؤمن دوزخ میں نہیں جاتے کا اس طرح ان لوگوں کا جو کہتے ہیں شفاعت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جیسے معتر لہ اور خوارق کا قول ہے یہی نے حضرت عمرؓ سے نکالا۔  
انہوں نے خطبہ بنایا فرمایا عنقہ بیل اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دم کا انکا کریں گے و جال کا انکا کریں گے قبر کے عذاب کا انکا کریں گے شفاعت  
کا انکا کریں گے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے واسطے ہوگی جو میری امت میں سے ہوں و گناہوں میں  
مبتلا ہوں اللہم ادرقنا شفاعتہ محمد وال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
ثعالب کے بدل شعا دیو کہتے ۱۲ منہ ابن حبان اور یہی کہی روایت میں یوں ہے ان کی گردن پید لکھ دیا جائیگا یہ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے  
ہیں امام مسلم کی روایت میں ہے پھر وہ لوگ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سے یہ نام محو کرے گا ۱۲ منہ



وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ  
كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرَدٍ  
مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدْ  
امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُصْبًا فَيُلْقَوْنَ فِي  
نَهْرٍ الْحَيَاةِ فَيَنْبِثُونَ كَمَا تَنْبِثُ الْحَبَّةُ  
فِي حِمْلٍ لِلْسَّيْلِ أَوْ قَالَ حِمْلَةٍ السَّيْلِ وَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا  
أَيُّهَا تَنْبِثُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً -

۶۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
كَرَجُلٍ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصٍ قَدْ مَيَّ جُرْعَةً يَخْلُ  
مِنْهَا دِمَاعُهُ -

۶۱۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الثُّعْمَانَ  
ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُهَا  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَرَجُلٍ عَلَى أَحْمَصٍ قَدْ مَيَّ

البوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں  
پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے گا جس شخص کے دل میں رتی  
برابر ایمان ہو اسے بھی نکال دو چنانچہ یہ لوگ نکالے جائیں گے  
لیکن جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے اس وقت نہریات میں  
انہیں ڈالا جائے گا تو اس طرح سے ابھر آئیں گے جیسے ندی  
نالے کے ساحل پر کوڑے کرکٹ میں دانا اگتا ہے (جلدی  
اگتا ہے) بعض راویوں نے حیل السیل کے بجائے حمیہ السیل  
کہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ایسا دانہ  
زرد زرد مچھکا ہوا (بہت بارونق ہو کر) اگتا ہے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابواسحاق) نعمان بن  
بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرمایا کرتے تھے سب سے خفیف عذاب بروز قیامت  
اس شخص کو ہوگا جس کے تلووں پر چمگاری رکھی ہوگی اس کی  
گرمی سے بھیجہ (دماغ) کھول رہا ہوگا۔

(از عبد اللہ بن رجاء از اسرئیل از ابواسحاق) نعمان  
بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ فرمایا کرتے تھے قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب  
والا وہ ہوگا جس کے تلووں پر دوا انگارے رکھ دئے جائیں  
گھکی وجہ سے اسکا دماغ طرح ابل رہے ہوگا جیسے تیلی اور کیتلی آگ پر ابلتی ہے۔

۱۔ ایک مدت کے بعد جو اللہ کو منظور ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ منہ جہاں پہنچا کا زود شوم ہوگا ۱۳ منہ جہاں پہنچا کہ کنا کے کوڑے کچرے پر جم جاتا ہے ۱۴ منہ یہ  
حدیث کتاب ایمان میں گزر چکی ہے ۱۵ منہ ۱۶ منہ مسلم کہ روایت میں یوں ہے آگ کی دو جوتیاں اس کو پہنادی جائیں گی ۱۷ منہ



اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ  
مَكَانِنَا فَيَأْتُونَنَا أَدَمَ فَيَقُولُونَ  
أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ  
نَفَعَ فَبَيْنَكَ مِنْ شَرِّهِ وَآمَرَ  
الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاسْتَفَعْنَا  
لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَا كُمْ وَبِذِكْرٍ خَطِيئَتِكُمْ  
وَيَقُولُ ائْتُوا نُوْحًا أَوَّلَ رَسُولٍ  
بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَا كُمْ وَبِذِكْرٍ خَطِيئَتِكُمْ  
اِئْتُوا إِبْرَاهِيْمَ الَّذِي أَخَذَ كَافِلَهُ  
خَلِيلًا فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَا كُمْ وَبِذِكْرٍ خَطِيئَتِكُمْ  
اِئْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ  
فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ  
فَبِذِكْرٍ خَطِيئَتِكُمْ اِئْتُوا عِيسَى  
فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ  
اِئْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِي فَاَسْتَأْذِنُ  
عَلَى سَرَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ  
سَاجِدًا أَفِيدُ عُنْفِي مَا شَاءَ اللَّهُ

کرائیں وہ اس مقام آفت سے نجات دلائے۔ یہ مشورہ  
کہہ کر آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے آپ کو  
اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں (بنائی  
مہوئی خاص) روح چھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو  
سجدہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا۔ آپ اتنا تو کبھی نہ  
پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے میں  
اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے کہیں گے تم نوح  
علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول (صاحب شریعت) ہیں  
جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو  
وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے۔  
کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل  
ہیں۔ لوگ یہ سن کر ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس  
لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے  
وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے  
(قبلی ان کے ہاتھ سے ہلاک ہو گیا تھا) تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس  
جاؤ۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس  
لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے  
ان کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ  
میرے پاس آئیں گے میں (اٹھ کھڑا ہوں گا) اور پروردگار کے  
پاس جا کر (عاضری کی) اجازت چاہوں گا (اجازت ملے گی) جب  
میں پروردگار کو دیکھوں گا تو (اسی وقت) سجدے میں گر پڑوں گا

لہٰذا میں اس درخت سے کھانا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ۱۱ منہ ۱۲ منہ گو حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے نبیؑ اور ادریسؑ آچکے تھے مگر شیطان کی کوئی  
جدید شریعت نہ ہوگی بلکہ حضرت آدمؑ کی شریعت پر عمل کرتے ہوں گے تو حضرت آدمؑ کے بعد صاحب شریعت جتنے پیغمبر آئے ان میں حضرت نوحؑ ۴ منہ ۵ منہ  
اول جوئے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی اپنے کافر بیٹے کے لئے دعا کرنا ۱۲ منہ ۱۳ منہ تین جھوٹے جو دنیا میں انہوں نے بولے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت عیسیٰؑ  
اپنی کوئی خطا بیان نہیں کریں گے تین امام مسلم کی روایت میں ابوسعیدؓ سے ہے اللہ کے سوا لوگ مجھ کو پوجتے رہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ سب جگہوں سے  
ہمارے یہ جوکر ۱۲ منہ

ثُمَّ يُقَالُ ادْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ  
تُعْطَهُ وَقَدْ يُسْمَعُ وَاشْفَعُ  
تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْدُ  
رَأْسِي بِتَحْصِيدٍ يُعَلِّمُنِي شَمَّ  
أَشْفَعُ فَيَحْدِلُنِي حَدًّا ثَمَّ أُخْرِجُهُمْ  
مِّنَ النَّارِ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ  
ثُمَّ أَعُوذُ فَأَقْعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا  
بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ  
الْقُرْآنُ وَكَانَ قِتَادَةً يَقُولُ  
عِنْدَ هَذَا آيٌ وَجَبَ عَلَيْهِ  
الْخُلُودُ.

جب تک اسے منظور ہوگا مجھے بحالت سجدہ رہنے دیگا۔ پھر مجھ  
سے (خدا کی جانب سے) کہا جائیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر  
اٹھائیے اور مانگئے کیا مانتے ہیں ہم آپ کو دیتے ہیں فرمائیے کیا  
فرمائش ہے ہم آپ کی بات سنتے ہیں، سفارش کرنا چاہتے ہیں تو  
کہیے ہم قبول کرتے ہیں۔ میں (حسب الارشاد سر اٹھاؤں گا اور  
پروردگار کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت مجھے وہ القا کریگا  
اس کے بعد سفارش کروں گا تو میرے لئے اللہ تعالیٰ ایک حد مقرر فرما  
دے گا میں اس حد کے اندر والے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت  
میں لے جاؤں گا۔ پھر میں واپس اپنے رب کے پاس آؤں گا اور پہلے  
کی طرح سجدے میں گر پڑوں گا۔ غرض اس طرح تیسری یا چوتھی بار  
(راوی کو شک ہے) میں عرض کروں گا پروردگار اب تو دوزخ میں  
وہی لوگ رہ گئے ہیں جو حکم قرآن ہمیشہ وہاں ہی رہنے کے قابل  
ہیں (یعنی کافر و مشرک)۔ قتادہ (مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ کی تفسیر میں) کہا کرتے تھے یعنی جن لوگوں کو ہمیشہ دوزخ میں

رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

۶۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ دُكَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ قَوْمٌ  
مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ.

(از مسدد از یحییٰ از حسن بن ذکوان از ابو رجاء) عمران بن  
حُصَین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کچھ (مسلمان) لوگ میری سفارش سے دوزخ سے نکالے جائیں گے  
وہ بھی بہشت میں داخل ہوں گے لوگ انہیں جہنمی کے  
نام سے پکاریں گے۔

۱۔ میرے دل میں دیکھا کہ دوسری روایت میں یوں ہے ایسی ثناء و صفت کروں گا کہ دیکھی کسی نے مجھ سے پیشتر نہیں کی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا ۱۳۔ مست  
۱۴۔ مثلاً ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے جنہوں نے اکثر نماز پڑھی لیکن جماعت سے نہیں پڑھی پھر اس کے بعد یہ حد ہوگی کہ ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے  
جنہوں نے اکثر نماز پڑھی لیکن ان کی پھر یہ حد ہوگی جنہوں نے ایمان کے ساتھ شراب خوری اور زنا نہیں کیا علیٰ ہذا القیاس ۱۲۔ منہ ۱۵۔ باقی گناہ کار وہ ہیں  
بڑے رہیں گے ۱۳۔ منہ ۱۶۔ پھر ایک حد مقرر ہوگی ۱۴۔ منہ ۱۷۔ ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے اب مشرک لوگ موصوفوں سے کہیں گے تم کو تمہاری توصیف نے  
کیا فائدہ پہنچا ہوا ہم تم کیساں ہمیشہ کے بعد دوزخ میں رہے اس وقت غیرت خداوندی جوش میں آئے گی اور پروردگار عالم بذات خود ان موصوفوں کو  
بھی دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک اور کافر ہی اس میں رہ جائیں گے ۱۲۔ منہ

۱۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابن جعفر عن محمد بن عيسى عن أنس أن أُمَّ حَارِثَةَ  
أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ  
عَرَبٌ سَهْمٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ  
كَانَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا أَبُكُ عَلَيْهِ وَالْأَسْوَفُ  
تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبْ لِي أَجَنَّةً  
وَاحِدَةً هِيَ إِنْهَا جَنَّتَانِ كَثِيرَةٌ وَرَأَيْتُ فِي  
الْفِرْدَوْسِ لَأُغْلَى وَقَالَ غَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ أَوْ رَحَلَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا  
وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدْ  
مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَكُو  
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ  
إِلَى الْأَرْضِ لَأَصْنَاءِ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَّا كُنَتْ  
مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَتَصِفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ  
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

۱۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْصَمِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از محمد بن جعفر از انس رضی اللہ عنہ)

سے مروی ہے کہ ام حارثہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس تشریف لائیں (ان کے بچے) حارثہ بدر کے دن ایسا گہائی  
تیر سے شہید ہو گئے تھے (یعنی تیرا لے والا معلوم نہیں ہو سکا) آپ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں حارثہ کی محبت جو میرے  
دل میں ہے؟ اگر حارثہ بہشت میں ہے تو میں اس پر نہیں روتی  
(میرے دل کو تسلی ہے گی) ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں  
آپ نے فرمایا ارسی بے وقوف؟ کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں بہت  
سی جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اونچی جنت (فردوس) میں  
ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں صبح یا شام کو  
معمور یا سا چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک  
کمان کے برابر یا قدم کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور  
اگر بہشت کی کوئی عورت بہشت میں سے زمین پر مہجلائے (اپنا  
چہرہ زمین کی طرف کرے) تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی  
اور خوشبو پھیل جائے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے  
بہتر ہے۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم نے فرمایا جو شخص بہشت میں جائے گا اسے دوزخ

لے گا ان کا بیٹا ہی تھا ان کی محبت بیٹے سے بڑھ جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ رو رو کر ناچا ناچا کیسا خراب کرتی ہوں ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے کہ رسول  
اور چاند کی روشنی اندر پڑ جائے گی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کی اور معنی کے سامنے سورج کی روشنی ایسے ماند ہو جائے گی جیسے بتی کی روشنی سورج  
کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اگر اپنی عقلی و کھلائے تو ساری خلقت اس کے حسن کا شیفہ ہو جائے۔ بعضے محدثوں نے اس قسم کی حدیثوں پر شبہ کیا ہے کہ جب حد  
کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہے اتنی معطر ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک اس کی خوشبو پھیل جاتی ہے تو بہشتی لوگ اس کے پاس کیونکر جا سکیں گے اور اتنی خوشبو  
اور روشنی کی تاب کیونکر لاسکیں گے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کے لوگوں کی زندگی اور طاقت اور قسم کی ہوگی جو ان سب باتوں کا تحمل کر سکیں گے۔ جیسے کوی  
آیتوں اور حدیثوں میں دوزخیوں کے ایسے ایسے عذاب بیان ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس کا عشر عشر بھی عذاب اگر کسی کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے لیکن دوزخی ان  
عذابوں کو چھیلے گے اور بھی زندہ رہیں گے ہر حال آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنا اور ہر ایک بات میں امتیاز کرنا امر صحیح نادانی ہے ۱۲ منہ

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدًا مِنَ الْجَنَّةِ  
إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزِيدَ  
شُكْرًا وَلَا يَدْرِي خَلَّ النَّارَ أَحَدًا إِلَّا أَسْرَى  
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَنَّ  
عَلَيْهِ حَسْرَةٌ.

(زیادہ بچھٹائے اور رنج و افسوس کی گفت امٹھائے)

۶۱۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقَدَّرِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ  
أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّكَ  
لَسْتَ لِي بِمَنْ عَنِ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدًا وَلَا مُنْكَ  
لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حُرْمَتِكَ عَلَى الْحَدِيثِ  
أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ

۶۱۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

میں بھی اس کا ٹھکانا تھا یا جائے گا یعنی اگر وہ بُرے کام کرتا تو  
اس میں جاتا یہ بتانے سے غرض یہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ  
شکر ادا کرے۔ اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا اُسے بہشت  
میں اس کا ٹھکانا دکھایا جائے گا یعنی وہ اچھے کام کرتا تو اس میں  
رہتا یہ بتانے سے غرض یہ ہوگی کہ وہ نیک کاموں کی حسرت کرے

(از قتیبہ بن سعید از اسمعیل بن جعفر از عمرو بن سعید بن  
ابی سعید المقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ  
مستحق کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ابو ہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ  
تجھ سے پہلے یہ اچھوتا سوال اور کوئی شخص نہ کرے گا کیونکہ تجھے  
میری حدیث سننے کا سب سے زیادہ اشتیاق ہے۔ سن! قیامت  
کے دن میری شفاعت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا  
جس نے اپنی خوشی سے خلوص قلب کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
کہا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از عبیدہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں سے سب کے بعد نکلنے والے

سے یہی خوش ہوگا اللہ تعالیٰ نے ایسی آفت اور بلا سے بچایا۔ بعضوں نے کہا یہ دیکھنا تو قبر میں ہر کا سوال کے بعد بعضوں نے کہا ہر شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں  
ایک بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منسلک یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ والوں کی قبر میں کروا مٹی مٹی فرمائیں گے  
پھر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا لیکن وہ شفاعت جو میدان حشر سے بہشت میں لے جانے کے لئے ہوگی وہ پہلے ان لوگوں کو نہیں  
ہوگا جو با حساب بہشت میں جائیں گے پھر ان کے بعد ان لوگوں کو جو حساب کے بعد بہشت میں جائیں گے تا مگر عیاض نے کہا شفاعت میں پانچ ہیں گی ایک تو  
حشر کی تکالیف سے نجات دینے کے لئے یہ پہلے سے ہے خاص ہے اس کی شفاعت عظمیٰ کہتے ہیں اور مقام محمود بھی اسی مرتبہ کا نام ہے دوسرے بعض لوگوں کو  
بے حساب بہشت میں لے جانے کے لئے دوسرے حساب کے بعد ان لوگوں کو جو عذاب کے لائق تھے میں گئے بے عذاب بہشت میں لے جانے کو چوتھے ان گنہگاروں  
کے لئے جو دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے ان کے نکالنے کے لئے پانچویں بہشت والوں کو ترقی درجات کے لئے ۱۲ منسلک اس حدیث سے زیادہ سناؤ متد  
منہم زیادہ سنی ہر اس لفظ پر مجھے القا ہوگا کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ نے اپنے صاحبزادے کا نام اس حدیث سے لفظ تکذیب پر رکھا  
کیونکہ یہ لفظ شفاعت کے زیادہ مستحق کے لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا واللہ اعلم بالصواب



۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ آدَا هَرَبِرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تَصْبِرُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَصْبِرُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرُ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرُونَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْأَغِيثَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَنَّا فَيَقُولُ هَا فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ السُّورَةِ الَّتِي يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا امْكُنَّا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا آتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَا هَا فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ الَّتِي يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ

(ابو الیمان از شعب ابی ہریرہ (از سعید از عطاء بن یزید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ دوسری سند (از محمود از عبد الرزاق از معمر از ہریری از عطاء بن یزید اللیثی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ تو آپ نے فرمایا اگر سورج پر ابھرنے کا کچھ نہ ہو تو تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس میں اس بلا تکلف قیامت کے دن تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ اس دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا فرمائے گا جو شخص دنیا میں جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ چلا جائے۔ چنانچہ جو لوگ سورج کے سجاری تھے وہ سورج کے ساتھ، جو چاند کو پوجتے تھے وہ چاند کے ساتھ جو بت پرست تھے وہ بتوں کے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہ امت (مسلمانوں کی امت) منافقوں سمیت رہ جائے گی لے پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی شکل میں آئے گا جسے وہ نہ پہچانتے ہوں گے فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم تو یہیں ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا (حقیقی) رب نہیں آئے گا۔ جب وہ آئے گا تو ہم اسے فوراً پہچان لیں گے۔ (کیونکہ حشر میں اسے دیکھ چکے ہوں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں ظاہر ہو گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا (اؤ میرے ساتھ چلو) میں تمہارا رب ہوں یہ دیکھتے ہی تمام مسلم اس کے ساتھ ہو جائیں گے پھر دوزخ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ورنہ ستائیں ہل کا نام جنیودیل بیان کیا گیا ہے صحیح مسلم میں ابوسنیر سے مروی ہے انہوں نے کہا صراط تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ ہلکا ہے دوسری روایت میں ہے اس کی دونوں طرف آگ لگے (آگ لگے) ہیں جن سے دوزخ کی کھینچ کر دوزخ میں گرا دینے جائیں گے ایک ایک اکوڑے سے پہنچاؤ بیاض قبیلوں سے زیادہ آدمی کھینچے جاسکتے ہیں ۱۲۰ (حاشیہ صفحہ ۱۲۰) لے کیونکہ منافق بھی بظاہر خدا ہی کو پوجتے تھے اس لئے وہ بھی مسلمانوں میں ملے چلے رہیں گے ۱۲۰ منہ ۱۲۰ یعنی حشر میں صورت دیکھیں ہر گز اس کے سوا دوسری صورت میں ۱۲۰ منہ



أَنْتَ رَبَّنَا فَتُبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ جَسَدُ  
جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُخَيَّرُ وَدَعَا الشَّيْخُ  
يَوْمَ مَبْدِئِ الْاَلْهَمِّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِمْ كَلَامُ  
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَّا رَأَيْتُمْ شَوْكَ  
السَّعْدَانِ ۚ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
فَأَتَاهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَتَّهَلَا  
يَعْلَمُ قَدْ رَعِظَهَا إِلَّا اللَّهُ فَخَطَفَ النَّاسُ  
بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ الْيُونُقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ  
الْمُخْرَدُ لُتَّمَّ يَنْجُو أَحَى إِذَا فَرَعَ اللَّهُ  
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ  
مِنَ النَّارِ مَنْ آرَادَ أَنْ يُخْرِجَ وَمَنْ كَانَ  
يُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ  
أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُوهُمْ بِعَلَامَةٍ  
أَتَى السُّجُودَ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ  
مِنْ ابْنِ آدَمَ أَكْرَ السُّجُودَ فَيُخْرِجُوهُمْ  
قَدِ امْتَحِنُوا فَيَصِيبُ عَلَيْهِمْ مَا يُقَالُ  
لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتُ الْحَيَاةِ  
فِي حَبِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ  
يُوجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ  
قَسَبْتَنِي رِيحَهَا وَأَحْرَقْتَنِي ذِكَاؤُهَا

کی پشت پر صراط کا پل رکھا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اس پل کے پار ہو جاؤں گا اس  
دن پیغمبر ان کو بھی دعا کریں گے یا اللہ سلامت رکھا  
رکھو اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔  
کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں۔  
فرمایا بس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح (ٹیڑھے منہ والے) ہونگے  
البتہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے۔ عرض نہ آنکڑے  
لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے اعمال کے اعتبار سے دوزخ میں گھسیٹیں گے  
کوئی تو بالکل ہلاک ہو جائیگا، کوئی زخمی ہو کر کچ جائے گا۔ پھر  
جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فراغت پائے گا اور  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ماننے والوں میں جن کو نکالنا چاہے گا تو فرشتوں  
کو ان کے نکالنے کا حکم دے گا۔ وہ فرشتے (دوزخ میں جا کر) ان  
لوگوں کو سجدے کی نشانی سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
دوزخ پر سجدے کا مقام جلا نا حرام کر دیا ہے اور وہ دوزخ سے  
انہیں نکال لیں گے وہ جمل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے۔ ان پر کب جاتا  
ڈالا جائے گا اور پانی ڈالتے ہی ایسے جلد امبر آئیں گے جیسے دانہ  
ندی نلے کے کنارے جلد آگ آتا ہے ایک شخص باقی رہ جاہرگا  
جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا وہ عرض کرتے گا اے میرے  
رب! مجھے دوزخ کی بدبو نے پریشان کر دیا ہے، اس کی لپٹ  
نے مجھے جلا ڈالا ہے ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھرنے  
مسلل بھی دعا کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ کہے گا دیکھ اگر

۱۷ دوسری روایت میں یوں ہے میں اور میری امت سے پہلے اس پل پر سے بارہویں گے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی سعدان کے کانٹوں سے صورت میں مشابہ ہوں گے ذکر  
مقدار میں مقدار تو ان کا بہت بڑا ہوگا سعدان ایک گھاس کا نام ہے جس میں بڑے منہ کے کانٹے ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ دوزخ میں گروائے گا جیسے منافق وغیرہ ۱۲  
۱۷ سجدے کے مقام پر نشانی دونوں پھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدم یا صرف پیشانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اور سارا بدن جمل کر کوئلہ ہو جائیگا مگر یہ مقامات  
سالم ہونگے اسی سے فرشتے پہچان لیں گے کہ یہ مسلمان ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہ شخص سبکے بعد بہشت میں جائے گا اور پکڑ پکڑے کہ وہ کفن چور تھا جس نے مرتے وقت اپنے  
بینوں سے کہا تھا مجھ کو جلا دینا اور دانا قطنی نے غزال کی لکڑی نکالا کہ آخر شخص جو بہشت میں جائیگا وہ جہنم کا ایک شخص ہوگا سہیلی نے کہا اس کا نام مٹنا ہوگا۔  
۱۷ نادر الاصول میں بہشت منعین نکالا کہ سبکے زیادہ مدت تک جو شخص دوزخ میں رہے گا وہ ہوگا جو سوات ہزار برس تک دوزخ میں رہے گا اس کے بعد غزال کی

فَأَصْرَفِي وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ  
فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرُكَ  
فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرُكَ فَخِيضُ  
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ  
قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ  
رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرُكَ وَيَلِكُ ابْنُ  
أَدَمَ مَا أَعْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ  
لَعَلَّكَ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرُكَ  
فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرُكَ  
فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَاشِقٍ أَنْ لَا  
يَسْأَلَهُ غَيْرُكَ فَيَقْرَبُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ  
فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ  
ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا  
تَسْأَلَنِي غَيْرُكَ وَيَلِكُ ابْنُ أَدَمَ مَا  
أَعْدَرَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَّ  
خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ  
فَإِذَا أَضْحَكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالْدُّخُولِ  
فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَسَبَّحْ مِنْ كَلَامِ  
فَيَقُولُ كَيْفَ يَقَالُ لَهُ تَسَبَّحْ مِنْ كَلَامِ  
فَيَمْتَنِي حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ  
لَهُ هَذَا أَلَاكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
وَذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَأَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا  
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ

تیرا منہ میں دوزخ کی طرف سے پھر دوں تو پھر تو مجھ سے کچھ اور نہیں  
طلب کرے گا وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم میں تجھ سے اس کے  
سوا اور کچھ نہیں کہوں گا چنانچہ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھر  
دیا جائے گا مگر وہ عرض کرے گا "اے اللہ مجھے جنت کے  
دروازے کے قریب کر دے" پروردگار کہے گا کیا تو نے یہ اقرار  
نہیں کیا تھا کہ اب کوئی درخواست نہیں کروں گا؟ تو کیسا عجب  
ہے۔ وہ یہی دعا برابر کرتا رہے گا آخر ارشاد ہو گا اچھا اگر یہ  
مطلب بھی تیرا پورا کر دوں تو پھر اور سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ  
کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب کچھ اور درخواست نہ کر دوں گا  
چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کئی عہد اور وعدے کرے گا تب  
اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے دروازے پر ڈال دے گا۔ وہاں وہ  
بہشت کی نعمتیں دیکھ کر ایک عرصے تک جتنا خدا کی مشیت  
میں ہو گا وہ خاموش رہے گا اس کے بعد وہ یوں دعا کرے گا اے  
پروردگار مجھے بہشت میں داخل کر دے۔ پروردگار کہے گا کیا تو  
نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اور کچھ درخواست نہ کروں گا؟  
اے آدم کے بیٹے تو کیسا وعدہ شکن ہے وہ کہے گا اے پروردگار اپنی  
ساری مخلوق میں مجھے حرماں نصیب نہ رکھ اور لگا تار یہی دعا کرتا  
رہے گا حتیٰ کہ پروردگار ہمیں دے گا۔ ہنستے ہی اسے بہشت میں  
داخل کی اجازت مل جائے گی جب اسے داخل ملے گا تو اس سے کہا گیا  
اب جو آرزو ہو وہ بیان کر وہ پھر مانگے گا۔ پھر کہا جائے گا اور کوئی  
تمنا کر یہ مانگ وہ مانگ وہ برابر آرزوئیں کرتا رہے گا حتیٰ کہ  
اس کی تمنائیں اور آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ اس وقت ارشاد باری  
تعالیٰ ہو گا یہ سب چیزیں (جو کو نے طلب کیں) اور اتنی ہی ان کے علاوہ  
مزید ہم تجھے اپنی طرف سے عنایت کرتے ہیں۔

أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ  
حَتَّىٰ أَنْتَهَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ هَذَا الْكَوْثُ مَعَهُ  
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْكَوْثُ وَعَشْرَةٌ  
أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اسی سند سے) کہتے ہیں یہ شخص وہ  
ہوگا جو سب کے لیے بہشت میں جائے گا۔ عطا و ابن یزید کہتے ہیں  
جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو ابو سعید  
خدری رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھتے تھے۔ انہوں نے کسی بات پر کوئی اعتراض  
نہ کیا۔ آخر میں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا یہ سب چیزیں  
اور اتنی ہی مزید ہم تجھے عطا کرتے ہیں تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یوں سنا تھا ہم نے یہ سب چیزیں تجھے عنایت کیں اور ایسی دس گنا مزید عنایت کیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
نہیں میں نے یوں ہی سنا ہے یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اس کے علاوہ۔

### باب ۳۸ فی الخوض وقول

اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثُ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَبَّيْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَرُوا  
حَتَّى تَلْفُوْنِي عَلَى الْخَوْضِ -

### باب حوض کوثر کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثُ  
یعنی ہم نے تجھے کوثر عطا کیا عبد اللہ بن زید مارنی  
کہتے ہیں (یہ حدیث کتاب المغازی میں گزر چکی ہے) کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا تم اس وقت

تک صبر کئے رہنا کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملو۔

۶۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَرِطُكُمْ  
عَلَى الْخَوْضِ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(از یحییٰ بن حماد از ابو عوانہ از سلیمان شقیق) حضرت عبد اللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر ہوں گا۔

دوسری سند (از عمرو بن علی از محمد بن جعفر از شعبہ از مغیرہ  
از ابو وائل) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر ہوں گا۔

۱۔ جو قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کا آپ کی امت کے لوگ اس سے پانی نہیں گے الے اختلاف ہے کہ اس حوض کا پانی بطریق پر گزرنے سے پہلے  
پہنچے گے یا اس کے بعد صحیح یہی ہے کہ پہلے کیونکہ قبروں سے پیا سے انہیں گئے لیکن امام بخاری م جو اس باب کو بطریق کے بعد لکھے اس سے یہ نکلتا ہے کہ بطریق پر سے  
گرنے کے بعد اس میں سے پانی گئے اور نہ ہی حوائط سے روایت کی اس سے بھی نکلتا ہے اس میں یہ ہے کہ انہی نے آپ سے شفاعت چاہی آپ نے دعا فرمادیا  
انہی نے کہا آپ اس دن کہاں میں گئے فرمایا پہلے مجھ کو بطریق کے پاس دیکھو انہوں نے کہا اگر آپ وہاں نہ ملیں فرمایا تراز کے پاس دیکھنا انہوں نے کہا اگر وہاں  
بھی نہ ملیں فرمایا حوض کے پاس دیکھنا ایک حدیث میں ہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض ملے گا جس میں سے وہ اپنی امت فالوں کو پانی پلائے گا اور لکڑی لئے  
وہاں کھڑا رہے گا ۱۲ منہ لکھو حوض کوثر جو ایک نہر ہے بہشت میں ہے جس میں کوثر کا صحیح اور شہادہ حدیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا اولاد بعضوں نے کہا  
غیر کریم مراد ہے ۱۲ منہ لکھو وہاں پہنچنے سے پہلے سب سامان تیار رکھوں گا ۱۲ منہ ۵ علامہ عبد اللہ رحمہ اللہ کوثر سے مراد قرآن لیتے ہیں ۱۲ اظہار لکھو



أَخْبَرَنَا ثَابِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ مَاءٌ أَبْيَضٌ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِزَانَتُهُ كَنْجُومُ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأَنَّ أَبَدًا - ۶۱۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَهْبَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْ رَحَوْنِي كَمَا بَيْنَ أَبْلَكَةٍ وَصَنْعَاءٍ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْبَارِئِ كَعْدِ الْجُحُومِ السَّمَاءِ -

۶۱۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْحَنَاءِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِيَابُ الدَّرِّ الْمُجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَابِرُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَادًا طِينُهُ أَوْ طَبِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَاكٍ هُدْيَةٌ - ۶۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ

ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر آسمانوں کے ستاروں کی طرح (بے شمار) آنکھوں سے ہیں جو شخص اس حوض کا پانی پیئے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعا (دونوں یمن کے شہریں) اور اس پر آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) آنکھوں سے رکھے ہوئے ہیں۔

(از ابوالولید از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جابر بن عبد اللہ از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (شب معراج) بہشت کی سیر کر رہا تھا کہ ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے کناروں پر غولدار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہی تو وہ کورٹ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا۔ پھر میں نے دیکھا اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک جیسی ہے۔ ہدیہ کو شک ہے کہ مٹی کہا یا مشک۔

(از مسلم بن ابیراہیم از وہیب از عبد العزیز) حضرت

ابوالولید کی روایت میں شک نہیں ہے اور کچھ بزرگوار ہے اور بہت ہی کی روایت میں بھی یوں ہی ہے کورٹ اور مشک یعنی اس کی مٹی مشک کی تھی

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ  
 أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لَيَرِدَنَّ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِي الْخَوْضُ  
 حَتَّى عَرَفْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ  
 أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَذَرُونِي مَا أَحَدُكُمْ أَبْعَدُ  
 ۶۱۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
 أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ  
 عَلَى الْخَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبٍ وَمَنْ شَرِبَ  
 لَمْ يَطْهَأْ أَبَدًا الْهَرْدَنُ عَلَى أَقْوَامٍ عَرُفْتُهُمْ  
 وَبَعْرِفُونِي ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو  
 حَازِمٍ فَسَمِعَ عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ أَبِي عَتَايَةَ  
 فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ  
 نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي  
 لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ  
 مَقِيٌّ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرُونِي مَا أَحَدُكُمْ  
 أَبْعَدُ فَأَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلًا لَيْسَ غَيْرُ  
 بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَتَايَةَ سَمِعْتُ أَبْعَدًا  
 يُقَالُ مَسْكِينٌ بَعِيدٌ وَأَسْحَقُهُ أَبْعَدُهُ وَ  
 قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَلَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ الْخُبَرِيُّ  
 حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میری امت میں سے کچھ لوگ خوض کوثر پر میرے سامنے آئیں گے حتیٰ کہ میں سب  
 کو پہچان لوں گا لیکن اسی وقت وہ ہٹائے جائیں گے میں کہوں گا  
 (یا اللہ) یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، ارشاد ہوگا آپ نہیں جانتے  
 انہوں نے آپ کے بتائے ہوئے دین میں) آپ کے بعد نبی راہیں نکالیں  
 (از سعید بن ابی مریم از محمد بن مطرب از ابو حازم) سہل  
 بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
 خوض کوثر پر تمہارا منتظر رہوں گا۔ جو شخص (مسلمان) میرے سامنے سے  
 گذرے گا وہ اس خوض میں سے پیچے گا اور جو شخص اس سے پی  
 لے گا پھر اسے کبھی پیاس محسوس نہ ہوگی، کچھ لوگ ایسے بھی آئیں  
 گے جنہیں میں پہچانتا ہوں وہ مجھ پہچانتے ہیں لیکن میرے اور  
 ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ابو حازم (اسی سند سے) کہتے ہیں نعمان بن ابی عیاش  
 نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو پوچھنے لگے کیا آپ  
 نے یہ حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا  
 ہاں۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ ابوسعید خدری رضی  
 اللہ عنہ سے یہ حدیث میں نے سنی وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے تھے  
 میں کہوں گا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں جواب ملے گا آپ نہیں  
 جانتے انہوں نے آپ کے بعد (دنیا میں) کیا کیا نبی راہیں نکال  
 لی تھیں، اس وقت میں کہوں گا اگر یہ بات ہے تو پھر انہیں دور  
 کر دیا جائے دور کر دیا جائے انہیں جنہوں نے میرے بعد دین  
 بدل ڈالا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سحقا کا معنی دوری اس



۶۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَكُنَا قَائِمًا إِذَا أُمِرَ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِي وَبَيْنَهُمْ نَقَالٌ هَلُمَّ فَقُلْتُ آيَنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا وَعَدَلْتُ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا أُمِرَ حَتَّى عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِي وَبَيْنَهُمْ نَقَالٌ هَلُمَّ فَقُلْتُ آيَنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا وَعَدَلْتُ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يُخْلَصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلٍ التَّعْوِ

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلح از والدش از ہلال از عطاء بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں انہیں پہچان لوں گا، اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا (وہ فرشتہ ہوگا) اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں؟ انہیں کہاں لے چلے؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف خدا کی قسم میں پوچھوں گا کیا وجہ؟ وہ کہے گا یہ لوگ آپ کے وصال کے بعد الٹے پاؤں (دین سے) پھر گئے تھے غرض اس کے بعد ایک اور طبقہ نمودار ہوگا میں انہیں بھی پہچان لوں گا (کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں) اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا وہ ان سے کہے گا چلو ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کیوں؟ انہیں کہاں لئے جاتے ہو؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف خدا کی قسم، میں پوچھوں گا کیا وجہ؟ وہ کہے گا آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں (دین سے) پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے صرف اتنے آدمی جیسے بغیر چرواہے کے اونٹ ہوں نجات پاسکیں گے

۶۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا آدَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضٍ

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ از حبیب از حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان (جو زمین کا ٹکڑا ہے) یہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (اکھیر کر بہشت میں رکھا جائے گا) اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔



۴۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا قَرُوطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ۔

۴۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَوْحٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَنِيرِ عَنْ عُقْبَةَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ حُدُ صَلَوَاتِهِ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي قَرُوطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى خَوْضٍ إِلَّا دَرَأْتِي أُعْطِيتُ مَقَاتِعَهُمْ خَوَافِي الْأَرْضِ أَوْ مَقَاتِعِهِمُ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَا مَسْوَافِهِمَا۔

ایک دوسرے سے رشک و حسد کرنے لگو

۴۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَدَأَ الْمَلِكُ يَتْلُو وَصْنَعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي

(از عبدان از والدش از شعبہ از عبد الملک) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیشکش خیمہ (منظر) رہوں گا۔

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید از ابو الخیر) عقبہ بنی النعمن کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینے سے) باہر نکلے اور شہدائے اُحد کے لئے اس طرح دُعا کی جیسے میت کے لئے (نماز جنازہ میں) دعا کی جاتی ہے (یعنی ان کی قبروں پر نماز جنازہ پڑھی) بعد ازاں لوٹ کر منبر پر تشریف لائے فرمایا لوگو میں تمہارا پیشکش خیمہ ہوں اور میں تمہارے اعمال دیکھتا ہوں گا اور خدا کی قسم میں تو اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کی چابیاں یا زمین کے خزانوں کی چابیاں (یہ راوی کو شک ہے) عنایت فرمائیں اور خدا کی قسم مجھے اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے مگر مگر مجھے اندیشہ ہے کہیں تم دنیا کے لالچ میں نہ پڑ جاؤ اور

(از علی بن عبد اللہ از حرمی بن عمارہ از شعبہ از معبد ابن خالد) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مدینہ اور صنعاء کی درمیانی مسافت کے برابر اس کا بھی فاصلہ ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی عدی بکوال شعبہ از معبد بن خالد از حارثہ بن وہب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اس میں اتنا

لے اس لئے آگے جاتا ہوں گویا آپ نے اشارہ کیا کہ مری وفات قریب ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی وفات کے بعد بھی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ یہ ارشاد تھا مردم اور ایران وغیرہ کو فتح کا ۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ قوسید تمہارے دونوں میں ۱۲ منہ ۱۲ گئی شرک سے نفوت ہو گئی ہے ۱۲ منہ ۱۲ صنعاء میں کایا یہ تخت ہے یہ شہر اب تک قائم ہے ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ  
عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَ  
الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدِعُ أَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ  
قَالَ أَلَا وَابْنِي قَالَ لَا قَالَ الْمُسْتَوْدِعُ  
فِيهِ الْإِنِّيَّةُ مِثْلَ الْكَوَاقِبِ -

جتنے آسمانی ستارے (یعنی بے شمار)

۶۱۳۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
عَنْ قَافِعِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ  
مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَمِيْؤُكُمْ خَدَّيْ نَارُ دُونِي  
فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِثْنِي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقَالُ لَكَ  
شَعَرَتُ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهُ مَا بَرَحُوا  
يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي  
مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ  
أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْقَابِنَا أَوْ تَفْتِنَ عَنَّا  
وَبَيْنَا أَعْقَابَكُمْ تَنْكَبُونَ تَرْجِعُونَ  
عَلَى الْعَقِيبِ -

اضافہ ہے کہ جب حارثہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان  
کیا کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان  
فاصلہ ہے تو مستورد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے  
اس کے برتنوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں  
سنا؟ حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں۔ مستورد رضی اللہ عنہ  
نے کہا اس پر رکھے ہوئے اتنے برتن دکھائی دیں گے

(از سعید بن ابی مریم از قافع بن عمر از ابن ابی ملیک) اسماء  
بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے  
آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا، چنانچہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے  
جو میرے نزدیک آجائے گے بعد پکڑ لئے جائیں گے میں کہوں  
گا مولیٰ یہ تو میرے ہیں، میری اُمت کے لوگ ہیں، فرشتوں  
کی جانب سے جواب ملے گا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ  
کے بعد کیا کرتوت کئے؟ بخدا یہ لوگ الٹے پاؤں پھرتے رہے  
ابن ابی ملیک یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے  
یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہم الٹے پاؤں پھر  
جائیں یا دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں (سورہ مومنوں میں)

علی اعقابکم تنکبون کا معنی ہے تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب القدر

## باب ۳۸۶ القدر

۹۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أُنْبِئَنِي سَلِمَانُ الْأَعَشَى قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَّقَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ بِرْزُقِهِ وَأَجَلِهِ وَهَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَوَاللَّهِ إِنْ أَحَدَكُمْ أَوَّالُ الرَّجُلِ لَيَعْمَلُ لِعَمَلِ أَهْلِ الثَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ بَيْنَهَا غَيْرُ بَاءٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

## کتاب تقدیر بیان میں

## باب تقدیر

(از ابوالولید ہشام بن عبد الملک از شعبہ از سلیمان اش از زید بن وہب) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق و مصدوق ہیں نے ارشاد فرمایا ہر آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی طرح رہتا ہے پھر چالیس دن بستر خون کی شکل میں ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا بنا رہتا ہے بعد ازاں (چار ماہ کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے اس کی ردوی، عمر، بد بختی یا نیک بختی، بخدا تم میں سے کوئی شخص (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے، دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک باع یعنی تقریباً ایک گزر رہ جاتی ہے مگر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرنے لگتا ہے، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص (تمام عمر) بہشتیوں والے اعمال سرانجام دیتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ رہ جاتی ہے پھر نوشتہ تقدیر غالب آنے کی وجہ سے وہ دوزخیوں والے اعمال میں لگ جاتا ہے چنانچہ وہ دوزخ میں

لہ تقدیر ایمان لانافرم اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ برا کھلا جھوٹا بڑا دنیا میں قیامت میں جہنم والا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ اسے علم میں رکھ چکا تھا اسی کے مطابق ظاہر ہوگا اور جسے کہ ایک ظاہری اختیار دیا گیا ہے اس کو کسب کہتے ہیں حال یہ ہے کہ نہ وہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار ہے اہل سنت و جماعت اور ائمہ کرام و مفسرین صالحین کا یہی اعتقاد تھا پھر قدیر پیدا ہونے قدر یہ کہنے لگے کہ جس کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو کچھ دخل نہیں ہے وہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور جو کچھ بالاختیار سے کر لے جسے کہنے لگے کہ نہ وہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے اس کو بے کسی فعل میں کوئی اختیار ہی نہیں ہے ایک نے افراتی دوسرے نے تو بے اختیار اہل سنت و جماعت میں ہیں امام جعفر صادقؑ فرمایا لا جبر ولا تفویض ولکن امر بین الامرین ابن سماعی نے کہا تقدیر اللہ تعالیٰ کا سر ہے جو دنیا میں کسی پر ظاہر نہیں ہوا یہاں تک کہ پھر وہ بھی ۱۷ منہ لہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس میں روح سمجھتا ہے اور روح چار ہینے کے بعد چھوٹی جاتی ہے دن عاشر کی روایت میں یوں ہے جارہے دس دن بعد حافظ نے کہا قاضی عاقل نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ روح ایک ہینے میں

داخل ہوتا ہے۔

آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں ذراع یعنی ایک ہاتھ کا لفظ بیان کیا ہے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از عبید اللہ بن ابی بکر بن النس)

حضرت النس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پروردگار سے (ہر کیفیت) عرض کرتا ہے، پروردگار نطفہ قرار پا گیا ہے اب گوشت کا لوتھرا (ہو گیا) ہے پھر جب خدا اس کی خلقت مکمل کرنا چاہتا ہے تو وہ پوچھتا ہے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت، نیک بخت ہوگا یا بد بخت، اس کی روزی اور اس کی عمر کیا ہے؟ پھر چاروں باتیں (حسب حکم باری تعالیٰ) کھ دیا جاتی ہیں، ابھی بچہ پیٹ میں ہوتا ہے۔

حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ  
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِحَسَبِ  
أَهْلِ الشَّارِفِ خُلُمَهَا قَالَ أَدَمُ الْأَذِرَاعُ  
۶۱۳۵- حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَلَّ اللَّهُ  
بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لُطْفَةٌ أَمْ  
رَبِّ عَقْلَةٌ أَمْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ  
اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَذْكَرٌ  
أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرَّسُولُ  
فَمَا الْأَجَلَ فَيَكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

بَابُ ۳۸ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى  
عِلْمِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ أَضَلَّهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَفَّ الْقَلَمُ مِنِّي أَنْتَ لَا قِيَ قَالَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَائِقُونَ  
سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ

باب اللہ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب  
لکھا جا چکا اور قلم خشک ہو چکا (یعنی فراغت ہو گئی)  
اللہ تعالیٰ نے (سورہ جاثیہ میں) فرمایا جب اللہ کے  
علم میں تھا اس کے موافق اسے گمراہ کر دیا۔  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو کچھ تجھے پیش آنے والا  
ہے اسے لکھ کر قلم الہی خشک ہو گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (سورہ مؤمنون) لہذا سائِقُونَ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نیک بخت ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

۶۱۳۶- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا

(از آدم از شعبہ از یزید رشک از مطرف بن عبد اللہ بن

سلہ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں ملے گا جس کو امام احمد و ابن حبان نے نکالا اس میں یوں ہے اِسْرَافِيلُ میں کہتا ہے جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ النَّبِيِّ قَوْلُهُ  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کو اس الی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّسَيْكِيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ مُطَرِّقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِي  
يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصَيْنٍ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْعَرَفُ أَهْلَ الْجَنَّةِ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَمْ يَعْمَلْ  
الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ يَخْلُقُ لَهُ  
أَوْلِيَاءُ يُسِّرُ لَهُ -

باب ۳۸۸۸ - اللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا  
مَخَالِئُ عِبَادِهِ -

۶۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي  
عَتَابَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ  
سَلَمٍ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ  
بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۶۱۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ وَآخِرُ مَا عَطَاؤُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
أَبَاهُ هَرِيرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

شعیر) حضرت عمران بن حثین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے  
عرض کیا یا رسول اللہ جنتی اور جہنمی پہچانے جا چکے ہیں؟ (یعنی خدا  
کے علم میں الگ الگ ہو چکے ہیں) آپ نے فرمایا ہاں۔ اس  
شخص نے کہا پھر نیک اعمال کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا  
دوزخ یا جنت سے (جو چیز کسی کے لئے لکھی ہے اسی کے مطابق  
اسے اعمال کی توفیق ملتی ہے)۔ (لا شعوری طور پر ہر شخص انہی اعمال  
کو پسند کرتا ہے)

باب مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو  
معلوم تھا کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے؟

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو بشر از سعید بن جبیر)  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مشرکوں کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ کہاں جائے گی  
(جنت میں یا جہنم میں) فرمایا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ (بڑے  
ہو کر) کیا عمل کرتے ہو لے تھے؟

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از  
عطار بن یزید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کے متعلق پوچھا گیا کہ  
وہ مر کر کہاں گئے؟ تو فرمایا خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ

لے رشک۔ کسر راں کا لقب ہے چونکہ ان کی داڑھی بہت لمبی تھی کہتے ہیں ان کی داڑھی میں ایک کھوکھو گسایا تھا جس دن تک اسی میں رہا ان کو خیر نہیں  
ہوئی ۱۲ منہ ۱۲ بے فائدہ محنت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ آپ کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا علم خدے کو نہیں ہے نہ بندے کو اس  
سے کوئی غرض ہونی چاہیے ہر شخص کو لازم ہے کہ تنگ اعمال سے لے کر خوش کوئے اب جس شخص کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا ہے اس کو تنگ اعمال کا دوسرا  
کی تقدیر میں دوزخی ہونا لکھا ہے اس کو دوسرا اعمال کی توفیق ہوگی ۱۲ منہ ۱۲ تو اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کر دیا اگر بڑے جہتے تو جہتے عمل کرتے تھے  
کو بہشت میں لے جائے گا جو جہتے ہو کر برا عمل کرتے ان کو دوزخ میں لے جائے گا مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جرم کرتے جہتے پھر پھر دنیا عدل و انصاف کے  
خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ مالک ہے اور اس کا اپنی ملکیت میں تصرف کرنا تو فی عدل کے خلاف نہیں ہے سب اس کی ملک ہیں اور ملک میں  
تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔ مشرکین کی نابالغ اولاد میں بہت سے قول ہیں بعضوں نے اس میں توقف کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو جو خدا کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْعُرِ كَيْنَ  
فَقَالَ اللَّهُ بِهَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۶۱۳۹- حَدَّثَنَا اسْتَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِدٍ إِلَّا كُوِلِدَ  
عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَتِيمَانِهِ  
كَمَا تُنْبِغُونَ الْبَيْهْمَةَ هَلْ تُجِدُونَ فِيهَا  
مِنْ جَدِّ عَاءٍ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُونَهَا  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ كُيِّمَتْ  
وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا كَانُوا  
عَامِلِينَ -

باب ۳۸۹ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ  
قَدْ رَأَى مَقْدُورًا -

۶۱۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُوَيْلِبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَسَالَ لِمَرْأَةٍ  
طَلَّاقًا أُخِيَّتْ لَتَسْتَفْرِغَ مَصْعَقَهَا وَلَتَنْكُرَ  
فَاتَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا -

۶۱۴۱- حَدَّثَنَا مَالِكٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

۶۱۳۹- (از اسحاق ابو عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت اسلام پر پیدا نہ ہوا ہو لیکن  
بعد میں اسے اس کے والدین (یا ماحول، معاشرہ) اسے یہودی  
یا نصرانی (وغیرہ) بنا ڈالتے ہیں، جیسے تم اپنے جانور (بکرے) گائے  
اوٹنی) کی نسل کشی کراتے ہو کیا کوئی بچہ کنکٹا بھی دیکھتے ہو سب  
کامل الاعضاء پیدا ہوتے ہیں (پھر تم ہی ان کو کنکٹا بناتے ہو۔  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ کم سنی میں مر جائے اس  
کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ بچے  
(بڑے ہو کر) کیا اعمال بجالانے والے تھے؟

باب اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر  
میں لکھ دیا) وہ ضرور ہو کر رہیگا (اس سے بچاؤ ممکن نہیں)  
(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا حصہ مار  
لینے کے لئے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اسے  
(سوکن کو) طلاق دے دے بلکہ (بلا شرط و خواہش) مرد  
سے خود نکاح کرے جو اس کے اپنے نصیب میں ہے ملے گا۔  
(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از عاصم از ابوعثمان)  
اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس بیٹھا تھا حضرت سعید بن ابی کعب اور معاذ بھی بیٹھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأَبِي بَكْرٍ كُتِبَ  
مَعَهُ أَنْ ابْنَهُمَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ  
إِبْنَهُمَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ كُلُّ  
بِأَجَلٍ فَلْيَصْبِرُوا وَلْيَحْتَسِبْ -

۶۱۴۲ - حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الْجُمُعِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْسَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ سَبِيئًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ  
تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَنْتُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ  
لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ  
لِسَمَةِ كُتِبَ اللَّهُ أَنْ تُخْرَجَ إِلَّا هِيَ كَأَنَّهُ  
۶۱۴۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَكْثَنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
حَدِيفَةَ بْنِ قَالَ لَقَدْ خُطِبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَدَّدَ فِيهَا شَيْءٌ  
إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِهِ  
وَجَهْلِهِ مَنْ جَهْلَهُ إِنْ كُنْتُ لَا أَدْرِي الشَّيْءَ

مخبر تھے اسے میں آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا)  
کی طرف سے ایک شخص آپ کے پاس آیا کہ ان کا بچہ حالت  
نزع میں ہے آپ نے (اسی آدمی کے ذریعے سلام اور رشتہ)  
کہلا بھیجا اللہ ہی کا مال ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عنایت  
فرمائے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر ہے صبر کرو اور اللہ سے امید ٹالو رکھو  
(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از یونس از زہری از عبداللہ  
بن محیریز جمعی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ  
ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے  
میں ایک انصاری آکر کہنے لگا یا رسول اللہ ہمیں باندیاں قید  
میں ملتی ہیں مگر ہم ان کے ذریعے مال پسند کرتے ہیں (یعنی بیچ کر)  
کیا ارشاد ہے اگر ہم ان سے غزل کریں آپ نے فرمایا کیا تم  
ایسا بھی کرتے ہو؟ نہیں (ایسا مت کرو) تمہیں چاہیے کہ ایسا  
نہ کرو، کیونکہ ایسی کوئی جان نہیں جس کا پیدا ہونا تقدیر میں  
لکھ دیا گیا اور وہ پیدا نہ ہو بلکہ وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

(از موسیٰ بن مسعود از سفیان از اعش از ابو وائل) حضرت  
حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہمیں خطبہ سنایا اور قیامت تک آنے والے واقعات بیان  
فرمائے یاد رکھنے والوں نے یاد رکھے، بھلانے والوں نے بھلا  
دئے کوئی چیز جب وہ ظاہر ہوتی تو میں پہچان لیتا (کہ آپ  
نے اس کا ذکر کیا تھا) جیسے کوئی شخص کسی کو پہچانتا ہو مگر وہ

۱۔ یہ حدیث اور کتاب الحیاہ میں گزری ہے یہاں نام بخاری اس کو اس لئے لایا کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہونا نکلتا ہے  
۲۔ ابو عمر بن قیس یا ابوسعید بخاری بن عمرو صفری ۱۲۰ منہ ۷۷۷ھ سے بچانے کے لئے لفظ ضائع کر دیں خواہ انزال یا ہر جو یادداشت استعمال کرائیں یا کوئی روک  
رکھائیں۔ عبدالمزاق

فَأَن كَسَيْتُمْ فَاعْرِفُوا مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ -

۶۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ السُّكْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ كَثِيرٍ جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُوذُ بْنُ ثَعْلَبَةَ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا اْعْمَلُوا فَعَلَّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ

بَابُ ۳۲۹ الْعَمَلِ

بِالْحَوَاتِمِ

۶۱۳۵۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدٌ عَلَى الرُّسُلِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ

(از عبد بن ابی حمزہ از عثمان از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن السکومی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ ایک لکڑی سے زمین کرید رہے تھے، آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکڑی دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ جنت میں یہ سن کر ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا ہم اس تقدیر کے کھے پر بھروسہ نہ کریں (محنت کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا انہیں عمل کئے جاؤ، ہر ایک کے لئے وہی راستہ (خدا کی جانب سے) آسان بنا دیا جائے گا (اور اس کی توفیق ملے گی) جس کے لئے پیدا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ

باب اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ خیبر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک شخص کے حق میں جو بظاہر مسلم تھا فرمایا یہ دوزخی ہے چنانچہ اس نے میدان میں خوب خوب جنگ کی اور بہت زخمی ہو گیا اور حرکت کے قابل نہ رہا اس وقت ایک صحابی آکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ لو اللہ کی راہ میں خوب قتال کرتا رہا اور سخت زخمی ہوا آپ نے فرمایا (ابو حنظلہ) وہ زخمی ہے یہ سن کر بعض صحابہ کونسا کہہ نئے ہی والوں



بِهِ الْجَرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ مُجَاءَ رَجُلٍ مِّنْ  
 أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ  
 أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَكَ  
 مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَنْقَادُ  
 فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ  
 الْجَرَاحِ فَأَهْوَى بِرِدِّهِ إِلَى كِفَانِهِ فَأَنْزَعَ  
 مِنْهَا سَهْمًا فَأَتَخَرَّجَهَا فَأَشْتَدَّ رَجُلٌ مِّنْ  
 الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ  
 قَدْ اتَّخَرْنَا فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ  
 فَإِنَّ لَكَ يَدَ حُلِّ الْجَنَّةِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ  
 اللَّهَ كَيُّوْدُ هَذَا الدِّينِ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ  
 ۶۱۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
 حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ  
 أَكْثَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي  
 غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَظَنَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ

کہ اسی انصار میں وہ زخمی شخص زخموں سے بڑی تکلیف محسوس کرنے لگا  
 اس نے اپنی ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور خود کشی  
 کر لی، یہ ماجرا دیکھ کر کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آپ کے پاس  
 آئے کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچ  
 کر دیا، اس شخص نے خود کشی کر لی ہے آپ نے فرمایا بلال اٹھ  
 اور لوگوں میں اعلان کر دے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو  
 دل سے ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ فاجر (بدکار) شخص  
 سے بھی دین کی مدد کرتا ہے۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم حضرت

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں مسلمانوں کے بہت کام آیا تھا مسلمانوں  
 کی جانب سے خوب جنگی جوہر دکھایا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اسے دیکھ کر فرمایا جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس  
 شخص کو دیکھ لے آپ کا یہ ارشاد سن کر ایک مسلمان اس کے  
 پیچھے ہو لیا (ساتھ ساتھ چلا) وہ شخص کفار پر خوب حملے کر رہا

۱۔ جیسے اس منافی شخص سے کرائی جاتی ناموری کے لئے اور ہاتھ اس کے دل میں ایمان نہ تھا خدا کی رضا مندی مقصود نہ تھی اس لئے اس نے زخموں  
 کی تکلیف بردہ کر لیا اور خود کشی کر لی ۱۳۶۸

أَهْلُ النَّارِ فليَنْظُرْ إِلَى هَذَا أَفَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ  
مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ  
النَّاسِ عَلَى مُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَجَلَ  
الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابٌ بِهِ سَيْفُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسِرًّا فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ  
قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مِّنْ أَحِبِّ أَنْ يَنْظُرَ  
إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فليَنْظُرْ إِلَيْهِ فَمَا  
مِنْ أَعْظَمْنَا عَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ  
فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا  
جُرِحَ اسْتَجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ  
إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَمَلِ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ أَوْ مِمَّا الْأَعْمَالُ  
بِالْحَوَاتِيمِ

باب ۳۳۹ القاء النذر  
العبد إلى القدر

باب نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی  
(وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے)

لہ اگلی روایت میں یوں ہے کہ اس نے تیرے اپنے تئیں ہلاک کیا اس میں یہ ہے کہ تلوار کی نوک سے شاید یہ الگ الگ قصے ہوں یا تیرا اور تلوار دونوں سے ملا ہوگا  
لہ اکثر لوگوں کا یہ قصہ ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا پیسہ نہیں خرچتے جب کوئی مصیبت آن پڑتی ہے اس وقت طرح طرح کی ہمتیں اور نذرین ہاتھیں  
باب ۳۳۹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور ہمت ملنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا وہی ہے تقدیر میں ہے مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے  
کہ نذر نہ مٹا کر اس لئے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ ایسی نذر ہے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ  
نذر کرنے سے بلائیں جلنے گی جیسے اکثر جاہلوں کا اعتقاد ہوتا ہے لیکن اگر یہ سمجھ کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو ہمارے تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا  
تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے مگر جو کہتا ہے جب اللہ کی نذر ہمارے سے آگے منع فرمایا اور یہ جھٹلایا کہ نذر  
سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی تو اس نے ہر حال ان لوگوں کے جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے جن کو یا درویشوں کی نذر دیا میں وہ تو علاوہ گناہ کا ہر گھونٹے کے اپنا ایمان بھگوتے  
ہیں کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور غیر اللہ کی نذر کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

۶۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ أَفْئَا  
يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ -

۶۱۳۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُتَاةٍ ابْنِ  
مَذْهَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ مَالٌ كَدْرُ  
بِشْيٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ رَزَقَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ  
الْقَدَرُ وَقَدْ رَزَقَهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ  
مِنَ الْبَحِيلِ -

بَاب ۳۹۲ لَحَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ -

۶۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو

الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ عَنْ  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا

(از ابولعیم از سفیان از منصور از عبد اللہ بن مرہ) حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نذر کرنے سے (منت ماننے سے) منع فرمایا اور یہ ارشاد  
کیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی بلکہ نذر بخیل کے دل سے  
پیسہ نکالتی ہے تاکہ اس بہانے اس کا مال صرف ہو سکے۔

(از بشیر بن محمد از عبد اللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن  
منیہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کو منت  
ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو میں نے اس کی تقدیر  
نہیں لکھی بلکہ یہ نذر (منت) ماننے کا خیال بھی تقدیر دہکتی ہے  
میں تقدیر میں نذر ماننے کا عمل لکھ کر بخیل کے دل سے پیسہ  
نکالتا ہوں۔

بَاب لَحَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَيْفَ تَهَيَّئُ

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از خالد خدا را از ابو  
عثمان ہندی) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔  
ہم جب کسی بلندی پر چڑھنے لگتے یا پہنچ جاتے یا نیشب کی  
جانب اترتے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے، یہ حال دیکھ کر

لے یوں تو اس کے دل سے پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر ماننا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جبکہ اگر  
اس وقت خرچ نہ کرے ۱۲ منہ سے بڑی برکت کا کھمبہ اور شیطان اور کفر بلاؤں سے بچنے کی عمدہ سہولت اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو گناہ ایلا سے بچانے والا اور نعمات کا دہن  
اور طاقت اور نعمت دینے والا اللہ ہی ہے حضرت شیخ احمد محمد درہانی نے یہی جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو رہا ہو روز پانچ سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
پڑھے اس طرح کہ اول اور آخر سو بار درود شریف پڑھ کر تو اللہ اس کی مصیبت دور کر دے گا پہلے سے شاخ و نمون اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہر وقت جہنمت  
ہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے اس ذکر پر مواظبت کی ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ست خفا اللہ لا الہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ سبحان اللہ و نعم الوکیل نعم  
المولیٰ و نعم النصیر اس ذکر میں عجیب برکت ہے جو کوئی آدمی ہمیشہ ہر وقت اس ذکر پر مواظبت رکھے اس کو سعادت رزق عطا اور تو کثرت حاصل ہوتی ہے ہر بلا سے محفوظ  
رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہوتی ہے کہ اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں رات اور دن میں ہر وقت یہ ذکر کرتا رہے اور صبح اور شام میں بارہ دعا  
پڑھ لیا کرے سبحان اللہ خیر الاسماء سبحان اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یفی مع اسمہ شیخ فی الامین (بقلم صاحب)

لَا تَعْمَدُ شَرْكَاً وَلَا تَعْلُوا شَرْكَاً وَلَا تَهَيِّطُوا  
فِي قَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَسْوَأَ تَنَا بِالنَّكِيرِ  
قَالَ قَدْ نَامَا مِثَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايْتُهُمَا إِنَّهُمَا رُبُّعَا عَلَيَّ  
أَنْفُسُكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا تَدْعُونَ  
إِلَّا مَنْ دَعَا عَنْ سَمِيْعًا بِصِيْلًا ثُمَّ قَالَ يَا  
عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ قَلْبِي إِلَا أَعْلَيْكَ كَلِمَةٌ  
هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا  
لوگو اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار  
رہے ہو تم تو مٹنے اور دیکھنے والے کو پکار رہے ہو پھر فرمایا  
کہ اے عبد اللہ (یہ ابو موسیٰ اشعری کا نام ہے) میں تجھے ایک  
کلمہ سکھاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ  
ہے اور وہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

باب ۳۹۳ المَعصُومُ مِنَ

عَصَمَ اللَّهُ - عَاصِمٌ مَانِعٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ

يَتَرَدَّدُونَ فِي الْكَلَالَةِ

دَسَّاهَا أَعْوَاهَا

باب معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ

(گناہوں سے) محفوظ رکھے۔

(سورۃ ہود میں ہے) عاصم یعنی روکنے والا

مجاہد کہتے ہیں (سورۃ یسین میں) سَدَّ کا معنی حق

بات ماننے سے ان پر آڑ کر دی وہ گمراہی میں

ڈگمگا رہے ہیں۔ (واشتمس میں) وشہا کا معنی گمراہ کیا یہ

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابوسلمہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص خلیفہ (یا حاکم بنایا جاتا ہے)

تو اس کے مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اچھے اور

نیک کام کرنے کے لئے اسے کہتے رہتے ہیں نیک کاموں کی

۶۱۵۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْحَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا اسْتَخْلَفَ خَلِيفَةُ إِلَّا لَهُ بَطَانَتَانِ

(بقیہ منہ) یعنی ولا فی السماء وهو اسم العظیم اللہ انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک  
ووعدتک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت اذعوبنعمتک علی واذعوبک بدنی فاعف عنی اقلہ لا یغفر الذنوب  
الا انت یسبح اللہ ما شاء اللہ لا ینفک اللہ ما شاء اللہ لا ینفک الشؤر الا اللہ یسبح اللہ ما یسبح اللہ ما یسبح اللہ  
فمن اللہ یسبح اللہ ما شاء اللہ توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ سبحان اللہ واما کما یسبح اللہ  
اللہ علی کل شیء قد یروان اللہ قد احاط بکل شیء علیا۔ اور ہر شام سورۃ ملک اور سورۃ واقع پڑھا کرے اور تہجد پڑھا کرے سورۃ  
(جو حق صوفیوں کا) امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ ہر باب میں کوئی آیت یا حدیث نہیں لیتی تو قبل صلائی نفل کرتے ہیں اور درمیان میں کوئی نیا لفظ آئے  
تو تفسیر کرتے کرتے عمل بوقت شروع کر دیتے ہیں معنی کی مناسبت سے مسئلہ کی بھی تفسیر بیان کر دیں کہ عاصم نے معنی مانگے ہوئے اور مسئلہ بھی مانگے ہوئے ہے اب مسئلہ  
مناسبت سے وہ لکھ رہا ہے کہ تفسیر کی کوئی کتب استاذ دس دنوں کے حروف ایک ہی ہیں تعصم و تاخیر کا فرق ہے ۱۲ منہ ۱۵ ہر ایک باب کیا فرمایا نے مجاہد

بَطَانَةٌ تَأْمُرُكَ بِالْخَيْرِ وَتَنْهَوُكَ عَنِ  
وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُكَ بِالشَّرِّ وَتَنْهَوُكَ عَنِ  
وَالْمَعْصُومُ مِنَ عَصَمَ اللَّهُ -

**باب ۳۳۹** قَوْلُ اللَّهِ وَحَرَامٌ  
عَلَى قَرْبَةٍ أَهْلُكُنْهَا أَتَهُمْ  
لَا يَرْجِعُونَ وَقَوْلُهُ لَنْ  
يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ  
قَدْ آمَنَ وَلَا يَلِدُ فَا إِيَّاهُ  
فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ مَقْصُورٌ  
ابْنُ التَّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَرْمٌ  
بِالْحَبَشِيَّةِ وَحَبٌ -

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْمَسْجِدِ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقْلَةً  
مِنَ الرِّثَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا فُتْلَاحَ فَرِزْنَا الْعَيْنِ  
النَّظَرُ وَزَنَا اللَّسَانَ الْمُنْطَقِيُّ وَالنَّفْسُ

ترغیب دیتے رہتے ہیں دوسرے وہ جو بُرے کام کرنے  
کے لئے کہتے ہیں اور ایسے ہی کاموں کے لئے آمادہ کرتے رہتے  
ہیں اس حالت میں بُرے کاموں کو غور سے دیکھتا ہے جسے اللہ پرانے رکھتے

**باب** اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انبیاء میں) فرمایا  
وحرام علی قریۃ اھلکناہم لایرجعون (سورہ ہود  
میں) من یؤمن من قومک الا من قد آمن (سورہ اہ  
فرمایا) ولایلد الا فاجرا کفارا۔ اور مقصور بن نعمان  
نے عکرمہ سے نقل کیا انہوں نے ابن عباس رضی  
انہوں نے کہا جرم حبشی زبان کا لفظ ہے، اس  
کے معنی ضرور اور واجب ہے۔

(از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از معمر از ابن طاووس  
از والدش) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (قرآن میں)  
لنم کا لفظ آیا ہے اس لہجہ کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی  
بات نہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی  
کی قسمت میں جو رزنا کا حصہ لکھا ہے اس میں وہ ضرور مبتلا  
ہوگا، آنکھ کا رزنا (بربری نیت سے بیگانی عورت کو) دیکھنا ہے  
زبان کا رزنا فحش کا لہجہ اور شہوانی گفتگو نفس کا رزنا یہ ہے

لہ بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ اس کے دل میں دو طرح کی قوتیں (یعنی صفتیں) ہوتی ہیں ایک آئودہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت ملکیت دوسرے  
وہ جو بری بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت شیطانیہ ۱۲ منہ ۱۵ جیسے ظلم اسراف فسق و فجور وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ اللہ جس حکم اور بادشاہ کو چاہتا ہے وہ تو  
ان بدکار اور غشامی مصاصیوں کے دم میں نہیں آتا باقی اکثر بادشاہان بدکار مصاصیوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں فسق و فجور اور ظلم و تعدی و فحش  
میں پڑ جاتے ہیں آخر ان کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ ابوبکر اور حمزہ اور کسانے نے وحید پڑھا ہے ۱۲ منہ ۱۵ جزم کا لفظ جو پہلی آیت  
میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا تو ترجمہ آیت کا ان پر کا جس جیسی کہ ہم کھانا چاہتے ہیں یہ بات ضرور ہے کہ وہ ان کے لوگ اللہ کی طرف سے  
نہیں ہوتے یعنی شرارت اور کفر نہیں چھوڑتے اس آیت کی تفسیر دیکھو طوطی کی گئی ہے دیکھو تفسیر وحیدی ۱۲ منہ ۱۵ اَلَّذِیْنَ یُحِبُّونَ لِحُبِّهِمْ  
الْاَشْوَاقَ لِقَوَا حُبِّهِمْ اَلَا اللّٰهُمَّ ۱۲ منہ

تَمَحَّوْا وَكُشْتِهْمُ وَالْفَرَحُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ  
وَيُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابُهُ حَدَّثَنَا  
وَدَقَّاعٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۳۳۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا  
الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً  
لِّلنَّاسِ -

۶۱۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا  
الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ  
هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ  
الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي  
الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الرَّقُومِ -

بَاب ۳۳۹ تَحَاجُّ آدَمَ وَمَوْصِيهِ  
عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى -

کہ وہ بُری آرزو اور تمنا کرتا ہے اب (مرد یا عورت کی)  
شرمگاہ اس آنکھ، زبان اور نفس کی بھی تصدیق کرتی ہے  
(اگر معاذ اللہ زنا صادر ہو جائے) اور کبھی تکذیب کرتی ہے  
یعنی جھٹلاتی ہے (اگر خدا کے خوف سے وہ باز رہا) شبابہ نے

بھی اس حدیث کو بحوالہ ورقار بن عمر از عبد اللہ بن طاووس از طاووس از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا  
بَاب ارشاد باری تعالیٰ ہم نے جو رویا آپ  
کو دکھایا اس سے صرف لوگوں کی آزمائش مقصود  
تھی۔

(از حمیدی از سفیان از عمر و از عکرمہ) حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ  
إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ میں - میں رویا سے آنکھ سے دیکھنا مراد  
ہے (یعنی وہ معراج جو بحالت بیداری ہوا تھا) رات کو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے گئے تھے اور شجرہ  
ملعونہ سے زقوم (تھوہر کا درخت) مراد ہے۔

بَاب خُذَا تَعَالَى كَيْ سَا مَنِيَّ حَضْرَتِ آدَمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَضْرَتِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَبَاحَثُهُ

۱۔ ابن مسعود کی روایت میں یوں ہے آنکھیں زنا کرتی ہیں دیکھ کر ہونٹ زنا کرتے ہیں چوم کر دوسرے کے زنا کرتے ہیں چوم کر پاؤں زنا کرتے ہیں چلی کرتے  
۲۔ اس میں غرض پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ سے اس سے کہ بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ طاووس نے یہ حدیث خود ابو ہریرہ سے ہی سنی ہے جسے  
انکی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن عباسؓ کے واسطے سے بھی حافظہ نے کہا شبابہ کی روایت مجھ کو موصول نہیں ملی - اس حدیث کی مناسبت تقدیر کے باب  
سے ظاہر ہے کیونکہ اس میں یہ بیان ہے کہ آدمی کی تقدیر میں جتنا زنا لکھ دیا گیا ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہوگا ۱۲ منہ سے یعنی آنکھ کا دکھاؤ بعضوں نے  
کہا خواب ۱۲ منہ سے اس باب کی مناسبت کتاب القدر سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے تو یہ توچہ کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات  
لکھ دی تھی کہ وہ معراج کا قصہ مجھلائیں گے ۱۲ منہ سے ظاہر یہی ہے کہ یہ بحث اس وقت ہوئی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں تھے بعضوں نے  
کہا قیامت کے دن یہ بحث ہوگی اور امام بخاریؒ نے عند اللہ کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا حافظہ نے کہا عند اللہ کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بحث قیامت  
میں ہو اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے جو روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ لے رب ہم کو آدم علیہ السلام  
دکھلا جس نے ہم کو بہشت سے نکالا یہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم علیہ السلام کو دکھلایا اخیر کتاب ۱۲ منہ

۶۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ حَفْصَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ أَدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو نَا حَبِيتْنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ أَدَمُ يَا مُوسَى امْطْفَأِ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَاكَ بِكَلَامِ أَتْلُو مَنِي عَلَى أَمْرِ قَدْ رَأَى اللَّهُ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ أَدَمُ وَمُوسَى ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادُ عَنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ ۳۹۹ مَانِعٍ لِمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ.

۶۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ ذَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَكْتُبُ إِلَى مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلَفَ الصَّلَاةَ فَأَمَلَى عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از طاؤس) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام میں باہمی بحث ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آدم آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہی نے ہمیں بد نصیب بنا دیا اور شجرہ ثمر کھا کر ہم سب کو جنت سے نکلوا یا حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ تم ہی وہ شخص ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گفتگو کے لئے ہمیں منتخب کیا اور اپنے دست قدرت سے تمہارے لئے (تورات کی تختیاں) لکھیں کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جو میری ولادت سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دی تھی غرض حضرت آدم (بحث میں) حضرت موسیٰ پر غالب آئے۔ سفیان نے (انہی اسناد سے) بحوالہ ابو الزناد از اعرج از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی۔

باب جو خدا عطا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

(از محمد بن سنان از فلیح از عبدہ بن ابی لبابہ) و زاد نبی و غلام مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا آپ مجھے وہ دعا لکھ بھیجیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (فرض نماز کے بعد یہ دعا مانگتے سنا کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا مانع لنا اعطیت ولا معطى لمانعت ولا یفعم العبد منک الجحد یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا لا شریک ہے اے اللہ جو تو دے اسے

لہ ورنہ آج کیسے ہیں میں ہوتے نہ موت کی فکر نہ مشرک کا دغدغہ ۱۲ منہ ۱۷ اتنا علم اور تربیت ہوتے پر ایسا راہیک اعتراض کرتے ہو ۱۲ منہ ۱۷ منہ یہ میں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی دوسری روایت میں یوں ہے آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا ۱۲ منہ

يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لَنَا أَنْ نَعُودَ بِكَ إِلَيْكَ وَلَا مَعْطَى لَنَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَ أَحَدًا مِنْكَ الْحُجْدُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَرَّادٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الثَّمَرِ وَقَدْ تَبَعْتُ إِلَى مُعَوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا مَرْءَ النَّاسِ بِذَلِكَ الْقَوْلِ -

**باب ۳۹۸** مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَكِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ -

**۶۱۵۵** - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ **باب ۳۹۹** يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ -

**۶۱۵۶** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَوْسَى

کوئی نہیں روک سکتا اور جسے تو روکے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے سامنے کسی دولت مند یا بزرگ یا دولت یا بزرگی کچھ کام نہیں آسکتی یہ

ابن جریر صحیح کہتے ہیں مجھ سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے کجوالہ و زاد یہی حدیث بیان کی۔ عبیدہ کہتے ہیں پھر میں پیغام لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (ملک شام میں) گیا میں گیا میں نے خود ان سے سنا وہ لوگوں کو (نماز کے بعد) یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے

**باب** بدقسمتی اور بد نصیبی سے پناہ مانگنا۔  
اور ارشاد الہی ہے آپ کہہ دیجئے میں مخلوقات کے شر سے پروردگار صبح کی پناہ چاہتا ہوں۔

(از مسدود از سفیان از ثنی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت بدبختی، بدقسمتی اور دشمنوں کی مہنی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

**باب** آیت اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل رہتا ہے۔

(از محمد بن مقاتل از ابو الحسن از عبد اللہ از موسیٰ بن عقبہ از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

یہ ہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی ۱۲ منہ ۱۵ یا تدبیر کرنے والے کی تدبیر کچھ بگاڑ کر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام احمد امام مسلم نے منقول کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس منہ کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عہد کا سماع و ما د سے ثابت کریں کیونکہ اگر کسی روایت میں عن عن کے ساتھ ہے اس میں سماع کی سہرحت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ آیت لا کلام بخاری نے معجزہ اور قدر کا ذکر کیا جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے کس لئے کہ اگر ایسا ہو تو اس کے افعال سے اللہ کی پناہ لینا بے معنی ہو جاتا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی کا ذکر ایمان اور اطاعت کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا اور مسلمان کو کفر اور مصیبت کی طرف سے بھی تقدیر الہی کا ثبوت ہوتا ہے کہ کفر اور ایمان سب اس کے ارادے اور تقدیر سے ہیں ۱۲ منہ



ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَخْلِفُ لَا وَمُقْلِبًا لِقُلُوبٍ -

۶۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ  
مَسِيٍّ خَبَأْتُ لَكَ خَيْرًا قَالَ الدُّمُّ قَالَ  
اِخْسَأْ فَكُنْ تَعْدُ وَقَدْ رُفِكَ قَالَ عُمَرُ لَكَ  
أَنْ تِي فَأَهْرَبَ عَنْكَ قَالَ دَعُهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ  
فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ  
فِي تَقْلِهِ -

بَاب ۳۵۰ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا  
الْأَمَّا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا قَضَى وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتَيْنِ مُمْضِلَيْنِ  
الْأَمَّا كَتَبَ اللَّهُ أَفْئَةً يَصْلَى  
الْحُجِيمَ قَدْ رَفَعَهَا قَدَّرَ  
الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى  
الْأَنْعَامَ لِمَا رَتَبَهَا -

۶۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا  
دَاوُدُ بْنُ أَبِي لُقْطَاتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْكَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے ، لا  
ومقلب القلوب (دلوں کو پھرنے والے کی قسم)

(از علی بن حفص و بشیر بن محمد از عبد اللہ از معمر از زہری  
از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ابن مسیاد سے فرمایا میں نے تیرے لئے دل میں ایک  
بات ٹھان لی ہے۔ (وہ بتا کیا ہے ؟ ابن مسیاد نے کہا دُخ  
ہے آپ نے فرمایا پچھے منہ تو اپنی بساط سے آگے نہیں بڑھ  
سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حکم ہو تو اس کی گردن  
اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں! چھوڑ دے اگر دجال ہے تو  
تو اسے قتل نہیں کر سکتا اگر یہ دجال نہیں (دوسرا شخص ہے)  
تو اسے مارنا تیرے لئے اچھا نہیں بلکہ

بَاب آیت کہہ دیجئے ہمیں وہی ملے گا جو  
اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا، کتب فیصلہ  
کر دیا۔ مجاہد کہتے ہیں بغائنین کا معنی گمراہ کرنے  
والے یعنی تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اُسے  
جسے اللہ نے اس کی قسمت میں جہنم لکھ دی ہے  
جس نے نیک بختی اور بختی  
سب تقدیر میں لکھ دی اور جانوروں کو ان کی چراگاہ دکھائی۔

(از اسحاق بن ابراہیم ظفلی از نصر از داؤد بن ابی القزاع  
از عبد اللہ بن یزیدہ از یحییٰ بن یعمر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون

لہ آپ نے اس آیت کو ٹھکانا تھا یوم تاتی السماء بارقان میں ۱۲ منہ سے جس کہ جہاں پاک آئے دجال کا اندیشہ ہی نہ رہا ۱۲ منہ سے اس حدیث کی متابعت  
کتاب القدر سے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو اس کو ماری نہ سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی  
ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتا ۱۲ منہ سے یہ سورۃ وَالْفَصَّت میں ہے  
اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ سے جو سورۃ اعلیٰ میں ہے اس کو فریانی نے وصل کیا ۱۲ منہ سے

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظَّالِمِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَتَّبِعُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ كَيْسٍ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَمِيدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ يَكُونُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَتْلُو آتَهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ -

**باب ۳۵۰ وَمَا عَسَى أَنْ يَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَى اللَّهُ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ -**

۶۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمِزِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَخْتَدِقُ يَنْقُضُ مَعَتَا الثَّرَابِ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ -

لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْتُمْ وَلَا صُلِّيتُمْ وَلَا نَزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَشِئْتَ الْأَقْدَامُ أَنْ لَقِينَا

کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے فرمایا طاعون تو اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا اپنے جن بندوں پر چاہتا تھا بھیجتا تھا لیکن مومنوں کے لئے اسے رحمت بنا دیا ہے جو مومن ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون آئے پھر وہ صبر کر کے اُمیدِ ثواب پر وہیں ٹھہرا رہے اور اسے یہ یقین ہو کہ اس کے مقدر کا لکھا ضرور مل کر رہے گا رہا گئے سے کوئی فائدہ نہیں) تو اسے شہید کا ثواب ملے گا (خواہ وہ طاعون میں مبتلا نہ ہو)

**باب آیت اگر اللہ تعالیٰ ہمیں رستہ نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا رستہ نہ پاتے اور اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا**

(از ابوالنعمان از جریر ابن حازم از ابواسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر جنگ خندق کے لئے بنفس نفیس مٹی ڈھور رہے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

پروردگار کی قسم اگر وہ خود ہدایت نہ کرتا تو نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے اے اللہ تو ہم پر نازل فرما دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ ان مشرکین نے ہمارے

لہ یعنی کیا ہے بیماری ہے یا عذاب ہے طاعون کا ذکر اور پھر پکا ہے وہ ایک دم ہے جو نیک یا گردن وغیرہ میں ظاہر ہوتا ہے پہلے سخت بخارا تھی ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے بعد از دم نمودار ہو جاتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے اور بعض ہی دن یا ایک دو روز بعد مر جاتا ہے۔ ان آیتوں کو اگر نام بخاری میں نے معترض اور قدرے کے مذہب کا رد کیا کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں امام ابو منصور نے کہا مختصر سے تو کافر بہتر ہوگا جو آخرت میں یوں کہیگا کہ اے اللہ ہدایا تو لکھتے تھے مِنَ الْمُتَّقِينَ ۱۲ منہ

وَالْمُفْرِكُونَ قَدْ بَعُوا عَلَيْكَ  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْمَانًا  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الایمان والتدویر

باب ۳۵۰۲ قولہ اللہ تعالیٰ لا  
يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي  
أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ  
بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ  
فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ  
عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ  
أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ  
أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَخْرِيرُ رَقَبَةٍ  
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَٰذَا مِنْ ثَلَاثَةٍ  
أَيَّاهُ ذَلِكَ كَفَّارَةٌ أَيْمَانِكُمْ  
إِذَا أَحْلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا  
أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ  
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

۶۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو  
الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

سنا نظر ظلم کیا ہے جب بھی آزمائش کرتے ہیں  
ہم انکار کر دیتے ہیں یہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## کتاب قسمیں کھانا، نذریں ماننا

باب قسمیں کھانا۔ نذریں ماننا۔

ارشاد الہی ہے اللہ بیکار قسموں پر تمہارا  
مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں پر مواخذہ کرے  
گا جو تم بات کو بچتہ بنانے کے لئے کھاؤ، اگر قسم  
توڑو (لو) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اپنی منیت  
کے مطابق کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں  
کو کھلایا کرتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا  
ایک غلام آزاد کرنا جسے یہ کوئی بات میسر نہ ہو  
وہ تین روزے رکھے، تمہاری قسم کا یہی کفارہ  
ہے، اپنی قسموں کا خوب خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے  
احکام اس لئے واضح بیان کرتا ہے تاکہ (ان پر  
عمل کر کے) اس خدا کا شکر ادا کرو۔

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از ہشام بن عروہ)

از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے بلکہ اسے

سلہ یہ حدیث اور بغزوہ خندق میں گزری ہے اس حدیث سے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے کہ قوی کاموں میں ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہیں بادشاہ سے لے کر ایک  
غریب تک سب کو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرنا چاہیے اور قوی اور دینی کاموں میں شیخی کرنا اسلام کا شیعہ نہیں دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلیت  
خاص صحابہ ہونے کے ساتھ بھی ڈھونڈ اب ان ٹٹ لو بچھے دنیا کے بادشاہوں کی کیا حقیقت رہی جو اپنی شان بلند بھین اس شہنشاہ کے سامنے دنیا کے  
بادشاہ اور غریب سب یکساں ہیں اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے ظاہر ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ ماریت اور گمراہی سب خدا ہی کا طے ہے  
ہے وہ جس کو پاتا ہے ہدایت کرتا ہے ۱۲ منہ سلہ جو بے قصدا ور بے ارادہ عادت کے طور پر زبان سے نکل جاتی ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ نے کہا لغو قسم  
ہے کہ آدمی ایک بات کو کہے سمجھ کر اس پر قسم کھالے پھر وہ جھوٹ نکلے ۱۲ منہ سلہ یعنی قسم کی نیت سے آئندہ کسی کام کرنے یا نہ کرنے کے لئے ۱۲ منہ

أَنَّا بَكْرُهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنُثُ فِي يَمِينٍ قَطًّا  
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ لَا  
أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا  
إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي  
۶۱۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ  
الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَمَةَ لَا تَسْأَلِ  
الْإِمَارَةَ فَإِنَّهُ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ  
وَكَلَّتْ إِلَيْهَا فَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ  
أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا أَحْلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ  
فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفَرِ عَنْ  
يَمِينِكَ وَأَتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ

۶۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْبَلَهُ  
فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْبَبُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا  
أَحْبَبُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَيْشْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ  
أَنْ تَلْبَثَ ثُمَّ أَتَى بِغُلَّتْ ذَوْدُ غَوِيٍّ الدُّرَى  
فَحَبَلْنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا أَنْطَلَقْنَا تَلَمَّحْنَا أَوْ قَالَ  
بَعْضُنَا وَاللَّهِ لَا يُبَادِرُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَحْبَلَهُ فَحَلَفَ

پورا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کی آیت نازل  
فرمائی، تب کہنے لگے اب اگر میں کسی بات کی قسم کھاؤں گا اور  
اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا قسم  
کا کفارہ دے دوں گا۔

(از ابوالنعمان محمد بن فضل از جریر بن عازم از حسن ابصری رح  
عبدالرحمن بن سمرہ رضی عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت (یعنی عہدے یا خدمت) کی  
درخواست نہ کرو، اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو گویا  
تو اُس کے حوالے ہو گیا (خدا کی مدد شامل حال نہ ہوگی) اور  
اگر بغیر درخواست تجھے حکومت ملی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے  
گا اور جب تو قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنے میں نیکی یا  
اچھائی معلوم ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ عمل بجا لاجے  
نیک یا اچھا خیال کرے۔

(از ابوالنعمان از محمد بن زید از غیلان بن جریر از ابو بردہ)  
ابو بردہ کے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
دیگر کئی اشعریوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا  
خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہ دوں گا، پھر کچھ دیر جتنا خدا کو  
منظور تھا ہم ٹھہرے رہے بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس تین عمدہ اونٹ سفید کوبان والے آئے، آپ نے وہ  
اونٹ ہمیں عنایت فرمائے جب وہ اونٹ لے کر ہم چلے تو  
آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم یہ اونٹ تو بے برکت ثابت ہوں  
گے کیونکہ جب ہم نے آپ سے سواری کی درخواست کی تھی

۱۷ اودا آپ سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی ۱۲ منہ سے یہ جیسے کہتے ہیں آدموں دل دوستانہ پہل و نفاذ پر عین پہل مطلب و شفا کو ضرور پہنچاتا ہو تو ایسی قسم کا توڑ دالنا بہتر ہے اس میں اتنا گروہ کفار سے اس امر جانا چاہیہ کہ قسم پڑے دھتے میں اپنے گھر والوں کو کہ در شریعت مانع از اس گناہ ہے نیست ۱۲ منہ

(از اسحاق بن ابراہیم از یحییٰ بن صالح از معاویہ از یحییٰ بن  
کثیر از عکرمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھروالوں کے مقابلے  
میں اپنی قسم پر اڑا رہے (اور اس سے گھروالوں کو تکلیف پہنچتی  
ہو) تو یہ گناہ اس سے بڑا ہے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے  
اسے چاہیے کہ (قسم توڑ ڈالے) لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

دی کا شک ہے کہ یوں فرمایا یا یوں فرمایا اس سے پہلے بہت میں جا میں گئے ۱۲ منہ ۵۵  
ہے کہ جب کوئی آدمی غصہ میں آئے کہ ایسی بات کی قسم کھائے جس سے اس کے گھر والوں یا دوست  
ماہ نہ ہو گا جتنا اس قسم میں پہلے ہے جسے میں گناہ کہو گا کیونکہ قسم توڑنے میں جو گناہ ہوتا ہے  
یا بھیجی یا مسلمانوں کو تکلیف دیتا ہے وہ سخت گناہ ہے۔ مباحش دیکھئے آزاد الہیہ ج ۱۲

## باب ۳۵۰ قول النبی صلی اللہ

علیہ وسلم وایمہ اللہ

۶۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
عَنِ ابْنِ عُمرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ  
زَيْدٍ قَطْعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَأْمَرِيَّةٍ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (لَكُمْ نَفْسٌ  
تَطْعُمُونَ فِي رَأْمَرِيَّةٍ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُمُونَ  
فِي رَأْمَرِيَّةٍ آيِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ  
تَحْلِيئًا لِلْمَادَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ  
إِلَى وَإِنْ هَذَا الْوَلَدُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى بَعْدَكَ

## باب ۳۵۰ کيف كانت

يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو  
بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَهَا اللَّهُ إِذَا أَيْقَالَ اللَّهُ  
وَبِاللَّهِ وَبِاللَّهِ

۶۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

## باب ارشاد نبوی وایم اللہ۔

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از عبد اللہ بن دینار)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک لشکر بھیجا اور اس کے سردار اُسامہ بن زیدؓ کو مقرر فرمایا  
کچھ لوگ اُسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کرنے لگے یہ  
سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ سنایا (فرمایا  
تم لوگ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تم تو  
اس سے پہلے اس کے باپ (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کی امارت  
پر بھی اعتراض کرتے رہے وایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امارت  
(سرداری) کے لائق تھا اور مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ  
پسندیدہ تھا، اب اس کے بعد اُسامہ مجھ سے زیادہ پسند ہے۔

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح

قسم کھاتے تھے؟

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے  
قبضے میں میری جان ہے بلکہ البوقنادہ کہتے ہیں  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سامنے لایا اللہ اذاکہا۔ امام بخاری کہتے ہیں  
قسم میں واللہ باللہ واللہ ہر طرح کہا جاتا ہے۔

از محمد بن یوسف از سفیان از موسیٰ بن عقبہ از سالم ابن

بلکہ یہ حدیث اوپر مناقب عرفہ میں موصلاً گزر چکی ہے ۱۷ منہ ۱۷۔ یہ حدیث اوپر جنگ حنین کے قصے میں موصلاً گزر چکی ہے جس میں یہ بیان تھا کہ البوقنادہ  
نے ایک کافر کو مارا تھا لیکن اس کے ہتھیار سامان وغیرہ ایک دوسرے شخص مانگ رہا تھا اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کبھی ایسا  
نہیں ہو گا کہ امیر کے شہر میں سے ایک شہر کو اللہ اس کے دونوں طرف سے لڑے محروم کر دیا جائے اور تجھ کو اس کا سامان دلا دیا جائے ۱۲ منہ ۱۷  
اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفات اللہ کی قسم کوئی کھائے تو وہ بھی شری ہوگی یعنی اس میں کفارہ لازم ہوگا بعضوں نے کہا یہ ان صفات میں ہے جو اللہ  
تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے مقلب القلوب خالق السموات والارض وغیرہ ۱۲ منہ

سُفِينُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبْنِ عُمرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ -

۶۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا أَهْلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا أَهْلَكَ  
كَيْسَرِي بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ  
كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۶۱۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَكَ كَيْسَرِي  
فَلَا كَيْسَرِي بَعْدَهُ وَإِذَا أَهْلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ  
بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ  
كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۶۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ  
مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا  
۶۱۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ

عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر  
یوں قسم کھایا کرتے تھے لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ -

(از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موجودہ قیصر  
کے ملاک ہونے کے بعد کوئی قیصر نہ بن سکے گا اور موجودہ کسری  
کی ہلاکت کے بعد پھر کوئی کسری نہ ہو سکے گا قسم اُس ذات  
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں (ملکوں کو)  
فتح کرنے کے بعد ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب موجودہ کسری تباہ ہوگا تو اس کے بعد پھر  
کوئی کسری نہ بن سکے گا اور جب موجودہ قیصر تباہ ہوگا تو پھر  
کوئی قیصر نہ ہو سکے گا (ان دونوں بادشاہوں کے آخری نام  
میں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(از محمد از عبیدہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اے اُمت محمد خدا کی قسم اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو  
جائیں جو مجھے معلوم ہیں (کہ آخرت میں انسان پر کیا مراحل و مصائب آئیں  
گے) تو تم بہت کم ہنسا کرو اور بہت زیادہ رونا کرو۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از حیوہ از ابو عقیل زہرہ  
ابن معبد) عبد اللہ ابن ہشام کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ مسند  
عہ النبی راہ میں خرچ کرنے سے دونوں باتیں ایک تو مجاہدین کے قبضے میں آئیں گے دوسرے ان خزانوں سے پھر نئے ہتھیار بنائی جھانڈیاں تیار کرنا  
اور نئے ممالک فتح کرنا۔ علیہ السلام

کے ساتھ تھے، آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سوائے میری جان کے باقی تمام چیزوں سے مجھے زیادہ محبوب ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایمان تمہارا اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو اب آپ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں آپ نے فرمایا ہاں عمر اب تمہارا ایمان کامل ہوا۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ بن

عبد اللہ بن عقیق بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا یا رسول اللہ (کتاب اللہ کے مطابق ہمارا فیصلہ فرمائیے اور جو زیادہ صحیح رہا تھا کہنے لگا جی ہاں کتاب اللہ کے مطابق ہمارا فیصلہ فرمائیے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے عرض کیا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا رام مالک کہتے ہیں حدیث میں جو عقیف کا لفظ ہے اس کا معنی ہے نوکر) اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اب علماء ربیعے بتایا کہ میرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتِذَ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ ۖ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَفْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُذِنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَقَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنَى بِأَمْرَأَةٍ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي التَّوْحْمَ

۱۔ چونکہ اس نے دو اوقات بیان کرنے کی اجازت مانگی اس لئے اس کو زیادہ صحیح رہا کہ اس نے ۱۲ منہ عہہ بھر اپنے دیکھا جب تک دو صحابہ کرام رہا جو اپنی ملازمتوں اور عیال اور مفادات سے زیادہ عز و قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے طریقوں کو سمجھتے تھے تو لوگوں پر ملک فوج کرتے تھے۔ قیصر و کمر کی روس و ایک جیسے سلطنتوں کو نیست و نابود کیے مائتہ اسلام کو پیچ کیا ساری دنیا پر چھائے لیکن جب سے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نعمت سے محروم ہوئے دنیا اور عاقبت کی تمام نعمتوں سے محروم ہوئے اَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْهُ اب مسلمان ہر جگہ آپ میں دست و گریباں ہیں اپنی تمام برائی مٹی عکس میں پاش پاش ہو کر فنا ہو گئیں کہیں امریکہ کے غلام ہیں کہیں روس کے دستگیر ہیں کہیں یہود و بنود کے مظلوم ہو رہے ہیں خدا اپنے حبیب کی محبت نصیب دے وہ الذی ان





عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَلِمَةٌ  
وَهَذَا أَهْدَى لِي فَقَالَ أَفَلَا قَعَدْتَ  
فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتُ  
أَيُّهُدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ  
فَتَشَهَّدَ وَأَشْهَى صَلَّى اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ  
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ لَسْتُمْ لَهُ  
فَيَا نَبِيَّنَا فَيَقُولُ هَذَا أَمِنْ عَلَيْكُمْ وَهَذَا  
أَهْدَى لِي أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ  
أُمِّهِ فَنَظَرْتُ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا فَوَيْ  
الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ  
مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ يَعْزِزُ جَاءَ  
بِهِ لَهُ رِفَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةٌ جَاءَ  
بِهَا لَهَا خَوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ  
بِهَا تَيْعَرٌ فَقَدْ بَلَغْتُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ  
ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عَفْرَتِهِ  
قَالَ أَبُو حَمِيدٍ وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ  
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَلُّوْهُ

۴۱۴۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى  
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

(دوسرا) مال مجھے بطور تحفہ ملا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا؟ پھر دیکھتا کہ کتنے بدیہ  
جہیں لوگ بھیجتے ہیں یا نہیں؟ بعد ازاں آپ شام کو نماز کے بعد  
خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے تشہد پڑھا اللہ تعالیٰ  
کی کما حقہ حمد و ثناء کی پھر فرمایا ما بعد عالموں (تحصیل داروں) کا  
عجب حال ہے ہم انہیں مقرر کرتے ہیں پھر جب وصول کر کے یہ  
لوگ آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں یہ مال تو قوم کا یہ مجھے ذاتی طور پر  
بطور ہدیہ اور تحفہ ملا ہے، بھلا یہ لوگ اپنے ماں باپ کے گھر  
کیوں نہ بیٹھے رہے دیکھیں انہیں اس وقت کوئی تحفہ دیتا ہے  
یا نہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کی جان ہے جو شخص زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ خیانت کرے گا  
تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لٹے ہوئے آئے گا اگر  
اونٹ ہوگا تو وہ بڑا بڑا ہوگا اسے لے کر آئے گا اگر گائے ہوگی  
تو وہ بولتی ہوگی، اسے لے کر آئے گا اگر بکری ہوگی تو میں کر  
رہی ہوگی اسے لے آئے گا، دیکھو میں احکام الہی پہنچا چکا۔  
ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے  
لگے۔

ابو حمید کہتے ہیں کہ یہ حدیث میرے ساتھ زید بن  
ثابت نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ان سے دریافت  
کر لو۔

(ازبراہیم بن موسیٰ ازہشام ابن یوسف از معمر از حماد)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے  
اگر تم میں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے معلوم ہیں تو رونے



۶۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْحُوصَيْنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ قَالَ أَهْدَىٰ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِّنْ حَرْبٍ فَجَعَلَ النَّاسُ  
يَتَدَاوُلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا  
وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَتَادِ يُدْ سَعْدٍ  
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ  
يَعْلَمْ شُعْبَةَ وَاسْمُ آثِلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ۝

۶۱۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هُنْدَ بِنْتَ عُثْبَةَ بِنْتُ رُبَيْعَةَ قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا  
مِنْ أَهْلِ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَشَقَّ لِي  
ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ  
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَاءٍ  
أَوْ خِبَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَآيُضًا وَالَّذِي نَفْسِي مُحَبَّدٌ بِيَدِهِ قَالَتْ

(الترمذی ابوالاحوص از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی  
کپڑا بطور تحفہ بھیجا گیا لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لینے لگے اور اس کی  
نرمی اور خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ  
حیران ہو؟ عرض کیا جی! تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے  
میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے منہ پونچھنے کے رومال بہشت  
میں اس سے زیادہ عمدہ ہیں۔

شعبہ اور اسرائیل نے بھی ابواسحاق سے روایت کیا اس میں  
یہ الفاظ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے!

(ابو یحییٰ بن کبیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا  
نے عرض کیا یا رسول اللہ ساری زمین پر جتنے خیمے والے ہیں (یعنی  
عرب لوگ جو اکثر خیموں میں رہا کرتے تھے) ان میں کسی کا ذلیل و خوار  
ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کے گنا جانے والوں کا (ذلیل  
ہونا مجھے پسند تھا) یحییٰ بن کبیر راوی کو شک ہے (کہ خیمہ کا لفظ ربیعہ  
مفرد کہا یا ربیعہ جمع) اب آپ کے ماننے والوں کا صاحب عزت  
ہونا اور غالب ہونا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے (یعنی اب آپ  
کی اور سب مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اوپر زیادہ خیر خواہ کیے گی۔ قسم اس کی  
جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ پھر ہندہ کہنے

لے شعبہ کی روایت کو امام بخاری نے مناقب میں اور اسرائیل کی روایت کو لباس میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کیونکہ ہندہ کا پانچ منہ جنگ بد میں حضرت  
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا ہندہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی یہاں تک کہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے  
تو ہندہ نے ان کا جگر نکال کر جیبا یا عیداس کے جب تک فتح ہوا تو سلام لای ۱۲ منہ ۱۳ منہ سلام کی محبت تیرے دل میں اور زیادہ ہوئی جانے کی ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ  
مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَى حَرْجٍ أَنْ أُطْعِمَ  
مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ  
۶۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ وَبَنِي مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ  
إِلَى قُبَّةٍ مِّنْ أَدْمِ يَثْبَاطٍ إِذْ قَالَ لَا مَعْصِيَةَ  
أَتْرَمُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
قَالُوا بَلَى قَالَ أَفَلَمْ تَرَوْا أَنَّ تَكُونُوا ثَلَاثَ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ قَوْلَانِ نَفْسٌ مُّحْكَمٌ  
بِبَدَنِهِ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ تَكُونُوا انْصُفَ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ -

۶۱۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ  
رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
يُرْوَدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَ  
كَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
إِنَّمَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ -

مگر یا رسول اللہ ابوسفیان تو ایک کجغوس انسان ہے کیا اس امر  
میں کوئی حرج ہے کہ میں اس کے مال سے اس کی اولاد پر خرچ  
کروں تو فرمایا نہیں اگر دستور کے مطابق خرچ کرے بلکہ  
(انامہ بن عثمان از شریح بن مسلم از ابراہیم از والدش از  
ابو اسحاق از عمر بن میمون) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چڑے کے ایک کبوتر خیمے  
میں تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرماتھے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم  
اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھا حصہ تم ہو عرض کیا جی ہاں  
آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کی جان ہے مجھے اُمید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کے  
آدھے ہو گے یہ

(از عبداللہ بن مسلمہ از امام مالک از عبدالرحمان بن  
عبداللہ بن عبدالرحمان از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی  
سے مروی ہے کہ ایک شخص (خود ابوسعید رضی) نے دوسرے کو بار  
بار قائل ہوا اللہ احد پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو ابوسعید رضی اللہ  
عنه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے بیان کیا  
گویا اس سورت کو کم درجہ خیال کیا (کیونکہ چھوٹی سورت ہے)  
آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے (اجرو مرتبہ میں) ۷۷

۷۷- یہ حدیث اور کتاب النفاقات میں گزری ۱۲۱ منہ ۷۷ یعنی بہشت میں آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ہوں گے اور آدمی باقی انبیاء کی ہیں ۷۸  
۷۸- تو جس نے تیس بار یہ سورت پڑھی تو گویا اس نے سارا قرآن شریف پڑھا۔ اتنا اتنا ثواب پائے جتنا محمد منہ

۶۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَابٌ

قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَبُّو اللَّهَ كُفُومٌ وَالشُّجُودُ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رُكِعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

۶۱۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ رَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّا لَأَحِبُّ النَّاسَ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثُ مَرَّاتٍ يَا هَذَا لَا تَخْلِفُوا بَابَكُمْ

۶۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هُوَ يُسِيرُ فِي رَكْبٍ يَخْلِفُ

(از اسحاق بن راہویہ از جهان از ہمام از قتادہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے رکوع و سجود مکمل طور پر کیا کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تم رکوع و سجود میں ہوتے ہو میں پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

(از اسحاق از وہب بن جریر از شعبہ از ہشام بن زید)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت بارگاہ نبوت میں مع بال بچوں کے حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم انصاری لوگ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، تین بار آپ نے یہی فرمایا۔

**باب** اپنے باپ دادا کی قسم مت کھایا کرو

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) حضرت عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ دوسرے سواروں کے ہمراہ گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے

یہ حدیث ادنیٰ ہے یہ آپ کی خصوصیت تھی حق تعالیٰ نے آپ کو پیش کیجیے سے بھی دیکھتے کی قوت عطا فرمائی تھی ۱۲ منہ ۱۵ انصاری لوگوں نے کام ہی کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ان کو پاتے تھے انہی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملک میں جگہ دی آپ کے ساتھ جو کچھ ان کے دشمنوں سے لڑے اہل مکہ کو جو کچھ غزوات میں لیا وہ سب انصاریوں کے طفیل سے ہمارے آپ کی وفات کے بعد انصاری ہی لوگوں نے آپ کے اہل بیت سے محبت رکھی اور اسی محبت پر ان کا خاتمہ ہوا رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ ۱۵ ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی قسم کھائے تو بھی تباہ ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام تھا اے باپ دادا سے بہتر ہیں۔ اب یہ جو حدیث میں آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ و اہل مدینہ میں ان صدق تو اب بن عبد البر نے کہا یہ لفظ منکر ہے صحیح روایتوں میں نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں ایک حدیث میں ہے و ابیل لا ینبغی ان لا یحلفن علیک اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا و اہلک ما ھلکک دلیل مارق اب اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اختیار ہی میں یہ لفظ بیان سے نکل گئے۔ محمد اللہ کے سوا کسی کی قسم کھانا منع ہے بعضوں نے کہا یہ حدیثیں ممانعت سے پہلے کی ہیں۔

يَا بَنِيَّ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ تَخَلُّفُوا  
يَا بَنِيَّ كُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ يَا اللَّهُ  
أَوْ لِيُصْمِتْ-

۶۱۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ تَخَلُّفُوا  
يَا بَنِيَّ كُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا  
مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرُوا وَلَا إِخْرًا وَقَالَ عُمَرُ هَذَا أَوْ أَشَرُّ مِنْ  
عِلْمِي تَأْتُرُ عَلَيْنَا تَابِعَهُ عُقَيْلٌ وَالثَّوْمِيُّ  
وَالْأَسْحَقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الثُّرَيْيِّ وَقَالَ ابْنُ  
عَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الثَّوْمِيِّ عَنْ سَالِمٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عُمَرَ-

۶۱۸۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ

تھے اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ ہمیں باپ دادا  
کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھانا چاہے یا تو اللہ کی قسم  
کھائے یا خاموش رہے (خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے)۔

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از سالم)  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ ہمیں باپ دادا کی قسم کھانے  
سے منع کرتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے یہ  
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی میں نے نہ اپنی طرف سے  
غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبانی نقل کی ہے

عبارت کہتے ہیں (اسے فرمایا نے قول کیا) اثرۃ من علم ر سورة  
احناف) کا معنی یہ ہے کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو یہ

یونس کیساتھ اس حدیث کو عقیل اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق  
بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا۔ سفیان بن عیینہ اور معمر نے اسے  
زہری سے روایت کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو (غیر اللہ کی)  
قسم کھاتے سنا ہے

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن زبیر)  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ کافر یا مشرک ہوگا اس کو تہذیبی نے نکالا اور کہا من ہے ماکم نے کہا صحیح ہے یہ حدیث اپنے اس  
وقت فرمائی جب ایک شخص نے کبھی کی قسم کھائی تھی اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی مالک اس کو مکروہ کہتے ہیں حنا بن حرام کہتے ہیں جہور شافعیہ  
کہ اہل بیت تنزیہی کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ اختلاف اس میں ہے جب عادت کے طور پر یہ بیان سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نکل جائے جیسے ہمارے  
ہمارے ملک میں بھی لوگ کہتے ہیں آپ کے سر کی قسم یا داک کی قسم یا عمر و مرثد کی قسم حافظ نے کہا اگر غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی طرح دل میں رکھ کر کسی کی  
قسم کھائی تب تو حرام ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہو جائے اور اگر نہ اعتقاد نہ ہو بلکہ جنہی اس کی دائمی عظمت ہے اتنا ہی اعتقاد رکھ کر قسم کھائے تو نہ کافر  
ہوگا نہ ادرہ قسم منع ہوگی۔ اور دوسرے نے کہا اگر حاکم کسی غیر اللہ کی قسم دے تو اس کا معاذ کونوا جب ہے کیونکہ وہ جاہل ہے اور حکومت کے لاکھ نہیں ۱۲ منہ  
۱۳ منہ کسی اور نے جو غیر اللہ کی قسم کھائی میں نے اس کا اعلام حکایت کے طور پر بھی نقل نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حدیث میں جو اثر کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اس کی سخت  
سے اٹار دے کی تفسیر بیان کر دی اس لئے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ عقیل کی روایت کو ابونعیم نے اور زبیدی کی مدایت کو نسائی نے اور کلبی کی روایت  
کو ان کے شیخ میں وصل کیا ۱۳ منہ ۱۴ منہ سفیان بن عیینہ کی روایت کو حمیدی نے اپنی مسند میں اور معمر کی روایت کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۳ منہ

نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم مت کھایا کرو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا نُجُحْمٍ -

۶۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
وَالْقَسِيمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ  
هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَوْرِ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ  
وَدُوْرَ أَخَاهُمْ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
فَقُضِيَ بَيْنَهُ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ دُجَاجٌ  
وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ  
كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَا إِلَى الطَّعَامِ  
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَا كُلُّ شَيْءٍ فَقَدْ رَأَيْتُ  
تَحَلُّفُ أَنْ لَا أَكَلَهُ فَقَالَ فَمَا كُنْتُمْ  
عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ  
نَسَجِمُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ  
وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَتَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ إِبِلٍ  
فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ آيُنَ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيُّونَ  
فَأَمَرَنَا بِخُمْسِ دُوْدِ عُرِّ الدَّرِي فَلَمَّا  
أُطْلِقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ  
مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْنَا تَغْلُنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِيئَةً وَاللَّهُ أَفْضَلُ  
أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَكَلْنَا

(از قتیبہ از عبد الوہاب از ایوب از قلابہ و قاسم تمیمی)

زہد ہم کہتے ہیں جرم قبیلہ اور اشعری قبیلہ میں دوستی اور بھائی چارہ تھا  
چنانچہ ہم ایک بار حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس  
بیٹھے تھے اتنے میں ان کے سامنے کھانا لایا گیا، اس میں مرغی کا گوشت  
تھا، وہاں بنی تہیم قبیلہ کا بھی ایک مرغی رنگ والا شخص موجود تھا شاید  
وہ کوئی غلام تھا۔ بہر کیف ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کیلئے  
بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لئے  
مجھ اس سے نفرت آگئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب مرغی کا گوشت  
نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اٹھ اس کے متعلق  
میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں  
کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گیا آپ نے فرمایا  
خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دیتا میرے پاس سواری نہیں ہے  
بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ  
آئے آپ نے پوچھا وہ اشعری لوگ کہاں گئے (جو مجھ سے سواری  
مانگنے آئے تھے) یہ سن کر ہم لوگ حاضر ہوئے پاس سے چلے آواپس  
میں ہم کہنے لگے کہ ہم نے یہ کیا کیا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو  
قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اس کے باوجود آپ نے  
ہمیں سواری عنایت کر دی ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بے خبری میں رکھا قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہم کبھی فلاح نہیں  
پائیں گے، چنانچہ ہم واپس آپ کی خدمت میں آئے اور آپ  
سے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کے پاس سواری لینے  
کے لئے آئے تھے لیکن آپ نے قسم کھالی تھی کہ سواری ہمیں



لَتَحْمِلُنَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تُحْمِلُنَا وَمَلَعْنَاهُ  
مَا تُحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ  
وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى  
بَيِّنٍ قَادِرٍ غَيْرُهَا خَيْرٌ إِنَّهَا إِلَّا آتِيَةٌ  
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّتْهَا۔

معلوم ہو جائے تو وہ بہتر نام کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں بلکہ

**باب ۳۵۰۶ لَا يُحْلِفُ بِاللَّاتِ**

**وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاعِثِ**

۶۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى

فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَمْ يَصِلْ

تَعَالَ أَقَامَ مِرْلَقَةً فَلْيَتَصَدَّقْ۔

**باب ۳۵۰۷ مَنْ حَلَفَ عَلَى**

**النَّبِيِّ وَإِنْ لَمْ يُحْلَفْ۔**

۶۱۸۸۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَالَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

آپ نہ دیں گے آپ کے پاس سواری تھی بھی نہیں بعد ازاں آپ نے میں  
سواری دی تو شاید بے خبری میں آپ کو اپنی قسم کا خیال نہیں پڑا ہاے  
جواب میں فرمایا (فجسم یا تھی) حقیقت یہ ہے میں نے تمہیں سواری نہیں  
دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور خدا کی قسم میں تو جب کسی بات کی قسم  
کھالیتا ہوں پھر اس کے مقابلے میں کسی دوسری چیز میں بہتری

**باب ۳۵۰۸ لَا تُعْزَى أَوْرَدُوسَ بَنِي**

**قَسَمَ نَهْنِ كَمَا نَا حَايِي بِلَه**

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از

حمید بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (خدا کے سوا اور کسی کی)

قسم کھائے جیسے لات و عزی کی تو وہ (تجدید ایمان کے طور پر دوبارہ)

لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم کو کھلیں

تو اسے چاہیے کہ (اس بات کہنے کے کفارے میں) صدقہ خیرات

نکالے۔

**باب ۳۵۰۹ اگر قسم نہ دلائی جائے اور خود بخود کھائے**

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

یہ حدیث اور دیگر جگہ جہاں امام بخاری اس کا اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے کا اس میں ذکر ہے بلکہ دوبار ذکر ہے ایک بار تو پہلے غصے میں دیکھی  
بارغوشی میں اور دونوں بار اپنے اللہ ہی کی قسم کھائی ۱۲ منہ ۱۳ ہر چند بغیر اللہ کی مطلق قسم کھانا منع ہے مگر لات اور عزی یا دوسرے بتوں اور اوثانوں اور عکسوں کی جن کو  
مشرک پوجتے ہیں اور دنیا دہانے کے لئے کفار کی مشابہت ہوتی ہے بعضوں نے کہا اگر ان کی تعظیم کی نیت سے کھائے گا تو وہ کافر ہو جائے گا اللہ ہی  
لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو کوئی ایسا کرے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے یعنی کلمہ توحید پڑھے قسطلانی نے کہا لات اور عزی اور بتوں کی قسم کھانے والے  
کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور وہ کافر ہو جائے گا اس کا قتل درست ہوگا یا نہیں اس میں کلام ہے حافظہ نے کہا اسی طرح جو کوئی یوں قسم کھائے اگر میں یہ کام کروں تو  
یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوں یا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو تو اس کو بھی  
استغفار کرنا چاہیے اور ایسی قسم لغو ہوگی اس میں کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ یہ مضمون اوپر کی کئی حدیثوں سے نکلتا ہے بعض شافعیہ نے اس کو بھی مکررہ جانا ہے لیکن ان  
کا قول صحیح نہیں ہے امام بخاری نے یہ باب لاکڑن کا ذکر کیا ۱۲ منہ

الَّتِي عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ حَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ  
وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ قَصَّةً فِي بَطْنِ كَفِّهِ  
فَتَصْنَعُ النَّاسُ ثُمُرًا لَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
فَانْزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْحَاتِمَةَ  
وَأَجْعَلُ قَصَّةً مِنْ دَاخِلِ فَرْحِي بِهِ ثُمَّ  
قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَانْزَعَتِ النَّاسُ  
خَوَاتِيمَهُمْ -

بَابُ ٣٥٠٨ مَنْ حَلَفَ بِمَلِيَّةٍ

سَيُؤَيِّدُكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ ۚ إِنَّكُمْ إِذْ لَبِيتُمْ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَلَفَ

يَا لَلَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيُكَلِّمُكَ رَبُّكَ

إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ

٦١٨٩- حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتٍ

ابْنُ الْقَمَّارِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ

گیا قال وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُدَّ بِهِ

فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَفْتُلِهِ وَمَنْ

رَحِمَهُ مَنَّا بَكْفُرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی ایک انگوٹھی بنوا کر پہننا شروع کر دی بس عسینہ اندر کی طرف رہتا، لوگوں نے بھی ایسا شروع کر دیا بالآخر آپ منبر پر تشریف لائے اور انگوٹھی اتار کر فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اس کا نلینہ اندر کی طرف رکھتا تھا (اب میں نے اتار دی ہے چنانچہ) آپ نے (سب کے سامنے) وہ انگوٹھی پھینک دی، فرمایا خدا کی قسم میں اب کبھی نہ پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر سب لوگوں نے اپنی اپنی انگوٹھیاں (اتار کر) پھینک دیں۔

**باب** وہ شخص جو اسلام کے علاوہ دوسرے

دین کی قسم کھائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث

بھی موصولاً گزر چکی) جو شخص لات و غری کی قسم کھائے

تو تجریدِ ایمان کیلئے، وہ لا الہ الا اللہ کہے سکیں اسے کافر نہیں فرمایا۔

(از معلى بن اسد از و ميب از اليوب از البوقلابه) ثنابت ين

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے تو وہ

ی ہو جائے گا اور جو شخص کسی چیز سے خودکشی کرے تو دوزخ

سی چیز سے عذاب دیا جائے گا، نیز مسلمان پر لعنت کرنا

لکھ کر تے کے مترادف ہے یہ اسی طرح مسلمان کو کافر کہنا بھی

رڈ آنے کے مترادف ہے۔

**لہ** ترجمہ ہاں ہے سے نکلا کہ اپنے قسم کا کر فرمایا کیا میں یہ انگوٹھی نہیں پہننے کا حال اس تک آپ کو کسی نے قسم نہیں دی تھی قسطاً ہی نے کہا شاید خیر جو بیزیر قسم نے قسم کھا تا مگر وہ رکھا ہے اگر مطلب یہ ہے کہ جہاں کوئی ضرورت اور مصیبت نہ ہو ۱۲۰ منہ لکھ مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی یا پارسی وغیرہ دو کام کرے باب کی حدیث سے تو یہ سلکتا ہے کہ وہ کام چرچ مانے گا بغضوں نے کہا یہ بطور تمہید کے اپنے فرمایا اگر اس کی نیت میں اس دین کی تعظیم نہ ہوگا کارفرما ہوگا لیکن اگر قسم کھائے وقت اس کی نیت یہ ہوگی جب یہ کام کر دوں تو اس مذہب کو خوشی سے اختیار کریں گاہاں میں قدرت میں وہ کافر ہو جائیگا امام اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور امام احمد و اسحاق بن سنانیک قسم منعقد ہو جانے کی اور کفانہ لازم ہوگا ۱۲۱ منہ لکھ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کلامت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے کو صحیح قرار دیا ہے صرف یہ فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ ہے پس معلوم ہو کہ ایک تنگ غیر اللہ کی تعظیم مثل اللہ کے اس کی تہمت میں نہ جو آدمی غیر اللہ کی قسم کھائے سے کافریں ہیں پھر اس امر میں قسم میں بھی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہ بڑی ہوں کارفرما نہ ہوگا جسکس کی نیت میں یہ نہ ہو کہ اسلام سے اوپر کوئی دین حق ہے امام بخاری کے اس مسئلے سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ کھلف ابنہ اللہ شرک و مکفر ہے جیسے مدعی زمانہ میں بعض غلو کرنے والوں نے اختیار کر لیا ہے ۱۲۲ منہ لکھ یعنی باطل سے بھلا کر ایسی ملت کا جو جاریہ ۱۳۲ منہ لکھ یعنی آخرت کی سنہ اور عذاب میں ۱۲۳ منہ



۶۱۹۰- حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مُقَرِّنٍ  
عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُذْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ  
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ  
قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِإِبْرَارِ الْقُسِيِّ-

۶۱۹۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ أَبْنَةَ  
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ  
إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُسَامَةُ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبْنَى أَنَّ ابْنَتِي  
قَدْ خَفِرَ فَأَشْهَدُنَا فَأَرْسَلْتُ يَغْفِرُ السَّلَامُ  
وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا آعْطَى وَكُلُّ  
شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ مُسَمَّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْسَبِ  
فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُبْنَا  
مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رَفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي  
حُجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقْعَقِعُ ففَاصَتْ عَيْنَا  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هَذَا  
رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ لَشَاءُ  
مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ

(از قبصیر از سفیان از اشعث از معاویہ بن سوید بن مقرن)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
دوسری سند (از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از اشعث  
از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا  
حکم فرمایا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از عاصم احوال از ابو عثمان)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آپ کو بلا بھیجا، اس وقت  
آپ کے پاس میں سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب بیٹھے تھے صاحبزادی  
صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ ان کے بچے کا آخری وقت ہے آپ تشریف  
لائیے! آپ نے ان کے جواب میں کہلا بھیجا میرا سلام کہو اور  
کہو سب کچھ اللہ کا مال ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے  
ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے لہذا صبر کرو اور امید ثواب  
رکھو، صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر کہہ کر کہلا بھیجا آپ ضرور  
تشریف لائیے اس وقت آپ اٹھے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ  
اٹھے جب آپ ان کے گھر پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس  
لایا گیا آپ نے گود میں بٹھالیا وہ دم توڑ رہا تھا یہ دردناک  
حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری  
ہو گئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ  
رونا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے اور رحم کی وجہ سے  
ہے اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم





رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَيَقُولُ  
يَا رَبِّ امْنِنْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا  
وَعِزَّتِكَ لَا أَمْسَا لَكَ غَيْرَهَا  
وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكَ فَلَكَ  
وَعِزَّتُهُ أَمْثَالُهُ وَقَالَ أَيُّوبُ  
وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ رَبِّكَ كَيْفَ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوزخ اور بہشت  
کے درمیان رہ جائے گا تو عرض کرے گا مولیٰ میرا منہ  
دوزخ کی طرف سے پھر دے تیری عزت کی قسم میں پھر  
تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں (یہ مجھے اسی حدیث میں واقع ہیں) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی  
لے اور اس کا دس گنا اور لے۔ حضرت ایوب علیہ السلام  
نے کہا یہ حدیث کتاب الطارۃ میں موصولاً گزر چکی ہے مولیٰ تیری عزت کی قسم مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں۔

۶۱۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى  
يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ  
فَطُ قَطْ وَ عِزَّتِكَ وَ يُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى  
بَعْضٍ وَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ-

باب ۳۵۱۲ قَوْلُ الرَّجُلِ لَعَنُوا  
اللَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنُوا  
لَعِيشًا-

لَعَنُوا سَكْرَتَهُمْ بَعَثَهُ عَنْ مُرَادِ آنحضرت

۶۱۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو وَبَيْتٍ قَالَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ

(از آدم از شیبان از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ لگاتار  
یہ کہتی رہے گی صل بن مزید (کچھ اور کچھ اور) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا  
پاؤں اس میں رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس تیری  
عزت کی قسم (میں پُر ہو گئی) اور سکر جائے گی۔

یہ حدیث شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

باب اللہ کے بقا کی قسم کھانا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما (اسے ابن ابی حاتم

نے صل کیا) کہتے ہیں (سورہ حجر میں) لَعَنُوا لَعَنُوا لَعَنُوا

(اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی)

(از ابی ابراہیم از صالح از ابن شہاب)

دوسری سند از حجاج از عبد اللہ بن عمر بنی از

یونس از زہری) عمرو بن زہر و سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص

وصید اللہ بن عبد اللہ (چاروں حضرات نے حضرت مالک رضی اللہ عنہما

سے امام بخاری نے قتادہ کی تالیس کا شہرہ رفع کرنے کے لئے بیان کیا کیونکہ شعبہ انہی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا ۱۳۷ منہ ۵۷ حنفیہ اور  
مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک نیت شرط ہے ۱۲ منہ

الرَّهْمِي قَالَ سَمِعْتُ عُمُو لَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَلَقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ  
الْإِفْكِ مَا قَالُوا أَفَبَرَأَهَا اللَّهُ وَكُلُّ حَدِّ شَقِ  
طَافَهُ مَنِ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَزَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَعَامٍ  
أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ دَا  
لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ

**باب ۳۵۵** لَا يُؤْخَذُ كُفْرُ  
اللَّهِ بِاللَّغْوِ إِنَّمَا يَكْفُرُ وَلَكِنْ  
يُؤْخَذُ كُفْرُ بِنَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۶۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي  
عَنْ عَائِشَةَ لَا يُؤْخَذُ كُفْرُ اللَّهِ بِاللَّغْوِ قَالَتْ  
أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ -

**باب ۳۵۶** إِذَا أَحْبَبْتَ نَاسِيًا  
فِي الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا  
أَخْطَا كُفْرُ بِهِ وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ

پر تہمت کے سلسلے میں واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ المؤمنین  
کی پاکدامنی بیان فرمائی۔ چاروں راوی عروہ بن زبیر وغیرہ نے موجود  
حدیث کا ایک ایک حصہ روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی سے بدلہ لینے  
کے لئے دریافت فرمایا۔ یہ سن کر اُسید بن حَضیر رضی اللہ عنہ  
کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کی  
بقا کی قسم ہم (دونوں) اُسے قتل کر کے چھوڑیں گے۔

**باب** ارشاد الہی اللہ تعالیٰ لغو قسموں  
پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا، ہاں ان قسموں پر  
مواخذہ کرے گا جو اپنے دل سے قصد کرو۔ اللہ  
بخشنے والا بردبار ہے۔

(از محمد بن ثنی از یحییٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لَا يُؤْخَذُ كُفْرُ اللَّهِ بِاللَّغْوِ إِنَّمَا يَكْفُرُ  
میں لغو قسم سے یہ مراد ہے کہ لوگ (عموماً باتوں میں) لا وَاللَّهِ  
بلو اللہ ایسے کلمات کہہ دیتے ہیں اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

**باب** اگر قسم کھانے کے بعد بھول کر اس  
کے خلاف کرے۔

ارشاد الہی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الْإِيْةُ يَعْنِي  
بھول کر تم سے کوئی کام نثر نہ ہو جائے تو گناہ نہیں

۱۔ یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی وغیرہ میں گزرنے لگی ہے ۱۲ منہ ۱۱۵ امام ابو حنیفہ نے کہا لغو وہ قسم ہے کہ وہی ایک بات کو کہے سمجھ کر اس پر قسم کھائے پھر  
وہ غلط سمجھے تو یہ گزشتہ زمانے سے خاص ہوئی بعضوں نے کہا مستقبل میں بھی لغو قسم ہو سکتی ہے ربیعہ اور مالک اور داؤد کا ہی قول ہے امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں  
ہیں بعضوں نے کہا لغو وہ قسم ہے جو غصے میں کھائی جائے اب گزشتہ بات پر عمداً بھولی قسم کھانے یعنی ان کو چھوٹ جان کر تو اس کو میں غلوس کہتے ہیں یہ بہت سخت گناہ  
ہے اور حنفیہ اکثر علماء کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا لیکن شافعیہ کے نزدیک اس میں بھی کفارہ ہے ۱۲ منہ ۱۱۵ اس میں اختلاف ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ  
دینا جو کا اور امام احمد و شافعی کا یہ قول ہے کہ کفارہ واجب نہ ہو گا۔ امام بخاری کا کاسیلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ



بِمَا نَسِيتُ -

۶۱۹۹- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

حَدَّثَنَا زَرَادَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ رَحْمَتِي عَمَّا

وَسُوسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَكُمْ

تَعْمَلُ بِهِ أَوْ تَكَلَّمُ -

۶۲۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ

مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ

يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ

فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا وَ

كَذَا أَقْبَلَ كَذَا أَوْ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا أَوْ كَذَا

لَهُمْ لَأَيُّ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَفْعَلْ وَلَا خَرَجَ لَهُمْ تَكْلِيْفٌ يَوْمَئِذٍ

فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ

وَلَا خَرَجَ -

۶۲۰۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

لَا تَكُونُوا خِدْنِي بِمَا نَسِيتُ بِجَهْلٍ حُكِّمَ بِمِثْلِ مَا وَخَذَهُ نَكْرَ

(از خلد بن یحیی از مسعر از قتاده از زرارہ بن اوفی) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے

ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کے پتوں

یا خیالات پر تمغانی دی ہے (ان پر مواخذہ نہ ہوگا) جب تک ان

پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکلے یہ

امام بخاری کو شک ہے کہ ہم سے عثمان بن ہشیم نے بیان

کیا یا محمد بن یحیی نے عثمان بن ہشیم سے روایت کیا بہر حال انہوں

نے (عثمان بن ہشیم نے) بحوالہ ابن جریج از ابن شہاب از عیسیٰ بن طلحہ

از عبد اللہ بن عمرو بن عاص نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ

کے دن ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو) خطبہ فرما رہے تھے اتنے میں

ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں خیال کرتا تھا

کہ حج کے فلاں رکن (کام) سے پہلے فلاں رکن ہے (اور میں نے

ولیا ہی کر لیا) پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں

سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے، ان تینوں امور

(حلق، بخر اور رمی) کے متعلق دونوں صاحبان نے دریافت کیا

آپ نے فرمایا اب کر لو تو کوئی حرج نہیں، ان تینوں کاموں کے

متعلق، اس دن بھی جواب ارشاد فرمایا چنانچہ اس دن آپ سے

جو بھی سوال ہوا آپ نے ارشاد یہی فرمایا کہ اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے

(از احمد بن یونس از ابو بکر از عبد العزیز بن رافع از عطاء)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ امام بخاری نے بھول چوک کو بھی دوسرے پر قیاس کیا ایک روایت میں صاف اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک معاف کر دی اس کو ابن ماجہ نے نکالا اگر امام بخاری شاذ یا غریب شرط نہ ہونے سے اس حدیث کو نہ لائے ۱۲۔ امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں چوک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کفارے کا حکم نہیں دیا نہ فسد یہ کا تو اس طرح اگر قسم میں چوک سے تو نہ لے لے تو کفارہ لائے نہ ہوگا ۱۳۔ منہ

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبِجَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ بَحَثْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ لَا حَرَجَ.

۶۲۰۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَبَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَأَعْلَيْتَنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَلَيْتَ وَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْيَا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۶۲۰۳- حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَازِ

سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارہ کر لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں دوسرا شخص بولا میں نے ذبح سے پہلے سرمنڈالیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں تیسرا شخص بولا میں نے رمی سے قبل ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(از اسحاق بن منصور از ابوالاسامہ از عبد اللہ بن عمر از سعید بن ابی سعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مسجد (نبوی) میں آکر نماز پڑھنے لگا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے نماز پڑھ کر خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا اور آپ نے فرمایا واپس جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ واپس گیا دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہوا آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا فرمایا لوٹ جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، آخر تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا مجھے بتا دیجئے (کیسے نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا نماز سے پہلے مکمل وضو کیا کر پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہہ اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھ بعد ازاں اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا تو سیدھا کھڑا ہو جا، پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے سیدھا بیٹھ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح نمازیں (اطمینان اور ارکان کی درستی سے) عمل کر لے

(از فروہ بن ابی المغراء از علی بن مسہر از شہام بن عروہ از

لہ یہ حدیث اور کتاب الصلوٰۃ میں گزری ہوئی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر شاید امام بخاری نے یہ روایت لاکلاس کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا اس میں یوں ہے کہ تیسری بار وہ شخص کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا ۱۲ منہ

قَالَ جَدُّنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُزِمَ الْمَشْرُكُونَ  
يَوْمَ مَا أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ فَمَسَحَ  
إِبْلِيسُ أَفَى عِبَادِ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعْتُ  
أَوْلَاهُمْ فَأَجْتَلَدْتُ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرُ  
حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبْنَيْهِ فَقَالَ  
إِنِّي آتِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا الْمُعْجَزُ وَاحِثِي  
فَتَلَوَهُ فَقَالَ حُدَيْفَةُ عَصَا اللَّهِ لَكُمْ  
قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُدَيْفَةَ  
مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

٤٢٠٣ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ  
خَلَّاسٍ وَفُحَّسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا  
وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْتَمِ صَوَّاهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ  
اللَّهُ وَسَقَاهُ -

٦٢٥- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْنَةَ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا السَّجْدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبکہ اُحد میں کفار کو شکست فاش ہوئی، ابلیس ملعون چلا یا اللہ کے بند دیکھیے جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو یہ سنتے ہی آگے والے مسلمان پھلے مسلمانوں پر ہلٹ پڑے اور آپس ہی میں جنگ ہونے لگی۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (کافر سمجھ کر) قتل کر رہے ہیں۔ انہوں نے آواز دی یہ تو میرے والد ہیں (انہیں مت مارو) لیکن غلط فہمی میں) مسلمانوں نے انہیں نہ چھوڑا حتیٰ کہ شہید کر ڈالا۔ آخر حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگا اللہ تمہیں بخشے خدا کی قسم مرتے دم تک حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس واقعے کا صدمہ رہا یہ

(از یوسف بن موسیٰ از ابوالسامہ از عوف از خلاص و محمد)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس شخص نے بجا لیا روزہ بھول کر کچھ کھا لیا وہ اپنا روزہ  
پورا کرے کیونکہ (اس نے قصداً نہیں کھا یا بلکہ) اسے اللہ تعالیٰ نے  
کھلا دیا۔

(اذا آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از زہری از عرج)  
عبداللہ بن مجینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمیں نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (التحیات میں) نہیں  
بیٹھے بلکہ اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے نماز جاری رکھی چنانچہ نماز

۱۔ ایسے ملعون نے دھوکہ دیا ہے جسے مسلمان آ رہے تھے ان کو کافر بتلایا اور ان کے والد مسلمانوں کو ان سے ڈرایا وہ گھبراہٹ میں اپنے ہی لوگوں پر پلٹ کر بڑے جنگ میں ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو قتل کیا تھا ۱۴ منہ ۱۵ منہ ایک روایت میں بقیہ خبر کا لفظ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ حذیفہ میں مرنے دم تک اس خیر و برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو یہوں نے مسلمانوں کے لئے کی تھی کہ اللہ تم کو بخشے اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے قسم کھا کر کہا خدا کا واسطہ ہے کہ میں نے ان سے کہا مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جنہوں نے حذیفہؓ کے باپ کو چوک سے مار ڈالا تھا تو اسی طرح مہبول چوک سے اس قسم ٹوڑے تو بھی کفار و واجب نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ مہبول کو کھانی لینے سے جب روزہ نہیں ٹوڑتا تو اسی قیاس پر مہبول کو قسم کے خلاف کرنے سے بھی قسم نہیں ٹوڑے گی ۱۲ منہ

الْأُولَئِينَ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَوتِهِ فَلَمَّا  
قَضَى صَلَوتَهُ انْتَظَرَ النَّاسَ كَسَلِمَتُهُ فَكَثُرَ وَ  
سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ  
وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمْ-

۶۲۰۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا  
قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهُمْ أَمْ  
عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَصَرْتَ الصَّلَاةَ  
أَمْ كَسَلَيْتَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا اصَلَّيْتَ كَمَا دَا  
كَذَلِكَ أَقَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَةً ثَانِيَةً ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ  
السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ  
نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيَتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ  
يُسْجَدُ سَجْدَةً ثَانِيَةً-

۶۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ سَمْعَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاضَعُ فِيهَا كَسَلَيْتَ وَلَا  
تُرْهِقُنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا قَالَ كَانَتْ الْأُولَى مِنْ  
مَوْلَى نِسْيَانًا-

پوری ہونے پر لوگوں نے سلام پڑھنے کا انتظار کیا مگر آپ نے  
سلام سے پہلے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر  
اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر سلام پھیرا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبد العزیز بن عبد الصمد از منصور  
از ابراہیم از علقمہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی کہ میں کوئی کمی یا بیشی ہوئی۔  
منصور کہتے ہیں معلوم نہیں یہ شک کہ نماز میں کمی ہوئی یا  
بیشی) ابراہیم غنی کو ہوا یا علقمہ کو، بہر حال (نماز کے بعد) لوگوں  
نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوئی یا آپ بھول  
گئے آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ نے  
ایسے ایسے نماز پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ نے  
سب کے ساتھ دو سجدے کئے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص  
کے لئے ہیں جسے یاد نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی یا بیشی اسے  
چاہیے کہ وہ خوب سوچ لے، جو خیال غالب ہو اس پر عمل کر  
کے خانہ پوری کر لے پھر دو سجدے کر لے۔

(از حمیدی از سفیان از عمرو بن دینار) سعید بن جبیر کہتے ہیں  
میں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہا ہم سے ابی بن  
کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے لاکو  
خندق بما نیت ولا ترحقن من امری عسرا (الکف) کی تفسیر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہ پہلا سوال جو موی  
علیہ السلام نے کیا تھا وہ بھولے سے تھا۔

۱۔ وجہنا سبت وہی ہے کہ بھول کر قعدہ اولیٰ چھوٹ جانے سے نماز نہیں پڑھیں یہی حکم قسم میں ہو گا ۱۰۸ھ منہ ۱۱۷ھ وجہنا سبت وہی ہے جو اوپر لکھا ہے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں  
نکدہ ہو چکی ہے ۱۲۷ھ منہ ۱۳۷ھ رفقہ کالی کتاب ہے کہ موی نے حضور کے ساتھ رہے تھے وہ موی ۱۵۱ھ اس میں واقعہ ہے کہ وہ موی نے تھے ۱۱۲ھ منہ ۱۱۷ھ حضرت موی علیہ السلام اس شرط کا خیال  
نہیں رہا تھا جو انہوں نے حضور سے کی تھی۔ وجہنا سبت وہی ہے کہ ہوا اور نسیان کو حضرت موی نے مواخذہ کے قابل نہیں سمجھا ۱۲۷ھ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ  
 وَكَانَ عِنْدَهُ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ  
 يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا  
 قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحُ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَّا قَدْ ذَبَحْنَا  
 لَبَنٌ هِيَ خَيْرٌ مِمَّنْ شَأْنِي لَحْمٌ فَكَانَ ابْنُ  
 عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ  
 وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا  
 الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا ذَبْحَ  
 أَبْلَغْتَ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِ أَمْ لَا رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ  
 ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ.

از انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ

۶۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبَسٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ  
 مَنْ ذَبَحَ فَلْيَسْبِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ  
 ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِهَا سُبْحَانَ اللَّهِ.

اس کو خود امام بخاری نے کہا یا لاضاحی میں مولانا نے کہا دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابوہریرہ بن نیا را پر گزرا تھا جو براہِ مکہ ماموں تھے اب پیشہ دوم واقعہ  
 ہو گا حافظ نے کہا سنو اور تھو غفرہ سبک ہے اس لئے دوسرا واقعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں راوی سے سہو ہوا جو ابوہریرہ کے بدلہ براء کا نام لیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ براء  
 نے ابوہریرہ کے ساتھ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبک لیا ہے اور اس لئے راوی نے ان کا نام لے دیا خیر یہ تو مطالب اس حدیث کی مناسبت ترجیح باب سے سمجھ نہیں آتی۔ کہانی  
 کے لئے واجب مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براء کو معذور رکھا جو بھالت کے کیونکہ ان کو قربانی کا طریقہ کے متعلق نہ تھا اور اس لئے ایک برس کی پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو  
 اجازت دی تو نسیان میں بھی معذور ہو کر آئی اور جناب کی حدیث جو آگے مذکور ہوئی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۱۲ منہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں محمد بن بشار نے مجھے لکھ بھیجا

کہ معاذ بن معاذ نے براء بن عون از شعبی نقل کیا کہ براء بن  
 عازب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان آئے ہوئے تھے اس  
 لئے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا میں جب تک عید کی  
 نماز (اس دن عید الضحیٰ تھی) پڑھ کر لوٹوں تم اس سے پہلے ہی  
 قربانی کر لینا تاکہ مہمان کو کھانا مل جائے چنانچہ گھر والوں نے  
 قبل نماز قربانی کر لی، بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس اس کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا دوبارہ قربانی کرو وہ  
 کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو میرے پاس پٹھیا ہے دودھ پیتی  
 ہے مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔

ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کر کے یہاں بٹھیر  
 جاتے تھے پھر کہتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت (جو حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پٹھیا کی قربانی کی دی) صرف براء رضی اللہ  
 عنہ کے لئے تھی یا اوروں کو بھی ہے؟

ایوب سختیانی نے بھی اس حدیث کو براء بن سیرین  
 وسلم روایت کیا۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از اسود بن قیس) حضرت

جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عید الاضحیٰ کی نماز میں حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر  
 خطبہ سنایا بعد ازاں فرمایا جس نے قبل از نماز قربانی کر لی ہو  
 وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اب اللہ کے نام قربانی کرے

اس کو خود امام بخاری نے کہا یا لاضاحی میں مولانا نے کہا دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابوہریرہ بن نیا را پر گزرا تھا جو براہِ مکہ ماموں تھے اب پیشہ دوم واقعہ  
 ہو گا حافظ نے کہا سنو اور تھو غفرہ سبک ہے اس لئے دوسرا واقعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں راوی سے سہو ہوا جو ابوہریرہ کے بدلہ براء کا نام لیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ براء  
 نے ابوہریرہ کے ساتھ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبک لیا ہے اور اس لئے راوی نے ان کا نام لے دیا خیر یہ تو مطالب اس حدیث کی مناسبت ترجیح باب سے سمجھ نہیں آتی۔ کہانی  
 کے لئے واجب مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براء کو معذور رکھا جو بھالت کے کیونکہ ان کو قربانی کا طریقہ کے متعلق نہ تھا اور اس لئے ایک برس کی پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو  
 اجازت دی تو نسیان میں بھی معذور ہو کر آئی اور جناب کی حدیث جو آگے مذکور ہوئی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۱۲ منہ

باب قسم غموس کے متعلق ہے

ارشاد الہی ہے اپنی قسموں کو مکر و خیانت کا ذریعہ مت بنا لو کہ ثابت قدمی کے بعد لغزش آجائے اور راہِ خدا سے روکنے کی سزا میں تمہیں دوزخ کا عذاب چکھنا پڑے اور عذابِ عظیم دیا جائے  
 دخل یعنی مکر و فریب بیٹ

(از محمد بن مقاتل از نصر از شعبہ از فراس از شعبی) عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں ۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا ۲) ماں باپ کی نافرمانی ۳) ناحق قتل کرنا ۴) غموس (جھوٹی قسم) کھانا۔

## باب ارشاد الہی جو لوگ اللہ کا نام لے کر

عہدہ کر کے قمیص کھا کر متنِ قلیل یعنی دنیاوی مفاد حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نیز ارشادِ الہی ہے اپنی قوموں کو سپر نہ بناؤ کہ نیک اور تقویٰ اور بگوؤں کی صلح اور میل ملاپ میں حائل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔

تَا ۲۵۴ اَلْيَمِينِ اَلْغَمُوسِ

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ  
دَخْلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمُ  
بَعْدُ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوْءَ  
بِمَا صَدَقْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ دَخَلَا  
مَكْرًا أَوْ خِيَانَةً -

۶۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَ  
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ  
الْفُرْسِ -

باب ۳۵۱۸ قولِ اللہ تعالیٰ اِنَّ

الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَخَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلَهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَتَّبِعُوا اللَّهَ عِزًّا رِجَالًا مِنْكُمْ أَنْ تَبْرَأُوا وَتَتَّقُوا وَتُصَلِّحُوا

۱۷ یقیناً گزشتہ بات پر بعد ازاں جو قسم کھاتا اس کو غم و اس لئے کہ جس شخص سے ڈوب دینا یہ قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈوب دو گی ۱۴ منہ ۱۷ اس آیت کی مناسبت ماب سے ہے کہ زکریا و مریم کی قسم یہ اس میں سخت عذاب کی دوسری ہے ایسا ہی غم و اس قسم میں بھی کھینچا جا رہا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہ عید الزماق نے قتادہ رض سے نکالا ۱۲ منہ

بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ يُفِيدُكُمْ عَلَيْهِمْ  
وَقَوْلِهِ حَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا  
بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ  
وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مَاعِنْدَ اللَّهِ  
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَ  
أَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ  
وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ  
تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَبْرُكَةٍ  
بِهَذَا مَالٍ أَوْ مَرْءٍ مُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ  
غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِمَّا  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ  
ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
فَقَالُوا كَذًا أَوْ كَذًا فَقَالَ فِي أَنْزَلْتُ كَأَنْتَ لِي  
بِئْسَ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمْرٍ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنْ لَكَ أَوْ يَمِينُهُ  
قُلْتُ إِذَا تَحَلَّفْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ

نیز ارشاد الہی ہے اللہ کا عہد کمر کے ٹھوڑی قیمت  
وصول مت کرو اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے  
لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم ہے۔  
نیز فرما اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو عہد  
کرو اسے پورا کرو اور پختہ قسموں کے بعد انہیں  
نہ توڑ دو کیونکہ تم اس طرح اللہ تعالیٰ کو ضامن  
بنا چکے ہو۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از اعش از ابو وائل حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر (مثلاً حاکم کے حکم سے) قسم کھائے تو قسم کھا  
کر مسلمان کی حق تلفی کرے (یا مال ہضم کرے) تو قیامت کے دن  
اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا چنانچہ اس ارشاد نبوی کی تصدیق اللہ  
تعالیٰ نے بھی نازل کی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنًا قلیلًا  
(سورہ آل عمران) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر چکے  
تھے اتنے میں اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آہنیچے انہوں نے  
(حاضرین سے) دریافت کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کونسی  
حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا فلاں حدیث نوکریا یہ آیت  
تو میرے بارے میں نازل ہوئی، ہوا یہ تھا میرے ایک چچا زاد  
بھائی تھے ان زمین پر میرا کنواں تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا گواہ لاویا مدعی علیہ سے قسم لے  
میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھالے گا۔ آپ نے فرمایا

یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کو شاہد اور قیام بنا سکے ۱۲ منہ ۱۳ معاذ بن جابر ان کا لقب شقیش تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے میرے اور ایک یہودی میں  
زمین کی کہ اس میں شاہد یہ چچا زاد بھائی پہلے یہودی ہوں گے پھر مسلمان ہو گئے ۱۴ منہ ۱۵ لیکن بھائی نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ۱۶ منہ

جو شخص مجبور ہو کر (بجائے حاکم) جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال مارے تو جب اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا۔

باب - ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ  
کی بات کے لئے یا غصے کی حالت میں قسم کھانا۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے قبیلے کے لوگوں نے مجھے سواریاں مانگنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں آپ کے پاس گیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا (میں یہ سن کر کوٹ گیا اور) اپنے قبیلے کے لوگوں کو اطلاع کر دی تھی توڑی ہی دہر میں بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا اپنے قبیلے میں جاؤ کہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ تمہیں سولہ یار دیتا ہے یہ

(از عبد العزیز از ابراہیم از صالح از ابن شہاب)



الآيَاتِ كُلِّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقِي  
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَرٍّ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا  
أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَرٍّ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ  
لِعَائِشَةَ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ وَلَوْ الْفَضْلُ  
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوهُ أُولِي الْقُرْبَى الْأَيَّةُ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُغْفَرَ  
اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَرٍّ التَّفَقُّهَ الَّذِي كَانَ  
يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا

۶۲۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ الْقَسِمِ  
عَنْ زُهْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ  
غَضَبَانُ فَاسْتَحْضَلْنَا لَهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْكُمَنَا  
ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنْ سَاءَ اللَّهُ مَا أَحْلَفَ عَلَیْهِ  
فَأَدَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِمَّا هَا أَتَيْتُ الَّذِي  
هُوَ خَيْرٌ وَفَحَلَلْتُمَا-

بَابُ ۳۵۲ إِذَا خَالَ اللَّهُ

کے بعد انہوں نے قسم کھائی "خُدا کی قسم اُسندہ مسطح پر کچھ خسر چ نہ  
کروں گا کیونکہ اس نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا پر جہمت لگائی اللہ  
تعالیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس جملے کے بعد یہ آیت نازل  
کی ولایا تمل اولوا الفضل منکم والسعۃ آخرتکم ، اب حضرت ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ نے کہا خُدا کی قسم میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے  
بخش دے اور مسطح پر جو خسر چ کرتے وہ پھر جاری کر دیا اور کہنے  
لگے خُدا کی قسم میں کبھی یہ سلوک بند نہیں کروں گا۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از ابوب از قاسم) زہد میں کہتے  
میں ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے  
انہوں نے کہا میں کئی دیگر اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آیا اتفاق سے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں  
تھے ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی میں  
ہمیں سواریاں نہ دوں گا، پھر فرمایا خُدا کی قسم اللہ نے چاہا تو میں  
جس بات پر قسم کھاؤں گا پھر اس کے برعکس کرنے میں بہتری  
میں معلوم ہوئی تو وہی بہتر کام کروں گا اور قسم (کفارہ دے کر) اتاروں  
گا (قسم توڑ کر کفارہ ادا کروں گا)

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج

لہ سبحان اللہ ایمان داری اور خدا سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باوجود کہ مسطح نے ایسا ہوا قصور کیا تھا کہ ان کی پیروی بیٹھ کر جو خود مسطح کی کلمہ بتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان  
جڑا اور قطع نظر اس سلوک کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انہوں نے قرأت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ بات خود  
مسطح کی بھی ذلت و خوارگی تھی مگر شیطان کے حکم میں آگئے شیطان اسی طرح آدمی کو ذلیل کرتا ہے اس کی عقل اور دل میں سلب ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا  
تو مسطح کی ایسی حرکت پر ساری عمر سلوک کرتا تو کھائیں اس کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا مگر تفسیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدا سے اسی اور رہائی اور شفقت پر کہ انہوں نے  
مسطح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور پر تہمت پوشی کی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نیک کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک کرنے  
کے ترک پر قسم کھائی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم ہوا پھر جو کوئی کسی گناہ کرنے پر قسم کھائے اس کو تو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑ ڈالنا ہر ذرہ ہو گا۔ یہ حصہ میں قسم کھانے کی بھی  
مثال ہو سکتی ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے حصے میں قسم کھائی تھی کہ میں مسطح سے سلوک نہ کروں گا ۱۲ منہ ۱۵ اس کے بعد سواریاں آچکے پاس آئیں تو آپ نے ہم کو بل فرمات  
فرمایا ۱۲ منہ اس حدیث سے غصے میں قسم کھانا اور اس کا کفارہ دینا ثابت ہوا ابین بطلان ہے کہا اس حدیث سے اس شخص کا رد ہو چکا ہے کہتا ہے غصے میں قسم کھانا لغو ہے اس کا کفارہ  
مطلوب نہیں ۱۲ منہ

لَا أَكَلَمُ الْيَوْمَ فَهَلْ أَوْفَرَ أَوْ  
سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَمَلَّ  
فَهُوَ عَلَى نَيْبَتِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ  
أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ  
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ  
التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

مجاہد کہتے ہیں (اسے عبد بن حمید نے وصل کیا)

۶۳۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ  
الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَبَّ إِلَيَّ  
عِنْدَ اللَّهِ -

۶۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ

بات نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا یا  
تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ)  
کی یعنی مذکورہ بالا کلمات کہے تو اس کی نیت کے مطابق  
حکم ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب  
کلاموں سے افضل چار کلام ہیں سبحان اللہ،  
الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر (اسے امام  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وصل کیا)  
ابو سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل (شاہ روم) کو یہ لکھا  
اے اہل کتاب اس بات پر آ جاؤ جو ہمارے تمہارے  
درمیان برابر ہے (توحید الہی سے متعلق فرمایا)

کہ تقویٰ کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) مسیب  
بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابو طالب کا آخری وقت آیا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے فرمایا (اچھا)  
آپ لا الہ الا اللہ کلمہ پڑھ لیں بس میں (قیامت کے دن) اللہ کے  
پاس آپ کے لئے حجت کروں گا (سفارش کروں گا)

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از عمارہ بن ققاع از ابو  
زمرہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے اگر بات ہے اس نے دنیاوی یا دنیوی کسی تب تو نماز قرآن کی تلاوت یا ذکر الہی ہے اس کی قسم نہیں توئی اور اگر بات سے مطلق کلام مراد رکھا تھا تو قسم توئی جائیگی  
اور کفارہ لازم ہوگا امام بخاری اس باب میں جو حدیثیں لائے ان سے یہ ثابت کیا کہ کلام ان کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ سلاہ یہ حدیث اور شروع کتاب پہلے پائے میں مومنوں کو لکھ کر  
ہے خفیہ کا قول ہے کہ ہر حال میں قسم توئی جائے گی کیونکہ ذکر الہی بھی بات کوئی میں داخل ہے لیکن دیگر ائمہ کا یہ قول ہے کہ مطلقاً حائث نہ ہوگا اس لئے کہ بات کرنا  
عرف میں ہی کر سکتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مریم ؑ نے یہ دونے رکھا تھا کہ میں آج کس سے بات نہیں کرنے کی باوجود  
اس کے وہ اس روز عبادت اور ذکر الہی میں مصروف رہیں خفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مریم ؑ نے مطلق کلام نہ کرنے کا دوزخہ نہیں رکھا تھا بلکہ کسی  
آدمی سے بات نہ کرنے کا خفیہ ہی وجہ ہے امام کے خطیبہ پڑھتے وقت ہر طرح کا کلام منع جانتے ہیں ۱۲ منہ سلاہ جس کا ذکر سورۃ فتح میں ہے وَ  
أَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى ۱۲ منہ

أَبُو الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي  
الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۶۲۱۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةٌ وَقُلْتُ أَخْوَى مِنْ مَاتَ  
يَجْعَلُ اللَّهُ نِدًّا أَدْخَلَ النَّارَ قُلْتُ أَخْوَى مِنْ  
مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ نِدًّا أَدْخَلَ الْجَنَّةَ.

۲۵۲۱- بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا  
يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ  
الشَّهْرُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ.

۶۲۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَالِلٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
نِسَائِهِ وَرَأَيْتُ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي  
مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ  
الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ.

کا بھی ہوتا ہے۔

نے فرمایا دو کلمے زبان پر پلکے ہیں لیکن میزان میں ثقیل اور  
وزنی ہیں اور اللہ کو بہت پسند ہیں وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ  
و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از اعمش از شقیق)  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک کلمہ تو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ  
کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ دوزخ میں جائے گا۔ ایک کلمہ  
میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے  
ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ (کبھی ضرور) بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

باب اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ اپنی بیوی  
کے پاس ایک مہینے تک نہیں جائے گا اور اتفاق  
(سے) وہ مہینہ تیس دن کا ہو۔

(از عبد العزیز بن عبداللہ از سلیمان بن بلال از حمید)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنی ازواج مطہرات سے (ایک ماہ کا) ایلا کیا، آپ کے پاؤں  
میں مویج آگئی تھی، آپ انتیس راتوں تک ایک بالافانے پر  
رہے اس کے بعد اترے (ازواج مطہرات کے پاس تشریف  
لے گئے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
آپ نے تو ایک ماہ کا ایلا کیا تھا فرمایا ہاں مہینہ انتیس

۱۱۲ منہ سے نکالا ہے ۱۲ منہ سے نکالیں گے بعد اپنی جود پاس جائے تو حائض نہ ہوگا یہ اس صورت میں ہے جب مہینہ  
کے شروع پر اس نے قسم کھا کر ہو لیکن اگر مہینہ نے درمیان میں ایسی قسم کھائے تب بھی یہی حکم ہے یا پورے تیس دن کرنا چاہئیں اس میں اختلاف  
ہے اکثر علما نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

**باب ۲۵۲۸** اِنْ حَلَفَ اَنْ لَا  
يَشْرَبَ نَبِيْذًا اَفْشَرَبَ طَلَاءً  
اَوْ سَكْرًا اَوْ عَصِيْرًا لَمْ يَحْنُثْ  
فِيْ قَوْلٍ بَعْضُ النَّاسِ وَكَيْسَتْ  
هَذِهِ بِاَنْبِيَاەئِهِ عِنْدَكَ -

۶۲۱۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ سَيِّمٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ الشَّيْطِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَعْرَسَ قَدَاغًا الشَّيْطِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ خَادِمَةً فَحَقَّ قَالَ  
سَهْلٌ لِلْقَوِيْرِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ  
أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرِصٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى آسَبِمَ  
عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِنَّا كَ -

۶۲۱۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ سُودَةَ زَوْجِ الشَّيْطِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا نَتُّ لَنَا شَاكًا فَذَبَعْنَا  
مَسْكَنَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَبِيْذُ فِيهِ حَتَّى مَاتَتْ  
شَنَّا -

**باب** اگر کوئی شخص نَبِیْذ نہ پینے کی قسم کر لے پھر  
طلار یا سکر یا عصیر پی لے تو بعض مجتہدین کے مطابق  
اس کی قسم نہ ٹوٹے گی چونکہ ان کے ہاں یہ چیزیں  
نَبِیْذ نہیں ہیں

(از علی از عبد الغریز بن ابی حازم از والرش) سہل بن سعد  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت الواسیہ ساعدی کی شادی  
ہوئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی  
اُن کی دلہن خود کام کاج کر رہی تھیں، سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں  
سے کہا (جن سے یہ حدیث بیان کی) آپ کو معلوم ہے کہ ان کی  
دلہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا؟ لات کو ایک  
برتن میں کھجوریں بھگو دی تھیں، صبح کو اسی کا پانی (شربت) پیش کیا

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از اسماعیل بن ابی خالد از  
شعبی از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما) ام المومنین سودہ رضی اللہ  
عنها کہتی ہیں کہ ایک بار ہماری ایک کبریٰ مرگئی تھی ہم نے اس  
کی کھال رنگ لی، اس کے بعد برابر نبیذ اسی میں بناتے رہے  
حتیٰ کہ پرانی ہو گئی۔

ملہ عرب مگر میں نبیذ کے دھولے ہیں ایک تو ہر قسم کی شراب جس میں نشہ ہو دوسرے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر اس کا میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور  
طلار کہتے ہیں انگور کے شیرے کو جو پکا اچانے حنفیہ کہتے ہیں جب ایک تہائی چل جائے اگر دو تہائی چل جائے تو وہ مثلث ہے آدھا چل جائے تو وہ منصف ہے مقوڑ  
ساجلے تو وہ باذن نبیؐ بادہ ہے سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو عصیر کہتے ہیں انگور یا کھجور کے شیرے کو حافظ نے کہا طلاق اتنا پکا نہیں کہ وہ جم جائے تو اس کو  
دس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبیذ نہیں کہیں گے اگر تیار رہے تو البتہ عرف میں نبیذ کہیں گے خیر یہ تو جواب امام بخاریؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا  
ہے کہ حنفیہ کا قول صحیح ہے نبیذ نہ پینے کی قسم کھانے تو طلار یا سکر یا عصیر پینے سے حانت نہ ہو گا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام زبان عرب میں ہیں  
اور نبیذ اور نفیقہ تو اسی کو کہتے ہیں جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس مطلب پر استدلال کیا کیونکہ  
سہل کی حدیث میں نفیقہ سے اور سودہ کی حدیث میں نبیذ سے یہی مراد ہے اس لئے کہ طلار اور سکر وغیرہ تو حلال نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (النفیقہ صریحاً حلال)

**باب ۳۵۲** إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا

يَأْتِيَهُمْ فَاكْلَ تَمْرٍ أَوْ خُبْرٍ وَمَا

يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ

۶۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفَالَتْ مَا سَمِعَ أَلِ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ يَوْمَ ذَلِكَ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ فَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهَذَا -

۶۲۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا رُبَّ

سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ

عِنْدَكَ مِنْ مَتَى فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ

أَقْرَبَ أَصَابَةٍ شَعِيرَتُهَا أَخَذَتْ خِمَارَ الْهَمَاءِ

فَلَقَّتِ الْخُبْرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْ فِي الرِّسُولِ

**باب** اگر کوئی شخص سالن نہ کھانے کی قسم

کر لے مگر پھر کھجور سے روٹی کھا لے یہ

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبد الرحمن بن عابس از

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی آل نے (گھر والوں نے) سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی

سیر ہو کر تین دن برابر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ کا مثال ہو گیا

محمد بن کثیر بحوالہ سفیان از عبد الرحمن عابس از حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا یہی حدیث نقل کی ہے۔

(از قتیبہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام

سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

آواز محسوس ہوئی ہے غالباً آپ بھوکے ہیں کیا تیرے پاس

کچھ کھانے کو ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں ہے پھر انہوں

نے جو کچھ روٹیاں نکالیں اپنی اوڑھنی میں یہ روٹیاں لپیٹ

دیں مجھے آپ کے پاس بھیجا میں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف

فرما میں آپ کے پاس کئی لوگ بیٹھے ہیں وہاں جا کر خاموش

(بقیہ از صفحہ سابقہ) علیہ وسلم ان کا استعمال کیسے فرماتے میرے نزدیک امام بخاری کا معجم مطلب میں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیثیں لاکر حنفیہ کے قول کی تائید کی ہیں  
ابن بطال وغیرہ اکثر شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاری کو حنفیہ کا رد منظور ہے حافظ نے اس کی توجہ دی کہ کہ ہل کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھجور یا انکوا بھی مقوٹ ہے  
عرصے سے بھگڑے جائیں تو اس کے پانی کو نہیں پیتے ہیں گویا اس کا پینا درست ہے اور روئے کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجہ میری سمجھ میں نہیں آتی اس لحاظ کہ  
سہل اور روئے کی حدیثوں میں یہ راحت کہاں ہے کھلا یا سکر یا نہیں پیتے ہیں میرے حنفیہ کا رد کیونکر ہو گا۔ حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جس  
شراب کو عرف عام میں نہیں پیتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے متوافق حکم ہو گا ۱۲ منہ  
(روایت بخاری) ۱۳ منہ اس کی قسم توڑے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعضوں نے سالن کے معنی عام دیکھے ہیں یعنی جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھا لیں تو یہ کھجور اور نمک اور دہی  
اور بالاقبہ وغیرہ مسجد کو شالی ہے بعضوں نے کہا کھجور سالن نہیں ہے ۱۲ منہ اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کھجور سالن نہیں ہے کیونکہ کھجور تو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے گھر میں موجود رہتی تھی ۱۴ منہ ۱۵ منہ جو امام بخاری کے نسخہ میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس سند کے بیان کرنے سے یہ عرض ہے کہ ہائیں کی ملاقات حضرت عائشہ  
مدینہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو جائے گی کیونکہ انکی روایت عن من کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

اللَّهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ فَوَجَدَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ  
مَعَ النَّاسِ فَقَبِضَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلْتُكُمُ أَيُّوْطَلِيَّةَ فَقُلْتُ  
نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيْن مَعَهُ قَوْمُوْا فَإِنْ طَلِقُوْا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ  
أَيْدِيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبِرْتُهُ فَقَالَ  
أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ  
الطَّعَامِ مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَيُّوْطَلِيَّةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَلَيْتُمْ يَا أُمَّ سَلِيْمٍ مَا عِنْدَكَ قَاتَتْ بِذَلِكَ  
الْحُبْرُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحُبْرِ فَفُتِكَ وَعَمَرَتْ أُمَّ سَلِيْمٍ  
عَمَّةٌ لَهَا قَادَمَتُهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ  
ثُمَّ قَالَ الْاِثْنَانِ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمَا فَكَفَرَا  
حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ الْاِثْنَانِ  
لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمَا فَكَلَّ الْقَوْمُ مَرْمَلَهُمْ  
وَشَبِعُوا أَوِ الْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ  
رَجُلًا -

کھڑا رہا آخر آپ نے خود ہی مجھ سے پوچھا کیا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے  
تجھے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ سنتے ہی آپ نے صحابہ  
کرام سے فرمایا چلو اٹھو، وہ چلے میں نے ان کے آگے آگے چلے  
(سے) جا کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی (کہ آنحضرت اتنے لوگوں  
سمیت تشریف لائے ہیں) انہوں نے ام سلیم سے کہا (اب کیا  
ہوگا؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آپہنچے اور ہمارے پاس اتنا  
کھانا نہیں جو ان سب حضرات کو کافی ہو۔ ام سلیم نے کہا اللہ  
اور رسول خوب جانتے ہیں (نکرت کیجئے) غرض ابو طلحہ استقبال کے  
لئے چلے اور رستے میں آپ سے ملے پھر ابو طلحہ اور آپ دونوں مل کر  
آئے اور گھر میں گئے، آپ نے روٹیاں توڑنے کا حکم دیا ام سلیم  
رضی اللہ عنہا نے اوپر سے (گھی کی) کچی ان پر پکڑ دی، یہی گویا سانس  
تھا۔ پھر جو دعا اللہ کو منظور تھی وہ آپ نے اس کھانے پر کی (بسم اللہ  
اے اللہ اس میں بہت برکت دے) اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا باہر  
سے دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت  
دی وہ آئے پیٹ بھر کر کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اب دوسرے  
دس آدمیوں کو بلا لے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت  
دی، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا غرض اسی طرح سب نے سیر  
ہو کر کھایا اس وقت وہ سب شتر یا اسی آدمی تھے۔

## باب ۳۵۲ الذیۃ فی الایمان

۶۲۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا نَوَىٰ فَهِيَ كَأَن تَهْجُرَتهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ حُرَّتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِيَ حُرَّتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ-

## باب ۳۵۳ إِذَا آهَدُوا قَالَةً عَلَىٰ وَجْهِ التَّذَرُّعِ وَالتَّوْبَةِ

۶۲۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا فَقَالَ فِي أَحَدِهِمْ يَشْهَدُ أَنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَ مِنْ مِّثْلِي مَدْقَةً

## باب ۳۵۴ قسم کھانے میں نیت کا اعتبار ہوگا یا نہ

(از قتیبہ بن سعید از عبد الوہاب از یحییٰ بن سعید از محمد بن البرہم از علقمہ بن وقاص لیثی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے اعمال میں نیت کا اعتبار ہے اور شخص کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو پھر جو شخص اللہ اور رسول کے لئے وطن چھوڑے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی (ہجرت کا اجر ملے گا) جو شخص خواہش دنیا یا کسی عورت کے لئے جائے کہ اس سے شادی کرے تو اس کا وطن چھوڑنا اپنی چیزوں کے لئے ہوگا (ثواب نہیں ملے گا)

## باب ۳۵۵ اگر اپنا مال بطور نذریا توبہ خیرات کر

۷۷

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب) عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس آیت علی الثلثة الذین خلفوا کا قصہ بیان کرتے تھے۔ بالآخر کعب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے توبہ قبول ہونے کے شکر یہ میں اپنا سارا مال اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں خیرات کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں کچھ مال اپنے لئے بھی رکھ لے یہ تیرے لئے بہتر ہوگا یا نہ

لہ: ۱۔ قسم کھانے والے کی نیت کا مثلاً کسی نے قسم کھائی میں تیرے گھر نہیں جاؤں گا اس کی نیت یہ تھی ایک سال یا ایک ماہ تک تو اس کے بعد اگر جائے گا تو حاکم نہیں ہوگا اس طرح اگر کسی نے قسم کھائی میں تیرے سے بات نہیں کروں گا اور نیت یہ تھی کہ اس کے مکان میں جا کر تو دوسری جگہ بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور مالک کہتے ہیں کہ جس کے لئے قسم کھائے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جو صورت میں کہ حاکم کسی کو قسم کا حکم دے تو قسم کا حکم ہی کی نیت کے موافق ہوگی اور مالک تو یہ بیان کیا کہ جو مفید نہ ہوگا ۱۲ منہ سے فی قصہ بڑے طول کے ساتھ غزوہ تبوک میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

**باب ۳۵۲۶** إِذَا حَرَّمَ طَعَامُهُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ

مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَمَتَّنِي مَرُوضًا

أَذْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ

قَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْوِلَةَ آيَاتِنَا لَكُمْ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا

أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

ارشاد الہی ہے وہ جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے

**۶۲۲۴۔ حَلَّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ**

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ جُزَيْمٍ قَالَ رَعَى عَطَاءٌ

أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَائِشَةَ تَرْعِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَأَنَّ يَنْكُحُكَ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَثِيرٌ رُبَّ

عِنْدَهَا عَسَلَةٌ فَتَوَاصِيَتْ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ

آيَتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحٌ مَغْفِيرٌ أَكْثَلُ

مَغْفِيرٍ فَدَخَلَ عَلَى أَحَدِهُمَا فَقَالَتْ لَهُ

لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ تُشْرِبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ

بِنْتِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ فَتَزَلْتُ يَا أَيُّهَا

النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتَوَكَّلْ

**باب** اگر کوئی شخص کسی کھانے کی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے۔

ارشاد الہی اے پیغمبر آپ ان چیزوں کو اپنے

اوپر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے

حلال کی ہیں کیا آپ اپنی ازواج مطہرات کی

رضا چاہتے ہیں؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تم پر قسموں کا کھولنا لازم کیا ہے (سورہ مائدہ میں)

ارشاد الہی ہے وہ جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرو۔

(از حسن بن محمد از حجاج از ابن جریج از عطاء از عبید بن عمیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرا کرتے اور وہاں شہد

پیتے (ہمیں رشک ہوتا) میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے مل کر یہ

طے کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے جس کے پاس

جائیں تو وہ یوں کہے آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے آپ

نے مغافیر (ایک قسم کا بدبودار گوند) کھایا ہے۔ غرض آپ ہم میں سے

ایک کے پاس تشریف لائے تو آپ سے اس نے یہی کہا تو فرمایا

نہیں (میں نے گوند نہیں کھایا) بلکہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

کے پاس شہد پیا تھا، آئندہ نہ پیوئل گا، تب یہ آیت یا ایہا النبی

لم تحرم ما حل اللہ لک۔ ان تو بالی اللہ۔ یہاں حضرت عائشہ

اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے کہا جا رہا ہے واذا اسمر لنبی الی بعض ازواجہ

۱۔ کتب نبی اللہ عنہ کا یہ کہنا اگر بطریق ندرج کے تھا تو اس میں مذکور کے لفظ کی ہر صحت نہیں ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اسلام مال صدقہ کرنے کی سنت ملنے تو کیا اسلام مال خیرات کر دینا ہوگا یا ایک ثلث کافی ہوگا اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ ایک ثلث خیرات کر دینا کافی ہوگا لیکن حنفیہ کے نزدیک سارا مال خیرات کرنا لازم ہوگا ۲۔ منہ ۳۔ ایک مزاج میں بد رجحانیت نفاست اور لطافت تھی آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ آپ کے پیشے یا بدن میں سے کسی قسم کی بوی پڑے۔ ۱۲۔ منہ



إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَآذَانَ السَّيِّئِ  
إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِمْ حَدِيثًا يَقُولُ بِهِ شَرِيتُ  
عَسَلًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسَى عَنْ  
هِشَامٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا  
تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا-

**باب ۳۵۲ الوفاء بالنذر**  
وَقَوْلُهُ يُؤْفُونَ بالنذر-

۶۲۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
الْحَرِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَوْكُمُ  
تَنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يَقْدَرُ شَيْئًا وَلَا  
يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَغْلِ  
۶۲۲- حَدَّثَنَا خَلْدَوْنُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَتَّصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا  
يُؤَدُّ شَيْئًا وَلَا يَكْتَلُهُ يُسْتَعْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَغْلِ  
۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ كَرِهَ اللَّهُ  
قُدْرَتَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُلْتُ

ابراہیم بن موسی نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسف  
سے روایت کیا (انہوں نے ابن جریر سے) اس میں یہ الفاظ  
ہیں میں اب شہد نہ پیوں گا اس کی قسم کھا چکا تو اس بات  
کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

**باب نذر پوری کرنا۔**

(سودہ دہریس) ارشاد الہی ”وہ اپنی ندریں پوری کرتے ہیں۔“

(از یحییٰ بن صالح از فلیح بن سلیمان از سعید بن عاص)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے ”کیا تمہیں نذر سے منع نہیں  
کیا گیا؟“ پھر کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نذر (یعنی منت  
ماننے) سے (تقدیر کی) کوئی بات مقدم مؤخر نہیں ہو سکتی بلکہ  
نذر کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ مال نکالا جاتا ہے یہ

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از منصور از عبد اللہ بن مسرہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (منت) ماننے سے منع فرمایا اور کہا  
کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا جو سختی مقدر میں ہے اسے یہ مال نہیں ملتی  
مگر قاتل ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ پیسہ یا مال نکالا جاتا ہے

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
نذر ماننے سے آدمی کو کوئی ایسا فائدہ نہیں پہنچتا جو اس کے مقدر  
میں نہ ہو بلکہ نذر آدمی کو اس امر کی طرف لے جاتی ہے جو اس  
کی تقدیر میں ہے اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے کجوس سے مال

لے وہ بولتا ہے کہ میں دیتا ہوں مصیبت کے وقت منت مانتا ہے اس پر ہانہ سے اس کا مال خرچ ہوتا ہے ۱۲ منہ یہ بھی بطور کراہت کے ہے بطور رحمت

کے اگر نذر یا حرام ہوتا تو پھر اس کے پورا کرنے کا کیوں حکم دیا جاتا ۱۷ منہ



۶۲۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَذَرَا أَنْ يُؤْذِيَ إِمْرَأَةً فَاطِطَةً وَمَنْ تَذَرَا أَنْ تَمْسِكَ فَلَا تَمْسِكْ -

باب ۳۵۳ إِذَا تَذَرَا وَاحْلَفَ

أَنْ لَا يُكَلِّمَ النِّسَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْأَلَكُمْ

۶۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو

الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَارِقِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِبَنْدِ رَاكٍ -

باب ۳۵۴ مِنْ قَوَاتٍ وَعَلَيْهِ

تَذَرُوا أَمْوَاجَ ابْنِ عُمَرَ أَمْوَاجَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً يَشْبَاهُ فَقَالَ صَلَّى عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْحَوُّ

۶۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

از ابو نعیم از مالک از طلحہ بن عبد الملک از قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت الہی کے کام کی نذر مانے تو اسے پوری کرے اور جو شخص گناہ کے کام کی نذر کرے وہ (پوری نہ کرے) خدا کی نافرمانی نہ کرے۔

باب اگر کسی نے زمانہ جاہلیت میں نذر

مانی یا قسم کھائی کہ فلاں سے گفتگو نہ کرے گا اور پھر مسلمان ہو جائے (تو کیا حکم ہے؟)

از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبید اللہ از عبید اللہ بن عمر از نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا (اب آپ کیا فرماتے ہیں؟) آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

باب اگر کوئی نذر ملنے کے بعد نذر پوری کئے بغیر مر جائے

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی منت مانی تھی فرمایا اس کی طرف سے نماز پڑھ لے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کہا۔

از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زہری نے سچ ہے نذر قسم کا بھی قیاس کیا گیا ہے تو جو اسلام لانے سے پہلے نذر ملنے یا قسم کھانے اس کو پورا کرنا واجب ہوگا۔ شافعی اور ابو ثور کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں شفعہ اور مالک کا یہی قول ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں طبری نے کہا ان کے نزدیک بھی پورا کرنا واجب ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یہ اثر موصول نہیں ملا مالک نے موطا میں ابن عمرؓ سے اس کے خلاف نکالا کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر نسائی نے ابن عباسؓ سے یوں نکالا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اب اندرون قولوں میں جسے اس طرح سے کہا گیا ہے کہ زندہ، زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں پڑھو اور کھڑے کھڑے لیکن زندہ مردہ کی طرف سے پڑھ سکتا ہے ۱۳۔ منہ

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَوُضِعَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأَفْتَاهُ أَنْ تَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَ -

۶۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَدُوٍّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنِّي أَخَذْتُ نَذْرًا أَنْ تَحْتَجَّ وَرَأَيْتُهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ اللَّهُ فَمَوَّاهُ حَتَّى بِالْقَضَاءِ -

### باب ۲۵۳۲ النَّذْرُ فِيهِمَا لَا

يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ -

۶۲۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَسِمِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ كَانَ دَاخِلَ مَعْصِيَةٍ فَلَا يَعْصِهَا -

۶۲۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ لَخَفَى عَنْ نَعْنَبٍ هَذَا نَفْسَهُ وَرَأَاهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ

ان کی ماں پر ایک نذر تھی وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر۔ پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

(از آدم از شعبہ از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میری بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ اپنی منت پوری کرنے سے پہلے، انتقال کر گئیں۔ آپ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو ادا کرتا یا نہیں؟ وہ بولا جی ہاں ادا کرتا۔ آپ نے فرمایا تو یہ اللہ کا قرض بھی ادا کر اس کا ادا کرنا تو دوسری چیزوں کی نسبت زیادہ مقدم ہے۔

### باب غیر مملوکہ سے یا گناہ کی نذر ماننا

(از ابوعاصم از مالک از طلحہ بن عبد الملک از قاسم بن حشر عائشہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کاموں) کی نذر کرے وہ اسے سبجالائے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ کے کاموں) کی نذر کرے وہ ہرگز وہ کام نہ کرے۔ (البتہ کفارہ ضرور ادا کرے)

(از مسدد از یحییٰ از حمید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں پر سہارا لگائے ہوئے (پیدل حج کے لئے) جا رہا تھا تو فرمایا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں

لہ نہ حدیث کتاب الحج گزشتہ جلد ۱۲ منہ ۱۵۱۱ بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے ترجمہ باب کا جزو ثانی لینی گناہ کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا ہے مگر جزو اول لینی نذر فیما لا یملک کا نہیں بلکہ حکم نکلتا ہے کہ جوابوں جو مسئلہ ہے کہ نذر معصیت کے کرنا یا نہ کرنا اور نذر فیما لا یملک کا حکم بھی آکر نہ کرنا دوسری جگہ میں صرف کہ نذر فیما لا یملک معصیت میں داخل ہے نہ کہ فیما لا یملک کی نذر پر موقوف ہوگی مثلاً کوئی عید کے دن روزہ رکھنے کی یا کسی نذر کی بادی کی قبر پر جاننا لکھنے کی یا کسی کا سر منڈوانے کی یا دانا بوس یا چاقا یا صندل مالی یا شیرینی یا روپیہ بڑھانے کی نذر کرے امام مالک و شافعی اور حنفی علمائے کرام ہی قول ہے جو ہونے کے باوجود وہ نذر ادا جب ہوگا ۱۲ منہ ۱۵۱۲ آپ نے جو روایتیں معلوم ہیں ان سے یہ پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کو سوادہ جو جانے کا حکم دیا ۱۲ منہ

الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ

۶۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزَمَانٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ.

۶۲۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ عَنْ مَوْسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ

قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا

أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّسَائِنِ

يَقُودُ لِنِسَائِنَا بِجِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ مَرَّ

أَنْ يَقُودَ بِبِيَدِهِ -

۶۲۳۷- حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَحْلِ قَائِمٍ

فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَافِيلَ نَذَرْنَا أَنْ

يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ

وَلَيُصْرَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرَّةً فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُصْرَمْ

صَوْمُهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ڈال رہا ہے مروان بن معاویہ فرمائی کہ اس حدیث کو بحوالہ حمید از ثنابت از ابن عباس

(از ابو عامر از ابن جریر از سلیمان احوال از طاووس) ابن عباس رضی

اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو

دیکھا کہ رسی یا کسی اور چیز سے بندھا ہوا طواف کعبہ کر رہا ہے

تو آپ نے وہ رسی کاٹ ڈالی۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از سلیمان احوال از

طاووس) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی

کو اس کی ناک میں ایک رسی ڈال کر طواف کر رہا ہے۔ آپ نے وہ

رسی کاٹ دی۔ فرمایا ہاتھ پکڑ کر اسے طواف کرائے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ایوب از عکرمہ) ابن

عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا۔ آپ نے

اس کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا یہ شخص ابواسراکیل ہے

اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سائے میں آئیگا

نہ بات کرے گا اور روزہ رکھے گا تو آپ نے فرمایا اسے کہ بات کرے

سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے ہم سے ایوب

اس عکرمہ سے (مسلماً) روایت کیا ابن عباس کا ذکر نہیں کیا)

لہ اس حدیث کے ذکر کرنے سے حمید کا سامع ثابت سے ثابت کرنا منظور ہے اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں قول کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ ان دونوں آدمیوں کے نام معلوم نہیں ہوئے بعضوں

نے کہا ابواسراکیل کے بیٹے طلق تھے طلق کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۳ آپ نے یہ نذر لکھ کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کرے گا معلوم ہوا کہ ان کاموں

میں ہماری شریعت میں تو ایسے نہیں تو فعل لغوی اور فعل لغوی میں اپنے تئیں تکلیف ہوا اور ثواب نہ ملے گا کہ طرح ہے کہوں کہ یہ فائدہ نفس کو ستا رہا ہے کاموں کی نذر کرنے میں کوئی

قباحت نہیں جیسے ابوداؤد و ابویہی نے لکھا کہ ایک محدث نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سے صحیح و سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دف

۱۲ منہ ۱۳ ان دونوں آدمیوں کے نام معلوم نہیں ہوئے بعضوں نے کہا ابواسراکیل کے بیٹے طلق تھے طلق کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۳ آپ نے یہ نذر لکھ کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کرے گا معلوم ہوا کہ ان کاموں میں ہماری شریعت میں تو ایسے نہیں تو فعل لغوی اور فعل لغوی میں اپنے تئیں تکلیف ہوا اور ثواب نہ ملے گا کہ طرح ہے کہوں کہ یہ فائدہ نفس کو ستا رہا ہے کاموں کی نذر کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے ابوداؤد و ابویہی نے لکھا کہ ایک محدث نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سے صحیح و سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دف

## باب ۳۵۳۳ مَن تَذَرَ أَنْ يَصُومَ

أَيَّامًا فَوَاقِيَ النَّحْرَ وَالْفِطْرَ-

۶۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْوٍ الْقَدَنِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي

حُرَّةَ الْأَسَدِيِّ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمَ

الْأَصَامِ فَوَاقِيَ يَوْمًا أَصْحَى أَوْ فِطْرًا فَقَالَ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

لَمْ يَكُنْ بِمُصَوْمٍ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا

يَوْمَ صِيَاءٍ مَهْمَا-

۶۲۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ

زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَرَ فَسَأَلَهُ

رَجُلٌ قَالَ تَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَةً

أَوْ رُبْعًا مَا عَشْتُ فَوَاقَيْتُ هَذَا الْيَوْمَ

يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ بِوَفَاءِ التَّذْرِ

وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَهُ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ-

## باب ۳۵۳۴ هَلْ يَدْخُلُ فِي

الزَّيْمَانِ وَالشَّنُّ وَالْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْهَيْبَةُ

## باب چندمین ایام میں روزہ رکھنے کی نذرانے اتفاق

ان دنوں عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑ گئی۔

دار محمد بن ابی بکر مقدمی از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ

از حکیم بن ابی حرہ سلمیٰ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا

اگر کسی شخص نے یوں نذر کی فلاں دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا

اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر واقع ہو گئی (تو کیا

کرے؟) انہوں نے جواب دیا تمہارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات بابرکات میں بہترین نمونہ ہے آپ عید الاضحیٰ اور

عید الفطر میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی ان دنوں روزہ

رکھنا درست سمجھتے تھے یہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از یزید بن زریع از یونس)

جبر کہتے ہیں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی دریافت

کیا میں نے نذر مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا

کر لوں گا اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ آ گئی۔ عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور

بقر عید کے دن ہمیں روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس نے

پھر پوچھا (صاف فرمائیے روزہ رکھوں یا نہ؟) آپ نے پھر یہی

جواب دیا۔ مزید کچھ نہیں فرمایا۔

## باب مال کی نذر ماننے میں زمین بکریاں اور

دوسرے اسباب (گھوڑے ہتھیار وغیرہ) بھی داخل ہونگے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے تو اس دن روزہ نہ رکھا اور نہ نذر میں نہ جو بھی چیز کا یہی قول ہے اور حنا بل سے ایک روایت یہ ہے کہ تھا دا جب جنگی اودام ابو حنیفہ نے کہا اگر اس دن

روزہ رکھ لے تو نذر لیا ہو جائے گی ۱۲ منہ سے بعضوں نے یوں ترجیح کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ان دنوں روزہ رکھنا دوست نہیں جانتے تھے اس صورت میں حکیم

کا قول ہو گا ۱۲ منہ سے گویا خود عبد اللہؓ وہ کو بھی اس مسئلہ میں تہہ تھا کیونکہ دیلیس متعارض ہیں ۱۲ منہ سے امام بخاری نے آئی کو ترجیح دی کہ ماضی ہوں گے بعضوں نے

کہا مال صرف چاندی سونے کو کہتے ہیں دوسرے سامان مال نہیں ہیں ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ  
 أُصِبْ مَالًا لَقِطَ أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ  
 إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَقَصَدْتَ  
 بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى  
 بَيْرُخَاءَ بِحَارِطٍ لَهُ مُسْتَقْبَلَةٌ  
 الْمَسْجِدِ -

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَیْثِ  
 مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ لَدَيْهِ عَنْ أَبِي الْعَیْثِ  
 مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْلَمْ دَهَابًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ  
 وَالنِّبَاتَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
 الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى  
 فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى  
 بَيْنَهُمَا مَدْعَمٌ يَحْطِ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ مَا تَرَفَّقَتْكَ  
 فَقَالَ النَّاسُ هَذَا مَالُ الْجَنَّةِ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے ایسی  
 زمین ملی جس سے بہتر کوئی مال کبھی نہیں ملا۔ آپ نے  
 فرمایا اگر تو چاہے تو اصل کو روک لے اور اس کی  
 پیداوار خیرات کر دے۔

نیز ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے فرمایا تھا میرے تمام اموال میں مجھے بئر خاء  
 زیادہ پسند ہے۔ بئر خاء مسجد نبوی کے سامنے  
 ایک باغ کا نام تھا۔

(از اسمعیل از مالک از ثور بن زید و ابی الی الغیث غلام

ابن مطیع) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ خیبر میں ہم آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے وہاں ہمیں مال غنیمت میں  
 سونا پانسی نہیں ملا البتہ مال ملے (اونٹ بکریاں وغیرہ) اور  
 کپڑے اور دیگر سامان۔

بنی ضُبَیْب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام مدغم نامی بطور تحفہ دیا بعد ازاں آپ وادی القری  
 کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو مدغم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کجاوے سے اتار رہا تھا کہ اچانک اسے ایک تیرا لگا جس کا ملنے  
 والا معلوم نہ ہوا اور مدغم مر گیا لوگ کہنے لگے اسے بہشت  
 مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس  
 کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایک پگڑی جنگ خیبر کے  
 دن مال غنیمت سے جرائی تھی وہ آگ ہو کر اس پر بھڑک رہی  
 ہے۔ جب لوگوں نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو ایک شخص (ڈر کر)

یہ حدیث کتاب الوصایا میں موصول کر چکی ہے تو حضرت عمرؓ نے زمین کو مال کہا یہ زمین بنی حادثہ یہودیوں کی تھی جس کو فتح کہتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی جنگ  
 خیبر میں موجود تھے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ وہ تو اس وقت آئے تھے جب خیبر فتح ہو گیا تھا جیسے اوپر گزرتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ ہیں سے ترجمہ باب نکلا کس  
 لئے کہ جاندی سونے کے سوا دوسری چیزوں کو بھی مال کہا بعض نسخوں میں بوں ہے الا الاموال الثیاب المتاع قوامال کا تفسیر ثیاب اور متاع ہے ۱۲ منہ

الَّذِي تَفْسِي بِبَيْدَةٍ إِنَّ الْعَمَلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا  
يَوْمَ خِيَابَرٍ مِنَ الْمُخَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقْسِمُ  
لَتُسْتَعِيلَ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّاسُ  
جَاءَ رَجُلٌ بِبَشِيرٍ أَوْ شِرَآكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَآكُ مَنْ  
تَأْرَأُ وَشِرَآكُ مَنْ تَأْرَأُ

تَسْمِيَةُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۳۵۳ كَقَارِئَاتِ لَيْلٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَنُفِخَ فِي الصُّورِ طَعَامُ

عَشْرَةِ مَسَاكِينٍ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَلُّ

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ

أَوْ نُسُكٍ وَيَذْكُرُونَ ابْنِ عَدَسٍ

وَعَطَاءٌ وَعُكْرُمَةُ مَا كَانَ فِي

الْقُرْآنِ أَوْ أَقْصَا حُبِّهِ بِالْخِيَارِ

وَقَدْ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ

بَاب قسموں کے کفارے

ارشاد الہی "قسم کا کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو

کھانا کھلانا"

اور جب یہ آیت "فَفِدْيَةُ مِّنْ صِيْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ"

مَدَقَّةٍ أَوْ نُسُكٍ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو کیا حکم دیا یہ حدیث آگے آئی

ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عطاء بن ابی رباح اور

اور عکرمہ رضی اللہ عنہ منقول ہے جہاں قرآن مجید میں لفظ

"أَوْ" آیا ہے تو وہاں انسان کو اختیار ہے ان میں

سے جو کفارہ چاہے ادا کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو بھی اختیار دیا تھا کہ جو فدیہ چاہے دے

(از احمد بن یونس از ابو شہاب از ابن عون از مجاہد از عبد الرحمن

ابن ابی لیلی) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا میں سے قریب آ۔ چنانچہ

میں قریب گیا تو آپ نے فرمایا کیا تجھے سر کی مجوؤں سے تکلیف

ہے؟ میں نے کہا! جی ہاں! آپ نے فرمایا (سر منڈوا ڈال)

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مَجَاهِدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ

مَجْرُومَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْنُ قَدْ نَوْتُ فَقَالَ

لہ بعض نسخوں میں یوں ہے کتاب کفارات الایمان ۱۲ منہ ۱۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر میں اور عطاء اور عکرمہ کے قول کو طبری

نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ جیسے اس آیت میں فَفِدْيَةُ مِّنْ صِيْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۱۲ منہ



فدیہ دے، رونے رکھنا خیرات کرنا قربانی کر۔

(اسی سند سے البو شباب کہتے ہیں) عبداللہ بن عون نے ابو بکر روایت کیا کہ روزے تین ہیں اور قربانی سے ایک کبریٰ اور خیرات سے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مراد ہے۔

**باب** ارشاد الہی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کا اتار کرنا (کفارہ دینا) مقرر کر دیا ہے (واجب کر دیا ہے) اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور وہی علم و حکمت والا ہے۔

کفارہ مالدار اور غریب دونوں پر واجب ہے۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از حمید بن عبدالرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں رمضان میں گئے روزے کی حالت میں، بیوی سے جماع کر لیا۔ آپ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا لگا تار دو ماہ رونے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا بیٹھ جا۔ تھوڑی دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجور سما جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ بوری لے جا اور خیرات کر دے۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سے کوئی زیادہ غریب ہے جس پر خیرات کروں؟ یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے آخری دندان مبارک بھی ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اچھا اپنے اہل و عیال کو کھلا دے۔

أَيُّ ذِيكَ هُوَ أَتَاكَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ فَقَدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ وَأَوْصَدَ قَلْبِي أَوْ نُسُكِ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاكًا وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ۔

**باب ۳۶۳** قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ مَتَى تَجُوبُ الْكُفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فَيْدٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تَعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ جَلَسَ فَجَلَسَ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِيهِ تَبَرُّؤُا الْعَرَقُ الْمَكْتُدُ الضَّغْمُ قَالَ خُذْ هَذَا اقْصِدْ قِي بِهِ قَالَ أَعْلَى أَفْقَرِمِنَا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ لَوَاحِدُ قَالَ أَطْعِمْنَهُ عِيَالَكَ۔

ملہ عازم کہ میں نے عمرو کی حدیث سنی ہے کہ فدیہ میں ہے اس کو قسم کے فدیہ سے کوئی تسلی نہیں مگر امام بخاری جس کو اس باب میں اس لئے لائے کہ جیسے کہ فدیہ میں اختیار ہے تینہ میں سے جو چاہے کرے ایسے ہی قسم کے کفارہ میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تینوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جیسا کفارہ چاہے ادا کرے اس پر اس نے کفارہ کا حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی وہ رمضان کے کفارہ کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارہ سے اس پر قیاس کیا اس پر اس نے کفارہ عازم کہ میں نے سنی ہے ہم لوگوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے اس کے حدیث کو اگر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ کفارہ فرض ہے واجب ہے اگر وہ محتاج ہو تو کوئی شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ کو کفارہ معاف ہے بلکہ کفارہ

## باب ۳۵۳۷ مَن آتَاكَ الْمُسْكِرُ

فِي الْكَفَّارَةِ -

۶۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ

فَقَالَ وَمَاذَا قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي

رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ

تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِينَ

مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

بَعْرَقٍ وَالْعَرَقِ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ

أَذْهَبْ بِهَذَا أَتَصَدَّقَ بِهِ قَالَ عَلَى أَنْجَحِ

مَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِأَحَقِّ

مَا بَيْنَ لَا بَتِّهَا أَهْلُ بَيْتِ أَجُومَ مَتَا

ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ فَاطْعُمُهُ أَهْلَكَ -

## باب ۳۵۳۸ يُعْطَى فِي الْكَفَّارَةِ

عَشْرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

۶۲۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا

## باب ۳۵۳۹ كَفَّارَةُ آدَاكَرْنِي فِي تَنَكُّدِ دَسْتِ كِي

اَعَانَتِ كَرْنَا -

(از محمد بن محبوب از عبد الواحد از معمر از زہری از حمید بن

عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں

تو ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے

اپنی بیوی سے رمضان کے روزے کی حالت میں جماع کر

لیا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے؟ کہنے لگا نہیں

فرمایا اچھا لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں

فرمایا کیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں

راوی کہتا ہے اتنے میں ایک انصاری کھجور کی ایک بوری لے

کر آیا جسے عرق کہتے ہیں آپ نے اس شخص سے فرمایا اچھا یہ

لے جا اور غریبوں میں صدقہ کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ

اس پر خیرات کروں نا جو ہم سے زیادہ غریب ہو قسم ہے اُس

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مدینے کے

دو کناروں میں اس سرے سے دوسرے سرے تک کوئی گھر

بھی ہم سے زیادہ غریب نہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا جا

اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

## باب ۳۵۴۰ قَسَمُ كَفَّارَةِ مَن مَسَكِنُوهُ كَوَافِلًا

چاہیے خواہ وہ مسکین قریبی رشتہ دار ہوں یا دور کے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از سفیان از زہری از حمید حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و

سلم کے پاس آکر کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہلاک

کہنے لگا رمضان میں (بحالت روزہ) میں نے اپنی بیوی سے

شَاْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فَمُضَى  
فَقَالَ هَلْ نَجِدُ مَا تَعْتَقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ  
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ  
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ  
مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَسْرُ فَقَالَ خُذْ هَذَا  
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرِ مِنَّا مَا بَيْنَ  
لَا بَتَيْنَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْكَ فَاطْعِمَهُ  
أَهْلَكَ

**باب ۳۹ صاع المدينة**  
وَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبَرَكَهُ وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ

قَرْنٍ

۶۲۳۵ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْقِسْمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُرِّي قَالَ  
حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ  
ابْنُ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدًا وَفُلْنَا بِمِدَّكُمْ  
الْيَوْمَ فَرِيدَ فِيهِ فِي ذَمِّنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
۶۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَارِثِيُّ

جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک غلام تو آزاد کر سکتا ہے؟  
کہنے لگا نہیں فرمایا کیا لگاتا دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ کہنے  
لگا نہیں۔ فرمایا تو کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے  
لگا نہیں۔ اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجور کی ایک بوری لائی  
گئی آپ نے فرمایا یہ لے جا اور خیرات کر دے۔ کہنے لگا خیرات  
توان پر کروں جو ہم سے زیادہ غریب ہوں، مدینے کے دونوں  
کناروں میں اس کنارے سے لے کر اس کنارے تک ہم سے  
زیادہ کوئی غریب نہیں۔ فرمایا اچھا لے جا اور اپنے گھڑوں  
کو کھلا دے۔

**باب مدینے والوں کے صاع اور آنحضرت**  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مَدَّ اور اس میں برکت  
ہونے اور مدینے والوں میں جس صاع کا وزن  
صدیوں تک جلا آیا ہے اُس کا بیان ہے

از عثمان بن ابی شیبہ از قاسم بن مالک مزی از حمید بن عبد  
الرحمن سائب بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانے میں صاع آج کے ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ پھر عمر بن عبد  
العزیز کے زمانے میں صاع بڑھ گیا۔

از منذر بن ولید جاردی از ابو قتیبہ سلم از مالک نافع کہتے

۱۔ گھر والوں میں نزدیک اور دور کے سب رشتہ دار آگئے اور گو یہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اس پر قیاس کیا ۱۲ من ۷۵۰  
کا بتایا کہ رطل اور تہائی رطل تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مَدَّ بھی تھا اور صاع چار مَدَّ کا تھا یعنی پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا اور یہ رطل ایک سوا تہائی  
درم اور یہ درم کا صاع کے چھ سو پچاس اور چھ درم ہوتے ۷۵۰ کیونکہ سائب نے جس دن یہ حدیث بیان کی اس وقت مدجہ رطل کا ہو گیا تھا اس پر ایک تہائی اور یہ صاع  
مابینے تو پانچ رطل اور ایک تہائی رطل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع اتنا ہی تھا ۱۲ من ۷۵۰ معلوم نہیں کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں صاع کتنا بڑھ گیا تھا۔  
۲۔ اگر اس وقت کے چار مد کا تھا تو صاع سوا رطل کا ہوتا ۱۲ من

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتِيبَةَ وَهُوَ سَلَّمَ حَنَا أَنَا  
 مَلِكٌ عَنْ كَاتِبِهِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطَى  
 زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الْمَدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ  
 بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو  
 قَتِيبَةَ قَالَ لَنَا مَلِكٌ مُدًّا نَا أَعْظَمُ مِنْ  
 مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مَدِّ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ كَوْنُوا  
 جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضْرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ  
 تُعْطُونَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِذَا  
 يَعُودُ إِلَى مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُيُوسَةَ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ بَارِكْ لَهُمْ  
 فِي مَكْنَاهُمْ وَصَاعَهُمْ وَمِلَّةَهُمْ -  
 بَابُ ۳۵ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ  
 تَمْرٌ زُرْقِيَّةٌ وَأَيُّ الرِّقَابِ  
 أَرْزَقِي -

ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فطرانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے مد کے حساب سے ادا کرتے تھے (جو ایک رطل اور تہائی رطل  
 کا ہوتا ہے) یعنی اگلے زمانے کا مد۔ قسم کا کفارہ بھی اسی مذہبی  
 کے حساب سے ادا کرتے تھے۔

(اسی سند سے) ابو قتیبہ کہتے ہیں امام مالک نے روایت کیا  
 ہمارا (اہل مدینہ کا) مد تمہارے مد سے بڑا ہے (یعنی بنی امیہ کے مد سے)  
 اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 مد تھا۔ نیز امام مالک نے مجھ سے کہا فرض کرو اگر ایک محکم آئے اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے بھی چھوٹا مد جاری کر دے تو  
 تم فطرانہ اور کفارہ وغیرہ کس مد کے حساب سے ادا کرو گے میں  
 نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ وسلم کے مد سے دیں گے۔ انہوں نے  
 کہا آخر تم گھوم پھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد پر کئے (آداب  
 بھی اس مد کا حساب قائم کر دو۔ بنی امیہ کی پیروی کیوں کرتے ہو؟)  
 (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
 طلحہ) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے دعا فرمائی ”یا اللہ اہل مدینہ کے ماپ اور صاع اور  
 مد میں برکت عطا فرما۔“

**باب** ارشاد الہی ”أَوْ تَمْرٌ زُرْقِيَّةٌ“ یعنی ایک  
 غلام آزاد کرنا۔ اور کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے۔

۱۔ جس کے زائد میں بنی امیہ نے مد کی مقدار بڑھادی ایک برد و رطل کا جو گیا اور صاع آٹھ رطل کا ۱۲ منہ ۱۷ رطل یعنی از روئے بکت اور صلائی اور دبیجہ کے کبر تک  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے مد کے لئے برکت کی دعا کی ہے اور بنو امیہ کا مد کو مقدار میں جو بنیہ کے مد سے بڑا ہے مگر اس میں برکت نہیں ۱۲ منہ ۱۷ رطل قسم کے  
 کفارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ بردہ مؤمن ہو جسے قتل کے کفارہ میں لگائی تو ایلا حنیفہ۔ یہ شخص کا فریہ طرح کا بردہ قسم کے کفارہ میں آزاد کرنا درست  
 لکھا ہے۔ امام شافعی دیکھتے ہیں ہر کفارہ میں قسم کا ہوا اظہار کا یا رمضان کا مؤمن بردہ آزاد کرنا ضروری ہے ۱۲ منہ ۱۷ رطل یعنی بابت کی حدیث سے نہیں نکلا۔  
 امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جو کتاب العتق میں گذری اس میں یوں ہے میں نے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو بیش

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَسَّانَ هَمْدٍ بِنِ  
مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ  
رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا مِنْهُ  
عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى قَرَجَهُ بِقَرَجِهِ -

باب ۳۵۳۵ عَتَقَ الْمُدَبَّرُ أُمَّ

الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكِفَاةِ

وَعَتَقَ وَلَدَ الزَّانَا وَقَالَ طَاوُسٌ

يُخْرِجُ الْمُدَبَّرُ أُمَّ الْوَلَدِ -

۲۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَبِيعَةَ  
مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مُسْلِمًا كَالَهُ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَلَبَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ  
نَعِيمُ بْنُ النَّخَّاسِ بِثَمَنٍ مِّائَةٍ وَرَهْوَ قَسَمَتْ  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا أَقْبَطًا قَاتَ  
عَامًا أَوَّلَ -

باب ۳۵۳۶ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكِفَاةِ

لَبَنٌ يَكُونُ وَلَا يَكُونُ

(از محمد بن عبد الرحیم از داؤد بن رشید از الولید بن مسلم از ابو  
عسنان محمد بن مطوف از زید بن اسلم از علی بن حسین (زین العابدین)  
از سعید بن مرجانہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا  
اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کا عضو  
دوزخ سے آزاد کرے گا حتیٰ کہ اس کی جائے ستر کے عوض آزاد  
کرنے والی کی جگہ ستر کو بھی -

باب کفایہ میں مدبر ام الولد اور مکاتب

کا آزاد کرنا درست ہے، اسی طرح ولد الزنا کا -

طاووس کہتے ہیں ام ولد اور مدبر کا آزاد

کرنا کافی ہوگا -

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنایا۔  
اس کے پاس اور کوئی مال نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی  
اطلاع ہوئی تو غلام کی نیلامی کی فرمایا کہ کون مجھ سے خریدنا چاہے؟  
چنانچہ نعیم بن نخاس نے سسہ آٹھ سو درم کے عوض خرید لیا -

عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے سنا وہ کہتے تھے یہ غلام قبضی تھا - (فرعون کی قوم کا) پہلے ہی  
سال مر گیا -

باب کفایہ میں غلام آزاد کریں تو حقوق ولدا

کسے ملیں گے؟

اسے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام مالک اور الوضیفہ کے نزدیک کافی نہیں اور شافعی نے کہا ہر کا آزاد کرنا کافی ہے مکاتب اور مدبر اولاد مان سکتے تھے کتاب العتق  
میں بیان ہو چکے ہیں ولد الزنا کا کفایہ میں آزاد کرنا حضرت علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے مکروہ جانتے تھے - ابن ابی شیبہ نے نکال دیا مگر مؤطا میں ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو سے اس کا جواز روایت کیا گیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اس سے یوں کہا تھا تو میرے مرنے کے بعد آزاد دے ۱۲ منہ ۱۵ امام بخاری نے باب کا  
مطلب اس حدیث سے اسی طرح نکالا کہ جب مدبر کی بیع درست ہے تو اس کا آزاد کرنا بطریق اولیٰ درست ہوگا یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ  
تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَشَارَ طَوَالُهَا الْوَلَاءُ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ.

باب ۳۵۳۳ الدُّسْتَنَاءُ فِي الْأَمَانِ

۶۲۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْصَلَهُ فَقَالَ  
وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ  
ثُمَّ كَيْفُنَا مَا شَاءَ اللَّهُ قَاتِي يَابِلَ فَأَمَرَنَا  
بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَبَّيْنَا أَنْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا  
لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْتَحْصِلُهُ فَخَلَفَ  
أَنْ لَا يَحْبِلُنَا فَحَبَلْنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَاتَيْنَا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ  
لَهُ فَقَالَ مَا أَكَا حَبَلَكُمْ بَلَى اللَّهُ حَبْلَكُمْ  
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى بَيْنٍ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بریرہ (نامی لونڈی)  
کو مول لینا چاہا لیکن اس کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ بریرہ  
کی ولاء ہم لیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید لے (اللہ  
آزاد کر دے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب قسم میں انشاء اللہ کہنا

(از قتیبہ بن سعید از حماد از غیلان بن جریر از ابو بردہ  
ابن ابی موسیٰ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دیگر  
کئی اشعری لوگوں کے ساتھ سواریاں حاصل کرنے کے لئے بارگاہ رسالت  
میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا  
اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تمہیں دوں۔ پھر حتی دیر خدانے  
چاہا تھا، ہم نے توقف کیا۔ بعد ازاں کچھ اونٹ آپ کے پاس آئے  
تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دلائے۔ جب ہم آپ کے پاس رخصت  
ہوئے تو آپس میں کہنے لگے یہ اونٹ ہمارے حق میں مبارک نہ  
ہوں گے کیونکہ جب ہم آپ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم  
کھائی تھی میں تمہیں سواری نہیں دوں گا۔ پھر غالباً بھول کر آپ  
نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آپس  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ ذکر کیا تو فرمایا میں نے تو یہ سواریاں  
تمہیں نہیں دیں۔ یہ تو خدانے تمہیں دی ہیں (لہذا امیری قسم میں خلل  
نہیں آیا) میں تو خدا کی قسم اگر اللہ چاہے جب کسی بات پر قسم کھالیا کرو

لے جب آدمی انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھائے مثلاً لوں کچھ خدانے چاہا تو قسم خدا کی میں ایسا کروں گا اب اس کی قسم تو منہ والی نہیں دہ قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ  
لازم ہوگا انشاء اللہ کا لہان سے کہنا ضروری ہے دل میں صرف نیت کرنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ انشاء اللہ کی کلام کے ساتھ ملا کر کہے اگرچہ یہ بیعت کیست کیا  
یا دوسرا کام کیا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مقید نہ ہوگا بلکہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہوگا اگر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمد کے نزدیک ایسی باتیں ہیں جس میں جب تک  
ہے جب تک کہ سنا ہے اور سعید بن جبیر کے نزدیک جہاں چاہیں تک ابن عباس کے نزدیک ایک برس تک مجاہد کے نزدیک دو برس تک ۱۲ منہ ۱۲ ترمذیہ باجی  
سے نکلتا ہے کیوں کہ آپ نے والدین کے بعد انشاء اللہ فرمایا ۱۲ منہ

فَأَدَّىٰ عُيْرَهَا خِلَاؤًا مِّمَّهَا إِلَّا كَثُرَتْ عَنْ يَمِينِي  
وَأَتَتْ الدُّنَىٰ هُوَ خَيْرٌ

٢٥٢- حَلَّ ثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَرْتُ بِبَيْتِي وَأَسَدَيْ  
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ  
كَفَرْتُ.

٢٥٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَجْرٍ عَنْ  
طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٌ  
لَا طَوْفَ النَّيْلَةِ عَلَى تَسْعَيْنَ امْرَأَةً كُلُّ  
تِلْكَ غُلَامٍ يَأْتِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ  
صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلِكَ قُلْ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ طَوَافَ بَيْتِهِ فَلَمْ تَأْتِ  
امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشَوْقٍ  
غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرُونِي قَالَ لَوْ  
قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يُجَنَّبْ وَكَانَ دَرَكًا  
لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَنْتَنِي قَالَ وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ -

اور پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اب نئی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہوتا ہے وہ کرگزرتا ہوں۔

(از ابو النعمان از حماد) حدیث مذکورہ کا مضمون ہے البتہ آخری عبارت کے بجائے یہ عبارت ہے "میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہوتا ہے وہ کرتا ہوں یا فرمایا جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ہشام بن حمزہ از طاووس)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت سلیمان  
علیہ السلام نے کہا میں آج رات اپنی نورے بیویوں میں ہر ایک کے  
پاس جاؤں گا اور سب کے ہاں ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی  
راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ تو کہہ لیجئے  
سفیان کہتے ہیں ساتھی سے مراد یہاں فرشتہ ہے۔ مگر سلیمان علیہ السلام  
ان شاء اللہ کہنا بھول گئے، رات کو سب عورتوں کے پاس گئے لیکن  
نتیجہ ان میں سے کسی عورت کے بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک کے اور  
وہ بھی ادھورا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام قسم کے ساتھ انشاء اللہ  
کہہ لیتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور مقصد بھی پورا ہوتا۔ ایک بار کہنے لگے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو قسم  
بھی ہو جاتی اور ان کا مطلب بھی پورا ہو جاتا۔

بعض اوقات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ لفظ روایت کرتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام استغثا و کمر لیتے (انشاء اللہ کہہ لیتے) سفیان بن عیینہ (اسی

سند سے کہتے ہیں یہ حدیث ابو الزناد نے بھی بحوالہ اعرج از البوسریہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے

**باب** قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد  
دونوں طرح دے سکتا ہے۔

بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا قَبْلَ  
الْحَنُودِ وَبَعْدَهُ .

۱۔ رتبہ اور وزارتی اور ملک اور لیٹ اور احمد کا یہی قول ہے کہ کفارہ قسم کوڑنے سے پہلے بھی دے سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے قسم کوڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں سمجھا ۲۔ منہ

۲۲۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقُسَيْمِ  
الْقُمَيْطِيِّ عَنْ زُهْدٍ الْجُدَيْعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا النَّحْوِ  
مِنْ جُرْمِ إِخَاءٍ وَمَعْرُوفٍ قَالَ فَقَدْ لَمْ  
طَعَامٌ قَالَ وَقَدْ مَرَّ فِي طَعَامِهِ لَحْمٌ وَجَاجٌ  
قَالَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي يَمٍّ اللَّهُ أَخُو  
كَأَنَّهُ مَوْلَى قَالَ فَلَمْ يَذُنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو  
مُوسَى اذْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ  
إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ رَفَعَهُ فَخَلَفْتُ  
أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ اذْنُ أَخْبِرْكُ  
عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَقْبَلَهُ  
وَهُوَ يَقْسِمُ نَعْمًا مِّنْ نَّعْمِ الصَّدَقَةِ قَالَ  
أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَ  
اللَّهُ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ  
قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَبُ إِبِلَ فَقِيلَ لَنَا هَؤُلَاءِ  
الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ  
فَأَتَيْنَا فَأَمَرْنَا بِخَمْسِ ذَوْدِ غُرَى الدُّرَى  
قَالَ فَأَنْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لَا مَعَايَ أَتَيْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ  
فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا

(از علی بن محمد از اسماعیل بن ابرہیم از ایوب از القسیمی) نہم جرمی

کہتے ہیں ہم لوگوں اور قبیلہ جرم میں برادری اور دوستی تھی۔ ایک بار  
ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں انہیں  
کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس وقت لوگوں میں  
بنی تیم القبیلہ کا سرخ رنگ کا ایک شخص بھی بیٹھا تھا جو غلام مسلم  
ہوتا تھا وہ کھانے میں شریک نہ ہوا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ  
عنہ نے کہا آ تو بھی کھالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے  
یہ کھانا کھاتے دیکھا ہے (یہ نہ سمجھو کہ خلاف سنت کھانا ہے)  
وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھے نفرت  
ہو گئی اور قسم کھائی کہ آئندہ مرغی نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ رضی  
اللہ عنہ نے کہا اچھا قریب آؤ اس کے متعلق بھی کچھ سناتا  
ہوں۔ سنو! ایک بار ہم اشعری لوگ مل کر کئی آدمی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں طلب کرنے گئے  
گئے۔ آپ اس وقت صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب  
راوی کہتے ہیں غالباً قاسم نے یہ بھی کہا کہ آپ اس وقت غصے  
میں تھے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دینے کا ارادہ  
میرے پاس سواریاں ہیں کبھی نہیں۔ بہر حال ہم چلے گئے۔ پھر  
اتفاق سے مال غنیمت کے کچھ اونٹ آپ کے پاس آئے۔ آپ  
نے ہمیں یاد فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں گئے؟ (بلال نے ہمیں  
آواز دی) ہم پھر آئے۔ آپ نے نہایت عمدہ سفید کومل  
ولے پانچ اونٹ ہمیں عنایت فرمائے۔ ہم ان اونٹوں کو  
لے کر چلے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بھائی! جب ہم پہلے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں طلب کرنے گئے تھے تو آپ نے  
قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواریاں نہیں دینے کے پھر آپ نے بلا بھیجا

لہ یعنی اشعریوں میں حالانکہ نہم جرم قبیلے کے تھے مگر انہوں نے ابو موسیٰ کے دو گنا یعنی بیسی اشعریوں میں اپنے تئیں شمار کیا اور نہم یعنی دھیرے ملک کا ہے  
اس کا نام مسلم نہیں ہوتا ۱۳ منہ ۱۵ او ایک دیابت تریکین اونٹوں کا ذکر ہے جس کے خلاف ہمیں ممکن ہے کہ پہلے تین اونٹ دیئے ہوں پھر دواو دیئے ہوں ۱۴ منہ



فَجِئْنَا نَسَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْنَهُ وَاللَّهُ لَنْ تَعْقِلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْنَهُ لَا نُظْلِمُ أَبَدًا أَرْجِعُوا يَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَكُونُوا  
مِثْنَهُ فَرَجَعْنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ  
لِنَسْتَحْمِلَكَ فَخَافَتْ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْنَا  
فَطَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ لَسَيْتَ مِثْنَكَ قَالَ  
انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا  
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَحَقَّقْنَا  
تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي  
قَلَابَةَ وَالْقِسْمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكَلْبِيِّ -

ہیو تو جو کام بہتر ہو گا وہ کر لیتا ہوں اور قسم کا اتار کر لیتا ہوں۔

اسماعیل کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی بحوالہ ایوب از ابو قتلابہ وقاسم بن عامر کلیدی روایت کیا (لے)

۶۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَكُوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَ  
الْقُسَيْمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدٍ بِهَذَا۔  
(از قتیبه از عبد الوہاب از ابویوب از ابو قلابہ و قاسم تیمی  
از زہد) یہی حدیث بالا منقول ہے۔

۶۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ الْقَسِمِ  
عَنْ زُهْدٍ مَرْبُوعًا -  
(از ابو معمر از عبد الوارث از ایوب از قاسم از زیدم)  
یہی حدیث بالامنقول ہے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُيَيْنٍ قَارِئٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

(از محمد بن عبد اللہ از عثمان بن عمر بن فارس از ابن عون از حسن) عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امارت (حکومت یا عہدہ) خود طلب نہ کر اگر بن مانگے ملے تو اللہ تیری مدد کرے گا اگر مانگنے سے ملے گی

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْإِمَادَةَ  
فَاتَكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ  
أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ  
وَكَلَّتْ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ  
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
تَقَرَّرَ عَنْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْهَدُ عَنِ  
ابْنِ عَوْنٍ وَتَابِعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ  
عَطِيَّةٍ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحَمْدٌ وَقَتَادَةُ  
وَمَنْصُورٌ وَهَيْشَامُ وَالزَّبَّاعُ.

تو اللہ تعالیٰ تجھے اس امارت کے حوالے کرنے کا (امداد الہی شامل  
نہ ہوگی) اور جب تو کسی بات پر قسم کھالے مگر بعد میں نیکی یا  
بہتری اس کے خلاف میں دیکھے تو اس بہتر کام کو کر اور قسم کا لغو  
دے دے۔

عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو اشہل بن حاتم نے بھی  
بحوالہ عبد اللہ بن عون روایت کیا (اسے ابو عوانہ اور حاکم نے وصل  
کیا) عبد اللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس، سماک بن عطیہ،  
سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع  
نے بھی روایت کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الفرائض

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب فرائض

یعنی ترکہ کے حصوں کا بیان

**باب** (سورہ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔  
”اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں یہ حکم دیتا  
ہے کہ بیٹے کا حصہ دوہرا، بیٹی کو اکیر حصہ ملے گا،  
اگر میت کا بیٹا نہ ہو صرف بیٹیاں ہوں (دو یا) دو سے  
زائد تو انہیں دو تہائی ترکہ ملے گا۔ اگر میت کی ایک  
بی بی ہو تو اسے آدھا ترکہ ملے گا اور میت کے ماں باپ  
ہر ایک کو ترکہ کے میں سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔

**باب ۳۵۴** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُؤْتِيكُمُ  
اللَّهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي عَرِمْتُمْ  
حَظَّ الْاُنْثَىٰ كَيْنَ قَانَ لَكِنْ لِّنِسَاءٍ  
قَوْنٍ اَمْتَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا  
تَرَكَهٗ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً  
فَلَهَا النِّصْفُ وَلَوْ بَوِيْهُ بِكُلِّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُسُ مِنْهَا

یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے باب ۳۵۴ میں روایت کیا اور سماک بن عطیہ کی روایت کو امام مسلم نے اور سماک بن حرب کی روایت  
کو طبرانی اور عبد اللہ بن احمد نے زیادات میں اور حمید کی روایت کو امام مسلم نے اور قتادہ اور منصور کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے اور ہشام کی  
روایت کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور ربیع کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ آبَاؤُكَ  
فَلَإِيَّاهُ التَّلْثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ  
إِخْوَةٌ فَلِإِيَّاهُ السُّدُسُ مِنْ  
بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ  
أَنَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ  
أَيُّهُمُ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ  
مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا  
حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا  
تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ  
فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ  
بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوْصِيْنَ بِهَا أَوْ  
دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ  
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ  
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ  
مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ  
تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ  
كَانَ رَجُلٌ يُورِثُ مِثْلَةَ أَوْامِرَاةٍ  
وَأَمْرًا أَوْ أُخْتُ فَلِكُلٍّ وَاحِدٌ  
مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا

یہ اس وقت ہے کہ اگر سب کی اولاد ہو (بیٹا یا بیٹی یا پوتا  
یا پوتی) لیکن اس صورت میں کہ خدا نخواستہ اولاد نہ ہو  
اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو  
تہائی حصہ (باقی سب باپ کو) ملے گا۔ اگر (ماں باپ کے  
سوا) میت کے کوئی بھائی بہنیں ہوں تب ماں کو  
چھٹا حصہ۔ یہ سارے حصے میت کی وصیت اور  
قرض ادا کرنے کے بعد کئے جائیں گے۔ تمہیں کیا  
معلوم باپ یا بیٹوں میں سے تمہیں کس سے زیادہ  
فائدہ پہنچ سکتا ہے (لہذا اپنی رائے کو دخل نہ دو)  
یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں (وہ اپنی مصلحت خوب  
جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔  
اور تمہاری بیویاں جو مال اسباب چھوڑ جائیں اگر ان  
کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تمہیں آدھا ترکہ  
ملے گا۔ اگر اولاد ہو تو جو بھائی۔ یہ بھی وصیت اور قرضہ  
ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوگی۔ اسی طرح تم جو مال اسباب  
چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد (بیٹا یا بیٹی) کوئی نہ ہو تو  
تمہاری بیویوں کو اس میں سے جو بھائی ملے گا اگر اولاد  
ہو تو آٹھواں حصہ۔ یہ عمل بھی میت کی وصیت پوری  
کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگا۔ اگر کوئی مرد یا  
عورت مر جائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ نہ بیٹا)  
بلکہ (ماں جائے) ایک بھائی یا بہن ہو (یعنی اخیانی) تو ہر

ملہ باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بہن ترکہ سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی  
حصہ کم ہو کر چھٹا حصہ رہ جاتا ہے ۱۲ منہ ملہ محرومیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے اور قرض کی  
ادائیگی سارے مال سے کی جائے گی اگر کل مال قرض میں چلا جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ ملہ یہاں بھائی بہن سے ماں جائے یعنی اخیانی بھائی بہن مراد ہیں  
یہ لوگ ذوی الفروض میں ہیں لیکن حقیقی یا علاقائی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے

أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شَرُّ كَانُوا فِي  
الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصَى  
بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مَصْنُوعٍ وَصِيَّةٍ  
مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ

ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر ای طرح کے (اخیاں) کئی  
بھائی بہنیں ہوں تو سب مل کر ایک تہائی حاصل کریں گے  
تقسیم بھی وصیت اور ادائیگی قرض کے بعد ہوگی۔  
بشرطیکہ میت نے ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لئے

وصیت نہ کی ہو یعنی ثلث مال سے زیادہ کی۔ یہ سارا فرماں ہے اللہ کا اور اللہ (ہر ایک کا حال)  
خوب جانتا ہے اور بردبار ہے۔

۶۲۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُمِّ كَيْدٍ رَسَمَ  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ فَعَادَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
وَهُمَا مَا شِئَا نَ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْصِيَ عَلَى  
تَوَضُّأٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَبَّ عَلَى وَضُوْءِهِ فَأَقْعَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي  
فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى تَرَلْتُ إِلَيْهِ الْمَوَادِئَ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از محمد بن امجد بن سعاد) حضرت جابر  
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر پیدل چل کر میری عیادت کرنے آئے۔  
عجب آپ میرے پاس پہنچے تو اس وقت میں یہ ہوش تھا، آپ نے  
اپنے وضوء کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ نے کچھ  
جواب نہ دیا یہاں تک کہ تر کے کی آیت (یوسف ص ۱۱۱) (یوسف ص ۱۱۱) (یوسف ص ۱۱۱)  
نازل ہوئی۔

**باب** فرائض کا علم سکھانا۔

عقبہ بن عامر کہتے ہیں (دین کا) علم سیکھو قبل اسکے  
کہ اٹکل کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس  
سے فتویٰ دیں (حدیث و قرآن سے۔ بے خبر ہوں)۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ابن طاؤس از والدش از  
والدہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

۶۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ

لہ حافظ نے کہا ابشر کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کی تخصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے امام احمد اور ترمذی نے اس سے  
سے مروی ہے انکا لافرائض کا علم سیکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے جب یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا دعا دہی ترکے میں جھگڑا کریں گے  
کوئی فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے لکھا لا یوں ہے کہ علم فرائض سیکھاؤ دھما حصہ علم کا یہ علم ہے اور سب سے پہلے میری امت سے یہ  
علم لیا جائیگا۔ یہ صحیح کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بالکل صحیح ہوا اہل ہائے زمانے میں لوگ صدرا اور شمس باز نہ تک بڑھ جاتے ہیں اور مدت دن کے گزرتے  
اور چھٹیوں میں صرف دستے ہیں مگر ایک ذرا سا مسئلہ فرائض کا پوچھو تو بکا بکا دے جاتے ہیں اور علم فرائض کو اچھی طرح جاننے والے بہت کم ہوتے جا رہے ہیں ۱۲ منہ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّهَا

**باب ۳۵۳** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

۶۲۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا جَمِيعٌ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُمَا مِنْ فَدْلٍ وَسَمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَنَاقِلِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدْعِي أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فَبَيْنَمَا هُمَا يَصْنَعُهُمَا قَالَ فَهَجَرَهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ يُكَلِّمَهُ حَتَّى مَاتَتْ

سلم نے فرمایا تم گمان سے بچتے رہو یعنی جس کی دلیل نہ ہو کیونکہ کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات ہے اور گوہ نہ لگاؤ جاسوسی نہ کرو آپس میں بیر نہ رکھو ایک دوسرے کو پیٹ نہ دکھاؤ (یعنی ترک ملاقات نہ کرو) بلکہ بھائی بھائی اور خدا کے بندے بن کر رہو

**باب** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از ہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے اپنی میراث مانگنے آئے وہ فدک کی زمین اور خیبر سے اپنا حصہ لینا چاہتے تھے، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھاتے پیتے رہیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا میں تو خدا کی قسم جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا کروں گا آپ کا کوئی کام چھوڑنے والا نہیں (ایسا نہ ہو کہ گمراہ ہو جاؤں) یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنا چھوڑ دیا وصال تک ان سے بات نہیں کی یہ

۱۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب آدمی کو قرآن و حدیث کا علم نہ ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلہ کرے گا حکم دیکھا اس میں ظلم فراموش ہی آگیا ۲۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کھاتے پیتے تھے ۱۳۔ یہاں بعض یہ شہر کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر تھیں ان کو غصہ دلانا یا ناراض کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو نہیں کر گوارا کیا ان کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ناراض نہیں کیا بلکہ حدیث شریف سنائی جس کو خود ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حدیث کا خلاف نہیں کر سکتے تھے اب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی ناراضگی مقتضائے صاحبزادگی تھی اس کا کوئی علاج نہ تھا علاوہ اس کے دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی (ساقیہ) کو

۶۲۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ

أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

۶۲۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدُسٍ بْنُ الْحَدَّادِ  
وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ كَرَنِي  
مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ  
عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى ادْخُلْتُ  
عَلَى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ أَهْلُ  
لَاكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ  
سَعْدٌ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَهْلُ  
لَاكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسُ  
يَا مَيِّتُوا الْمُؤْمِنِينَ أَفْزِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا  
قَالَ أَلَسْتُ كُمْ يَا لِلَّهِ الَّذِي يَأْذِنُ تَقْوَمُ  
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ  
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ

(از اسمعیل بن ابان از ابن مبارک از یونس از زہری

از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زمرہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں  
ہوا کرتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) مالک بن انس

ابن حدشان کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اسنے  
میں ان کا دربان یرفانامی آیا اور کہنے لگا حضرت عثمان، عبد الرحمن  
ابن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آپ کے پاس آنا چاہتے  
ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا انہیں آنے دے یرفانے  
انہیں اجازت دی۔ پھر یرفانے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور  
عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا  
اچھا آنے دے (وہ آئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے  
امیر المؤمنین میرا اور ان کا (یعنی علی رضی اللہ عنہ کا) فیصلہ کر دیجئے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں  
جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کا کوئی وارث  
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اس سے آپ  
کی مراد خود آپ کی اپنی ذات تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
ان کے ساتھی کہنے لگے بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو ایسا فرمایا ہے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(مجلسی حاشیہ سابقہ) حضرت فاروق کے پاس گئے اور ان کو کھایا پھروہی ہو گئیں گوس روایت میں یہ ہے کہ یرفانے کہا کہ اب انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مانعین اور مخالفین تھے انہوں نے چاہا سب وہی انتظام قائم رہے جیسا آنحضرت کے وقت میں تھا اس میں سب موقوف نہ آنے پائے ان کی نسبت بکری تھی  
خدا انہیں اس سے روکے ان کا کھانا کو غصہ نہیں کیا بلکہ انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے جن میں آنحضرت نے خرچ کرتے تھے یعنی آپ کی اولاد اور بی بیوں کا سبب خاصہ اسی  
میں سے کہتے رہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ذاتی سالانہ آنحضرت ۱۲ ہجرت کی مراد لکھوا کر لے سکتے تھے ۱۲ منہ (جو فی صوم لیلہ) لے لیا تھا  
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب جانکا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو انہیں دی تھی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی تھی  
اس شرط پر کہ وہ اس جانکا کو انہی کاموں پر خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ سب وہی گھن انتظام کے طور پر تھی نہ بطور ملک و قریب  
عہ زیادہ موزوں یہ معلوم ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنا اور اس سے ملنے کے متعلق بات کرنا چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حدیث کے لحاظ سے یہ بات وہ کیا کر سکتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا کر سکتے تھے۔ جیسا کہ حاشیہ بالا میں مذکور ہے۔ ویسے صرف کہتے ہیں ۱۲ منہ لکھنا

قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَى عِزٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَقْهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ إِلَى تَوَلَّاهُ قَدِيرٌ فَكَانَتْ خَالِفَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا احْتَنَاهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْشَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْ مَوَاسِيَهَا حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَنْ يَجْعَلُ مَالُ اللَّهِ فَحِيلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتُهُ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ لِعِزٍّ وَعَبَّاسٍ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعْلَمُ فَتَوَكَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَكَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرْتُهَا سَتَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَنِي وَكَلَّمْتُمَا وَاحِدًا وَآوَأْمَرُكُمَا جَمِيعًا جِئْتُمَنِي

حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے کیا آپ دونوں جانتے ہیں کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب آپ سے حقیقت حال بیان کرتا ہوں، ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مالِ فے (جو بغیر جنگ حاصل ہوں) اپنے رسول کے لئے خاص کیا اس میں کسی اور کا حصہ نہیں رکھا جیسے سورہ حشر میں فرمایا مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ .... قَدْ يُؤْتَاكَ تَوْبَةُ بَنِي نَضِيرٍ خیر اور ذرک وغیرہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال تھے مگر خدا کی قسم آپ نے انہیں اپنی ذات کے لئے (باوجود اجازتِ خداوندی کے) نہیں رکھا آپ لوگوں کو چھوڑ کر خاص اپنے مزے میں خرچ کیا بلکہ آپ لوگوں کو دیا آپ ہی میں تقسیم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں کرتے تھے کہ اپنے گھروالوں کا ایک سال کا خرچ اس مال میں سے نکال لیتے اور جو باقی بچتا اسے ان کاموں میں صرف کرتے جن میں بیت المال (قومی خزانہ) کا روپیہ خرچ ہوتا ہے (یعنی قومی واجتماعی معاملات میں) آپ اپنی پوری مقدس زندگی میں ہی کرتے رہے۔ تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو یہ معلوم نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ پھر حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے ان سے فرمایا آپ کو خدا کی قسم کہو آپ کو یہ معلوم ہے یا نہیں؟ دونوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ (خلیفہ ہوئے) انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کام چلانے والا) ہوں، انہوں نے ان کی جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے انہی کاموں میں صدقِ اکبر رضی اللہ عنہ بھی خرچ کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے صدیق

تَسْأَلُونِي نَصِيحَتَكَ مِنْ أَمْرِ أَخِيكَ وَآتَانِي هَذَا  
يَسْأَلُونِي نَصِيحَتَ أَمْرٍ مِنْ أَمْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ  
شَيْئَكُمْ مَا قَعْتُمْهَا إِلَيْكُمْ فَأَوَّلَهُ الَّذِي يَأْتِيهِ  
تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَصْنِي فِيهَا قَضَاءً  
غَيْرُ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمُ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُ مِمَّا  
قَادَ فَعَاهَا إِلَى فَأَنَا أَكْفِيكُمْ مَهَا.

اکبر رضی اللہ عنہ بھی خرچ کرتے ہے پھر اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
کو بھی اپنے مال بلا لیا۔ میں نے یہ کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لی  
(نائب) کا ولی ہوں اور دو برس تک میں نے یہ سب جائدادیں اپنے قبضے  
میں رکھیں اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضی  
اللہ عنہ خرچ فرماتے تھے انہی میں میں خرچ کرتا رہا۔ پھر علی اور عباس رضی  
آپ دونوں میرے پاس آئے اس وقت دونوں کی زبان ایک ہی دل ایک تھا

(یعنی آپس میں اتحاد تھا) عباس! آپ نے تو یہ کہا تھا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھے حصہ دلاؤ اور علی! آپ نے یہ کہا میری بیوی کا  
حصہ ان کے والد کے مال میں سے دلاؤ۔ میں نے کہا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مال تقسیم نہیں ہو سکتا) البتہ میں اسی شرط پر یہ ساری  
جائداد (انتظاماً) آپ دونوں کے حوالے کر سکتا ہوں۔ اب آپ دونوں حضرات یہ چاہتے ہیں کہ میں اس جائداد کی بابت کوئی دوسرا  
فیصلہ کروں تو یہ (ممکن نہیں) قسم اس فات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ نہ کر پولا  
نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ حضرات سے اس جائداد کی دیکھ بھال نہیں ہو سکتی تو پھر آپ میرے حوالے کر دیں۔ میں (جہاں  
ہزاروں کام کرتا ہوں) اس کا بھی بندوبست کر لوں گا۔

۶۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُمَيْعُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَرِثَادٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَّا  
تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْنِهِ عَامِلِي  
فَهُوَ صَدَقَةٌ

(از اسمعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میرے وارث لوگ اگر میں ایک دینار بھی چھوڑ جاؤں اسے تقسیم  
نہیں کر سکتے بلکہ جو جائدادیں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری ازواج  
اور عملہ کا خرچ نکال کر جو بچے وہ سب صدقہ کر دیا جائے۔

۶۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت

سہ یعنی اس شرط پر کہ میں اس کو اپنی کاموں پر خرچ کرتے رہوں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے تم نے قبول کیا میں نے یہ جائداد تم دونوں کے قبضے میں  
رہے دی ۱۲ منہ سے تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں جو یہ جائداد حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دی تھی وہ اس طویلہ تھی کہ ترکے کی طرح ان کو تقسیم کیا تھا کیونکہ پیغمبرؐ  
مال ترکے کے طور پر تقسیم نہیں ہو سکتا اور حضرت عمرؓ اور حضرت صدیقؓ رضی اللہ عنہما کے قبضے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے وقت میں  
فتومات بہت ہو گئیں تھیں اور ایک وسیع ملک ملک کا انتظام ان کے سپرد تھا انہوں نے اس کو نعمت سمجھا کہ اس جائداد کا انتظام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کر لیں اور ان کو کچھ  
سبکدوشی چلے ہوس وقت وہ دونوں بے چارے تھے ان میں کوئی نزاع نہ تھا جب نزار پید ہوا تو حضرت عمرؓ نے یہ تقریر کی ۱۲ منہ



حِينَ تَوُفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَدْنَا أَنْ يَبْعَثَ عُمَانُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِيَسْأَلَهُ  
وَيُؤْتِيَهُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَنَا  
صَدَقَهُ -

**باب ۲۵۶** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا  
فَلَا هُلَّةَ -

۶۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا  
أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ قَاتَ  
وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَقَاءَ فَعَلَيْنَا أَضْلًا  
وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَثَبَهُ -

**باب ۲۵۷** مِيرَاثِ الْوَلَدِ  
مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ  
ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ  
بَنَاتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتْ  
أَسْتَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ  
النِّصْفَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ  
ذَكَرٌ بَدَأَ بِهِنَّ شَرًّا فَهِيَ وَفِي  
فَرِيضَتِهِ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ  
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ -

عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس  
بھیجیں اور اپنے ترکے کے حصے کا مطالبہ کریں تب میں نے کہا تمہیں  
یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہم انبیاء  
کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

**باب ۲۵۸** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو شخص  
مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے  
گا۔

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں مسلمانوں پر خود ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (ان پر  
خود ان سے زیادہ مہربان ہوں) اگر کوئی مسلمان مر جائے اور قرض  
ہو، ادائیگی کے لئے جائیداد نہ ہو تو ہم اس کا قرض (بیت المال  
سے) ادا کریں گے۔ اور جو مسلمان مال و دولت چھوڑ جائے  
تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا۔

**باب ۲۵۹** ماں باپ کی میراث میں سے اولاد کا حصہ  
زید بن ثابت (جو فرائض کے بڑے عالم تھے) کہتے ہیں  
اگر کوئی مرد یا عورت ایک ہی بیٹی چھوڑ جائے تو وہاں  
مال لے گی اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو  
دو تہائی حاصل کریں گی۔ اگر ان بیٹیوں کے ساتھ کوئی  
بیٹا ہو تب بیٹیوں کا کوئی متعین حصہ نہیں ہوگا بلکہ  
دوسرے ذوالفروض (حصہ والوں) کو دے کر جو مال  
بچے گا اس میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو  
اکہرا حصہ ملے گا۔

۶۲۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عَنِ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ.

بَابُ ۲۵ مِيرَاثُ الْبَنَاتِ

۶۲۶۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا لَكَ مَاتُ لَيْسَ يَرِيعُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَصَدِّقُ بِشَلَّتِي مَالِي فَقَالَ لَا قَالَ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ قَالَ ثَلُثُ قَالَ ثَلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتِ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكِيَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى تَلْقَى الْقَبْرَ تَرَفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَأُخْلَفُ عَنْ هَجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزِدَّتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَصْرُفَكَ أَخْرُونَ لَكِنَّ الْبَاءَ لَسَّ سَعْدُ

(از موسی بن اسماعیل از وہیب از ابن طاووس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوی الفروض یعنی حصہ والوں کو ان کا مقرر حصہ دے دو جو مال (ان کا حصہ دے کر) بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار (یعنی عصبہ) کا ہے۔

بَابُ بیٹیوں کے ترکے کا بیان

(از حمیدی از سفیان از زہری از عامر بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (حجۃ الوداع میں) مکہ میں ایسا بیمار ہوا کہ قریب الموت ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت مالدار ہوں، ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اچھا آدھا مال؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال؟ آپ نے فرمایا بس تہائی مال بہت ہے حقیقت یہ ہے اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تجھے ہر خرچ پر ثواب ملے گا (جو رضائے الہی کے لئے کرے) حتیٰ کہ اس رقم پر بھی جو اپنی بیوی کے لئے نکال ٹھکے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری ہجرت میں خلل واقع ہو جائے گا میں (مہاجرین کے اعزاز سے) پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تو (بالفرض) میرے بعد بھی (مکے میں) رہ گیا (تو کیا ہو گا) جو عمل تو اللہ کی رضامندی کے لئے کر لیا اس پر تجھے ثواب ملے گا) تیرا درجہ بلند ہو گا اور شان بڑھے گی شاید تو میرے بعد تک زندہ رہے (تیری عمر دراز ہو) تجھ سے کچھ قومیں (مسلمان) فائدہ اٹھائیں کچھ (کفار) نقصان پائیں

ابْنُ خَوْلَةَ يُزِيْنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سَفِينٌ وَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ -

۶۲۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَكَاكَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَآمِلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ التَّيَصُّفَ وَالْأُخْتَ التَّيَصُّفَ -

بَابُ ۳۵ مِنْ أَرَاثِ ابْنِ الزُّهْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرَهُمْ كَذَكَرَهُمْ وَأُنْثَاهُمْ يَرْتَوُونَ كَمَا يَرْتَوُونَ وَيَحْجَبُونَ وَلَا يَرُونَ وَلَدُ الْإِبْنِ مَعَ الْإِبْنِ -

اولاد وارث نہ ہو سکے گی۔

۶۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

مگر سعد بن خولہ کا انتقال مکہ میں ہو گیا تو اس کا افسوس ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ ہی میں انتقال کر گئے تھے (حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکے تھے)۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں سعد بن خولہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے فرد تھے۔

(از محمود از ابوالنضر از ابو معویہ شیبان از اشعث) اسود بن یزید کہتے ہیں ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ من میں معلم اور حاکم ہو کر گئے۔ ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑ جائے تو وراثت کا کیا مسئلہ ہے ؟ انہوں نے کہا بیٹی کو اور بہن آدھا آدھا مال ملے گا۔

باب پوتے کی میراث جب میت کا بیٹا نہ ہو

یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹیوں کی اولاد بھی اپنی اولاد کی طرح ہے جب میت کا کوئی (صلبی) بیٹا نہ ہو، بیٹیوں کے بیٹے اپنے بیٹیوں کی طرح اور بیٹیوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں، (یعنی پوتے بیٹیوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں) بیٹیوں کی اولاد بیٹیوں کی طرح وارث ہوتی ہے، اور دوسرے وارثوں کو بیٹیوں کی طرح محروم کرتی ہے۔ البتہ اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی کی

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاووس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ذوی الفروض کے حصے دے دو

۱۔ اولاد ملک سے آدمی ہجرت کر جائے پھر وہاں مرنا اچھا نہیں یہ اس زمانے میں تھا جب ہجرت فرض تھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ۱۲ منہ ۲۔ یہ باری صحابی تھے حجرہ الوداع میں مکہ میں آن کر گئے یہ حدیث اوپر کی بارگزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳۔ کیونکہ بیٹی کے ساتھ بہن عصبہ ہو جاتی ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے ۱۲ منہ ۴۔ اس کو سعد بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّو الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا  
فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأُولَى رَجُلٍ ذَكَرَ

**باب ۳۵۲ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ  
مَعَ ابْنَةٍ**

۶۲۷۰ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلَ  
ابْنَ شُرَحْبِيلَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ  
ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأَخْتٍ فَقَالَ لِلْابْنَةِ  
التَّصْنُفُ وَلِلْأَخْتِ التَّصْنُفُ وَأَبُو مَسْعُودٍ  
فَسَيِّئًا بَعْنِي فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ  
بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَكْتُ إِذَا  
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضَى فِيهَا بِمَا  
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ  
التَّصْنُفُ وَلِلْابْنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْمِلَةً  
الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ قَاتِلَتَا أَبَا مُوسَى  
فَأُخْبِرْنَا لَا يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا  
تَسْأَلُونِي مَاذَا أَمْرُ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے لوٹ کر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حضرت عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بیان کیا۔ انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم  
میں موجود ہیں، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

**باب ۳۵۳ مِيرَاثِ الْحَبْدِ مَعَ  
الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بیان کیا۔ انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم  
میں موجود ہیں، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

پھر جو بچ ہے وہ اسے ملے گا جو مرد میت کا بہت قریبی  
رشتہ دار ہو۔

**باب ۳۵۴ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ  
مَعَ ابْنَةٍ**

(از آدم ان شعبہ از ابو قیس) ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا  
کیا اگر کوئی شخص مر جائے اور ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن  
چھوڑ جائے (تو وراثت کیسے ہوگی؟) انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا  
ملے گا، آدھا بہن کو ملے گا (پوتی محروم ہوگی) لیکن تو عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے پوچھ لے (شاید وہ بھی ایسا ہی بیان کرے گی) چنانچہ  
چنانچہ اس شخص نے جاکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ان سے بیان کیا تو  
انہوں نے کہا میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہی کا مرتکب ہوں گا اور  
ہدایت پر نہیں رہوں گا، میں تو اس مسئلے میں وہی حکم دوں گا جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یعنی بیٹی کو آدھا اور  
پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی پوری ہو جائیں اور جو مال بچ  
رہے وہ میت کی بہن کے لئے ہوگا۔ سائل کہتا ہے پھر ہم عبداللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے لوٹ کر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حضرت عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بیان کیا۔ انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم  
میں موجود ہیں، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

**باب ۳۵۵ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ  
مَعَ ابْنَةٍ**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بیان کیا۔ انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم  
میں موجود ہیں، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا لِهَيْبَةِ الرُّمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهَ وَلَكِنْ خَلَّةُ الرُّسُلِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرُ قَائِلَةٍ أَنْزَلَهُ أَبَا أَوْفَانَ قَضَاءُ أَجَا.

**باب ۳۵۵ مِزَاتِ الرُّوْحِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ -**

۶۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ دُرُقَاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَاءُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَحُلَّ لِلدَّكْرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ جَعَلَ لِلْأَبِ نِصْفَ الْوَصِيَّةِ وَجَعَلَ لِلْأُمِّ الرُّبْعَ وَالرُّبْعَ لِلرُّوْحِ الشَّطْرَ وَالرُّبْعَ.

**باب ۳۵۵ مِزَاتِ الْمَرْأَةِ وَالرُّوْحِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ -**

۶۳۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي مِنْ مَوَارِيثَ لِعَمَّاتٍ سَقَطَ مِثْلُهَا لِعَمِّاتٍ أَوْ أَمَةٍ لِمَرْأَةٍ الْمَرْأَةُ أَلْفِي قَفْلَةٍ يَلِيهَا لِعَمِّاتٍ ثَوَقِيَّتُ قَفْلَتِي قَفْلَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں اس امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنانا چاہتا تو اسے بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل یا فرمایا بہتر ہے۔ اس نے (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) تو دادا کو باپ کی جگہ رکھا یا یوں کہا دادا کی نسبت یہ حکم دیا کہ وہ باپ کی طرح ہے۔

**باب اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا؟**

(از محمد بن یوسف از ورقاء، از ابن ابی نجیح از عطاء) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسلام کے ابتدائی زمانے میں) میت کا مال سب اس کی اولاد کو ملتا تھا اور ماں باپ کے لئے میت جو وصیت کر جاتا وہ انہیں دیا جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جتنا چاہا منسوخ کر دیا اور مرد کو ثلث کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ اور بیوی کو آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کو آدھا حصہ یا چوتھا حصہ

**باب بیوی اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا؟**

(از قتیبہ از لیث از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت (ملیکہ) کے متعلق جن کے پیٹ کا بچہ مرا ہوا گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ماننے والی عورت ایک غلام یا لونڈی دے۔ بعد ازاں جس عورت کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی دے (یعنی بچہ گرنے والی) مرگئی تو آپ نے اس کا ترکہ اس کے

ملکہ ایک دوسری عورت نام حنیفہ بنت مروح کی ماں سے جو اس نے پھر بارہویہ کی کھڑی سے لگا لی تھی ۱۲ منہ ۱۷ کیونکہ خطایہ شبہ کی دیت قاتل کے عاقل یعنی کنبہ والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئے گا ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند یا بیویوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ اپنی جو روحا وارث ہوتا ہے تو جو روحیں اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوتی ۲ منہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِثْلًا تَهَا لِلْبَيْتِهَا وَذَوِجِہَا  
وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِہَا۔

**باب ۳۵۶ مِثْرَاتِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَتِہُ**

۶۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضَى فِينَا مَعَاذُ  
ابْنِ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ التِّصْفُ لِلْبَنَةِ وَالتِّصْفُ لِلْأَخْتِ ثُمَّ قَالَ  
سُلَيْمَانُ قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَضَايَ  
فِينَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَنَةِ  
التِّصْفُ وَ لِلْبَنَةِ الْإِبْنُ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ  
فَلِلْأَخْتِ۔

**باب ۳۵۷ مِثْرَاتِ الْأَخَوَاتِ وَالْأَخَوَاتِ**  
۶۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
مَرِيضٌ فَدَعَا بِيَوْمِي فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ نَضَعَمَ  
عَلَيَّ مِنْ وَضْؤِہِ فَأَقْفَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

بِیْتِیْوں اور خاوند کو دلایا اور کنبے والوں کو نہیں دلایا اور  
دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبے والوں کو دیا تھا۔

**باب بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں۔**

(از بشیر بن خالد از محمود بن جعفر از شعبہ از سلیمان از  
ابراہیم) اسود بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زبانے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم اہل یمن کو یہ حکم دیا کہ  
آدھا ترکہ بیٹی کا اور آدھا بہن کا ہے جب میت کے یہ دو  
وارث ہوں پھر سلیمان نے جو اس حدیث کو روایت کیا تو اتنا  
ہی کہا "معاذ نے ہم اہل یمن کو یہ حکم دیا۔ یہ نہیں کہا" آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانے میں۔

(از عروبی عباس از عبد الرحمن از سفیان از ابو قیس از ہرقل)  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ابو موسیٰ اشعری کا فتویٰ سن کر) یہ  
کہا میں تو اس مسئلے میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حکم دیا تھا کہ بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ  
اور باقی مال بہن کو (تو بہن عصبہ ہوئی)

**باب بھائی بہنوں کو کیا ملے گا؟**

(از عبد اللہ بن عثمان از عبد اللہ از شعبہ از محمد بن منکدر)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری  
بیماری پر ہی کے لئے تشریف لائے آپ نے منکر نے کے لئے پانی منگوا  
وضو کیا پھر وضو کا پانی منہ پر چھڑکا (میں بے ہوش تھا پانی ڈالتے ہی) مجھے  
ہوش آگیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری

سہ کیونکہ ظلمانی شہر عہد کی امت قال کے معاملہ میں کنبے والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئے گا ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرما کر عورت کے خاوند اور  
بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اور والد کے ساتھ وراثت ہوتا ہے اور جب خاوند اور والد کے ساتھ اپنا جوہر وکلا وراثت ہوا تو جوہر بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وراثت ہوگی





لِلرَّجُلِ النُّصْفُ وَلِلزَّوْجِ مِنَ الْأُمَّةِ

النَّسَبُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

نُصْفَانِ -

دوسرا اس کا خاوند ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خاوند کو آدمی

حصہ ملے گا اور خیاں بھائی کو چھٹا حصہ (بطور فرض کے)

بہر جو حاصل کیجے گا یعنی ایک ثلث وہ دونوں میں برابر تقسیم ہوگا (کیونکہ دونوں عصہ ہیں)

۶۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَكُنْ مِمَّا تَتَرَكُ

وَتَرَكَ مَا لَا فَسَالَهُ لِمَوْلَى الْعَصْبَةِ وَمَنْ

تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَآوَاهُ فَإِنَّهُ فَإِلْدُ عِيْلَهُ -

۶۲۸۰- حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بِنْتُ حُسَيْنٍ قَالَتْ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا

الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ

فَلَا وَلِيَ رَجُلٍ ذَكَرَ -

باب ۳۵ ذَوِ الْأَرْحَامِ

۶۲۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

باب ذوی الارحام (رشتہ داروں) کا بیان ہے

(از اسحاق بن ابراہیم از ابواسامہ از ادریس از طلحہ)

اس کی صورت یوں بیان کی ہے مثلاً زید نے مندر سے نکاح کیا اس سے عمر پیدا ہوا پھر زید نے زینب سے نکاح کیا اس سے بکر پیدا ہوا اس کے زید نے

زینب کو طلاق دے دی اور زید کے بھائی خالد نے اس سے نکاح کیا اب خالد اور زینب کی ایک بیٹی صالحہ پیدا ہوئی تو یہ صالحہ بکر کی خیاں ہیں اور اس کے چچا کی

بیٹی بھی ہے اب اس صالحہ نے نکاح کیا عمر سے نکاح کر لیا جو اس کا چچا زاد بھائی تھا بعد اس سے صالحہ کو عمر کی بیٹی پیدا ہوئی اور اس کے چچا زاد بھائی کو بھی

لیکن عمر واس کا خاوند بھی ہے اور بکر اس کا خیاں بھی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو چھٹا حصہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ۱۶ منہ ۱۷ منہ

۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

قُلْتُ لَاقِ اسَامَةَ حَدَّثَكُمْ اَدْرِيسُ قَالَ  
 حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدُوا  
 اَيْمَانَكُمْ قَالَ كَانَ اَلْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا  
 اَلْمَدِيْنَةَ يَبْرِثُ اَلْمُهَاجِرِيُّ اَلْاَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي  
 رَحِمِهِ بِالْاُخُوَّةِ اَلْبَنَى اَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا تَرَلْتُ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ  
 نَسَخْتَهَا وَالَّذِينَ عَاقَدُوا اَيْمَانَكُمْ

### باب ۳۵۶ مِيراثِ الْمَلَائِكَةِ

وارث ہوگی (یعنی اس کا خاوند بچے کے مال

۶۲۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ  
 رَجَلًا لَا عَنْ امْرَأَتِهِ فِي ذَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ  
 بِالْأُمِّ

### باب ۳۵۷ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ

حُرٌّ كَانَ أَوْ أَمَةً

۶۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
 عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ عَتَبَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِي  
 سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَلَيْدٍ وَرَمَعَهُ مِثْقَالُ قَيْصُ

از سعید بن حبیب ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آیت والذین عاقدوا  
 ایمانکم یہ ابتداء کے اسلام کی ہے جب مہاجرین مدینے میں آئے  
 تھے اور آپ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی  
 بنادیا تھا تو انصاری کا وارث وہی مہاجر ہوتا اس کے حقیقی  
 ناطے والے وارث نہ ہوتے یہ دلائل تھے اس بھائی چارے کی  
 وجہ سے ہوتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قائم کر  
 دی تھی۔ اس کے بعد جب یہ آیت اتری ولکم جعلنا موالی تو  
 والذین عاقدوا ایمانکم منسوخ ہو گئی یہ

### باب لعان کرنے والی عورت اپنے بچے کی

کا وارث نہ ہوگا

(از یحییٰ بن قزاعہ از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے دمانے میں لعان کیا اور اس کے بچے کو کہا یہ میرا  
 بچہ نہیں، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی  
 کرادی اور بچہ عورت سے ملا دیا یہ

### باب بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی بیوی

یا باندی سے وہ پیدا ہو (زنا کرنے والے پر رحم ہوگا)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ)  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عتبتہ بن ابی وقاص نے  
 اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی زمعہ بن قیس کی  
 لونڈی کا لڑکا میرے لطف سے ہے اسے اپنے قبضے میں کر لینا

اصاب ناطہ والے رشتہ داران میں مہابیوں سے زیادہ ترکہ کے مستحق قرار پائے اور اکثر نسخوں میں یہاں یہ جو عبارت ہے کہ والذین عقدتوا ایمانکم نے لفظ  
 جعلنا موالا کو منسوخ کر دیا یہ کتابت کی غلطی ہے ۱۳ منہ یعنی اس کا نسب ماں سے کر دیا باپ سے کوئی تعلق نہ رکھا ۱۴ منہ

إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ  
ابْنُ أَخِي عِمْدٌ أَلَيْ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ  
أَخِي وَأَبْنُ زَلِيدَةَ أَيْ وَلِدَةً عَلَى فَرَّاشِهِ فَلَمَّا وَقَفَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عِمْدٌ أَلَيْ فِيهِ فَقَالَ  
عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَيْ وَلِدَةً عَلَى  
فَرَّاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ  
يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ الْفَرَّاشِ وَالْعَاهِرُ  
الْخَوَّثُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ وَبَنَاتِ زَمْعَةَ أَتُحِبُّنَّ  
مِنْهُ لَسَا رَأَى مِنْ شَبِّهِهِنَّ بَعْدَ بَنَاتِهَا  
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۶۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْنَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفَرَّاشِ -

باب ۳۵۶۳ الْوَلَدُ لِمَنْ  
أَعْتَقَ وَامِرَاتُ اللَّقِيطِ وَقَالَ  
عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ -

باب غلام اور لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو  
اسے آزاد کرے نیز لاوارث پڑے ہوئے بچے کا وارث  
کون ہوگا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو بچہ لاوارث پڑا ہو املے اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں تو وہ آزاد ہوگا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از محمد بن زید از ابی ہریرہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو

لے یہ قول اور کتاب الشہادات میں گذر چکا ہے ۱۲ مسند ۱۷ لیکن اس کے مالکوں نے کہا وہ ہم ہیں گے مجھ کو تمہارا ہوا ۱۲ مسند

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَيْتَهَا قَاتِلَ  
الْوَلَاءِ بَيْنَ عَتَقٍ وَاهْدِي لَهَا شَاةً فَقَالَ  
هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدْيَةٌ فَقَالَ الْحَكَمُ  
وَكَانَ ذَوَّجَهَا حُرٌّ وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا -

بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لے، ولا تو اس کو ملے گی جو آزاد  
کرے۔ ایک دفعہ بریرہؓ کے پاس صدقہ کی ایک بکری آئی تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بکری بریرہ کے لئے تو  
صدقہ ہے مگر یہاں لے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے۔

عکرم بن عتبہ (اسی سند سے) کہتے ہیں بریرہؓ کا خاوند  
آزاد تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں حکم کا یہ قول مرسل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے خود

اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ غلام تھا۔

۶۲۸۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْوَلَاءُ بَيْنَ  
اعْتَقَ -

(از اسمعیل بن عبد اللہ مالک از نافع) حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ولا رکاوہی حقدار ہوگا جو آزاد کرے۔

### باب سائبہ کی میراث

(از قبیصہ بن عتبہ از سفیان از ابو قیس از ہذیل) عبد اللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مسلمان تو  
سائبہ نہیں چھوڑتے البتہ زمانہ جاہلیت میں مشرک لوگ  
سائبہ چھوڑا کرتے تھے۔

۶۲۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَالِسٍ عَنْ هُذَيْلٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ  
الْجَاهِلِيَّةِ يُسَيِّبُونَ -

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از منصور از ابراہیم  
از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہؓ  
کو آزاد کرنے کے لئے خریدا اور بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط

۶۲۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ زَا مَاتَتْ تَرِيثُ بَرِيرَةَ

لہ کہہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کا زمانہ نہیں پایا ۱۲۷ھ یہ قول اوپر طلاق میں موصولاً گند چکا ہے امام بخاری کا مطلب یہ ہے ابن عباس لا قیل زیادہ  
اعتبار کے لائق ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے اور حکم نے وہ زمانہ نہیں پایا ۱۳۷ھ منہ اس بات میں ولا کی واضح حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اگر عیث  
نہ ہو تو قریب مسک کہ معلوم نہ ہوتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں واقع صورت میں وصاحت نہیں کیکی شیعہ فرقہ منالہ ان دونوں حضرت کو نہیں مانتے۔ امت پر  
کتنا برا احسان ہے کہ ہم ان دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں مسائل روایت کئے ۱۲۷ھ عبید بن جراح نے ان دونوں حدیثوں کو لکھ  
امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی لقیطہ کی میراث کو اسل ثابت کیا کہ جب لقیطہ آزاد کرنا تھا تو اس کا اٹھانے والا اور پالنے والا اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ وارث جب  
ہوگا کہ اس کو آزاد کرنا امام مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ لقیطہ کا ترک میراث المال میں داخل ہوگا ۱۲۷ھ سائبہؓ وہ غلام لاؤڑی جس کو مالک آزاد کرے لہ  
کہے کہ کڑی ولا کا حق کسی کو نہ ملے گا یہ خوف ہے اس سائبہؓ کی طرف سے جس کو ترک کیا ہے اتنا دوسرے نام پر چھوڑا کرتے تھے۔ ہندی میں ایسے جاؤد کوساؤڑ کہتے ہیں ۱۲۷ھ  
۱۲۷ھ ایک شخص نے سائبہؓ کی ایک بیٹی کے ایک غلام کوساؤڑ کہے آزاد کرنا اب اس کا ترک کون ۱۲۷ھ منہ اس کی میراث لے لے اگر نہیں لے لے تو ہم اس کی میراث

لِشَتَّتِهَا وَأَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَا تَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّيْ أَشْتَرَيْتُكِ بِرَبْوَةٍ وَلَا عُقْبَتِهَا وَلَا أَهْلَهَا يَشْتَرُونُ وَلَا تَقَالَتْ فَقَالَ أَعْتَقْتُهَا فَأَتَمَّ الْوَلَاءُ لَيْسَ أَعْتَقْتُ أَذْوَ قَالَ أَعْطَى الْقَمَنَ قَالَ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا قَالَ وَخَيْرَتُ فَأَخَارَتِ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا أَوْ كَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَتَيْتُهُ عَبْدًا أَمْعَى.

کی کہ ولا، ہم لیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اس کے مالک ولا، کی شرط کرتے ہیں کہ ولا، وہ لیں گے آپ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید کر آزاد کرے ولا، تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یا فرمایا قیمت دے۔ اسود کہتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور بریرہ کو مشورہ کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار بھی ملا اس نے خاوند کو جھوڑنا اختیار کیا اور کہنے لگی اگر مجھے اتنی اتنی دولت بھی ملے جب بھی میں اس کے پاس ہرگز نہ رہوں گی۔ اسود کہتے ہیں اس کا خاوند آزاد تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں اسود کا بھی یہ قول منقطع ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول "میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ غلام تھا" زیادہ صحیح ہے۔

**باب ۳۵۶۵** اِنَّهُ مِنْ تَابِرَ اَمِنْ هُوَ الْبَلَدِ۔

**باب** اپنے مالکوں کی مرضی کے خلاف کام کرنے والے کا گناہ

۶۲۸۹۔ حَلَّ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَعْنَدٍ مَا كُنْتُ نَفَرًا وَلَا إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءٌ مِنْ الْجَرَاحَاتِ وَأَسْتَنْابِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَلِكُ يَنْهَى حَرَمًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ إِلَى تَوْرَقَمَنْ أَحَدٌ فِيهَا أَوْ أَوْى مُحَمَّدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرْفٌ وَ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابراہیم تیمیمی) ابراہیم تیمیمی کے والد بنید بن شریک کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں البتہ یہ ایک ورق ہے پھر اسے نکالا اور دیکھا تو اس میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کے قصص کے بارے میں چند باتیں درج تھیں۔

راوی کہتے ہیں اس میں یہ بھی درج تھا کہ مدینہ طیبہ تعمیر سے لے کر ثور تک (یہ دونوں پہاڑ ہیں) حرم ہے جو شخص اس میں نئی بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں

۱۔ اگلے خاوند کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل نہیں کیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی تھی اس قصے کے وقوع کے وقت موجود تھے اسود اس زمانہ میں مدینہ میں موجود نہ تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہ زکاة یا دین میں اس عمر کے اونٹ ہونا چاہئیں ۱۴ منہ

لَا مَدْلُومٌ وَلَا قَوْمٌ بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوْلَاهُ  
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ  
لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا مَدْلٌ  
وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدٌ لَا يَسْخِي بِهَا أَذَى لَهُمْ  
فَمَنْ أَخْفَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
صَرْفٌ وَلَا مَدْلٌ۔

اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ اور جو غلام اپنے اصلی مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات کرے تو اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنی مسلمان امان دے سکتا ہے کوئی مسلمان کسی کو پناہ دے تو گویا سب مسلمانوں نے اسے پناہ دی جس نے مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

(ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاہ کی بیع اور ہبیہ منع کیا ہے۔)

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ  
الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْيَةٍ۔

**باب** جب کوئی شخص کسی مسلمان کے ماتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟۔ امام حسن بصری کہتے ہیں وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ولاہ آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔ تمیم بن اوس داری سے منقول ہے انہوں نے مرقعات دیتے تھے کہ وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے لیکن اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے۔

**باب** ۶۴۱۔ إِذَا آتَاكَ عَلَى يَدَيْهِ  
وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلَا يَدِي  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْوَلَاءُ وَلَيْسَ أَخْتَقَى فَيَدُكَ عَنْ  
نَعِيمٍ الدَّارِ فَرَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَدْوَى  
النَّاسِ بِحَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ وَخَلْقِهِ  
فِي صِحَّتِهِ هَذَا الْخَبَرُ۔

لے کیونکہ ولاہ ایک حق ہے اور حقوق کی بیع جاری شریعت میں درست نہیں رکھ گئی ہیں بلکہ اربعہ اور چھوڑا ملا اتفاق ہے مگر حضرت عثمان اور ابن عباسؓ سے اس کا جواز نقل کیا گیا ہے ۱۲ منہ اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں نقل کیا اور ابن ابی شیبہ نے نکاح الحسن سے کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوتا البتہ اگر چاہے کہ پناہ مال دینے کے لئے اس کو وصیت کر لیا ہے ۱۳ منہ اس حدیث کو لکرام بخاری نے بیان کیے یہ ثابت کیا کہ تم داری کی روایت کے موافق جس کے ماتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو وہ اس کا وارث نہیں ہو سکتا کس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاہی ترکہ پانا اس شخص کے لئے منحصر فرمایا جو آزاد کرے امام بخاری نے اس سے کہا کہ تم داری کی حدیث اس صحیح حدیث کا محارضہ نہیں کر سکتی اور زعفرانہ تم داری کی حدیث کو صحیح میں کہا ہے ۱۴ منہ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابوداؤد دارقطنی ابی حاتم اور ابی داؤد وغیرہ نے نقل کیا کہ ۱۵ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چھاپ فرماتے تھے اس شخص کے باب میں جو مسلمان کے ماتھ پر اسلام لائے ۱۶ منہ ۱۷ امام شافعیؒ نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اس کی ہناد میں عبد اللہ بن عمرؓ ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے نہ وہ مشہور شخص ہے تو مذکور کیا اس کی اسناد متصل نہیں ہیں۔ ابن منذر نے کہا اس کی اسناد میں اضطراب ہے ۱۸ منہ

۶۲۹۱- حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِدَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ  
أَهْلُهَا يَبِيعُكِهَا عَلَى أَنْ وَلَا تَهْأَنَّا فَذَكَرْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ  
ذَلِكَ فَاتَّيَمَّا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ -

۶۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّسَّادِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ شَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا تَهْأَنَّا  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَعْتِقُهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرَقَ قَالَتْ  
فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ رُوجِهَا فَقَالَتْ لَوْ  
أَعْطَانِي كَذَا أَوْ كَذَا مَا بَيْتُ عِنْدَكَ فَاخْتَارَتْ  
نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ رُوجُهَا حُرًّا -

کہتے ہیں اس کا خاوند آزاد تھا۔

باب ۳۵ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ

مِنَ الْوَلَاءِ -

۶۲۹۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا هَبْشَاءُ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ  
الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَشْتَرِيهَا فَإِنَّهَا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ -

(از قتیبہ بن سعید از مالک از قافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

عنہما سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی  
کو خرید کر آزاد کرنا چاہا (یعنی بریرہ کو) اس کے مالک کہنے لگے ہم اس  
شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولا ہمیں ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا ان کی اس بات سے تو اپنا ارادہ  
مت بدل (بلکہ خرید کر آزاد کر دے) ولا، اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

(از محمد از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بریرہ کو خرید اس کے مالکوں نے یہ شرط کی کہ  
”ولا ہم لیں گے“ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا  
آپ نے فرمایا تو (خرید کر) آزاد کر دے، ولا تو اسی کی ہے جو چاہتی ہے (یعنی  
روپیہ خرچ کر کے خریدے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے  
(خرید کر) اسے آزاد کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا  
اور فرمایا اب تجھے اختیار ہے اپنے (اگلے) خاوند کا نکاح قائم رکھے یا نسخ  
کر ڈال۔ بریرہ کہنے لگی اگر وہ مجھے نہ کہتے تو میں بھی دے تب بھی میں ایک رات  
اس کے پاس نہیں بیٹھتی۔ آخر اپنے خاوند سے الگ ہو گئی۔ (اسود)

باب عورت بھی ولا کی حقدار ہوتی ہے۔

(از حفص بن عمر از ہمام از قافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خریدنا چاہا اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے مالک خود ولا  
حاصل کرنے کی شرط کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد  
کر دے) ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۶۲۹۴۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا**

وَكَيْفٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ  
وَوَلَّى التَّعَمَّةَ۔

**بَابُ ۳۵۶۸ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ**  
**أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنِ الْأُخْتِ مِنْهُمْ۔**

۶۲۹۵۔ **حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ**

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُو بْنُ قُرَّةٍ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۶۲۹۶۔ **حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ**

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ ابْنُ الْأُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

**بَابُ ۳۵۶۹ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ**

قَالَ وَكَانَ تَسْمِيَةُ يُوْرَثُ الْأَسِيرُ  
فِي أَيْدِي الْعَدَا وَيَقُولُ هُوَ أَحْمَرُ  
إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
أَجْرُ وَصِيَّةِ الْأَسِيرِ وَعَتَا قَهْ وَمَا  
صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ  
فَأَمَّا هُوَ مَا لَهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ۔

(ابن ابن سلام از وکیع از سفیان از منصور از ابراہیم از اسحق  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ولایہ اسی کو ملے گی جو چاندی دے (پیسے دے کر خریدے) اور  
احسان کرے (یعنی آزاد کرے)

**باب** جو شخص کسی قوم کا غلام ہو کر آزاد کیا گیا وہ  
اسی قوم میں شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم  
میں شمار ہوگا۔

(از آدم از شعبہ از معاویہ بن قرۃ وقتادہ) حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوگا۔ یا جیسے آپ نے  
فرمایا۔

(از ابوالولید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی  
اسی قوم میں داخل ہوگا۔ یہاں منہم یا من النفس فرمایا۔ (مفہوم ایک ہے)

**باب** اگر کوئی وارث کفار کے مال میں قید ہو گیا  
ہو تو اسے ترکے میں حصہ ملے گا یا نہیں ؟

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں شرح (کوٹے کے قاضی)  
قیدی کو ترکہ دلاتے تھے، اور کہتے تھے وہ نسبتاً زیادہ جہنم  
ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں قیدی کی وصیت اور اس  
کی آزادی اس کے مال میں نافذ ہوگی جب تک وہ اپنے  
دین سے نہ بھر جائے کیونکہ مال اسی کا رہتا ہے (قید یعنی  
سے اس کی ملکیت جاتی نہیں رہتی، وہ اپنے مال میں جو تصرف چاہے کر سکتا ہے۔ (اسے عبدالرزاق نے وصل کیا ہے۔

۱۔ یہاں شمار ہونے اور داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ احسان اور سلوک اور شفقت میں اس کا حکم ہی قوم کے ہمسایوں کا ہے نہ کہ اہرام مرث ہے جسے حضرت عیسا قول ہے کہ ذوی الایمان عیسوی کہ  
طرح وارث ہوتے ہیں ۱۲ امت ۱۔ اس کو ابن ابی عقیبہ نے اور داری نے وصل کیا ۱۲۔ ابن بطال نے کہا یہ علماء کا یہ قول ہے کہ قیدی کا حصہ ترکہ میں سے الگ رکھا  
جائے یہاں تک کہ اس کا فیصلہ ہو سکے جہنم سے پہلے کہ یہ قیدی وارث نہیں ہوتا یعنی جو مسلمان لافظوں کے ساتھ میں قید ہو گیا ہو ۱۳۔ منہ



دعویٰ کا ذکر ہے مگر سچتھے پر مہمان کو قیاس کیا ۱۲۱۲

وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ  
هَذَا يَارَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
عَهْدَ إِلَى آتِهِ ابْنُهُ أَنْظِرْهُ إِلَى شَبَّهٍ وَقَالَ  
عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَارَسُولَ اللَّهِ وَلَيْدٌ  
عَلَى فَرَّاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدٍ تَمَّ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهٍ فَرَأَوْهُمَا  
بَيْنًا بِعَتَبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَكْدِ  
لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجَّيْ مِنْهُ يَا  
سُودَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَسُودَةَ فَفَكَرَ  
بِأَسْمَاءَ ۳۵۷ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنََّّهُ  
غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي  
بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يُدْنِي وَيُؤَمُّهُ قُلْتُ  
مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو عَنْ  
جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْعَبُوا  
عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

جھگڑا ہو گیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص  
نے مرتے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کی صورت  
دیکھئے عتبہ سے کسی مٹی ہے اور عبد بن زمعہ کہنے لگے یا رسول اللہ  
یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسے جنا ہے۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجہ دیکھا تو عتبہ سے پورا ملتا جلتا تھا لیکن  
آپ نے یہ حکم دیا اسے تولے جا عبد بن زمعہ ہجہ اسی کا ہوتا ہے جس کی  
بیوی یا لونڈی سے پیدا ہوا ورنہ زانی کے لئے سنگسار کی سزا ہے اس  
کے باوجود آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ  
عنہا سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو چنانچہ اس بچے نے عمر بھر سودہ کو نہیں دیکھا۔

### باب غیر کو اپنا باپ بنانے والا

(از مسدد از خالد بن عبد اللہ از خالد ابو عثمان) سعد بن ابی  
وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے اصل باپ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا  
باپ بنائے حالانکہ اسے معلوم ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہوگی  
ابو عثمان مہدی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو بکرہ رضی اللہ  
عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا میرے دونوں کانوں نے بھی یہ  
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اسے دل نے یاد رکھا۔  
(از اصبح بن فرج از ابن وہب از عمر و از جعفر بن ربیعہ از  
عراک) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ سے انحراف نہ کرو (دوسروں کو اپنا باپ نہ  
بناؤ) جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے وہ باغی  
کرتا ہے

۱۔ حالانکہ وہ اس کی بہن ہوتی عین ۱۲ منہ ۱۷ یعنی جان بوجھ کر اپنا اصل باپ کسی اور کو بنائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے مکار لوگ کیا کرتے ہیں کہ ہوتے ہیں  
پٹھان یا مغل کہیں شیخ یا سید بن جلتے ہیں یہ سخت گناہ ہے فقد کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ لغز ان نعمت ہے اسی لئے ہم نے ناشکر کا ترجمہ کیا ہے

## باب ۳۲۰ اِذَا ادَّعَى الْمَرْءُ ابْنًا

۶۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّبُّ فَذَهَبَ بِأَبْنٍ أَحَدَهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَاكُمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فُخِرَجَتَا عَلَى سُكَيْنَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَكَاهُ فَقَالَ اسْتَغْوِرْنِي يَا سُكَيْنَانِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسُّكَيْنِ قَطْرًا لَا يَوْمِئِذٍ وَمَا كُنْتُ نَقُولُ إِلَّا الْمَدِيَّةَ۔

باب ۳۲۱ الْقَائِفِ۔

۶۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ أَتَبَرَّقَ أَسَارُهُ وَجْهَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنِّي مُجْرَرٌ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيَّ إِلَى رَيْدٍ ابْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ

## باب ۳۲۱ عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سابقہ امتوں میں) دو عورتیں ساتھ ساتھ تھیں اور دونوں کی گود میں بچے تھے۔ اتفاق سے بھڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا اب دونوں آپس میں جھگڑنے لگیں کہ تیرے بچے کو بھڑیا لے گیا (اور یہ بچہ میرا ہے) آخر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ کے لئے حاضر ہوئیں انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا، وہ بچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئیں اور پورا واقعہ عرض کیا انہوں نے حکم دیا چھری لاؤںیں دونوں کو آدھا آدھا دے دوں گا، چھوٹی کہنے لگی یہ نہ کیجئے خدا آپ پر رحم فرمائے یہ بچہ اسی عورت کا ہے (یعنی بڑی عمر والی کا) آخر انہوں نے وہ بچہ کم عمر والی عورت کو دلا دیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے چھری کیلئے سکین کا لفظ اسی دن سنا (جب آنحضرت نے فرمایا) ہم لوگ چھری کو ممدیہ کہتے تھے۔

## باب ۳۲۲ قیاض شناس

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بہت خوش خوش تشریف لائے۔ خوشی سے آپ کے چہرے کی شکنیں چمک رہی تھیں اور فرمایا تو نے دیکھا کہ مجھ پر زلزلے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ

۱۔ ابن بطال نے کہا عورت اپنے بچہ کا نسب خود سے ملحق نہیں کر سکتی جب وہ نکلا کر کہے اگر گواہ لائے اگر کسی کے نکاح میں نہ ہو لیکن بچہ کا اور کوئی دعویٰ نہ کرے تو اس کا قول قبول ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا وہ بچہ کی وارث ہوگی ۲۔ منہ ۳۔ شاید یہ بچہ اس کے قبضے میں ہوگا یا کسی اور قبضہ میں ہے بچان لیا ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے ۴۔ منہ ۵۔ ام ابن قتیبہ نے اپنی کتاب القضا میں اس حدیث سے بہت سے مسائل نکالے ہیں علماء نے کہا ہے اس حدیث سے نہ نکلا کہ ایک حاکم دوسرے حاکم کا فیصلہ منسوخ کر سکتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں عدالتوں میں دستور ہے جب اپیل ہوتی ہے یعنی مرافعہ ثانیہ یہ بھی نکلا کہ قرآن قویہ قطعیمہ پر حاکم فیصلہ کر سکتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شفقت مادی سے بچان لیا کہ وہ بچہ اسی عورت کا ہے ۱۲۔ منہ

هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ -

۴۳۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا الْمُدْحَجِيُّ دَخَلَ فَرَأَى أَسْمَاءَ وَزَيْدًا أَوْ عَلَيْهِمَا قِطِيفَةً قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنِّي هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ -

کر کہا کہ یہ قدم تو ایک دوسرے کے پوری طرح مشابہ ہیں (یعنی باپ بیٹوں کے ہیں) (از قتیبہ بن سعید از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش نظر آ رہے تھے فرمانے لگے اے عائشہ! تو نے دیکھا محمدؐ زمدلی نے اسامہ اور زید کو دیکھا دونوں ایک چادر اوڑھے سر کو ڈھانپے ہوئے تھے (پیٹے ہوئے تھے) تو کہنے لگا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے پوری طرح وابستہ ہیں -

شروع الشر کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے -

## شریعت کے مطابق سزائیں اور حد والے گناہوں کی وعید

### باب زنا اور شراب کی مذمت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں زنا کرنے سے نور ایمان

ختم ہو جاتا ہے (مسند ابن شیبہ) کتاب الایمان میں ص ۱۱۲

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوبکر بن عبد

الرحمن) حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس وقت وہ صاحب

ایمان نہیں ہوتا یعنی کامل الایمان نہیں ہوتا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الحدود

### وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْخُدُودِ

### باب ۲۵ الزَّوْنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَزَوَّرُ عَنْهُ

نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزَّوْنَا -

۶۳۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ

لہ ہوا یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گودے چلے آدمی تھے اور اسامہ کالے تھے تو لوگ شکر کرتے تھے کہ شاید زید کے لطف سے اسامہ نہیں ہیں جب قیادہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے ۱۲ منہ ۵ طری نے ابن عباس سے مروی ہے کہ لا یزنی شخص زنا کرتا ہے اللہ ایمان کا نور اس سے سلب کر لیتا ہے پھر اگر وہ تباہ ہو جائے تو پھر تباہی اور ابوداؤد نے ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ لا یزنی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں نیکو کریمان کی طرح اس پر بدلتا ہے جب زنا سے توبہ کرتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ۱۲ منہ

اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور لٹیہا جب ایسی لوٹ کرتا ہے جسے لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (اور اسے دُرسے روک نہ سکیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

ابن شہاب نے سجالہ سعید بن مسیب والی سلمہ بن عبد الرحمن از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی ثبوت کی ہے۔

**باب شراب پینے والے کی سزا**

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

دوسری سند (از آدم از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) چالیں کوڑے لگائے۔

**باب گھر کے اندر حد مارنا (شرعی سزا دینا)**

(از قتیبہ از عبد الوہاب از ایوب از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ نعمان یا ابن نعمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ اس نے شراب پی تھی (نشتے میں تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا اسے حدیں ماریں چنانچہ انہوں نے مارا (عقبہ کہتے ہیں)

يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ خُبْرَهُ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَصْحَابُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا اللَّهْبَةَ.

**باب ۳۵۷ مَا جَاءَ فِي خَمْرِ شَارِبِ الْخَمْرِ.**

۶۳۰۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَ فِي الْخَمْرِ بِالْجُرِيدِ وَالْتِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو مُكْرَمٍ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ.

۶۳۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَكَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَارَبَ فَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَفْزِعُ رُؤُوهُ فَمَنْتُ أَنْتَا فَمَنْ

۱۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے شراب پینے کی حد میں اختلاف کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیثوں میں چالیں ماریں جوتے اور چھڑی سے منقول ہیں بعضوں نے امام اور حاکم کی رائے پر لکھا ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے اسی کوڑے مقرر کئے ہیں۔



۶۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَزْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا كُنْتُ رَاقِمًا حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَمُوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِذَا هَبَّ الريحُ فَاتَتْهُ لَوْنًا وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَهْ -

۶۳۲- حَدَّثَنَا مَرْكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا لَوْثِي بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَأَةٌ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَتَقَرَّرَ إِلَيْهِ بِأَيْدِيَنَا وَنَعْلَانَا وَارْتَدَيْنَا حَتَّى كَانَ أَحَدُ امْرَأَتَيْ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوَا وَفَسَقُوا أَجَلَدَ خَمْسًا زَيْنَ -

بَابُ ۳۵۸ مَا يَكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَرَأْتَهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْبِلَّةِ -

۶۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عِنْدَ اللَّهِ وَكَانَ يَلْقَبُ بِجَمَارًا وَكَانَ يُفْخِخُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از خالد بن حارث از سفیان از ابو یوسف از عمر بن سعید نخعی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی کو شرعی حد ماروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ فکر نہ ہوگی لیکن شرابی کو حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی سزائیں کسی حد کا تعین نہیں فرمائی۔

(از مکی بن ابراہیم از جعید از یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں اسی طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں شراب پینے والا پہلے سمانے (حد کے لئے) لایا جاتا تو ہم اٹھ کر ہاتھوں جو تلوں اور چادروں سے اُسے مارتے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور آیا تو اس وقت انہوں نے شرابی کو چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ لوگوں نے جب شہادت شروع کی اور زیادہ شراب پینا شروع

باب شراب پینے والے پر لعنت نہ کرنا چاہئے اور نہ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیلیث از خالد بن یزید از سعید بن ابی ہلال از یزید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب تمھار تھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا،

ملہ کرتا تھا کہ ازار سے چیز لاکر آپ کو تحفہ کے طور پر دیتا پھر قیمت کا اس پر تقاضا ہوتا تو مال کو لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوڑا کر دیتا کہ تمھاری قیمت تو دیکھو آپ جستم فرماتے اور قیمت دے دیتے۔ اسی طرح ہنسی اور مزاح کی باتیں کیا کرتا اسی لئے لوگ اس کو عبداللہ صمد کہتے تھے کہ صمد بیوقوف ۱۲ منہ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَكَ فِي  
الشَّرَابِ فَإِنِّي بِهِ يَوْمًا قَامَرِيهِ فَجَلَدَ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنَهُ مَا أَكْثَرَ مَا كُنْتُ  
بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ  
فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ -

اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْكُرَانِ قَامَرِيهِ فَمِمَّا مَنَ يَضْرِبُهُ يَدِي  
وَمِمَّا مَنَ يَضْرِبُهُ بَنَعْلِهِ وَمِمَّا مَنَ يَضْرِبُهُ  
بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَّالَهُ أَخْزَاهُ  
اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَكُونُوا عَوْنُ الشَّيْطَانِ عَلَى آخِيكُمْ -

باب ۳۵۸ الشَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ

۳۱۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ عُمَرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزِرُنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي  
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ  
مُؤْمِنٌ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شراب کی حد بھی لگائی تھی، ایک  
دن پھر (نشتے کی حالت میں) لایا گیا۔ آپ نے اسے کوڑے لگانے کا  
حکم دیا۔ چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔ جماعت کے ایک شخص نے  
کہا اے اللہ اس پر لعنت کر لیتی بار شراب کے جرم میں آچکا ہے۔  
آپ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ  
اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے۔

(از علی بن عبد اللہ بن جعفر از انس بن عیاض از ابن ہاد)  
محمد بن ابراہیم از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ ایک شخص کو نشتے کی حالت میں دربار نبوی میں پیش کیا گیا آپ نے  
اس کے لئے حد مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی تو اپنے ہاتھ سے  
مارنے لگا کوئی جوتوں سے اور کوئی اپنے کپڑوں سے مارتا تھا جب  
مار چکے اور وہ واپس جانے لگا تو کسی نے کہا اسے کیا ہو گیا ہے (بار بار  
شراب پیتا ہے) اللہ اسے ذلیل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

باب جو رجس جوری کرتا ہے۔

(از عمرو بن علی از عبد اللہ بن داؤد از فضیل بن عمرو از  
عمرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو وہ حالت ایمان میں  
نہیں ہوتا اور جوری بھی حالت ایمان میں کوئی نہیں کرتا۔

۱۔ اور اللہ اور رسول کی محبت پر ایمان کا دار و مدار ہے اللہ اور رسول کی محبت تمام عیسوں اور گناہوں کا کھیل ہے۔ اس حدیث سے معترض کا رد ہوا جو کہ کتب کفر کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ بھی نیکو کہی  
مسلمان میں شخص پر لعنت کرنا منع ہے اللہ غیر معین فساد اور فحش پر لعنت کرنا دوست ہے اور اہل باطنی نے معین پر بھی لعنت درست رکھی ہے اور اس حدیث سے محبت لی ہے کہ جس عورت کو ان کا  
خاندان ہمہ دہی کے لئے بلائے وہ نہ آئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اس حدیث سے استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ یہ حدیث غیر معین ہے ۱۲ منہ



## باب ۲۵۸۲ لعن السارق إذا أَلَيْمَ

۶۳۱۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُكَ وَلَيْسَ رَجُلٌ أَحْبَلَ تَقْطَعُ يَدَهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَعْضُ الْحَبِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا لَيْسَ وَدَرَاهِمٍ.

## باب ۲۵۸۳ أَخَذُوا كَذَّارَةً

۶۳۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ السَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَجَلٍ فَقَالَ يَا بَعْثُ عَلَى أَنْ لَا تُعْرِضُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلُّهَا فَمَنْ وَفِيَ مِنْكُمْ فَأَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَقَارِئِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاسْتَوَكَّ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ.

## باب نام لئے بغیر جو رپر لعنت کرنا۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جو رپر لعنت کرے چاہے انڈا چراتا ہے تو اس کا ماتھہ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے تو اس کا ماتھہ کاٹا جاتا ہے۔

اعمش کہتے ہیں لوگوں کا خیال تھا کہ بیضہ سے مراد لوہے کا خود ہے اور رسی سے بھی وہ رسی مراد ہے جو کئی دراہم کے مساوی قیمت رکھتی ہو۔

## باب حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(از محمد بن یوسف از ابن عیینہ از زہری از ابوداؤد السخلمانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے، جوری نہ کرو گے، زمانہ نہ کرے گے اور اس مضمون کی (سورۃ متحنہ کی) یہ آیت تلاوت فرمائی (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا جَاءَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِمَا نَزَّلْنَاكَ مِنَ الْكِتَابِ وَلَكِنْ لَمْ يَأْتُواكَ بِتَمَارَاتٍ) پھر آپ نے فرمایا جو شخص ان شرائط کو پورا کرے تو اللہ کے پاس اسے اجر ملے گا اور جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ میں معاذ اللہ مبتلا ہو جائے اور (دنیا میں) سزا مل جائے (صد کھائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور جو ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے لیکن اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا قصور چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ ہی مرضی ہے چاہے اس کا گناہ بخش دے یا اسے عذاب دے۔

اس حدیث سے اہل ظاہر اور غرار نے اس میں دلیل لی ہے کہ قلیل و کثیر ہر ایک چیز کی جوری میں مافوق کا لیا گیا ہے اور احادیث اور اکثر علماء کے نزدیک یہ دنیا کی مالیت سے کم قیمت کی چیز کے بدلے میں مافوق نہیں کا لیا جاتا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس دھم سے کم مالیت میں مافوق نہیں کا لیا جاتا ہے اس حدیث کی تاویل لوں کی ہے کہ شاید اس وقت آپ نے فرمایا جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ جو حقانی دنیا سے کم قیمت نہیں ہے پھر اس حدیث میں بیضہ سے اندازہ نہیں ہے بلکہ جو دواؤں میں بیضہ ہیں اور رسی سے کشتی کی ٹری رسی ان کی مالیت دین و دار سے زیادہ ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۹ منہ ۱۱۸۰ منہ

## باب ۳۵۳ ظہر المؤمنین

حَمِيٍّ إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ -

۶۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَمِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ هَمْدَانَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ هَمْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ لَا أَعْلَى شَيْءٍ تَعْلُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا لَا الشَّهْرَ هَذَا قَالَ لَا أَعْلَى بَلَدٍ تَعْلُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا لَا بَلَدٌ نَاهَذَا قَالَ لَا أَعْلَى يَوْمٍ تَعْلُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا لَا الْيَوْمَ هَذَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قُلُوبَكُمْ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُونَكَ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيُحْكُمُ أَوْ يُلْجِئُكُمْ لَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

## باب ۳۵۴ إقامة الحدود

وَالْإِنْتِقَامَ مِنَ الْمُجْرِمَاتِ اللَّهُ -

۶۳۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَحْسَنَهُمَا مَا كَرِهَ يَأْتِيهِمْ قَدْ أَكَانَ إِلَّا تُمْكِنَ أَعْبَدُهَا مِنْهُ وَاللَّهُ مَا أَنْفَقَ لِنَفْسِهِ

## باب ۳۵۵ مسلمان کی پشت محفوظ ہے البتہ جب

کوئی حد کا کام کرے تو اس کی پیٹھ پر مار سکتے ہیں۔

(از محمد بن عبداللہ از عامر بن علی از عامر بن محمد از واکد بن محمد از والدش) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم جانتے ہو کہ کونسا مہینہ بڑے احترام والا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہی مہینہ ذوالحجۃ۔ پھر آپ نے فرمایا کونسا شہر قابلِ صدا احترام ہے؟ لوگوں نے کہا یہی شہر (مکہ مکرمہ)۔ پھر آپ نے فرمایا کونسا دن بہت ہی محترم ہے؟ لوگوں نے کہا یہی دن (یوم النحر)۔ تب آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، مال اور آبرو میں حق کے علاوہ ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اور اس مہینے میں۔ سنو! کیا میں نے خدا کے احکام پہنچا دیئے؟ تین بار یہی فرمایا اور ہر بار لوگ یہ جواب دیتے تھے بیشک آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا کہ میرے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

## باب ۳۵۶ حدود کا قائم کرنا اور اللہ کی

حرمت جو شخص توڑے اس سے انتقام لینا۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں کا اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ خدا کی قسم آپ کسی سے بھی ذاتی انتقام نہ لیتے۔ اللہ جو کوئی اللہ کی

فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ فَظَلَّ حَتَّى مُنْتَهَكَ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَبَيِّنْتَهُمْ لِلَّهِ -

**باب ۳۵۶** إقامة الحدود على الشريف والوضيع -

۶۳۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ كَعْبٍ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقْبِلُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَذَرُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَاطِمَةٌ فَكَلْتُ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا -

**باب ۳۵۷** كراهية الشفاعة في الحد إذا رفع إلى السلطان

۶۳۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ امْرَأَةٌ الْخَزْرَجِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُحْكَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُجْتَرَى عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ كَعْبٍ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْشَّفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَمَخْطَبٌ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَادُونَ الشَّرِيفَ تَرْكُوكَ وَارَادُوا السَّرَفَ

حرمت توڑتا تو آپ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے تھے۔

**باب** حدود اللہ میں شرفاء اور بلکہ سب یکساں ہیں -

(از ابو الولید زلیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی سفارش کی۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے امتیں بس اس طرح سے تو تباہ ہوئیں کہ وہ غریبوں اور معمولی حیثیت کے لوگوں پر حدیں جاری کرتے تھے (گویا قانون ان کے لئے تھا) اور نام نہاد معززین اور شرفاء کو کچھ نہ کہتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (میری بیٹی) فاطمہ بھی یہ کام (جوری) کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

**باب** حد و الامتداد حاکم تک پہنچ جائے تو پھر سفارش منع ہے -

(از سعید بن سلیمان از زلیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کو مخزومی عورت کی جبری جوری کی تھی بڑی فکر پڑ گئی، کہنے لگے اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کون کرے (تاکہ قطعید سے جو رنج جائے) لوگوں نے کہا بھلا اتنی جرأت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کون کر سکتا ہے؟ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں، کہہ سکتے ہیں غرضیکہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے (غصے سے) فرمایا تو اللہ کی حدیں سفارش کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا لوگو! ساقیہ امتیں اسی طرح گمراہ اور تباہ و برباد ہو گئیں کہ وہ کسی شریف کو جب وہ جوری کرتا چھوڑ دیتے اور بے وسیلہ لوگوں

لے یہ بدلہ خود نفساً فی ذنب نہ تھا بلکہ حکم الہی کی تعمیل تھی ۳۲۰ سنہ ۱۱ھ کا نام ناظر ہو۔ وہ یہ تھا جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی جو عورت نے کچھ زور چلایا تھا جب بکڑی گئی تو لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کرن کر سکتا ہے کہ آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں کسی کو جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے سفارش کی ۳۲۱ سنہ ۱۲ھ میں ان اللہ کا عدل و انصاف تھا ۱۳ سنہ

الصَّغِيرُ فِيهَا قَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهِ  
لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقُطِعَ مَخْمَدُ  
يَدَاهَا -

**باب ۳۵۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا  
أَيْدِيَهُمَا فِي كَمِّ تَقْطَعُ وَقُطِعَ  
عَلَى مَنِ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي  
امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَمَانُهَا  
لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ -

۴۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعٍ وَبِئْسَ  
فَصَاعِدًا قَاتَبَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَ  
ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ -  
۴۳۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ  
السَّارِقِ فِي رُبْعٍ وَبِئْسَ

پرمقانون لاگو کرتے، خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو  
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔

**باب** ارشاد الہی، چوری کرنے والے مرد اور عورت  
کے ہاتھ کاٹ دو۔ (المائدہ) نیز یہ بیان کہ کتنی مالیت  
کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
چور کا ہاتھ پہونچے پر سے کٹواتے۔ قتادہ کہتے ہیں اگر  
کسی عورت نے چوری کی تو غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ  
کاٹا گیا تو اب دایاں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عمرہ)  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
چور کا ہاتھ ربع دینار لیم کی مالیت چرنے میں کاٹا جائے گا یا اس سے  
زیادہ مالیت میں۔

ابراہیم بن سعد کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمن بن خالد اور  
زہری کے بھتیجے اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا۔  
(از اسمعیل بن ابی اویس از ابن و سب از یونس از ابن شہاب  
از عروہ بن زبیر و عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زیادہ  
مالیت کی چوری کرنے پر کاٹا جائے گا۔

۱۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا تھا مگر آنحضرت نے مباغہ کے طور پر فرمایا کہ اگر بالفرض فاطمہ بھی بد حرکت کرے تو میں انہی کی بھی  
کچھ رعایت نہ کروں اس کا بھی ہاتھ کٹواؤ اہل انور مسلمانوں کو یہ معلوم ہلام کی بنا کہ کسی بھی ممدلت اور انصاف پر وہی پر قائم ہوں حتیٰ یہ خاص انصاف آپ کی پیغمبری کی بڑی نشانی ہے  
دینا دار لوگ انصاف انصاف نام لیتے ہیں مگر جہاں اپنا فائدہ دیکھیں انصاف سے چشم پوشی کر لیتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ کو دارقطنی نے حمل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام احمد  
نے تاریخ میں واصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فاقطعوا آیدیہما کے بدل فاقطعوا آیدیہما پرھا ہے یعنی ان کے دایبے ہاتھ کاٹ  
ڈالو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ چور کا دامن کاٹا جائے پہلی بار کی چوری میں پھر بایاں پاؤں کاٹا جائے گا دوسری بار کی چوری میں پھر بایاں ہاتھ تیسری بار کی چوری میں پھر  
دایاں پاؤں چوتھی بار کی چوری میں پھر اگر چوری کرے تو کچھ دوسرا دینے کے بعد قتل کر دے ۱۲ منہ ۱۵ عبد الرحمن بن خالد کی روایت کو ذیل نے نہایت میں اور معمر  
کی روایت کو امام احمد نے اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابو حواری نے اپنی صحیح میں واصل کیا ۱۲ منہ

۶۳۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُطَعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٌ

۶۳۲۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزَّازٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ الشَّارِقِ لَمْ تُقَطَّعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنٍ مَجْنٍ حَفَافَةٍ أَوْ كُرْسٍ

۶۳۲۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۶۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ مَرْبُوبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُكُنْ تُقَطَّعُ يَدُ الشَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَفَافَةٍ أَوْ كُرْسٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُونُ ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ أَدْرِيسٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مَرْسَلًا

۶۳۲۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْبُوبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقَطَّعْ يَدُ

(از عمران بن مسلم از عبد الوارث از حسین از یحیی از محمد بن

عبد الرحمن الانصاری از عمرہ بنت عبد الرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از عمیدہ از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ڈھال یا سپر سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جایا کرتا تھا۔

(از عثمان از حمید بن عبد الرحمن از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بالا کی طرح منقول ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از والدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز چرنے پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں چیزیں قیمتی ہیں۔

اسے وکیع اور عبد اللہ بن ادريس نے بحوالہ ہشام از

والدش مرسل روایت کیا۔

(از یوسف ابن موسیٰ از ابوالاسامہ از ہشام بن عروہ از والدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز چرنے پر

۱۔ حدیث شریف میں حنفیہ اور شافعی سے حنفیہ و شافعی کے درمیان سے چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور تیس بھی ڈھال کو کہتے ہیں مگر اس میں دو کھالیں ہوتی ہیں جو تیس کے ہوتی ہیں ۱۲ منہ



۶۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ

فَتَقْطَعُ يَدَهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدَهُ

بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

۶۳۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ نَهْشَانَ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

وَكَا نَتْ ثَانِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ

وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا -

۶۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا

تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا

تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمُهْتَانٍ

تَقْتُرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ

(از موسی بن اسماعیل از عبد الواحد از اعمش از ابو صالح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے خود چیرا ہے تو اس

کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، رسی چیرا ہے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

باب چور کی توبہ

(از اسماعیل بن عبد اللہ از ابن وہب از یونس از

ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور عورت کا ہاتھ کٹوا دیا

تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سزا کے بعد وہ

عورت ہمارے پاس آیا کرتی تھی میں اس کی ضروریات آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتی۔ غرض اس عورت نے توبہ

کی اور بہت عمدہ توبہ کی۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از ہشام بن یوسف از معمر از زہری

از ابو ادیس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں میں نے کئی دوسرے صحابہ کے ساتھ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ

نے ارشاد فرمایا میں تم سے ان امور پر بیعت لیتا

ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چوری نہ کرنا،

اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہ

لگانا، نیک کاموں میں میری نافرمانی نہ کرنا،

۱۔ مطلب یہ کہ چور کی توبہ کر لے اور آئندہ زندگی اس فعل بد سے پرہیز رکھے تو اب اس کی گواہی مقبول ہوگی ۱۱۸۸

وَلَا تَعْمُدُنِي فِي مَعْرُوفِي قَمَنْ وَفِي مَسْكُومٍ  
فَأَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَٰلِكَ  
شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَقَامَرَةٍ  
لَّهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ  
إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَكَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ  
مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ  
عَهْدٍ وَكَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

جو شخص اس بھت کو پوری طرح نبھائے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور  
جو شخص ان میں سے کوئی خطا کر بیٹھے اور دنیا میں ہی اسے سزا  
مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہے اور پاک کرنے کا سبب ہے۔  
اور جس کے عیب کو خدا نے چھپا لیا تو (آخرت میں) اللہ کے  
اختیار میں ہوگا چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف  
کر دے۔  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں چور اگر ہاتھ کٹوانے  
کے بعد توبہ کر لے تو اس کی شہادت قبول ہوگی۔ اور ہر سزا یافتہ  
کے لئے یہی حکم ہے کہ جب توبہ کر لے تو اس کی شہادت قبول ہوگی۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ

وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے ستائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب خدا چاہے تو اٹھائیسواں  
شرع ہوتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا أَتَىكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نَهَكَ عَنْكَ فَلْيَنْهَهِ

جَعَلَ التَّرْمِذِيُّ

وَفِي آخِرِهِ

شَمَائِلُ التَّرْمِذِيِّ

لِلْإِمَامِ الْعَلَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبُورَةَ التَّرْمِذِيِّ

بِإِذْنِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَالْأَئِمَّةِ الْإِسْلَامِيِّينَ

الْعَرَفُ الشَّكَنِي

لِلْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَفْعُ قُوَّةِ الْمَعْنَى

لِلْإِمَامِ الْيَسَّيْنِيِّ بْنِ أَبِي سَعْدٍ الْيَسَّيْنِيِّ الْيَسَّيْنِيِّ

التَّحْقِيقُ لِلتَّرْمِذِيِّ

لِلْإِمَامِ الْيَسَّيْنِيِّ بْنِ أَبِي سَعْدٍ الْيَسَّيْنِيِّ الْيَسَّيْنِيِّ

مَكْتَبَةُ رَحْمَانِيَّة

أَقْرَأَ سَتَرُغْزِي سَتَرُغْزِي أَرْدُو بَارَزَارِ لَاهُورِ

قراسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور